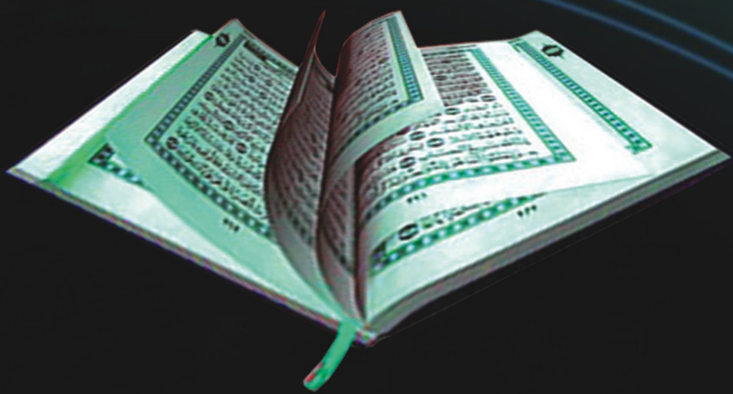
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (17:82)



جواہر الفرقان

ترجمہ

محمد رفیق ایم۔اے

جواہر الفرقان

محمد رفیق ایم۔اے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (17:82)

جواہر الفرقان

ترجمہ

محمد رفیق ایم۔اے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس ابتدا سے مقصود یہ ہے کہ اُس نظام کے خدوخال نمایاں ہو جائیں جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفتِ رحیمیّت اور رحمانیّت کی نمود ہو کر انسانوں کی طبیعی زندگی اور ان کی ذات کی عمومی طور پر مسلسل ، Progressive اور ہنگامی ضرورت کے وقت شدّت اور غلبہ کے ساتھ Emergent انداز میں نشوونما (Development) ہوتی چلی جائے۔

(۱) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

اٰیَاتُھَا ۷ | رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ۝۱

خالقِ کائنات کی ہر تخلیق، ہر شاہکار کی بے ساختہ تحسین و ستائش (Involuntary appreciation) صرف اُس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو کائنات of the innumerable physical worlds کی ہر شئے کی نشوونما، نقطۂ آغاز سے تکمیل تک کئے جاتا ہے۔ (1)

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ۝۲

وہ، یہ نشوونما اور ارتقاء ہنگامی (Emergent) اور تدریجی (Progressive)، یعنی Violently & Suddenly اور Gradually & Slowly دونوں انداز سے کر رہا ہے۔ ☆(2)

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ۝۳

اُسے اعمال کے نتائج کے ظہور میں آنے کے دَور پر پورا پورا کنٹرول حاصل ہے۔ (3)

☆ جب تک کوئی living being ایک حالت پر ہو، اس کی نشوونما ایک ہی قانون یعنی رحیمیّت کے تحت ہوتی رہتی ہے۔ جب، ہر آن تغیّر پذیر رہتے ہوئے، کسی چیز میں تبدیلی واقع ہوتی ہے تو اس کی نشوونما کے تقاضے بھی بدل جاتے ہیں۔ اسے سامانِ نشوونما (Nourishment) رحمانیّت کے قانون کے تحت مِلنا شروع ہو جاتا ہے، جیسے رحِم مادر میں جنین (Embryo) کی Development ایک انداز سے ہو رہی ہوتی ہے مگر ولادت کے بعد، اس کی غذا اور Nourishment کے تقاضے یکسر بدل جاتے ہیں۔ اوّلُ الذّکر حالت میں نشوونما رحیمیّت کے انداز سے Progressively، within a specified pattern یعنی Slowly اور Gradually اور ثانی الذّکر حالت میں Emergently ہنگامی انداز سے یعنی Suddenly اور Violently ہونے لگتی ہے۔

اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُؕ‏ ﴿۴﴾

اَے ہمارے ربّ! ہم صرف تیرے ہی قوانین اور احکامات کے مطابق چل کر اپنی قوّتوں اور صلاحیتوں کو تیرے ہی پروگرام کے مطابق صرف کرتے ہیں اور اپنی ذات کی نشوونما اور اعتدال (Balanced Development) کے لیے تجھ ہی سے مدد کے طالب ہیں۔(4)

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَۙ‏ ﴿۵﴾

ہمارے سامنے وہ راستہ واضح کردے جو سیدھا ہو اور جس کا توازن (Equilibrium) بھی درست رہے۔(5)

صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ‏ ﴿۶﴾

راستہ اُن لوگوں کا جن کو تُو نے زندگی کی نعماء - - - آسودگیاں،شادابیاں اور سرفرازیاں عطا فرمائیں۔(6)

غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ‏ ﴿۷﴾ ع 1/7

اُن لوگوں کا نہیں جو تیری نافرمانی سے قانونِ مکافات کی گرفت میں آکر تباہ و برباد ہوگئے اور جو سیدھا راستہ کھو کر سرگرداں پھرتے رہے اور ان کی ساری محنت رائیگاں چلی گئی۔(7)

سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃِ (٢)

اٰیَاتُهَا ٢٨٦ — رُکُوۡعَاتُهَا ٤٠

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ ۚ ﴿١﴾

اللہ علیم و حکیم کا ارشاد ہے۔ (1)

ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۛۚ فِیۡہِ ۚ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿٢﴾

یہ وہ ضابطۂ قوانین ہے جس کی تعلیم میں ایسی کوئی بات نہیں جو انسان کے دل میں بے یقینی، تذبذب اور کوئی نفسیاتی الجھن رہنے دے۔ یہ اُن لوگوں کو صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے جو زندگی کے تباہ کن نتائج سے بچنا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر اپنی ذات کی نشوونما کرنا چاہیں۔ (2)

الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿٣﴾

جو اعمال کے اُن نتائج پر یقین رکھتے ہیں جو ابھی مشہود صورت میں Actualise ہو کر ان کے سامنے نہیں آئے ہوتے اور جو اُس نظام کا قیامِ عمل میں لاتے ہیں جس میں تمام افرادِ ملّت ، اللہ تعالیٰ کے قوانین کا اتباع کرتے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ سامانِ نشوونما میں سے زائد از ضرورت، دوسرے ضرورت مندوں کی پرورش کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیں۔ (3)

وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿٤﴾

جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں جو اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا، اور وہ یومِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ (4)

اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿٥﴾

یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے نشوونما دینے والے کی طرف سے

دی گئی ہدایت پر ہیں اور یہی ہیں جن کے اعمال کی کھیتیاں پروان چڑھتی ہیں۔ (5)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٦

بے شک، جولوگ وحی کی ان اقدار کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اُن کو، اِن کے انکار کے تباہ کن نتائج سے متنبّہ کیا جائے یا نہ، ان کے لیے برابر ہے۔ یہ کسی حالت میں بھی ایمان نہیں لانے کے۔ (6)

ع 1 7 1 خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ
غِشَاوَةٌ ز وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝٧

سمع، بصر اور قلب سے کام نہ لینے کے باعث، اللہ تعالیٰ کے قانونِ مکافات کے مطابق ان کے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے اور ان کے کانوں اور آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ ان کے لیے عظیم عذاب ہے۔ (الکہف 57:18، الجاثیة 23:45، المنافقون 3:63)۔ (7)

وقف لازم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا
هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ ۝٨

اور لوگوں میں سے کچھ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قوانین اور یومِ آخرت پر ایمان لے آئے مگر درحقیقت، وہ ان پر ایمان نہیں رکھتے۔ (8)

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ
اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩

وہ اپنی دانست میں اللہ تعالیٰ کے دین کے نظام اور وحی کی اقدار پر ایمان لانے والوں کو اپنی منافقت مخفی رکھ کر فریب دے رہے ہوتے ہیں حال آں کہ وہ اپنے آپ کو ہی دھوکا دیتے ہیں اور اس بات کا شعور نہیں رکھتے۔ (9)

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝١٠

ان کے دلوں کا توازن اور اعتدال بگڑا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قانونِ مکافات اس عدم توازن اور الجھاؤ کو

اور زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ چوں کہ وہ اس قانون کو جھٹلاتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (10)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝١١

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ معاشرے میں ناہمواریاں پیدا نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ (11)

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝١٢

یاد رکھو! یہی لوگ معاشرتی نظام کو درہم برہم کرنے والے ہیں لیکن شعور کی سطح پر اس بات کو سمجھتے نہیں۔ (12)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝١٣

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی اسی طرح ایمان لاؤ جس طرح دوسرے انسان ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ان احمقوں کی طرح ایمان لائیں۔ یاد رکھو! یہ خود احمق ہیں لیکن اس بات کو سمجھتے نہیں۔ (13)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٤

جب یہ صاحبِ ایمان لوگوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور جب یہ اپنے سرکش ساتھیوں سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں۔ ہم اُن کا مذاق اڑاتے رہتے ہیں۔ (14)

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١٥

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا مذاق اڑاتا ہے اور انہیں مزید ڈھیل، مہلت دیئے جاتا ہے اور وہ اپنی سرکشی میں حیران و سرگرداں مارے مارے پھرتے ہیں۔ (15)

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَٰلَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَٰرَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ ہدایت کے بجائے گمراہی اختیار کرلی۔ ان کی اس سودے بازی نے ان کو کوئی فائدہ نہیں دیا اور نہ ہی یہ ہدایت پانے والے ہیں۔ (16)

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ أَضَآءَتْ مَا حَوْلَهُۥ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَٰتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾

ان کی مثال اُس شخص جیسی ہے جس نے آگ جلائی، پھر اس کا ماحول روشن ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روشنی کو معدوم کر دیا اور انہیں اندھیرے میں چھوڑ دیا جس میں کچھ دیکھ نہیں سکتے۔ (17)

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾

نہ حق بات کو سن سکتے ہیں نہ عقل وفکر سے کام لیتے ہیں اور نہ دیکھتے بھالتے ہیں بلکہ اندھا دُھند اپنی غلط رَوِش پر چلتے جاتے ہیں۔ یہ ایسے نہیں کہ پلٹ کر صحیح رَوِش پر آجائیں۔ (البقرۃ2:171،الاعراف179:7)۔ (18)

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمَٰتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَٰبِعَهُمْ فِيٓ ءَاذَانِهِم مِّنَ الصَّوَٰعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللَّهُ مُحِيطٌۢ بِالْكَٰفِرِينَ ﴿١٩﴾

یا جیسے بادل سے بارش برسے جس میں اندھیرا، گرج اور بجلی کی چمک ہو اور یہ، کڑک کے باعث، موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ دین کی اقدار سے انکار کرنے والوں کے اعمال کو اللہ کا قانونِ مکافات اپنی حفاظت میں لیے ہوئے ہے اور ان کے نتائج ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ (19)

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَٰرَهُمْ كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَآ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَآءَ اللَّهُ

قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی کو اُچک کر لے جائے۔ جب کبھی بجلی کی چمک سے ذرا راستہ روشن

ع 2 13 2 لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٠ ؏

ہو جائے تو اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کی بینائی اور سماعت، ذرائع علم کو سلب کر لیتا۔ بلاشبہہ، ہر چیز اللہ کے قوانین کے تابع ہے جن پر اسے کامل کنٹرول حاصل ہے۔ (20)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝٢١

اے انسانو! تمہیں چاہیے کہ اپنے نشو ونما دینے والے کے قوانین کی اتباع کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے انسانوں کو پیدا کیا، تا کہ تم تخریبی قوّتوں کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رہو۔ (21)

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٢٢

جس نے تمہارے لیے زمین کو تمہارے نیچے بچھی ہوئی بنایا اور اوپر اجرامِ فلکی بنائے اور فضائے بلند سے پانی برسایا۔ اس سے تمہارے لیے پھل میوہ جات بطورِ رزق پیدا کیے۔ سو، تم ان چیزوں کی تخلیق وعطا، اللہ کے بالمقابل ٹھیرائے ہوئے شرکاء سے منسوب کر کے ان کا مالک ان کو نہ ٹھہرا دینا حال آں کہ تم اس حقیقت کو جانتے سمجھتے بھی ہو۔ (22)

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَاۗءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٢٣

اور اگر تمہیں اس ضابطہء حیات پر، جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے، کوئی شک یا نفسیاتی الجھن ہو تو تم، اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس ضابطہء قانون جیسی ایک سورت ہی بنا کر لاؤ، اس کے لیے اللہ کے

سوا، تم اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔ (23)

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾

اگر تم ایسا نہ کرسکو، اور ہرگز نہ کرسکو گے، تو بچو اُس آگ سے جس کا ایندھن عام لوگ ہیں اور پتھر دل لوگ بھی جو اس وحی سے انکار کرنیوالوں کے لیے تیار کی گئی ہے (اَلتّحریم 6:66)۔ (24)

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ
ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ
مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾

جو اس ضابطہء حیات پر ایمان لائے اور صلاحیّت پرور کام کرتے رہے، ان کو خوش خبری دے دیجیے کہ ان کے لیے ایسے باغات ہوں گے جن کے نیچے سیرابی کے لیے پانی موجود رہتا ہے یعنی وہ سدابہار اور خزاں نا آشنا ہیں۔ ان میں جب انہیں پھل بطورِ رزق دیئے جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے عطا کیا گیا اور انہیں اسی سے ملتا جلتا رزق دیا جاتا ہے۔ ان کے لیے ان میں پاکیزہ سیرت ساتھی ہیں اور وہاں وہ ہمیشہ رہتے ہیں (اَلطُّور 20:52)۔ (25)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا
فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ
بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ
وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ ﴿٢٦﴾

وقف لازم

اللہ کو اس میں کوئی باک نہیں ہوتا کہ وہ مچھر جیسی چھوٹی چیز کی مثال بیان کرے یا اس سے بڑی چیز کی! سو، جو لوگ بلند اقدار پر ایمان رکھتے ہیں، جانتے ہیں کہ یہ ان کے نشو ونما دینے والے کی طرف سے حکمتِ الٰہی کے مقتضٰی کے مطابق ہے اور جو لوگ ان صداقتوں اور اقدار کے منکر ہیں، کہتے ہیں کہ اللہ کا اس مثال سے مقصد کیا ہے؟ اس سے، اس طرح کثیر تعداد میں لوگ

صحیح زاویہء نظر کھو دیتے ہیں اور کثیر تعداد ہدایت پا لیتی ہے۔ اس سے صحیح تصوّر وہی کھو دیتے ہیں جو دین کے نظام (Pattern) سے گریز کی راہیں تلاش کرتے رہتے ہیں۔ (26)

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

جو نظامِ الٰہی کے ساتھ پختہ عہد (التّوبة 111:9) کرنے کے بعد اسے توڑ ڈالتے ہیں اور اللہ نے جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا تھا، انہیں مُنقطع کر دیتے ہیں (الرّعد 25:13) اور زمین میں ناہمواریاں پیدا کرتے رہتے ہیں، یہی ہیں اپنی ذات کا نقصان کرنے والے۔ (27)

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

تم اللہ کی ہستی کا انکار کس طرح کر سکتے ہو حال آں کہ تم زندگی سے محروم تھے (الدّھر 1:76) تمہیں زندگی عطا کی گئی، پھر تمہیں اس حیاتِ ارضی میں موت دے دیتا ہے۔ پھر تمہیں زندہ کر دیتا ہے (اَلْمُؤْمن 11:40)۔ پھر تم مکافاتِ عمل کے لیے اس کی طرف پلٹ کر جاتے ہو۔ (28)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ع 3/9/3

وہی ہے جس نے اس کُرۂ ارض پر جو کچھ ہے، تمہارے لیے پیدا کیا اور فضائے بسیط کی طرف توجّہ فرما کر اس میں متعدّد اجرامِ فلکی توازن کے ساتھ پھیلا دیئے۔ اُسے ان سب چیزوں کی کارکردگی (Functioning) کا ٹھیک ٹھیک علم ہے۔ (29)

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ
خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ
الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ
اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

جب تیرے ربّ نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں زمین میں انسان کو تمکّن، حکومت عطا کرنے والا ہوں تو انہوں نے عرض کیا کہ کیا آپ اسے تمکّن فی الارض دینے والے ہیں جو اس میں فساد مچائے گا اور خوں ریزیاں کرے گا حال آں کہ ہم تیرے پروگرام کو وجہِ حمد و ستائش بنانے میں انتہائی جِدّ وجُہد کرتے، بڑی تگ و تاز کرتے اور ہمہ وقت سرگرمِ عمل رہتے ہیں۔ فرمایا جن حقائق کا علم مجھے ہے، تم نہیں جانتے۔ (30)

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ
فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾

اور انسان میں اس کی امکانی صلاحیّت رکھ دی کہ ہر چیز کی ہیئت اور اس کے خواص (inner nature and qualities of things) کا علم حاصل کر کے اسے پہچاننے کے لیے اس کے نام رکھ سکے۔ پھر ملائکہ کے سامنے یہ بات رکھی اور فرمایا کہ اگر تم اپنی دانست میں سچّے ہو تو تم ان سب اشیاء کی صفات (Characteristics) بیان کرو۔ (31)

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾

انہوں نے عرض کیا کہ تیری ذات ہمارے تصوّرات سے ماوراء ہے۔ جتنا علم تو نے ہمیں دیا ہے، اس کے سوا ہم کچھ نہیں جانتے۔ بے شک تو ہی علمِ کُلّی کا مالک ہے اور اپنے پروگرام کی غرض و غایت اور حکمت سے باخبر۔ (32)

قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ‌ۚ فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ
قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِۙ
وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۳۳﴾

اللہ نے انسان کو حکم دیا کہ ان اشیاء کے خواص، اسماء بتادو۔ جب اس نے اشیاء کے خواص بتا دیے تو فرمایا کیا میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں بلندیوں اور پستیوں میں مستتر ہر غیب کو جانتا ہوں اور تم، جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہو اور جو کچھ تم سے ظہور میں آ رہا ہوتا ہے، میں اسے بھی جانتا ہوں۔ (33)

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡٓا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَؕ
اَبٰى وَاسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۳۴﴾

جب ہم نے ملائکہ، فرشتوں کو حکم دیا کہ انسان کے سامنے جھک جاؤ۔ انسان کی برتری کو تسلیم کرو کہ تم مجبورِ محض ہو اور یہ آزادیٔ فکر و عمل کے باوجود تعمیلِ حکم کی صلاحیّت سے بہرہ ور ہے۔ تو وہ جھک گئے سوائے ابلیس---انسان کے جذبات کے (الاعراف 11:7، الحجر 15:30-31، بنیٓ اسرآئیل 61:17، الکہف 50:18، طٰہٰ 116:20، صٓ 38:73-74)۔ اس نے اس حکم کی تعمیل سے شدّت سے انکار کیا اور سرکشی برتی اور وہ انکار کرنے والوں میں سے ہوگیا۔ (34)

وَقُلۡنَا يٰۤاٰدَمُ اسۡكُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَـنَّةَ وَكُلَا مِنۡهَا
رَغَدًا حَيۡثُ شِئۡتُمَا وَلَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوۡنَا
مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۳۵﴾

ہم نے کہا اے انسان! تُو اور تیری ہم آہنگ ساتھی، بیوی جنّتِ ارضی میں رہو اور جہاں سے جی چاہے، فراغت سے کھاؤ اور شجر----باہمی اختلاف و افتراق کے قریب بھی نہ جانا (الاعراف 19:7) ورنہ اپنی ذات کا نقصان کرنے والوں میں سے

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾

ہو جاؤ گے☆ (35)

لیکن شیطان، انسان کے سرکش و مفاد پرستانہ جذبات نے ان دونوں سے لغزش کرادی اور جہاں وہ تھے، وہاں سے دونوں کونکلوادیا اور اس طرح وہ جنّتی زندگی ان سے چھن گئی۔ ہم نے انہیں کہا کہ اب تم اس مقامِ بلند سے گر گئے ہو۔ تم اختلاف وافتراق کے باعث ، ایک دوسرے کے باہمی دشمن بن گئے ہو (البقرۃ 38:2، الاعراف 24:7، طٰہٰ 123:20)۔ اب تمہیں، حیاتِ ارضی میں ایک مدّت تک قیام کرنا اور سامانِ زندگی سے تمتّع (لطف اندوز ہونا) کرنا ہے۔ (36)

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾

سو، انسان نے اپنے ربّ کی طرف سے بذریعہ وحی، مختلف معاملاتِ زندگی کی بصیرت حاصل کرلی۔ اس کے ربّ نے اس کی طرف توجّہ فرمائی۔ وہ یقیناً توجّہ فرمانے والا اور سامانِ رحمت عطافرمانے والا ہے۔ (37)

☆ انسان اور اس کی زوج، بیوی دراصل مرد اور عورت پر مشتمل پورے انسانی معاشرے کے دونمائندہ (Representative) نام ہیں۔ انسان اور اس کی بیوی سے ہم کلام ہوتے ہوئے قرآن، گویا اس ابتدائی عہد کے پورے معاشرے سے مخاطب ہے جو زمین اور اس کی پیداوار کی ملکیّت پر تیری اور میری کے اختلاف وافتراق (البقرۃ 22:2) کی وجہ سے اپنی جنّتی زندگی کو جہنّم زار بنا چکا تھا۔ سارے کُرّۂ ارض پر باافراط سامانِ زیست، ایک آدم اور اس کی بیوی کے لیے کیا کم تھا کہ وہ "میری اور تیری" کے اختلاف وافتراق میں پڑ جاتے؟ وحی کی رہنمائی اور دین کے نظام سے منہ موڑ کر آج کا معاشرہ بھی جہنّم کی تصویر پیش کر رہا ہے۔ (الاعراف 128:7، الرّحمٰن 10:55، عَبَسَ 32:80)

حق زمیں را جز متاعِ ما نگفت — ایں متاعِ بے بہا مفت است مفت
دِہ خدایا ! نکتۂ از من پذیر — رزق و گور از وَے بگیر اُو را مگیر
باطنِ الارضُ لِلّٰہ ظاہر است — ہر کہ ایں ظاہر نہ بیند کافر است

علامہ اقبالؒ (جاوید نامہ)

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى
فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾

ہم نے کہا کہ تم سب ہی اس مقامِ بلند سے گر گئے ہو۔ اب تمہارے پاس میری طرف سے انبیاء کی وساطت سے رہنمائی آتی رہے گی۔ سو، جو میری رہنمائی کے مطابق چلے گا اسے نہ کوئی خارجی خوف ہوگا اور نہ داخلی حُزن۔ (38)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
ع 10 4 4 هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾

جن لوگوں نے ہماری رہنمائی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور ہمارے قوانین کو جھٹلاتے رہے وہ اہلِ جہنّم ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (39)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٤٠﴾

اے بنی اسرآئیل! تم اُس پُرنعمت زندگی کو یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی تھی۔ اب بھی تم میرے ساتھ احکام کی اتّباع کا کِیّا ہوا عہد پورا کرو، میں بھی اعمالِ صالحہ کے خوشگوار نتائج کا عہد پورا کروں گا اور تم میرے قوانین کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے ڈرتے رہو اور قانون شکنی سے محتاط رہو۔ (40)

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ
كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ
فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾

اور اس ضابطہءِ حیات پر ایمان لاؤ جو میں نے نازل کیا ہے اور جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ضابطہءِ حیات کی صداقتوں کی، اپنے عملی نظام سے تصدیق کرنے والا ہے۔ اس کا دوسروں سے پہلے تمہی انکار نہ کرنے لگ جاؤ اور میرے احکام کے عوض حقیر سے دنیاوی مفادات حاصل نہ کرو اور صرف میرے ہی قوانین کی نگہداشت کرتے رہو۔ (41)

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾

اور حق کے ساتھ اپنے خود ساختہ باطل نظریات خلط ملط نہ کرو اور اس طرح حق کو چھپاؤ نہیں۔ تم حقیقت میں اس بات کو جانتے بھی ہو۔ (42)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾

دین کا نظام قائم کرو اور انسانیت کو سامانِ نشو ونما مہیّا کرو اور اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے والوں کے ساتھ تم بھی اسی طرح قوانینِ الٰہی کی اطاعت کرو اور جھک جاؤ۔ (43)

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٤٤﴾

کیا تم لوگوں کو حسنِ سلوک، وسعتِ ظرف اور کشادگیء نگاہ کی تلقین کرتے ہو اور اپنی ذات کے بارے میں بے اعتنائی برتتے ہو، اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالاں کہ تم کتاب اللہ کو پڑھتے بھی رہتے ہو؟ کیا تم عقل وفکر سے کام نہیں لیتے؟ (44)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۙ﴿٤٥﴾

کتاب اللہ کے ساتھ پوری پوری وابستگی اور استقامت کے ذریعے اپنی ذات میں اعتدال اور پختگی (Balanced Development) طلب کرو۔ یہ دونوں باتیں کٹھن اور گراں ہیں بجز اُن کے لیے جو قلبِ سلیم کے ساتھ اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ (البقرة 153:2)۔ (45)

الربع الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ
ع 5 7 5 رٰجِعُوْنَ ع ﴿٤٦﴾

جنہیں یقین ہے کہ وہ اپنے اعمال کے لیے اپنے ربّ کے سامنے جواب دہ ہیں، اور اُن کا ہر قدم ہر لحظہ اُسی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ (46)

يٰبَنِىۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّىۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۴۷

اے بنی اسرآئیل! تم ان نعماء اور آسائشوں کو یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کیں اور تمہیں اقوامِ عالم میں ممتاز حیثیت دی (البقرة2:122)۔ (47)

وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـًٔا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤۡخَذُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ۝۴۸

اور اُس دن کے لیے اپنے بچاؤ کی خاطر کچھ کر لو جب کوئی شخص کسی کے کچھ کام نہیں آتا اور نہ اُس سے کوئی سفارش قبول کی جاتی ہے اور نہ اُس سے کچھ معاوضہ لے کر اسے چھوڑ دیا جاتا ہے اور ان کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ (48)

وَاِذۡ نَجَّيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ يُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ۝۴۹

یاد کرو جب ہم نے تمہیں قومِ فرعون سے نجات دلائی جو تمہیں طرح طرح کے عذاب دیا کرتی تھی۔ جو تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر دیا کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیا کرتے تھے (الاعراف 7:141، القصص 28:4،9، المؤمن 40:25)۔ یوں آزادی ملنے پر تمہارے ربّ کی جانب سے تمہاری سیرت اور ذات کی نمود اور باز آفرینی کے بڑے مواقع تھے۔ (49)

وَاِذۡ فَرَقۡنَا بِكُمُ الۡبَحۡرَ فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ وَاَغۡرَقۡنَآ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ۝۵۰

اور جب ہمارے قانون کے مطابق، دریا خشک ہو گیا (طٰہٰ 20؛77، الشّعراء 26:63، الدُّخان 44:24) تو ہم نے تمہیں بچا لیا (الاعراف 7:138، یونس 10: 90) اور آلِ فرعون کو غرقِ آب کر دیا اور تم اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ رہے تھے۔ (50)

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾

جب ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو چالیس راتوں کے لیے تم سے الگ کیا تو اس کے جانے کے بعد، تم نے بچھڑے، مصری دیوتا کی پرستش شروع کردی اور تم نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے قوانین کی اتّباع سے الگ کر لیا اور اپنے جذبات کے پیچھے لگ گئے۔ (51)

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾

پھر بھی ہم نے تمہاری اس غلط روش سے درگزر کیا تاکہ تم اپنی صلاحیّتوں کی پوری پوری نشوونما کرلو۔ (52)

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾

اور ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو ایسا ضابطہء قوانین دیا جو حق اور باطل کو نکھار کر الگ کر دینے والا تھا تاکہ راہِ حیات تم پر روشن ہو جائے۔ (53)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾

اور جب موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! تم نے بچھڑے کی پرستش کر کے اپنی جانوں پر ظلم ڈھایا۔ سو، اپنے خالق کے قوانین و احکام کی طرف رجوع کرو اور اس کے قوانین کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دو۔ تمہارے خالق کے نزدیک یہ عمل تمہارے لیے شرف، برتری اور فضیلت والا ہے۔ لٰہذا، اللہ تعالیٰ تمہاری طرف توجّہ فرما ہوا۔ یقیناً وہ سامانِ رحمت لیے متوجّہ ہونے والا ہے۔ (54)

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

اور جب تم نے موسیٰ علیہ السّلام سے کہا کہ ہم جب تک اللہ کو بے نقاب نہ دیکھ لیں، تمہاری بات نہ مانیں گے تو ایک گرج دار آواز نے تمہیں آن پکڑا۔ تم بے ہوش

ہو کر گر پڑے۔ تم کھلی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ (55)

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝٥٦

پھر ہم نے تمہیں غشی، بے حواسی کی حالت سے اٹھا کھڑا کیا تا کہ تم معمول کی زندگی بسر کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کی بھرپور نشو و نما کر سکو۔ (56)

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۝٥٧

ہم نے تمہارے اوپر بادلوں کو سایہ فگن کر دیا اور کھانے کو مَنّ وسلوٰی۔ پرندوں کا گوشت اور نباتاتی شیرینی، ترنجبین عطا کی جو تمہارے لیے وجہ تسلّی تھی اور کہا کہ ہم نے تمہیں جو پاکیزہ اور مرغوب طبع سامانِ رزق عطا کیا ہے، اس میں سے کھاؤ پھر بھی تم نے ہمارے قوانین کی خلاف ورزی Violation کی۔ حقیقت میں تم نے اپنے اوپر زیادتی کر کے اپنی ذات کا نقصان کر لیا۔ (57)

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ۝٥٨

جب ہم نے تمہیں کہا کہ اس بستی، فلسطین میں داخل ہو جاؤ اور جہاں سے جی چاہے، فراغت سے کھاؤ پیو اور اطاعت اور جذبۂ فرماں پذیری کے ساتھ یہ دعا کرتے ہوئے داخل ہونا کہ اب ہمارا رختِ سفر ہماری سواریوں سے اتر جائے اور دشت نوردی ختم ہو جائے، ہم سے ہماری خطا معاف ہو جائے اور ہم اپنی قیام گاہوں میں سکون کی زندگی بسر کر سکیں۔ ہم نے تمہاری خطاؤں سے درگزر کی۔ ہم حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کو اس سے زیادہ بھی دیتے

ہیں۔ (58)

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ
فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ۝ع

لیکن ان سرکش لوگوں نے ہمارے بتائے ہوئے پروگرام کو چھوڑ کر اپنا راستہ اختیار کرلیا تو ان ظالموں پر خارجی حوادث سے ایسی تباہیاں آئیں جن سے ان کے پائے استقلال میں لغزش آگئی۔ یہ اس لیے کہ وہ ہمارے تجویز کردہ ڈسپلن کو توڑ کر باہر چلے گئے تھے۔ (59)

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ
اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا
فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ۝

اور جب موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم کے لیے پانی کی اِستدعا کی تو ہم نے اسے کہا کہ اپنی جماعت کو اُس چٹان کی طرف لے جاؤ۔ کھدائی کرکے مٹّی ہٹانے پر وہاں سے بارہ چشمے دریافت ہوئے۔ ہر قبیلے نے اپنا اپنا چشمہ نامزد کرلیا (الاعراف 160:7)۔ ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ سامانِ معیشت سے استفادہ کرو اور زمین میں فساد پیدا کرکے اس کا شیرازہ نہ منتشر کرتے پھرو۔ (60)

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا
وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ
هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ۭ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا
سَاَلْتُمْ ۭ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۤ وَبَاۗءُوْ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

جب تم نے موسیٰ علیہ السّلام سے کہا کہ ہم ایک ہی کھانے پر ہمیشہ نہیں رہ سکتے۔ اپنے ربّ سے درخواست کرکے زمین سے پیدا ہونے والی چیزیں مانگو جیسے سبزیاں ترکاریاں، کھیرے، گیہوں، مسور، پیاز وغیرہ۔ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا تم اچھی چیزوں کے بدلے ادنیٰ چیزیں مانگتے ہو۔ کسی شہر میں جارہو۔ وہاں

ع 7 2 7 يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾

تمھیں حسبِ تمنّا یہ سب مل جائے گا۔ ان پر ذلّت اور محتاجی مسلّط ہوگئی اور وہ اللّٰہ کی سزا کے مستحق ہو گئے۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے اور حق سے ہٹ کر انبیاء کی تذلیل وتحقیر کیا کرتے۔ وجہ یہ تھی کہ نافرمانی کرتے ہوئے حدود شکنی کرتے تھے۔ (61)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى
وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾

جو لوگ مستقل اقدارِ حیات پر ایمان لائے، یہودی ہوں، نصرانی یا یہودیوں سے نکلے ہوئے صابی، جو بھی اللہ تعالیٰ کی حاکمیّت اور یومِ مکافاتِ عمل، آخرت پر ایمان رکھیں اور ایسے کام کریں جن سے انسانی ذات کی صلاحیّتیں بیدار ہوجائیں اور معاشرے میں حسن و توازن پیدا ہوجائے، ان کے لیے ان کے نشو ونما دینے والے کے یہاں عظیم اجر ہے۔ نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ حُزن (المآئدۃ 69:5)۔ (62)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ
اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾

اور یاد کرو جب تم دامنِ طور میں تھے اور ہم نے تمھیں ضابطۂ قوانین دے کر تم سے عہد لیا تھا کہ تم اس کو مضبوطی سے with a strong mind and will تھامے رہو اور، جو تعلیم اس میں ہے، اسکو پیشِ نظر رکھو، تاکہ تم زندگی کے خطرات سے محفوظ رہ سکو۔ (63)

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾

لیکن تم اس کے بعد اس عہد سے پھر گئے۔ تو اگر تم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور احسان نہ فرمایا ہوتا تو تم یقیناً

تباہ و برباد ہو جاتے۔ (64)

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۚ ٦٥

اور تم ان کو جانتے ہو جنہوں نے سَبّت، کاربارِ حیات سے چھٹی اور عبادت کے دن مچھلیاں نہ پکڑنے کے حکم کو توڑا (النّساء 154:4، الاعراف 163:7، اَلنّحل 124:16) تو ہم نے انہیں کہا کہ اب ذلیل بندر - - - - ذلّت کے چلتے پھرتے پیکر بن جاؤ (المآئدة 60:5، الاعراف 166:7)۔ (65)

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ٦٦

لہٰذا ہم نے اُن کی سزا کو اُن کے ہم عصروں اور بعد میں آنے والوں اور ان کے لیے جو تباہیوں سے بچنا چاہیں، باعثِ عبرت بنا دیا۔ (66)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ٦٧

جب موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سانڈ بیل کے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہم سے ہنسی مذاق کر رہے ہیں؟ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اگر میں جاہلوں کی سی باتیں کروں۔ (67)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ٦٨

انہوں نے کہا کہ اپنے ربّ سے پوچھو کہ ذرا ہمیں واضح طور پر بتا دے کہ وہ سانڈ بیل کیسا ہونا چاہئے؟ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ سانڈ بیل نہ عمر رسیدہ ہو اور نہ نوجوان، اس کے بَین بَین یعنی ادھیڑ عمر کا۔ تو جو حکم دیا گیا ہے، کر دو۔ (68)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ

انہوں نے کہا کہ اپنے ربّ سے پوچھئے کہ ذرا واضح طور

اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾

پر بتا دے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زرد رنگ کا سانڈ بیل ہو، شوخ زرد رنگ کا جو دیکھنے والوں کو اچھا لگے۔ (69)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ
عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

انہوں نے کہا کہ اپنے ربّ سے پوچھئے کہ وہ وضاحت سے بتا دے کہ وہ سانڈ بیل کیسا ہو؟ ہمارے یہاں سانڈ بیل ملتے جلتے سے ہیں۔ اس لیے بات مشتبہ رہ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم ضرور معلوم کرلیں گے۔ (70)

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا
تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ قَالُوا الْئٰنَ جِئْتَ
بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع 10 8 8

موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ سانڈ بیل ایسا ہے کہ نہ اسے ہل میں جوتا گیا ہو اور نہ کنویں پر چلایا گیا ہو، صحیح سالم ہو اور بے داغ۔ انہوں نے کہا کہ اب تُو نے ٹھیک پتا بتایا۔ انہوں نے ذبح تو کردیا حال آں کہ وہ ایسا کرنا نہ چاہتے تھے۔ (71)

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا
كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾

تم لوگوں نے اپنی دانست میں تو ایک انسان کو قتل کرڈالا تھا (متّی باب 27، آیت 35)۔ پھر اس قتل کے بارے میں اختلاف کرتے ہوئے جرمِ قتل ایک دوسرے پر ڈالنے لگے۔ جس بات کو تم چھپا رہے تھے، اللہ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔ (72)

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ
يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

ہم نے حکم دیا کہ اس مقتول کا موازنہ کسی دوسرے جزوی طور پر مردہ انسان کی حالت سے کرو۔ وہ مرا ہوا

لگا، حقیقت میں قتل نہیں ہوا تھا۔ انہیں ایسا شبہ ہوا تھا(النِّساء 157:4)۔ یوں، اللہ نے اسے زندہ کر دکھایا جسے تم مردہ خیال کر بیٹھے تھے۔ وہ تو طبیعی موت سے ہم کنار ہوا تھا(المآئدۃ117:5)۔اس طرح وہ تمہیں اپنے قوانین کا مشاہدہ کراتا ہے تا کہ تم سمجھ جاؤ۔(73)

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے۔ سو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ سختی میں ان سے بھی زیادہ۔ اور یقیناً پتھروں میں ایسے بھی ہیں جن سے نہریں بہہ نکلتی ہیں، اور یقیناً ان میں ایسے بھی جو پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی نکل آتا ہے اور ان میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کی عظمت کے باعث طاری خوف سے گر جاتے ہیں، ان میں نرمی آ جاتی ہے۔ لیکن تمہارے دل ان خصوصیات سے عاری ہیں۔ اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں۔(74)

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

کیا تمہیں اس بات کی قوی اُمّید ہے کہ یہ لوگ تمہاری طرف سے پیش کردہ حق پر ایمان لے آئیں گے حال آں کہ ان میں ایک گروہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سنتا ہے۔ پھر سمجھ لینے کے بعد، اس میں تحریف کر رہے ہیں۔(المآئدۃ13:5،41)حال آں کہ وہ اس بات کو جانتے ہیں۔(75)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ
اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٧٦

اور جب یہ لوگ اہلِ ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ان صداقتوں پر یقین رکھتے ہیں اور جب یہ آپس میں ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا تم ان باتوں کو جنہیں اللہ نے تم پر واضح کیا ہے، ان کو بتا دیتے ہو تاکہ انہیں اپنے ربّ کے دلائل کے طور پر پیش کر کے ہم سے بحث مباحثہ کریں؟ کیا تم اس بات کو سمجھ نہیں رہے؟ (76)

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝٧٧

بھلا وہ جانتے نہیں کہ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔ (77)

النصف

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ
اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝٧٨

اور ان میں کچھ اَن پڑھ یہود ایسے ہیں جو اس کتاب کو نہیں سمجھتے بجُز اس کے کہ اپنی جھوٹی آرزوؤں کی پیروی کرتے ہیں اور صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ (78)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ
هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ
مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝٧٩

تباہی اور بربادی ہے ان لوگوں کے لیے جو کتاب کو اپنے ہاتھوں سے لکھ لیتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے آخرت کے نہ ختم ہونے والے اجر کے مقابلے میں تھوڑا سا دنیاوی مفاد حاصل کر لیں۔ جو کچھ ان کے ہاتھوں نے لکھا ان کے لیے باعثِ بربادی ہے اور جو کچھ انہوں نے earn کیا باعثِ تباہی ہے۔ (79)

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ
اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ

کہتے ہیں کہ ہم گنتی کے چند دن جہنّم میں رہیں گے۔ (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ان سے پوچھو کہ کیا تم

تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾

نے اللہ تعالیٰ سے اس بات کا عہد لیا ہوا ہے کہ اللہ اپنے عہد کے خلاف نہیں کرے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ کے بارے میں وہ باتیں کہہ رہے ہو جن کی حقیقت تم سمجھتے نہیں۔ (80)

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾

ہاں! جو معاشرے میں ناہمواریاں پیدا کرتا ہے تو اس کی خطا کاریاں اسے گھیر لیتی ہیں۔ ایسے ہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ (81)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
ع 9 11 9 الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾

اور جن لوگوں نے ابدی صداقتوں پر یقین رکھا اور ایسے کام کرتے رہے جن سے انسانی ذات کی صلاحیّتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے میں ہمواریاں پیدا ہوں ان کے لیے جنّتی زندگی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہتے ہیں۔ (82)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾

اور جب ہم نے بنی اسرآئیل سے عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کے احکام وقوانین کی اطاعت نہیں کرو گے اور والدین سے حسنِ سلوک رکھو گے اور رشتہ داروں اور معاشرے میں تنہا رہ جانے والوں، اور اُن لوگوں کی کمیاں کمزوریاں دور کرو گے جن کا چلتا ہوا کاروبار رُک جائے اور لوگوں سے حسن کارانہ انداز سے پیش آ ؤ گے اور دین کا وہ نظام قائم کرو گے جس میں لوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین کا اتباع کرتے ہوئے اپنی ذات کی تکمیل کر سکیں اور انہیں سامانِ نشو ونما بہم پہنچتا رہے۔ پھر تم،

ماسوائے ایک قلیل تعداد کے، اس عہد سے پھر گئے اور تم
ہو ہی اس عہد سے ہٹ جانے والے۔ (83)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ
اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾

اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ تم باہم خوں ریزیاں
نہیں کرو گے اور اپنے بھائی بندوں کو اُن کے گھروں
سے نہیں نکالو گے۔ تم نے اس بات کا اقرار کیا تھا اور تم
اس بات کو تسلیم بھی کرتے ہو۔ (84)

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا
مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۫ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
اِلَّا خِزْىٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى
اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٥﴾

تم وہی ہونا جو باہم خوں ریزیاں کرتے
(shedding each other's blood)
اور اپنوں میں سے ایک گروہ کو ان کے گھروں سے نکال
دیتے ہو؟ انہیں کمزور کرنے کے لیے، ان کے خلاف،
جرم اور حدود شکنی کرتے ہوئے، اپنے حلیفوں کی مدد
کرتے ہو۔ اور اگر یہ تمہارے پاس قیدی بن کر
آ جائیں تو فدیہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو حال آں کہ
تمہیں ان کے گھروں سے نکالنے سے منع کیا تھا۔ اس
طرح، کیا تم اللہ کی کتاب کے ایک حکم کو مانتے ہو اور
دوسرے سے انکار کر دیتے ہو؟ تم میں سے جو ایسا کرتا
ہے اس کی سزا دنیا میں ذلّت ورسوائی اور زندگی کی نُعما
سے محرومی اور آخرت کی زندگی میں سخت عذاب سے
دوچار کیا جاتا ہے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اس
سے غافل نہیں ہے۔ (85)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے مستقل اور غیر

10 ع 4 10 يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۸۶﴾

منقطع ثمرات کے بجائے، عارضی دنیاوی مفاداتِ عاجلہ حاصل کر لیے ہیں۔ ان کے عذاب میں کمی نہیں کی جاتی اور نہ اس عذاب کے دور کرنے میں ان کا کوئی مددگار رہوتا ہے۔ (86)

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَقَفَّيۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ الۡبَيِّنٰتِ وَاَيَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُكُمُ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ ۚ فَفَرِيۡقًا كَذَّبۡتُمۡ ۫ وَفَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ﴿۸۷﴾

ہم نے بلا شبہ، موسیٰ علیہ السّلام کو ضابطۂ زندگی عطا کیا اور یہ سلسلہ اس کے بعد، یکے بعد دیگرے، آنے والے رسولوں علیہم السّلام کی وساطت سے جاری رہا۔ اور عیسیٰ ابنِ مریمؑ کو بھی ہم نے واضح دلائل و براہین دیے تھے اور اسے مقدّس وحی، تورات و انجیل کے احکام کے ذریعے تقویّت و تائید عطا کی۔ تو جب بھی کوئی رسول تمہارے پاس آیا تم نے اپنی پست تر خواہشات اور رجحان کے مطابق اسے پسند نہ کیا اور اکڑ گئے۔ تم میں سے کچھ لوگوں نے اسے جھوٹا کہا اور کچھ اس کے قتل کے درپے ہو گئے۔ (87)

وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾

یہود کہنے لگے کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں اس لیے تمہاری باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اپنے انکار کی وجہ سے ان پر اللہ کی لعنت---یعنی یہ اللہ کی طرف سے زندگی کی انسانیّت ساز سرفرازیوں سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان میں سے بہت کم ابدی صداقتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ (88)

وَلَمَّا جَآءَهُمۡ كِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ ۙ

جب تک ان کے پاس اللہ کی طرف سے ضابطۂ قوانین

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾

نہیں آیا تھا جو اپنے عملی نظام سے، ان کے ہاں پہلے سے موجود تعلیم کی تصدیق کرنے والا تھا اور یہ پہلے خود کُفّار سے بیان کیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ آ گیا تو اُسے سمجھنے پہچاننے کے باوجود تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ سو، ان کافروں پر اللہ کی لعنت---یعنی انہوں نے اللہ کی طرف سے ملنے والی زندگی کی شادابیوں سے اپنے آپ کو محروم کر لیا۔ (89)

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا
اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ
بٌ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَا
مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾

اس حسد کے باعث کہ اللہ نے یہ وحی کسی غیر اسرائیلی پر کیوں نازل فرمائی، انہوں نے اس کا انکار کر کے اپنی زندگیوں کے عوض کتنا بُرا سودا کیا۔ حال آں کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے، اپنے فضل سے، نزولِ وحی کر دے۔ لہٰذا، وہ زندگی کی سعادتوں سے سراسر محرومی کے مستحق بن گئے۔ ابدی صداقتوں سے انکار کرنے والوں کے لیے ذلّت آمیز عذاب ہی ہوا کرتا ہے۔ (90)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اُسی پر ایمان لائیں گے جو ہم پر نازل کیا گیا اور اس کے علاوہ کسی اور نازل کردہ وحی کو تسلیم نہیں کرتے حال آں کہ وہ قرآن مجموعہءِ حق ہے اور ان کے پاس موجود تعلیمِ وحی کی، اپنے عملی نظام سے، تصدیق کرنے والا بھی۔ (اے نبی

صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ان سے پوچھو کہ اگر تم صاحبِ ایمان ہو تو بتاؤ کہ تم پہلے اللہ کے نبیوں کی تحقیر و تذلیل کیوں کرتے تھے اور ان کی جان کے درپے کیوں ہوجایا کرتے تھے؟ (91)

وَلَقَدۡ جَآءَكُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ
مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿٩٢﴾

تمہارے پاس موسیٰ علیہ السّلام واضح اور روشن دلائلِ وحی لے کر آیا تو تم نے، اس کے کوہِ طور پر جانے کے بعد، گوسالہ پرستی شروع کر دی۔ اس طرح تم نے سرکشی کرتے ہوئے احکامِ الٰہی کو دوسری طرف ڈال دیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگے۔ (92)

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ وَرَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَآ
اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاسۡمَعُوۡا ؕ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا ۚ وَاُشۡرِبُوۡا
فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡعِجۡلَ بِكُفۡرِهِمۡ ؕ قُلۡ بِئۡسَمَا يَاۡمُرُكُمۡ بِهٖۤ
اِيۡمَانُكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿٩٣﴾

جب کوہِ طور تمہارے اوپر سایہ فگن تھا، ہم نے تم سے یہ عہد لیا کہ ہم نے جو ضابطۂ قانون تمہیں دیا ہے اس سے مضبوطی سے متمسّک رہنا اور اسے اچھی طرح سن لو، سمجھ لو۔ تم نے کہا کہ ہم نے سن لیا ہے، سمجھ لیا ہے مگر مانیں گے نہیں۔ تمہارے انکار کے باعث گوسالہ پرستی تمہارے دلوں کی گہرائیوں میں اتر گئی تھی۔ اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے کہہ کہ اگر تم مومن ہو تو سوچو کہ افسوس! تمہارا ایمان تمہیں کیسی بری بات کرنے کے لیے کہتا ہے۔ (93)

قُلۡ اِنۡ كَانَتۡ لَـكُمُ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ اللّٰهِ خَالِصَةً
مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿٩٤﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ان سے کہہ کہ اگر دوسرے انسانوں، غیر اسرائیلیوں کے سوا، آخرت کا گھر جنّت، اللہ کے یہاں، صرف تمہارے ہی لیے مخصوص ہے، تو اس

کے حصول کے لیے مرنے کی تمنّا کرو اگر تم اپنے اس دعوے میں سچّے ہو (اَلْجُمُعَةِ 6:62)۔ (94)

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٩٥

انہوں نے دارالآخرۃ کا مستحق بننے کے لیے جو اعمال کیے ہیں یہ ان کی وجہ سے مرنے کی تمنّا ہرگز نہیں کریں گے۔ اللہ، قانون شکن لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ (95)

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝٩٦ ع

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تو یقیناً انہیں، سب لوگوں سے حتّٰی کہ مشرکوں سے بھی بڑھ کر اس زندگی کا حریص پائے گا۔ ان میں سے ہر ایک آرزو رکھتا ہے کہ اے کاش! اسے ہزار سال کی عمر مل جائے۔ یہ بات اسے عذاب سے بچا نہیں سکتی اگر وہ لمبی عمر بھی جیتا رہے۔ جو کچھ یہ کرتے رہتے ہیں، اللہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ (96)

ع 11 10 11

معانقة 2 عند المتاخرين 12

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٩٧

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ جبریل علیہ السّلام پر معترض کیوں ہوتے ہو کہ وہ کسی غیر اسرائیلی کے پاس وحی لے کر کیوں آ گیا۔ اس نے تو اللہ کے حکم پر تیرے قلب پر وحی نازل کی ہے جو اپنے عملی نظام سے اُس وحی کو سچ کر کے دکھانے والی ہے جو ان کے پاس پہلے سے موجود ہے۔ یہ ہدایت، اور مومنین کے لیے بہترین نتائج کی خوش خبریوں کا سرچشمہ ہے۔ (97)

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝٩٨

جو کوئی ضابطہء قانون دینے والے اللہ پر، وحی لانے والے جبریل علیہ السّلام پر، وحی انسانوں تک پہنچانے

والے اللہ کے رسولوں پر اور تدبیراتِ الٰہی کو بروئے کار لانے والے ملائکہ پر اور میکائیل علیہ السّلام پر اعتراض کرتا ہے تو اللہ ان کافروں کو سزا دینے والا ہے۔ (98)

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! ہم نے تیری طرف وحی کے ذریعے واضح دلائل نازل کیے، ان کو تسلیم کرنے سے صرف وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو قوانین کے Pattern، نظم کو توڑ کر باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (99)

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

یہاں تک کہ جب کبھی انہوں نے کسی سے عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے اسے توڑ ڈالا۔ بلکہ ان کی اکثریّت ابدی اقدار پر ایمان ہی نہیں رکھتی۔ (100)

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول ایسا ضابطۂ قانون لے کر آیا جو اپنے عملی نظام سے ان کے پاس پہلے سے موجود وحی کی صداقتوں کی تصدیق کرنے والا تھا، تو اہلِ کتاب میں سے ایک فریق نے اللہ کی اس کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا گویا وہ اس کو کوئی اہمیّت ہی نہیں دے رہے۔ (101)

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا

اور یہ یہود، شیاطین یعنی مخالفینِ دین کی طرف سے سلیمانؑ کی نبوّت کے خلاف کِذب بیانی اور افسانہ طرازی کے پیچھے لگ گئے۔ حال آں کہ سلیمانؑ نے وحی کی صداقتوں کو چھپایا نہ ان سے انکار کیا (سلاطین

نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ
عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ ۛ
وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

(4/11) بلکہ دین کے مخالف سرغنوں نے ان صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور وہ لوگوں کو دقیق اور لطیف انداز میں دھوکے کی باتیں سکھاتے تھے۔
اصل بات یہ ہے کہ بابل میں مبیّنہ ہاروت و ماروت فرشتوں پر کچھ نازل نہیں کیا گیا اور نہ وہ دونوں، کسی فردِ واحد کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ ''ہم ایک فتنہ ہیں، لہٰذا تُو وحی کی صداقتوں کا منکر ہوجا''۔ وہ یہود مبیّنہ طور پر ان دونوں سے ایسی باتیں سیکھتے تھے جن سے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی پڑ جائے۔ یہ یہود ان باتوں سے کسی کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے ماسوائے اس کے جو اللہ کے قانون کے مطابق کسی کو پہنچے۔ یہ جو کچھ سیکھتے ہیں، اس سے انہیں کچھ نقصان ہی ہوتا ہے، فائدہ نہیں پہنچتا۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو شخص ایسے مفادات کا سودا کرتا ہے اس کا اُخروی زندگی میں کوئی حصّہ نہیں۔ اور یہ غلط قیمت ہے جس کا انہوں نے اپنی ذات کے عوض سودا کیا ہے۔ کاش! یہ اس حقیقت کو سمجھتے۔ (102)

ع 12 7 12
وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع

اگر وہ مستقل اقدارِ وحی (Permanent Values) پر ایمان رکھتے اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرتے تو اللہ کے ہاں ان کے لیے بہتر اجر تھا۔ کاش! وہ یہ بات جان لیتے۔ (103)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ

اے ایمان والو! یہود کی طرح ''رَاعِنَا'' مت کہو یعنی یہ

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴿۱۰۴﴾

مت کہو ''تم ہمیں احکام میں کچھ رعایت کرو'' (اَلنِّساء46:4)اور''اُنْظُرْنَا''، کہو یعنی کہو ''ہم پر نگرانی رکھیے تا کہ ہم بے راہ نہ ہوجائیں'' اور آپؐ کی طرف سے اللہ کے احکام سن کر ان کی اطاعت کیا کرو۔کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔(104)

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴿۱۰۵﴾

اہلِ کتاب میں سے جوقرآن کی ابدی صداقتوں کوتسلیم نہیں کرتے اور، مشرکینِ عرب بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ تمھیں تمہارے ربّ کی طرف سے وحی عطا ہو۔اللہ وحی کی رحمت کے لیے جسے چاہتا ہے، مختص کرلیتا ہے اوراللہ عظیم نعمتوں کا عطا کرنے والا ہے۔(105)

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ﴿۱۰۶﴾

قبل از قرآن کے جس حکم کو ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے فراموش کرادیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسا دے دیتے ہیں (اَلنّحل101:16)۔اے مخاطب! کیا تُو نہیں جانتا کہ اللہ کی ازلی و ابدی قدرت ہر معاملے کومحیط ہے۔(106)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴿۱۰۷﴾

کیا تجھے علم نہیں کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں کامل اقتدار اللہ کا ہے۔اللہ کے سوا کون ہے جوتمہارا کارساز اور مددگار ہوسکے۔(107)

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْــَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ﴿۱۰۸﴾

کیاتم چاہتے ہوکہ اپنے رسول سے اس طرح کی باتیں پوچھوجس طرح کی اس سے پہلے موسیٰ علیہ السّلام سے اُن کی قوم کی طرف سے پوچھی جاتی تھیں۔جس نے

ایمان کو کفر سے بدل لیا تو وہ اعتدال کی سیدھی راہ کھو بیٹھا۔(108)

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٩﴾ الثلاثة

اہلِ کتاب میں سے اکثر یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان کو کفر کی طرف پھیر دیں، محض حسد کی بناء پر، اور حق نکھر کر ان کے سامنے آجانے کے بعد۔ لہٰذا، تم ان سے درگزر کرو اور ان سے اعراض برتو یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے حتمی فیصلہ آجائے۔ بے شک، اللہ نے ہر چیز کے لیے قوانین مقرّر کر رکھے ہیں جن پر اسے کامل کنٹرول حاصل ہے۔(109)

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ ۗ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٠﴾

تم دین کا نظام قائم کرو اور ہر فردِ معاشرہ کو زکوٰۃ----- سامانِ نشو و نما بھی بہم پہنچاؤ۔ تم جو بھی عملِ خیر اپنی ذات کے لیے مستقبل کی زندگی کی خاطر آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے یہاں سے پالو گے۔ تمہارا ہر عمل اللہ کی نگاہ میں ہے۔(110)

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصٰرٰى ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ ﴿١١١﴾

کہتے ہیں کہ جنّت میں سوائے یہود و نصاریٰ کے کوئی داخل نہ ہوگا۔ یہ محض ان کی جھوٹی آرزوئیں ہیں۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں کہہ دے کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچّے ہو تو اس کے لیے دلائل و براہین پیش کرو۔(111)

ع 13 9 13

بَلٰى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ أَجْرُهٗ عِندَ رَبِّهٖ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١١٢﴾

ہاں! جس نے اپنی پوری ذات کو اللہ کے قوانین کے سامنے جھکا دیا، surrender کر دیا اور اپنی زندگی

حسن کارانہ انداز سے بسر کی تو اس کا اجر اس کے ربّ کے ہاں محفوظ ہوتا ہے اور اسے کسی نقصان کا خوف ہوتا ہے اور نہ کسی حق تلفی Curtailment کا۔ (112)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَیْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَیْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

یہودی کہتے ہیں کہ نصاریٰ کے مذہب کی بنیاد کسی ابدی حقائق پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہودیوں کے مسلک میں کوئی سچّائی نہیں حال آں کہ دونوں کتاب، عہد نامہ عتیق و جدید، پڑھتے ہیں۔ اِسی طرح کی باتیں وہ لوگ کہتے ہیں جو کتاب کا علم نہیں رکھتے۔ سو، جن امور میں یہ اختلاف کر رہے ہیں، اللہ نتائجِ اعمال کو سامنے لانے کے لیے، مرنے پر یک بارگی اُٹھا کھڑا کرنے کے دن، ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہے۔ (113)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ۬ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے قوانین کا ذکر کرنے سے روکے اور ان مراکز کی تخریب کے لیے کوشاں ہو۔ ایسے لوگوں کے لیے مناسب یہی تھا کہ وہ تخریبی کاموں کے نتائج سے ڈرتے ہوئے ان مسجدوں میں داخل ہوتے۔ ان کے لیے اس دنیا کی ذلّت و رسوائی ہے اور آخرت کا عظیم عذاب بھی۔ (114)

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

مشرق ہو یا مغرب، اللہ کائنات کی ہر سمت اور جہت میں موجود ہے۔ پس تمہاری جِدّ وجُہد کا رخ جس سمت کو

بھی ہوگا وہ اُسی منزل کی سمت ہوگی جدھر اللہ کے قوانین
لے جانا چاہتے ہیں ، بے شک اللہ کا نظام ،علم اور
وسعتوں کے اعتبار سے کائنات کو محیط ہے۔(115)

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

نصارٰی کہتے ہیں کہ اللہ کا ایک بیٹا بھی ہے
(بنی اسرآئیل 17:40، 111 ، مریم
19:35،88، الکھف 18:4)۔وہ تو تمہارے
ان تصوّرات سے بہت بلند ہے۔ بلکہ کائنات کی
بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے ، سب اس کے
قوانین کے تابع ہے۔سب، اپنی قوّتوں کو ضائع کیے
بغیر اُسی کے قوانین کے مطابق صرف کرتے ہوئے
اس کے مقرّر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل
ہیں۔(116)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا
يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾

اللہ، کائنات کو بغیر کسی مواد Material کے پہلی بار
عدم سے وجود میں لانے والا Originator ہے۔
جب وہ کسی چیز کو وجود میں لانے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو
اسے وجود پذیر ہونے کا حکم دے دیتا ہے تو اس کی تخلیق
کی ابتداء ہو جاتی ہے۔(117)

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ
اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ
تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

جو لوگ اللہ کے انتخابِ نبوّت کی حکمت کو نہیں جانتے
(الانعام 6:125)، کہتے ہیں کہ اللہ بذریعہ وحی ہم
سے ہم کلام کیوں نہیں ہوتا یا ہمارے پاس براہِ راست
احکامِ وحی کیوں نہیں آتے۔ان سے پہلے بھی لوگ اس

قسم کی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان سب کی ذہنیت ایک جیسی تھی۔ یہ باتیں ہم نے اُن لوگوں کے لیے بالوضاحت بیان کردی ہیں جو حقیقت کو سمجھتے اور تسلیم کرتے ہیں۔(118)

إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾

اے رسولؐ! ہم نے تجھے وحی دے کر بھیجا ہے، اعمالِ صالحہ کے مثبت اور ٹھوس نتائج کی خوش خبری دینے والا اور غلط اعمال کے تباہ کن نتائج سے خبردار کرنے والا۔ تجھ سے اہلِ جہنّم کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔(119)

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾

وقف منزل

اور یہ یہود ونصارٰی تجھ سے ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک تُو ان کے مسلک ومشرب کی پیروی نہ کرے۔ انہیں بتادے کہ صحیح راستہ وہی ہے جس کی طرف اللہ رہنمائی کرے۔ اگر تُو، وحی کے تیرے پاس آجانے کے بعد، ان کی خواہشات اور پست خیالات کی پیروی کرے تو، نہ تو اللہ کے مقابلے میں تیرا کوئی دوست ہوگا اور نہ اس سے بچانے والا کوئی مددگار (الرّعد37:13)۔(120)

14 ع 9 14

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۗ أُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع

جن لوگوں کو ہم نے ضابطہء قانون دیا ہے وہ اس کی اس طرح اتباع کرتے ہیں جیسے اتباع کرنے کا حق ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اس ضابطہء قانون پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اس سے انکار کرتے ہیں تو ایسے ہی

لوگ ہیں جو اپنی ذات کا نقصان کرنے والے ہیں۔ (121)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ١٢٢

اے بنی اسرائیل! تم ذرا زندگی کی اُن نعمتوں کو یاد کرو جو ہم نے تمہیں عطا کی تھیں اور ہم عصر اقوام پر تمہیں فضیلت دی تھی۔ (122)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَـيْــــًٔا وَّلَا يُقْبَلُ
مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا ھُمْ يُنْصَرُوْنَ ١٢٣

اُس دن کے لیے اپنی حفاظت کا سامان کر لیجیے جس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے کچھ کام نہیں آ سکتا اور نہ اس سے سزا کے عوض کوئی معاوضہ قبول کیا جاتا ہے اور نہ کوئی سفارش فائدہ مند ہوتی ہے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے۔ (123)

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَـمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَا
عِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ
عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ١٢٤

جب ابراہیم علیہ السّلام کو اس کے ربّ نے ایسے معاملات، امورِ زندگی سے دوچار کیا جن سے وہ دیکھ لے، اندازہ کر لے کہ اس کی صلاحیتوں کی کس قدر نمود و نشوونما Development ہو چکی ہے تو اس نے ان حوادث کا مقابلہ کیا، ان پر پورا اُترا۔ اللہ نے فرمایا کہ میں اب تمہیں --- سیرتِ ابراہیمی کو نوعِ انسانی کے لیے لیڈر، بہترین ماڈل بنانے والا ہوں۔ ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ اس منصب کے لیے میری اولاد میں سے بھی کسی کو منتخب کیا جا سکتا ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ قانون شکنی کرنے والوں کے لیے میرا یہ وعدہ نہیں۔ (124)

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ

اور ہم نے خانۂ کعبہ کو تمام انسانیت کے لیے مرکز اور

مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

مرجع اور امن کا مقام بنایا(اٰلِ عمران 96:3، المآئدۃ 97:5) اور کہا کہ تم بھی ابراہیمؑ جیسا مقام حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کے مسلک ومنہاج پر چلو۔ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کو حکم دیا کہ وہ میرے گھر، خانۂ کعبہ، کو میرے احکام وقوانین کے آگے جھک جانے والوں، اس گھر کا طواف کرنے والوں اور وہاں قیام کرکے انسانیّت کے الجھے ہوئے معاملات کو سنوارنے اور ان کی شیرازہ بندی کرنے والوں کی خاطر، انسانوں کے خودساختہ نظریات ومعتقدات سے منزّہ اور پاک کریں۔ (125)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

ابراہیم علیہ السّلام نے التجا کی کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! اِس شہر کو انسانیّت کے لیے امن کا مسکن بنادے (اٰلِ عمران 95:3، ابراھیم 35:14) اور یہاں کے رہنے والوں کے لیے، جو ان میں سے اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھیں، پھلوں اور دیگر پیداوار سے سامانِ زیست عطا فرما (ابراھیم 37:14)۔ اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ کے قوانین کا منکر ہوتا ہے، اسے بھی تھوڑے سے دنیاوی مفاد حاصل رہتے ہیں (بنی اسرآئیل 18:17)۔ پھر آخرالامر، بےبسی کی حالت میں، وہ جہنّم کی طرف دھکیل دیے جاتے ہیں اور وہ سخت مصیبت کی جگہ ہے۔ (126)

وَاِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَیۡتِ وَاِسۡمٰعِیۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۲۷﴾

جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السّلام خانہ ءِ کعبہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے، ان کے لبوں پر یہ دعائیں تھیں کہ اے ہمارے ربّ! ہماری اس سعی و کاوش کو شرفِ قبولیّت عطا فرما۔ بے شک تُو، دل میں پیدا ہونے والی آرزوؤں کو جانتا ہے اور ان تمنّاؤں کو سننے والا ہے۔(127)

رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّکَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۸﴾

اے ہمارے ربّ! ہمارے لیے ایسے اسباب پیدا فرما دے کہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں تیرے قوانین و احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رہیں اور ہمیں فرائض کی پاسداری کے طور طریقے بھی بتا دیجیے اور اپنی نوازشات کا رخ ہماری طرف پھیر دیجیے۔ بے شک تُو سامانِ رحمت و نشو و نما لیے ہر اُس شخص کی طرف متوجّہ رہتا ہے جو اپنا رخ تیرے قوانین کی طرف کرے۔(128)

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ وَیُزَکِّیۡهِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۲۹﴾ ع 15 8 15

اے ہمارے نشو و نما دینے والے! انہی میں سے ان کے لیے ایک رسول مبعوث فرما جو ان کے سامنے تیرے قوانین پیش کرے اور کتاب اور اس کی غرض و غایت، فلاسفی کی اس طرح تعلیم دے کہ ان کی صلاحیتوں کی نمود اور ان کی ذات کی نشو و نما Development ہوتی جائے (اٰلِ عمران 164:3، اَلۡجُمُعَة 2:62)۔ بے شک، تُو غالب، قوّتوں والا اور صاحبِ حکمت

ہے۔(129)

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۳۰

ابراہیم علیہ السّلام کے دین سے، سوائے اس کے اور کون پھر سکتا ہے جو کم عقل ہو۔ اور ہم نے ابراہیمؑ کو اس دنیاوی زندگی میں بھی برگزیدہ فرمایا اور اُخروی زندگی میں بھی اس کا شمار صالحین میں ہوگا۔(130)

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۳۱

جب اس کے ربّ نے اسے فرمایا کہ ہمارے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رہو تو اس نے اعتراف کیا کہ میں نے اُس ربّ کے احکام و قوانین کے سامنے اپنی پوری شخصیّت کو جھکا دیا جو ساری اقوامِ عالم کی ربوبیّت کا ضامن ہے۔(131)

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۳۲ۭ

اور اِسی بات کی ابراہیم اور یعقوب عَلَیْہِمَا السّلام نے اپنے بیٹوں کو وصیّت کی اے میرے بچّو! اللّٰہ نے تمہارے لیے یہی دینِ اسلام بطور نظامِ حیات منتخب فرمایا ہے۔ لہٰذا، تم مرتے دم تک، اِسی دین کی پیروی کرتے رہنا۔(132)

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَاۗىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰــهًا وَّاحِدًا ښ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۱۳۳

کیا تم لوگ اُس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ قریب المرگ تھے؟ اُس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد کس کے احکام کی تعمیل کرو گے؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم آپ اور آپ کے آباء ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق علیہم السّلام کے الٰہ کی محکومیّت اختیار کریں گے جو اِلٰہِ واحد ہے اور

ہم صرف اُسی کے قوانین کے سامنے سرِتسلیم خم کیے رہیں گے۔(133)

تِلۡكَ اُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَكُمۡ مَّا كَسَبۡتُمۡ ۚ وَلَا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝١٣٤

یہ گروہِ انسانی تھا جو آگے گزر گیا۔اس کے اعمال اُس کے لیے تھے اور تمہارے لیے وہ اعمال جو تم نے کیے اور تم سے ان کے اعمال کے متعلّق باز پرس نہیں ہوگی (البقرۃ2:141)۔(134)

وَقَالُوۡا كُوۡنُوۡا هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى تَهۡتَدُوۡا ؕ قُلۡ بَلۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهٖمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝١٣٥

یہ کہتے ہیں کہ یہود یا نصارٰی کا مسلک اختیار کرلو،اس طرح تم ہدایت کی راہ پالوگے۔اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم !انہیں بتادے کہ نہیں، بلکہ ابراہیمؑ کے مسلک کی پَیروی کرو جو ہر نوع کے غلط نظریات سے منہ موڑ کر اللہ کے قوانین کی اتبّاع کرنے والا تھا اور دین میں کسی غیر اللہ تصوّر کو شریک نہیں کرتا تھا(اٰلِ عمران 3:67،95)۔(135)

قُوۡلُوۡٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَمَآ اُنۡزِلَ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَمَآ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى وَعِيۡسٰى وَمَآ اُوۡتِىَ النَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ ۖ وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ۝١٣٦

انہیں بتادو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اُس پر جو اُس نے ہماری طرف بذریعہ وحی نازل فرمایا ہے اور جو نازل فرمایا ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہمُ السّلام اور ان کی نسل کے انبیاء پر، اور جو موسیٰ ، عیسیٰ عَلَیۡهِمَا السّلام اور دیگر انبیاء کو ان کے ربّ نے عطا فرمایا۔ہم ان انبیاء میں کسی قسم کا فرق و امتیاز نہیں کرتے (البقرۃ2:285)اور ہم صرف اُسی کے قوانین کے آگے جھکنے والے ہیں۔(136)

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا
فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ ~~فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ~~ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾

اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لائیں جس طرح تم لائے ہو تو پھر یہ اللہ کے متعیّن کردہ صحیح راستے پر ہوں گے۔ اور اگر یہ منہ پھیر لیں تو بلاشبہہ یہ الگ راستہ اختیار کرلیں گے تو اللہ کا نظام ان کے مقابلے میں تمہاری حفاظت بھی کرے گا اور تمہیں تمہاری منزل پر بھی پہنچا دے گا۔ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (137)

صِبْغَةَ اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ
عَابِدُونَ ﴿١٣٨﴾

یہ ہے اللہ کا دین اور اللہ کے دین سے بڑھ کر متوازن دین اور کون سا ہو سکتا ہے؟ اور ہم اسی کی محکومیّت میں رہنے والے ہیں۔ (138)

قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿١٣٩﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ کیا تم اُس اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑا کرتے ہو جو ہمارا نشوونما دینے والا ہے اور تم سب کا بھی۔ ہمارے اعمال صرف ہمارے لیے ہیں اور تمہارا کیا صرف تمہارے لیے۔ اور ہم ہر طرف سے ہٹ کر صرف اُسی کے قانون کی راہ پر چلنے کے لیے اپنے آپ کو مختص کر چکے ہیں۔ (139)

أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ
وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ
اللَّهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ
وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٠﴾

کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہم السّلام اور ان کی نسل سے دیگر انبیاءِ بنی آسرآئیل، یہودی اور نصرانی تھے۔ ان سے پوچھ کہ کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ۔ اور جو شخص اللہ کی طرف سے ملی ہوئی حقیقتِ حال کو چھپانے کی کوشش کرے، اس سے زیادہ ظالم اخفائے شہادت کرنے والا کون ہے؟ جو کچھ تم کر

رہے ہو، اللہ اس سے غافل نہیں۔ (140)

16 ع 12 16 تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ
وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾

یہ ایک گروہِ انسانی تھا جو چلا گیا۔ ان کے اعمال ان کے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ تم سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی۔ (141)

الجزء 2 الثانی 2

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ
الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُل لِّلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ
يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾

لوگوں میں سے جو کم عقل یہود و نصاریٰ ملّتِ ابراہیمی سے رُوگردانی کر بیٹھے تھے (البقرۃ 2:130)، ضرور سوچتے اور پوچھتے ہیں کہ خانۂ کعبہ تو ساری انسانیّت کا ایک ہی ہے جو مکّہ میں ہے (آلِ عمران 3:96) تو انہیں، اُس قبلے سے کس نے پھیر دیا جس پر وہ قائم چلے آ رہے تھے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بتا دے کہ اللہ، مشرق اور مغرب، ہر سمت میں موجود ہے۔ وہ سیدھی متوازن راہ کی طرف اُسی کو ہدایت دیتا ہے جو اُس راہ کو پانا چاہے۔ (142)

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا
الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ
مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى
الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ
إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٣﴾

اس طرح ہم نے تمہیں ایک مرکزی اُمّت بنا دیا ہے، نہ کسی قوم کی طرف جھکی ہوئی اور نہ کسی سے کھنچی ہوئی، تا کہ تم پوری نوعِ انسانی کے اعمال کے نگران رہو اور رسولؐ تمہارے اعمال کا نگران ہو۔ اور ہم نے، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اس قبلے کو جس پر تو ہے، صرف اس لئے قبلۂ انسانیّت بنایا (آلِ عمران 3:96) تا کہ ہم واضح کر دیں کہ کون رسولؐ کی اتّباع کرتا ہے اور کون سابقہ مسالک کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ یہ بات ان کے لیے بڑی گراں تھی بجُز اُن لوگوں کے جو

اللہ کی طرف سے راہِ ہدایت پر ہیں۔ اگر تم پھر اصل
قبلے کی طرف رجوع کرلو تو اللہ تمہارے ایمانوں کو ضائع
کرنے والا نہیں۔ اللہ، یقیناً انسانوں سے ان کی ذات
کی نشوونما میں حائل اسباب وعناصر کو ہٹانے والا اور
اس ساز وسامان کو بہم پہنچانے والا ہے جس سے نشوونما
ہوتی جائے۔ (143)

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً
تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَیْثُ
مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

ہم تیرے اضطراب کو دیکھ رہے تھے جب تو اپنی نگاہیں
آسمان کی طرف اٹھاتا تھا۔ لہٰذا، ہم اُس قبلے پر جس پر
تو راضی ہے، تمہارا غلبہ واقتدار قائم کردیں گے (بنی
اسرائیل 17:60، الفتح 48:27)۔ سو، تو اپنی
پوری ذات اور پوری توجّہات کو مسجد الحرام پر مرکوز رکھ
اور تم سب مصافِ زندگی میں جہاں کہیں بھی ہو، اپنی
توجّہات کا رخ اسی کی طرف رکھو اور جنہیں کتاب دی
گئی ہے اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے ربّ کی
طرف سے یہ حکم برحق ہے۔ یہ لوگ جو کچھ کررہے ہیں،
اللہ اس سے بے خبر نہیں۔ (144)

وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا
قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ
قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ وقف لازم

اگر تو ان اہلِ کتاب کو سارے دلائل و براہین بھی پیش
کردے تو یہ، تیرے قبلے (اٰل عمران 3:96) کی
طرف رخ نہیں کریں گے اور نہ تُو ہی ان کے قبلے کی
پیروی کرے گا اور نہ ہی یہ ایک دوسرے کے قبلے کی
اتباع کرنے والے ہیں۔ اگر تُو، اپنے پاس علمِ وحی

آجانے کے بعد، ان کی پست خواہشات کے پیچھے لگے گا، تُو اس صورت میں، تو بھی اللہ کے حکم سے تجاوز کرنے والوں میں سے ہوجائے گا۔ (145)

وقف منزل اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، اسے اسی طرح جانتے پہچانتے ہیں جس طرح یہ اپنے معزّز افراد کو پہچانتے ہیں اور ان میں سے ایک گروہ حق کو سامنے نہیں آنے دیتا حال آں کہ وہ اس کا علم رکھتا ہے۔ (146)

ع 17 6 1 اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع

یہ وحی، الحق تیرے نشوونما دینے والے کی طرف سے دیا گیا ہے لہٰذا، تو ہرگز ان سے بحث وجدل میں نہ پڑنا۔ (147)

وقف النبي صلى الله عليه وسلم وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؔ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾

سب انسانوں کے لیے ایک منزل، ایک سمت ہے (اٰل عمران 96:3) جس کی طرف ان کی پوری ذات کا رخ ہوتا ہے۔ لہٰذا، تم شرف و برتری اور فضیلت و کرم کے حصول کی خاطر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی سعی کیا کرو۔ تم تگ وتازِ زندگی میں جہاں کہیں بھی ہوتے ہو، اللہ تمہیں اکٹھا کرلیتا ہے۔ اللہ کی ازلی ابدی قدرت ہر معاملے کو محیط ہے۔ (148)

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو مصافِ زندگی میں جہاں کہیں بھی ہو، اپنی شخصیت کی کامل توجّہات کو اسی مرکز، مسجد الحرام پر مرکوز رکھ۔ یہ تیرے ربّ کی طرف سے مبنی برحقیقت ہدایت ہے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۤ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۤ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۤ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۙ؁۱۵۰

ہو اللہ ان سے غافل نہیں ہے۔(149)

بارِ دیگر سن لو! تگ و تازِ حیات میں تُو کسی مقام سے بھی آغاز کار کرے تُو اپنی تمام تر توجّہات کو مسجد الحرام کی طرف منعطف رکھ۔ اور تم سب، معاملاتِ زندگی میں جہاں کہیں بھی ہو، تمہاری پوری شخصیّت کی توجّہ اسی مرکزِ ہدایت کی طرف ہو تاکہ لوگوں کی تمہارے خلاف ایک بھی مخالفانہ دلیل نہ رہے ماسوائے ان لوگوں کے جو احکامِ الٰہی سے اپنے آپ کو الگ کر لیں۔ ان سے مطلق خوف نہ محسوس کرو بلکہ میرے قوانین کی ممکنہ خلاف ورزی کے مضر نتائج سے ڈرتے رہو تاکہ میری طرف سے تمہیں زندگی کی نعمتیں اور شادابیاں ملتی رہیں اور تم متعیّن راہِ ہدایت پر رہو۔(150)

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ؁۱۵۱ۭ

معانقة 3

ہم نے تمہی میں سے، تمہارے پاس ایک رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم بھیجا جو تمہیں ہماری آیات پہنچاتا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر تمہاری ذات کی نشوونما ہوتی جاتی ہے۔ اور کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور اس کی حکمت اور غرض و غایت بھی واضح کرتا ہے (البقرة 2:129، اٰل عمرٰن 3:164، الجمعة 62:2) اور تمہیں ایسی باتوں کی تعلیم دیتا ہے جو تم پہلے سے نہیں جانتے تھے۔(151)

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ؁۱۵۲ۧ

ع 18 5 2

لہٰذا، تم میرے قوانین کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ میں تمہیں

شرف وعظمت سے نوازوں گا۔ اور تم میری نعمتوں کو انہی مقاصد کے لئے استعمال میں لاؤ جن مقاصد کے لیے تمہیں دی گئی ہیں۔ انہیں چھپا چھپا کر نہ رکھا کرو۔ (152)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۵۳

اے ایمان والو! اپنی قوتوں کی پوری پوری نشوونما اور اپنی ذات میں اعتدال اور تناسب کے لیے احکامِ الٰہی سے وابستگی اور استقامت کی راہ اختیار کرو۔ اللہ ایسے ہی لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو ثابت قدم ہوں۔ (153)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝۱۵۴

اور دین کے نظام کے استحکام کے سلسلے میں جو اپنی جان دے دیتا ہے، اُسے مُردہ مت کہو (آل عمرٰن 169:3، الحج 58:22) بلکہ وہ حقیقی زندگی، حیاتِ جاوداں سے ہم کنار ہو جاتا ہے۔ لیکن تم ان کی زندگی کو حواس کی سطح پر سمجھ نہیں سکتے۔ (154)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۵۵

دین کے نظام کے قیام کی جدّ وجہد میں تم ایسے حالات ومشکلات سے گزرو گے جن میں خوف اور بھوک کا سامنا ہوگا۔ مال ودولت اور ثمرات ---- رزق میں کمی سے بھی دوچار ہونا پڑے گا اور جانیں بھی نثار کرنی ہوں گی۔ ان سخت حالات کو face کرتے ہوئے تمہاری Ordeal پرکھ ہو جائے گی کہ تمہاری ذات میں کتنا استحکام آیا ہے۔ جو اس Struggle میں ثابت قدم رہیں گے، اُنہیں ہماری طرف سے حسین وعدوں کی

بشارتیں ہیں (الحدید 10:57)۔ (155)

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؁

جنہیں جب کبھی ایسے Challenges کا سامنا ہوتا ہے، تو اُن کے لبوں پر یہ الفاظ ہوتے ہیں، کہ ہماری زندگی اللہ کے دین کے نظام کے لیے وقف ہے اور ہماری تگ وتاز کا ہر قدم اُسی نصب العین کی جانب ہی اٹھتا ہے۔ (156)

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ؁

یہی ہیں جن کے لیے اُن کے ربّ کی طرف سے تبریک وتہنیت اور سامانِ نشو ونما کی فراوانیاں ہیں اور یہی اللہ کی طرف سے متعیّن کردہ راہ ہدایت پر ہیں۔ (157)

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ؁

صفا اور مروہ اللہ کی مقرّر کردہ، نشانیاں Symbols ہیں۔ سو، جو کوئی حج یا عمرہ کرے، اُس پر کوئی اعتراض نہیں اگر ان دونوں کا طواف کرے اور جو شخص تھوڑی سی مزید تکلیف اٹھا کر عمل خیر کرے تو اللہ یقیناً، جاننے والا اور Efforts کے بھرپور نتائج عطا فرمانے والا ہے۔ (158)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ؁

یہ لوگ جو اُس ہدایت اور واضح دلائل کو جسے ہم نے نوع انسانی کے لیے کتاب میں بالوضاحت بیان کردیا ہے، چھپاتے ہیں اور انسانوں کے سامنے نہیں آنے دیتے، اللہ اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں۔ (159)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ؁

ماسوائے اُن لوگوں کے جو غلط راستہ چھوڑ کر صحیح روش اختیار کر کے اپنی اصلاح کرلیں اور ہماری اقدار کو واضح

طور پر لوگوں کے سامنے لے آئیں، تو وہی ہیں جن کی توبہ میں قبول کرتا ہوں۔ میں توبہ قبول کرنے اور سامان نشو ونما دینے والا ہوں۔ (160)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾

اور جن لوگوں نے مستقل اقدارِ وحی Permanent Values کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور اسی حالتِ کُفر میں مر گئے تو اُن پر اللہ، ملائکہ، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ (161)

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿١٦٢﴾

وہ ایسی حالت میں ہمیشہ رہتے ہیں اور اُن کے عذاب میں کمی نہیں کی جاتی اور نہ اُنہیں اصلاح کی مہلت ہی دی جاتی ہے۔ (162)

ع 19 11 3 وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾

تمہارا اِلٰہ صرف وہی ایک ہے۔ اُس کے سوا اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں۔ وہ انسانیت کو تدریجی Progressive (رحیم) اور ہنگامی Emergent انداز سے سامانِ نشو ونما عطا کر کے ارتقا کی طرف لے جانے والا (رحمان) ہے (الفاتحة 2:1)۔ (163)

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٦٤﴾

زمین اور فضا میں پھیلے ہوئے کُرّوں کی تخلیق، دن اور رات کے اختلاف، سمندر میں کشتیوں کے انسانوں کی منفعت کے لیے چلنے اور اللہ کے قانون کی رو سے، فضا سے برسنے والے پانی میں جس سے زمینِ مُردہ کو پھر سے حیاتِ نَو مل جاتی ہے اور زمین پر تمام جان دار، مُتنفّس کے پھیلا دینے میں اور ہواؤں کے سمت بدل

بدل کر چلنے میں اور بادلوں کے زمین اور فضائے بلند کے درمیان مُعلّق رکھنے میں، اُن لوگوں کے لیے جو عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں، قوانین مضمر ہیں۔(164)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ
كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ
وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾

انسانوں میں بعض، جو اللہ کو چھوڑ کر اُس کے اور ہم سر بنا لیتے ہیں، اُن سے اللہ جیسی محبّت کرتے ہیں حال آں کہ جو صاحبِ ایمان ہیں وہ اللہ سے سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں Stronger in love----- for Allah اللہ کے قوانین واحکام کی نہایت شدّت سے اطاعت کرتے ہیں۔ کاش! یہ قانون شکن اس بات کو اب جان لیتے جو عذاب کو دیکھنے پر جانیں گے کہ اختیارات اور ساری قوّتوں کا مالک صرف اللہ ہے۔ اور اللہ سخت ترین عذاب دینے والا ہے۔(165)

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ
وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾

جب لیڈر اپنے پیروکاروں Followers سے بیزار ہو کر الگ ہو جاتے ہیں اور تباہی اور ہلاکت کو اپنے سامنے دیکھ لیتے ہیں اور اُن کے سب سہارے اور رشتے منقطع ہو جاتے ہیں۔(166)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا
تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ 20 ع 4 4
عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ ع

تو پیروکار Followers کہتے ہیں کہ کاش! ہم ایک بار پھر دنیا میں لوٹ سکیں تو ہم بھی ان سے اسی طرح بیزاری اور علاحدگی اختیار کر لیں جس طرح آج یہ ہم

سے کر رہے ہیں۔ یوں، اللہ اُن کے اعمال کی اصلیّت انہیں دکھا دیتا ہے اور اُن پر عجز وندامت اور درماندگی اس انداز سے چھا جاتی ہے کہ وہ نارِ جہنّم سے نکل نہ پائیں۔(167)

يَاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾

اے انسانو! زمینی پیداوار میں سے حلال، پسندیدہ اور pleasant چیزیں کھاؤ اور ذاتی مفاد پرست جذبات کے پیچھے نہ لگ جایا کرو۔ بے شک، یہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (168)

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾

یہ شیطان ...... مفاد پرست جذبات، تمہیں بُخل اور معاشرتی عدم توازن کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور یہ کہ تم اللہ کے بارے میں وہ کچھ کہو جن کا تمہیں پتا نہیں ہوتا۔(169)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ کی اِتّباع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آبا واجداد کو پایا خواہ ان کے آبا واجداد کچھ عقل نہ رکھتے ہوں اور نہ صحیح راستے پر ہوں (المائدۃ5:104، یونس10:78، ھود11:62،87، الانبیاء21:53، الزخرف43:23)۔(170)

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٧١﴾

وحیِ حق سے انکار کرنے والوں کی مثال ایسے ریوڑ کی سی ہے جسے کوئی ہانکنے والا پکار رہا ہو مگر وہ ریوڑ صرف

آواز اور بے معنی لفظ سن رہا ہو جن کا مطلب کچھ نہ ہو۔ یہ کفّار محض تقلیدًا اپنے آبا کو Follow کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ سننے سمجھنے کی صلاحیتوں سے کام نہیں لیتے (الاعراف 179:7)۔ یوں بہرے، گونگے اور اندھے ہیں۔ (171)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۝

اے ایمان والو! جو پاکیزہ اور مرغوب طبع چیزیں ہم نے تمھیں بطور رزق عطا کی ہیں، اُنہیں کھاؤ اور اللہ کے ممنونِ احسان رہو اگر تم اُسی کے قانون کی اطاعت کرنے والے ہو۔ (172)

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝

اُس نے تم پر مُردار، خون، سُؤر کا گوشت اور جو چیز اللہ کے سوا کسی اور کے نام منسوب کر دی جائے، حرام قرار دے دی ہے (المائدة 3:5، الانعام 146:6، النحل 115:16)۔ پس، جو تحفظِ جان کی خاطر، کھانے پر مجبور ہو جائے لیکن قانون شکنی کی خاطر نہیں، تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ کا قانون، سامانِ نشو و نما اور حفاظت عطا فرمانے والا ہے۔ (173)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ښ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝

جو لوگ اللہ کے اُن احکام کو جو اس نے کتاب میں نازل کئے ہیں، انسانوں کے سامنے نہیں آنے دیتے اور اس کے عوض تھوڑے سے دنیاوی مفادات حاصل کر لیتے ہیں، یہ اپنے پیٹوں میں صرف انگارے بھر رہے ہیں۔ مرنے پر نتائجِ اعمال کو سامنے لانے کے لیے یک بارگی

اُٹھائے جانے کے دن، اللہ اُن سے کلام نہیں کرتا اور نہ اُن کی ذات کا تزکیہ ہو سکتا ہے Their potentialities will remain un-fulfilled اور اُن کے لیے بڑا الم انگیز عذاب ہو گا (اٰل عمرٰن 3؛77)۔(174)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور حفاظت کے عوض تباہیاں مول لے لیں۔ جہنّم کی آگ کی طرف بڑھتے چلے جانے کا حوصلہ انہیں کس چیز نے دیا ہے۔(175)

ع 21 9 5 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ربع

یہ اس لیے کہ اللہ نے یہ جو کتاب نازل کی ہے، یہ ایک ٹھوس صداقت Solid Truth ہے اور جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلافات پیدا کر لیے تو وہ راہ ہدایت سے بہت دُور جا پڑے۔(176)

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

نگاہ میں فراخی، قلب میں کشاد اور ذات میں وسعت اس طرح نہیں حاصل ہو جاتی کہ تم اپنا رُخ مشرق کی جانب کر لو یا مغرب کی طرف۔ بلکہ بِرّ یہ ہے کہ جو اللہ، حیاتِ آخرت، جملہ انبیاء، اُن کو دی جانے والی کتابوں اور ملائکہ پر ایمان رکھے اور اپنے مال و دولت سے محبّت کے باوجود، اُسے قریبی رشتہ داروں، معاشرے میں تنہا رہ جانے والوں، جن کا چلتا ہوا کاربار رُک جائے اُن کے لیے، زادِ سفر کم پڑ جانے والے مسافروں اور اُن

کے لیے جن کی کمائی Earning اُن کی ضرورت کے لیے کافی نہ ہو اور غلام کو آزاد کرانے کے لیے نظام کی تحویل میں دے دے (اٰل عمرٰن 92:3)۔ دین کا نظام قائم کرے جس میں افرادِ معاشرہ کو زکٰوۃ----- ان کی ذات کی نشوونما کا سامان بہم پہنچتا رہے۔ جب کسی سے عہد کریں تو عہد کو پورا کریں اور مصائب و مشکلات میں ثابت قدم رہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دعویٰ ایمان کو اپنے عمل سے سچ کر دکھایا اور یہی ہیں جو ہر حال میں، اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہتے ہیں۔ (177)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٨﴾

اے ابدی قوانین پر ایمان رکھنے والو! تمہارے لیے یہ قانون دیا جاتا ہے کہ جس شخص نے کسی دوسرے کو عمداً قتل کیا ہو (النساء 93:4)، معاشرے کی طرف سے اُس کا پیچھا کیا جائے اور قانونی گرفت کر کے اُسے سزا دی جائے۔ قاتل آزاد مرد ہو یا غلام یا عورت، اُسے ہی سزائے قتل دی جائے۔ قتلِ خطا میں اگر مقتول کے بھائی، وارث کی طرف سے خوں بہا، دیّت میں سے کچھ معاف کر دیا جائے تو قاتل کو چاہیے کہ مقرّرہ خوں بہا کی پوری پوری ادائیگی کرے (النساء 92:4)۔ اس میں تمہارے ربّ کی جانب سے رعایت ہے اور شرفِ انسانی ذات کی نشوونما۔ پھر اگر کوئی اس طے شدہ

امر میں حدود شکنی کرے تو اُس کیلئے دردناک عذاب ہے۔(178)

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٩﴾

اے اہلِ عقل و بصیرت! تمہارے لیے اس قصاص ، دیّت کے نظام میں امن کی زندگی ہے تا کہ تم قتل ایسے جرائم سے حفاظت میں رہو۔(179)

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٨٠﴾ؕ

تم میں سے جب کسی کو موت قریب نظر آئے اور اگر وہ کچھ مال چھوڑ رہا ہو تو اس کے لیے قانون یہ ہے کہ وہ اپنے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے ، قاعدے کے مطابق ، وصیّت کر جائے۔ اللہ کے قوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھنے والوں کے لیے ایسا کرنا واجب ہے اور عدل وانصاف کے عین مطابق۔(180)

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٨١﴾ؕ

پھر جو شخص وصیّت سُننے کے بعد اُسے بدل ڈالے تو یہ جرم اُسے بدلنے والوں پر ہوگا جو دوسرے افرادِ معاشرہ کو بھی متاثّر کرتا ہے۔ اللہ یقیناً سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔(181)

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨٢﴾ؑ ع 22 6 6

لیکن اگر کسی کو وصیّت کرنے والے کی طرف سے یہ خوف ہو کہ وہ عدل میں پیچھے رہ گیا ہے یا عدل کا راستہ چھوڑ کر کسی دوسری طرف جُھک گیا ہے، تو وہ اُن کے درمیان مصالحت کی صورت پیدا کر دے۔ اس پر وصیّت میں تبدیلی کا جرم نہیں ہوگا (المائدۃ 106-107:5)۔ ایسے حالات میں اللہ، سامانِ

مرحمت وحفاظت مہیّا کرنے والا ہے۔ (182)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ﴿۱۸۳﴾

اے ایمان والو! تم پر صیام فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی اُمّتوں پر فرض قرار دیے گئے تھے۔ یہ اس لیے کہ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے سے تمہاری ذات میں ارتکاز erystillization پیدا ہو جائے اور تم مجاہدانہ زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکو۔ (183)

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ
طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ
تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

یہ صیام گنتی کے چند دن ہیں۔ پھر تم میں جو کوئی مریض ہو یا حالتِ سفر میں، تو وہ دوسرے دنوں میں صیام کی گنتی پوری کر لے۔ اور جنہیں صوم رکھنے میں شدید مشقّت کا متحمّل ہونا پڑے تو وہ صیام کے عوض کسی ایک حاجت مند کے کھانے کا انتظام کر دیں۔ اگر کوئی اپنی مرضی سے تکلیف اٹھا کر صوم رکھے، تو اس کے لیے اچھی بات ہے۔ اگر تم صوم ہی رکھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو تو۔ (184)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ
الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ
مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ
الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآنِ حکیم نازل ہونا شروع ہوا جو نوعِ انسانی کے لیے سرچشمہ ٔہدایت ہے؛ واضح قوانین کا حامل اور باطل میں امتیاز کرنے والا ہے۔ تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں اپنے گھر پر موجود ہو، سفر میں نہ ہو تو اُسے چاہیے کہ صوم رکھے۔ جو کوئی کسی مرض میں مبتلا ہو یا حالتِ سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تمہارے لیے

آسانی چاہتا ہے، تنگی یا تکلیف نہیں تاکہ تم تعداد پوری کرسکو۔ اور یہ بھی کہ جو رہنمائی تمہیں اللہ نے دی ہے، اُس کی روشنی میں، اللہ کے قانون کو جاری و ساری ----In force اور غالب رکھو تاکہ تمہاری جِدّ وجُہد بھرپور نتائج کی حامل ہوجائے۔(185)

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُوْنَ ﴿١٨٦﴾

جب میرے بندے---- میرے احکام کی بجا آوری کرنے والے---- مجھے پکارتے ہیں تو میں ہر وقت قریب ہوتا ہوں۔ جب کوئی رہنمائی کے لیے مجھے پکارتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں۔ لہٰذا، انہیں چاہیے کہ میرے قوانین پر ایمان رکھیں اور میری اطاعت کرتے رہیں (الانفال 24:8، الشوریٰ 26:42) تاکہ یہ زندگی کے صحیح راستے پر استقامت سے چلتے رہیں۔(186)

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ
لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ
تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ
بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ
مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ
وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَ
بُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾

ماہِ صیام کی راتوں میں تمہارے لیے اپنی بیویوں سے رجوع کرنے پر سے پابندی اٹھالی گئی ہے۔ وہ تمہارے لیے بمنزلہ لباس کے ہیں اور تم ان کے۔ اللہ کو علم تھا کہ تم اس بارے میں خیانت کرکے اپنی ذات کا نقصان کرلیتے تھے۔ سو، وہ تم پر برحمت متوجّہ ہوا اور تم سے درگزر کی۔ اب تم صیام کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جاسکتے ہو اور جو قانون تمہارے لیے اللہ نے نافذ کررکھا ہے، اُس کے مطابق چلو۔ اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے صبح کی سفیدی رات کی سیاہی سے

متمیّز ہو جائے۔ صوم کو رات تک پورا کرو۔ اور اگر مساجد میں معتکف ہو---- انسانیّت کے الجھے ہوئے معاملات کو درست کرنے، سلجھانے اور اُن کی شیرازہ بندی کے لیے رُکے ہوئے ہو، تو صیام کی راتوں میں بھی اپنی بیویوں سے اختلاط نہ کرو۔ یہ اللہ کے قوانین کی مقرّر کردہ حدود ہیں۔ تم ان کے قریب نہ جاوٴ۔ اللہ اسی انداز سے، انسانوں کے لیے، اپنے احکام و قوانین، واضح اور نمایاں طور پر بیان کر دیتا ہے تا کہ تم ان کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھتے ہوئے ممکنہ نقصانات سے محفوظ رہو۔ (187)

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى
ع 22 6 7 الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ع ﴿۱۸۸﴾

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریق سے نہ کھا جایا کرو اور نہ حُکّامِ بالا کو رشوت دے کر لوگوں کے مال کا کچھ حصّہ جرم کے طور پر کھا جاوٴ۔ حال آں کہ تم اس بات کو جانتے بھی ہو۔ (188)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ط قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ
وَالْحَجِّ ط وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ج وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ص
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے ہلالوں، نئے چاندوں کے بارے میں سوال کر رہے ہیں۔ انہیں بتا دے کہ ان سے لوگوں کے لئے تعیّنِ اوقات کے ساتھ حج کا تعیّن بھی ہو جاتا ہے۔ سعادت کی راہ یہ نہیں کہ تم حج کے دنوں میں اپنے گھروں میں عقب سے داخل ہوا کرو۔ اطاعت کی، سعادت کی راہ یہ ہے کہ تم تقوای شعاری سے، توہّم پرستی چھوڑ کر گھروں میں

سامنے دروازوں سے داخل ہوا کرو۔ اللہ کے قوانین کی اتّباع کرتے رہو تاکہ تم زندگی میں کامیاب ہو جاؤ۔ (189)

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

اللہ کے دین اور انسانیّت کے تحفّظ کی خاطر تم صرف اُن سے جنگ کرو جو تم سے جنگ پر اُتر آئیں اور اس میں تم حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک، حد سے تجاوز کرنے والے ہرگز پسندیدہ نہیں۔ (190)

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾

جہاں کہیں تم اُنہیں بھانپ لو اور غلبہ پالو تو اُن کو قتل کردو اور جہاں سے اُنہوں نے تمہیں نکلنے پر مجبور کیا، تم بھی اُنہیں وہاں سے نکال باہر کرو۔ فتنہ انگیزی جنگ سے بھی زیادہ اذیّت ناک ہوتی ہے۔ اور ان سے **مسجد الحرام** کے قرب وجوار میں جنگ سے گریز کرو یہاں تک کہ وہ وہاں تم سے جنگ چھیڑ دیں۔ اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کردو۔ کافروں کی یہی سزا ہے۔ (191)

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾

پھر اگر وہ جنگ سے اپنے آپ کو روک لیں تو تم بھی رُک جاؤ۔ بے شک، اللہ حفاظت اور سامانِ نشوونما بہم پہنچانے والا ہے۔ (192)

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ وفساد ختم ہو جائے اور نظامِ معاشرہ اللہ کے قانون کے مطابق ہو جائے۔ اگر وہ جنگ سے رُک جائیں تو پھر اُنہی کے لیے سزا ہے جو قانون سے سرکشی اختیار کرتے ہیں۔ (193)

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ
فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى
عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝١٩٤

تم دونو فریقوں کے لیے حُرمت والے مہینوں کی حُرمت واجب ہے اور حرُمتوں کی پیروی کرنا لازم۔ لیکن اگر کوئی فریق حرُمت کے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تم پر زیادتی کرے تو تم اس کی زیادتی کے مطابق اس کا مقابلہ Resist کرو اور اللہ کے قوانین کے مطابق ہی رہو اور اس بات کو اپنے علم میں رکھو کہ اللہ متّقین کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔(194)

مع 1 وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى
التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٩٥

نظام کے قیام واستحکام کے لیے اپنے زائد از ضرورت مال و دولت کو نظام کی تحویل میں دے دیا کرو۔ ایسا نہ کرو گے تو نظام کے غیر مستحکم رہ جانے سے خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لو گے۔ مصافِ زندگی میں حُسن کارانہ انداز اختیار کرو۔ یقیناً اللہ متوازن انداز میں زندگی بسر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔(195)

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ
مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ
مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ
فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۣ
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ
الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ
وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ
لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
24 ع 8 8 وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝١٩٦

حج اور عمرہ اللہ کے احکام کے مطابق مکمّل کرو۔ اگر تم مقامِ حج یعنی مکّہ پہنچنے سے دشمن یا بیماری کے باعث، روک دیے جاؤ تو جو جانور قربانی کے لیے آسانی سے میسّر آ جائے، وہاں بھیج دو (الحج 28:22) اور جب تک ہدیہ قربانی کا جانور اپنے ذبح کے مقام پر پہنچ نہ جائے، اپنے سروں کو نہ مُنڈواؤ۔ اگر تم میں کوئی بیمار ہو یا اُس کے سر میں کوئی عارضہ ہو تو وہ اُس کے بدلے میں صوم رکھ لے یا واجب سے زائد کوئی عطیّہ دے یا

کوئی عملِ خیر انجام دے، جسے وہ اپنے اوپر واجب قرار دے لے۔ پھر اگر تم تکلیف یا دشمن سے حالتِ امن میں آ جاؤ تو خود حج اور عمرہ سے مستفید ہو اور جو ہدیہ آسانی سے میسّر آئے، لے جاؤ۔ اگر کسی کو یہ میسّر نہ آ سکے تو حج کے دوران، تین دن کے صوم رکھے اور سات صوم جب تم واپس آ ؤ۔ اس طرح یہ پورے دس ہوئے۔ یہ حکم اُس کے لیے ہے جس کے اہل و عیال مسجد الحرام، مکّہ میں اسکے ساتھ رہائش پذیر نہ ہوں۔ ان تمام امور میں اللہ کے احکام وقوانین سے توجّہ کو ہٹنے نہ دو اور یہ حقیقت یاد رکھو کہ ایسا نہ کرو گے تو اللہ سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔(196)

اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى ۚ وَاتَّقُوۡنِ يٰٓاُولِى الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۷﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حج کے مہینے معلوم اور متعیّن ہیں۔ جس کسی نے ان مہینوں میں اپنے اوپر حج فرض قرار دے لیا تو اُسے چاہیے کہ اُس سے حج کے اجتماع میں کوئی فحش خیال یا حرکت سرزد نہ ہو جس میں جنسی میلان پایا جاتا ہو اور نہ ایسا کام کرے جس سے وہ اللہ کے قوانین کے دائرہ سے باہر نکل جائے اور نہ دُرُشت کلامی کرے، نہ مخاطب کو باہمی گفت گو میں مناظرانہ شکست دینے کا انداز اپنائے۔ تم جو عملِ خیر بھی کرتے ہو، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔ حج کے لیے زادِ سفر لے لیا کرو۔ یقیناً بہترین زادِ راہ یہ ہے کہ تم اللہ کے قوانین کی نگہداشت

کرتے رہو۔ اے اہلِ عقل وبصیرت! تم میرے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو۔ (197)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾

کوئی مضائقہ نہیں اگر تم اپنے ربّ کے یہاں سے معاشی خوشحالی کا سامان تلاش کرو۔ پھر جب تم عرفات سے نکلو تو مشعر الحرام، مزدلفہ کے مقام پر اللہ کی ان ہدایات پر غور و تدبّر کرو اور ان کے مطابق اس طرح فیصلے کرو جن کی تمہیں رہنمائی دی گئی ہے، اگرچہ اس سے پہلے تم ان امور سے بے بہرہ تھے۔ (198)

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾

پھر تم دوسرے لوگوں کی طرح وہاں سے روانہ ہو کر واپس آجاؤ، اور اللہ کے یہاں سے ممکنہ خطراتِ زندگی کے لیے سامان حفاظت طلب کرتے رہو۔ یقیناً اللہ حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (199)

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾

پھر جب تم حج کے امور اور واجبات مکمل کر لو تو اللہ کے قوانین کو پیشِ نظر رکھو جس طرح تم اپنے آبا و اجداد کے طور طریقوں اور مسلک کو یاد رکھتے ہو، بلکہ اس سے بھی زیادہ شدّت کے ساتھ۔ انسانوں میں سے جو کوئی یہ آرزو کرے کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیوی زندگی میں ہی سب کچھ عنایت کر دیجیے تو اُس کے لیے اُخروی زندگی میں کوئی حصّہ نہیں (بنی اسرائیل 18:17)۔ (200)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي

اور انہی میں سے جن کے لبوں پر یہ دُعا ہوتی ہے کہ

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اسے ہمارے نشوونما دینے والے! دنیاوی زندگی میں اور حیاتِ اُخروی میں بھی ہماری ذات میں حسن و توازن پیدا فرمادے کہ اس طرح ذات کی حسن کارانہ تکمیل ہو جائے۔ اور ہمیں جہنّم کی آگ کے عذاب سے محفوظ رکھنا (بنی اسرائیل 19:17)۔(201)

النصف

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے وہ کچھ ہے جو انہوں نے محنت سے جمع کیا اور اللہ کا قانون جلد ہی نتیجہ مرتّب کرنا شروع کر دیتا ہے۔(202)

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

ان گنتی کے چند دنوں میں تم اللہ کے احکام وقوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھو۔ اگر کوئی عُجلت میں دو دنوں میں ہی چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص تاخیر کر کے رُک جائے تو اُس پر بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ کے قوانین سے متمسّک رہا۔ اللہ کے احکام وقوانین کی نگہداشت کرتے رہو اور اس حقیقت کو جان رکھو کہ تم اس کے حضور جمع کئے جاتے ہو۔(203)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾

انسانوں میں سے وہ شخص بھی ہے جس کی، اس دنیا کے مفادات Gains کے متعلّق باتیں تجھے پُرکشش لگتی ہوں اور وہ قسمیں کھا کھا کر اپنے دل کی ان باتوں پر اللہ کو گواہ بھی ٹھہراتا ہو حالآں کہ وہ جھگڑالو ہوتا ہے۔(204)

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ

اور جب اُسے غلبہ واقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو اس کی کو

الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾	شش ہوتی ہے کہ ملک میں فساد برپا کردے، نظم ونسق برباد کردے، فصلیں تباہ اور انسانی نسلیں ہلاک ہو جائیں۔ اللہ کو تو یہ معاشی وعمرانی تباہیاں اورناہمواریاں پسند نہیں۔(205)
وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾	جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرو تو قوت اور جھوٹی عزت اُسے ایسے کاموں پر اُکساتی ہے جن سے بجائے استحکام کے، اُس کے تزکیہ ذات اور اس کے قوائے عملیہ میں ضعف و اضمحلال پیدا ہو جائے۔ اس کے لیے جہنّم کافی ہے اور وہ کتنا بُرا مقام ہے۔(206)
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾	اور انسانوں میں وہ شخص بھی ہے جو اللہ کے پروگرام سے ہم آہنگ ہونے کے لیے اپنی جان تک کو بیچ دیتا ہے۔(التوبة 111:9) اور اللہ تو، ان کے لیے جو اس کے احکام کے تابع رہتے ہیں، نشوونما کے راستے میں حائل اسباب وعناصر کو دُور کرنے اور نشوونما کا سامان بہم پہچانے والا ہے۔(207)
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾	اے صاحبِ ایمان لوگو تم اللہ کے نظام میں جو امن و سلامتی کا ضامن ہے، پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور اپنے حیوانی سطح کے پست جذبات کے پیچھے نہ لگ جانا۔ یقیناً وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔(208)
فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ	پھر اگر تم واضح قوانین آجانے کے بعد لغزش کھا جاؤ تو

اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾

تم قانونِ مکافات سے ماورا نہیں۔ جان رکھو کہ اللہ صاحبِ اقتدار وقوّت ہے، تاہم یہ قوّت اندھی نہیں مبنی برحکمت ہے۔(209)

25 ع 14 9 هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع

کیا یہ اس کے منتظر ہیں کہ اللہ اور اُس کے ملائکہ، بادلوں کے سایوں میں، خود اُن کے پاس آئیں (الانعام 159:6) اور تمام امور کا حتمی فیصلہ ہو جائے، حال آں کہ تمام امور کے فیصلے تو اللہ کے قانون مکافات کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔(210)

سَلْ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ
يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾

اے صلّی اللہ علیہ وسلّم! بنی اسرائیل سے پوچھ کہ کس قدر واضح دلائل اور قوانین ہم نے اُن کو دیے اور جو اللہ کی طرف سے ملنے والی ہدایت ورہنمائی کو بدل ڈالے (البقرة 75:2، النساء 46:4، المائدة 13:5، 41) تو اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔(211)

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ
وقف لازم الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

ابدی اقدارِ حیات سے انکار کرنے والوں کے لیے دنیاوی زندگی بڑی حسین اور پرکشش بنا دی گئی ہے اور وہ ان اقدار پر ایمان رکھنے والوں کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کر رہے ہیں، مرنے پر اعمال کے نتائج سامنے لانے کے لیے یک بارگی اُٹھائے جانے کے دن غیر منقطع اجر پاکر (التّیــن 6:95) ان پر فوقیّت حاصل کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو زیادہ رزق حاصل کرنا چاہے، اللہ

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ
مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ
فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ
بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ
مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾

اُسے اپنے قانونِ مشیّت کے مطابق، اندازوں سے زیادہ بھی عطا کر دیتا ہے۔(212)

انسان، آغازِ انسانیّت میں، ایک اُمّت تھے (یونس 19:10)۔ پھر وہ مشاجرت میں پڑ گئے۔ اللہ نے انبیا کو مبعوث فرمایا تا کہ وہ ایک اُمتّ Single Community بن کر رہیں (اٰل عمرٰن 103:3)۔ باہم دلوں کو جوڑ کر، بھائی بھائی بن کر رہنے والوں کو بہترین نتائج کی بشارت دینے والے اور، باہمی اختلاف وافتراق پیدا کر کے ایک دوسرے کے دشمن بن جانے اور جنّتی زندگی سے محروم ہو جانے (البقرۃ 36:2) سے متنبّہ کرنے والے: اُن کے ساتھ ٹھوس صداقتوں پر مبنی کتاب بھی نازل فرمائی تا کہ وہ اُن امور میں جن میں اُنہوں نے اختلاف پیدا کر لیے تھے، فیصلہ کر سکے۔ جن کو یہ کتاب دی گئی تھی، واضح دلائل اُن کے پاس آ جانے کے بعد، محض باہم اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اختلاف پیدا کر لیتے (یونس 19:10)، لیکن اللہ نے اہلِ ایمان پر وحی کے وہ امور واضح اور روشن کر دیے جن میں اُن لوگوں نے اختلاف پیدا کر لیے تھے۔ اللہ اُسے ہی سیدھی اور توازن بدوش راہ کی طرف رہنمائی عطا فرما دیتا ہے جو رہنمائی لینا چاہے۔(213)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ
وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى
نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝٢١٤

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم یوں ہی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے؟ حال آں کہ تم کو پہلے لوگوں کے سے صبر آزما حالات کا سامنا نہیں کرنا پڑا جنہیں دین کے نظام کے قیام واستحکام کی خاطر جنگ کی شدّتیں اور سختیاں، معیشت کی تنگی اور جسمانی نقصان اٹھانے پڑے (آل عمران 142:3، التوبۃ 16:9) جن سے وہ ایک بار تو ہل گئے یہاں تک کہ رسول اور اُن کے رفقا پکار اُٹھے کہ اللہ کی نصرت کب آئے گی یعنی ہماری سعی و عمل کی کھتیاں کب ثمر بار ہوں گی؟ سنو! اللہ کی تائید ونصرت، یقیناً قریب ہی ہے۔ (214)

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ
فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ
السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝٢١٥

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اپنی محنت کے ماحصل میں سے دوسرے ضرورت مند وں کی خاطر دین کے نظام کی تحویل میں کتنا دے دیا کریں؟ انہیں بتا دے کہ تم اپنے مال و دولت میں سے زائد از ضرورت، جتنا بھی دو گے تو وہ والدین، اقربا، معاشرے میں تنہا رہ جانے والوں اور جن کا چلتا ہوا کار بار رُک جائے اور ان مسافروں کے لیے ہے جن کا زادِ راہ کم پڑ جائے۔ تم جو بھی عملِ خیر کرو گے، اللہ کو یقیناً اس کا علم ہوتا ہے۔ (215)

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا
شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ

تمہارے لیے جنگ کرنا قانوناً واجب قرار دیا گیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ تمہاری طبائع پر ناگوار گزرے اور ممکن

ع 26 6 10 لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾

ہے کوئی چیز تمہیں ناگوار گزرے اور وہ تمہارے لیے اچھی ہو اور ہو سکتا ہے کہ جس چیز کو پسند کرو، وہ ضرر رساں ہو اور تمہاری صلاحیّتوں کو اس طرح منتشر کر دے کہ ان سے کوئی تعمیری نتیجہ مرتّب نہ ہو۔ اللہ، ان حقائق کو جانتا ہے، تم نہیں جانتے۔ (216)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۗ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ
كَبِيْرٌ ۗ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ
اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ
عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۗ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ
دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے اُن حُرمت والے مہینوں میں جنگ کرنے کے متعلّق پوچھ رہے ہیں جن میں جنگ کرنے سے روکا گیا ہے۔ انہیں بتا دے کہ ان میں جنگ کرنا جُرم کبیر ہے۔ اللہ کے قوانین کی اطاعت کی طرف آنے والوں کو روکنا اور ان قوانین کی صداقت سے انکار اور مسجد الحرام کے قُرب و جوار میں جنگ کرنا اور اس میں پناہ لینے والوں کو وہاں سے نکال دینا، اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے اور فتنہ و فساد، قتل سے بھی بڑا جرم ہے (البقرة 191:2)۔ اور یہ تم سے جنگ کرنے سے اس وقت تک باز نہیں آئیں گے جب تک، اگر ان کا بس چلے، تمہیں تمہارے دین سے ہٹا نہ دیں۔ جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے اور اُسی حالت کُفر میں مر جائے تو ایسے ہی لوگ ہیں جن کے دُنیا اور آخرت، دونو جگہ اعمال ضائع ہو گئے اور یہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ (217)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ

جو لوگ مستقل اقدارِ دین Permanent Values

اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۱۸

پر یقین رکھتے ہیں اور ان اقدار کے مطابق زندگی بسر کرنے کی راہ میں حائل رکاوٹوں سے دامن بچا کر ہجرت تک کے لیے تیار ہو گئے اور دین کے نظام کے قیام کے لیے سخت جدّ و جُہد کی تو یہی لوگ اللہ کی رحمت کے اُمّید وار ہیں اور اللہ انہیں اپنی حفاظت میں لینے والا، رحمت فرمانے والا ہے (التوبة 9:20 تا 22)۔ (218)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱۹ۙ

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے شراب اور جوُئے کے بارے میں پوچھ رہے ہیں (المائدة 5:90)۔ انہیں بتادے کہ ان دونو میں، انسانوں کے لیے فائدے Transitory gains بھی ہیں اور ان سے انسانی صلاحیتّوں میں حد درجہ پژمُردگی اور اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے۔ دونو کے فوائد کے مقابلے میں دونو سے انسانی ذات کی توانائیوں میں افسردگی اور اضمحلال بڑھ کر نقصان دہ ہے کہ انسان تزکیۂ ذات میں دوسروں سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ اور تجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ اپنی کمائی کے ماحصل میں سے دوسرے ضرورت مندوں کو جن کی اپنی کمائی سے ضرورتیں پوری نہ ہوتی ہوں، کی ربوبیّت کے لیے کتنا نظام کی تحویل میں دے دیں۔ انہیں بتادے کہ اپنی ضروریات سے زائد، سارے کا سارا۔ اللہ اس انداز سے اپنی آیات واضح طور پر بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ سمجھ لو۔ (219)

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ
اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾

عارضی دنیاوی مفادات اور مستقبل کی دائمی زندگی کے بارے میں۔ اور تجھ سے معاشرے میں تنہا رہ جانے والوں کے بارے میں دریافت کررہے ہیں۔ بتادے کہ ان کی زندگی کی کمیاں دُور کر کے، حسن کارانہ توازن پیدا کردینا بہتر امر ہے۔ اور اگر تم انہیں اپنے ساتھ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہی تو ہیں۔ اللہ اصلاح کرنے والے کے مقابلے میں، فساد پیدا کرنے والے کو خوب جانتا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو تمہارے ذمّے ایسی ذمّہ داریاں لگا دیتا جن کا پورا کرنا تمہارے لیے دشوار ہو جاتا۔ اللہ صاحبِ غلبہ اور صاحبِ حکمت ہے۔ (220)

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ
خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ
حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ
اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى
الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع 27 ع 5 11

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کیا کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں. اور مومن کنیز، مشرک عورت سے بہتر ہے گو وہ تمہیں اچھی لگتی ہو. اور مومن عورتوں کا مشرک مردوں سے نکاح نہ کر دیا کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ اور غلام مومن، مشرک سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کتنا ہی جاذبِ نگاہ لگے۔ یہ، مشرک مرد اور عورت جہنّمی زندگی کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اللہ اپنے قوانینِ مکافات کے مطابق نقصانات سے حفاظت اور جنّتی زندگی کی طرف بلاتا ہے اور انسانوں کے لیے اپنی آیات واضح کر کے بیان کرتا ہے تاکہ وہ غورو فکر سے کام لیں۔ (221)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾

اے رسول! تجھ سے حیض کے متعلّق دریافت کرتے ہیں۔ بتادے کہ یہ ناگواری اور ذراسی بے چینی کا پہلو لیے ہوئے ہوتا ہے۔ لہٰذا حیض کی حالت میں اپنی عورتوں سے الگ رہا کرو اور ان سے قُربت نہ کرو تاوقتیکہ وہ پاکیزہ ہو جائیں۔ جب وہ اپنے آپ کو پاکیزہ کرلیں تو اُن کے پاس جاؤ جس طرح تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔ اللہ اپنے قوانین کی طرف رجوع کرنے اور اپنے آپ کو پاکیزہ رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (222)

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾

تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتی کی طرح ہیں۔ تم اپنی کھیتی کے پاس جب چاہو، جاؤ۔ اور اپنی ذات کی خاطر حیاتِ آخرت کے لیے حُسنِ عمل بھیجو (البقرۃ 110:2، اَلْمُزَمِّل 20:73) اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو اور یاد رکھو! تمہیں اللہ کے قانون مکافاتِ عمل کا سامنا کرنا ہے اور مومنین کو اُن کے اعمال صالحہ کے بہترین نتائج کی خوش خبری دے دو۔ (223)

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

تم لغو طور پر اللہ کی قسمیں اس لیے نہ کھایا کرو کہ تم حُسنِ سلوک، اللہ کے قوانین کی پاسداری اور لوگوں کے معاملات میں اصلاح نہ کرو گے۔ اللہ تمہاری ان باتوں کو سن اور جان رہا ہوتا ہے۔ (224)

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ

تمہاری ان لغو قسموں پر اللہ گرفت نہیں کرتا البتہ اُن

بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾

قسموں پر مواخذہ کرتا ہے جو تم دل کے ارادہ سے کھاؤ (المائدۃ 89:5) اللہ حفاظت دینے والا اور بڑی بُردباری کا مالک ہے۔ (225)

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ
فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾

جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھالیں، اُن کے لیے چار ماہ کی مُہلت ہے۔ اگر وہ اس مدّت کے اندر ان کی طرف رجوع کر لیں تو اللہ درگزر اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (226)

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾

اور اگر وہ طلاق ہی دینے کا عزم کر لیں تو اللہ ہر بات کو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔ (227)

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۗ وَلَا
يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ
كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ
بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۗ وَلَهُنَّ مِثْلُ
ع 28 الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ
12 دَرَجَةٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾

طلاق یافتہ عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ اگر وہ اللہ کے احکام و اقدار اور یومِ مکافات پر یقین رکھتی ہیں تو جو کچھ اللہ نے ان کی رحموں میں تخلیق کیا ہو، ان کے لیے جائز نہیں ہوگا کہ اُسے چھپائیں۔ اُن کے خاوند ان کو زوجیّت میں واپس لینے کے زیادہ حق دار ہیں اگر ان کا ارادہ باہمی اصلاح کا ہو۔ عورتوں کے حقوق بھی مردوں پر، دستور کے مطابق ویسے ہی ہیں جیسے مردوں کے اُن پر ہیں۔ البتہ مردوں کو اُن پر ایک درجہ فوقیّت حاصل ہے۔ اور اللہ غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔ (228)

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ
بِاِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

طلاق دو مرتبہ کی ہے جس میں عدّت کے دوران پھر نکاح کیا جاسکتا ہے۔ یا تو مسلّمہ اصولوں کے مطابق عورت کو

شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ
اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ
بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ
حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

زوجیّت میں رکھ لینا ہے یا حسن کارانہ انداز سے قیدِ نکاح سے آزاد کر دینا ہے۔ تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم جو کچھ عورتوں کو دے چکے ہو، اس میں سے کچھ واپس لے لو تاکہ تم دونو اس بات سے خوف کھاؤ کہ اس طرح تم کہیں اللہ کی قانون شکنی نہ کر بیٹھو۔ پھر اگر تم دونو کو خدشہ ہو کہ اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکو گے تو دونو پر کوئی حرج نہیں کہ بیوی خاوند کو کچھ دے کر معاہدۂ نکاح سے آزاد ہو جائے۔ یہ اللہ کے قوانین کی حدود ہیں، ان سے تجاوز نہ کیا کرو۔ جو کوئی ان سے تجاوز کرے گا تو ایسے ہی لوگ حدود شکن ہیں۔ (229)

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا
غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ
اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

پھر وہ اُسے تیسری مرتبہ طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اُسکے لیے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے۔ اگر وہ بھی اُسے طلاق دے دے تو ان دونو پر کوئی حرج نہیں کہ وہ پھر رجوع کر کے نکاح کر لیں۔ اگر اُنہیں یقین ہو کہ وہ اللہ کی قائم کردہ حدود کو قائم رکھ سکیں گے۔ یہ اللہ کی حدود limitations ہیں جو ان کے لیے بیان کر دی گئی ہیں جو ان کی مصلحتوں کو سمجھتے ہیں۔ (230)

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ
ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ

جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ مدّتِ عدّت پوری کر لیں تو اُنہیں قاعدے کے مطابق، زوجیّت میں رکھ لو یا قاعدے کے مطابق معاہدۂ نکاح سے آزاد

ع 29 3 13 الثلٰثة

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع

کردو۔ انہیں اس لیے نہ روکو کہ انہیں تکلیف دینے کی غرض سے حدود فراموشی پہ اُتر آؤ۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ اپنی ذات کا نقصان کرلے گا۔ اور اللہ کی آیات کو مذاق نہ سمجھو، انہیں Lightly نہ لیا کرو۔ یاد کرو اللہ کے فضل و کرم اور کتاب کو جو تمہیں عطا کی گئی ہے اور اُس کی غرض و غایت Philosophy کو جس کے ذریعے وہ نتائج وعواقب سے تمہیں متنبہ کرتا رہتا ہے، اُسے نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دو اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو۔ تمہارے علم میں یہ حقیقت رہے کہ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔ (231)

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدّتِ عدّت پوری کرلیں تو اُن کو اس لیے تنگ کرکے نہ روکو کہ وہ، ذوق اور مزاج کی ہم آہنگی کے حامل مردوں سے نکاح کرلیں جن سے وہ قاعدے کے مطابق باہم رضامند ہوں۔ یہ نصیحت تم میں سے اس شخص کے لیے ہے جو اللہ پر اور اُخروی زندگی کے قانونِ مکافاتِ عمل پر یقین رکھتا ہو۔ اس میں تمہاری زندگی میں پاکیزگی اور بالیدگیٔ ذات کی بات ہے۔ اللہ ان قوانین کی حقّانیت کو جانتا ہے، تم نہیں جانتے۔ (232)

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ
اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ

اور مائیں اُس شخص کی خاطر اپنے بچّوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں جو دودھ پلانے کی مدّت پوری کرنا

وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ
لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَعَلَى
الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿٢٣٣﴾

چاہیے، اور ان عورتوں کے رزق اور لباس کا مسلّمہ دستور کے مطابق مہیّا کرنا والد کے ذمےّ ہے۔ کسی شخص کو اس کی ہمّت و وسعت سے زیادہ مُکلّف نہیں کیا جاتا۔ نہ تو بچّے کے باعث ماں کو کوئی تکلیف پہنچائی جائے اور نہ باپ کو بچےّ کی وجہ سے۔ اور باپ کے وفات پا جانے کی صورت میں وارث، سرپرست پر بھی اسی نوع کی ذمّہ داری ہے۔ اگر میاں بیوی دونو، باہمی مشاورت اور رضامندی سے بچّے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو اُن کے لیے کوئی حرج نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کے لیے کسی اور دودھ پلانے والی کا انتظام کرنا چاہو تو تم پر کوئی حرج نہیں بشرطیکہ دودھ پلانے والی کو طے کردہ حق، قاعدے کے مطابق پورا پورا ادا کر دو (الطلاق 7،6:65) اور اللہ کے قوانین و احکام کو ہر لحظہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھو اور جان رکھو کہ اللہ کی تمہارے اعمال پر نگاہ ہے۔ (233)

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٣٤﴾

تم میں سے جو بیویاں چھوڑ کر فوت ہو جائیں تو بیویوں کو چاہیے کہ چار ماہ اور دس دن اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں۔ پھر جب وہ اپنی عدّت کی مدّت پوری کر لیں تو، اے افرادِ معاشرہ! تم پر کوئی الزام نہیں اگر وہ، قاعدے کے مطابق اپنے بارے میں کوئی فیصلہ کریں۔ اللہ تمہارے سب اعمال کی خبر رکھنے والا ہے۔ (234)

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ ع 30 4 14
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾

اور کوئی حرج نہیں اگر تم عدّت کے دوران کنائیوں، اشاروں سے عورتوں تک نکاح کا پیغام پہنچاؤ یا اپنے دل میں پوشیدہ رکھو۔ اللہ کو اس بات کا علم ہے کہ تمہیں ان سے نکاح کا خیال آئے گا۔ البتہ اُن سے نکاح کی بابت، پوشیدہ طور پر کوئی وعدہ نہ دو بجُز قاعدے دستور کے مطابق اُن سے بات کرو اور نکاح کا پختہ عزم اُس وقت تک نہ کرو جب تک عدّت کے بارے میں قانون کے تقاضے پورے نہ ہو جائیں اور جان رکھو کہ اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ لہٰذا، اُس کے قوانین کی خلاف ورزی سے محتاط رہو اور جان لو کہ اللہ غلط طرزِ عمل کے نقصانات سے حفاظت عطا کرنے والا ہے، وہ جلد گرفت کرنے والا نہیں، بڑا حلیم وبرُدبار ہے۔ (235)

لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾

کوئی مضائقہ نہیں اگر تم اپنی عورتوں کو ایسی حالت میں طلاق دے دو جب تم نے انہیں چھوا نہ اُن کے لئے مہر مقرّر کیا ہو۔ البتہ انہیں ضرورت کا تھوڑا سا ساز وسامان دے دو، صاحبِ وسعت اپنی گنجائش کے مطابق اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق۔ ضرورت کا یہ ساز و سامان مسلمہ قانون کے مطابق ہے، حُسن کارانہ سلوک کرنے والوں پر یہ واجب ہے۔ (236)

وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا

اور اگر تم انہیں مقاربت سے قبل طلاق دے دو اور تم ان کیلئے مہر مقرّر کر چکے تھے تو مقررہ مہر کا نصف انہیں ادا

الَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۳۷﴾

کرنا ہے ماسوائے اس کے کہ بیوی تمہیں وہ نصف چھوڑ دے یا طلاق کی گرہ مرد کھولنا چاہے تو اُسے پورا ہی مہر چھوڑ دے۔ اگر تم پورا ہی دے دو گے تو یہ اللہ کے قوانین سے مطابقت کے زیادہ قریب ہے۔ تم باہمی احسان و مراعات کو کبھی فراموش نہ کیا کرو۔ بیشک اللہ کو تمہارے سب اعمال کی بصیرت Insight حاصل ہے۔(237)

حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ﴿۲۳۸﴾

اپنی پوری شخصیّت کے کامل خضوع و خشوع سے سب نمازوں کی حفاظت کرو (المؤمنون 23: 2،9) بالخصوص صلوٰۃِ وُسطیٰ ،صلوٰۃِ عصر کی۔ اور اپنی صلاحیّتوں اور قوّتوں کو نہایت احتیاط اور استقامت سے محفوظ رکھتے ہوئے، اللہ کے قوانین کے مطابق صرف کیا کرو۔(238)

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾

اگر تم دشمن کی طرف سے حالتِ خوف میں ہو تو پیادہ یا سواری پر، اور امن کی حالت میں ہو تو بھی اللہ کے قوانین کو اپنے سامنے رکھو جیسا کہ تمہیں بتایا گیا ہے (النساء 103:4) جسے تم پہلے نہیں جانتے تھے۔(239)

وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِیَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْ مَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۴۰﴾

تم میں سے جو وفات پا جائیں اور پیچھے بیویاں چھوڑ رہے ہوں تو اپنی بیویوں کی خاطر وصیّت کر جائیں کہ اُنہیں ایک سال تک زندگی کا سامانِ ضرورت دیا جاتا رہے اور انہیں گھروں سے نہ نکالا جائے۔ اگر وہ خود گھر سے چلی

جائیں اور مسلّمہ قاعدے کے مطابق اپنے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کریں، اس کا تم پر کوئی الزام نہیں۔ اللہ کا قانون غالب اور مبنی بر حکمت ہے۔ (240)

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝۲۴۱

اور طلاق یافتہ عورتوں کو عدّت کے دوران ضرورت کا سامانِ زندگی قاعدے کے مطابق مہیّا کرنا ان لوگوں کے لیے واجب ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں اللہ کے احکام و قوانین کی خلاف ورزی سے محتاط رہتے ہیں۔ (241)

ع 31 7 15

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۲۴۲ۧ

اللہ اس انداز سے اپنی آیات واضح طور پر بیان کرتا ہے تا کہ تم عقل سے کام لے کر سمجھ سکو۔ (242)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَھُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۲۴۳

اے مخاطب! کیا تُو نے اُن لوگوں کے بارے میں غور نہیں کیا جو اپنے گھروں سے دشمن کے ساتھ مقابلہ پر موت کے خوف سے نکل کھڑے ہوئے اور وہ ہزاروں ہی تھے۔ تو اللہ نے کہا تمہیں مرنا ہی ہوگا۔ ہم اس طرح مصافِ زندگی میں بھاگنے والوں کی مدد نہیں کیا کرتے۔ پھر جب وہ اللہ کے احکام کے مطابق دشمن سے نبرد آزما ہوگئے تو اللہ نے انہیں حیاتِ نو عطا کی۔ اللہ ایسے انسانوں پر فضل و احسان فرمانے والا ہے، لیکن انسانوں کی اکثریت ممنونِ احسان نہیں ہوتی۔ (243)

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۴۴

اور اللہ کے دین کے نظام کی خاطر جم کر لڑو اور جان لو کہ

اللہ ہر بات کا سننے والا، علم رکھنے والا ہے۔ (244)

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ
اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ؕ وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَیْہِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾

کون ہے جو اللہ کے دین کے نظام کو قرضِ حسنہ یعنی اُس کے لیے ہر نوع کی سعی و جُہد، جانی و مالی ایثار، بطیبِ خاطر پیش کرے(المائدۃ5:12، الحدید 11:57،18، التغابن 64:17، المزمل 73:20) تو وہ اُسے، اس کے لیے بہترین نتائج کی صورت میں، کئی گنا بڑھا دے۔ نتائج میں تنگی اور کشائش و وسعت اللہ کے قانون کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ اور اُسی کے قانونِ مکافات کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ (245)

اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی ۘ
اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّہُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ ؕ قَالَ ہَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ اَلَّا
تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَقَدْ
اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْہِمُ
الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْہُمْ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۴۶﴾

وقف لازم

اے مخاطب! کیا تُو نے موسیٰ علیہ السّلام کے بعد، سرداران بنی اسرائیل کے متعلّق غور کیا جب انہوں نے اپنے نبی علیہ السّلام سے کہا کہ ہمارے لیے ایک کمان دار مقرّر کر دیجیے تا کہ ہم دین کے نظام کے استحکام کے لیے جنگ کریں۔ نبیؑ نے کہا کہ کچھ بعید نہیں کہ تمہیں جنگ کا حکم دیا جائے اور تم نہ لڑو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حال آں کہ ہم اور ہمارے آ باء اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور اپنے بچّوں سے الگ کر دیے گئے تھے۔ پھر جب اُن پر جنگ واجب کر دی گئی تو ان میں سے ماسوائے ایک قلیل تعداد کے، سب اپنے عہد سے پھر گئے۔ اللہ قانون

شکنی اورنافرمانی کرنے والوں کوجانتا ہے۔(246)

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ
قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ
مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ
وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾

اُن کے نبی نے انہیں بتایا کہ اللہ نے تمہارے لیے طالوت کوکمان دار مقرّر فرمایا ہے۔وہ بول اُٹھے کہ اُسے ہماری قیادت کیسےمل سکتی ہے حال آں کہ ہم اُس سے زیادہ قیادت کے حق دار ہیں۔اُسے مال ودولت میں بھی کوئی وسعت حاصل نہیں۔ نبی نے جواب دیا کہ اللہ نے تم پراُسے ہی کمان دارمنتخب فرمایا ہے۔اُسے تم سے زیادہ علم اورجسمانی طاقت عطا کی ہے اوراللہ یہ منصب اوراقتدار اُسے دیتا ہے جواُسے قانون کے مطابق استحقاق کی بنا پر لینا چاہے۔ اللہ ہر بات کا جاننے والااورکشادہ ظرفی کا مالک ہے۔(247)

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ
فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ
هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع 32 6 16

اُن کے نبی نے اُن کو بتایا کہ طالوت کے استحقاقِ اقتدار کی نشانی یہ ہوگی کہ تمہارے قلوب، تمہارے نشوونما دینے والے کی طرف سے اطمینان وسکون سے لبریز ہوجائیں گے۔اور یہ کہ وہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے پیروکاروں Followers کی علمی وراثت کاتمھیں وارث بنادے گا ملائکہ، فرشتے جس کے حامل ومحافظ ہوں گے۔اگرتم آفاقی اقدار پرایمان رکھتے ہوتو طالوت کی شخصیّت میں، تمہارے لیے صحیح انتخاب کی نشانی موجود ہے۔(248)

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ

پھرجب طالوت لشکر لےکرروانہ ہواتو اُس نے اُنہیں

بِنَهَرٍۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ
فَاِنَّهٗ مِنِّيْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ
اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗۙ
قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖؕ قَالَ
الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ
غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴿۲۴۹﴾

کہا کہ اللہ یقیناً نہر کے حوالے سے تمہاری شخصیّت پر تمہارے کنٹرول، ضبط اور استحکام کی آزمائش کرے گا۔جس نے اس ندی سے پانی پی لیا، تو وہ میرے لشکر کا ساتھ دینے کا اہل نہ ہوگا اور جس نے حلق تر کرنے کی خاطر محض چُلّو بھر پانی پیا تو وہ بلاشبہ میرا ساتھی ہے۔تو اُن میں سے، سوائے ایک قلیل تعداد کے، سب نے پانی پی لیا۔ پھر جب طالوت اور اُس کے ساتھی اہلِ ایمان، آگے بڑھے تو کہنے لگے کہ آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر کے ساتھ لڑنے کی سکت نہیں۔ اُن لوگوں نے جو یقین رکھتے تھے کہ ایک روز اُنہیں اللہ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا ہے، کہا کہ کتنی بار ایسا ہوا ہے کہ اللہ کی تائید و نصرت سے ایک قلیل تعداد، ایک بڑی تعداد پر غالب آئی ہے اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔(249)

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴿۲۵۰﴾

اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکر سے جنگ کے لیے سامنے آئے تو انہوں نے استدعا کی کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے دل استحکام سے لبریز فرما دے اور ہمارے پاؤں میں ثبات پیدا فرما دے اور مستقل اقدارِ وحی سے انکار کرنے والوں پر ہمیں فتح عطا فرما۔(250)

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ
الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ

لہٰذا، انہوں نے اللہ کی نصرت کے باعث اُنہیں شکستِ فاش دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ

النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٢٥١﴾

نے اُسے مملکت اور عدل و انصاف کے مطابق فیصلے کرنے کی صلاحیّت وفراست عطا کی اور اُسے اپنی مشیّت کے مطابق، علم وحی بھی دیا۔ اگر اللہ اپنے قوانین کی کارفرمائی سے، انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے ہٹاتا نہ رہے تو زمین فساد زدہ ہو جائے (الحج 40:22) لیکن اللہ، عالم انسانیّت کی سرفرازی، تعمیر اور ترقی چاہنے والا ہے۔ (251)

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ اللہ کی آیات ہیں۔ ہم تجھے بذریعہ وحی دے رہے ہیں جو تمام رسولوں کو دی گئیں (الحدید 25:57) اور تُو بھی اُنہی رسولوں میں سے ایک ہے۔ (252)

الجزء 3 وقف لازم

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۚ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿٢٥٣﴾

ع 33 5 1

یہ سلسلہ رُسل ہے۔ ان میں سے بعض کو بعض پر، ہمارے نزدیک، ان کے مشن کی وسعت Sphere of activity (الانبیاء 107:21)، اور نتیجہ خیزی کے لحاظ سے، فضیلت حاصل ہے۔ ان میں سے بعض کے ساتھ اللہ نے براہِ راست کلام فرمایا (النساء 164:4، الاعراف 143:7، 144، الشوریٰ 51:42)۔ بعض کے درجات بلند کیے۔ عیسیٰ ابنِ مریم عَلَیہِ السّلام کی واضح دلائل کے ساتھ مقدّس وحی سے تائید ونصرت فرمائی۔ اگر اللہ نے پابندِ مشیّت کیا ہوتا تو ان رسولوں علیہم السّلام کے بعد لوگ، ان کے پاس واضح قوانین

آجانے کے بعد، آپس میں نہ لڑتے۔لیکن صاحبِ اختیار وارادہ ہونے کی وجہ سے، انہوں نے اختلافات پیدا کرلیے۔ ان میں سے کچھ نے وحیِ الٰہی کو بطیبِ خاطر تسلیم کیا اور کچھ اس کے منکر رہے۔ اور اللہ انہیں مجبور ہی پیدا کرتا تو یہ باہم لڑائی قتال نہ کرتے۔لیکن اللہ اپنی مشیّت کے مطابق جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔(253)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اے صاحبِ ایمان لوگو! ہمارے عطا کردہ رزق میں سے اپنی ضرورت سے زائد، دوسروں کی ضروریات کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیا کرو قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت Bartering ہو سکے گی نہ دوستی اور سفارش کام آئے گی۔اور ہمارے نظامِ ربوبیّت کے منکر، اپنی ہی ذات کی نشوونما کا نقصان کرنے والے ہیں۔(254)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْـحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ سِـنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِـاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِـيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــــُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا اور کوئی صاحب اقتدار ہستی نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے اور جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے۔ وہ بذاتِ خود زندہ ہے، قائم بالذّات ہے، اپنے وجود کے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں نہ اس کے بغیر کسی چیز کے قیام و بقا کا تصوّر کیا جا سکتا ہے۔ اسے نیند آتی ہے اور نہ اونگھ، یعنی نہ وہ کائنات کے کنٹرول سے بے خبر ہے اور نہ غافل۔ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے اُسی کے

پروگرام کی تکمیل کے لیے مصروفِ عمل ہے۔کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کی بارگاہ میں، کسی کے حق میں گواہی دے سکے۔ جو کچھ انسانوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے، اسے اس کا علم ہے۔ یہ، اس کے علم میں سے ذرّہ برابر بھی اپنے احاطۂ معلومات میں نہیں لا سکتے ماسوائے اسکے جتنا وہ چاہے۔اس کا علم اور اقتدار، ارض وسماوات یعنی کل کائنات کو محیط ہے اور اس کی حفاظت اس پر بوجھل اور گراں بار نہیں ہوتی۔وہ بلندیوں اور عظمتوں کا مالک ہے، اور انسانوں کو شرف کی بلندیاں اور زندگی کی بنیادی قوّتیں عطا کرنے والا ہے۔(255)

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ
يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۵۶

دین کے انتخاب واختیار میں کوئی جبر نہیں۔صحیح راستہ، غلط راستے سے واضح ومتمیز ہوگیا ہے۔سو، جو اللہ پر ایمان لائے اور ہر غیر اللہ قوّت سے انکار کردے تو گویا اس نے ایسے محکم سہارے کو تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔ اللہ ہر بات کو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔(256)

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ
مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا ع 34 4 2
خٰلِدُوْنَ ۝۲۵۷ ع

اللہ، مومنین کا سرپرست، نگران اور مددگار ہے۔ وہ انہیں، انسانی ذہنوں کی پیدا کردہ توہّم پرستیوں اور غلط اندیشیوں کی تاریکیوں سے نکال کر وحی کی روشنی میں لے آتا ہے۔ اور طاغوت ...... ہر باطل قوّت، Absolute Values سے انکار کرنے والوں کی

دوست ہوتی ہے جو انہیں وحی کی روشنی سے نکال کر تاریکیوں میں لے آتی ہے۔ یہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (257)

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِىۡ حَآجَّ اِبۡرٰهٖمَ فِىۡ رَبِّهٖۤ اَنۡ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ
الۡمُلۡكَ‌ۘ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُۙ قَالَ
اَنَا اُحۡىٖ وَاُمِيۡتُ‌ؕ قَالَ اِبۡرٰهٖيۡمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاۡتِىۡ بِالشَّمۡسِ
مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىۡ
كَفَرَ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ‌ۚ ﴿۲۵۸﴾

وقف لازم

کیا تُو نے اُس شخص کے بارے میں غور کیا جسے اللہ نے مملکت میں اقتدار دیا تھا اور جو ابراہیم علیہ السّلام کے ساتھ اس کے ربّ کے بارے میں بحث کر رہا تھا۔ جب ابراہیمؑ نے اس سے کہا کہ میرا ربّ وہ ہے جو زندگی عطا کرتا اور موت دیتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں بھی زندہ کر سکتا اور موت دے سکتا ہوں۔ اس پر ابراہیم علیہ السّلام نے کہا کہ اللہ، سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تُو اسے مغرب سے نکال کر لے آ۔ اللہ کے قوانین اور اُس کی قوّتوں سے انکار کرنے والا، ابراہیم علیہ السّلام کا مخاطب، حیران و ششدر ہو کر خاموش رہ گیا۔ قانون شکن لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف رہنمائی نہیں ملا کرتی۔ (258)

اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا‌ۚ قَالَ
اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ مَوۡتِهَا‌ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ
ثُمَّ بَعَثَهٗ‌ؕ قَالَ كَمۡ لَبِثۡتَ‌ؕ قَالَ لَبِثۡتُ يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ
يَوۡمٍ‌ؕ قَالَ بَلۡ لَّبِثۡتَ مِائَةَ عَامٍ فَانۡظُرۡ اِلٰى طَعَامِكَ
وَشَرَابِكَ لَمۡ يَتَسَنَّهۡ‌ۚ وَانۡظُرۡ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجۡعَلَكَ اٰيَةً
لِّلنَّاسِ وَانۡظُرۡ اِلَى الۡعِظَامِ كَيۡفَ نُنۡشِزُهَا ثُمَّ نَكۡسُوۡهَا
لَحۡمًا‌ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۙ قَالَ اَعۡلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

یا ایسے شخص کی مثال لو جس کا گزر ایک بستی پر ہوا جس کی چھتیں گری پڑی تھیں۔ کہنے لگا کہ اللہ اس کو اس کی بربادی کے بعد کیسے زندہ و آباد کرے گا؟ لہٰذا، اللہ اسے خواب ناک، نیند کی حالت میں لے آیا جس میں اس نے اس کا شعور سلب کر لیا (الزّمر 42:39)۔ اس Vision میں سو سال گزر گئے۔ پھر اس کا شعور جاری

قَدِيْرٌ﴿۲۵۹﴾

کر کے اسے جگا کھڑا کیا۔ فرمایا کتنی مدت تُو اس حالت میں رہا؟ اس نے عرض کی کہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہا ہوں گا۔ اللہ نے فرمایا نہیں، تو اس رُؤیا حالت میں سو سال تک رہا ہے جو بلحاظ رُؤیا (Vision) کے تمہاری دانست میں، دن یا دن کا کچھ حصہ ہی تھا۔ اپنے کھانے پینے کی چیزوں پر نظر ڈال، یہ سال خُوردہ نہیں ہوئیں Years have not passed over it.۔ اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ لے، اسی طرح کھڑا ہے۔ تیرا شعور بحال کر کے دوبارہ زندگی ہم دے سکتے ہیں تو برباد شدہ قریہ کو دوبارہ آباد کرنا کون سا مشکل کام ہے۔ تیرا یہ واقعہ ہم نے اس انداز سے Symbolically وقوع پذیر کرایا ہے تا کہ تیرے حوالے سے انسان، نتائج سے اس ہستی کا تصوّر کر سکیں جو بے اندازہ قوّتوں کی مالک ہے۔ اور، تم ذرا اس جنین کی حالت پر غور کرو، کس طرح ہم اس کی ہڈیوں کو جوڑتے ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے جاتے ہیں (الحج 5:22، اَلْمُؤْمِنُوْن 14:23، اَلْقِیٰمَۃ 38:75)۔ جب یہ حقیقت اس شخص پر روشن ہوگئی تو کہنے لگا میں جان گیا کہ اللہ کی ازلی ابدی قدرت ہر شئے کو محیط ہے۔ (259)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَ

اور جب ابراہیم علیہ السّلام نے عرض کی کہ اے میرے

لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ؕ قَالَ فَخُذْ
اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ
جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ 35
اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؑ ﴿۲۶۰﴾ ع 3 3

ربّ! میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں کہ تو مُردہ قوم کو کیسے زندگی عطا کرتا ہے؟ اللہ نے فرمایا کیا تُو ہمارے زندگی بخش قوانین پر ایمان نہیں رکھتا؟ عرض کیا کہ ہاں میرا ایمان ہے مگر میں اپنے دل کے اطمینان کے لیے مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ نے فرمایا کہ چار پرندے لو۔ انہیں سِدھا کر اپنے سے مانوس کرلو۔ پھر ان میں ایک ایک، الگ الگ پہاڑ پر چھوڑ دو، پھر انہیں بلاؤ۔ اڑتے ہوئے تیرے پاس آ جائیں گے۔ اور سمجھ لو کہ اللہ کے قوانین میں قوّت بھی ہے اور حکمت بھی۔ (260)

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾

ان لوگوں کی مثال جو اپنے زائد از ضرورت مال، اللہ کے دین کے نظام کے قیام کی خاطر دوسرے ضرورت مندوں کو دے دیتے ہیں، ایسی ہے کہ ایک دانہ ہو جس سے متعدّد بالیں اُگیں۔ ہر ایک بالی میں سو سو دانے بھر جائیں۔ اللہ اس کے لیے کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے جو اس کی مشیّت ---- قانون کے مطابق کئی گنا لینا چاہے۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور اپنے قانون میں بڑی وسعت، فراخی والا ہے۔ (261)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

جو لوگ اپنا زائد از ضرورت مال، نظام کے قیام کے لیے دے دیتے ہیں اور دیے ہوئے مال پر نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ جتلا کر ذہنی اذیّت پہنچاتے ہیں، ان

	کی محنتوں کا صلہ ان کے ربّ کے ہاں محفوظ ہے۔ نہ انہیں کوئی خارجی خوف ہوگا اور نہ داخلی حُزن۔ (262)
قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ وَّمَغۡفِرَةٌ خَيۡرٌ مِّنۡ صَدَقَةٍ يَّتۡبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيۡمٌ ۝	نرمی سے بات کرنا اور احسان جتانے کی اذیّت سے محفوظ رکھنا، اُس صدقہ سے بہتر ہے جسے دینے کے بعد احسان جتانے کی اذیّت پہنچائی جائے۔ اللہ بذاتِ خود ان صدقات کا محتاج نہیں اور لغزشِ انسانی پر فوراً گرفت نہیں کرتا۔ وہ بڑی بُردباری کا مالک ہے۔ (263)
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِكُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰى ۙ كَالَّذِىۡ يُنۡفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفۡوَانٍ عَلَيۡهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلۡدًا ؕ لَا يَقۡدِرُوۡنَ عَلٰى شَىۡءٍ مِّمَّا كَسَبُوۡا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝	اے اہلِ ایمان! صدقات لینے والوں کو احسان جتلا کر اور ذہنی اذیّت پہنچا کر اپنے صدقات کو یوں نہ بناؤ کہ وہ ضائع ہو جائیں اور وہ کوئی تعمیری نتیجہ نہ پیدا کر سکیں بالکل اُس شخص کی مانند جو لوگوں کے دکھاوے کے لیے اپنا زائد از ضرورت مال دوسرے ضرورت مندوں کو دیتا ہے حال آں کہ وہ اللہ کے نظامِ ربوبیّت اور حیاتِ آخرت ----- قانونِ مکافاتِ عمل پر یقین ہی نہیں رکھتا۔ اس کے انفاق کی مثال ایسی ہے کہ ایک صاف چکنا پتھر ہو جس پر مٹّی ہو۔ اس پر زوردار بارش پڑے اور اسے صاف چکنا پتھر ہی چھوڑ جائے۔ جو کچھ وہ عمل سے کماتے ہیں اس کا، نتائج کے پیمانوں سے موازنہ نہیں کرتے۔ اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق، بے لوث انفاق کو تسلیم نہ کرنے والوں کو ہدایت نہیں ملتی۔ (264)
وَمَثَلُ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ	جو لوگ اپنے زائد از ضرورت مال کو اللہ کے قوانین

وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ
فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٦٥﴾

سے ہم آہنگ ہوکر اپنی ذات کے ثبات و استحکام کی خاطر صرف کرتے ہیں، تو ان کی مثال ایسے باغ کی ہے جو بلندی پر واقع ہو، اس پر زوردار بارش پڑے اور وہ دوگنا پھل دے۔ اگر زوردار بارش نہ پڑے تو ہلکی پھوار ہی کافی ہو۔ اللہ کو لوگوں کے اعمال کی بصیرت Insight حاصل ہے۔ (265)

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ
وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ
فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ 36 ع 6 4
تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٦٦﴾

کیا تم میں کوئی چاہے گا کہ اس کا انگوروں اور کھجوروں کا باغ ہو جس کے زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا ہو۔ اس میں اس کے لیے ہر نَوع کے پھل ہوں۔ اسے بڑھاپے نے آلیا ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچّے ہوں۔ پھر اس پر جُھلسا دینے والی آندھی آئے اور سارا باغ جلا کر راکھ کر ڈالے۔ اللہ تمہیں اس انداز سے اپنے قوانین واضح کر کے بیان کر رہا ہے تا کہ تم غور وفکر کرو۔ (266)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا
أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ
تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٢٦٧﴾

اے اہلِ ایمان! جو تم Earn کرو اور جو ہم زمین سے تمہارے لیے پیدا کرتے ہیں، اس میں سے صرف وہ چیزیں دوسروں کی ربوبیّت کے لیے دو جو طیّب، پاکیزہ ہوں۔ ان میں گندی، ناپسندیدہ اور ناگوار چیزیں دینے کا عزم مت کرو کہ اگر ویسی ہی تمہیں دی جائیں تو تم انہیں لینے سے تساہل برتنے لگو۔ اور اس حقیت کو جان رکھو کہ اللہ کی ذات سزاوارِ حمد اور ان احتیاجات سے بالا

ہے۔(267)

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ
يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝268

شیطان ----- تمہارے بے باک و سرکش جذبات، تمہیں انفاق کے نتیجے میں مفلسی اور تنگ دستی سے ڈراتے ہیں اور بخل کی تلقین کرتے ہیں اور اللہ اس احتیاج اور بخل سے حفاظت اور معاشی خوش حالی، رزق کی کشائش اور وسعت عطا کرتا ہے۔ اللہ علم رکھنے والا اور بڑی وسعتوں والا ہے۔(268)

يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ
خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝269

جو شخص آرزومند ہو، وہ اُسے حکمت ----- علم و دانش عطا کر دیتا ہے۔ اور جسے حکمت عطا ہو جائے اسے گویا بہت بڑی دولت مل گئی۔ صرف وہ صاحبانِ عقل ہی اس حقیقت سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں، جو وحی کی روشنی میں عقل سے کام لیتے ہیں۔(269)

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝270

جو انفاق تم کرتے ہو یا جو کچھ اپنے اوپر از خود واجب قرار دے لیتے ہو، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے اور دوسروں کے واجبات کو پورا پورا ادا نہ کرنے والوں کی سعی و عمل کی کھیتی ثمر بار نہیں ہوا کرتی۔(270)

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا
الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝271

اگر تم صدقات ظاہرہ طور پر دو تو بہت ہی اچھا ہے اور اگر تم صاحبِ احتیاج افراد کو دوسروں سے مخفی رکھ کر دو تو یہ بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس سے تمہاری ذات کی ناہمواریاں دُور ہو جاتی ہیں (ہود 114:11)۔ اللہ کو تمہارے سب اعمال کی خبر ہوتی ہے۔(271)

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا
ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ
وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم !ان کے لیے رہنمائی کا تعیّن آپ کے ذمے نہیں (المآئدة 99:5، القصص 56:28) بلکہ جو رہنمائی لینا چاہے، اللہ ہی اس کے لیے راہِ ہدایت متعیّن کرتا ہے۔اورتم جو اپنے مال و دولت میں سے زائد از ضرورت دوسرے ضرورت مندوں کے لیے دے دیتے ہو، تو وہ تمہاری اپنی ذات کی نشو ونما کے لیے ہوتا ہے۔ دراصل تم صرف اس مقصد و منزل کے حصول کے لیے انفاق کرتے ہو جو اللہ نے متعیّن کردی ہے۔تم جو اپنے زائد از ضرورت مال دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے ہو وہ تمہیں پورے کا پورا دے دیا جاتا ہے اور تمہارے اجر میں ذرّہ برابر کمی نہیں کی جاتی۔(272)

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ الربع
التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ 37
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ ع 7 5

یہ انفاق اُن ضرورتمندوں کے لیے ہے جو اللہ کے Cause کے لیے لڑتے ہوئے کہیں محصور ہو جائیں اور زمین میں کہیں آ جا نہ سکیں۔ضرورت کے باوجود کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہ کرنے کے باعث، ناواقف انہیں مستغنیٰ Self Sufficient سمجھے گا۔ تم انہیں اُن کے چہروں سے ہی پہچان لوگے۔وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔تم اپنے مال و دولت میں سے جو دوسروں کی ضروریات کے لیے دیتے ہو، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔(273)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

وقف منزل

جو لوگ دن رات، پوشیدہ اور علانیہ اپنے زائد از ضرورت مال دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے ہیں تو ان کا اجر ان کے ربّ کے یہاں محفوظ ہے۔ نہ انہیں کوئی خارجی خوف ہوتا ہے اور نہ داخلی حُزن۔ (274)

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

وقف لازم

جو لوگ رِبا کھاتے ہیں وہ دولت کی ہوس میں اپنی زندگی کا توازن و اعتدال اُس شخص کی طرح کھو دیتے ہیں جسے شدّت کی پیاس نے بدحواس بنا دیا ہو۔ بار بار پانی پینے پر بھی اس کی پیاس نہ بجھے۔ اُن کی یہ حالت اس وجہ سے ہو جاتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خرید و فروخت بھی رِبا کی ہی طرح ہے حال آں کہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال اور ربا کو حرام قرار دیا ہے۔ سو، جس کے پاس اس کے ربّ کی طرف سے رک جانے کا حکم آ جائے اور وہ اس رَوِشِ رِبا خوری سے باز آ جائے تو وہ، جو پہلے لے چکا، وہ اس کا اور اس کا معاملہ اللہ کی طرف refer ہوگا۔ اور جو کوئی پہلی رَوِش کی طرف پلٹ گیا تو ایسے ہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (275)

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾

اللہ، رِبا کو بتدریج کم کرتے کرتے ختم کر دیتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا رہتا ہے۔ اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جس کی، رِبا خوری کی وجہ سے، اپنی اور دوسروں کی

صلاحیّتیں دبی رہ جائیں اور ابھر کر بروئے کار نہ آنے پائیں اور جو صلاحیتوں کے اضمحلال کے باعث، تزکیۂ ذات میں افرادِ معاشرہ سے پیچھے رہ جائے، ان کا ساتھ نہ دے سکے۔ (276)

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ﴿۲۷۷﴾

جو لوگ دین کی مستقل اقدار پر ایمان رکھتے ہیں اور صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں اور دین کا نظام قائم کرتے ہیں جس میں افرادِ معاشرہ اللہ کے قوانین کا اتّباع کرتے چلے جائیں اور زکوٰۃ-----انسانی ذات کی نشوونما Development کا سامان بہم پہنچا کر اُن موانعات کو دور کرتے ہیں جو افراد کی ذات کی نشوونما میں حائل ہوں، ان کا اجر اُن کے ربّ کے یہاں محفوظ ہے۔ نہ انہیں کسی متوقّع خطرہ یا نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے اور نہ انہیں منجملہ دیگر اسبابِ آسائش و اطمینان، سامانِ معاش کی طرف سے کوئی پریشانی ہوتی ہے۔ (277)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ﴿۲۷۸﴾

اے اہلِ ایمان! اللہ کے قوانین کو زندگی میں ہر لحظہ پیشِ نظر رکھا کرو۔ اگر تم واقعی صاحبِ ایمان ہو تو رِبا میں سے جو کچھ باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دو۔ (278)

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ‌ۚ وَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَـكُمۡ رُءُوۡسُ اَمۡوَالِكُمۡ‌ۚ لَا تَظۡلِمُوۡنَ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ﴿۲۷۹﴾

اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول دینی مملکت کے ساتھ جنگ کے لیے آگاہ اور خبردار ہو جاؤ*۔ اگر تم توبہ کر کے ربا خوری سے باز آ جاؤ تو تمہارے لیے

صرف تمہارا اصل مال ہے۔ نہ تم کسی کے مال میں کمی کرو
نہ تمہارے مال میں کمی کی جائے گی ☆ (279)

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٢٨٠

اگر کوئی مقروض تنگ دست ہو تو اسے فراخ حالی تک مہلت دو اور اگر تم اپنا واجب اسے بطیبِ خاطر، صدقہ ہی کر دو تو اس میں تمہارے لیے شرف وفضیلت ہے اگر تم اس بات کو سمجھو تو۔ (280)

38 ع 8 6

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۣ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٢٨١ ع

محتاط رہو اور اپنے آپ کو اُس دن سے محفوظ رکھو جس دن تمہیں اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل کی طرف لوٹنا ہوگا۔ پھر ہر فرد کو جو اس نے کمایا Earn کیا ہوتا ہے، پورا پورا دے دیا جاتا ہے اور ان کے اعمال میں ذرّہ بھر کمی نہیں کی جاتی۔ (281)

☆ قرآنِ حکیم کی تعلیم کا بنیادی مقصد انسانی ذات کی نشوونما، اُس کا تزکیہ ہے جو اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک انسان کی صلاحیتوں کی نمود نہ ہو، یہ کاملاً اظہار نہ پائیں، اُن کو اظہار کے پورے پورے مواقع نہ ملیں۔ Manifest ہونے کے بجائے اگر وہ دبی رہ جائیں تو تزکیہ تو کجا، انسان خسارے میں رہ جاتا ہے۔ الشّمس 10-9

دین کا نظام ہر صحت مند فرد کو اس کی Potentialities کے مطابق روزگار کے مواقع فراہم کر کے انہیں بروئے کار لاتا ہے تا کہ تمام افرادِ مملکت کو رزق...... سامانِ زیست کی فراہمی کے ساتھ ساتھ الانعام۔151، بنی اسرآئیل۔31، العنکبوت 60، اُن کی ذات کا تزکیہ Perfection بھی ہوتی جائے۔ اِس کے برعکس، رِبا خوری کے نظام میں انسان خود کوئی کام نہیں کرتے۔ محض سرمایہ لگا کر اس کے منافع، رِبا پر قانع ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کی صلاحیتیں خوابیدہ Dormant اور دبی رہ جاتی ہیں۔ اِس طرح مُترفین کا ایک طبقہ وجود میں آجاتا ہے جو خود تو کوئی کام نہیں کرتا، دوسروں کی کمائی پر تن آسانی اور عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔

ایک جانب دین کے نظام کا قیامِ عمل میں لانے والے، اپنی اَور دوسروں کی Potentialities کی بالیدگی اور نشوونما کا اہتمام کرنے والے اَور دوسری طرف مُترفین، رِباخوری پر مبنی نظام کو پروان چڑھانے والے: ان دونو نظاموں Social Orders میں مسلسل تصادم معرضِ وجود میں آجاتا ہے یعنی دین کے نظام اَور مُترفین، رِباخوری کے نظام میں عملاً جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ جسے قرآن نے اللہ سے جنگ قرار دیا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ
مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا
يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ
الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ
شَيْــًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ
لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ
وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا
رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ
الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا
الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْــَٔمُوْۤا
اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ
عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ
تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ
كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾

اے ابدی اقدار پر ایمان لانے والو! جب تم آپس میں کسی مقرّ رہ مدّت کے لیے قرض کے لین دین کا معاملہ کرو تو اسے تحریر میں لے آیا کرو۔ تم میں کوئی لکھنے والا عدل کے ساتھ لکھ دے۔ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے اور جس طرح اللہ نے اسے لکھنے کی استعداد عطا کی ہے، اسے لکھ دے اور قرض لینے والا خود لکھواتا جائے اور اللہ کے قوانین کو پیشِ نظر رکھے جو اس کا ربّ ہے اور نفسِ مضمون میں کوئی کمی نہ کرے۔ اگر قرض لینے والا کم سمجھ ہو یا رائے قائم کرنے میں کمزور ہو یا لکھوانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، تو اس کا سرپرست عدل کے ساتھ لکھوا دے۔ اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ لے لیا کرو۔ اگر دو مرد نہ میسّر ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن پر تم گواہ کے طور پر رضا مند ہو کہ اگر دو عورتوں میں سے ایک کے حافظے سے بات گم ہو جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔ اور جب بلائے جائیں تو گواہ، گواہی دینے سے انکار نہ کریں۔ اور لین دین کا کوئی معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا، اسے مقرّ رہ مدّت کے لیے تحریر میں لانے کے سلسلے میں سستی، کاہلی نہ کر جایا کرو۔ یہ، اللہ کے نزدیک گواہی کے متوازن، محکم اور مبنی بر انصاف ہونے کا موجب ہے اور اچھا طریقہ ہے کہ تم شک میں نہ پڑ جاؤ۔ ہاں اگر تم آپس میں حاضر یعنی نقد لین دین کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں

اگر تم نہ لکھو تو۔ اور اگر تم بیع وشرا کرو تو گواہ کر لیا کرو۔ اور نہ لکھنے والے کو، اور نہ گواہ کو کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ اور اگر تم ایسا کرو گے تو یہ، تمہاری طرف سے نافرمانی Violation ہوگی۔ لہٰذا، اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی سے محتاط رہا کرو۔ اللہ نے تمہیں اپنے احکام وقوانین بتا دیئے ہیں۔ اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔ (282)

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ
مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى
اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ
وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ 39 ع 2 7
عَلِيْمٌ ع ﴿۲۸۳﴾

اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ ملے تو قرض لینے والے کی کوئی ملکیتی چیز رہن رکھ لی جائے۔ اور اگر تم ایک دوسرے پر اعتماد کرو تو جس پر اعتماد کیا گیا ہے، اسے چاہیے کہ وہ امانت کو واپس کر دے، اور اللہ کے، جو اُس کا ربّ ہے، احکام وقوانین کی پوری پوری نگہداشت کرے۔ اور گواہی کو مت چھپاؤ۔ اور جو کوئی اسے چھپاتا ہے تو یہ، بلاشبہ، اس کے قلب کا جرم ہے۔ اللہ کو تمہارے سب اعمال کا علم ہوتا ہے۔ (283)

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىۤ
اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے، سب اللہ کے پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے تاکہ انسانوں کا کوئی عمل بے نتیجہ نہ رہے (الجاثیہ 22:45، النّجم 31:53)۔ اور تم اگر کوئی بات اپنے من میں چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ اس کا محاسبہ کرتا ہے۔ جو اپنے عمل کے مطابق، حفاظت لینا چاہے، اسے حفاظت دیتا ہے اور جو سزا سے بچنا ہی نہ چاہے، اسے سزا دیتا

ہے۔ اللہ نے اپنے قانونِ مشیّت کے مطابق، ہر چیز کے لیے پیمانے مقرّر کر رکھے ہیں (آلِ عمران 129:3، المآئدۃ 18:5، 40، العنکبوت 21:29، الفتح 14:48)۔ (284)

آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾

رسول اُس پر ایمان رکھتا ہے جو اس کے ربّ نے اس پر بذریعہ وحی نازل فرمایا اور سب مومنین بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ سب، اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر، اس کی نازل کردہ کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان رسولوں میں سے کسی میں بھی کوئی تفریق و امتیاز نہیں کرتے اور اقرار کرتے ہیں کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہم نے تیرے احکام وقوانین کو سن لیا، سمجھ لیا اور ان کی اطاعت کی۔ ہم ممکنہ لغزش کے نقصانات سے تیری حفاظت کے طالب ہیں۔ ہمارا ہر عمل تیرے قانونِ مکافاتِ عمل کی طرف ہی refer ہوتا ہے۔ (285)

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع 40 3 8

اللہ کسی فرد کو صرف اس لیے مکلّف ٹھہراتا ہے کہ اس سے اس کی ذات میں کشاد اور ممکنات کے دائرے میں وسعت پیدا ہو جائے (الانعام 152:6، الاعراف 42:7، المؤمنون 62:23)۔ اس کے تعمیری عمل کا نتیجہ اُسی کے فائدے کے لیے ہوتا ہے اور تخریبی عمل کا منفی اثر بھی اُسی کی ذات پر پڑتا ہے۔ مومنین کی

ہمیشہ یہ دعا رہتی ہے کہ اے ہمارے نشو ونما دینے والے! اگر کبھی تیرے احکام کی اتباع میں ہم سے بھول یا خطا ہوجائے تو ہماری گرفت نہ کیجو۔ اے ہمارے ربّ! ایسا نہ کیجو کہ ہم خطا ونسیان کے ایسے بوجھ تلے آجائیں جس طرح ہم سے پہلے لوگ آگئے تھے۔ اے ہمارے ربّ! ہم پر اتنی ذمّہ داریاں نہ ڈالیو جن کو پورا کرنے میں ہمیں شدید مشقّت کا متحمّل ہونا پڑے۔ ہم سے درگزر فرماتے رہیے اور ہماری حفاظت اور ایسا سامانِ رحمت عطا فرماتے رہیے کہ اس طرح زندگی کے خوش گوار نتائج ملتے چلے جائیں۔ تو ہی ہمارا رفیق و کارساز ہے۔ ابدی اقدار سے انکار کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما اور اُن پر ہمیں غالب فرما۔ (286)

(٣) سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن

اٰیَاتُهَا ٢٠٠ — رُكُوْعَاتُهَا ٢٠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ۚ ① — میں اللہ کامل علم رکھنے والا ہوں۔ (1)

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۗ ② — اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کائنات میں کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے؛ جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل و اِدراک متحیّر رہ جاتے ہیں؛ جس کے قانون کی اطاعت ضروری ہے۔ زندۂ جاوید، قائم بالذّات Self Subsisting ہے۔ اُس کے بغیر کسی چیز کے قیام کا

تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا؛ اپنی مخلوق کی نشو و نما کا ذمّہ دار
اور نگران ہے۔ (2)

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۙ﴿۳﴾

اس نے اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ پر یہ کتاب
نازل فرمائی ہے جو ایک ٹھوس Solid صداقت ہے اور
حکمت کے تقاضوں کے عین مطابق؛ پہلے سے موجود
کُتبِ وحی کی نظری تعلیم کو اپنے عملی نظام سے سچ کر
دکھانے والی ہے۔ اور اس نے توریت اور انجیل نازل
فرمائی۔ (3)

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
ذُوانْتِقَامٍ ﴿۴﴾

جو اس کتاب سے پہلے انسانوں کے لیے سر چشمۂ
ہدایت اور اب، یہ فرقان نازل فرمایا جو حق و باطل میں
امتیاز کرنے والا ہے (الفرقان 25:1)۔ جن لوگوں
نے اللہ کی آیات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ان کے لیے
شدید ترین سزا ہے اور اللہ غالب ہے اور جس کے
قانون کے مطابق اعمال اپنے نتائج پیدا کرتے ہیں
اور مجرم سزا پاتے ہیں۔ (4)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى
السَّمَآءِ ؕ﴿۵﴾

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں کوئی شئے اللہ سے
مخفی نہیں ہے۔ (5)

هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾

وہی ہے جو اپنی مشیّت، قانون کے مطابق رحموں میں
تمہاری صُورت گری کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی ہستی
نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ اِس کا
اقتدار غالب اور تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے اور مبنی

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم - وقف منزل - وقف لازم

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ
اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ
فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ڲ
وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ
يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٧

برحکمت۔ (6)

وہی ہے جس نے اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ کتاب تجھ پر نازل فرمائی جس میں ایک تو وہ آیات ہیں جو محکم ہیں اور وہ کتاب کی اصل و بنیاد ہیں اور دوسری متشابہات۔سو، جن لوگوں کے دل میں کجی ہے، وہ اس میں اُن آیات کی اتبّاع کرتے ہیں جو تشبیہاً بیان کی گئی ہیں تاکہ ان کی تاویلین نکالیں اور فتنہ پیدا کر کے لوگوں کو صحیح راستے سے ہٹا کر غلط راستے پر لگادیں حال آں کہ ان مشابہ آیات کی تاویل، حتمی حقیقت Ultimate Reality صرف اللہ جانتا ہے۔اور وہ لوگ جنہیں علم میں تحقیق کے بعد کوئی شبہہ نہ رہا ہو، اعتراف کرتے ہیں کہ ہم ان سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ سب ہمارے نشوونما دینے والے کی جانب سے ہیں۔اور صرف وہی صاحبانِ عقل وبصیرت، جو عقل سے وحی کی روشنی میں کام لیں، زندگی کے ہر شعبہ میں اللہ کے قوانین کو پیشِ نظر رکھتے ہیں اور ان کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔ (7)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَيْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ
لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۝٨

ان کے لبوں پر ہمیشہ یہ آرزو رہتی ہے کہ: اے ہمارے نشوونما دینے والے! آپ کی طرف سے ہدایت مل جانے کے بعد ہمارے دل کہیں حق سے باطل کی طرف نہ جھک جائیں اور ہمیں اپنے فیوضِ خاص سے رحمت

سے نواز۔ بے شک تو ہی بلا مُزد و معاوضہ، بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔ (8)

ع 1 9 9 رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۟ؒ

اے ہمارے ربّ! بے شک تُو اُس روز جس کے وقوع میں کوئی شک نہیں، سب انسانوں کو جمع کرنے والا ہے۔ اللہ، اپنے وعدے، قانون کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ (9)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۟ۙ

جن لوگوں نے ابدی اقدار سے انکار کیا، اللہ کے یہاں ان کے مال و دولت اور اولاد کسی کام نہیں آتے (المجادلہ 17:58)۔ یہی لوگ جہنّم کی آگ کا ایندھن ہیں۔ (10)

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۟

آلِ فرعون اور اُن سے پہلی قوموں کی مسلسل رَوِش دیکھو۔ انہوں نے ہماری آیات کی عملی تکذیب کی تو اللہ کے قانونِ مکافات نے ان کے جرائم کے باعث ان کو گرفت میں لے لیا اور اللہ کے قوانین شدّت سے جرائم پیشہ لوگوں کا تعاقب کرتے ہیں۔ (11)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۟

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! مستقل اقدار Permanent Values سے انکار کرنے والوں کو بتادے کہ تم عنقریب ہمارے قوانین سے مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنّم کی طرف لے جائے جاؤ گے اور وہ بڑی بُری زندگی ہوگی۔ (12)

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَھُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُـؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿١٣﴾

میدانِ بدر میں دو جماعتوں کے مابَین ہونے والے تصادم میں تمہارے لیے ایک اصول مضمر ہے۔ ایک جماعت اللہ کے Cause کی خاطر جنگ کر رہی تھی اور دوسری دین کے نظام کو تسلیم ہی نہیں کرتی تھی۔ مومنین، کفّار کو اپنے سے دو چند دیکھ رہے تھے۔ اللہ اپنی مدد سے اسے قوّت عطا کر دیتا ہے جو اس کے قوانین کی اطاعت سے حاصل کرنا چاہے۔ ان واقعات میں اہلِ بصیرت کے لیے عبرت Lesson موجود ہے۔ (13)

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾

انسانوں کے لیے بیوی بچّوں، چاندی اور سونے کے خزانوں، گھوڑے جنہیں چرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیا جائے، مویشی اور کھیتی باڑی کی خواہش کی محبّت کو حسین اور مرغوب بنا دیا گیا ہے۔ یہ، صرف دنیاوی زندگی کی ضروریات کا ساز و سامان ہیں۔ البتہ اللہ کے یہاں نعما اَور شادابیوں کی تو ازن بدوش منزل ہے۔ (14)

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! کہہ دے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز کے متعلّق بتاؤں؟ جو لوگ زندگی کی پر خطر گھاٹیوں اور خار دار وادیوں سے محفوظ اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہو کر چلیں، ان کے لیے ان کے نشو ونما دینے والے کے یہاں ایسے خزاں نا آشنا سدا بہار جنّت کے باغات ہیں جن کی سیرابی کے لیے

زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا ہے۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ اِن میں، اُن کے ہمراہ پاکیزہ سیرت ساتھی ہوں گے اور سعی وجُہد کا اللہ کی طرف سے بہترین نتائج سے ہم آہنگ ہوجانا۔ اللہ کو بندوں کے اعمال کی بصیرت Insight حاصل ہے۔ (15)

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ﴿۱۶﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم تیرے ضابطۂ قوانین پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمیں لغزشوں سے حفاظت عطا فرما اور ہمیں جہنّم کی آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ (16)

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾

یہ ہیں اپنے نصب العین کے حصول کے لیے استقامت اور ثابت قدمی سے سرگرمِ عمل رہنے والے؛ اپنے نصب العین میں سچّے اور مخلص؛ اپنی قوّتوں اور صلاحیتوں کو احتیاط سے محفوظ رکھ کر صرف اللہ کے قوانین کے مطابق صرف کرنے والے؛ اپنی محنتوں کے ماحصل میں سے زائد از ضرورت کو ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دینے والے اور طلوعِ سحر کے وقت دن کے آئندہ پروگرام اور جدّ وجُہد کے متوقّع خطرات و نقصانات کے پیشِ نظر اپنے ربّ سے حفاظت طلب کرنے والے اَلذّٰرِيٰت:18۔ (17)

النصف

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

اللہ نے اپنے قوانین کی کارفرمائی محسوس صورت میں مشہود کر کے شہادت میں پیش کی کہ بلا شبہہ، اس کے

سوا کائنات میں کوئی اور صاحبِ اقتدار ہستی نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ صرف اُسی ایک اِلٰہ کا قانون جاری وساری ہے اور ملائکہ بھی اللہ کے پروگرام کو وجہِ حمد وستائش بنا کر (البقرۃ 30:2) اور اہلِ علم، اللہ کے دین کے نظام کو عدل کے ساتھ قائم کر کے شہادت میں پیش کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا کائنات میں اور کوئی صاحب اقتدار Sovereign ہستی نہیں۔ کائنات پر اس کا غلبہ وکنٹرول ہے جو حکمت کے مطابق ہے۔ (18)

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا
بَيْنَھُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ⑲

اللہ کے نزدیک، دین صرف اسلام ہے اور جنہیں کتاب دی گئی ہے انہوں نے اس کا علم مل جانے کے بعد محض اپنی ضد کی بنا پر اس سے اختلاف کیا اور جو کوئی اللہ کی آیات کا انکار کرے تو اللہ کا قانون، نتائج مرتب کرنے میں بڑا مُستعِد ہے۔ (19)

فَاِنْ حَاۗجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ
اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ
ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اھْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا ع 2 11/10
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ⑳

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر یہ یہود، تیرے ساتھ اس نظام کے سلسلے میں جھگڑا کریں اور تجھے اس کے قیام سے باز رکھنے کی کوشش کریں تو ان سے کہہ دے کہ میں اور میرے متّبعین نے اپنی کامل ذات کو اللہ کے قوانین کے آگے جھکا دیا ہے۔ اور اہلِ کتاب سے، اور جن کو ابھی تک کوئی ضابطۂ حیات نہیں ملا، کہہ دے کہ کیا تم بھی اللہ کے قوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہو؟

سو، اگر یہ اپنے آپ کو اس نظام کے آگے جھکا دیں تو پھر یہ صحیح راہِ ہدایت پر ہیں (البقرۃ 137:2)۔ اور اگر یہ منہ پھیر کر چل دیں تو تیرے ذمّے تو صرف اتنا ہی ہے کہ اللہ کا Message ان تک پہنچا دے۔ اللہ، بندوں کے اعمال پر نگاہ رکھنے والا ہے۔ (20)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢١﴾

جو لوگ اللہ کی آیات کے منکر ہیں اور انبیاء کے اور انسانوں میں سے ان لوگوں کے، جو عدل و انصاف کا نظام قائم کرتے ہیں، بلا جواز Unjustly درپے قتل ہو جاتے ہیں، انہیں الم انگیز نتائج کی Warning دے دیجیے۔ (21)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۙ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٢٢﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال اس دنیا میں اور حیاتِ آخرت میں بھی اکارت گئے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ (22)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾

اے مخاطب! کیا تُو نے اُن لوگوں کی کیفیت پر غور کیا جنہیں کتاب، تورات کا علم دیا گیا تھا، جب وہ اللہ کی کتاب کی طرف متوجہ کیے جاتے ہیں تاکہ وہ انکے باہمی اختلافات کا فیصلہ کر دے تو ان میں سے ایک فریق منہ پھیر کے چل دیتا ہے۔ وہ ہیں ہی رُوگردانی کرنے والے۔ (23)

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾

یہ اس وجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ انہیں جہنّم کی آگ صرف چند دن ہی چھوئے گی۔ اپنے دین میں خودساختہ عقائد

کی وجہ سے، وہ اپنے آپ کو غلط اُمّیدوں کے سہارے فریب دیے ہوئے ہیں۔ (24)

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۚ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٢٥

اُس روز اُن کی حالت کیسی ہوتی ہے جس کے آنے میں کوئی شبہہ نہیں، جب ہم اُن کو اکٹھا کرتے ہیں اُس وقت ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا صلہ دے دیا جاتا ہے اور ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ (25)

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٦

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو کہہ دے اے اللہ کامل اختیار و اقتدار کے مالک! تُو اپنی مشیّت، قانون کے مطابق، حکومت و سلطنت استحقاق کی بنا پر عطا کرتا ہے اور قانون کے مطابق ہی سلطنت چھین لیتا ہے (البقرۃ 2:247، الانبیاء 21:105)۔ تُو اپنے قانون کے مطابق ہی استحقاق پر غلبہ و اقتدار دیتا ہے اور اپنی مشیّت کے مطابق ہی یہ غلبہ و اقتدار چھین لیتا ہے۔ سارے اختیارات تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں۔ تیری ازلی ابدی قدرت ہر معاملے کو محیط ہے۔ (26)

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْـحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٢٧

تُو، رات کی تاریکی کو دن کے اجالے میں داخل کر دیتا ہے اور دن کی روشنی کو رات کی تاریکی میں لے جاتا ہے (لقمان 31:29، فاطر 35:13، الحدید 57:6)۔ تُو، عدم سے زندگی کو وجود بخشتا ہے، زمین مردہ سے روئیدگی کی صورت میں زندگی کو نمودار کرتا ہے

اور اسی زندہ کو موت سے ہم کنار کر دیتا ہے، اسی نباتاتِ تازہ کو فنا کر دیتا ہے (الانعام96:6، یونس 31:10، اَلرُّوم19:30)۔ اور اپنے قانون کے مطابق، حساب سے کہیں زیادہ، سامانِ زِیست عطا کرتا ہے۔ (27)

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝٢٨

مومنین، مومنین کے سوا، کُفّار کو اپنا دوست نہ بنائیں (المجادلہ22:58)۔ جو کوئی ایسا کرے گا، اس کا اللہ کے نظام کے ساتھ کسی طرح کا تعلّق نہ رہے گا بجُز یہ کہ وہ اپنے تحفّظ کی خاطر ان کفّار سے محتاط رہیں اور اپنی حفاظت کا پورا انتظام رکھیں۔ اللہ تمہیں اپنے قانونِ مکافات کے عواقب سے محتاط رہنے کی تاکید کرتا ہے اور اللہ ہی کے قوانین تمہارے لیے مآل و تحفّظ کا مرجع ہیں۔ (28)

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٩

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ اگر تم اپنے سینوں میں کوئی بات چھپا کر رکھو یا اسے ظاہر کر دو، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔ وہ تو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی ہے، اس کا بھی علم رکھتا ہے (البقرۃ284:2)۔ اللہ کا ہر چیز پر کُلّی کنٹرول ہے۔ (29)

معانقة 4

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚۛ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا ۗ

جس روز ہر شخص اچھے اور برے کام جو اس نے کیے ہوتے ہیں، اپنے سامنے دیکھ لیتا ہے تو حسرت سے کہتا

ع 3 10 11 وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝٣٠

ہے کہ کاش! اُس کے اور اُس کے اعمال کے برے نتائج کے درمیان لمبا فاصلہ ہوتا یعنی ابھی یہ اس کے سامنے نہ آئے ہوتے۔ اللہ تو تمہیں اپنے قانونِ مکافات کے عواقب سے محتاط رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ اللہ تو بندوں کے ایمان کے نتیجہ خیز ہونے کی راہ میں موانع کو راستہ سے ہٹانے والا ہے۔ (30)

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣١

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبّت کرے گا؛ اپنی حفاظت میں، تمہاری صلاحیّتوں کی نمود کر کے، تمہارے اعمال کو نتیجہ خیز بنا دے گا اور تمہاری نادانستہ لغزشوں کے مُضر اثرات سے تمہیں محفوظ رکھے گا۔ اللہ تخریبی اثرات سے حفاظت اور سامانِ نشو ونما بھی بہم پہنچانے والا ہے۔ (31)

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝٣٢

اُن سے کہہ دے کہ تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اگر تم رُوگردانی کرو گے تو اللہ وحی کی اقدار سے انکار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (32)

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٣ۙ

اللہ نے بنی آدم نوح اور آلِ ابراہیم، سلسلۂ اسماعیل، اسحاق و یعقوب اور آلِ عمران، سلسلۂ موسیٰ و ہارون علیہم السّلام کو جو مختلف ادوار میں تھے، اقوامِ عالم پر فضیلت عطا کی۔ (33)

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٣٤ۚ

ان میں سے بعض، بعض کی اولاد تھے۔ اللہ سب کچھ

سننے اور ہر بات کا جاننے والا ہے۔ (34)

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٥﴾

جب عمران کے خاندان کی ایک خاتون نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! میرے بطن میں جو کچھ ہے، میں نے اسے تمام دنیاوی کاموں سے آزاد رکھتے ہوئے، تیری یعنی معبد کی خدمت کے لیے وقف کرنے کی مَنّت مانی ہے۔ میری اس پیش کش کو شرفِ قبولیّت عطا فرما۔ تو یقیناً، ہر بات کو سننے والا ، اور ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (35)

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّىْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّىْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٣٦﴾

جب اس کے ہاں ولادت ہوئی تو اس نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! میرے ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اللہ خوب جانتا تھا کہ اس نے کس کیریکٹر کی لڑکی کو جنا ہے۔ لڑکا اُس لڑکی کے برابر نہیں ہوسکتا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی ذُرّیت کو، زندگی کی شادابیوں اور تیری نوازشات سے محروم، سرکش قوّتوں سے، تیری پناہ اور حفاظت میں دیتی ہوں۔ (36)

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾

اُس کے ربّ نے اسے Graciously قبول فرمالیا اور اس کی متوازن عمدہ پرورش و تربیّت کا انتظام کردیا اور زکریّا کی کفالت میں دے دیا۔ جب کبھی زکریا علیہ السلام محراب میں اس کے پاس آتا تو اُس کے پاس اشیاء خُورونوش پاتا۔ پوچھتا اے مریم! تمہارے پاس

یہ چیزیں کہاں سے آتی ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ متّقیں ماننے والوں کے توسّط سے اللہ کی طرف سے آجاتی ہیں۔ بے شک، اللہ اپنی مشیّت کے مطابق، سامانِ رزق انسانوں کی توقّع اور حساب سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ (37)

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

اُس لمحے زکریاؑ نے اپنے نشو و نما دینے والے سے استدعا کی کہ اے میرے ربّ! مجھے اپنے یہاں سے دل و دماغ، اخلاق و اطوار اور جسمانی لحاظ سے خوش آئند، اولاد عطا فرما۔ یقیناً تُو دعا کو سننے والا ہے (مریم 19:3 تا 5)۔ (38)

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾

زکریا علیہ السّلام محراب میں محوِ دعا تھا جب ملائکہ، فرشتوں نے اُسے آواز دی۔ کہا کہ تمہیں اللہ ایک بیٹے یَحییٰ کی بشارت دیتا ہے (مریم 19:7) جو اللہ کے قوانین کو دین کے عملی نظام کی رُو سے، سچاّ ثابت کر دکھانے والا؛ انسانیت کی رہنمائی کرنے والا؛ اپنی ذات کو نظم و ضبط کے تحت رکھنے والا اور نبی و صالحین میں سے ہوگا۔ (39)

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾

زکریا علیہ السّلام نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! میرے یہاں بیٹا کیسے ہوگا جب کہ مجھ پر بڑھاپا آگیا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے (مریم 19:8)۔ اللہ نے فرمایا کہ اُسی طرح ہوگا جس طرح اللہ اپنی مشیت،

قانون کے مطابق کرتا ہے(اٰلِ عمرٰن 47:3،مریم 9:19،الرّوم30:30)۔ (40)

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ ع 4 11 12
وَالْاِبْكَارِ ع ﴿۴۱﴾

زکریا نے عرض کی کہ اس سلسلے میں کوئی حکم ہو تو فرما دیجیے۔ اللہ نے فرمایا کہ تیرے لیے حکم یہ ہے کہ بس تم تین دن تک لوگوں سے بات نہ کرنا ماسوائے اشارہ کنایہ سے(مریم 10:19)۔ اپنے رب کے قوانین کو ہر لحظہ، کثرت سے اپنے سامنے رکھو اور فرائض زندگی میں صبح شام، اللہ کے قوانین کے مطابق سرگرم عمل رہنا۔ (41)

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ
وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾

جب ملائکہ، فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ نے تجھے قلب ونگاہ کی پاکیزگی سے نواز کر اقوامِ عالم کی عورتوں پر ترجیح وفضیلت دیتے ہوئے عظیم مقاصد کے لیے چن لیا ہے۔ (42)

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

اے مریم! اپنی صلاحیتوں اور قوّتوں کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھو اور استقامت سے اپنے رب کے قوانین کے مطابق صرف کرو۔ فرماں پذیری اختیار کیے رہو اور اللہ کے احکام کے سامنے دوسرے جھکنے والوں کے ساتھ تم بھی اپنے آپ کو جھکائے رکھو اور اس کے قوانین کی اطاعت کرتی رہو۔ (43)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ
لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا
كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم تجھے وحی کی وساطت سے بتا رہے ہیں ورنہ جب وہ قرعہ اندازی کے ذریعے یہ فیصلہ کر رہے تھے کہ مریم کی

کفالت کس کے سپرد کی جائے تو، تُو اُن کے پاس موجود نہیں تھا اور نہ اُس وقت تُو اُن کے پاس تھا جب ان میں بحث و جھگڑا ہو رہا تھا۔ (44)

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ ﴿٤٥﴾

جب ملائکہ، فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تجھے ایک بات کی خوش خبری دیتا ہے یعنی ایک بیٹے کی جس کا نام مسیح ابنِ مریم علیہما السّلام ہوگا جو حیاتِ ارضی و حیاتِ اُخروی میں صاحبِ عزّت، صاحبِ وجاہت اور مقرّبین میں سے یعنی اللہ کے قوانین کی اطاعت سے اپنی ذات میں اللہ کی صفات کو منعکس کرنے والا ہوگا۔ (45)

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾

کم سنی میں اور پختہ عمر میں بھی لوگوں سے باتیں کرنے والا (المآئدۃ 5: 110) اور حسین اعمال سے اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کرنے والا ہوگا۔ (46)

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٧﴾

مریم نے عرض کی کہ اے میرے نشوونما دینے والے! میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا جب کہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں (مریم 20:19)۔ ملائکہ نے جواب دیا کہ اُسی طرح ہوگا جس طرح اللہ اپنے قانونِ مشیت سے پیدا کرتا ہے (مریم 21:19، الرّوم 30:30)۔ جب وہ کسی چیز کے معرضِ وجود میں لے آنے کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ اسے وجود میں آنے کا حکم دے دیتا ہے اور وہ چیز فوراً تخلیق کے مراحل سے گزرنا شروع ہوجاتی ہے (البقرۃ 117:2، اٰلِ عمرٰن 47:3، النّحل 40:16،

اَلْمُؤْمِن 68:40)۔ (47)

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝٤٨

اور اللہ اسے کتاب یعنی توریت وانجیل کی تعلیم سے بہرہ ور فرمائے گا اور اس تعلیم کی غرض و غایت، مقصد اور فلاسفی بھی بتادے گا۔ (48)

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٤٩

اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا۔ ان سے کہے گا کہ میں تمہارے پاس تمہارے ربّ کی جانب سے قوانین لے کر آیا ہوں۔ میں تم میں حیات نوَ کی روح پھونک کر اِس پست زندگی سے ابھار کر، اللہ کے حکم کے مطابق، پرندے کی طرح فضائی رفعتوں سے رُوشناس کر دوں گا اور تمہاری بصیرت کے اندھے پن اور شادابیوں سے محروم زندگی کے بنجر پن کو تم سے دور کرکے، اللہ کے قانون کے مطابق، تمہاری موت آسا زندگی کو حقیقی فعّال زندگی سے بدل دوں گا (المآئدۃ 110:5) اور جائزہ لے کر تمہیں بتاؤں گا کہ تم کھانے پینے کی کتنی چیزیں اپنے صحیح مصرف میں لے آتے ہو اور کتنا کچھ اس میں سے اپنے گھروں میں ذخیرہ Hoard کر لیتے ہو۔ اگر تم اللہ کے دین کے نظام پر ایمان رکھتے ہو تو اسمیں تمہارے لیے عبرت اور باز آفرینی کی نشانیاں ہیں۔ (49)

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ

اور پہلے سے موجود توریت کی تعلیم کو عملی نظام سے سچّا کر دکھانے والا تاکہ تم پر بعض حرام کردہ چیزوں کو حلال

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ۝۵۰

قرار دے دوں اور تمہارے نشو ونما دینے والے کی طرف سے قوانینِ زندگی لایا ہوں۔ لہٰذا، تم اللہ کے ان قوانین کی نگہداشت کرتے ہوئے مجھے Follow کرو۔ (50)

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ۝۵۱

میرا اور تمہارا نشو ونما دینے والا اللہ ہے۔ سو اُسی کے احکام کی اتّباع کرو۔ یہی وہ سیدھا اور متوازن راستہ ہے (الفاتحہ 5:1)۔ (51)

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۝۵۲

لیکن جب عیسیٰ علیہ السّلام کو ان کی طرف سے انکار Disbelief کا احساس ہوا تو ان سے پوچھا کہ اللہ کے دین کے نظام کی تشکیل وقیام کے سلسلے میں میری مدد کرنے والے کون کون لوگ ہیں؟ خلوصِ دل اور خلوصِ عمل کے حامل ساتھی کہنے لگے کہ ہم اللہ کے دین کے نظام کے قیام کے لیے آپ کے مددگار ورفیق ہیں۔ ہم اللہ کے دین کے نظام کی صداقت پر پورا پورا یقین رکھتے ہیں۔ آپ شاہد رہیے گا کہ ہم اللہ کے قوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے والے ہیں۔ (52)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۝۵۳

عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے نشو ونما دینے والے! ہم تیرے نازل کردہ پیغام Message پر ایمان لاتے ہیں اور رسول علیہ السّلام کی اتّباع کرتے ہیں۔ تو ہمیں اُن لوگوں میں شمار کرلے جو اپنے عمل سے تیرے نظام پر ایمان لانے کی شہادت دینے والے

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾

الثلثۃ ع 5 13 13

ہیں۔(53)
نظام کے مخالفین خفیہ تدبیریں اور سازشیں کرنے لگے اور اللہ بھی ان کے غلط اعمال کے تباہ کن نتائج کی صورت میں تدبیریں کر رہا تھا۔ اللہ کی تدبیریں بہترین اور صحیح نتائج پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔(54)

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾

جس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ! میں تمہیں طبیعی عمر تک پہنچاؤں گا اور اپنے ہاں بلند مراتب عطا کروں گا اور نظام سے انکار کرنے والوں سے بچا کر تمہیں دور لے جاؤں گا اور قیامت کے دن تیری اتباع کرنے والوں کے، کفّار کے مقابلے میں، مدارج بلند کرنے والا ہوں۔ آخرالامر، تمہیں ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔لہٰذا، میں تمہارے باہمی اختلافات کا فیصلہ کردوں گا۔(55)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾

جن لوگوں نے ہمارے نظام اور قوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کیا، ان کے لیے حیاتِ ارضی اور آخرت میں سخت تباہی و بربادی ہے اور اُن کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔(56)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾

جن لوگوں نے ہمارے قوانین اور اُن کی نتیجہ خیزی کا یقین کیا اور ان کے مطابق صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے والے کام کرتے رہے، میں ان کو پورا پورا اجر دیتا ہوں۔ اور اللہ، وحی کی اقدار سے انکار کرنے والوں کو

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

پسند نہیں کرتا اور اُن کی مضمر صلاحیتوں کی نمود کبھی نہیں ہو پاتی۔(57)

ہم تجھے، حکمت ---- علم اور دانش کے سرچشمۂ ذکر، قرآن سے یہ آیات پیش کر رہے ہیں۔(58)

عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش ، اللہ کے نزدیک، عام انسان کی طرح ہی ہوئی ہے۔آدم،انسان کی پیدائش کی ابتدا مٹّی اور پانی کے امتزاج سے ہوئی (الانبیاء 21 : 30، اَلْمُؤْمِنُوْن 23 : 12، النّور 35:24)۔ پھر اُسے انسانی پیکر میں آنے کا امر فرمایا۔ جب وہ کسی چیز کو وجود میں لانا چاہتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ ''ہوجا'' تو وہ چیز وجود پذیر ہونا شروع ہوجاتی ہے (البقرۃ 72 :11، اٰلِ عمرٰن 3:47، النّحل 16 :40، مریم 19:35، یٰسٓ 36 :82، المؤمن 40 :68)۔ لہٰذا ،وہ لاکھوں کروڑوں سال کے کیمیائی عمل کے مراحل سے گزر کر پیکرِ بشریّت میں آئی (النساء4:1، الرّوم 30:20)۔انسانی پیکر میں آجانے کے بعد، اس کا سلسلۂ پیدائش تولیدی Pro-Creation چلا (الحج 22:5،اَلسّجدۃ 32:8، فاطر 35:11، اَلْمُؤْمِنُ 40:67، المرسلات 77:20، الطّارق 86 :6) جس میں اللہ کوئی تبدیلی نہیں کیا

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ۝۶۰

کرتا (الرّوم 30:30)۔ (59) ☆

یہ ہے تیرے رب کی طرف سے عیسیٰ کی پیدائش کے سلسلے میں اصل حقیقت ۔ تجھے اس معاملے میں کسی بحث وتمحیص میں نہیں پڑنا چاہیے۔ (60)

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۝۶۱

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! تیرے پاس وحی کا علم آجانے کے بعد اگر کوئی تجھ سے عیسیٰ علیہا السلام کی پیدائش کے سلسلے میں جھگڑا کریں تو انہیں کہہ دے کہ آؤ تم اپنے آپ کو اور اپنے ابنائے قوم کو بلالو اور انہیں اپنے مؤقف کی طرف مائل کرلو اور ہم اپنے ابنائے قوم کو مائل کر کے تم سے ایک طرف ہو جاتے ہیں۔ پھر ہم دونو، ایک دوسرے کو کسی فیصلہ پر پہنچنے کے لیے آزاد چھوڑ دیں۔ وقت نے جس فریق کے نظریات کو جھوٹا ثابت کیا تو جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔ (61)

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝۶۲

یہ واقعات اور Narrations حقیقت پر مبنی ہیں اور صرف اُسی اللہ کی طرف سے بیان ہو رہے ہیں جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل وادراک متحیّر رہ جاتے ہیں اور جس کے قانون کی اطاعت ضروری ہے۔ اور اللہ صاحبِ غلبہ ہے اور اس کا غلبہ حکمت پر مبنی ہے۔ (62)

☆ اگر آدم---- انسان کی پیدائش کا متداول نظریہ کہ ''مٹّی کا پتلا بنا کر اس میں اپنی روح پھونکی اور اُسی وقت جیتا جاگتا انسان وجود میں آ گیا''، صحیح مان لیا جائے تو کیا عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش بھی ایسے ہی ہوئی تھی؟ تصریفِ آیات سے قرآنِ حکیم نے عیسیٰ علیہ السّلام اور انسان کی پیدائش کو کس حسین انداز سے واضح کر دیا ہے، اس کی تحسین صرف وہی لوگ ہی کر سکتے ہیں جو قرآنِ حکیم کا 'خارجی قصّوں اور داستانوں سے صرفِ نظر کر کے مطالعہ فرمائیں۔

ع 6 9 14 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝٦٣

پھر اگر یہ لوگ تیری بات سن کے منہ موڑ کر چل دیں تو اللہ ان فسادیوں کو جانتا ہے۔ (63)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝٦٤

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! تُو اہلِ کتاب، یہود ونصاریٰ سے کہہ دے کہ اُس ایک تصورِ حیات Ideology کی طرف آ جاؤ جو تم میں اور ہم میں، مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی محکومیّت اختیار نہ کریں اور کسی معاملے میں بھی کسی اور کے قانون کی اطاعت نہ کریں اور اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا نشو ونما دینے والا نہ سمجھیں۔ پھر اگر یہ منہ موڑ کر چل دیں تو ان سے کہہ دے کہ تم اس بات پر شاہد رہنا کہ ہم اللہ کے احکام وقوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے والے ہیں۔ (64)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٦٥

اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم علیہ السّلام کے یہودی یا نصرانی ہونے کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حال آں کہ توریت اور انجیل ان کے بعد نازل ہوئیں۔ تمہاری عقل میں اتنی سی بات بھی نہیں آتی کیا؟ (65)

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦٦

ہاں! تم وہی ہونا، جو اُن باتوں میں جھگڑا کرتے رہے جن کے متعلق تمہیں کچھ نہ کچھ علم تھا۔ مگر اب تم اِس معاملے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو جس کے بارے میں تم کچھ جانتے ہی نہیں ہو۔ اس کا علم صرف اللہ کو ہے، تمہیں کچھ علم نہیں۔ (66)

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا

ابراہیم علیہ السّلام نہ تو یہودی تھا اور نہ نصرانی، بلکہ وہ تو ہر

مُّسۡلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۶۷

غلط روش زندگی سے منہ موڑ کر اللہ کے قوانین کی طرف مائل ہوجانے والا اور ان قوانین کے سامنے اپنی پوری شخصیّت کو جھکا دینے والا تھا۔ان قوانین کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کو شامل نہ کرتا تھا(البقرۃ 135:2)۔(67)

اِنَّ اَوۡلَى النَّاسِ بِاِبۡرٰهِيۡمَ لَلَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وَهٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۶۸

لوگوں میں ابراہیمؑ کے ساتھ وہ لوگ تھے جنہوں نے ان کی اتباع کی اور اب ان کے مسلک کے پیَرو یہ نبی اور جماعت مومنین ہیں۔ اللہ تو مومنین کا دوست و مددگار رہے۔(68)

وَدَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَوۡ يُضِلُّوۡنَكُمۡ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۶۹

اہلِ کتاب، یہود میں سے ایک گروہ چاہتا ہے کہ وہ تمہیں راہِ راست سے ہٹا دیں، حال آں کہ وہ خود اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں مگر وہ شعوری سطح پر سمجھ نہیں رہے۔(69)

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ۝۷۰

اے اہل کتاب !تم اللہ کی آیات کو تسلیم کرنے سے انکار کس بنا پر کرتے ہو حال آں کہ تمہارے دل اس کی تصدیق کرتے ہیں۔(70)

7
ع 8
15
يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَـقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوۡنَ الۡحَـقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝۷۱

اے اہلِ کتاب !اس طرح تم حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو اور یوں حق کو چھپاتے ہو؛ دین کو سامنے نہیں آنے دیتے اور تم اس بات کو جانتے سمجھتے بھی ہو۔(71)

وَقَالَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اٰمِنُوۡا بِالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَجۡهَ النَّهَارِ وَاكۡفُرُوۡۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمۡ

اہلِ کتاب، یہود میں سے ایک گروہ اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ ''اہلِ ایمان پر جو کچھ نازل کیا گیا ہے

يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۷۲﴾ۚ

اُس پر صبح کے وقت تو ایمان لے آؤ اور دن کے خاتمے پر اس کے منکر ہو جاؤ۔ ہو سکتا ہے اس طرح یہ مؤمنین بھی ہمارے ساتھ آملیں۔ (72)

وَلَا تُؤۡمِنُوۡۤا اِلَّا لِمَنۡ تَبِعَ دِيۡنَكُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنۡ يُّؤۡتٰٓى اَحَدٌ مِّثۡلَ مَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ اَوۡ يُحَآجُّوۡكُمۡ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۷۳﴾ۙۚ

اور، جو تمہارے دین، نظامِ زندگی پر چلیں، ان کے سوا کسی اور کی بات پر یقین نہ کرو۔ جو دین تمہیں دیا گیا ہے، وہ کسی اور کو نہیں دیا گیا نہ تمہارے ربّ کے نزدیک تمہارے خلاف کوئی دلیل لا سکتا ہے"۔ اے رسول! ان یہود کو بتا دے کہ ہدایت تو وہی ہے جس کا تعیّن اللہ نے کر دیا ہے اور وحی کا عطا فرمانا اللہ کے دائرہ اختیار میں ہے۔ وہ اپنی مشیّت کے مطابق جسے موزوں سمجھتا ہے عطا کر دیتا ہے۔ اللہ ہر بات کا علم بھی رکھتا ہے اور سارے اختیارات کا مالک بھی۔ (73)

يَّخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۷۴﴾

وہ جسے چاہتا ہے، وحی عطا کرنے کے لیے مختص کر لیتا ہے۔ اللہ عظیم مراتب اور فضیلتوں کا مالک ہے۔ (74)

وَمِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مَنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِقِنۡطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِدِيۡنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ اِلَّا مَا دُمۡتَ عَلَيۡهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَيۡسَ عَلَيۡنَا فِى الۡاُمِّيّٖنَ سَبِيۡلٌ ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۵﴾

اہلِ کتاب میں کوئی ایسا بھی ہے جس کے پاس تم کوئی بڑی امانت رکھ دو تو وہ تمہیں واپس پہنچا دیتا ہے اور ان میں ایسا بھی ہے کہ اگر اس کے پاس ایک طلائی سکّہ امانت کے طور پر رکھ دو تو جب تک تم تقاضا کے لیے اس کے سر پر نہ کھڑے ہو جاؤ، واپس نہیں کرتا۔ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان عربوں کے ساتھ ایسے معاملات میں ہم پر کوئی گرفت نہیں۔ اس طرح وہ اللہ کی طرف جھوٹ منسوب

کرتے ہیں حال آں کہ وہ بات کو سمجھتے ہیں۔ (75)

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۝٧٦

ہاں، جس نے اپنے عہد کو پورا کیا اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا تو اللہ متّقین سے محبت رکھتا ہے۔ (76)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝٧٧

جو لوگ اللہ سے کیے گئے عہد اور اپنی قسموں کے عوض، ان کے حقیقی اجر کے مقابلے میں قلیل سا دنیاوی مفاد وصول کر لیتے ہیں اُن کے لیے حیاتِ اُخروی میں کوئی حصّہ نہیں ہوتا اور مرنے پر ظہورِ نتائج کے لیے یک بارگی اٹھا کھڑا کرنے کے روز، اللہ نہ ان سے ہم کلام ہوتا ہے نہ ان کی طرف متوجّہ ہی ہوتا ہے اور نہ ان کی مضمر صلاحیتوں کی بالیدگی ونشوونما ہوتی ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (77)

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۝٧٨

ان اہلِ کتاب، یہود ونصارٰی میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو کتاب میں جھوٹ اور افترا پردازی کرتے ہیں تا کہ تم سمجھو کہ یہ باتیں کتاب اللہ میں سے ہیں حال آں کہ وہ کتاب اللہ میں سے نہیں ہوتیں اور وہ کہتے یہ ہیں کہ یہ باتیں اللہ کی طرف سے ہیں چہ جائیکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتیں۔ وہ اللہ کے ساتھ جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں اور اس بات کو جان رہے ہوتے ہیں۔ (78)

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّىْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ

کسی بشر کو یہ حق حاصل نہیں خواہ اسے اللہ کی طرف سے کتاب، نبوّت اور ارض میں دین کے نظام کے قیام کے

كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَدْرُسُوْنَ ۙ﴿۷۹﴾

لیے حکومت بھی مل جائے، انسانوں سے کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے احکام کی تعمیل کرو۔ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اپنے ربّ کے نظامِ ربوبیّت کا قیام عمل میں لاؤ کیوں کہ تم اس کتاب کی انسانوں کو تعلیم دیتے ہو اور کتاب میں مستور حقائق کو نکھار کر واضح کرتے ہو۔ (79)

ع 8 9 16 وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ
اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾

وہ تمہیں یہ بھی نہیں کہے گا کہ تم ملائکہ اور انبیاء کو اپنے ربّ بنالو۔ جب تم اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کر چکے ہو تو کیا وہ تمہیں یہ کہے گا کہ اس سے انکار کردو؟ (80)

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ
وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ
بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ
اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ
الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

جب اللہ نے اُمّتوں سے ان کے انبیاء کی وساطت سے یہ پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب، Code of life عطا کردوں اور اس کی غرض وغایت بھی بتادوں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود وحی کی تعلیم کو عملی نظام سے سچّا کر کے دکھادے تو تم ضرور اس پر ایمان لے آنا اور نظام کی تشکیل میں لازماً اس کی مدد کرنا۔ اللہ نے پوچھا کہ تم نے اس بات کا اقرار اور میرے ساتھ مستحکم عہد کی ذمّہ داری لے لی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، ہم اس کا اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ تم اپنے اس عہد کی پاس داری کرنا اور میں بھی اس کی نگرانی کروں گا۔ (81)

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

اس عہد کے بعد جو کوئی اس سے پھر جاتا ہے تو ایسے لوگ

ہی اللہ کی اطاعت سے خارج ہونے والے ہیں۔ (82)

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ۝

کیا یہ اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں حال آں کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں ہر چیز، خواستہ، نخواستہ اُس کے آگے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہے(الرّعد 13:15، حٰمٓ اَلسّجدۃ 41:11) اور Ultimately اُس کے قانون کی طرف رجوع کرتی ہے۔ (83)

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۝

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتادے کہ ہم ---- میں اور میرے متّبعین ---- اللہ پر اور جو ہم پر نازل کیا گیا، اس پر اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب عَلَیْہِما السّلام اوران کے خاندان کے دوسرے انبیاء کو دیا گیا اور موسیٰ، عیسیٰ عَلَیْہِما السّلام اور دوسرے نبیوں کو ان کے ربّ کی جانب سے ملا، اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم ان میں سے کسی میں بھی کوئی تفریق روا نہیں رکھتے (البقرۃ2:285) اور، ہماری پوری ذات اپنے رب کے آگے سَرنگُوں ہے۔ (84)

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۝

جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرتا ہے تو اُس سے قبول نہیں کیا جاتا اور وہ حیاتِ اُخروی میں زیاں کاروں میں ہوتا ہے۔ (85)

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى

جو لوگ اللہ پر ایمان لانے کے بعد منکر ہو جائیں انہیں اللہ کی طرف سے ہدایت کیسے مل سکتی ہے حال آں کہ وہ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾

یہ شہادت دے چکے تھے کہ رسول یقیناً حق ہے اور ان کے پاس واضح قوانین بھی آ چکے ہیں۔ قانون شکن قوم Who violates Divine Laws کو اللہ کی طرف سے ہدایت نہیں ملا کرتی۔ (86)

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾

ایسے لوگوں کی سزا ہے اللہ، ملائکہ، فرشتوں اور تمام انسانیّت کیطرف سے لعنت (البقرۃ 161:2)۔ (87)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾

وہ اس صورتِ حال میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ ان کی سزا میں کمی نہیں کی جاتی اور نہ انہیں باز آفرینی کی مہلت ہی دی جاتی ہے۔ (88)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۗ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾

ماسوائے ان لوگوں کے جنہوں نے غلطی کے احساس کے بعد صحیح روش اختیار کر کے اپنی اصلاح کر لی تو اللہ سامانِ نشو ونما اور حفاظت عطا فرمانے والا ہے۔ (89)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿٩٠﴾

جو لوگ ایمان لانے کے بعد منحرف و منکر ہو گئے اور وہ اس انکار میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے، ان کی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور یہی لوگ ہیں جو زندگی کی صحیح راہ کھو کر غلط راہوں پر جا پڑتے ہیں۔ (90)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ
اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ ع 9
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٩١﴾ 11 17

جن لوگوں نے دین کی مستقل اقدار کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور حالتِ کفر ہی میں مر گئے تو ان سے نجات کے عوض فدیہ میں، دنیا بھر کا سونا بھی قبول نہیں کیا جاتا۔ ان کے لیے دردانگیز عذاب ہے اور ان کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔ (91)

الجزء 4

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا
مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ۝۹۲

قلب میں کشادگی اور تمہاری ذات میں وسعت اُس وقت تک نہیں پیدا ہو سکتی جب تک تم دوسروں کی ضروریات کے لیے وہ چیزیں نہ دو جو تمہیں بہت پسندیدہ ہوتی ہیں (البقرۃ 177:2)۔اور تم جو کچھ بھی دوسروں کی ضروریات کے لیے نظام کی تحویل میں دیتے ہو، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔ (92)

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ
اِسۡرَآءِيۡلُ عَلٰى نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰٮةُ ؕ
قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰٮةِ فَاتۡلُوۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۹۳

بنی اسرائیل کے لیے کھانے کی سب چیزیں حلال تھیں سوائے اُن چیزوں کے جن کے استعمال سے یعقوب علیہ السّلام نے توریت کے نازل ہونے سے پہلے، اپنے آپ کو روک لیا ہوا تھا۔اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے کہہ دے کہ اگر تم ان چیزوں کو حرام سمجھنے میں حق بجانب ہو تو توریت لے آؤ اور اس میں سے پڑھ کر دیکھ لو۔ (93)

وقف جبریل علیہ السلام

فَمَنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝۹۴

اس برہان کے بعد بھی اگر کوئی شخص اللہ کے خلاف بہتان اور جھوٹ تراشے تو ایسے لوگ ہی Violation of Law قانون توڑنے والے ہیں۔ (94)

قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ ۚ فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا
كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۹۵

ان پر واضح کر دے کہ اللہ نے تو سچّی بات فرما دی ہے۔ لہٰذا،تم ابراہیم علیہ السّلام کے مسلک کی اتّباع کرو جو ہر غلط قانون ورَوشِ زندگی سے منہ موڑ کر اللہ کے قوانین کی طرف آ گیا تھا اور وہ اطاعت میں اللہ کے سوا کسی اور ہستی کو شریک نہیں کرتا تھا (البقرۃ 135:2،اٰلِ

عمرٰن 3:67، الانعام 6:79،162، النّحل 16:120،123)۔(95)

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾

پہلا گھر جو انسانیّت کے لیے مرکزِ قلب ونگاہ، مقرّر کیا گیا، وہی ہے جو مکّہ میں ہے)البقرۃ 2:142) جو جملہ اقوام عالم کے لیے خیر وفلاح، ثبات واستحکام اور دینی رہنمائی کا مظہر ہے۔(96)

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾

اس میں ابراہیم علیہ السّلام کے، انسانیّت میں بلند مقام ومرتبہ اور انسانوں کی توجّہ اللہ کے قوانین کی طرف منعطف کرنے والی واضح نشانیاں Symbols ہیں۔ جو کوئی بھی، اس میں داخل ہوجائے اسے امن و سلامتی مل جاتی ہے۔اور انسانوں میں سے جو کوئی وہاں پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، اُس کے لیے اِس گھر کا حج لازم ہے جو صرف اللہ کے Cause کے لیے ہو۔ جو کوئی اس دین اور اس کے شعائرِ مظاہرہ کو تسلیم کرنے سے انکار کردے تو اللہ کا اِس انکار سے کیا بگڑے گا۔وہ تو جملہ ----- of the innumerable physical worlds سے بے نیاز ہے۔(97)

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم !ان اہلِ کتاب، یہود و نصارٰی سے پوچھ کہ تم ان واضح علامات Symbols سے کیوں انکار کرتے ہو جب کہ تمہارے سب اعمال اللہ کی نگاہ میں ہیں۔(98)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ
اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾

ان اہلِ کتاب سے یہ بھی پوچھ کہ دین کے نظام پر ایمان لانے والوں کو دین میں داخل ہونے سے کیوں روکتے ہو۔ ٹیڑھیں اور الجھاؤ پیدا کرتے ہو حال آں کہ حقائق تمہارے سامنے ہیں۔ اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔ (99)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

اے صاحبِ ایمان لوگو! اگر تم اہلِ کتاب، یہود ونصارٰی میں سے ایک گروہ کے خیالات ونظریات کے پیچھے لگ گئے تو وہ تمہیں، تمہارے ایمان لانے کے بعد، تمہیں کفر کی رَوِش کی طرف پھیر دیں گے۔ (100)

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ
رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع

ع 10 10 1

اور تم اس نظام سے انکار کیسے کر سکتے ہو حال آں کہ تمہیں اللہ کی آیات مل گئی ہیں اور تمہارے درمیان اللہ کا رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی موجود ہے۔ جو کوئی اللہ کے قوانین کو مضبوطی سے تھام لے اور ان کی حفاظت میں آجائے تو اسے گویا سیدھے اور متوازن راستے کی طرف رہنمائی مل گئی (الفاتحة 1:6)۔ (101)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اے اہلِ ایمان! اللہ کے قوانین کے ساتھ ہم آہنگ رہا کرو جیسا ہم آہنگ رہنے کا حق ہے اور تم تا دمِ آخر اِن قوانین کے سامنے اپنی شخصیّت کو جھکائے رکھو۔ (102)

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

تم سب مل کر اللہ کے دین کے نظام سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ اور اس کی حفاظت میں رہو اور آپس میں

بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

فرق امتیاز پیدا کر کے ٹکڑوں فرقوں میں نہ بٹ جانا (الانعام160:6، الرّوم30:31-32) اور اپنے اوپر اللہ کے فضل و کرم کو یاد کرو جب تم جُدا جُدا ایک دوسرے کے دشمن تھے تو تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی اور تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔ تم توجہنّم کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو تمہیں اس سے بچالیا۔ یوں، اللہ اپنی آیات واضح کر کے بیان کرتا ہے تاکہ تم رہنمائی حاصل کرسکو۔(103)

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

تم میں ایک جماعت Panel of Government at the helm of affairs (اٰلِ عمرٰن 110:3) ہو جو دنیاوی اور مستقبل کی زندگی کی خوش گواریوں کی طرف دعوت دے اور قرآنی نظام کے احکام پر عمل درآمد کے احکام نافذ کرے اور اُن احکام وقوانین کی خلاف ورزی سے روکے۔ یہی لوگ ہیں جن کے اعمال کی کھیتیاں بارآور ہو جاتی ہیں۔(104)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۗ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۱۰۵﴾

تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے واضح قوانین آجانے کے بعد آپس میں اختلاف اور تفرقہ پیدا کرلیا (اٰلِ عمرٰن 103:3، الانعام160:6، الرّوم32:31، الشُّورٰی14:42) اور ان لوگوں کے لیے یہ باہمی اختلاف ہی بڑا عذاب ہوگا۔(105)

يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡوَدَّتۡ
وُجُوۡهُهُمۡ ۟ اَكَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا
كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾

اُس دن کچھ چہرے روشن یعنی مسرور ہوتے ہیں اور کچھ سیاہ یعنی حزین وغمگین۔ جن کے چہرے ذِلّت ورسوائی کی وجہ سے سیاہ ہوئے، اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا تم نظام پر ایمان لانے کے بعد اس کی صداقتوں کے منکر ہو گئے تھے؟ اِس اِنکار کی وجہ سے اب زندگی کی شادابیوں سے محرومی و ناکامی کے عذاب کا مزہ چکھو۔ (106)

وَاَمَّا الَّذِيۡنَ ابۡيَضَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فَفِىۡ رَحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمۡ
فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾

اور جن کے چہرے کامرانیوں کے باعث مسرور وروشن ہوتے ہیں، وہ اللہ کے سایۂ رحمت میں ہوتے ہیں اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ (107)

تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَـقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيۡدُ
ظُلۡمًا لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾

اے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم یہ اللہ کی آیات ہیں جو تجھے پیش کی جارہی ہیں، علم وعقل، عدل وانصاف اور واقعات ومصالح کے عین مطابق ہیں۔ اللہ نہیں چاہتا کہ عالم گیر انسانیّت کو قوانین کی روشنی کے بجائے تاریکی میں رہنے دے۔ (108)

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ
الۡاُمُوۡرُ ﴿۱۰۹﴾ ع 11 8 2

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے، اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کی خاطر برسرِعمل ہے اور تمام معاملاتِ زندگی اللہ کے قوانین کی طرف ہی Refer ہوتے ہیں۔ (109)

كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ
وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوۡ اٰمَنَ اَهۡلُ

تم وہ بہترین اُمّت ہو جسے انسانیّت کے لیے نمایاں طور پر سامنے لایا گیا ہے۔ تم انسانوں کو دین کے نظام اور

الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝110

احکام پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیتے ہو اور حکماً ان احکام کی خلاف ورزی سے روکتے ہو (اٰلِ عمرٰن 104:3)۔ اور خود بھی اللہ کے قوانین پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر اہلِ کتاب بھی اس نظام کو تسلیم کرتے اور ایمان رکھتے تو اُن کے لیے بہتر ہوتا۔ اِن میں سے کچھ تو اِس نظام پر ایمان رکھتے ہیں اور اکثر اللہ کی اطاعت سے باہر نکل جانے والے ہیں۔ (110)

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝111

یہ، ماسوائے خفیف سی ناگوار تکلیف کے، تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ اگر یہ تم سے جنگ کریں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے۔ پھر ان کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ (111)

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝112

یہ یہود ہر جگہ مغلوب ہوئے۔ اِن کو ذِلّت اور خواری کی مار ماری گئی۔ نہ اللہ کی مسلسل حفاظت اور پیہم نگہداشت رہی اور نہ انسانوں کی طرف سے باہمی اُخوّت و یگانگت کی ذمّہ داریاں رہیں۔ وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہوگئے اور ان پر مشقّت اور اللہ کا غضب مسلّط کر دیا گیا کیوں کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور انبیاء کو ناحق قتل کر دیتے کہ وہ یہود سرکش، نافرمان اور حدود فراموش تھے۔ (112)

لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝113

یہ سب ایک جیسے نہیں۔ اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ حق پر قائم ہے (اٰلِ عمرٰن 199:3)۔ رات کے

کچھ حصّے میں یہ اللہ کی آیات کا مطالعہ کرتے ہیں اور اللہ کے حضور سجدہ ریز بھی رہتے ہیں۔ (113)

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

وہ اللہ اور حیاتِ اُخروی پر ایمان رکھتے ہیں اور دین کے نظام اور احکام پر عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور دین کے خلاف امور سے روکتے ہیں اور حال اور مستقبل کی زندگی کی سرفرازیوں اور خوشحالیوں کے حصول کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے ہیں اور انہی کا شمار صالحین میں ہوتا ہے۔ (114)

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

اور جو لوگ شرف و برتری کے کام کرتے ہیں تو اُن کے ہر عمل کا پورا پورا نتیجہ مرتّب ہوتا رہتا ہے۔ اور اللہ کے قوانین کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنے والوں کا اللہ کو علم ہوتا ہے۔ (115)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

جن لوگوں نے اللہ کے قوانین کا انکار کیا، اللہ کے ہاں ان کے مال اور ان کی اولاد کسی کام نہیں آسکتی۔ یہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (116)

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

اللہ کے قوانین کا انکار کرنے والے جو انفاق اس دنیاوی زندگی میں کرتے ہیں، اُس کی مثال اُس ہوا کی مانند ہے جس میں شدّت کی ٹھنڈک ہو اور وہ اس قوم کی کھیتی کو جا پہنچے جس نے ابدی اقدار سے انکار کر کے اپنی جانوں پر خود ظلم کیا تھا۔ تو وہ ہوا اُس کھیتی کو تباہ و برباد کر ڈالے۔ اللہ اِن پر ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ خود اپنی

ذات پر ظلم ڈھاتے ہیں۔ (117)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا
يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ
مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا
لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

اے اہلِ ایمان! اپنے سوا کسی اور کو اجازت نہ دو کہ وہ تمہارے اندرونی رازوں سے واقف ہوجائے۔ وہ تمہاری تخریب میں قطعاً کوتاہی نہیں کرتے۔ وہ وہی چاہتے ہیں جن سے تم کسی خطرناک مصیبت میں پڑ جاؤ۔ اِن کا بُغض اِن کی زبان سے ظاہر ہو چکا ہے۔ اور جو کچھ اِن کے سینوں میں مخفی ہے، وہ اس سے بڑھ کر ہے۔ ہم یہ باتیں تمہیں واضح کر کے بتا رہے ہیں تا کہ تم عقل سے سمجھ جاؤ۔ (118)

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ
كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ
الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾

تم تو وہ ہو کہ تم اچھا تصوّر کرتے ہوئے اُن سے محبّت کرتے ہو مگر وہ تم سے محبّت نہیں رکھتے حال آں کہ تم ساری کتابوں پر ایمان رکھتے ہو۔ جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی تمہارے دین پر ایمان رکھتے ہیں اور جب علیحدہ تنہائی میں ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف غُصّے میں دانتوں سے اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں۔ ان سے کہو کہ مرو اپنے غُصّے میں۔ اللہ تمہارے سینوں میں مخفی باتوں کو بھی جانتا ہے (البقرہ 2:284)۔ (119)

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ
12 يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ
ع 11 3 شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

اگر تمہیں کوئی فائدہ حاصل ہو تو یہ بات انہیں ناگوار گزرتی ہے اور اگر تمہارے یہاں کوئی ناگوار صورتِ حال پیدا ہوجائے تو وہ اُس سے خوش ہوجاتے ہیں۔ اگر تم اپنے پروگرام پر استقامت سے کاربند رہو

،مشکلات سے پاؤں میں لغزش نہ آنے دو اور اپنے آپ کو قوانینِ الٰہی سے ہم آہنگ رکھو تو اُن کی سازشیں یا تدبیریں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ اللہ کا قانونِ مکافات اُن کے اعمال کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔(120)

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝١٢١

اور آپ جب (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) جنگِ اُحد کے وقت صبح سویرے اپنے گھر سے اپنے ساتھی مومنین کو جنگ کے مناسب مقامات پر متعیّن کرنے کے لیے نکلے تھے، اللہ ہر امر کا جاننے والا اور سننے والا ہے۔(121)

اِذْ هَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١٢٢

جب تم میں سے دو گروہ ہمّت ہارنے کا ارادہ کر رہے تھے، اللہ تو دونو کا نگران، مددگار اور کارساز تھا۔ مومنین کو اللہ پر پورا اعتماد ہونا چاہیے(اٰلِ عمرٰن3:152)۔(122)

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢٣

اللہ نے تمہاری بدر کے میدان میں مدد فرمائی حال آں کہ تم کمزور تھے۔ لہٰذا تم ہمیشہ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو تا کہ تمہاری سعی وجُہد بھرپور نتائج کی حامل ہو اور تمہاری صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی رہے۔(123)

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝١٢٤

اور اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جب تُو میدانِ بدر میں ہی مومنین کو ان کی حوصلہ افزائی کے لیے کہہ رہا تھا کہ کیا یہ امر تمہارے لیے کافی نہیں کہ تمہارا ربّ تین ہزار ملائکہ سے تمہاری مدد کرے(الانفال 8:9،10،12)۔(124)

بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾

کیوں نہیں! وہ تم پر اپنے پورے جوش سے حملہ کردیں اور تم جنگ میں ثابت قدم رہے اور دنیاوی مفادات کو بلند اقدار کی خاطر قربان کردیا تو تمہارا ربّ 5 ہزار ملائکہ سے تمہاری مدد کرے گا جو کفّار کو رعب زدہ کردیں گے(الانفال12:8)۔(125)

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى لَـكُمۡ وَلِتَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُكُمۡ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِۙ ﴿۱۲۶﴾

اللہ نے ملائکہ سے نُصرت صرف اس لئے عطا فرمائی تاکہ تمہیں اس سے فتح کی خوش خبری مل جائے اور تمہارے قلوب اس سے مطمئن ہوجائیں۔اللہ کے سوا نُصرت کہیں سے نہیں مل سکتی، جو غالب ہے اور ہر شئے کواس کے صحیح مقام پر رکھتے ہوئے کسی کوان حدود سے متجاوز نہیں ہونے دیتا(الانفال10:8)۔(126)

لِيَقۡطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡ يَكۡبِتَهُمۡ فَيَنۡقَلِبُوۡا خَآئِبِيۡنَ ﴿۱۲۷﴾

تاکہ وہ دین کی اقدار سے انکار کرنے والوں میں سے منتخب اور سرکردہ افراد کو کاٹ کر رکھ دے یا رسوا کرکے شکست دے دے اور وہ خاسر و ناکام لوٹ جائیں۔(127)

لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ اَوۡ يُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ سرکش وحدود شکن ہیں۔ ان میں سے کس کی طرف اللہ معذرت کی صورت میں خوش گوار نتائج لیے متوجّہ ہوتا ہے یا سرکشی کی حالت میں اعمال کی سزا دیتا ہے، اس امر میں تیرا کوئی دخل نہیں۔(128)

ع 13 9 4

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے، اللہ

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢٩

کے قوانین کے تابع ہے اور اسی کے پروگرام کے لیے سرگرمِ عمل۔ جو حفاظت لینا چاہے اسے حفاظت عطا کر دیتا ہے (البقرۃ 2:284، المآئدۃ 5:18، 40، العنکبوت 29:21. الفتح 48:14) اور جو زندگی کی شادابیوں سے محروم رہنا چاہے وہ محروم کر دیا جاتا ہے۔ اللہ کی صفت تو حفاظت اور سامانِ نشوونما عطا کرنا ہے۔ (129)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٣٠

اے دین پر ایمان لانے والو! کئی گنا بڑھا چڑھا کے رِبا نہ کھاؤ (البقرۃ 2:245، 275-276) اور اللہ کے احکام و قوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھا کرو تا کہ تم خوشحالی اور کامیابی کی منزل پالو۔ (130)

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝١٣١

اور جہنّم کی اُس آگ سے بچو جو دین کے نظام سے انکار کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ (131)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝١٣٢

تم اللہ اور رسول ---- دین کے نظام کی اطاعت کرتے رہو تا کہ تمہیں زندگی کی خوش حالیاں حاصل ہو جائیں اور تمہاری ذات کی نشوونما بھی ہوتی رہے۔ (132)

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝١٣٣

اور اپنے نشوونما دینے والے کی طرف سے حفاظت اور اُس جنّت کے حصول کے لیے جو پوری کائنات کو محیط ہے (الحدید 57:21)، ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہا کرو۔ یہ جنّت اُن کے لیے تیار کی گئی ہے جو اپنی زندگی کو اللہ کے قوانین سے

پورے طور پر ہم آہنگ رکھتے ہیں۔ (133)

الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ‌ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ‌ۚ‏ ﴿۱۳۴﴾

جو آسودگی و خوش حالی اور تنگ دستی میں بھی اپنا زائد از ضرورت مال، دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے ہیں اور غصّے کی زائد توانائیوں کو ضرورت کی جگہ منتقل کر کے اپنی ذات اور معاشرے کے توازن کو قائم رکھنے والے اور لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ حسن کارانہ انداز سے معاشرے کا توازن و تناسب صحیح رکھنے والوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے۔ (134)

وَالَّذِيۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِهِمۡ ۖ وَمَنۡ يَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ ۖ وَلَمۡ يُصِرُّوۡا عَلٰى مَا فَعَلُوۡا وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ‏ ﴿۱۳۵﴾

یہ لوگ جب کبھی غلطی سے کوئی نازیبا حرکت کا ارتکاب کر بیٹھیں یا اپنی ذات کا نقصان کر لیں تو اللہ کے قوانین کو اپنے سامنے لے آتے ہیں اور اپنی معصیتوں کے ضمن میں اللہ سے حفاظت طلب کرتے ہیں اور اللہ کے سوا جرائم سے حفاظت دینے والا اور کون ہے؟ ایسے لوگ غلط کام کے سرزد ہونے پر اس پر جم نہیں جاتے اور اس بات کو سمجھتے ہیں۔ (135)

اُولٰۤٮِٕكَ جَزَآؤُهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَجَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ‌ؕ وَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَؕ‏ ﴿۱۳۶﴾

اُن کے ربّ کی طرف سے ایسے لوگوں کی جزا حفاظت اور جنت کے وہ سدا بہار باغات ہیں جن کے نیچے سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے اور جن کی شادابی میں کبھی فرق نہیں آتا۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ صالح اعمال کرنے والوں کے لیے یہ کیسا ہی اچھا

مٹا دے۔

اجر ہے۔(136)

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۳۷

تم سے پہلے، بہت سے خود ساختہ نظام ہائے حیات گزر چکے۔ لہٰذا، تم زمین میں چل پھر کر ان لوگوں کا انجام دیکھ لو جو صداقت کے قائل تو تھے مگر عملاً اسے جھٹلاتے رہے۔(137)

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۱۳۸

یہ قرآن، انسانیت کے لیے قوانین وحقائقِ زندگی کا واضح بیان اور سرچشمۂ ہدایت ہے اور متّقین کے لیے مرقّعِ عبرت وموعظت۔(138)

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳۹

تم میں جسمانی، فکری اور سیرت کی کمزوری نہیں ہونی چاہئے اور نہ تم اُن اسباب کو پیدا ہونے دو جن سے حُزن پیدا ہوتا ہو۔ اگر تم مومن رہے تو تم ہی غالب و متمکّن رہو گے۔(139)

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۴۰

اگر جنگ میں تمہیں کوئی نقصان پہنچا ہے تو دوسری قوم کو بھی ویسا ہی نقصان ہوا ہے۔ ہمارا قانون انسانوں میں حالات کو ادلتا بدلتا رہتا ہے تاکہ اللہ کے یہاں ایمان والوں کے ایمان کی پرکھ ہو جائے کہ اس میں کس قدر پختگی آئی ہے اور تم میں سے کون اپنے ایمان کی عملی شہادت پیش کرتا ہے۔ قوانینِ الٰہی کی Violation کرنے والے اللہ کے یہاں پسندیدہ نہیں۔(140)

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۴۱

یہ اس لیے کہ اللہ صاحبِ ایمان لوگوں کی کمزوریاں دور کر کے ان میں استحکام پیدا کر دے اور نظام سے انکار

کرنے والوں کو بتدریج کمزور کرتے ہوئے ختم کردے۔(141)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ایسے ہی جنّت میں داخل ہوجاؤ گے حال آں کہ ابھی تک اللہ کی طرف سے تمہاری پرکھ تو ہوئی ہی نہیں جس سے یہ واضح ہوجائے کہ تم میں سے کون نظام کے قیام کے لیے جدّ وجُہد کرتا ہے اور کون ثابت قدم رہتا ہے (البقرۃ 214:2، اَلتَّوبۃ 16:9)۔(142)

ع 14 14 5

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾

تم دین کے Cause کی خاطر شہادت کی موت کی، اس کا سامنا کرنے سے پہلے ہی، تمنّا کیا کرتے تھے۔ سو، اب تم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔(143)

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم تو صرف اللہ کا رسول، پیامبر ہی ہے۔ اس سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔ اگر یہ وفات پا جائے یا قتل کردیا جائے تو کیا تم اپنے پہلے عقائد پر لوٹ جاؤ گے؟ جو اپنی پہلی رَوِشِ زندگی پر لوٹ جائے گا تو وہ اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اللہ، قوانین کی پوری پوری اطاعت کرنے والوں کو عنقریب پورا پورا اجر دے گا۔(144)

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

کسی ذی حیات کو اللہ کے قانون کے بغیر موت نہیں اور یہی قانون انسان کی موت کا تعیّن کرتا ہے (فاطر 11:35)۔ جو شخص دنیاوی زندگی کے فائدوں کا آرزو

مند ہے تو ہم اسے اس میں سے دے دیتے ہیں اور جو حیاتِ اُخروی کا اجر چاہتا ہے تو ہم اس میں سے اسے دے دیتے ہیں (بنی اسرآئیل 17:18-19)۔ ہم ان کو، جو اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو اُس کے قانون کے مطابق صرف میں لاتے ہیں، ان کی کوششوں کے بھرپور نتائج دیتے ہیں۔ (145)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝١٤٦

کتنے ہی انبیاء ہیں جن کے ساتھ مل کر انسانوں کی بہت سی جماعتوں نے جنگیں لڑیں۔ اللہ کے Cause کی خاطر لڑتے ہوئے نہ ان میں کمزوری آئی نہ وہ عسکری لحاظ سے کمزور اور مغلوب ہوئے۔ اللہ ایسے لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اپنے نصب العین کے حصول کے لیے استقامت اور ثابت قدمی سے کام لیتے ہیں۔ (146)

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝١٤٧

ان کے لبوں پر آرزو ہوتی تو صرف یہ کہ اے ہمارے ربّ! ہم کسی بات میں حد سے تجاوز کر جائیں اور ہم سے کوئی فرو گزاشت ہو جائے تو اس کے مضر اثرات سے ہمیں محفوظ رکھنا اور ہمارے قدموں میں لغزش نہ آنے پائے اور کفار پر ہمیں نصرت عطا فرمانا۔ (147)

15 ع 5 6

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٤٨ ع

اللہ نے انہیں دنیاوی زندگی کے خوش گوار نتائج عطا فرمائے اور اخروی زندگی کے حسین ثمرات بھی۔ اللہ، حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (148)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ۝١٤٩

اے اہلِ ایمان ! اگر تم اقدارِ مطلقہ سے انکار کرنے والوں کی باتوں پر چلو گے تو وہ تمہیں الٹے پاؤں لوٹا دیں گے ۔ تو تم واپس پلٹ کر نقصان اٹھانے والے ہوجاؤ گے۔ (149)

بَلِ اللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ‌ۚ وَهُوَ خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ ۝١٥٠

یہ کفّار نہیں، بلکہ تمہارا رفیق و کارساز تو اللہ ہے اور وہ بہترین معاون و مددگار ہے۔ (150)

سَنُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ اَشۡرَكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا‌ ۚ وَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ‌ ؕ وَبِئۡسَ مَثۡوَى الظّٰلِمِيۡنَ ۝١٥١

ہم جلد ہی دین کی اقدار سے انکار کرنے والوں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے اس لیے کہ وہ دوسری قوّتوں کو اللہ کا ہمسر سمجھتے ہیں جس کی کوئی سند اللہ نے نہیں اتاری۔ ان کے مطلق رہنے کی جگہ جہنّم ہے اور قانون شکن لوگوں کے لیے یہ سخت اذیّت ناک جگہ ہے۔ (151)

وَلَقَدۡ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗۤ اِذۡ تَحُسُّوۡنَهُمۡ بِاِذۡنِهٖ‌ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلۡتُمۡ وَتَنَازَعۡتُمۡ فِى الۡاَمۡرِ وَعَصَيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰٮكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ‌ ؕ مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ ‌ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمۡ عَنۡهُمۡ لِيَبۡتَلِيَكُمۡ‌ۚ وَلَقَدۡ عَفَا عَنۡكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝١٥٢

اللہ نے اپنا وعدہ سچّا کر دکھایا جب تم جنگِ اُحد میں انہیں، اللہ کے حکم کے مطابق، کاٹ رہے تھے۔ پھر وہ لمحہ بھی آیا کہ تم میں کمزوری آئی اور تم رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حکم کے بارے میں آپس میں بحث کرنے لگے اور تم نے محبوب چیز ---- فتح کو دیکھ چکنے کے بعد، حکم کو نظر انداز کر دیا۔ تم میں سے کچھ نے مفادِ عاجلہ ---- مالِ غنیمت کو چاہا اور کچھ نے حیاتِ اُخروی کے ثمرات کو۔ پھر تمہاری توجّہ دشمن سے دوسری طرف، مالِ غنیمت کی طرف ہوگئی تا کہ تمہاری پرکھ ہوجائے اور

تمہاری ذات کا استحکام یا کمزوریاں ظاہر ہو جائیں۔ جب اپنی غلطی کا احساس کر کے تم اپنے جنگی مقام پر آ گئے تو اللہ نے تمہاری لغزش سے درگزر فرمایا۔ اللہ، مومنین کو میدانِ جنگ میں فتوحات سے نوازنے والا ہے۔ (152)

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ
فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا
فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥٣﴾

جب تم دور بھاگے جا رہے تھے اور پیچھے کسی کو مڑ کر دیکھتے بھی نہ تھے اور، رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم تمہیں پیچھے سے پکار رہا تھا، لہٰذا تمہیں نقصان پہ نقصان پہنچا تا کہ تم اس چیز، مالِ غنیمت کا غم نہ کرو جو تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے اور نہ اس تکلیف پر رہینِ غم و اندوہ ہو جاؤ جو تمہیں اپنے مقام پر جمے رہنے کی وجہ سے پہنچے۔ جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔ (153)

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى
طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ
بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ
مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ
مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ
صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ﴿١٥٤﴾

پھر اللہ نے تم میں سے ایک جتھّے کو جنگ کی شدّت اور حُزن و کرب کے بعد سکون اور اطمینان عطا فرمایا اور دوسرے منافقین کے گروہ کو اپنی جان کی فکر پڑی تھی۔ وہ اللہ کے بارے میں ناحق جاہلانہ بدگمانیاں کر رہا تھا۔ کہتے تھے کہ کسی معاملے میں فیصلہ کرنے کا ہمارا بھی کوئی اختیار ہونا چاہیے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کر دے کہ تمام معاملات میں فیصلے کرنے کا کامل اختیار اللہ ہی کو ہے۔ یہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپائے ہوئے ہیں جو تجھ پر ظاہر نہیں کر رہے۔ کہتے

ہیں کہ اگر جنگ کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ ہم پر ہوتا تو ہم یہاں آ کر قتل نہ ہوتے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ تم اگر گھروں میں بھی رہتے تو جن مومنین پر جنگ واجب قرار دی جاتی وہ از خود میدانِ جنگ کی طرف آ جاتے تا کہ اللہ، جو کچھ تمہارے سینوں میں مستور ہے اس کی پرکھ کرا کے تمہارے دلوں میں جو کچھ کھوٹ ہے، اسے نکال دے۔ اللہ سینوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔ (154)

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۙ إِنَّمَا
16 ع 7 7 اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ
عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾

جنگِ اُحد میں جس دن دو جماعتیں آمنے سامنے آئیں تو جو لوگ میدانِ جنگ سے ہٹ گئے تھے، مفادِ عاجلہ، مالِ غنیمت کی خاطر ان کے جذبات نے ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے۔ ان کے ایمان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ اللہ نے ان کی لغزش سے درگزر فرمایا۔ اللہ، بڑا متین، پُر وقار اور بُردبار ہے اور اپنے قوانین کے مطابق چلنے والوں کو حفاظت عطا کرنے والا ہے۔ (155)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا
لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا
عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي
قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾

اے اہلِ ایمان! تم اُن مستقل اقدارِ وحی سے انکار کرنے والوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے بھائی بندوں سے، جو زمین میں طلبِ معاش کے لیے چلے جاتے یا جنگ میں شامل ہو جاتے ہیں، کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے ساتھ گھروں میں رہتے تو نہ مرتے نہ قتل ہوتے۔ اللہ یہ باتیں تمہیں اس لیے بتا رہا ہے تا کہ وہ

تمہاری اس جہاد کی زندگی اور اس کے ثمرات کی وجہ سے کفّار کے دلوں کو تأسّف و پشیمانی کی آماجگاہ بنادے۔ وہ بامقصد زندگی کے Concept سے بے بہرہ ہیں۔ ورنہ جینا اور مرنا تو اللہ کے قانون کے مطابق وقوع پذیر ہوتا ہی رہتا ہے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو اللہ کو اس کے مقاصد و مضمرات کی بصیرت Insight حاصل ہے۔ (156)

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿١٥٧﴾

اگر تم اللہ کے Cause کی خاطر قتل کر دیے جاؤ یا مر جاؤ، اللہ کی طرف سے حفاظت اور رحمت اس توشہ سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ (157)

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾

اگر تم کو طبعی موت ہی آجائے یا قتل کر دیئے جاؤ تو پھر بھی اللہ کے قانونِ مکافات کی جانب ہی لے جائے جاتے ہو۔ (158)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٥٩﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ اللہ کی طرف سے رحمت کی بدولت ہے کہ تو ان کے لیے نرم دل واقع ہوا ہے۔ اگر تو دُرشت مزاج اور سخت دل ہوتا تو یہ تیرے اردگرد سے تتر بتر ہو گئے ہوتے۔ لہٰذا، تُو ان کی کوتاہیوں سے درگزر کیا کر اور ان کے لیے اللہ سے حفاظت طلب کرتا رہ اور معاملاتِ زندگی میں ان سے مشاورت کیا کر (الشُّورٰی 38:42)۔ جب تُو کسی معاملے میں پختہ عزم کر لے تو اللہ کے قوانین کی محکمیّت پر پورا

پورا بھروسا اور اعتماد رکھ۔ اللہ، ثابت قدمی اور خلوص کے ساتھ جمے رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (159)

اِنۡ يَّنۡصُرۡكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَـكُمۡ ۚ وَاِنۡ يَّخۡذُلۡكُمۡ فَمَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ‌ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾

اگر اللہ کی مدد تمہارے شاملِ حال رہے گی تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکے گا اور اگر وہ تمہیں بے یار و مددگار چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا۔ مومنین تو اللہ پر ہی پورا پورا بھروسا اور اعتماد کرتے ہیں۔ (160)

وَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنۡ يَّغُلَّ ‌ؕ وَمَنۡ يَّغۡلُلۡ يَاۡتِ بِمَا غَلَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ‌ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۱﴾

کسی نبی سے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ وحی میں سے کوئی چیز مخفی رکھے۔ اور عام انسانوں میں سے جو کوئی وحی میں خیانت کرے گا تو مرنے پر ظہورِ نتائج کے لیے یک بارگی اُٹھائے جانے کے دن وہ اس کے سامنے آجاتی ہے۔ پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا اجر دے دیا جاتا ہے اور اس میں ذرّہ بھر کمی نہیں کی جاتی۔ (161)

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَ اللّٰهِ كَمَنۡۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاۡوٰهُ جَهَنَّمُ‌ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۶۲﴾

جو شخص اللہ کے احکام و قوانین کی برضا و رغبت پوری پوری اطاعت کرے کیا وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو ان امور کی طرف رجوع کرے جو اللہ کے قوانین کے مطابق نہ ہوں۔ اس کا انجام سخت عذاب اور اس کی جائے قیام جہنّم ہے۔ (162)

هُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ اللّٰهِ ‌ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶۳﴾

اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے والوں کے، اللہ کے یہاں، درجات متعیّن ہوتے ہیں (النّساء 96:4، الانعام 84:6، 133، 166، الانفال

4:8، التّوبة 20:9، بنی اسرآئیل 21:17، طٰہٰ 75:20، الاحقاف 19:46، الحدید 10:57)۔ جو کچھ وہ کرتے رہتے ہیں، اللہ کو اس کی بصیرت Insight حاصل ہے۔(163)

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمۡ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ ۚ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۶۴﴾

النصف

اللہ نے یقیناً، مومنین پر احسان فرمایا جب اس نے انہی میں سے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم بھیجا جو اُس کی آیات ان کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اِن آیات کی اتباع سے ان کی ذات کی نشو ونما ہوتی جاتی ہے۔ انہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور اس کتاب کی غرض و غایت بھی سمجھاتا ہے۔ اس سے پہلے یہ لوگ مطلقاً راہ گم کردہ اور سرگرداں پھر رہے تھے (البقرۃ 129:2، الجمعۃ 2:62)۔(164)

اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتۡکُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَیۡہَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰی ہٰذَا ؕ قُلۡ ہُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۶۵﴾

اور جب تمہیں اُحد میں نقصان پہنچا، تم بدر میں انہیں اس سے دو چند نقصان پہنچا چکے تھے۔ اب اُحد میں تم کہتے ہو کہ یہ مصیبت کہاں سے آ گئی؟ اے رسول! صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں سمجھا دے کہ یہ تمہاری اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ہے۔ اللہ نے ہر چیز کے لیے قوانین مقرّر کر رکھے ہیں۔(165)

وَمَاۤ اَصَابَکُمۡ یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ فَبِاِذۡنِ اللّٰہِ وَلِیَعۡلَمَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۶۶﴾ۙ

جس روز دونوں جماعتیں آمنے سامنے تھیں تو جو مصائب تم کو پہنچے وہ اللہ کے قانون کے مطابق پہنچے تاکہ مومنین استحکام اور پختگیٔ ذات کا اندازہ

کرلیں۔ (166)

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ۚ ﴿١٦٧﴾

اور منافقین بھی واضح طور پر جان لیے جائیں۔ ان منافقین سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کے دین کے نظام کے قیام و استحکام کی خاطر جنگ کرو یا دفاع ہی کرو۔ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں علم ہوتا کہ جنگ ہوگی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ ہوتے۔ واقعتاً، آج کے دن یہ ایمان کی نسبت کفر کے زیادہ قریب ہیں۔ منہ سے ایسی باتیں کہہ رہے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں۔ جو کچھ یہ چھپا رہے ہیں، اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ (167)

الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٦٨﴾

خود تو گھروں میں بیٹھے رہے اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو قتل نہ ہوتے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے کہہ دے کہ اگر تم اپنی بات میں سچّے ہو تو ذرا موت کو اپنے سے دور ہٹا کر تو دکھاؤ۔ (168)

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۙ ﴿١٦٩﴾

جو لوگ اللہ کی راہ میں جان نثار کردیں انہیں مُردہ نہ خیال کیا کرو بلکہ وہ زندہ ہیں (البقرۃ 2:154) اور اپنے ربّ کی طرف سے اُن کو اُن کی ذات کی نشو ونما کا سامان ملتا رہتا ہے (الحج 22:58)۔ (169)

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۙ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ ۙ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٧٠﴾

اللہ نے انہیں جو نعماء عطا فرمائی ہیں، اُن پر وہ شاداں و فرحاں ہیں اور اِس پر بھی کہ جو رفقاء دنیا میں اُن سے پیچھے رہ گئے ہیں اور ابھی ان سے آکر نہیں ملے، انہیں

17 ع 16 8 يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ‏

اِن کی قربانیوں کے باعث دنیاوی معاشرے میں کوئی خوف وحُزن نہیں۔ (170)
اللہ کی طرف سے نعمتوں اور عطاءِ درجات پر خوش ہیں۔ اللہ مومنین کے اجر کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ (171)

اَلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ۛؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ وَاتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ۚ‏

جن لوگوں نے جنگِ اُحد میں زخم خُوردگی کے بعد بھی اللہ اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی Call پر لبیک کہا اور جنگ کے لیے نکل آئے ان کے لیے، اور جنہوں نے اُن میں سے اپنی ذمّہ داریوں سے بڑھ کر فریضہ ادا کیا اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہے، ان کے لیے اجرِ عظیم ہے۔ (172)

اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَـكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖ وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ‏ ۝

یہ وہ افراد ہیں جن سے جب لوگوں نے کہا کہ تمہارے دشمنوں نے عسکری قوّت مجتمع کر لی ہے اس لیے ان سے ڈرتے رہنا تو ڈرنے کے بجائے ان کا ایمان اور پختہ ہوگیا اور انہوں نے کہا کہ اللہ ہماری مدد کے لیے کافی ہے اور ہمارے معاملات کا بہترین نگران بھی۔ (173)

فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ‏ ۝

پھر وہ اللہ کی طرف سے میدانِ جنگ میں فتح اور مالِ غنیمت کے ساتھ واپس لوٹے اور انہیں کوئی ضرر نہ پہنچا اور انہوں نے اللہ کے قوانین و احکام کی برضا و رغبت پوری پوری اتباع کی۔ اللہ، عظمتوں کا مالک اور جنگ میں فتوحات عطا فرمانے والا ہے۔ (174)

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

یہ تو مخالف قوّتیں ہیں جو اپنے دوستوں سے مومنوں کو خوف دلاتی رہتی ہیں۔ پس، اگر تم مومن ہو تو ان سے ہراساں نہ ہونا اور صرف میرے قوانین کی خلاف ورزی ہی سے ڈرتے رہنا۔ (175)

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جو لوگ دین کی اقدار سے انکار کے راستے پر تیزی سے آگے ہی آگے بڑھتے جا رہے ہیں، اس سے تجھے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ یہ اللہ یعنی دین کے نظام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے لیے اُخروی زندگی میں کوئی حصّہ نہ رکھے اور ان کے لیے عظیم عذاب ہوگا۔ (176)

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾

جن لوگوں نے ایمان کے بجائے، کفر اختیار کر لیا، وہ اللہ---- دین کے نظام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (177)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

کفّار یہ خیال نہ کریں کہ یہ جو ہم ان کو مہلت دیے جاتے ہیں تو یہ ان کے لیے نفع بخش ہے۔ ہم انہیں مہلت اس لیے دیے جا رہے ہیں تاکہ ان کے جرائم میں اضافہ ہوتا جائے۔ ان کے لیے ذلّت آمیز عذاب ہے۔ (178)

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۖ

ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ تم مومنین کو اسی حالت میں رہنے دے جس میں تم اب ہو حتّٰی کہ طیّب---- دل و دماغ اور اخلاق و اطوار کے لحاظ سے خوش آئند افراد کو

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ
عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾

خبیث-----مکّار اور دھوکا دینے والے افراد سے متمیّز کر کے الگ الگ نہ کردے۔ اور اللہ غیب سے کسی کو مطّلع کرنے کا پابند Binding نہیں (الجن 27-26:72) لیکن وہ رسولوں کو اپنی مشیّت کے مطابق وحی کے لیے منتخب کر لیتا ہے۔ لٰہذا، تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو۔ اگر تم ان پر ایمان رکھو گے اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہو گے تو تمہارے لیے اجرِ عظیم ہے۔(179)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ 18 ع 9 9
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾

وہ لوگ جنہیں اللہ نے اپنی نعمتوں میں سے عطا فرمایا ہے، جہاں رزق کا انفاق کرنا ہو وہاں نہ کریں، یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ ان کے لیے اچھی رَوِش ہے۔ بلکہ اس سے ان کی صلاحیّتیں اور توانائیاں منتشر ہو جاتی ہیں اور کوئی تعمیری نتیجہ مرتّب نہیں ہو پاتا۔ مرنے پر اعمال کے سامنے لانے کے لیے یک بارگی اُٹھائے جانے کے روز، ان کی گردنوں میں اس کا طوق ڈالا جاتا ہے جسے وہ روک کر رکھتے رہے تھے۔ ارض وسما کی میراث تو اللہ ہی کی ہے (الحدید 10:57)۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے۔(180)

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ
اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وقف لازم
وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾

اللہ نے اُن کی بات سن لی جو کہتے ہیں کہ اللہ تو محتاج ہے۔ ہم سے مانگتا رہتا ہے اور ہم حاجات سے بے نیاز Self Sufficient ہیں۔ ہم لکھے لیتے ہیں جو

اُنھوں نے کہا اور یہ بھی کہ انھوں نے انبیاء کو ناحق قتل کیا۔ ہم اُن سے کہیں گے کہ اب، سب کچھ تباہ کر دینے والے عذاب کا مزہ چکھو۔ (181)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۟

یہ اُن کے اعمال کا نتیجہ ہوگا جو انھوں نے آگے بھیجے۔ اللہ اپنے بندوں کے حقوق میں قطعاً کمی نہیں کیا کرتا۔ (182)

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِىْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۟

یہی لوگ یہود، کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ہمارے پاس سوختنی قربانی کا حکم نہ لائے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ مجھ سے پہلے کتنے رسول تمہارے پاس واضح دلائل لے کر اور، بقول تمہارے، اس سوختنی قربانی کے معجزے کے ساتھ آئے جس کا تم مطالبہ کر رہے ہو؟ اگر تم اپنی بات میں سچّے ہو تو پھر ان کو قتل کیوں کرتے رہے؟ (183)

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۟

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر یہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو تجھ سے پہلے بھی کئی رسولوں کی تکذیب کی گئی جو ان کے پاس واضح دلائل، صحیفے اور منوّر ضابطۂ حیات Illuminating Code of Life لے کر آئے۔ (184)

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ

ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور مرنے پر نتائج اعمال سامنے لانے کے لیے یک بارگی اُٹھائے جانے

فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝١٨٥

کے روز تمہیں پورا پورا اجر دے دیا جاتا ہے (الانبیاء 35:21، العنکبوت 57:29)۔ جس کو جہنّم کی آگ سے دور رکھا گیا اور جنّت میں داخل کیا گیا تو وہ کامیاب رہا۔ دنیاوی زندگی تو صرف دھوکا دینے والی متاع ہے۔ (185)

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝١٨٦

حق و باطل کی اس کشاکش میں تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے حوالے سے تمہاری ذات کی پختگی واستحکام کی آزمائش ہوتی رہے گی (البقرۃ 2: 155) اور تمہیں مشرکین، اور تم سے پہلے کے اہلِ کتاب سے، بہت سی اذیّت ناک باتیں سننا پڑیں گی۔ اگر تم ثابت قدم رہے اور اللہ کے احکام وقوانین کو زندگی کے ہر مرحلے پر پیشِ نظر رکھا تو یہ تمہاری طرف سے بڑی ہمّت کی بات ہوگی۔ (186)

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝١٨٧

جب اہلِ کتاب سے ان کے انبیاء کی وساطت سے اللہ نے یہ پختہ عہد لیا تھا کہ اس وحی کی مستقل اَقدار کو لوگوں سے کھول کر بیان کر دینا اور انہیں چھپانا نہیں تو انہوں نے اس عہد کو بے وقعت سمجھ کو پس پشت ڈال دیا اور حقیر سے دنیاوی مفادات حاصل کر لیے۔ کس قدر برا ہے یہ سودا جو یہ کر رہے ہیں۔ (187)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! ہرگز یہ نہ سمجھنا کہ جو لوگ اپنی کرتوتوں پر خوش ہو رہے ہیں اور ان کاموں کی جو

الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾

انہوں نے کیے ہی نہیں، تعریف سننا پسند کرتے ہیں، عذاب سے گلوخلاصی پالیں گے۔ اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ (188)

ع 19 9 10 وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾

ارض وسما--- کائنات پر اقتدارِ کلّی اللہ ہی کا ہے اور اللہ نے ہر شے کے لیے قوانین بنادیے ہیں۔ (189)

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾

زمین اور فضائی کُرّوں کی تخلیق اور دن رات کی گردش میں، صاحبانِ عقل ودانش کے غوروفکر کے لیے قوانین مضمر ہیں۔ (190)

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

یہ لوگ کھڑے، بیٹھے اور لیٹے یعنی ہر حال میں، اللہ کے قوانین کو اپنی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے اور تخلیقِ کائنات پر غوروفکر کرتے رہتے ہیں اور پکار اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! یہ سلسلۂ کائنات تو نے بے نتیجہ In vain یا تخریبی نتائج پیدا کرنے کے لیے نہیں پیدا کیا (صٓ 27:38)۔ تیری ذات اِن تصوّرات سے بلند ہے۔ ہمیں لاعلمی کے نتیجے میں تباہی کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔ (191)

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

اے ہمارے ربّ! جسے تو جہنّم کی آگ میں ڈال دے تو یقیناً وہ تیری طرف سے ذلّت ورسوائی سے دوچار ہوا اور قانون شکن اور حدود فراموش لوگوں کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ (192)

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ

اے ہمارے ربّ! ہم نے ایک منادی کرنے والے کو

فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ﴿۱۹۳﴾

سنا کہ ایمان کی طرف بلاتا تھا کہ اپنے نشو ونما دینے والے پر ایمان لاؤ۔ سو، ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اے ہمارے نشو ونما دینے والے! ہماری لغزشوں کے مضرّت رساں نتائج سے ہمیں اپنی حفاظت میں رکھنا اور ہماری کوتاہیوں اور ناہمواریوں کے اثرات کو مٹاتے رہنا اور ہمارا انجام اُن لوگوں کی رفاقت ومعیّت میں کرنا جن کی نگاہ میں فرّاخی، قلب میں کشادگی اور ذات میں وسعت پیدا ہو چکی ہو۔ (193)

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

اے ہمارے نشو ونما دینے والے! ظہورِ نتائج کے وقت ہمیں رُسوا نہ کرنا اور اپنے رسولوںؑ کی وساطت سے تو نے جن نعماء کا ہم سے وعدہ کیا تھا، وہ ہمیں عطا فرما دینا۔ بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ (194)

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

لٰہذا، اُن کے نشو ونما دینے والے نے ان کی دعا کو شرفِ قبولیّت بخشا کہ تم میں کوئی عورت ہو یا مرد، میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کیا کرتا (النّساء 124:4)۔ تم ایک دوسرے کی جنس سے ہو۔ جن لوگوں نے قرآنی معاشرہ کے قیام کی خاطر ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور میرے Cause کے لیے اذیّتیں اٹھائیں اور مخالفین سے لڑے اور خود قتل کیے گئے، میں لازماً ان کی لغزشوں کے

مُضر اثرات کو مٹا دیتا ہوں اور انہیں جنّت کے اُن باغات میں داخل کرتا ہوں جن کے نیچے سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے اور ان کی شادابی سدا بہار ہے۔ اللہ کے یہاں سے یہ اُن کے اعمال کا اجر ہے۔ اور اللہ وہ ذات ہے جس کے یہاں اعمال کا حسین ترین صلہ ہے۔ (195)

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ؁١٩٦

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اِن کفّار کا شہروں میں خوش حالی سے آنا جانا، گھومنا پھرنا تجھے کہیں اس فریب میں نہ ڈال دے کہ کفر کی زندگی خوش حالیوں کی زندگی ہے (المؤمن 40:4)۔ (196)

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ؁١٩٧

ان کے یہ عارضی فائدے تھوڑے سے وقت کے لیے ہی ہیں۔ پھر ان کا ٹھکانا جہنّم ہی ہے اور وہ سخت عذاب کی جگہ ہے۔ (197)

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الثلثة الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ؁١٩٨

لیکن جو لوگ اپنے ربّ کے قوانین سے ہم آہنگ رہے، اُن کے لیے سدا بہار باغات ہیں جن کے نیچے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے مہمان نوازی ہے (حٰمٓ السّجدہ 32:41) اور جو کچھ اللہ کے یہاں ہے، وہ ابرار---- بلند کردار، ذات میں وسعت اور قلب میں کشادگی کے حامل افراد کے لیے بہترین ہوگا۔ (198)

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ

اہلِ کتاب میں سے جو اللہ پر اور اُس وحی پر جو تمہیں دی

اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝١٩٩

گئی اور جو انہیں عطا کی گئی، ایمان رکھتے ہیں تو وہ اللہ کے قوانین کے سامنے جھکنے والے ہیں۔ یہ اللہ کی آیات کے عوض، آخرت کے نہ ختم ہونے والے اجر کے مقابلے میں قلیل دنیاوی فوائد حاصل نہیں کرتے۔ اُن کے اجر اُن کے ربّ کے یہاں محفوظ ہیں۔ اللہ کا قانون، اعمال کا حساب بلا تاخیر کرنا شروع کر دیا کرتا ہے۔(199)

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٢٠٠ۧ

اے مستقل اقدارِ وحی پر ایمان لانے والو! ہمّت اور استقلال سے اپنے مؤقّف پر قائم رہو اور ایک دوسرے کی استقامت کا موجب بنو اور اپنی حفاظت کے مستحکم انتظام کے ساتھ، ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہو اور اللہ کے قوانین کو نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دو تاکہ اس طرح تمہاری زندگی کی کھیتیاں پروان چڑھ جائیں۔(200)

(٤) سُوْرَةُ النِّسَاۗءِ

اٰیاتُھا ١٧٦ — رُكُوْعَاتُھَا ٢٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝١

اے انسانو! اپنے نشوونما دینے والے کے قوانین کو ہر لحظہ پیش نظر رکھا کرو جس نے پانی اور مٹّی کی آمیزش سے، لاکھوں کروڑوں سال کے طویل کیمیائی Process کے نتیجے میں وجود میں آنے والے نفسِ

واحدہ سے تمہاری خلقت کی ابتدا کی جس کے اندر تولید کا پورا ساز و سامان، اور نر اور مادہ، دونو کے Genes موروثے موجود تھے۔ اس سے اس کا زَوج opposite sex پیدا کیا (الانعام 99:6، الاعراف 189:7، اَلزُّمر 6:39)۔ پھر ان دونو سے کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو جس کے توسّط سے تم اور رشتہ دار، زندگی کی ضروریات اور دیگر معاملات میں ایک دوسرے کے تعاون کے طلب گار رہتے ہو۔ اللہ، یقیناً تم پر نگران اور حفاظت فرمانے والا ہے۔ (1)

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝۲

اور معاشرے میں تنہا رہ جانے والے یتامیٰ کو جو تمہاری دیکھ بھال میں ہوں، اُن کے مال جائیداد، جب وہ بلوغت کو پہنچ جائیں، اُن کے حوالے کر دیا کرو اور اپنے ردّی نکمّے مال کو اُن کے عمدہ، اچھے مال سے مت بدلا کرو۔ اُن کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر کھا نہ جایا کرو۔ یہ ایک جرمِ عظیم ہے۔ (2)

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝۳ۭ

اگر تمہیں ڈر ہو کہ بے سہارا عورتوں کے حقوق و واجبات پورے ادا نہ کر سکو گے، تو اُن میں سے جو تمہیں پسند ہوں، خوش آئند نظر آئیں، دو دو، تین تین، چار چار، عورتوں سے نکاح کر لو۔ اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم عدل نہیں کر سکو گے تو صرف ایک، یا اُن کنیزوں پر

جنہیں تم اپنے نکاح میں لا چکے، اکتفا کیا کرو۔ یہ امر اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم کثیر العیال ہو کر معاش کے بوجھ تلے نہ دب جاؤ۔ (3)

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَكُمۡ عَنۡ شَىۡءٍ مِّنۡهُ نَفۡسًا فَكُلُوۡهُ هَنِيۡٓـئًا مَّرِيۡٓـئًا ۝٤

عورتوں کو اُن کے مہر، تحفے بطور عطیہ اور بطیبِ خاطر دے دیا کرو۔ وہ اگر دل کی رضا مندی سے تمہارے لیے کچھ چھوڑ دیں تو اسے شوق سے مصرف میں لا سکتے ہو جس میں تمہارے لیے کوئی مشقّت اور برائی نہیں۔ (4)

وَلَا تُؤۡتُوا السُّفَهَآءَ اَمۡوَالَكُمُ الَّتِىۡ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ قِيٰمًا وَّارۡزُقُوۡهُمۡ فِيۡهَا وَاكۡسُوۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝٥

اُن یتامیٰ کو جو ابھی پختہ عقل کو نہ پہنچے ہوں، انہیں اُن کا وہ مال جو تمہاری تحویل میں ہے، نہ دو جو اللہ نے ان کی کفالت Support کے لیے رکھا ہے۔ اس مال میں سے ان کی خوراک، نشوونما اور لباس کا انتظام کرو اور انہیں موزوں تعلیم و تربیّت سے آراستہ کرو۔ (5)

وَابۡتَلُوا الۡيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ رُشۡدًا فَادۡفَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ ۚ وَلَا تَاۡكُلُوۡهَاۤ اِسۡرَافًا وَّبِدَارًا اَنۡ يَّكۡبَرُوۡا ؕ وَمَنۡ كَانَ غَنِيًّا ۚ وَمَنۡ كَانَ فَقِيۡرًا فَلۡيَاۡكُلۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ فَاِذَا دَفَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ فَاَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيۡبًا ۝٦

بے سہارا بچّوں، یتامیٰ کے مضمر جوہروں کے محسوس شکل میں آجانے پر نگاہ رکھو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں (الانعام 153:6، بنی اسرآئیل 34:17)۔ پھر اگر تم ان میں عقل کی پختگی، معاملہ فہمی کی صلاحیّت محسوس کرو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اس خیال سے کہ وہ بالغ ہو جائیں گے، ان کے مال جلدی جلدی فضول خرچی سے Extravagantly نہ کھا جایا کرو۔ جو آسودہ حال

ہو، وہ اپنے آپ کو اس استعمال سے روکے اور، جس کسی کی ضرورتیں کماحقّہ' پوری نہ ہوتی ہوں، وہ دین کے نظام کے احکام کے مطابق استعمال میں لائے۔ جب تم اُن کے مال ان کو واپس لوٹا دو تو اس معاملے پر گواہ لے لیا کرو۔ اللہ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔ (6)

لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ مِمَّا قَلَّ مِنۡهُ اَوۡ كَثُرَ ؕ نَصِيۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ۝

مردوں کے لیے ان کے ماں باپ اور اقربا کے ترکہ میں سے مقرّرہ حصّہ ہے اور عورتوں کے لیے بھی ان کے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے ترکہ میں سے مقررہ حصّہ، خواہ ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ یہ مقرر کردہ حصّہ ہے۔ (7)

وَاِذَا حَضَرَ الۡقِسۡمَةَ اُولُوا الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنُ فَارۡزُقُوۡهُمۡ مِّنۡهُ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝

جب ترکہ کی تقسیم کے وقت اقرباء، بے سہارا لوگ اور وہ جن کا چلتا ہوا کاروبار رُک جائے، موجود ہوں تو اُس ترکہ میں سے انہیں بھی کچھ دے دیا کرو اور انہیں بتا دو کہ یہ قانون اور قاعدے کے مطابق ہے۔ (8)

وَلۡيَخۡشَ الَّذِيۡنَ لَوۡ تَرَكُوۡا مِنۡ خَلۡفِهِمۡ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوۡا عَلَيۡهِمۡ ۖ فَلۡيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلۡيَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ۝

اور یتامیٰ کے سرپرستوں کو اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی سے ڈرتے رہنا چاہیے کہ اگر وہ اپنے پیچھے کمزور، چھوٹے بچے چھوڑ جاتے تو وہ کتنے فکر مند ہوتے۔ لہٰذا، وہ اللہ کے قوانین کو پیشِ نظر رکھا کریں، اُن سے ہم آہنگ رہیں اور سیدھی، صاف اور متوازن بات کیا کریں۔ (9)

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡيَتٰمٰى ظُلۡمًا اِنَّمَا يَاۡكُلُوۡنَ

جو لوگ یتیموں کے مال پر ناجائز تصرّف کرتے ہوئے

ع 1 10 12 فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝۱۰

کھا جائیں تو وہ، گویا اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ (10)

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ
الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا
تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ
لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ
وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ
الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا
تَدْرُوْنَ اَيُّھُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۱

اللہ تمہیں تمہاری اولاد کی وراثت کے بارے میں احکام دیتا ہے۔ لڑکے کے لیے دو لڑکیوں کے برابر حصّہ ہے۔ اگر لڑکیاں دو سے زیادہ ہوں تو ترکہ میں سے ان کے لیے دو تہائی۔ اور اگر لڑکی ایک ہی ہو تو نصف۔ اور ترکہ سے ماں باپ میں سے ہر ایک کا چھٹا حصّہ بشرطیکہ متوفّی کی اولاد ہو۔ اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی وارث ہوں تو اس کی ماں کا تیسرا حصّہ۔ اور اگر اس کے بھائی بھی ہوں تو متوفّی کی وصیّت پوری کرنے اور قرضہ ادا کرنے کے بعد، ماں کا چھٹا حصّہ ہوگا۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور اولاد میں سے وراثتی مفاد کے اعتبار سے کون تم سے زیادہ قریب اور Deserving ہے۔ یہ حصّے اللہ کی طرف سے مقرّر کردہ ہیں۔ اللہ ان باتوں کا علم رکھتا ہے اور ان کی حکمت بھی جانتا ہے۔ (11)

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ
وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ
بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا
تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ
فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ

تمہاری بیویوں کے، اگر ان کی اولاد نہ ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہارا حصّہ نصف ہے۔ اگر ان کی اولاد ہو تو ان کی وصیّت پوری کرنے اور قرضہ ادا کرنے کے بعد، تمہارا حصّہ 1/4 ہے۔ اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو

بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ
وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ
كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ﴿۱۲﴾

تمہارے ترکہ میں سے تمہاری بیویوں کا 1/4 حصّہ ہے اور اگر تمہاری اولاد ہو تو تمہاری وصیّت پوری کرنے یا قرضہ ادا کرنے کے بعد، اُن کا آٹھواں حصّہ ہے۔ اور اگر متوفّی مرد ہو یا عورت جس کی میراث تقسیم طلب ہے، اور اس کی اولاد نہ ہو اور اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان میں ہر ایک کا چھٹا حصّہ۔ اور اگر یہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو وصیّت پوری کرنے اور قرضہ ادا کرنے کے بعد، بشرطیکہ کسی کو خسارہ نہ دیا گیا ہو، سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور ہمیشہ اصول اور قانون کے مطابق فیصلہ کرنے والا اور بُردبار ہے۔ (12)

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ
جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

یہ اللہ کی مقرّر کردہ حدود Limitations ہیں۔ جو اللہ اور رسول ---- دین کے نظام کی اطاعت کرتا ہے اللہ اسے ایسے سدا بہار باغات میں داخل کرتا ہے جن کے نیچے سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت بڑی Achievement ہے۔ (13)

ع 2 4 13
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ
نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾

اور جو اللہ اور رسول --- نظامِ مملکت کے نافذ کردہ احکام کی نافرمانی کرتا ہے اور اللہ کی مقرّر کردہ حدود سے تجاوز کرتا ہے تو اُسے جہنّم کی آگ میں داخل کرتا ہے۔ اسی

میں رہے گا۔ اس کے لیے ذلّت آمیز عذاب ہے۔(14)

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا
عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي
الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ
سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾

تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا ارتکاب کریں تو اپنے میں سے چار گواہ لاؤ۔ اگر وہ اس امر کی شہادت دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں پابند کر دو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ کا قانون ان کے لیے اس صورتِ حال سے نکلنے کا Way out تجویز کر دے۔(15)

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا
فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾

اور تم میں سے دو مرد ایسی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں تو ان دونو کو سزا دو۔ اگر وہ غلطی کا احساس کر کے غلط رَوِش چھوڑ دیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان سے درگزر کرو۔ بے شک، اللہ توجہ فرمانے والا اور ان کی ذات کے لیے سامانِ نشوونما عطا فرمانے والا ہے۔(16)

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ
يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

اللہ کے یہاں توبہ صرف اُن لوگوں کی ہے جو لاعلمی سے کوئی ایسا کام کر بیٹھیں جس کے ظاہر ہونے پر انہیں شرم محسوس ہو، پھر جلد ہی اپنی غلطی کا احساس کر کے صحیح رَوِشِ زندگی اپنا لیں، اللہ ایسے ہی لوگوں کی طرف رحمت سے توجّہ فرماتا ہے۔ اللہ کو ہر معاملۂ زندگی کا علم ہوتا ہے اور اس کی حکمت، فلاسفی بھی۔(17)

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا
حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ

اُن لوگوں کے لیے توبہ نہیں جو جرائم کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں حتّٰی کہ ان میں سے کسی کو جب موت آجائے

يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾

تو کہے کہ میں اب غلط رَوِشِ زندگی کو چھوڑ کے توبہ کرتا ہوں۔ اور نہ توبہ ان کی ہے جو دین کی مستقل اقدار کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہیں اور اسی حالت میں مر جائیں۔ ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (18)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاۗءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَـيْـــًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿١٩﴾

اے اہلِ ایمان! تمہارے لیے یہ بات حلال نہیں کہ تم اُن عورتوں کے، جن کی طبیعت اس بات کو بادل نخواستہ قبول کرے، وارث بن جاؤ اور اگر وہ تم سے الگ ہونا چاہیں تو انہیں اس مقصد کے لیے روکے نہ رکھو کہ تم اس میں سے، جو تم نے انہیں عطیۂ دے رکھا ہے، کچھ لے لو سوائے اس صورت کے کہ وہ کسی کھلی ہوئی بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ تم اپنی بیویوں کے ساتھ دین کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کیا کرو۔ اگر تم کو ان کی کوئی بات ناگوار محسوس ہو تو ایسا بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور اللہ نے اس میں حال اور مستقبل کی کثیر فضیلتیں رکھ دی ہوں۔ (19)

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىھُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَـيْـــًٔـا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٢٠﴾

اگر تم، نباہ ممکن نہ رہنے کی صورت میں، ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لے آنے کا ارادہ کرلو اور تم پہلی بیوی کو ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اُس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ اُن کی طرف سے کسی بے حیائی کے ارتکاب کے بغیر کیا تم محض اُن پر بے حیائی کا بہتان اور جرمِ صریح

کا الزام عائد کر کے کچھ واپس لینا چاہتے ہو؟ (20)

وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ
وَّأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾

تم اُن سے اپنا مال واپس لے کیسے سکتے ہو حال آں کہ تمہارے مابین زناشوئی کے تعلّقات رہے ہیں اور وہ تم سے حقوق کے تحفّظ کا پختہ عہد بھی لے چکی ہیں۔ (21)

ع 3 8 14

وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ
سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾

اُن عورتوں سے نکاح نہ کیا کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں سوائے اس کے جو پہلے ہو چکا۔ یقیناً یہ بے حیائی اور انتہائی نفرت کا فعل ہے اور بہت بُرا دستور۔ (22)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ
وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي
أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ
وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم
بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا
بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا
رَّحِيمًا ﴿٢٣﴾

تم پر حرام کر دی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو، تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری بیوی کی پہلے شوہر سے لڑکیاں جو تمہاری آغوش میں پرورش پا چکی ہوں اور تم ان بیویوں سے مباشرت کر چکے ہو۔ اگر تم نے ان سے خلوت نہ کی ہو تو تم پر ان لڑکیوں سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور حرام ہیں تم پر تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں اور یہ بھی حرام ہے کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں لے آؤ ما سوائے اس امر کے جو گزر چکا۔ بلاشبہ، اللہ کا قانون تو تمہاری حفاظت اور تمہاری ذات کی نشوونما کے لیے ہے۔ (23)

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ
كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ
تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا
اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٢٤ الجزء 5

اور شادی کر کے اپنی عِصمت کی حفاظت کرنے والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں ماسوائے اُن کنیزوں کے جو پہلے تمہارے نکاح میں ہیں۔ یہ تمہارے لیے اللہ کا حکم ہے۔ اُن کے علاوہ، سب عورتیں تمہارے لیے نکاح کی خاطر حلال ہیں کہ تم اپنے مال صرف کر کے انہیں شادی کے لیے حاصل کرو بشرطیکہ نکاح کے تمام حدود و قیود، حقوق و فرائض اور غرض و غایت اور پاک دامنی کو ملحوظ رکھا جائے، محض شہوت رانی کے لیے نہیں۔ پھر تم ان سے منفعت طلبی کرو تو ان کو مقرّر کردہ مہر دے دو۔ اور اگر بعد میں مقرّر کردہ مہر میں کچھ تبدیلی رضامندی سے کرلو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اللہ احکام کی حکمت، غرض و غایت جانتا ہے۔ (24)

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ
الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ
الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ
بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ
اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ
نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ
خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ع 4 3 1
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٥ ع

تم میں سے اگر کسی کو استطاعت نہ ہو کہ آزاد مومن عورت سے نکاح کر سکے تو وہ تم میں کسی کی مِلک مومن کنیزوں میں سے کسی کے ساتھ نکاح کرلے۔ اللہ تمہارے ایمان پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ تم ایک دوسرے سے معاشرتی حیثیت میں یکساں ہو۔ تم اِن سے اُن کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرواور قرآنی نظام کے نافذ کردہ قوانین کے مطابق، اُن کے مہر انصاف کے مطابق Justly اُن کو دے دو۔ اِن کنیزوں سے نکاح کی غرض و غایت Conjugal

Life ہو نہ کہ محض شہوت رانی کرنا، نہ چوری چھپے کی دوستی، آشنائی کرنے والی ہوں۔ جب وہ نکاح کر کے حفاظت میں آ جائیں تو اگر کوئی بے حیائی کی حرکت کر بیٹھیں تو آزاد عورتوں کی نسبت اِن کی سزا نصف ہے۔ یہ کنیز سے نکاح کرنے کی رعائت تم میں سے اُن کے لیے ہے جو جنسی لغزش کے نتائج سے ڈرتے ہوں۔ اگر تم حفظِ عصمت پر ثابت قدم رہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے (النّور 24:33)۔ اللہ، تخریب سے حفاظت عطا کرنے والا ہے اور ذات کی نشوونما کا ضامن بھی۔ (25)

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۲۶

اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام واضح طور پر تمہیں بتا دے، اور تم سے پہلے لوگوں کو جو دستور اور قوانین دیئے گئے تھے، اُن کی طرف تمہاری رہنمائی کر دے اور تم پر توجہ فرمائے۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے اور اپنے احکام کی حکمت اور غرض و غایت بھی جانتا ہے۔ (26)

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝۲۷

اللہ تو چاہتا ہے کہ تم پر اپنی رحمت سے توجہ فرمائے مگر جو لوگ اپنے جذبات اور خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ تم حق کی اساس و بنیاد سے مُنحرف ہو جاؤ۔ (27)

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝۲۸

انسان اپنی خِلقت میں کمزور ہے اور اللہ چاہتا ہے کہ وحی کی روشنی میں تم پر فرائض اور ذمّہ داریوں کا بوجھ ہلکا

رہے۔ (28)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝۲۹

اے اہلِ ایمان! تم آپس میں ایک دوسرے کے مال تخریبی کوششوں سے نہ کھا جایا کرو۔ مگر ہاں تم میں باہمی رضامندی سے تجارتی لین دین ہو تو ٹھیک ہے۔ اپنے آپ کو انسانیت کے بلند مقام سے گراؤ نہیں۔ اللہ تو تمہارے لیے ذات کی نشوونما کا سامان لیے ہوئے ہے۔ (29)

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ
نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰

اور جو کوئی بھی قوانینِ الٰہی سے سرکشی کرتے اور دوسروں کی محنت کے ماحصل کو اپنے مَصرَف میں لاتے ہوئے ایسا کرے گا، اسے ہم عنقریب جہنّم کی آگ میں ڈال دیں گے۔ اور ایسا کرنا اللہ کے لیے کوئی مشکل امر نہیں۔ (30)

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝۳۱

اگر تم کبیرہ گناہوں سے جن سے تمہیں روکا گیا ہے، بچتے رہو گے تو ہم تمہاری چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے اثرات کو تم سے دور کر دیں گے (اَلشُّورٰی 42:37، اَلنّجم 53:32) اور تمہیں عزّت و تکریم کی زندگی مل جائے گی۔ (31)

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا
اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۳۲

تم میں سے بعض کو بعض پر اللہ نے جس امر میں فضیلت دی ہے، تم اس کی حریصانہ آرزو نہ کیا کرو۔ مَردوں کے لیے وہ اعمال اُن کا نصیب، متعیّنہ حصّہ ہیں جو وہ اپنی محنت سے earn کر لیں اور عورتوں کے لیے وہ

اعمال اُن کا حصّہ متعیّنہ ہیں جو وہ اپنے sphere، میدانِ عمل میں کرلیں۔تم اللہ سے اُس کا فضل واحسان طلب کیا کرو۔اللہ کو ہر شے کا علم ہوتا ہے۔(32)

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۟ ع 5/8/2

والدین اور قریبی رشتہ دار جو ترکہ چھوڑ جائیں،اس کے لیے ہم نے ہر شخص کے وارث مقرّر کر دیے ہیں۔وہ جن سے تم نے خاوند، بیوی کا محکم عہد باندھ رکھا ہے، انہیں بھی ان کا حصہ دو۔ اللہ ہر شئے کی نگرانی رکھے ہوئے ہے۔(33)

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۟

مرد،عورتوں کی عزّت وناموس کی حفاظت اور ضروریاتِ زندگی کے کفیل ہیں کہ اُن میں سے ایک کو دوسرے پر Physical Strength میں برتری دی ہے کہ اکتسابِ رزق کے لیے زیادہ جسمانی محنت ومشقت کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اپنے مال میں سے ان کی جُملہ ضروریات پوری کرتے ہیں۔لہٰذا،صلاحیّت پرور کردار کی حامل عورتیں، اپنی قوّتوں اور صلاحیتّوں کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھنے اور صرف اللہ کے قوانین کے مطابق صرف کرنے والی (الاحزاب 31:33، 35، اُلتّحریم 5:66) اور شوہر کی عدم موجودگی میں عِفّت Chastity کی اور شوہر کے حقوق کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جس طرح اللہ نے ان پر لازم قرار دے دیا ہے۔اور وہ عورتیں جن کے متعلّق تمہیں اندیشہ ہو کہ

نافرمانی اور بدسلوکی کرتے ہوئے تمہارے سامنے، تمہارے خلاف کھڑی ہوجائیں گی تو تم اُنہیں اُن کے اِس رَوّیے کے Consequences سے آگاہ کرو کہ ان کے دل نرم پڑ جائیں اور خواب گاہوں میں ان سے الگ رہو۔ پھر بھی باز نہ آئیں تو انہیں سزا دو Chastise them۔ پھر اگر وہ فرماں برداری کرنے لگیں تو اُن کے خلاف اور کوئی اقدام نہ سوچو۔ اللہ بالاتر اور صاحبِ عظمت ہے۔ (34)

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ اِنۡ يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا ﴿۳۵﴾

اگر تمہیں باہم کشیدگی اور اختلاف کا خدشہ ہو تو ایک، خاوند کے خاندان سے اور ایک، بیوی کے خاندان سے حَکَم مقرّر کردو۔ اگر دونو میاں بیوی، اپنے رَوّیوں کی اصلاح کا ارادہ کرلیں تو اللہ---- دین کا نظام اُن میں موافقت اور ہم آہنگی پیدا کردے گا۔ اللہ ہر بات کا جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔ (35)

وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا ‌ؕ وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَـارِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡجَـارِ الۡجُـنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَـنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ ۙ وَمَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ۙ ﴿۳۶﴾

اللہ کے احکام کے تابع رکھ کر اپنی قوّتوں اور صلاحیتوں کو، اللہ کے پروگرام کے مطابق صرف کیا کرو اور اطاعت میں اللہ کے سوا کسی اور کو شریک نہ کرو۔ والدین، قرابت داروں، معاشرے میں تنہارہ جانے والوں اور مساکین---- جن کا چلتا ہوا کاربار رُک جائے، رشتہ دار پڑوسی، ایسا ہمسایہ جو رشتہ دار نہ ہو، ساتھی، رفیق، مسافر اور کنیز غلام جو تمہاری مِلک ہوں،

اِن سب سے حسنِ سلوک رکھا کرو، ان کی ذات میں حسن وتوازن پیدا کرتے رہو۔ اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں فرماتا جو خود فریبی میں مبتلا ہو اور ایسی باتوں پر ناز کرے جو اُس کے ذاتی جوہر نہ ہوں، اضافی ہوں (لقمان 18:31)۔ (36)

اِلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۟ۚ

ایسے لوگ جہاں ضرورت ہو، رزق کا انفاق نہیں کرتے اور لوگوں کو بھی ایسا ہی بُخل کرنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں اور اللہ نے انہیں اپنے فضل سے جو دے رکھا ہوتا ہے، اسے چھپا چھپا کر رکھتے ہیں۔ ہم نے رُبوبیّتِ عامہ سے انکار کرنے والوں کے لیے ذلّت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (37)

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ۟

کچھ لوگ اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے دوسرے ضرورت مندوں کو دیتے ہیں حال آں کہ نہ اُن کا اللہ پر ایمان ہوتا ہے نہ یومِ آخرت پر۔ جن کا رفیق و ساتھی شیطان--- جذبۂ خودنمائی بن جائے تو وہ تو بہت ہی بُرا ساتھی ہے۔ (38)

وَمَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا ۟

اگر وہ اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے اور اللہ کے عطا کردہ رزق میں سے زائد از ضرورت، نظام کے توسّط سے، دوسرے ضرورت مندوں کو دے دیتے تو اُن پر کون سی مصیبت ٹوٹ پڑتی؟ اللہ کو ان کے بارے میں پورا پورا علم ہوتا ہے۔ (39)

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً
يُضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾

اللہ تو حسنِ عمل میں ذرّہ برابر بھی کمی نہیں کیا کرتا۔ اگر ایک حسن کارانہ عمل ہوتا ہے تو وہ اسے کئی گنا بڑھا دیتا ہے (البقرۃ 2:261، الانعام 6:161) اور اپنی جناب سے بھی اجرِ عظیم عطا کرتا ہے۔ (40)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى
هٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾

جب ہم ہر اُمّت میں سے (النّحل 16:84) اور ان سب پر، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھے شہادت دینے کے لیے لائیں گے، تو اِن ریاکاروں کا کیا حال ہوگا؟ (41)

ع 6 9 3

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوّٰى
بِهِمُ الْأَرْضُ ۗ وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا ﴿٤٢﴾

دین کی ابدی اقدار سے انکار کرنے والے اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نافرمان، اُس روز تمنّا کرتے ہیں کہ اے کاش! وہ پیوندِ خاک ہوگئے ہوتے۔ وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے۔ (42)

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى
حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ
حَتّٰى تَغْتَسِلُوا ۗ وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَآءَ
أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا
مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ
وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾

اے اہلِ ایمان! تم پر نیند کی غنودگی یا غلبہ ہو تو صلوٰۃ کے قریب نہ جاؤ حتّٰی کہ جو تم صلوٰۃ میں کہہ رہے ہوتے ہو، اسے سمجھنے لگو اور نہ عورت سے ہم آغوشی کی رعائت سے جنابت کی حالت میں، یہاں تک کہ تم غسل کرلو سوائے اس کے کہ تم سفر میں ہو۔ اگر تمہیں کوئی جسمانی مرض ہو یا تم سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضروریہ سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مجامعت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹّی سے تیمّم کرلو پھر اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ اللہ، یقیناً حفاظت عطا

کرنے والا اور ایسے حالات میں درگزر کرنے والا ہے۔ (43)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝۴۴

کیا اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو نے اُن لوگوں کے متعلّق غور نہیں کیا جنہیں کتاب دی گئی، غلط راستہ اختیار کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تو بھی صحیح راستہ کھو دے۔ (44)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ڭ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝۴۵

اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے۔ اور اللہ کی دوستی اور نصرت تخریبی عناصر سے محفوظ بھی رکھتی ہے اور منزلِ مقصود تک بھی پہنچا دیتی ہے۔ (45)

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۴۶

یہود میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو الفاظ کو اصل Context سے Replace کر کے ان کے مفہوم کو بدل دیتے ہیں (المائدۃ 5:41)) اور کہتے ہیں کہ ہم نے احکام کو سن لیا مگر مانیں گے نہیں۔ طنزیہ کہتے ہیں کہ ذرا اِن کی بات سنو تو کہ اس سے پہلے نہیں سنی تھی اور اپنی زبانوں کو توڑ مروڑ کر، دین پر طعن کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''راعــــنـــا''، ہمیں احکام میں Concession نرمی فرما دیجیے (البقرۃ 2:104)۔ اگر وہ یوں کہتے کہ ہم نے اللہ کا حکم سنا اور اس کی اطاعت کی اور ہماری عرض داشت سنیے اور ہم پر نگاہِ التفات رکھیے تو اُن کے لیے بہتر اور صحیح ہوتا، لیکن اُن کے انکار کے باعث اللہ نے اُن پر لعنت کی؛ وہ اللہ کی رحمت سے

محروم کردیے گئے۔ سو، ان میں سے بہت تھوڑے ہیں جو ابدی اقدارِ دین پر یقین رکھتے ہیں۔ (46)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝٤٧

اے اہلِ کتاب یہود و نصارٰی! جو کتاب ہم نے اتاری ہے اس پر ایمان لاؤ جو تمہارے پاس پہلے سے موجود اقدار کو اپنے عملی نظام سے سچّا کر کے دکھارہی ہے، قبل اس کے کہ ہم ان کی وجاہت و اقبال کو سلب کرلیں اور ذلّت و اِدبار اُن پر نازل کردیں یا اصحابِ سبت کی طرح اُن پر لعنت کریں اور اُن کو زندگی کی سرفرازیوں اور شادابیوں سے محروم کردیں۔ اللہ کا حکم تو رُوبعمل آکر رہتا ہے۔ (47)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝٤٨

اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کی اطاعت میں اس کو چھوڑ کر، کسی اور ہستی کو شریک کیا جائے۔ اس کے علاوہ اپنی مشیّت کے مطابق، دوسرے گناہوں کے تخریبی نتائج سے حفاظت عطا کردیتا ہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ شرک روا رکھا تو وہ جرمِ عظیم کا ارتکاب کرتا ہے (النساء 116:4)۔ (48)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝٤٩

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! کیا تو نے اُن لوگوں کو دیکھا جو سمجھتے ہیں کہ اُن کی ذات کا تزکیہ ہوگیا ہے حالآں کہ انسانی ذات کی نشوونما و بالیدگی تو اللہ کی مشیّت، قانون کے مطابق ملتی ہے۔ ان سے ذرّہ بھر ناانصافی نہیں کی جاتی۔ (49)

ع 7 8 4 اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝50	ذرا ملاحظہ تو کر، یہ اللہ پر ظلم کرنے کا کیسا جھوٹ افترا کر رہے ہیں۔ ان کی تباہی کے لیے یہ جرمِ صریح ہی کافی ہے۔ (50)
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝51	کیا تُو نے اُن لوگوں کو بھی دیکھا جنہیں کتاب دی گئی مگر وہ بے حقیقت، انسانوں کے خود ساختہ قوانین اور طاغوت---ان قوانین کو نافذ کرنے والی قوّتوں۔ پر ایمان رکھتے ہیں اور کفّار کے متعلّق کہتے ہیں کہ یہ مومنین سے زیادہ راہِ راست پر ہیں۔ (51)
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝52	یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی؛ جو اللہ کی رحمت سے محروم کر دیے گئے۔ جو یوں محروم کر دیا جائے تو، تُو اُس کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔ (52)
اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝53	کیا اِن یہود کو اللہ کی حاکمیّت Sovereignty میں Sharing حصّہ ملا ہوا ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ انسانوں کو تل برابر بھی کوئی چیز نہ دیتے۔ (53)
اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝54	یا کیا اُن انسانوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں اللہ نے اپنے فضل سے زندگی کی خوش حالیاں عطا کی ہوئی ہیں۔ ہم ہی نے ابراہیم علیہ السّلام کی آل کو کتاب---ضابطۂ زندگی اور امورِ زندگی میں فیصلہ کرنے کے لیے عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنے کی صلاحیّت اور عظیم مملکت عطا کی۔ (54)
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى	انہی میں سے ایسے بھی ہیں جو اِس کتاب پر ایمان

بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾

لائے اور وہ بھی جنہوں نے اِس سے رُوگردانی کی۔ ان کے لیے جہنّم کی بھڑکتی ہوئی آگ کافی ہے۔ (55)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾ ربع

جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا، ہم عنقریب انہیں آگ میں ڈال دیتے ہیں۔ جب ان کی کھالیں گل کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں تو ہم انہیں دوسری کھال سے بدل دیتے ہیں تا کہ یہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ اللہ غالب اور فیصلے کرنے میں عدل وانصاف کو ملحوظ رکھنے والا ہے۔ (56)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ز وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾

اور جن لوگوں نے ایمان لانے کے ساتھ، اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ، انسان کی مضمر صلاحیتوں کو بیدار کرنے اور معاشرہ میں حسن وتوازن پیدا کرنے والے کام کیے، ہم ان کو مستقبل قریب میں خزاں نا آشنا سدا بہار باغات اور گھنے سایوں میں داخل کرتے ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے ساتھ پاکیزہ سیرت، ہم ذوق اور ہم مشرب ساتھی بھی ہیں۔ (57)

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾

اللہ تمہیں حکم فرماتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کے سپرد کر دیا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے لگو تو عدل کے ساتھ کیا کرو۔ یہ بہت ہی اہم بات ہے جس کی اللہ تمہیں نصیحت کر رہا ہے۔ اللہ سننے والا اور Insight رکھنے والا ہے۔ (58)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے اہلِ ایمان! اللہ اور اُس کے دین کے نظام کو قائم

وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى
اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ع 9 5
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٥٩﴾

کرنے والے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! کی، اور اپنے میں سے مقامی صاحبِ امر لوگوں کی اطاعت کیا کرو۔ اگر تم میں کسی معاملے میں تنازعہ پیدا ہو جائے تو اگر تم اللہ اور یومِ آخرت Era of Accountability پر ایمان رکھنے والے ہو تو اسے اللہ اور رسول---- دین کے نظام کی طرف Refer کر دیا کرو (اَلشُّورٰی 10:42)۔ یہ رَوِش سب سے اچھی ہے اور معاملات کے صحیح انجام تک پہنچنے کا بہترین طریق بھی۔ (59)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى
الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ
اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿٦٠﴾

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ! کیا تُو نے اُن لوگوں کے متعلّق غور فرمایا جو، بزُعمِ خُود، اِس پر، جو تیری طرف نازل کیا گیا اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا، ایمان رکھنے والے ہیں، چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملاتِ زندگی کے فیصلوں کے لیے طاغوت---- اللہ کے سوا نظام یا Authority ۔ کی طرف رجوع کریں حال آں کہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس طاغوت کو تسلیم نہ کریں۔ طاغوت تو چاہتا ہی یہ ہے کہ انہیں سیدھے راستے سے ہٹا کر بہت دور لے جائے۔ (60)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ
رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦١﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنے فیصلوں کے لیے اللہ کے نازل کردہ Code of Life اور اس کے مطابق عملاً نظام قائم کرنے والے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف رجوع کیا کرو تو تُو منافقین کو دیکھے گا کہ وہ تجھ

سے رُوگردانی کرتے ہوئے کھنچ جاتے ہیں۔ (61)

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖق بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝٦٢

لہٰذا، جب ان کے ہاتھوں لائی ہوئی کوئی مصیبت انہیں آن پڑتی ہے تو ان کا کیا حال ہوجاتا ہے۔ پھر وہ قسمیں اٹھاتے ہوئے تیرے پاس آتے ہیں کہ اللہ کی قسم! طاغوت سے رجوع کرنے سے ہمارا ارادہ باہم توازن وموافقت کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ (62)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗق فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ۝٦٣

یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے دلوں میں جو کچھ ہے، اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو اِن سے چشم پوشی کر اور انہیں نصیحت کرتا رہ اور بات اس مؤثّر انداز سے کہہ جو ان کے دلوں میں اتر جائے۔ (63)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝٦٤

ہم نے کسی رسول کو بھیجا ہے تو صرف اس لیے کہ اللہ کے حکم کے مطابق اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اگر اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ لوگ قانون شکنی کر کے اپنی ذات کی نشوونما کا نقصان کر بیٹھتے تو تیرے پاس حاضر ہوجاتے اور اللہ سے اپنی غلط رَوِش کے نقصانات سے حفاظت طلب کرتے اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی ان کے لیے حفاظت طلب کرتا تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے اور رحمت فرمانے والا پاتے۔ (64)

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰي يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝٦٥

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تیرا نشوونما دینے والا شہادت دیتا ہے Allah stands witness کہ یہ لوگ مومن نہیں کہلا سکتے جب تک اپنے باہمی

اختلافات میں تجھے حَکَم نہ بنائیں اور جو فیصلہ تُو کردے، اُسے دل وجان سے تسلیم کرلیں اور ان کے دلوں میں کبیدگی بھی نہ آئے (الاحزاب 36:33)۔ (65)

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾ۙ

اور اگر ہم اِن کے لیے یہ بات لازم قرار دے دیتے کہ تم دین کے نظام کی خاطر، جان کی بازی لگا کر مستحکم رہو، جم جاؤ یا--- اپنے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر جاؤ تو اُن میں سے بہت تھوڑے ایسا کرتے۔ اگر وہ ایسا کر دیتے جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا تو یہ بات اُن کے لیے بہتر اور زیادہ استحکام وثابت قدمی کا موجب ہوتی۔ (66)

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾ۙ

اگر وہ ایسا کر دیتے تو ہم انہیں اپنے یہاں سے اجرِ عظیم عطا فرماتے۔ (67)

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾

اور ضرور ان کی رہنمائی سیدھے، توازن بدوش راستے کی طرف کر دیتے۔ (68)

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ۭ

جو اللہ اور رسول--- دینی مملکت کی اطاعت کرتے ہیں تو وہ، انبیاء، صِدّیقین--- اپنے قول اور اعتقاد کی اپنے عمل سے تصدیق کرنے والوں، شہداء--- نوعِ انسانی کے اعمال کے نگران اور صالحین--- معاشرے کا حسن وتوازن قائم رکھتے ہوئے، حالات کے مطابق اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر کام کرنے والوں کے ساتھ ہوتے ہیں جن پر اللہ نے انعامات فرمائے۔ کیا ہی اچھے ہیں یہ رفقاء۔ (69)

ع 9 11 6

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۧ

یہ اللہ کا فضل--- زندگی کی نعماء، خوش حالیاں اور شرف و برتری ہے۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور ہر سہارے سے مستغنی کر دینے والا ہے۔ (70)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝

اے اہلِ ایمان! ہتھیار بند ہو کر جنگ کے لیے بالکل مستعد رہو اور بوقتِ ضرورت نکلو تو گروہ در گروہ یا سب اکٹھے مل کر۔ (71)

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝

بے شک تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو جنگ میں جانے کے وقت تاخیر کرتا ہے اور دوسروں سے بھی ضرور تاخیر کرا دیتا ہے۔ پھر اگر تمہیں کٹھن مرحلہ آن پہنچے تو کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا کہ میں ان کے ساتھ موجود نہیں تھا۔ (72)

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

اور اگر اللہ کے قوانین کے مطابق تمہیں جنگ میں فتح حاصل ہو جائے تو وہ ضرور کہے جیسے اس میں اور تم میں کبھی کوئی تعلّق و ربط Co-ordination نہ تھا، کہ کاش! میں بھی ان کے ہمراہ ہوتا اور بڑی کامیابی حاصل کرتا۔ (73)

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

جو لوگ دنیاوی زندگی حیاتِ اُخروی کے عوض بیچ دیتے ہیں انہیں چاہیے کہ دین کے نظام کے استحکام کی خاطر جنگ کریں۔ جو نظام کے لیے جنگ کرے تو خواہ وہ قتل ہو جائے یا فتح یاب ہو کر غالب آ جائے، ہم اسے عنقریب اجرِ عظیم عطا کرتے ہیں۔ (74)

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ
اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا
مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝

تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کے Cause کی خاطر جنگ نہیں کرتے حال آں کہ مکّہ میں کمزور مرد، عورتیں اور بچّے فریاد کررہے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالموں کی اس بستی سے نکال لیجیے اور ہمارے لیے اپنے یہاں سے کارساز اور مددگار بنایے۔ (75)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ
الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ ع 10 6 7

جولوگ دین کی مستقل اقدار پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اللہ کے دین کے نظام کے استحکام کے لیے جنگ کرتے ہیں اور جو ان اقدار کے منکر ہیں، وہ طاغوت---- دینِ حق کے خلاف قوّتوں کی خاطر برسرِ پیکار ہوتے ہیں۔ لہٰذا، تم دین کے نظام کے مخالفین کے حلیفوں کے خلاف جنگ کرو۔ مخالفینِ دین کی خفیہ سازشیں Strategies یقیناً کمزور ہوتی ہیں۔ (76)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ
النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا
الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا
قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۟ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! کیا تُو نے اُن لوگوں کو دیکھا جنہیں جب کہا گیا کہ فی الحال اپنے آپ کو جنگ سے روکو کہ دشمن کی طرف سے جنگ کا کوئی عندیہ نہیں مل رہا اور دین کے نظام کے قیام میں لگ جاؤ اور افرادِ مملکت کو زکٰوۃ---- ذات کی نشو ونما کا سامان بہم پہنچاؤ۔ پھر جب اُن پر دین کے لیے جنگ کرنا ضروری قرار دیا گیا تو ان میں سے ایک گروہ جو منافقین پر مشتمل تھا حریف لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا جس طرح اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کے نتائج سے خوف

محسوس کیا جاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور کہنے لگے اے ہمارے نشوونما دینے والے! تُو نے اب ہم پر جنگ کیوں لازم قرار دے دی۔ اسے ہماری خاطر تھوڑی سی مدّت کے لیے اور مؤخر کیوں نہ کر دیا؟ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ تم دنیا کی زندگی اور مانگتے ہو۔ دنیاوی زندگی کا ساز و سامان اور اس سے لطف اندوز ہونا تو تھوڑی اور قلیل سی مدّت کے لیے ہوتا ہے حال آں کہ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرنے والوں کے لیے اُخروی زندگی ہی بہترین ہے (القصص 60:28، الْاَعلیٰ 17:87)۔ تم دین کی خاطر جو ایثار کرتے ہو اس کے اجر میں کھجور کی گٹھلی کے ریشہ کے برابر بھی کمی نہیں کی جاتی۔ (77)

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ
مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ
قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾

تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو، موت تمہیں جا پکڑتی ہے خواہ تم اونچے اور محکم و مضبوط قلعوں میں بھی ہوتے ہو۔ اگر انہیں معاشرتی آسودگی ملتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر اِن کو دکھ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ سب، اے رسول! تیری وجہ سے ہے (الاعراف 131:7)۔ انہیں بتا دے کہ یہ سب، اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق ہوتا ہے۔ اِس قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ بات کو سمجھنے کے قریب ہی نہیں پھٹکتی؟ (78)

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ
سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝٧٩

اے انسان! تجھے جو زندگی کی خوشحالیاں مل جاتی ہیں تو یہ اللہ کے قوانین کی اتباع کا ماحصل ہوتا ہے اور اگر تجھے دکھ پہنچتا ہے تو یہ تمہاری اپنی وجہ سے ہوتا ہے۔ ہم نے تجھے انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا (الانبیاء 107:21) اور اللہ حَکَم و نگران کافی ہے۔ اُس کے علاوہ اور کسی نگران کی ضرورت ہی نہیں۔ (79)

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ
اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝٨٠

جس نے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو اس سے پھر جائے، تو اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ہم نے تجھے اُن کی نگہبانی کرنے والا Keeper بنا کر نہیں بھیجا۔ (80)

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ
مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝٨١

یہ کہتے ہیں کہ ہم نے بطیبِ خاطر حکم کو مان لیا اور جب یہ تیرے پاس سے نکل کر باہر جاتے ہیں تو تیرے فرمودات کے خلاف ان میں سے ایک گروہ رات کو مشورے کرتا ہے۔ اللہ ان مشوروں کو جو وہ راتوں کو کر رہے ہوتے ہیں، ضبطِ تحریر میں لاتا جا رہا ہے۔ تو ان سے اعراض برت اور اللہ کے قوانین پر بھروسا رکھ۔ اللہ نگرانی اور دیکھ بھال کرنے والا کافی ہے۔ اس کے سوا کسی اور نگران کی ضرورت ہی نہیں۔ (81)

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ
لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝٨٢

کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے؟ اگر یہ قرآن اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے بھیجا گیا ہوتا تو اس میں ضرور بہت سے اختلافات پاتے۔ (82)

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾

جب کوئی امن واطمینان یا خوف کی بات ان تک پہنچتی ہے تو اسے خوب اڑاتے اور پھیلاتے ہیں اور اگر رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم یا اپنے میں سے دوسرے صاحب امر لوگوں کی طرف refer کرتے تو اُن میں سے وہ لوگ جو تحقیق کے بعد بات کی تہ تک پہنچنے کی صلاحیّت رکھتے ہیں، ضرور بات کی اصلیّت کو جان لیتے۔ اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم، سوائے قلیل تعداد کے، ضرور مخالف وسرکش قوّتوں کے پیچھے لگ جاتے۔ (83)

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾

تو اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! دین کے نظام کے استحکام کی خاطر جنگ کرتے رہیے۔ تجھ پر صرف تیرے فرائض کی ذمّہ داری ہے۔ تو مومنین کی کمزوریوں کو دور کرتا رہ تا کہ وہ اس حیات بخش مشن کی تکمیل کے قابل ہو جائیں۔ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کفّار کی جنگی شدّت کو روک دے۔ اللہ کے قانونِ تدبیری کی قوّت انتہائی شدید اور تعزیر بے حد اذیّت ناک ہے۔ (84)

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾

جو شخص کسی Better Cause کے لیے کسی کی معاونت کی خاطر اٹھ کھڑا ہوتا ہے، اُس کے اجرِ حسنہ میں سے اُسے بھی حصّہ مل جاتا ہے اور جو کوئی تخریب میں کسی کا معاون بنتا ہے، اُسے بھی اُس میں سے حصّہ مل جاتا ہے (المآئدہ 2:5)۔ اللہ کائنات کی ہر شئے کا

محافظ ونگران ہے۔ (85)

النصف
وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾

جب تمہیں خوش گوار زندگی اور درازئ عمر کی دعا دی جائے تو تم اُس سے زیادہ حسین دعا دو یا اُسے ہی دہرا دو۔ یقین رکھو! اللہ ہر بات کا حساب رکھنے والا ہے۔ (86)

ع 11 11 8
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ
فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾

اللہ ہی وہ ذات ہے جس کے سوا اور کوئی صاحبِ اقتدار نہیں؛ جس کا غلبہ واقتدار قبول اور جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ وہ مرنے پر ظہورِ نتائج کے لیے یک بارگی اُٹھائے جانے کے دن کو جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، تم کو ضرور اکٹھا کر لیتا ہے۔ اور اپنے قول میں اللہ سے زیادہ سچّا کون ہے؟ (87)

فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا
كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾

کیا وجہ ہے کہ منافقین کے بارے میں تم میں دو رائیں بن جائیں حال آں کہ اللہ نے انہیں، ان کی کرتوتوں کی وجہ سے، سخت مصیبت میں ڈال کر اُوندھا کر رکھا ہے۔ جو اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق صحیح راستہ کھو کر غلط راہوں پر جا پڑے ہیں، کیا تم ان کو راہ ہدایت دکھانا چاہتے ہو؟ جسے اللہ کا قانونِ مکافات غلط راہوں پر سرگرداں چھوڑ دے، تُو ان کے لیے صحیح راستہ نہیں پائے گا۔ (88)

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا
مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا

یہ کفّار چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح دین کی اقدار کے منکر ہو جاؤ تا کہ تم سب ایک جیسے ہو جاؤ۔ لہٰذا، جب تک یہ دین کے نظام کے قیام کی خاطر اپنا سب کچھ

مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ﴿۸۹﴾

إِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ إِلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ أَوْ
جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ أَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوْا
قَوْمَهُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ
فَإِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا
جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا
رُدُّوْٓا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَإِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا
ع 12 4 9 إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ
ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَأُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ ع

چھوڑنا پڑے تو چھوڑ کر ہجرت پر تیار نہ ہوجائیں، انہیں اپنا حامی و معاون نہ سمجھنا۔ اگر یہ ہجرت سے گریز کریں تو انہیں جہاں کہیں پاؤ، دبوچ لو اور قتل کر ڈالو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ۔ (89)

ماسوائے اُن کے جو اُس قوم کے پاس پناہ لے لیں جس سے تمہارا باہم معاہدۂ صلح ہے یا وہ تمہارے پاس اس حالت میں آجائیں کہ ان کے سینے بھنچے ہوئے اور تم سے یا تمہاری طرف سے اپنی قوم کے ساتھ جنگ سے دل برداشتہ ہوگئے ہوں اور اگر اللہ انہیں تم پر غلبہ و تسلّط دے دیتا تو اُس صورت میں وہ ضرور تم سے لڑتے۔ پھر اگر وہ تم سے کنارہ کشی اختیار کر لیں اور تم سے جنگ نہ کریں اور تمہیں صلح کا پیغام بھیجیں تو اللہ کے نزدیک تمہارے لیے ان سے لڑنے کی کوئی وجۂ جواز نہیں۔ (90)

تم کچھ لوگ ایسے پاؤ گے جو مصلحتاً تم سے اور اپنی قوم سے امن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ پھر جب کبھی انہیں فتنہ و فساد کی طرف لگا دیا جاتا ہے تو وہ پھر کفر میں پلٹ جاتے اور فتنہ و فساد میں کُود پڑتے ہیں۔ پھر اگر وہ تم سے کنارہ کشی اختیار نہ کریں اور صلح کا عِندیہ نہ بھیجیں اور نہ جنگ سے اپنے آپ کو روکیں تو پکڑ لو انہیں اور جہاں کہیں پاؤ، انہیں تہِ تیغ کر ڈالو۔ یہی لوگ ہیں جن پر ہم نے تمہیں واضح غلبہ اور قوّت دی ہے۔ (91)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا
خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ
يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ
مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾

کسی مومن کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کر دے، ماسوائے بھول سے۔ جس نے کسی مومن کو بلا ارادہ قتل کر دیا تو وہ ایک مومن غلام کو آزاد کرے اور مقتول کے وُرثاء کو مقررہ خوں بہا ادا کرے سوائے اس کے کہ وہ وُرثا یہ خوں بہا معاف کر دیں۔ اگر وہ مقتول مومن ہو مگر اس کا تعلّق اس قبیلے سے ہو جس سے تمہاری مخاصمت چل رہی ہے، تو ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہے۔ اگر وہ مقتول اُس قوم سے ہو جس سے تمہارا باہمی معاہدہ ہو تو اس کے وُرثاء کو خوں بہا ادا کرے اور ایک مومن غلام کو آزاد بھی کرے۔ جو شخص مومن غلام نہ پائے تو مسلسل دو ماہ تک صوم رکھے۔ یہ ہے غلط رَوِش زندگی چھوڑ کر اللہ کے قوانین کے مطابق صحیح راستہ اختیار کرنا۔ اللہ علم رکھنے والا اور اپنے قوانین کی غرض وغایت Rationale بھی بتانے والا ہے۔ (92)

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾

اور جو کوئی کسی مومن کو عمداً، ارادتاً قتل کر ڈالے تو اس کی سزا جہنّم ہے۔ اُس میں وہ رہے گا۔ یہ اللہ کے احکام کی نافرمانی پر گرفت اور سزا ہے اور اللہ کی لعنت---- قانونِ مکافات کی رو سے، اللہ کی رحمت سے محرومی بھی اور اس کے لیے عظیم عذاب تیار ہے۔ (93)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ

اے اہلِ ایمان! جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلو تو حلیف و دشمن میں امتیاز کر لیا کرو اور جو تمہیں صلح و

تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؗ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ
كَثِیْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ
فَتَبَیَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۹۴﴾

سلامتی کا پیغام دے، اسے ایسا نہ کہو کہ تم امن کا پیغام دینے میں مخلص نہیں ہو۔ تم تو دنیاوی مال و دولت کی تلاش میں رہتے ہو حال آں کہ اللہ کے نظام کی خاطر جنگ کرنے پر مالِ غنیمت بھی کثرت سے مل جاتا ہے۔ تمہاری حالت اِس سے پہلے ایسی ہی لوٹ مار کی تھی۔ سو، اللہ نے تم پر احسان فرمایا۔ لہٰذا، اب تحقیق کر لیا کرو۔ اللہ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہوتا ہے۔ (94)

لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ
وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ
فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى
الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ
اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۙ﴿۹۵﴾

کسی معذوری کے بغیر گھروں میں بیٹھے رہنے والے مومنین، اور اللہ کے دین کے نظام کے استحکام کی خاطر اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ جہاد کرنے والے، برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو، بیٹھے رہنے والوں پر، درجے میں فضیلت دی ہے۔ البتہ سب کے ساتھ اللہ کا حسین وعدہ ہے۔ تاہم بیٹھے رہنے والوں پر مجاہدین کو اللہ نے اجر عظیم سے فضیلت دی ہے۔ (95)

ع 13 5 10 دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِیْمًا ۧ﴿۹۶﴾

اللہ کی طرف سے درجات ہیں اور مغفرت ---- حسنِ عمل سے ایسی توانائی جس سے تخریبی عناصر کے مُضِر اثرات سے حفاظت مل جائے اور رحمت ---- وہ سامانِ نشو و نما، عطیۂ الٰہی جو انسانی ذات کی ظاہری و باطنی کمی کو پورا کر دے۔ اللہ تو ہے ہی حفاظت عطا فرمانے والا اور شرفِ انسانیت ---- انسانی ذات کی

نشوونما کا سامان بہم پہنچانے والا۔ (96)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿۹۷﴾

جو لوگ ہجرت نہ کر کے اپنی ذات کا نقصان کر رہے تھے، ملائکہ اُن سے، اُن کو موت دیتے وقت پوچھتے ہیں کہ تم دینی معاشرہ کے بجائے، اس حالتِ زندگی میں کیوں پڑے رہے، تو وہ جواب میں کہتے ہیں کہ ہم اپنی سرزمین میں بےبس تھے۔ ملائکہ ان سے کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین کشادہ نہیں تھی کہ تم اُس میں ہجرت کر جاتے (العنکبوت 56:29)۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے جہنّم ٹھکانا ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ (97)

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ﴿۹۸﴾

ماسوائے اُن معذور مردوں، عورتوں اور بچّوں کے، جو بےبس تھے۔ وہ حالات کو بدلنے پر قدرت رکھتے اور نہ وہاں سے نکلنے کی راہ پاتے تھے۔ (98)

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾

اُمّید ہے کہ اللہ اُن سے درگزر فرمائے۔ اللہ، درگزر فرمانے والا اور تخریبی قوّتوں کے مُضر اثرات سے حفاظت عطا فرمانے والا ہے۔ (99)

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۧ﴿۱۰۰﴾ ع 14 4 11

جو دین کے نظام کی طرف ہجرت کرتا ہے اسے مملکت میں بہت سی امن سے رہنے کی سکونت گاہیں میسّر آجاتی ہیں جہاں اسے فارغ البالی اور کشادگیٔ رزق مل جاتی ہے۔ جو اپنے گھر سے دین کے نظام اور اس نظام کا قیام عمل میں لانے والے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف ہجرت کے لیے نکلے پھر اُسے موت آن پکڑے

تو اُس کا اجر اللہ کے ذمّے ثابت و واجب ہو گیا۔ اللہ حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (100)

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكٰفِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ﴿١٠١﴾

جب تم زمین میں سفر پر ہو اور تمہیں کفّار کی طرف سے ایذا رسانی کا اندیشہ ہو تو تم پر کوئی حرج نہیں کہ صلٰوۃ کو مختصر کر دو۔ بے شک، دین کے نظام کو تسلیم نہ کرنے والے تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (101)

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ﴿١٠٢﴾

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! جب تُو ان مومنین میں موجود ہو تو، تُو اُن کی صلٰوۃ کے لیے قیادت کر۔ ان میں سے ایک گروہ تیرے ساتھ صلٰوۃ کے لیے کھڑا ہو جائے اور ہتھیار بند رہے۔ جب وہ سجدہ کر چکیں تو وہ تمہارے عقب میں چلے جائیں اور دوسرا گروہ آگے آ جائے جس نے ابھی تیرے ساتھ صلٰوۃ ادا نہیں کی اور وہ تیرے ساتھ صلٰوۃ ادا کریں اور وہ اپنا اسلحہ لیے ہوئے چوکس رہیں۔ دین سے انکار کرنے والے تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ تم اپنے اسلحہ اور ساز و سامان سے غافل ہو جاؤ اور وہ یک بارگی تم پر ٹوٹ پڑیں۔ اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی تکلیف محسوس ہو یا تمہیں کوئی بیماری ہو تو کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے ہتھیار اتار کر رکھ دو لیکن رہو Alert ہی۔ اللہ نے کفّار کے لیے ذلّت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (102)

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِكُمْ ۚ

جب تم صلٰوۃ مکمّل کر چکو تو کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر

فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾

حالت میں اللہ کے قوانین کو پیشِ نظر رکھا کرو۔ پھر جب تم حالتِ امن میں آجاؤ تو معمول کے مطابق صلٰوۃ ادا کرو۔ بیشک، صلٰوۃ کا معیّن اوقات میں ادا کرنا مومنین پر فرض ہے۔(103)

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا
ع 15 4 12 تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾

تم قومِ کفّار کا پیچھا کرنے میں کمزوری نہ دکھاؤ۔ اگر جنگ سے تمھیں تکلیف پہنچتی ہے تو انہیں بھی تمہاری طرح اذیّت پہنچتی ہے۔ ہاں! جنگ کے بعد کے ثمرات کے لیے اللہ کے یہاں سے جتنے تم Hopeful ہوتے ہو، وہ نہیں ہوتے۔ اللہ تمہاری اس جِدّ وجُہد کی حکمت کو جانتا ہے۔(104)

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ہم نے تجھے وہ کتاب دی ہے جو علم وعقل، عدل وانصاف کے عین مطابق ہے تاکہ تُو اِس کی عطا کردہ بصیرت کے مطابق انسانوں کے مابین فیصلے کرے۔ اور ایسا نہ کرنا کہ ان خائنین ---- دغابازوں کی وکالت Pleading کرنے لگ جائے۔(105)

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾

اور اللہ سے حفاظت طلب کرتا رہ۔ یقیناً اللہ تخریبی قوّتوں کے مُضر اثرات سے محفوظ رکھنے والا اور انسانی ذات Self کی نشوونما کا سامان بہم پہنچانے والا بھی ہے۔(106)

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

جو لوگ آپس میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے کا اردہ

يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾

کرتے ہیں، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! تُو ان کی
طرف سے Argumentation نہ کر۔ جو لوگ
نا قابلِ اعتماد ہوں اور اپنی ذات میں نشو ونما کے
بجائے، ضعف و اضمحلال پیدا کرنے پر مُصِر ہوں، اللہ
انہیں پسند نہیں فرماتا۔ (107)

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ
مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾

یہ، اپنی خیانت کو انسانوں سے تو چھپا سکتے ہیں مگر اللہ سے
نہیں۔ وہ تو اُس وقت بھی اُن کے پاس ہوتا ہے (الحدید
4:57) جب وہ راتوں کو ایسی مشاورت کرتے ہیں جو اللہ کو
پسند نہیں (اَلْمُؤْمن 40:19)۔ جو کچھ یہ کرتے رہتے
ہیں، اُس کا اللہ احاطہ کیے ہوئے ہے۔ (108)

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَاۤءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ
يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ
وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾

لوگو! تم وہی ہو جنھوں نے اس دنیاوی زندگی میں تو ان
خائنین کی طرف سے Argumentation
کر لی۔ مرنے پر یک بارگی اُٹھائے جانے کے روز ان
کی طرف سے اللہ کے ساتھ کون مجادلہ کرتا ہے یا کون
ان کی طرف سے وکالت کرتا ہے؟ (109)

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۤءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ
اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾

جو کوئی برائی کا کام کر بیٹھے یا اپنی ذات کی نشو ونما
کا نقصان کر لے مگر بعد میں اپنی اصلاح کر کے اللہ
سے حفاظت طلب کرے تو اللہ کو حفاظت عطا کرنے اور
رحمت فرمانے والا پاتا ہے (المآئدۃ 5:39، الانعام
6:54، الفرقان 25:71)۔ (110)

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

اور جو کوئی جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا وبال اپنی

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾

ذات پر ہی لیتا ہے۔ اللہ کو ایسے کاموں اور ان کے وبال کی حکمت کا بھی علم ہوتا ہے۔ (111)

ع 16 8 13
وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ
احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ ع

اور جو شخص عمداً غلطی کرے یا گناہ کا مرتکب ہو پھر کسی بے گناہ پر ڈال دے تو حقیقتاً اس نے یہ بہتان اور صریح گناہ اپنے اوپر لے لیا۔ (112)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ
مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا
يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ
الثلثة عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کا سایۂ رحمت نہ ہوتا تو اِن کفار میں سے ایک گروہ نے تو اپنے دل میں قصد کر ہی لیا تھا کہ تجھے صحیح راستے سے ہٹا دے حال آں کہ وہ خود اپنے آپ کو گمراہی میں ڈالتے ہیں۔ وہ تجھے ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ نے تجھ پر کتاب نازل کی اور ساتھ ہی اس کی فلاسفی، اس کی غرض وغایت بھی، اور تجھے اُس علم کی تعلیم دی Inculcated you such knowledge جو تو نہیں جانتا تھا۔ یہ تجھ پر اللہ کا فضلِ عظیم ہے۔ (113)

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ
اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾

اور ان منافقین کی بیشتر خفیہ مشاورتوں میں کوئی اچھی بات نہیں ہو سکتی ماسوائے اس کے کہ اگر وہ دینی معاشرے کے مسلّمہ اصولوں کے مطابق ہو یا معاشرے کے استحکام کے لیے بطیبِ خاطر کچھ دینے یا انسانوں میں باہمی اصلاح کے اقدامات کرنے کے لیے کہیں۔ جو شخص اللہ کی رضا جوئی؛ اللہ کے احکام سے ہم آہنگ رہنے کے لیے ایسا کرتا ہے تو ہم اسے عنقریب اجرِ عظیم دیتے ہیں۔ (114)

ع 17 3 14

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝115

اور جو شخص وحی کی ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جداگانہ رَوِش اختیار کرتے ہوئے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مخالفت کرے اور مومنین کی رَوِشِ زندگی کے سوا کوئی اور راستہ اپنائے تو ہمارا قانونِ مکافات اسے اس راہ پر ڈال دیتا ہے جو اس نے اختیار کی اور ہم اسے جہنّم میں ڈال دیتے ہیں اور وہ بری جگہ ہے۔ (115)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝116

یقیناً اللہ اس بات کو تو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی ہستی کو شریک مانا جائے۔ اس کے علاوہ کسی گناہ کو، جس کے لیے چاہے گا، معاف کر دیتا ہے۔ جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو وہ صحیح راستہ کھو کر بہت دور جا پڑا (اَلنِّساء 48:4)۔ (116)

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝117

یہ مشرک، اللہ کو چھوڑ کر بے جان دیوی دیوتاؤں کو پکارتے ہیں اور اِس پُکار سے صرف شیطان — سرکش جذبات کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں (الجاثیۃ 23:45)۔ (117)

وقف لازم

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝118

اُس پر اللہ کی لعنت؛ اللہ نے شیطان کو سرکشی کی بنا پر زندگی کی خوش انجامیوں سے محروم کر دیا کہ اس نے کہا تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں میں سے ایک مقرّرہ تعداد کو اپنے احاطہ میں لے آؤں گا (الاعراف 17،16:7)۔ (118)

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ

اور میں ان کو اس طرح صحیح راستے سے بہکاؤں گا کہ ان کی توانائیاں ضائع ہوتی رہیں اور وہ منزل سے دور

الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۱۱۹

ہوتے چلے جائیں اور انہیں جھوٹی آرزوؤں کا گرویدہ بناتا رہوں گا اور انہیں حکم دوں گا کہ وہ پرستش کی خاطر دیوتاؤں کے نام پر جانوروں کے کان چیریں اور انہیں اس طرح، اللہ کی مخلوق کو بدوضع بنانے کے لیے کہوں گا۔ جس نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان --- جذبات کو دوست مددگار بنالیا تو وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔ (119)

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۱۲۰

شیطان تو جھوٹے وعدے کرتا اور موہوم اُمیدیں دلاتا رہتا ہے اور غلط اُمیدیں دلا کر دھوکے میں ڈالتا ہے۔ (120)

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؗ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۱۲۱

شیطان --- جذبات و خواہشات کی پیروی کرنے والے ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنّم ہے اور وہ وہاں سے نکلنے کی راہ نہیں پاتے۔ (121)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۱۲۲

جنہوں نے دین کے نظام کو تسلیم کیا اور صلاحیّت پرور کام کرتے رہے، ہم ان کو عنقریب جنّت کے ایسے سدا بہار باغات میں داخل کرتے ہیں جن کے نیچے سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا محکم اور تعمیری نتائج کو بروئے کار لانے والا، سچّا وعدہ ہے اور اپنی بات میں اللہ سے بڑھ کر کون سچّا ہوسکتا ہے۔ (122)

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۱۲۳

تمہاری اور اہلِ کتاب کی، محض آرزوؤں سے کچھ نہ ہوگا۔ جو ناہمواریاں پیدا کرنے اور توازن بگاڑنے والے کام کرتا ہے تو اس کو ویسا ہی نتیجہ دیا جاتا ہے اور وہ

اللہ کے سوا کوئی مددگار اور دوست نہیں پاتا۔ (123)

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾

اور جو کوئی بھی صلاحیّت پرور کام کرے خواہ مرد ہو یا عورت، اور وہ مومن بھی ہو تو یہی لوگ جنّت میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ان کے اجر میں چھوٹے سے نقطے کے برابر بھی کمی نہیں کی جاتی (اٰلِ عمران 195:3، النّحل 97:16)۔ (124)

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾

اُس شخص سے زیادہ متوازن انداز سے دین کی اتباع کرنے والا اور کون ہوگا جو اپنی پوری شخصیّت کو اللہ کے قوانین کے سامنے جھکا دے Surrender کر دے اور اپنی ذات میں توازن و اعتدال پیدا کرنے کے علاوہ دوسروں کی شخصیّت میں بھی حسن و اعتدال پیدا کرنے والا اور ابراہیم علیہ السّلام کے مسلک کی پیروی کرنے والا ہو (البقرۃ 135:2، اٰل عمران 67:3، 95) جو ہر غلط رَوِش زندگی سے منہ موڑ کر اللہ کے قوانین کی طرف آجانے والا تھا: وہ ابراہیم علیہ السّلام جسے اللہ نے اپنا دوست بنایا۔ (125)

ع 18 11 15 وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے، اللہ کے کائناتی پروگرام کے لیے سرگرمِ عمل ہے۔ اور اللہ ہر شئے کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ (126)

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۗ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے بے سہارا عورتوں کے بارے میں وضاحت طلب کر رہے ہیں۔ انہیں

تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى
بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ
عَلِيْمًا ﴿١٢٧﴾

بتا دے کہ ان کے بارے میں اللہ فیصلہ صادر فرماتا ہے اور تمھیں ان سے نکاح کی اجازت دیتا ہے اور اس سے پہلے کتاب---- قرآن میں بے خاوند کی عورتوں کے متعلّق تمہارے لیے احکام بیان کیے جا چکے ہیں (اَلنِّساء3:4) کہ تم ان سے نکاح تو کرنا چاہتے ہو مگر ان کو مقرّ رہ حق مہر نہیں دیتے۔ یہ بھی کہ تم بے بس اور بے سہارا بچّوں کی ضروریات کی، انصاف کے مطابق، کفالت کرو۔ جو بھلائی کا کام تم کرو گے، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔ (127)

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ
خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٢٨﴾

اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے بدسلوکی یا بے رخی کا اندیشہ محسوس کرے تو دونوں کے لیے کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ آپس میں صلح جوئی کر لیں۔ صلح، بہرحال، بہتر ہوا کرتی ہے۔ اور نفسِ انسانی تو خود غرضی ہی کی جانب جھکاؤ رکھتے ہیں۔ اور اگر تم اللہ کے قوانین کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو اور دوسروں کی ذات میں توازن و اعتدال پیدا کرتے رہو تو اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہوتا ہے۔ (128)

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ
فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ
تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٢٩﴾

اگرچہ تم اس بات کے بڑے خواہش مند ہو پھر بھی تم ایک سے زیادہ بیویوں (اَلنِّساء3:4) کے مابین عدل و توازن قائم رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم ایسا نہ کیا کرو کہ ایک جانب پورے طور پر جھک جاؤ اور دوسری کو

مُعَلَّقَة چھوڑ دو، نہ اس کے ساتھ انصاف کرو نہ اسے چھوڑو۔ اَور اُس کی حالت شادی شدہ اَور بے شوہر والی عورت کے درمیان ہو جائے اَور وہ اُدھر لٹکتی رہے۔ اگر تم صورتِ حال کو درست رکھو اور اللہ کے قوانین کی اتّباع کرتے ہوئے اُن سے ہم آہنگ رہو تو اللہ لغزش کے نقصان کے اثرات کو مٹانے والا اور سامانِ نشو و نما عطا کرنے والا ہے۔ (129)

وَاِنۡ يَّتَفَرَّقَا يُغۡنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيۡمًا ۝١٣٠

اور اگر وہ دونو الگ الگ ہو جائیں تو اللہ --- دین کا نظام، اپنی طرف سے کشادگیٔ رزق سے انہیں ایک دوسرے سے مستغنی کر دے گا۔ اللہ صاحبِ اختیار و وسعت اور فیصلہ کرنے میں عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنے والا ہے۔ (130)

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَلَقَدۡ وَصَّيۡنَا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَاِيَّاكُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيۡدًا ۝١٣١

جو کچھ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں ہے، سب اللہ کے پروگرام کی تکمیل کے لیے مصروفِ عمل ہے۔ اور اللہ نے تمہیں، اور ان کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی، حکم فرمایا کہ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کیا کرو۔ اگر اس حکم کی تعمیل سے انکار کرو گے تو اللہ کا کیا نقصان کرلو گے۔ ارض و سما --- کائنات کا نظام تو اللہ کے پروگرام کی تکمیل کے لیے چل ہی رہا ہے۔ اللہ تمہاری اطاعت و نافرمانی سے مستغنی اور سزاوارِ حمد و ستائش ہے۔ (131)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝١٣٢

اور کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے سب اللہ کے قوانین کی اتباع میں چل رہا ہے۔ اللہ ان کی نگرانی کے لیے کافی ہے۔ (132)

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّھَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝١٣٣

اگر وہ چاہے تو، اے انسانو! تمہیں دُنیوی منظر سے ہٹا دے اور دوسرے لوگوں کو لے آئے۔ وہ ایسا کرنے پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔ (133)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا 19 ع 8 16
وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝١٣٤ ع

جو شخص اِسی دنیاوی زندگی کا اجر چاہتا ہو تو وہ یہ بات بھول جاتا ہے کہ اللہ کے یہاں تو دنیا اور آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے۔ تم صرف دنیاوی اجر پر ہی کیوں اکتفا کیا کرتے ہو۔ اللہ ہر بات کو سننے والا اور ہر بات کی بصیرت Insight رکھنے والا ہے۔ (134)

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝١٣٥

اے اہلِ ایمان! تم اللہ کے لیے، انصاف پر مبنی گواہی دینے کے لیے جم جایا کرو (المآئدۃ 5:8) خواہ یہ تمہارے اپنے خلاف یا والدین اور اقربا کے خلاف ہی پڑے۔ اگر کوئی صاحبِ ثروت ہو یا تنگ دست، اللہ ان دونوں کا تمہاری نسبت زیادہ خیر خواہ ہے۔ اپنے جذبات کے پیچھے نہ لگنا مبادا تم عدل نہ کرسکو۔ اور اگر تم گواہی دیتے وقت گھما پھرا کر بات کرو یا گواہی دینے سے ہی پہلوتہی کر جاؤ، جو طرزِ عمل بھی تم اختیار کرو گے اللہ کو اس کی خبر ہوتی ہے۔ (135)

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ

اے لوگو جو اسلام میں داخل ہوئے ہو! اللہ اور اُس

الَّذِیۡ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ وَالۡکِتٰبِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا ﴿۱۳۶﴾	کے رسول پر، اور اُس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل فرمائی اور اُس کتاب پر جو اِس سے پہلے نازل کی، ایمان لاؤ۔ جو کوئی بھی اللہ اور اس کے ملائکہ، فرشتوں اور اُس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یومِ آخرت سے انکار کرے گا تو وہ صحیح راستہ کھو کر بہت دور نکل گیا۔ (136)
اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا لَّمۡ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ لَہُمۡ وَلَا لِیَہۡدِیَہُمۡ سَبِیۡلًا ﴿۱۳۷﴾ؕ	جن لوگوں نے دین کے نظام کو مان لیا پھر اس سے منکر ہو گئے۔ اس کے بعد پھر اس پر ایمان لے آئے اور پھر انکار کر دیا۔ پھر اس انکار میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے تو اللہ کے یہاں سے نہ تو اُنہیں حفاظت ہی ملتی ہے اور نہ انہیں راہِ راست کی ہدایت۔ (137)
بَشِّرِ الۡمُنٰفِقِیۡنَ بِاَنَّ لَہُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمَا ﴿۱۳۸﴾ۙ	اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان منافقین کو ان کے لیے دردناک عذاب کی نوید دے دے۔ (138)
الَّذِیۡنَ یَتَّخِذُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ اَیَبۡتَغُوۡنَ عِنۡدَہُمُ الۡعِزَّۃَ فَاِنَّ الۡعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیۡعًا ﴿۱۳۹﴾ؕ	جو مومنین کو چھوڑ کر کفّار کو اپنا دوست و مددگار بنا لیتے ہیں، کیا یہ اُن سے ایسی قوت چاہتے ہیں جو انہیں مغلوب ہونے سے محفوظ رکھے۔ ہر نوع کا غلبہ اور قوت تو صرف اللہ کے پاس ہے۔ (139)
وَقَدۡ نَزَّلَ عَلَیۡکُمۡ فِی الۡکِتٰبِ اَنۡ اِذَا سَمِعۡتُمۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکۡفَرُ بِہَا وَیُسۡتَہۡزَاُ بِہَا فَلَا تَقۡعُدُوۡا مَعَہُمۡ حَتّٰی یَخُوۡضُوۡا فِیۡ حَدِیۡثٍ غَیۡرِہٖۤ ۫ۖ اِنَّکُمۡ اِذًا مِّثۡلُہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَالۡکٰفِرِیۡنَ فِیۡ جَہَنَّمَ جَمِیۡعَا ﴿۱۴۰﴾ۙ	اور تم کو کتاب--- قرآن میں حکم دیا جا چکا ہے کہ جب تم سنو کہ ان کفّار کی طرف سے اللہ کے احکام کا انکار یا استہزا کیا جا رہا ہے تو ان کے پاس مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ دوسری باتوں میں مشغول ہو جائیں ورنہ تم بھی

ان جیسے سمجھے جاؤ گے (الانعام 68:6)۔ اللہ، یقیناً ان منافقین اور کفّار کو جہنّم میں جمع کر لے گا۔ (140)

اَلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ
نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ
عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۧ (141)

ع 20 7 17

جو منافقین تمہارے انجام کے منتظر رہتے ہیں اگر تمہیں اللہ کے فضل سے فتح حاصل ہو جائے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم کیا تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کفّار کو قدرے کامیابی حاصل ہو جاتی ہے تو یہ اُن سے کہتے ہیں کہ کیا ہم نے مومنین سے تمہاری حفاظت نہیں کی کہ ہماری جرّأت افزائی کے نتیجے میں تم اِن مومنین پر غالب رہے۔ مرنے پر اعمال کے نتائج سامنے لانے کے لیے یک بارگی اُٹھائے جانے کے روز اللہ، تم دونوں فریقوں کے مابین فیصلہ کر دیتا ہے۔ اللہ، کفار کو مومنین پر ہرگز غالب نہیں آنے دیتا۔ (141)

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى
الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا
قَلِيْلًا ۙ (142)

منافقین، اپنی منافقت کو مخفی رکھ کر اللہ کو دھوکا دیتے ہیں حال آں کہ وہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے خود دھوکے میں پڑے رہتے ہیں (البقرۃ 9:2)۔ جب یہ صلٰوۃ کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی سے sluggishly، گرانباری محسوس کرتے ہوئے جس کا نتیجہ کچھ مرتّب نہیں ہوتا (التّوبۃ 54:9)۔ محض لوگوں کے لیے دکھاوا کرتے ہیں اور بہت تھوڑے ہیں جو اللہ کے قوانین کو پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ (142)

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۤ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ

یہ منافقت اور ایمان کے مابین تذبذب کی کیفیت میں

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾

رہتے ہیں، نہ اِس طرف نہ اُس طرف۔ اور جو اللہ کی طرف جانے والا راستہ کھو کر سرگرداں پھرنے لگے تو، تُو اُس کے لیے ہدایت کی راہ نہ پائے گا۔ (143)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾

اے اہلِ ایمان! مومنوں کو چھوڑ کر دین کے نظام سے انکار کرنے والوں کو راز دان و دوست نہ بنانا (المآئدۃ 51:5)۔ کیا تم چاہتے ہو کہ ایسا کر کے اپنے خلاف اللہ کی صریح حجّت قائم کرلو۔ (144)

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ۙ

بے شک منافقین، جہنّم کے تحت الثّریٰ In lowest deep میں ہوتے ہیں اور، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔ (145)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾

ماسوائے اُن لوگوں کے جو غلط روشِ زندگی کو چھوڑ کر اپنی اصلاح کرلیں اور اللہ کے قوانین کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ ہو جائیں اور اپنے دین، نظامِ زندگی کو کفر و شرک سے الگ کر کے اللہ کے لیے مختص کرلیں۔ یہ لوگ مومنین کے ساتھ ہوتے ہیں اور مستقبل قریب میں اللہ مومنین کو اجرِ عظیم عطا کرتا ہے۔ (146)

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾

اگر تم صاحبِ ایمان رہو اور اللہ کی نعمتوں کو اس کے قوانین کے مطابق صرف میں لاتے رہو تو اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تمہیں سزا دے۔ اللہ علم رکھنے والا اور اعمال کے بھرپور نتائج دینے والا ہے۔ (147)

الجزء 6

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝١٤٨

اللہ کے نزدیک یہ بات پسندیدہ نہیں کہ کوئی کسی کے جرم کی تشہیر کرے ماسوائے اُس شخص کے کہ جس پر زیادتی ہوئی ہو۔اللہ سننے والا،علم رکھنے والا ہے۔(148)

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝١٤٩

اگر تم کوئی اچھی بات ظاہرہ کرو یا پوشیدہ رکھو یا کسی کی برائی سے صرفِ نظر کر جاؤ تو اللہ یقیناً درگزر فرمانے اور ہر امر پر قدرت رکھنے والا ہے۔(149)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝١٥٠

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے مرسلین میں تفریق پیدا کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو تسلیم نہیں کرتے اور اس ایمان اور انکار کے بین بین ایک رَوِش اختیار کرنا چاہتے ہیں۔(150)

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝١٥١

ایسے ہی لوگ Obdurate پکّے کافر ہیں اور ان کافروں کے لیے ہم نے ذلّت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔(151)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١٥٢ ع

ع 21 11 1

اور جو لوگ اللہ اور اس کے مرسلین پر ایمان لاتے ہیں اور اُن میں سے کسی میں بھی تفریق و امتیاز نہیں کرتے (البقرۃ 285:2)، انہیں عنقریب، اللہ اُن کے اجر ادا کر دے گا۔ اللہ حفاظت اور سامانِ نشو و نما عطا کرنے والا ہے۔(152)

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! اہلِ کتاب تجھ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تُو اُن کے لیے اوپر سے کتاب اتار

اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا
الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾

لائے۔ یہ لوگ موسٰی علیہ السلام سے، اس سے بھی بڑھ کر مطالبات کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ اللہ کو ہمیں مَرئی طور پر visibily دکھادیں (البقرۃ 55:2)۔ان کے اس ناروا مطالبے پر انہیں بجلی کی کڑک نے آن پکڑا۔ پھر ایک وقت آیا کہ انہوں نے واضح تعلیم آچکنے کے بعد، بچھڑے کی پرستش شروع کر دی (البقرۃ 92:2، طٰہٰ 88:20)۔ ہم نے اس سے بھی ان سے درگزر کیا اور موسٰی علیہ السّلام کو واضح غلبہ اور اقتدار عطا فرمایا۔ (153)

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا
الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا
مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾

ان سے پختہ عہد لیتے وقت، ہم نے انہیں معلّق کوہِ طُور کی حفاظت protection دے دی تھی (البقرۃ 63:2) اور ان سے کہا تھا کہ اس opening میں سے بیت المقدس شہر میں submissively، اپنی شخصیّت کے پورے جھکاؤ کے ساتھ داخل ہو جاؤ (البقرۃ 58:2) اور یہ بھی ہم نے کہا کہ سَبت کے ڈسپلن میں کوئی violation، خلاف ورزی نہ کرنا (البقرۃ 65:2)۔ ہم نے اُن سے اِن امور کا پختہ عہد لیا۔ (154)

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ
عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾

اِن کے اس پختہ عہد کو توڑنے، اللہ کی آیات کو تسلیم کرنے سے انکار اور انبیاء کو رُسوا کرنے اور ناحق ان کے قتل کے درپے ہو جانے نیز، اِس اِدّعا کے باعث

کہ ان کے دل غلاف میں بند ہیں، کوئی اثر نہیں لینے کے (البقرۃ 88:2) وہ سزا کے مستحق بن گئے بلکہ ان کے کفر کے موجب، اللہ کے قانون مکافات نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ لہٰذا، معدودے چند کے سوا، یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (155)

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۙ﴿١٥٦﴾

ان کے انکار اور مریم علیہا السّلام پر سنگین نوعیّت کا الزام لگانے کے باعث۔ (156)

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ﴿١٥٧﴾

اوران کے یہ کہنے پر کہ ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ ابنِ مریم علیہا السّلام کو قتل کر دیا ہے حال آں کہ نہ انہوں نے انہیں قتل کیا نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ اُن کے حواریوں میں سے وہ اُن جیسا صلیب دے کر دکھا دیا گیا۔ اور جو لوگ اس باب میں قیاس آرائیاں کر رہے ہیں، وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں اس بات کا صحیح علم نہیں۔ صرف ظن کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ۔ یقیناً انہوں نے عیسیٰ علیہ السّلام کو قتل نہیں کیا۔ (157)

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾

بلکہ اللہ نے اپنے یہاں، ان کے درجات بلند کر دیے اور وہ غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔ (158)

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾

اور اہلِ کتاب نصارٰی میں سے کوئی ایسا نہیں جو اپنی موت سے پہلے ان کی تصلیب اور کفّارہ کے عقیدے پر ایمان لانے کا عہد نہ کرے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام قیامت کے دن، اُن کے اس غلط عقیدہ کے

خلاف ان پر گواہ ہوں گے۔ (159)

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ﴿۱۶۰﴾

اور یہود کی قانون شکنی اور لوگوں کی اکثریّت کو اللہ کے قوانین کی اطاعت سے روکنے کے باعث ہم نے ان پر وہ پاکیزہ وحلال چیزیں بھی حرام قرار دے دیں جو پہلے ان کے لیے حلال تھیں (الانعام 147:6)۔ (160)

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾

اور بوجہ ان کے ربٰو لینے کے، جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاجانے کے، ان میں سے اللہ کے دین کے نظام کو تسلیم کرنے سے انکار کرنے والوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کررکھا ہے۔ (161)

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ ع

ع 22 10 2

لیکن اُن میں سے مومن اور جو ذاتی تحقیق اور اپنے علم میں علی وجہ البصیرت محکم اور اپنے علم میں پختہ ہیں (الِ عمرٰن 6:3)، وہ اُس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو تجھ پر نازل کیا گیا اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ دین کا نظام قائم کرتے ہیں اور نوعِ انسانی کو زکوٰۃ---- سامانِ نشو ونما بہم پہنچاتے ہیں اور وہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم عنقریب، اجرِ عظیم عطا کریں گے۔ (162)

اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾

یقیناً ہم نے تیری طرف وحی کی جس طرح ہم نے نوحؑ اور ان کے بعد انبیاء کو وحی بھیجی اور اسی طرح حضرت ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب علیہم السّلام اور ان

کی اولاد(البقرۃ 136:2)اور عیسیٰ اور ایوب، یونس
، ہارون اور سلیمان علیہم السّلام کی طرف بھی وحی بھیجی
اور داوٗد علیہ السّلام کو ہم نے زبور عطا کی۔(163)

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝۱۶۴

اور کچھ رسول ہیں جن کا ذکر ہم نے اس سے پہلے تجھ
سے کر دیا ہے، اور کچھ رسولوں کا تذکرہ ہم نے تجھ سے
نہیں کیا اور موسٰی علیہ السّلام سے تو اللہ نے کلام بھی
فرمایا۔(164)

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۶۵

یہ سارے رسول علیہم السّلام، صالح اعمال کے حسین
نتائج کی نوید دینے والے اور غلط اعمال کے تباہ کن
consequences سے آگاہ کرنے والے تھے
تاکہ انسانوں کو ان رسولوں کے آنے کے بعد، اللہ کے
ہاں کوئی عُذر نہ رہے اور غلبہ واقتدار تو اللہ کو حاصل ہے
جو حکمت پر مبنی ہے۔(165)

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۱۶۶

لیکن، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اللہ اس حقیقت پر
شاہد ہے کہ اس نے جو وحی تجھ پر نازل کی ہے، اپنے علم
سے نازل کی ہے اور جو نتائج اس نازل کردہ کے مطابق
محسوس ومشہود صورت میں مرتّب ہوتے رہتے ہیں،
ملائکہ---- فرشتے بھی اس پر شاہد ہیں۔ حقیقت میں
اللہ ہی شاہد کافی ہے(اٰلِ عمرٰن 18:3)۔(166)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۱۶۷

جن لوگوں نے اللہ کے احکامات کو تسلیم کرنے سے انکار
کیا اور دوسروں کو بھی اللہ کے راستے سے روکتے رہے،

وہ یقیناً صحیح راستہ کھو کر بہت دور جا پڑے۔ (167)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا
لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۙ﴿١٦٨﴾

جنہوں نے یوں کفر کیا اور اپنی ذات کی نشوونما کا نقصان کرلیا، نہ اللہ اُنہیں حفاظت دیتا ہے اور نہ اُن کی رہنمائی سیدھے راستے کی طرف کرتا ہے۔ (168)

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾

ماسوائے جہنم کے راستے کے، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بات اللہ کے لیے آسان ہے۔ (169)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ
فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾

اے انسانو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے رسول وحی کے ساتھ آ گیا ہے۔ لہٰذا، تم اس پر ایمان لے آؤ۔ یہ تمہارے لیے بہترین امر ہے۔ اور اگر تم ایمان سے انکار کرو گے تو اس سے اُس کے نظام کی functioning میں کیا فرق پڑ جائے گا۔ ارض و سما میں جو کچھ بھی ہے، اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کی خاطر مصروفِ عمل ہے اور یہ اللہ کے علم اور حکمت پر مبنی ہے۔ (170)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا
الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ ڣ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَھُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا
اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ۧ

وقف لازم

ع 23 9 3

اے اہلِ کتاب! دین پر عمل کرتے وقت افراط وتفریط سے کام نہ لیا کرو۔ متوازن ومتناسب انداز اختیار کرو اور اللہ کے متعلّق بھی صرف وہ بات کہا کرو جو حق ہو (الاعـــراف 7 : 180) یقیناً، مسیح عیسیٰؑ ابنِ مریم، اللہ کا رسول ہے اور اللہ کی طرف سے پیش گوئی، بشارت ہے جو مریم کی طرف بھیجی گئی اور اللہ کی طرف سے عطا فرمودہ توانائی ---- انسانی ذات personality کی حامل

(السَّجدة 9:32)۔ لہٰذا، اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اللہ، مسیح علیہ السّلام اور جبرئیل علیہ السّلام کی تثلیث کا عقیدہ مت پیش کرو۔ باز آجاؤ۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ یقیناً اللہ صرف ایک ہی صاحبِ اقتدار ہستی ہے۔ وہ اس تصوّر سے منزّہ اور بلند ہے کہ اُس کا کوئی بیٹا ہو۔ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے، سب اسی کی مِلک ہے۔ اس کی نگرانی کے لیے اللہ تنہا ہی کافی ہے۔ اسے کسی سہارے کی احتیاج نہیں۔ (171)

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝

نہ مسیح علیہ السّلام کو عار ہے کہ وہ اللہ کا بندہ ہے اور نہ ہی مقرّب ملائکہ کو کہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ کا بندہ ہونے میں انقباض و عار محسوس کرے اور سرکشی اختیار کرے تو اللہ ان سب کو accountability کے لیے جلد ہی اپنے یہاں اکٹھا کر لیتا ہے۔ (172)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

جو لوگ اَقدارِ وحی پر ایمان لائے اور حُسن کا رانہ توازن پیدا کرنے والے صلاحیّت پرور کام کرتے رہے تو وہ انہیں پورا پورا اجر دیتا ہے بلکہ اپنے یہاں سے احسان کے طور پر کچھ زیادہ بھی دیتا ہے۔ مگر جن لوگوں نے اللہ کا عبد ہونے سے عار محسوس کی اور اپنے آپ کو بالاتر سمجھا اور سرکشی اختیار کیے رکھی تو اللہ انہیں دردناک عذاب دیتا ہے اور وہ اللہ کے سوا، کوئی مددگار اور دوست

نہیں پاتے۔ (173)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ
اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝

اے انسانو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک محکم دلیل آ چکی اور ہم نے تمہارے پاس نُورِ مُبِین---- قرآن بھیجا ہے۔ (174)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ
رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ۝ؕ

لہٰذا، جولوگ اللہ کے قوانین واقدار پر ایمان لے آئے ہیں اور ان سے متمسّک ہوگئے ہیں، انہیں عنقریب اپنے دامنِ فضل ورحمت میں لے آتا ہے اور زندگی کے سیدھے اور متوازن راستے (الفاتحۃ 1:6)، کی طرف ان کی رہنمائی کر دیتا ہے۔ (175)

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ
لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ
يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا
الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً
فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ ع 24
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ع 5 4

اے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے حکم دریافت کر رہے ہیں۔ انہیں وضاحت سے بتا دے کہ کلالہ کے متعلّق اللہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بے اولاد مر جائے، اس کے ماں باپ بھی نہ ہوں اور اس کی ایک بہن ہو تو اس کے ترکہ میں سے اس کا حصّہ نصف ہے۔ اور اگر بہن بے اولاد فوت ہو جائے تو وہ بھائی اس کے سارے ترکہ کا وارث ہوگا۔ پھر اگر کلالہ کی دو بہنیں ہوں تو دونو کو ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا۔ اور اگر وارث کئی بہن بھائی ہوں تو مرد کا حصّہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ اللہ واضح کر کے بیان فرماتا ہے تا کہ تم صحیح اصول سے اِدھر اُدھر نہ ہو جاؤ۔ اللہ کو تو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔ (176)

(۵) سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ

اٰيَاتُهَا ۱۲۰ — رُكُوْعَاتُهَا ۱۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

المنزل 2

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ
الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ
حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ①

اے اہلِ ایمان! تم اپنے عہد و پیمان کو پورا کیا کرو۔ تمہارے لیے چرنے چگنے والے چار پائے جو بول نہ سکتے ہوں، حلال کر دیے گئے ہیں سوائے ان کے جن کا ذکر آگے آئے گا (الانعام143:6، 144، یٰسٓ 73-72:36، اَلْمُؤْمِن 80-79:40)۔ البتہ جب تم احرام کی حالت میں ہو تو تمہارے لیے شکار کرنا حلال نہیں۔ اللہ جو اپنے قانون کے مطابق چاہتا ہے، حکم فرماتا ہے۔ (1)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ
الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْىَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَاۤ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ
الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا
حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ
وقف لازم صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا
عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ
الربع وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ②

اے ایمان والو! اللہ کے دین کی طرف سے مقرّر کردہ محسوس symbols، علامات کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حُرمت والے مہینوں کی۔ نہ حج کے موقع پر بھیجے ہوئے قربانی کے جانوروں پر دست درازی کرو اور نہ ان جانوروں پر ہاتھ ڈالو جن کے گلے میں اللہ کی نذر کردہ نشانی یعنی پٹے پڑے ہوئے ہوں۔ ان لوگوں کا بھی احترام کرو جو حجِ بیت الحرام کا ارادہ و قصد کیے ہوئے ہوں اور اپنے لیے اپنے ربّ سے شرف و برتری کے طالب، اور اپنی سعی و جُہدِ زندگی کو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رکھنے کے خواہش مند ہوں۔ البتہ جب تم

فرائضِ حج سے فارغ ہو چکو، احرام کھول لو تو شکار کر سکتے ہو۔ اور دیکھنا ان لوگوں کی دشمنی جنہوں نے تمہیں مسجد الحرام تک جانے سے روکا تھا (الفتح 25:48)، اس پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان پر زیادتی کرو (المائدة 8:5)۔ تم احسان، نیک سلوک، صلہ رحمی اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے والے کاموں میں تعاون کیا کرو اور اُن معاملات میں تعاون نہ کیا کرو جن سے قوّتِ عمل میں کمزوری آجائے اور تمہاری ذات اس طرح مضمحل ہو جائے کہ تم مصافِ زندگی میں نشوونماءِ ذات کے ضمن میں دیگر افرادِ ملّت سے پیچھے رہ جاؤ یا سرکشی برتتے ہوئے حدود سے تجاوز کر جاؤ۔ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی سے محتاط رہا کرو۔ اللہ، عمل کا نتیجہ مرتّب کرنے اور سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔ (2)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ
لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ
وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ
عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ
اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ
وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ
مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳

تم پر حرام کیا گیا مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور جسے اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو (البقرة 173:2) اور جو گلا گھونٹ کر مر جائے یا پتھر یا لاٹھی مار کر مار دیا جائے یا گر کر مر جائے یا کسی جانور کے سینگ لگنے سے مر جائے یا جسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو سوائے اس کے جسے تم زندہ پا کر ذبح کرلو۔ کسی آستانے یا استھان پر غیر اللہ کے نام پر قربان کیا ہوا جانور بھی حرام ہے (الانعام 146:6) اور یہ بھی حرام

ہے کہ تم پانسوں، تیروں کے ذریعے سے قسمت معلوم کرو۔ایسا کرنا دائرہ حق سے باہر نکل جانے کے مترادف ہوگا۔ آج کفّار تمہارے دین سے مایوس ہوگئے ہیں کہ تم حرام کی ہوئی چیزوں کوترک کیے ہوئے ہواور مفاہمت کا امکان ختم ہوگیا۔ لہٰذا،تم ان سے خوف زدہ مت ہونا البتہ میرے قوانین کی خلاف ورزی کے نقصان رساں نتائج سے ڈرتے رہنا۔آج، اس دور میں، میں نے تمہارے لیے دینی غلبہ کی تکمیل کردی اور نعمتوں میں سے جس جس کی کمی تھی، میں نے سب پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔حرام کردہ اشیا کے ضمن میں جو شخص سخت بھوک کی وجہ سے مجبور ہو کر کچھ کھالے مگر اس کا میلان گناہ کی طرف نہ ہو تو اللہ درگزر کرنے اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (3)

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے دریافت کررہے ہیں کہ ان کے لیے کیا کیا حلال کیا گیا ہے۔ بتادے کہ تمہارے لیے مرغوبِ طبع، پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔اور وہ سدھائے ہوئے جانور جن کو تم اللہ کے عطا کردہ علم کی رو سے سدھا لیتے ہو، جس جانور کو تمہارے لیے پکڑ رکھیں اسے کھاؤ۔ البتہ تم ان کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ کے احکام وقوانین

سے متمسّک رہا کرو۔ اللہ کا قانون جلد احتساب کا عمل شروع کردیتا ہے۔ (4)

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫
وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْۤ اَخْدَانٍ ؕ
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۠ ﴿۵﴾ ع 1 5 5

آج تم لوگوں کے لیے مرغوب طبع اور پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئی ہیں۔ اور اہلِ کتاب کا کھانا تمہارے لیے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔ اور قرآنِ حکیم پر ایمان رکھنے والی پاک دامن عورتیں اور اُن قوموں کی پاک دامن عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی، تمہارے لیے حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کا تحفہ، مہر ادا کرنے کے بعد ان کی عِفّت کے محافظ بن جاؤ نہ کہ تم شہوت رانی یا چوری چھپے آشنائی کرنے لگو (اَلنِّساء 4:25)۔ اور جو کوئی ایمان کے بعد اس کا منکر ہو جائے تو اس کے اعمال، یقیناً رائگاں جاتے ہیں بلکہ الم و تکلیف کا احساس بھی دامن گیر رہتا ہے اور وہ حیاتِ اُخروی میں خسارے میں ہوتا ہے۔ (5)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا
وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ
مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا
صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ
مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ
لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۶﴾

اے ایمان والو! جب تم صلوٰۃ، نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو تو پہلے اپنے منہ، ہاتھ کہنیوں تک دھولیا کرو۔ پھر سر کا مسح کرو اور پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو۔ اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو نہا کر طہارت کرلیا کرو۔ اگر تمہیں کوئی مرض ہو یا تم سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضروریہ سے فارغ ہو کر آیا ہو یا عورتوں سے مجامعت کی ہو اور پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹّی سے تیمّم

کرلواور اس سے ہاتھوں اور منہ کا مسح کرو (اَلنِّساء 43:4)۔ اللہ تمہارے لیے کوئی تنگی تکلیف نہیں چاہتا۔ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم پاکیزہ رہو اور اپنی نعمتوں میں سے جس جس کی کمی ہو اسے پورا کردے تاکہ تم ان نعمتوں کو اللہ کے قوانین کے مطابق نوعِ انسانی کی ربوبیّت کے لیے صَرف میں لاؤ۔ (6)

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦

اور اللہ کے احسانات اور نعمتوں کی حفاظت کرو اور انہیں ضائع نہ کرو اور اُس پختہ عہد کی بھی پابندی کرو جو تم سے لیا گیا تھا جب تم نے معاہدہ کرتے وقت کہا تھا کہ ہم نے سن لیا، سمجھ لیا اور ہم دل کی کشاد اور رضامندی سے تعمیل کرتے ہیں (اٰلِ عمرٰن 81:3)۔ لہٰذا، تم اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو۔ اللہ سینوں میں آنے والے خیالات کا علم بھی رکھتا ہے۔ (7)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۗءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓي اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑧

اے ایمان والو! اللہ کی خاطر مبنی بر عدل شہادت دینے کے لیے جم جاؤ (اَلنِّساء 135:4) اور دیکھنا! کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس امر پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان سے عدل نہ کرو۔ بلکہ اُس وقت عدل سے کام لو۔ یہ بات تقوٰی کے زیادہ قریب ہے۔ الہٰذا، اللہ کے قوانین کو ہر لحظہ اپنے پیشِ نظر رکھا کرو کیوں کہ اللہ کو یقیناً تمہارے سب اعمال کی خبر ہوتی ہے۔ (8)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

جو لوگ وحی کی مستقل اقدار پر ایمان رکھیں اور حسن کا

وَّاَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ۝۹

رانہ توازن پیدا کرنے والے صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں، ان سے اللہ کا، خطرات سے حفاظت اور عظیم اجر کا وعدہ ہے۔ (9)

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰۤٮِٕكَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ۝۱۰

البتہ جن لوگوں نے دین کی ابدی اقدار کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور عملی زندگی میں اس کو جھٹلاتے رہے، تو یہی لوگ جحیم میں ہوں گے جہاں ان کی ذات کی نشو ونمارک جائے گی (المآئدة 5:86، الحج 22:51، اَلصّٰفّٰت 37:68)۔ (10)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ هَمَّ قَوۡمٌ اَنۡ يَّبۡسُطُوۡۤا اِلَيۡكُمۡ اَيۡدِيَهُمۡ فَكَفَّ اَيۡدِيَهُمۡ عَنۡكُمۡ‌ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱۱

اے اہلِ ایمان! اللہ کی نعمتوں اور اس احسان کو یاد کرو جب ایک قوم نے تم پر دست درازی کا ارادہ کر لیا تھا مگر اللہ---دین کے نظام نے انہیں روک کر تمہیں ان سے محفوظ رکھا۔ لہٰذا، تم اللہ کے قوانین کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا کرو۔ مومنین، اللہ کے قوانین پر ہی بھروسا کیا کرتے ہیں۔ (11)

وَلَقَدۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ‌ۚ وَبَعَثۡنَا مِنۡهُمُ اثۡنَىۡ عَشَرَ نَقِيۡبًا‌ ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىۡ مَعَكُمۡ‌ ؕ لَٮِٕنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيۡتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنۡتُمۡ بِرُسُلِىۡ وَعَزَّرۡتُمُوۡهُمۡ وَاَقۡرَضۡتُمُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَلَاُدۡخِلَـنَّكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ۚ فَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰ لِكَ مِنۡكُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ۝۱۲ ع 2 6 6

جب اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور ہم نے ان میں سے بارہ قبیلوں کے الگ الگ سردار، نگران مقرّر کر دیے اور اللہ نے انہیں یقین دلا دیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں یعنی میرے قوانین تمہارا ساتھ دیں گے۔ وہ تمہارے اعمال کے نتائج تمہاری کوششوں کے مطابق مرتّب کریں گے۔ اگر تم نے دین کا نظام قائم کیا جس میں تم زکوٰۃ---نوعِ انسانی

کی نشوونما کا سامان بہم پہنچاتے رہے اور میرے رسولوں کو تسلیم کیا، ان کی تعظیم بھی کی اور اللہ کو قرض دیا؛---- دین کے نظام کے استحکام میں مدد بھی کی اور ہر قسم کا جانی و مالی ایثار پیش کیا (البقرۃ 245:2، الحدید 11:57، التّغابن 17:64، المزمّل 20:73)، تو میں لازماً تمہاری زندگی کی ناہمواریاں دور کر دیتا ہوں اور تمہیں اُن سدابہار باغات میں داخل کر دیتا ہوں جن کے نیچے سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ مگر جو کوئی تم میں سے اس کے بعد، دین کی ابدی صداقتوں کا منکر ہو جاتا ہے تو وہ گویا، عدل و اعتدال کی رَوِش کو کھو بیٹھتا ہے۔ (12)

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

پھر ان، بنی اسرائیل کے عہد کو توڑ ڈالنے کے باعث، ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے، ان کے دل سخت ہو گئے (البقرۃ 74:2) اور ہم نے اُن پر لعنت کی اور انہیں اپنی رحمت اور زندگی کی شادابیوں اور سرفرازیوں سے محروم کر دیا۔ وہ اللہ کے احکام کو ان کے context سے اِدھر اُدھر کر دیتے تھے (البقرۃ 75:2، اَلنِّساء 46:4، المآئدۃ 41:5) اور انہوں نے وحی کی تعلیمات کے ایک حصّے کو طاقِ نسیاں پر رکھ دیا تھا۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھے پتا چلتا رہتا ہے کہ ان میں سے صرف تھوڑے ہیں جو اپنے آپ کو اپنے اعمال کے ضمن میں

دھوکا دیتے رہتے ہیں۔ سو، ان سے درگزر کر اور ان سے صرفِ نظر کرتا رہ۔ اللہ یقیناً حسن کارانہ اندازِ زیست رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (13)

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾

جو اپنے آپ کو نصارٰی کہتے تھے، ہم نے ان سے بھی محکم عہد لیا تھا مگر انہوں نے بھی دیے گئے قوانین کے بیشتر حصّے کو فراموش کر دیا تھا۔ سو، ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق ان میں مرنے پر ظہورِ نتائج کے لیے یک بارگی اُٹھا کھڑا کرنے تک کے لیے بغض اور عداوت پیوست ہوگئی۔ اللہ انہیں عنقریب بتا دیتا ہے جو کچھ وہ کرتے رہتے تھے۔ (14)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ڛ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

اے اہلِ کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم آ گیا ہے جو کتاب کے بہت سے حصّے کو پھر واضح کر کے بیان کر رہا ہے جسے تم چھپائے چلے آ رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر بھی کر رہا ہے۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح کتاب کی صورت میں نور آ گیا ہے۔ (15)

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾

اللہ اس کے ذریعے ہر اس شخص کو امن اور سلامتی کی راہ دکھا رہا ہے جو اپنے آپ کو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رکھے اور اپنے قانون کے مطابق ان کو ذہنِ انسانی کی پیدا کردہ توہّم پرستیوں اور غلط اندیشیوں کی تاریکیوں سے نکال کر کتابِ مبین کی روشنی کی طرف لاتا ہے اور

اس طرح سیدھی اور متوازن راہ (الفاتحة 6:1) کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے۔ (16)

لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ ؕ قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا اِنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّهۡلِكَ الۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۷﴾

یقیناً، اُن لوگوں نے دین کی ابدی اقدار سے انکار کیا جب اُنہوں نے کہا کہ مسیح ابنِ مریم ہی اللہ ہے (المآئدة 72:5)۔اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو انہیں بتا دے کہ اللہ کے مقابلے میں کس کے پاس ایسی قوّت ہے کہ اگر وہ مسیح ابنِ مریمؑ ، اس کی والدہ اور کُرّہ ٔ ارض پر جو کچھ ہے، اسے نیست و نابود کر دینا چاہے تو وہ اللہ کو روک سکے، حال آں کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں اور ان کے درمیان جو کچھ ہے، اللہ ہی کے زیرِ اقتدار ہے۔ وہ اپنی مشیّت، قانون کے مطابق کسی چیز کی تخلیق کرتا ہے اور اللہ کو ہر شے پر قدرت و کنٹرول حاصل ہے۔ (17)

وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ وَالنَّصٰرٰى نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلۡ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمۡ بِذُنُوۡبِكُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ مِّمَّنۡ خَلَقَ ؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۖ وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۸﴾

یہود اور نصاریٰ اِدّعا کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ پھر وہ تمہارے جرائم کے باعث تمہیں سزا کیوں دیتا ہے حال آں کہ حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ کے بیٹے نہیں ہو۔ تم بھی انہی میں سے انسان ہو جنہیں اس نے پیدا کیا۔ جو اپنے اعمال کے باعث سزا کا مستوجب ٹھہرے، اسے سزا دیتا ہے اور جو اللہ کے قوانین کے مطابق حفاظت میں رہنا چاہے، اسے حفاظت عطا کر دیتا

ہے(البقرة2:284،اٰلِ عمرٰن3:129، المآئدة 5:40، العنکبوت 29:21، الفتح 48:14)۔ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں اوران کے درمیان جو کچھ ہے، اللہ کے کائناتی پروگرام اور قانون کے مطابق مصروفِ عمل ہے اور اسے اللہ کے متعیّن کردہ منتہٰی تک پہنچ کر رہنا ہے۔ (18)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ
مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ
فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝19

ع 3 8 7

اے اہلِ کتاب! جب پہلے رسولوں کی تعلیم دقت کے طویل تعطّل کے باعث ماند پڑ چکی تھی تو ہمارا رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم تمہارے پاس آ گیا تا کہ وحی کی اس تعلیم کو پھر سے واضح کر کے پیش کر دے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہمیں یہ بتانے کے لیے کوئی نہیں آیا کہ صحیح اعمال اوران کے نتائج کیا ہوں گے اور غیر صالح اعمال کا مآل کیا ہوگا۔ لٰہذا، اب تمہارے پاس وہ ہستی آ گئی ہے جو یہ بتا رہی ہے کہ صلاحیت بخش اعمال کا نتیجہ زندگی کی شادابیاں اور سرفرازیاں ہیں اور غلط اعمال کا انجام تباہی و بربادی، کیوں کہ اللہ نے ہر امر کے لیے قوانین نافذ کر دیے ہیں۔ (19)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ
جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ
اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝20

جب موسیٰ علیہ السّلام نے اپنے برادرانِ قوم سے کہا کہ تم اللہ کے اُس احسان کو یاد کرو جب اُس نے تم میں انبیاء کو مبعوث فرمایا اور تمہیں صاحبِ قوّت و مملکت بنایا اور تمہیں وہ کچھ عطا فرمایا جو اس وقت تک کی اقوامِ عالم

میں کسی کو نہیں دیا۔ (20)

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾

اے برادرانِ قوم! اُس مقدّس سرزمین میں جو تمہارے لیے مخصوص کر دی گئی ہے، داخل ہو جاؤ اور دیکھنا! پیٹھ نہ دکھانا۔ پیچھے کی جانب بھاگتے ہوئے تم نقصان اٹھاؤ گے۔ (21)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾

کہنے لگے، اے موسٰی! علیہ السّلام اس سرزمین میں بڑی زورآور قوم آباد ہے۔ جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں، ہم اس میں داخل نہ ہوں گے۔ اگر وہ وہاں سے نکل گئے تو ہم داخل ہو جائیں گے۔ (22)

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۬ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾

قانونِ مکافات سے ڈرنے والوں میں سے دو آدمیوں نے جنہیں اللہ کی طرف سے عمدہ ذہنی صلاحیتیں اور رہنمائی عطا ہوئی تھی، مشورہ دیا کہ مناسب راستے سے داخل ہو جاؤ۔ جب تم اس سرزمین میں داخل ہو جاؤ گے تو یقیناً تم ہی غالب رہو گے۔ اگر تم مومنین ہو تو صرف اللہ کے قوانین پر کامل اعتماد رکھو۔ (23)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾

کہنے لگے اے موسٰی علیہ السّلام! ہم اس سرزمین میں ہرگز داخل ہونے کے نہیں جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں۔ تُو اور تیرا بڑا بھائی، ہارون علیہ السّلام جاؤ اور ان سے جنگ کرو۔ ہم تو یہیں فروکش رہیں گے۔ (24)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا

موسٰی علیہ السّلام نے عرض کی اے میرے ربّ! میں

وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

اپنے یا اپنے بھائی کے سوا کسی پر کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ آپ ہم میں اور ان لوگوں میں جو دین کے pattern کو توڑ کر نافرمانی پر تُلے ہوئے ہیں، آج خطِ امتیاز کھینچ دے۔ (25)

ع 4 7 8

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾

اللہ نے فرمایا کہ ان پر یہ سرزمین چالیس سال تک حرام کردی گئی ہے۔ یہ اللہ کی زمین میں حیران و سرگرداں پھرتے رہیں گے۔ تُو اِن نافرمان لوگوں پر تأسّف گرفتہ نہ ہو۔ (26)

النصف / وقف لازم

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے نوعِ انسانی کے ان دو افراد کا قصہ ٹھیک ٹھیک بیان کرو جب دونوں نے کوئی قربانی پیش کی۔ ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ جس کی قربانی قبول نہ ہوئی اس نے دوسرے سے کہا کہ میں تجھے قتل کردوں گا۔ دوسرے نے جواب دیا کہ اللہ تو اُن کی قربانی قبول کرتا ہے جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہتے ہیں۔ (27)

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾

اگر تُو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ میں کائنات کی ربوبیّت اور نشوونما دینے والے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی سے ڈرتا ہوں۔ (28)

اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ

میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے قتل کرنے کے جرم اور اپنے دیگر

النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

جرائم کا بوجھ اپنے اوپر لے لے اور اہلِ جہنّم میں سے ہو جا کیوں کہ حدود اللہ سے تجاوز کرنے والوں کی سزا جہنّم ہی ہے۔ (29)

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

لہٰذا، اس کے جذبات نے اسے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا۔ سو، اُس نے اسے قتل کر ڈالا اور وہ اپنی ذات کا نقصان کرنے والوں میں سے ہو گیا۔ (30)

معانقة 5

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

وقف النبي صلی اللہ علیہ وسلم

تب اللہ نے ایک کوّے کو بھیجا جو زمین کریدنے لگا تاکہ اسے بتائے کہ اپنے بھائی کی نعش کیسے دفن کرے۔ کہنے لگا کہ افسوس! میں اس کوّے کی سمجھ جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی نعش دفن کر سکتا۔ وہ اپنے کیے پر بڑا نادم ہوا۔ (31)

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾

اس واقعہ کے بعد، اس کے پیشِ نظر، ہم نے بنی اسرائیل کے لیے یہ قانونی حکم دے دیا کہ جس نے مملکت کے امن کو تہ و بالا کیا یا قتل کا بدلہ قتل کے سوا کسی کو جان سے مارا، گویا اس نے تمام نوعِ انسانی کو ہلاک کیا اور جس نے کسی ایک فرد کو موت سے بچایا، اس نے گویا پوری انسانیت کی جان بچائی۔ یقیناً، ہمارے رسول علیہم السّلام انسانوں کے پاس واضح قوانین لے کر آتے رہے پھر بھی ان میں سے اکثریّت مملکت میں فساد برپا کرنے والوں ہی کی رہی ہے۔ (32)

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي

جو لوگ اللہ کے دین اور اس نظام کو قائم کرنے والے

الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ
اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ
الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۳۳﴾

رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خلاف باغیانہ جنگ پر اتر آتے ہیں اور مملکت میں فساد پھیلانے میں سرگرم رہتے ہیں، ان کی سزا یہ ہے کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں یا انہیں صلیب پر لٹکا دیا جائے یا مخالف سمتوں سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے، قید میں ڈال کر مراعاتِ مملکت سے محروم کر دیا جائے۔ یہ تو ان کی اِس دنیاوی زندگی کی ذلّت و رسوائی ہے۔ آخرت میں ان کے لیے سخت عذاب ہوگا۔ (33)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا ع 5 8 9
اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۧ﴿۳۴﴾

ماسوائے اُن لوگوں کے جو باز آجائیں اور تائب ہو کر صحیح رَوِش زندگی اختیار کر لیں قبل اس کے کہ تم ان پر غلبہ حاصل کر لو۔ تمہیں اس حقیقت کا علم رہنا چاہیے کہ اللہ، اندریں حالات، درگزر اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (34)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ
وَجَاهِدُوْا فِىْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾

اے اہلِ ایمان! اللہ کے قوانین سے جڑے رہو اور اللہ کے یہاں قُرب و منزلت حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہو اور اُس کے نظام کے قیام و استحکام کی خاطر جہاد کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (35)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا
وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا
تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾

جن لوگوں نے دین کے نظام کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اگر ان کے پاس کُرۂ ارض کی ساری دولت اور اس کے مثل اور بھی ہو اور وہ چاہیں کہ اسے فدیہ میں پیش

کر کے مرنے پر ظہور نتائج کے لیے اٹھا کھڑا کرنیکے دن کے عذاب سے بچ جائیں تو اُن سے یہ قبول نہیں کیا جاتا۔انہیں دردناک عذاب مل کر رہتا ہے۔(36)

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾

وہ چاہتے ہیں کہ جہنّم کی آگ سے نکل جائیں لیکن نکل نہیں سکتے۔ان کے لیے مستقل عذاب ہے۔(37)

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

چوری کرنے والا مرد ہو یا عورت، دونو کے ایک ایک ہاتھ کاٹ دیے جائیں۔یہ ان کے جرم کی، اللہ کی طرف سے ایسی سزا ہے جس سے مجرم آئندہ ارتکابِ جرم سے رک جائیں۔اللہ کے قانون میں قوّتِ نافذہ ہے جو حکمت پر مبنی ہے۔(38)

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾

جو شخص اپنی سرکشی اور قانون شکنی سے توبہ کرلے اور اپنی اصلاح پر آمادہ ہو تو یقیناً اللہ کا قانون اپنے جملہ احسن نتائج لیے ہوئے اس کی طرف متوجّہ ہوجاتا ہے کیوں کہ اللہ توبہ کے بعد غلط اعمال کے نقصانات کے ازالہ کے لیے حفاظت بھی دیتا ہے اور انسانی ذات کے لیے سامانِ نشوونما بھی۔(39)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾

اے مخاطب! کیا تُو نہیں جانتا کہ ارض وسما--- کائنات میں اقتدارِ کُلّی، sovereignty صرف اللہ کی ہے۔وہ مشیّت، قانون کے مطابق ہی کسی کو سزا دیتا ہے اور قانون کے مطابق ہی کسی کو تخریبی عناصر کے نقصانات سے حفاظت عطا کرتا ہے۔اللہ نے ہر شے کے لیے قانون بنا

دیے ہیں(البقرة 2:284،الِ عمرٰن 3:129، المآئدة 5:18، العنکبوت 29:21، الفتح 48:14)۔(40)

الوقف علی الاول اجوز 12 ع 3

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ
مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ
وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ
اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ
مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ
تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ
تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ
يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جولوگ دین سے انکار میں تیزی سے آگے بڑھتے جا رہے ہیں اُن سے تُو آزردہ خاطر نہ ہو۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم دین پر ایمان لائے حال آں کہ ان کے دل ایمان نہیں لائے ہوتے۔ اور یہود میں سے بھی جو تمہارے حالات کی جاسوسی کرتے ہیں تا کہ سن کر آگے جھوٹ گھڑ کر پھیلائیں، یہ جاسوسی اُن لوگوں کے لیے کرتے ہیں جو تیرے پاس خود نہیں آتے جاتے۔ یہ بات کا مفہوم اصل context سے بدل دیتے ہیں(البقرة 2:75،اَلنِّساء 4:46)۔لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں اِس طرح کے مُحرَّف احکام دیے جائیں تو مان لو اور اگر ایسے نہ دیے جائیں تو چھوڑ دو۔ اگر اللہ اِن جیسوں کو سزا دینے کا ارادہ کرلے تو تُو اللہ کی گرفت سے اِن کو بچا نہیں سکتا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق ان کے دل اس نوع کی خباثتوں سے پاکیزہ ہو نہیں سکتے۔ اِن کے لیے اس دنیا میں ذلّت و رسوائی ہے اور حیاتِ اُخروی میں عذابِ عظیم۔ (41)

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ
فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ
بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾

یہ آپ کی جاسوسی اس لیے کرتے ہیں کہ اسے جھوٹ گھڑ کر آگے نشر کریں۔ اِن کا ذریعہءِ معاش حرام خوری پر مبنی ہے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر یہ اپنے فیصلوں کے لیے تیرے پاس آئیں تو ان میں باہم، حق کے مطابق فیصلہ کردے یا ان سے اعراض ہی برت۔ تجھ پر کوئی پابندی نہیں۔ اگر تو اعراض برتے گا تو یہ تجھے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ ہاں، اگر تُو ان کے معاملات میں فیصلہ کرے تو عدل کے ساتھ کر۔ اللہ کے نزدیک، پسندیدہ ہیں ایسے لوگ جو معاملاتِ زندگی میں عدل کو ملحوظ رکھتے ہیں۔(42)

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ
ع 6 9 10 يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ ع

اور یہ، تجھے حَکَم کیسے بنارہے ہیں حال آں کہ ان کے پاس تَورات موجود ہے۔ اس میں اللہ کے احکام موجود ہیں۔ لیکن یہ اس کے باوجود ان سے روگردانی کر جاتے ہیں۔ یہ دراصل، تَورات پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔(43)

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ
الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا
اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا
تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

ہم نے تَورات نازل کی۔ اس میں ہدایت ہے اور نور Divine light روشنی ہے---- خود واضح اور ہر شے کو واضح اور اس کے اصل مقام کو متعیّن کرنے والی۔ اسی کے مطابق انبیاء جنہوں نے ابدی اقدار کے آگے اپنی شخصیّت کو جھکا دیا تھا، یہود کے فیصلے کیا کرتے تھے۔ اور راسخ العلم لوگ اور یہود کے علما بھی اسی کے مطابق فیصلے کرتے تھے کیوں کہ وہ اس تورات کے

محافظ ٹھیرائے گئے تھے اور وہ اس کے نگران ہونے کے مدّعی بھی تھے۔ سو، اے اہلِ کتاب! تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ میرے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرو اور میری آیات کے عوض حقیر سے دنیاوی مفادات حاصل نہ کیا کرو۔ جو کوئی بھی اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق فیصلے نہیں کرتے تو یہی لوگ ہیں جو نازل کردہ کے منکر ہیں۔ (44)

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٤٥

اور اسی میں ہم نے ان کے لیے قانون دے دیا کہ جان کا بدلہ جان، آنکھ کا بدلہ آنکھ، ناک کا بدلہ ناک، کان کا بدلہ کان، دانت کا بدلہ دانت اور دیگر زخموں کے لیے ان کے برابر سزا ہوگی۔ البتہ اگر کوئی مجرم کو معاف کردے تو یہ عمل مجرم کی سزا کا کفّارہ--- مجرم کے جرم کے ضرر رساں نتیجہ کو ڈھانپ دینے والا--- ہوگا۔ جو لوگ اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق فیصلے نہیں کرتے تو یہی لوگ قانون شکن ہیں۔ (45)

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ؕ ۝٤٦

سلسلہء انبیاء کے نقشِ قدم پر ہم نے عیسیٰؑ ابنِ مریم کو بھیجا جو پہلے سے موجود تورات کی تصدیق کرتا تھا۔ اور ہم نے انہیں انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور روشنی ہے اور رہنمائی بھی جو پہلے سے موجود تورات کی تعلیمات کی تصدیق کرتی تھی اور متّقین کے لیے سر چشمہء موعظت وعبرت۔ (46)

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾

اب حاملینِ انجیل اس میں عطا کردہ اقدار وقوانین کے مطابق فیصلے کیا کریں۔ جو لوگ بھی اللہ کے نازل کردہ ضابطوں کے مطابق فیصلے نہیں کرتے تو یہی لوگ نافرمان ہیں۔ (47)

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ہم نے یہ کتاب--- قرآن تیری طرف نازل کیا ہے جو ٹھوس solid حقائق کا حامل اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق ہے؛ تجھ سے پہلے موجود کتاب کو، اپنے عملی نظام سے سچّا ثابت کرنے والا ہے اور ان کی صداقتوں کا محافظ بھی۔ لہٰذا، اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی ان کے مابین معاملاتِ زندگی کے فیصلے کیا کر اور جو تیرے پاس حق آیا ہے اسے چھوڑ کر ان لوگوں کی پست خواہشات کے پیچھے نہ لگ جانا۔ ہر اُمّت کے لیے ہم نے کتابِ قانون کے توسّط سے شِرعَۃٌ --- ایک راستہ، دستور دے دیا اور اس کی روشنی میں عملی زندگی کے لیے ہر نبی نے منہاج---- طور طریقے اور جزئیات بتا دیں (الحج 67:22)۔ اگر اللہ چاہتا تو از خود تم سب کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا تاکہ تمہاری سیرت کے مضمر جوہروں کی پرکھ ہو جائے کہ تم عطا کردہ قوانین کے مطابق ایسا کرتے ہو یا نہیں۔ تم حال اور مستقبل کی زندگی کی شادابیوں اور شرف وبرتری کے

حصول کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرو۔ تم سب کو اللہ کے قانونِ مکافات law of accountability کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ وہ تمہیں بتادے گا جن امور میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔ (48)

وَاَنِ احۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ وَاحۡذَرۡهُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنُوۡكَ عَنۡۢ بَعۡضِ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ‌ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّصِيۡبَهُمۡ بِبَعۡضِ ذُنُوۡبِهِمۡ‌ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوۡنَ ﴿۴۹﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو ان کے مابین جو اللہ نے نازل فرمایا ہے، اُس کے مطابق فیصلے کر اور ان کی پست خواہشات کو مت follow کرنا اور ان سے careful رہنا کہ، اُس میں سے کسی امر سے تجھے ہٹا نہ دیں جو اللہ نے تیری طرف نازل کیا ہے۔ اور اگر یہ نہ مانیں تو سمجھ لے کہ اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے تباہیاں آنے والی ہیں۔ انسانوں میں سے اکثر ایسے ہیں جو دین سے گریز کی راہیں تلاش کرتے رہتے ہیں۔ (49)

اَفَحُكۡمَ الۡجَـاهِلِيَّةِ يَبۡغُوۡنَ‌ؕ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾ ع 7 7 11

کیا یہ قرآن سے پہلے، جہالت کے دور کا نظام چاہتے ہیں؟ اللہ کے قوانین پر یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ کے عطا کردہ ضابطہء زندگی سے بہتر متوازن و اکمل ضابطہ اور کیا ہوسکتا ہے؟ (50)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡيَهُوۡدَ وَالنَّصٰرٰٓى لِيَآءَ‌ ؔ‌ۘ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ

اے اہلِ ایمان! یہود اور نصارٰی کو دوست نہ بنانا۔ یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو کوئی تم میں سے اِن کو دوست بناتا ہے تو وہ انہی میں سے ہو جاتا ہے۔ دین

وقف لازم وقف منزل

عند المتعص وقف غفران

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾

کی حدود سے نکل جانے والوں کو، اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق، ہدایت نہیں ملا کرتی۔ (51)

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ
يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ
بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ؕ

سو، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو دیکھے گا کہ جن کے قلوب میں منافقت کا روگ ہے وہ ان یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑ دوڑ کر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی رفاقت چھوڑ کر ہم کسی مصیبت کے گھیراؤ میں نہ آ جائیں۔ وہ وقت دور نہیں کہ اللہ کی طرف سے کوئی فیصلہ کن مرحلہ آ جائے یا اللہ آپ کو فتح عطا کر دے۔ پھر جو کچھ انہوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھا ہے اس کے باعث ندامت محسوس کریں گے۔ (52)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ
اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ جَهْدَ
فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾

الثلثة

اور صاحبِ ایمان کہتے ہیں کہ کیا یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے پکّی قسمیں کھائی تھیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں؟ ان کے اعمال اکارت ہوئے اور بالآخر نقصان اُٹھانے والے ہو گئے۔ (53)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ
يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا
يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ
يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾

اے اہلِ ایمان! جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تمہاری جگہ ایسی قوم لے آئے گا جو اس سے محبّت رکھیں گے ---- خلوص اور استقامت سے اللہ کے احکام کی اطاعت پر جمے رہیں گے اور اللہ اُن سے محبّت کرے گا---- اُن کو وہ تمام ثمرات و نتائج عطا فرمائے گا جو اس کے قوانین کی اطاعت کا فطری ماحصل ہیں۔ وہ مومنین کے ساتھ مشفق اور ہمدرد ہوں گے اور کفّار پر

سخت اور غالب (الفتح 29:48)۔ اللہ کے دین کے نظام کے قیام واستحکام کے لیے جہاد کرنے والے اور، کسی کی طعن وتشنیع سے ڈرنے والے نہ ہوں گے۔ یہ اللہ کا احسان ہے جسے وہ اپنے قانون----مشیّت کے مطابق عطا کرتا ہے۔ اللہ علم رکھنے والا اور کثیر العطا ہے۔ (54)

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾

یادرکھو! تمہارا دوست اللہ اور اس کا رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اور وہ مومنین ہیں جو دین کا نظام قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ---نوعِ انسانی کی طبیعی زندگی اور ذات کی نشوونما Development-Growth کا سامان بہم پہنچاتے ہیں اور اللہ کے قوانین کے سامنے اپنے آپ کو جھکائے رکھتے ہیں۔ (55)

ع 8 6 12 وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ ع

جس نے اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اور مومنین کی رفاقت حاصل کر لی تو یہی حزب اللہ ہیں جو اللہ کے قوانین پر نہایت سختی سے کاربند ہوں اور ان کے دل ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں (حزب اللہ) اور وہ غالب و بالا دست رہنے والے ہیں۔ (56)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

اے اہلِ ایمان! کفّار کو اور جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ان میں سے جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی مذاق بنا رکھا ہے، ان کو اپنا دوست نہ بنانا۔ اگر تم مومن

ہوتو اللہ کے قوانین سے متمسک رہنا۔ (57)

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝۵۸

جب تم صلوٰۃ ادا کرنے کے لیے بلاتے ہوتو یہ لوگ اس کو بھی ہنسی تماشا بناتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ عقل وشعور سے کام نہیں لیتے۔ (58)

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۵۹

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ اے اہلِ کتاب! کیا تم صرف اس لیے ہم سے بَیر رکھتے ہو کہ ہم اللہ پر اور اس پر جو ہمیں دیا گیا اور جو ہم سے پہلے کی اُمتوں کو عطا کیا گیا، ایمان لائے ہوئے ہیں۔ بلا شبہہ، تم میں سے اکثر ایسے ہیں جو دین کے ڈسپلن کو توڑ کر باہر نکل جانے والے ہیں۔ (59)

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝۶۰

ان سے کہہ کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے یہاں اس سے بھی بھیانک انجام کس کا ہے؟ اُس کا جس پر اللہ نے لعنت کی اور اپنے سے دور کر کے اُسے اپنی رحمت سے محروم کر دیا اور وہ اللہ کی گرفت میں آ گیا اور ان میں سے وہ جن کی سرشت گر کر حیوانوں یعنی بندروں اور خنزیروں کی سطح پر آ گئی (البقرة 2:65، الاعراف 7:166) اور وہ مُستبِد قوّتوں کے غلام بن گئے۔ یہی ہیں جن کا ٹھکانا برا ہے اور وہ زندگی کی متوازن راہ سے دور جا پڑے۔ (60)

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝۶۱

جب یہ تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم دین کے نظام پر ایمان لے آئے ہیں۔ درحقیقت، وہ جب آئے تھے تو بھی اس نظام کے منکر تھے اور جب گئے تو بھی منکر

کے منکر۔ جو عزائم اور نظریات وہ چھپائے ہوئے ہیں، اللہ کو ان کا خوب علم ہے۔ (61)

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾

ان میں بیشتر کو تو دیکھے گا کہ یہ جرم، دین کے نظام سے سرکشی اور حرام خوری میں سب سے تیز ہیں۔ بہت برا ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں۔ (62)

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾

ان کے علماء اور مشائخ بھی اِن کو گناہ کی باتیں کہنے اور حرام خوری سے کیوں نہیں روکتے۔ کس قدر گھناؤنے ہیں ان کے کام۔ (63)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾

یہود کہتے ہیں کہ سامانِ زیست عطا کرنے میں اللہ کا ہاتھ رکا ہوا ہے جو ہمیں انفاق کا حکم دے رہا ہے۔ حال آں کہ یہ خود بُخل کرتے ہیں اور اس نوع کی باتیں کہنے پر اُن پر لعنت کی گئی اور وہ زندگی کی شادابیوں سے محروم ہو چکے ہیں۔ اللہ تو در حقیقت، کشادہ ظرف ہے، نوع انسانی کو سامانِ زیست، اپنی مشیّت کے مطابق، عطا فرماتا رہتا ہے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تیرے ربّ کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ضابطۂ زندگی، ان کی اکثریّت کی سرکشی اور انکار میں اضافے کا موجب بن جائے گا۔ اور ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق، قیامت تک کے لیے ان کے مابین بغض اور عداوت پڑ گئی ہے۔ جب کبھی یہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں، اللہ کا قانون اسے سرد کر دیتا ہے۔ یہ مملکت میں فساد بھی

بر پا کرتے رہتے ہیں۔ اللہ ان فساد پیدا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (64)

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٦٥

اگر یہ اہلِ کتاب، دین کی اقدار پر ایمان لے آتے اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہتے ہوئے محفوظ رہ کر چلتے تو ہم ان کی پیدا کردہ ناہمواریاں ان سے دور کر دیتے اور انہیں نعماء سے بھرپور جنّت کے باغات میں داخل کر دیتے۔ (65)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٦ ع 9 10 13

اگر یہ تورات اور انجیل اور ان کے ربّ کی طرف سے ان کے لیے نازل کردہ قرآن حکیم پر عمل پیرا رہتے تو انہیں ہر طرف سے فراواں رزق ملتا (الاعراف 96:7)۔ ان میں سے ایک گروہ تو میانہ رو ہے اور اکثریّت بداعمال۔ (66)

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٦٧

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جو کچھ تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف نازل کیا گیا ہے، اسے دوسرے انسانوں تک پہنچائے جا۔ اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو تُو نے اس کی رسالت Communication کا حق ادا نہ کیا۔ اللہ، مخالفِ دین لوگوں سے تیری اور تیرے رسالت کے مشن کی حفاظت کرے گا۔ کافر، یقیناً اللہ کی طرف سے ہدایت نہیں پا سکتے۔ (67)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

واضح کر دے کہ اے اہلِ کتاب! جب تک تم تورات اور انجیل اور تمہارے ربّ کی طرف سے جو ضابطۂ

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

قانون، قرآن مجید تمہیں دیا گیا ہے، ان پر عمل پیرا نہیں رہتے، تم کسی بھی اصولِ ہدایت پر نہیں۔ تیرے ربّ کی طرف سے تجھ پر نازل کیے گئے ضابطۂ زندگی کے پیشِ نظر، ان کی اکثریّت اپنی سرکشی اور انکار میں اور زیادہ آگے بڑھتی چلی جائے گی۔ لہٰذا، تُو اِن کافروں کا غم نہ کھا۔ (68)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾

دین کی مستقل اَقدار پر ایمان لانے والے ہوں یا یہودی، صابی ہوں یا نصاریٰ، ان میں سے جس نے بھی اللہ کی حاکمیت Sovereignty اور یومِ آخرت پر یقین رکھا اور صلاحیّت پرور کام کئے، نہ اسے کوئی اندیشہ ہوگا اور نہ داخلی حزن (البقرۃ2:62،112)۔ (69)

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾

ہم نے بنی اسرائیل سے دین کی تعلیم پر عمل پیرا رہنے کا پختہ عہد لیا تھا (البقرۃ2:83) اور ان کی طرف رسول بھیجے۔ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول پیغامِ وحی لے کر آتا جو ان کے پسندِ خاطر نہ ہوتا تو وہ بعض رسولوں کی تکذیب کرنے لگتے اور کچھ کی تذلیل وتحقیر کرتے یا اُن کے قتل کے درپے ہوجاتے (البقرۃ2:87)۔ (70)

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾

وہ سمجھتے تھے کہ ان کا کوئی مواخذہ نہیں ہوگا، کوئی سزا نہیں ملے گی۔ اس نَخوَت میں انکے کان حق نیوش نہ رہے اور ان کے قلب بصیرت سے محروم ہوگئے یعنی انہوں نے غور وفکر کی صلاحیّت سے کام لینا چھوڑ دیا۔ ان کے پشیمان

ہونے پر پھر اللہ ان کی طرف متوجہ ہوا۔ مگر اس کے بعد ان کی اکثریّت پھر اقدارِ وحی سے غافل ہو کر غور و فکر کی صلاحیّت کھو بیٹھی۔ اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا تھا۔ (71)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

جن لوگوں نے کہا کہ مسیح ابنِ مریمؑ ہی اللہ ہے، انہوں نے یقیناً حقائق سے انکار کیا (المآئدة 17:5) حال آں کہ مسیح علیہ السّلام نے تو کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! تم اُس اللہ کے احکام وقوانین کی اطاعت کرو جو تمہارا بھی اور میرا بھی ربّ ہے۔ جس نے کسی اور ہستی کو اللہ کا مثیل و ہم سر ٹھیرایا، اللہ نے اس پر جنّت حرام کردی اور اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ اللہ کا مقام اور ہستیوں کو دینے والوں --- ظالمین --- کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ (72)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وقف لازم

بے شک اُن لوگوں نے بھی حقائق کی نفی کی جنہوں نے کہا کہ اللہ تین---- اللہ، مسیح اور روحُ القُدس---- باپ، بیٹا اور روح القدس میں سے تیسرا ایک ہے، حال آں کہ اِلٰہِ واحد کے سوا اور کوئی الٰہ ہے ہی نہیں۔ اگر یہ نصارٰی جو باتیں کہہ رہے ہیں، ان سے باز نہ آئے تو ان میں سے توحیدِ الوہیّت کا انکار کرنے والوں کو دردناک عذاب ضرور مل کر رہے گا۔ (73)

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

یہ لوگ غلط فکری اور غلط نگہی چھوڑ کر اللہ کی طرف کیوں رجوع نہیں کرتے اور اللہ سے حفاظت کیوں طلب نہیں کرتے؟ اللہ تو ہے ہی جرم و گناہ کے اثرات کو محو کرنے

اور رحمت فرمانے والا۔ (74)

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ
كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾

مسیح ابنِ مریم علیہ السلام تو ایک رسول ہی تھا۔ اس سے پہلے کئی رسول علیہم السّلام گزر چکے اور اس کی والدہ اپنے قول واعتقاد میں سچّی تھی اور اپنے عمل سے اپنی سچّائی کی تصدیق کرنے والی۔ دونو، عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے تھے۔ دیکھو، ہم کس طرح نکھار کر آیات واضح کر رہے ہیں۔ انہیں دیکھیں، یہ الٹے کدھر بھاگے جاتے ہیں۔ (75)

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا
نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبودیّت اختیار کیے ہوئے ہو جو تمہیں کوئی نفع اور نقصان پہنچانے کا کوئی اختیار ہی نہیں رکھتے؟ اللہ تو ہر بات کا علم رکھنے والا اور سننے والا ہے۔ (76)

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا
تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا
وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ ع 10/11/14

بتا دے کہ اے اہلِ کتاب! اپنے دینی اعتقادات میں حق کو چھوڑ کر غُلُوّ، مبالغہ نہ کیا کرو۔ مسیح علیہ السّلام ابنِ مریم صرف ایک رسول ہیں۔ انہیں اللہ کا مقام نہ دو۔ اور اُس قوم کے جذبات وپست خواہشات کے پیچھے مت لگو جو پہلے ہی گمراہ ہو کر متوازن راہ سے ہٹ چکی ہے اور اس نے بہت سے انسانوں کو بھی گمراہ کیا۔ (77)

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ
دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾

بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے دین کی اقدار کو ماننے سے انکار کر دیا تھا، وہ حضرت داؤد علیہ السّلام اور حضرت عیسٰی علیہ السّلام ابنِ مریم کی زبان سے ملعون

قرار دیئے جا چکے ہیں اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حدود فراموش تھے۔ (78)

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾

جو ممنوع کام خود کرتے تھے اُن سے ایک دوسرے کو روکتے ٹوکتے بھی نہ تھے۔ بہت ہی قبیح فعل تھا جو وہ کرتے تھے۔ (79)

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو دیکھ رہا ہے کہ ان کی اکثریّت نے کفّار کو دوست بنالیا ہے اور انہوں نے مستقبل کے لیے کتنا برا سامان جمع کرلیا کیوں کہ یہ اللہ کے احکام کے مطابق نہیں اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ (80)

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾

اے کاش! یہ اللہ پر اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اور جو اس پر نازل کیا گیا، ایمان لے آتے، اور کفّار کو دوست نہ بناتے، لیکن ان میں اکثریّت ایسی ہے جو دین کے ڈسپلن سے باہر نکل جاتی ہے۔ (81)

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو یہود اور مشرکین کو مومنین کی دشمنی میں سب لوگوں کی نسبت، سخت پائے گا اور مومنین سے محبّت میں ان لوگوں کو قریب تر، جو اپنے آپ کو نصارٰی کہتے ہیں کیوں کہ ان میں نصارٰی کے منکسر المزاج اور لذائذ دنیوی کو ترک کر دینے والے راہب بھی ہیں اور، ان میں غرورِ نفس نہیں ہے۔ (82)

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾

اور یہ لوگ قِسّیسین اور رھبان، جب اُسے سنتے ہیں جو رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل کیا گیا تو تُو دیکھے گا کہ حق شناسی کے اثر کے باعث ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑتے ہیں۔ وہ پکار اُٹھتے ہیں کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہم اس پر ایمان لائے۔ ہمارا شمار بھی عمل سے اپنے ایمان کی تصدیق کرنے والوں میں کر لیجیے۔ (83)

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾

جب حق ہمارے پاس پہنچ چکا تو کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لائیں۔ اور ہماری تو آرزو یہ ہے کہ ہمارا نشوونما دینے والا ہمیں اس گروہ کے افراد میں شامل کر لے جو ایسے کام کرتے ہیں جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہوں؛ جن سے ان کی مضمر صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے میں حسن و توازن قائم ہو جائے۔ (84)

فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾

تو اللہ اُن کی طرف سے اس اظہار و اقرار کے پیشِ نظر، ان کو جنّت کے سدا بہار خزاں ناآشنا باغات میں داخل کر دیتا ہے جن کی شادابی کے لیے زیرِ زمین پانی بہہ رہا ہے؛ جن میں وہ ہمیشہ رہتے ہیں۔ حسن کارانہ انداز میں زندگی بسر کرنے والوں کی ایسی ہی جزا ہے۔ (85)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾ ع

ع 11 / 9 / 1

اور جو لوگ ہمارے قوانین کے منکر رہے اور انہیں جھٹلایا تو ایسے ہی لوگ اہلِ جحیم ہیں جہاں ان کی ذات کی نشوونما رک جاتی ہے۔ (86)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ

اے اہلِ ایمان! اللہ نے جن پاکیزہ اور مرغوب طبع

وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾	چیزوں کو تمہارے لیے حلال فرمایا ہے، تم انہیں حرام قرار نہ دو اور اس طرح حد سے تجاوز نہ کیا کرو۔ اللہ، حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (87)
وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾	لہٰذا، اللہ نے تمہیں جو سامانِ زیست دیا ہے اُس میں سے حلال، پاکیزہ اور مرغوبِ طبع چیزیں کھاؤ اور جس اللہ پر تم ایمان رکھتے ہو اُس کے قوانین سے ہم آہنگ بھی رہو۔ (88)
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾	اللہ تمہاری لغو و مہمل یعنی بلا ارادہ یونہی منہ سے نکل جانے والی قسموں پر تمہارا مواخذہ نہیں کرتا، البتہ قصداً محکم طور پر کھائی گئی قسموں پر گرفت ہوتی ہے (البقرۃ 2:225)۔ ایسی قسمیں توڑنے پر کفّارہ ہے، دس ایسے افراد کو کھانا کھلایا جائے جو محتاج ہوں اور ان کا چلتا ہوا کاروبار رُک گیا ہو: ایسا اوسط درجے کا کھانا جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا ایسے دس افراد کو لباس مہیّا کیا جائے یا ایک غلام کو آزاد کرایا جائے۔ جو یہ سب نہ کر پائے تو تین دن کے صوم رکھے۔ یہ اُن لغو قسموں کا کفّارہ ہے جن کا تم نے حلف لیا۔ بالارادہ قسموں کو پورا کیا کرو۔ اللہ اس انداز سے اپنی آیات واضح کر کے تمہیں بتاتا ہے تاکہ تم اللہ کے قوانین کی پوری پوری اطاعت کر کے اپنی مضمر صلاحیتوں کی نشوونما کر سکو۔ (89)
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ	اے اہلِ ایمان! شراب، جُوا (البقرۃ 2:219)، بُتوں کے استھانوں پر جانوروں کی قربانی اور تیروں کے

تُفْلِحُوْنَ﴿۹۰﴾

ذریعے فال لینا(المآئدۃ3:5)یہ، انسان کو تباہی کی طرف لے جانے والے اور انسانی شرف،ذات کے نشوونما میں رکاوٹ پیدا کرنے والے جذباتی کام ہیں۔ان سے اجتناب برتا کروتا کہ تمہارے اعمال کی کھیتیاں پروان چڑھ جائیں۔(90)

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴿۹۱﴾

شیطان---پست وسرکش جذباتِ انسانی تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ شراب اور جُوئے کے ذریعے تمہارے درمیان بغض اور عداوت ڈال دیں اور اللہ کے قوانین اور نظام کے قیام سے مانع ہو جائیں جس میں تمام افرادِ معاشرہ وحیٔ الٰہی کا اتّباع کرتے چلے جائیں۔تو کیا تم باز آجاؤ گے؟(91)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴿۹۲﴾

سو،تم اللہ اور رسول ---- دینی مملکت کی اطاعت کرتے رہو اور نافرمانی disobedience سے محتاط رہو۔ اگر تم نے اطاعت سے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فریضہ تو اللہ کے احکام کا واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔اطاعت و نافرمانی کے لیے تم خود جواب دہ ہو گے۔(92)

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا
ع 12 7 2 وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴿۹۳﴾

جو لوگ دین کی اقدار پر ایمان لے آئے ہیں اور صلاحیّت پرور کام کر رہے ہیں،ان کا مواخذہ نہیں ہو گا جو وہ پہلے کھا پی چکے جب تک نہ وہ ایمان لائے تھے نہ تقوٰی شعار بنے تھے اور نہ صلاحیّتوں کی نشوونما والے کام ہی کرتے تھے۔وہ پھر صاحبِ ایمان ہوئے اور اللہ

کے قوانین سے ہم آہنگ ہو کر حسن کارانہ توازن پیدا
کرنے والے کام کرنے لگے۔ اللہ کے نزدیک پسندیدہ
ہیں وہ لوگ جو اپنی ذات میں توازن و اعتدال پیدا
کرنے کے ساتھ معاشرے میں بھی حسن و توازن قائم
رکھتے ہیں۔ (93)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ
تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ
بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٤﴾

اے اہلِ ایمان! اللہ کے نزدیک اس شکار سے جو
حدودِ حرم کے اندر تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی زد میں
آجائے، تمہاری سیرت کی پرکھ ہو جائے گی اور دوسروں
کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ کون، بن دیکھے، اس کے حکم
کی خلاف ورزی کے باعث اُس سے ڈرتا ہے۔ جو اس
تنبیہ کے بعد بھی حدود شکنی کرے گا تو اس کے لیے عظیم
عذاب ہوگا۔ (94)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ
وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ
النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًاۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ
كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ
وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ
اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾

اے اہلِ ایمان! جب تم حالتِ احرام میں ہو تو شکار
مت مارو۔ اور تم میں سے جس نے دانستہ شکار مارا تو
اس کا بدلہ ویسا ہی جانور ہے جیسا اس نے مارا۔ تم میں
سے دو صاحبِ عدل آدمی، جانور کے ہم مثل ہونے کا
فیصلہ کریں۔ یہ قربانی خانۂ کعبہ میں پہنچائی جائے یا
مسکینوں کو کفّارہ کے طور پر کھانا کھلایا جائے یا اس کے
برابر صوم رکھے جائیں جس کا تعیّن دو صاحبِ عدل
آدمی کریں تاکہ وہ اپنے کیے کی سزا کا مزا چکھے۔ جو
پہلے گزر چکا، اسے اللہ نے معاف فرما دیا۔ اور جس کسی
نے اس بات کا اعادہ کیا تو اللہ اسے اس کے جرم کی

سزا دے گا۔ اللہ غالب ہے اور اپنے قوانین کے مطابق مرتّب ہونے والے نتائج پر مجرموں کو سزا دینے والا ہے۔ (95)

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٩٦﴾

احرام کی حالت میں تمہارے لیے سمندری و دریائی شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا۔ یہ تمہارے، اور ساتھ چلنے والی جماعت، قافلہ کے لیے سامانِ پرورش ہے۔ البتہ جب تم احرام میں ہو تو تمہارے لیے خشکی کا شکار حرام ہے۔ اللہ کے احکام کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھا کرو جس کے پاس بالآخر، تمہیں جمع ہونا ہے۔ (96)

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ۗ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٩٧﴾

اور کعبہ، مرکزِ انسانیّت (اٰلِ عمرٰن 3:96) اللہ نے تقدیس واحترام والا گھر اس مقصد کے لیے قرار دیا ہے تا کہ انسانیّت، وہاں قائم ہونے والے دین کے نظام کے توسّط سے Independently اور Self-sufficiently اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکے۔ جنگ کرنے سے ممنوع مہینوں کا احترام اور ان جانوروں کا بھی جو قربانی کے لیے لائے جائیں اور جن کے گلے میں اللہ کی نذر کردہ نشانی یعنی پٹا پڑا ہوا ہو، اس مقصد کی تکمیل کا ذریعہ ہیں۔ یہ ہدایات اس لیے ہیں تا کہ تم سمجھ سکو کہ اللہ، خارجی کائنات کے نظام اور زمین میں پھیلی ہوئی مخلوق کی ضروریات اور تقاضوں کو جانتا ہے اور اللہ تو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (97)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٨﴾

یہ بات بھی سمجھ لو کہ اللہ سزا دینے میں سخت بھی ہے اور وہ

حسنِ عمل کے نتیجے میں حفاظت بھی دینے والا ہے اور انسانی شرف یعنی ذات کی نشو و نما کا سامان عطا کرنے والا بھی۔ (98)

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾

رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذمّے تو وحی کا نوعِ انسانی تک پہنچا دینا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم مخفی رکھتے ہو یا ظاہر کر دیتے ہو۔ (99)

قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ
الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع 13 7 3

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بتا دے کہ خبیث ---- زندگی کے وہ گھناؤنے، نا پسندیدہ اور ناگوار پہلو جو تخریبی نتائج پیدا کریں اور طیّب ---- وہ رَوِشِ زندگی جو خوشگوار ہو اور نفسِ انسانی کی نشو و نما میں معاون اور تعمیری نتائج کی حامل ہو، یہ دونو برابر نہیں ہو سکتے ہر چند کہ خبیث اشیا کی بہتات تجھے بھلی ہی لگتی ہو۔ سو، اے صاحبانِ عقل و بصیرت! اللہ کے قوانین کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا کرو تاکہ تم مصافِ زندگی میں کامیاب ہو جاؤ۔ (100)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

اے اہلِ ایمان! تم ایسے معاملات کا حل اُن کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے نہ پوچھنے لگ جایا کرو کہ بدلے ہوئے حالات میں اگر اُسے applicable نہ پاؤ تو زحمت میں پڑ جاؤ۔ اور اگر تم اُس وقت ایسی باتیں پوچھو جب قرآن نازل ہو رہا ہو تو وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ تنزیل سے قبل تمہاری طرف سے پوچھی گئی ایسی ہی باتوں سے اللہ تعالیٰ نے درگزر فرما دیا ہے۔ اور

اللہ تو بُردبار اور اصول اور قانون کے مطابق کام کرنے والا اور غلط اعمال کے مُضر اثرات سے حفاظت عطا کرنے والا ہے۔ (101)

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾

تم سے پہلے ایک قوم، بنی اسرائیل نے اِسی نوع کے سوالات کیے تھے (البقرۃ 2:108)۔ لہٰذا، احکامات سامنے آنے پر وہ تعمیل سے انکار کرنے لگے۔ (102)

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾

اللہ نے نہ بحیرہ کا نام تجویز کیا ہے اور نہ سائبہ کا اور نہ وصیلہ کا نہ حام کا۔ یہ کفّار، جانوروں کے ان ناموں کی اختراع اللہ سے منسوب کر کے، کِذب سے کام لے رہے ہیں۔ ان کی اکثریّت عقل و سمجھ سے کام نہیں لے رہی۔ (103)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی طرف سے جو نازل کیا گیا ہے اس کی طرف اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف آجاؤ تو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے وہی رَوِش زندگی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباء واجداد کو چلتے ہوئے پایا ہے، خواہ ان کے آباء نہ تو کسی بات کا علم رکھتے ہوں اور نہ وحی کی راہِ راست پر چلنے والے ہوں۔ (104)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾

اے اہلِ ایمان! تم پر تمہاری ذات کی نشوونما Development کی ذمّہ داری ہے۔ اگر تم وحی کے بتائے ہوئے راستے پر ہو تو جس نے وحی کا سیدھا راستہ کھو دیا ہو، وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تم

سب کو اللہ کے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آجانا ہے۔ وہ تم سب کو بتا دیتا ہے جو جو تم کرتے رہے تھے۔ (105)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ
غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ
الْمَوْتِ ۭ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ
اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ
شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝١٠٦

اے اہلِ ایمان! جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچے تو وصیّت کے وقت تم میں سے دو صاحبِ عدل گواہ ہونے چاہئیں۔ یا اگر تم کو سرزمین میں حالتِ سفر میں موت آلے تو غیروں میں سے ہی دو گواہ لے لو۔ تم، دونو گواہوں کو صلوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روک لو۔ اگر تمہیں ان پر کوئی شبہ گزرے تو وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہم کسی معاوضے کے عوض بھی جھوٹی گواہی نہ دیں گے خواہ وہ ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم اللہ کی خاطر گواہی کو چھپائیں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم مجرموں میں سے ہو جائیں گے۔ (106)

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ
مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ
فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا
اعْتَدَيْنَآ ۡ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠٧

پھر اگر محسوس ہو کہ انہوں نے سچّی گواہی نہ دے کر اپنے آپ کو گناہ کا مستحق بنا لیا ہے تو جن کی حق تلفی ہوئی ہو، ان میں سے دو دوسرے گواہ پہلے گواہوں کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ان کی گواہی پہلے دو گواہوں کی نسبت برحق ہے اور ہم حق سے متجاوز نہیں ہوئے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم مجرم ٹھیریں گے۔ (107)

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا
اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۭ

اس سے امکان، اُمّید ہے کہ وہ حقائق کے مطابق شہادت دیں یا اس بات سے خوف محسوس کریں کہ

ع 14 8 4 وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٨﴾

دوسرے گواہوں کی شہادت کی قسموں سے ان کی گواہی کی قسم کی تر دید ہو جائے گی۔ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو اور اِن ہدایات کو سنو اور فہم و تدبّر سے کام لو۔ اللہ کے یہاں سے وہ لوگ وحی کی راہِ ہدایت نہیں پا سکتے جو دین کے نظام کے ڈسپلن کو توڑ کر باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (108)

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١٠٩﴾

اللہ، ایک روز سب رسولوں کو جمع کرے گا اور پوچھے گا کہ تمہاری دعوت کا Response کیسا تھا اور کس حد تک انہوں نے لبیّک کہا (الاعراف 7:6) تو وہ عرض کریں گے کہ ہم تو ظاہری Response کو ہی جانتے ہیں، فی الحقیقت اُس دعوت پر دل کی رضا مندی سے کس قدر عمل ہوا، ہمیں اس کا علم نہیں۔ بلا شبہ، غیب کے حقائق کا علم رکھنے والے تو آپ ہی ہیں۔ (109)

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى
وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي
الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ
وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْ
نِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ
كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٠﴾

جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ ابنِ مریم! علیہما السّلام یاد کرو میرے فضل اور احسان کو جو میں نے تجھے اور تیری والدہ پر کیے جب تجھے ایسی وحی سے تقویّت عطا فرمائی جو نفوسِ انسانیہ کو نقائص سے منزّہ بنا دینے کی موجب تھی (مقدّس)۔ تُو کم عمری میں باتیں کرتا تھا اور پختہ عمر میں بھی لوگوں سے دین کے ابلاغ، communication کے سلسلے میں ہم کلام ہوتا تھا (اٰلِ عمرٰن 46:3)۔ جب میں نے تجھے کتاب یعنی توراۃ اور انجیل کا علم دیا اور اُس کے ساتھ اس قانون کی غایت اور Rationale بھی

بتا دی۔ اور جب تُو نے ان کے لیے اسی آب وگل کی
حیات سے ایسا نظامِ زندگی وضع کیا جس سے تربیّت کر
کے، میرے قوانین کے مطابق، ان میں ایسی قوّتیں
اور توانائیاں پیدا کر دیں اور انہیں خاک نشینی کی پست
حالت سے بلند کر کے فضا میں پر افشاں پرندوں کی
مانند، زندگی کی رفعتوں میں بال کشا کر دیا کہ وہ میرے
قوانین کے مطابق حیوانی سطحِ زندگی سے بلند ہو کر
انسانی سطح پر آ گئے اور تو نے میرے قوانین کے مطابق،
ان کے جہالت کے اندھے پن اور شخصیتوں کے شرک
کے کوڑھ کو دور کر دیا اور اس طرح ان کو، میرے قوانین
کے مطابق، موت کی سی زندگی سے باہر نکالا (اٰلِ عمرٰن
49:3، الانعام 123:6)۔ اور جب تُو بنی اسرائیل
کے پاس قوانین کے واضح دلائل لے کر آیا تو اُن میں
سے انکار کرنے والوں نے کہا کہ یہ تو صریح جھوٹ
ہے تو وہ تیری جان کے درپے ہو گئے مگر ہم نے تجھے اُن
کی دست درازیوں سے محفوظ رکھا۔ (110)

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿١١١﴾

اور جب میں نے وحیٔ انجیل کی وساطت سے عیسیٰ علیہ
السّلام کے حواریوں کو حکم دیا کہ وہ مجھ پر اور میرے رسول
علیہ السّلام پر ایمان لائیں تو انہوں نے اقرار کیا کہ ہم
ایمان لائے اور آپ اس بات پر شاہد رہیں کہ ہم وحی
الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والے ہیں۔ (111)

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ

جب حواریوں نے عرض کی کہ اے عیسیٰ ابنِ مریم علیہما

اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

السّلام! کیا تیرا نشوونما دینے والا ایسا کرسکتا ہے کہ ہم کو آفاقی اقدار کے مطابق نظام کے ذریعے سامانِ زیست ملتا رہے۔ عیسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر تم وحی پر ایمان رکھو گے اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرو گے تو یقیناً ایسا ممکن ہے۔ (112)

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ
ثلثة قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

کہنے لگے کہ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ اس نظام کی وساطت سے سامانِ زیست حاصل کریں تا کہ ہمارے دل رزق کی فراہمی کی جانب سے مطمئن رہیں اور ہم جان لیں کہ تُو نے اس ضمن میں جو وعدہ فرمایا تھا، اسے اپنے عمل سے سچ کر دکھایا اور ہم اس صداقت کی شہادت دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ (113)

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً
مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً
مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

عیسیٰ ابنِ مریم علیہما السّلام نے دعا کی کہ اے اللہ، ہمارے نشوونما دینے والے! کائناتی زندگی اور اس کے قانون کے مطابق ہمیں سامان زیست عطا فرما تا کہ یہ، تیرے دین پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں، اور بعد میں ایمان لانے والوں کے لیے وجۂ شادمانی ہو اور تیرے قانونِ ربوبیّت کی نشانی Symbol بن جائے۔ لہٰذا، ہمیں اس طرح نظام کی وساطت سے رزق عطا فرما کیوں کہ تو ہی بہترین انداز سے رزق عطا فرمانے والا ہے۔ (114)

15 قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ
ع 7 5 فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع

اللہ نے فرمایا کہ میں تمھیں اُسی نظامِ ربوبیّت کے توسّط سے ہی رزق عطا کروں گا لیکن انہیں warn کردے

کہ ان میں جو بھی ایمان لانے کے بعد اس نظامِ دین سے منکر ہو جائے گا تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ اہلِ جہان میں سے کسی کو بھی نہ دیا ہو۔ (115)

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ٭ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور جب اللہ نے دریافت فرمایا کہ اے عیسیٰ ابنِ مریم علیہما السّلام! کیا تُو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو الٰہ سمجھو۔ عیسیٰ علیہ السّلام نے جواب میں عرض کیا کہ تُو تو اِس نوع کے تصوّراتِ شرک سے بلند ہے۔ میری کیا مجال کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں پہنچتا۔ اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو تجھے تو اس کا علم ہوگا۔ تجھے تو علم ہوتا ہے جو میرے دل میں ہوتا ہے البتہ میں نہیں جانتا جو تیرے احاطۂ علم میں ہے۔ یقیناً تُو تو اُن حقائق کا علم بھی رکھتا ہے جو ہمارے سامنے نہیں ہوتے۔ (116)

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾

جس بات کا تُو نے مجھے حکم دیا تھا میں نے انہیں اس کے سوا، کوئی بات نہیں کہی کہ اللہ کی محکومیّت اختیار کرو جو میرا بھی نشو ونما دینے والا ہے اور تم سب کا بھی۔ جب تک میں اُن کے درمیان رہا ان کا نگران رہا، البتہ جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو تُو اُن کا نگران تھا۔ اور تُو ہر شے کا نگران ہے۔ (117)

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾

یہ تیرے بندے ہیں۔ اگر جرم وار ہیں تو ان کو آپ کی طرف سے سزا ملے گی اور اگر تُو ان سے درگزر فرمائے تو تجھے ہر چیز پر غلبہ حاصل ہے جو حکمت پر مبنی

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾

ہے۔(118)

اللہ نے فرمایا کہ آج کے دن جو دعویٰ ایمان اور عمل میں سچے ہیں اُن کو اُن کے دل و زبان کی ہم آہنگی فائدہ بخش ہوگی۔ ان کے لیے خزاں نا آشنا ایسے سدابہار جنّت کے باغات ہیں جن کے زیرِ زمین سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی سعی و جُہد، اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ Corresponding رہی اور اللہ نے ان کی محنت کو ثمرات و برکات سے ہم کنار کر دیا۔ یہ عظیم کامیابی (Achievement) ہے۔(119)

16 لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى
ع 5 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾
6

کیوں نہ ہو، ارض و سما یعنی کائنات اور جو کچھ اس میں ہے، اللہ کے تابع اقتدار اور اسی کے پروگرام کی خاطر سرگرمِ عمل ہے تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے کا صلہ مل جائے (الجاثیۃ 22:45)۔ اس نے ہر شے کے لیے قوانین بنا دیے ہیں جن پر اس کا پورا پورا کنٹرول ہے۔(120)

(٦) سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

اٰيَاتُهَا ۱۶۵ — رُكُوْعَاتُهَا ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾

سزاوارِ حمد و ستائش Appreciation ہے وہ اللہ جو زمین اور فضائی کُرّوں کو، اور روشنی اور تاریکی کو وجود میں لایا۔ پھر بھی ان حقائق سے انکار کرنے والے

اوروں کو قوّتوں میں اپنے ربّ کا ہمسر ٹھیراتے ہیں۔ (1)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۭ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝۲

اُسی اللہ نے تمہاری تخلیق مٹّی سے کی (المؤمنون 12:23، السّجدۃ 7:32، الصّٰفّٰت 11:37، صٓ 71:38) اور تمہاری حیات کی ایک مدّت ٹھیرادی۔ اس مدّت کا تعیّن Determination اس کے قانون کے مطابق ہی ہوتا ہے (اٰلِ عمران 145:3، الفاطر 11:35)۔ تم پھر بھی بحث جھگڑے میں پڑے رہتے ہو۔ (2)

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳

اور اسی اللہ کا قانون کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں کارفرما ہے (الزّخرف 85:43)۔ تمہارے ظاہر اور چھپے ہوئے اسرار کو جانتا ہے اور اُن کاموں کو بھی جو تم کرتے رہتے ہو۔ (3)

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴

اِن منکرین کے پاس ان کے ربّ کی طرف سے کوئی قانون ایسا نہیں آیا جس سے اُنہوں نے منہ نہ پھیرا ہو۔ (4)

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵

لہٰذا، جب حق یعنی وحی ان کے پاس آئی تو انہوں نے منہ ہی نہیں پھیرا، اُسے جھٹلایا۔ جس انجام کا وہ تمسخر اُڑایا کرتے تھے، عنقریب اُس کی خبر اِن تک پہنچ جائے گی۔ (5)

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ عَلَيْهِمْ

کیا یہ منکرین غور نہیں کرتے کہ ان سے پہلے کئی قومیں ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق مٹ گئیں جنہیں ہم

مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝6

نے مملکت میں ایسا شکوہ و اقتدار دیا تھا کہ تمہیں بھی نہیں دیا۔ اور ہم نے فراوانی سے ان کے لیے بارشیں برسائیں اور نیچے دریا بہا دیے۔ پھر ان کے جرائم کے باعث، انہیں بھی نیست و نابود کر دیا اور ان کے بعد دوسری قوم کو پیدا کر کے پروان چڑھایا۔ (6)

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝7

اے رسول! صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر ہم تجھ پر کاغذ پر لکھی لکھائی کتاب بھی نازل کر دیتے جس کو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے، حقائق سے انکار کرنے والے پھر بھی یہی کہتے کہ یہ صریحاً فریب ہے۔ (7)

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝8

یہ کہتے ہیں کہ اس نبی پر فرشتہ کیوں نہیں اترا۔ اور اگر ہم ان کے جرائم کے پیشِ نظر ان کو ہلاک کرنے کے لیے فرشتہ کو اتارتے تو ان کا قصہ ہی پاک ہو گیا ہوتا اور انہیں ذرا بھی مہلت نہ ملتی (النّحل 33:16)۔ (8)

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝9

اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھیجتے تو ہم اسے بھی انسانی پیکر میں بھیجتے تو یہ ذہنی التباس میں پڑ جاتے جس طرح یہ اب پڑے ہوئے ہیں۔ (9)

ع 1 10 7 وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝10 ع

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا جاتا رہا ہے۔ ان میں سے جو لوگ تمسخر اڑایا کرتے تھے انہیں اسی تباہی نے آن گھیرا جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ (10)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝11

اے رسول! ان سے کہہ دے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ اللہ کے پیغام کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام

ہوا۔ (11)

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲

ان سے پوچھو کہ ارض وسما--- کائنات میں اقتدار کس کا ہے؟ تُو ہی بتا دے کہ اللہ کا (العنکبوت 61:29)۔ اس نے رحمت---- سامانِ نشوونما کا بہم پہنچانا اپنے اوپر واجب قرار دے رکھا ہے (الانعام 54:6)۔ وہ تم سب کو مرنے پر نتائجِ اعمال سامنے لانے کے لیے اُٹھائے جانے کے وقت اکٹھا کر لیتا ہے جس کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن جنھوں نے اپنی ذات کی نشو ونما کا نقصان کر لیا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (12)

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۳

ان شب وروز میں جو چیز بھی موجود ہے exist کرتی ہے، وہ اللہ کے تابع فرمان ہے۔ اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔ (13)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۴

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ کیا میں اللہ کے سوا جو کائنات کی ابتداً تخلیق کرنے والا ہے کسی اور کو دوست کارساز بنالوں (الانعام 165:6)۔ وہ اس پر کامل کنٹرول رکھتا ہے اور اُس کے اقتدار پر کسی کا کنٹرول نہیں۔ انہیں بتادے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے اپنی ذات کو اللہ کے آگے Surrender کردوں اور اُس کی حاکمیّت میں کسی کو شریک نہ کروں (الانعام 164:6)۔ (14)

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۱۵

انہیں بتادے کہ اگر میں اپنے نشوونما دینے والے کی

نافرمانی کروں تو میں یومِ عظیم کے عذاب سے ڈرتا
ہوں۔ (15)

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿16﴾

اُس دن جس کسی کو عذاب سے محفوظ رکھا گیا تو گویا اللہ نے اس پر رحمت فرمائی اور یہ ایک واضح کامیابی Achievement ہے۔ (16)

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿17﴾

اے انسان! اگر تجھے اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے کوئی تکلیف پہنچے تو سوائے اللہ کے، اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر تجھے فضل و کرم سے نوازے تو اللہ کو ہر چیز پر کنٹرول حاصل ہے۔ (17)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿18﴾

اُسی کا قانون اس کے بندوں پر غالب ہے۔ وہ ہر شے کو صحیح اندازے اور تناسب کے مطابق پیدا کرنے اور قانون کے مطابق کائنات کو ٹھیک ٹھیک راستے پر چلانے والا ہے اور سارے نظام سے باخبر بھی ہے۔ (18)

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۚ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿19﴾ وقف لازم

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ ان حقائق کی صداقت کے لیے کس کی شہادت معتبر ہوسکتی ہے۔ ان کو بتاؤ کہ صرف اللہ کی۔ وہ میرے اور تم سب کے درمیان فیصلہ کن نگران ہے۔ یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تا کہ میں اس کی وساطت سے تمہیں، اور جن تک یہ پہنچے، غلط رَوِشِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کردوں۔ کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی صاحبِ اقتدار ہستی ہے؟ ان پر واضح کردے کہ میں تو اس بات کی شہادت نہ دوں

گا۔ بتا دے کہ بلاشبہ وہی الٰہِ واحد ہے اور میں تمہارے شرک سے لاتعلّق اور بیزار ہوں۔ (19)

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع

وقف لازم

ع 2 10 8

یہ لوگ یہود و نصارٰی، جنھیں ہم نے کتاب دی ہے، اُسے پہچانتے ہیں جس طرح یہ اپنے ابنائے قوم کو جانتے پہچانتے ہیں (البقرۃ2: 146)۔ جو لوگ حق سے منہ موڑ کر ذات کا نقصان کر بیٹھے ہوں وہ ایمان نہیں لانے کے۔ (20)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾

اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات پر ظلم ڈھانے والا اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ سے جھوٹ منسوب کرے یا اس کی آیات کو بھی جھٹلائے۔ اپنی ذات پر خود ہی ظلم ڈھانے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ (21)

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾

جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کرتے ہیں، پھر مشرکوں سے پوچھتے ہیں کہ کہاں ہیں تمہارے وہ شرکاء جنہیں تم اپنا ضامن اور کفیل سمجھتے تھے۔ (22)

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾

تب ان کی معذرت اس کے سوائے اور کوئی نہیں ہوتی کہ کہیں، قسم ہے اللہ کی جو ہمارا نشوونما دینے والا ہے، ہم شرک نہیں کیا کرتے تھے۔ (23)

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اے مخاطب! ملاحظہ کرو کس طرح اپنے ہی خلاف جھوٹ بول رہے ہیں۔ جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے، وہ سب غائب ہوگیا۔ (24)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان میں سے بعض بظاہر تیری تبلیغ پر کان لگائے رہتے ہیں (یونس10: 42)۔

بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۵

حال آں کہ ہمارے قانونِ مکافات کے باعث ان کے دلوں پر غلاف پڑ چکے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں کی سماعت جاتی رہی ہے (حٰمٓ السّجدۃ 5:41) کہ سُنی اَن سُنی کرتے رہیں۔ اگر یہ دین کی صداقت کی تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں پھر بھی ان پر ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ یہ تیرے پاس آتے ہیں اور بحث وتکرار کرنے لگتے ہیں۔ یہ کافر کہتے ہیں کہ یہ تو صرف پہلے لوگوں کے قصّے کہانیاں ہیں۔ (25)

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــــَٔـوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۶

حقیقت یہ ہے کہ یہ دوسروں کو بھی تیری دعوت کی طرف آنے سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں۔ یہ صرف اپنے آپ کو ہی ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اس بات کو شعوری سطح پر سمجھ نہیں رہے۔ (26)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَي النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۷

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر تو وہ منظر تصوّر میں لائے کہ جب انہیں جہنّم کے کنارے ٹھہرایا جاتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ اے کاش! ہم واپس دنیا میں لوٹا دیے جائیں تو ہم اپنے ربّ کی آیات کی تکذیب نہیں کریں گے اور ہم مومنین میں سے ہو جائیں گے۔ (27)

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۲۸

بلکہ اصل یہ ہے کہ جن باتوں کو یہ پہلے چھپایا کرتے تھے، ان کے نتائج ظاہر ہو کر سامنے آ گئے ہیں۔ اگر یہ دنیا میں لوٹا دیے جائیں تو یہ پھر وہی کام کرنے لگیں گے جن سے منع کیا جاتا تھا۔ یہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ (28)

وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۲۹

اور کہتے ہیں کہ زندگی تو صرف دنیاوی زندگی ہی

ہے اور ہم مر کر پھر زندہ کر کے نہیں اٹھائے جائیں گے۔(29)

وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا
بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا ع 3 10 9
كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم !اگر تُو تصوّر کرے جب یہ اپنے ربّ کے سامنے کھڑے کیے جاتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے کہ زندگی کا تسلسل اور تمہارا، مکافاتِ عمل کے لیے دوبارہ زندہ کیا جانا ایک حقیقتِ ثابتہ ہے یا نہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ ہاں، ہمارے ربّ کی قسم! یہ سچ ہے۔ان سے کہا جاتا ہے تو پھر اپنے کفر کے بدلے میں اس عذاب کا مزہ چکھو۔ (30)

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَتْهُمُ
السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْهَا ۙ وَهُمْ
یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

اُن لوگوں نے اپنا نقصان کرلیا جنہوں نے اللہ کے یہاں جواب دہی accountability کو جھٹلایا یہاں تک کہ مرنے پر یک بارگی اُن پر ظہورِ نتائج کی گھڑی آن پہنچی تو کہنے لگے کہ افسوس ہم پر کہ ہم نے یہ سمجھنے میں کوتاہی کی کہ ایک دن اعمال کے لیے جواب دہ ہونا ہے۔وہ اپنی پُشتوں پر بداعمالیوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ ذرا تصور کرو کتنا بُرا بوجھ ہے جو اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ (31)

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ
لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

دنیا کی زندگی تو ایک کھیل play and idle sport ہے کہ اصل مقاصدِ حیات سے توجّہ کو ہٹادینے والی ہے۔جولوگ اللہ کے قوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھتے ہیں، اُن کے لیے آخرت کا گھر بدرجہا بہتر far better ہے(العنکبوت64:29)۔یہ سمجھتے کیوں

نہیں۔ (32)

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٣٣﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ہم خوب جانتے ہیں کہ ان لوگوں کا یہ کہنا کہ زندگی صرف یہی دنیاوی زندگی ہے، تجھے تأسّف زدہ کر دیتا ہے۔ یہ لوگ تیری رسالت کو نہیں جھٹلا رہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سرکش لوگ اللہ کی آیات کا دانستہ انکار کر رہے ہیں۔ (33)

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٤﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یقیناً تجھ سے پہلے بھی رسولوں کی تعلیم کو جھٹلایا گیا تو وہ اذیّت دہی اور تکذیب کے باوجود ثابت قدمی سے اپنے مشن کے لیے سرگرم عمل رہے یہاں تک کہ ان کے لیے ہماری نصرت آ پہنچی۔ اس طرح مدد کرنا ہمارا قانون ہے۔ ہمارے قوانین کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ مرسلین کے حالات و واقعات تیرے پاس پہنچ رہے ہیں۔ (34)

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٥﴾

النصف

ان کی رُوگردانی تجھ پر شاق گزرتی ہے، تو اگر تیرے مقدور میں ہو تو زمین میں سرنگ یا آسمان پر سیڑھی لگا کر چڑھ جائے اور اُن کے لیے اپنی رسالت کی صداقت کی نشانی بھی لے آئے تو بھی یہ ایمان نہیں لانے کے (بنیٓ اسرآئیل 17:93)۔ اگر اللہ کی مشیّت ایسی ہوتی تو وہ ان سب کو ہدایت کے ایک مرکز پر جمع کر دیتا (یونس 10:99)، مگر وہ جبراً ایسا نہیں کرتا۔ لہٰذا، تُو حقیقت ناشناس لوگوں میں سے نہ ہو جانا۔ (35)

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ

جو دل کے کانوں سے سنتے ہیں وہی بات کو قبول کر کے

وقف غفران وقف منزل عندالبعض علی یسمعون

ثُمَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿٣٦﴾

follow کرتے ہیں۔ جو محسوس کرنے کی صلاحیّت و قوّت ہی کھو بیٹھیں اور مُردوں جیسے ہو جائیں انہیں صرف اللہ کا قانونِ مکافات ہی بے حسی کی نیند سے بیدار کر سکتا ہے۔ آخرالامر، انہیں اللہ کے قانون مکافات کی طرف ہی لوٹنا ہوتا ہے۔ (36)

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٣٧﴾

یہ کہتے ہیں کہ اِس پر اِس کے نشوونما دینے والے کی طرف سے اس کی رسالت کی صداقت کی کوئی معجزہ نشانی کیوں نہیں اتری۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ بے شک اللہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ معجزہ نشانی اتارے۔ یہ اس کی مشیّت نہیں کہ وہ معجزوں سے صداقتِ وحی کو منوائے۔ لیکن ان میں سے اکثر بات کو سمجھ نہیں رہے۔ (37)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ ﴿٣٨﴾

زمین پر چلنے پھرنے والے جانور اور دو پروں سے اڑنے والے پرندے خِلقت کے اعتبار سے تمہاری ہی طرح کے گروہ Communities ہیں They live their life instinctly۔ ہم نے کتابِ فطرت میں کسی شے کے اندراج میں صرفِ نظر نہیں کیا مگر بنی نوعِ انسان، صاحبِ اختیار وارادہ ہونے کی جہت سے اپنے نشوونما دینے والے کے یہاں accnountibility کے لیے اکٹھے کیے جاتے ہیں۔ (38)

وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ

اور جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں وہ اپنی

يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾

پیدا کردہ توہّم پرستیوں اور غلط اندیشیوں کی تاریکیوں میں گونگوں اور بہروں کی طرح سرگرداں رہتے ہیں کہ نہ سننے کی صلاحیّت باقی رہتی ہے اور نہ اظہار کی۔ جو خود سیدھی راہ سے ہٹنا چاہے تو اللہ کا قانونِ مکافات اسے راہ گم کردہ چھوڑ دیتا ہے۔ اور جو سیدھے راستے پر آنا چاہے، اُسے سیدھے اور توازن بدوش راستے پر ڈال دیتا ہے۔ (39)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ
اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ تم نے کبھی سوچا ہے کہ اگر تمہیں اللہ کا عذاب آپڑے یا حق و باطل کے فیصلہ کن تصادم کا سامنا ہو جائے تو، اگر تم اپنے اعتقادات میں سچے ہو تو کیا اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو مدد کے لیے پکارو گے؟ (40)

ع 4 11 10 بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ
وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع

بلکہ تم صرف اُسی ہی کو پکارو گے۔ تو جس مصیبت میں تم مدد کے لیے پکارتے ہو اگر اللہ کی مشیّت میں ہو تو وہی اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔ اس وقت تم جن کو اللہ کا شریک ٹھیراتے ہو، ان کو بھول جاتے ہو۔ (41)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾

ہم نے اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے پہلی اُمّتوں کی طرف رسول بھیجے پھر ان کی بداعمالیوں کے پیشِ نظر، ہمارے قانونِ مکافات نے ان کو مصائب اور معیشت کی تنگی کے عذاب میں ماخوذ کر لیا تا کہ انہیں احساس ہو اور وہ دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ اپنی ذات کی نشوونما اور ربوبیّت کے لیے اللہ کے قوانین کی

اطاعت کریں۔ (42)

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

جب انہیں ہماری طرف سے معیشت کی تنگی کا عذاب آن پہنچا تو انہوں نے ہمارے قانون کی اطاعت کیوں نہ کی؟ بلکہ الٹا ان کے دل اور سخت ہو گئے اور ان کے سر کش جذبات نے اُن کے اُن کاموں کو خوش نما بنا کر دکھایا جو وہ کرتے تھے۔ (43)

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓي اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾

جن امور کی نصیحت اُنہیں کی گئی تھی، جب انہوں نے اسے فراموش کر دیا تو ہم نے ڈھیل دیتے ہوئے ان پر ہر چیز کی فراوانی اور سامانِ زیست کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ دیے گئے رزقِ فراواں کے باعث عیش کوشیوں میں پڑے ہوئے تھے تو ہمارے قانونِ مکافات نے یکبارگی، اچانک ان کی گرفت کی (اَلنّحل 16:112)۔ پھر وہ مایوس ہو کر رہ گئے۔ (44)

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾

سو، اللہ کے قوانین سے سرکشی برتنے اور دوسروں کے حقوق غصب کرنے والی قوم کی جڑ کٹ گئی اور اُس قوم کا آخری فرد تک ہلاک ہو گیا اور حمد یّت تو اُس اللہ کو سزاوار ہے جو ظلم کی بیخ کنی ہی نہیں کرتا، اقوامِ عالم کی ربوبیّت کا بھی ضامن ہے۔ (45)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھو کیا تم نے کبھی سوچا کہ اگر اللہ تمہاری سننے اور دیکھنے کی صلاحیّت سلب کر لے اور تمہارے دلوں کو مہر بند کر دے تو اللہ

کے سوا اور کون اِلٰہ ہے جو تمہیں یہ صلاحیّتیں واپس دلا دے۔ دیکھو! ہم کس طرح آیات کو مختلف پہلوؤں سے پھیر پھیر کر ان کے سامنے لاتے ہیں تا کہ یہ سمجھ سکیں لیکن یہ پھر بھی اعراض برت رہے ہیں۔ (46)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً
هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾

ان سے پوچھو کہ ذرا تصوّر کرو کہ اگر اللہ کا عذاب اچانک یا کھلم کھلا Openly تمہیں آلے، تو مجرموں کے سوا کون ہلاک ہوگا؟ (47)

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ
اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾

ہم نے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجا کہ وہ اعمالِ صالحہ کے لیے سرفرازیوں کی بشارت دیں اور غلط طرزِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے Warn کر دیں۔ لہٰذا، جو وحی پر مبنی نظامِ حیات پر ایمان رکھیں اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے رہیں تو انہیں نہ کوئی خوف ہوگا نہ حزن۔ (48)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، انہیں سزا مل کر رہی کیوں کہ وہ دین کے ڈسپلن کے Pattern سے باہر نکل جاتے تھے۔ (49)

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ قُلْ
هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾

ع 5 9 11

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم) ان پر واضح کر دے کہ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ مجھے غیب کی باتوں کا علم ہے اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اسی کا اتّباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ ان سے پوچھ کہ کیا بصیرت کا اندھا اور صاحبِ بصیرت

برابر ہو سکتے ہیں؟ تو تم ان باتوں پر غور و تفکّر کیوں نہیں کرتے؟ (50)

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾

اس قرآن کے ذریعے، ان لوگوں کو جنہیں یہ بات خوف زدہ کر دیتی ہے کہ ایک دن وہ اپنے رب کے یہاں مکافاتِ عمل کے لیے جمع کیے جائیں گے، اس قرآن حکیم کی خلاف ورزی کے بھیانک نتائج سے Warn کردے کہ اُن کا اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ سفارشی تا کہ یہ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر تخریبی عناصر کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رہیں۔ (51)

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾

جو لوگ صبح شام اپنے ربّ کو پکارتے ہیں، اس کے احکام و قوانین کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں، تو اُن کو نادار اور کمتر Social Status کے حامل سمجھ کر اپنے سے دور نہ کرنا۔ یہ تو اُس مقصود، اُس منزل کے طلب گار ہیں جو اللہ نے انسانوں کے لیے مقرّر فرمائی ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ لے جانا چاہتے ہیں۔ تُو فکر مند نہ ہو۔ نہ ان کا کسی معاملے میں حساب تجھ پر ہے اور نہ تیرا بھی کسی امر میں حساب ان کے ذمّے ہے۔ اگر تُو ان کو کمتر سمجھتے ہوئے اپنے سے دور رکھے گا تو تیری طرف سے یہ ناانصافی ہوگی (ھود 11:27،30، الکہف 28:18، الشّعراء 111:26،114، عَبَس 80:8،11)۔ (52)

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾

یوں، ہم بعض کی بعض کے ذریعے سے ان کی اصلیّت و حقیقی سیرت سامنے لاتے رہتے ہیں تا کہ صاحبِ

ثروت لوگ ناداروں کے متعلّق اعتراف کریں کہ کیا یہی ہیں وہ افراد جنہیں ہم میں سے ترجیح دے کر اللہ نے ان پر فضل واحسان کیا ہے؟ ان سے پوچھو کیا اللہ کو ایسے لوگوں کا علم نہیں جو اس کے قوانین کی پوری پوری اطاعت کرتے ہوئے اپنی مضمر صلاحیتوں کی نشوونما کرنے والے ہیں۔ (53)

وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جب تیرے پاس ہماری آیات پر ایمان رکھنے والے آئیں تو ان سے اچھے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہو کہ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ--- تم امن وسلامتی میں رہو؛ تمہاری صلاحیتوں کی پوری پوری نشوونما ہو جائے؛ خود بھی امن سے رہو اور دنیا میں بھی امن وسلامتی قائم رکھنے کے موجب بنے رہو۔ تمہارے نشوونما دینے والے نے بھی رحمت فرمانا اپنے اوپر واجب قرار دے رکھا ہے (الانعام 12:6)۔ تم میں سے جو بھی جہالت اور لاعلمی سے غلط کام کا ارتکاب کر بیٹھے پھر توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے تو یقیناً اللہ، تخریبی عناصر کے مُضِر اثرات کو مٹانے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (54)

ع 6 5 12 وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ع ﴿۵۵﴾

اس انداز سے ہم اپنی آیات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تا کہ مجرمین کی رَوِش زندگی متمیّز ہو کر سامنے آجائے۔ (55)

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کر دے کہ اللہ

اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ۝۵۶

کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو تم مدد کے لیے پکارتے ہو، مجھے ان کی محکومیّت سے منع کیا گیا ہے۔ ان سے یہ بھی کہہ دے کہ میں تمہاری خواہشات اور جذبات کے پیچھے نہ چلوں گا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو میں صحیح راستے سے ہٹ جاؤں گا اور وحی کی ہدایت پانے والوں میں سے نہ رہوں گا۔ (56)

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ۝۵۷

انہیں بتا دے کہ میں اپنے نشو ونما دینے والے کے واضح قرآنی حقائق پر ہوں اور تم ہو کہ ان کی تکذیب کرتے ہو۔ جس تباہی سے متعلّق کہتے ہو کہ اسے جلدی لے آؤ تو اس کا لانا میرے مقدور میں نہیں۔ اس کا فیصلہ تو سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ وہ حق ہی بیان فرماتا ہے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ (57)

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ۝۵۸

ان پر واضح کر دے کہ اگر اس تباہی کا لانا جس کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو میرے اختیار میں ہوتا تو تمہارے اور میرے درمیان اس قضیّے کا قصّہ کبھی کا تمام ہو چکا ہوتا۔ سرکش اور قانون شکن لوگوں کو اللہ خوب جانتا ہے۔ (58)

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۝۵۹

اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ اس کا علم سوائے اس کے، کسی کو نہیں۔ وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی پر ہے اور جو کچھ سمندر میں ہے۔ اور کوئی پتّہ بھی شاخ سے گرتا ہے تو اس کو علم ہوتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور کوئی

	روئیدگی، سرسبز اور خشک ایسی نہیں جس کے لیے کائناتی قوانین کے ضابطہ میں قانون موجود نہ ہو۔ (59)
وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؏ ۶۰	وہی ہے جو جانتا ہے جو تم دن کے وقت کسبِ معاش کے سلسلے میں کرتے ہو اور رات کے دوران، نیند میں، تمہاری قوّتِ ارادی کو معطّل کر دیتا ہے۔ پھر تمہیں نیند سے بیدار کر دیتا ہے تاکہ تمہاری مدّتِ حیات تکمیل کو پہنچتی رہے (الزّمر 42:39)۔ آخر الامر، تم سب کو مراجعت کر کے اسی کے قانونِ مکافاتِ عمل کی طرف جانا ہوتا ہے۔ وہ پھر تمہیں بتا دیتا ہے جو عمل تم کرتے رہے تھے۔ (60)
وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۶۱	اور اس کا قانون اس کے بندوں پر غالب ہے۔ وہ تم سب پر، تمہارے اعمال کے نگران مقرر رکھتا ہے (الطّارق 4:86) یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی مدّتِ حیات پوری ہو جاتی ہے تو ہمارے فرستادے، فرشتے اسے وفات دے دیتے ہیں اور وہ اس کام میں کوتاہی نہیں کرتے۔ (61)
ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۶۲	سب لوگ اللہ کے سامنے، جو ان کا رفیق و کارسازِ حقیقی ہے، accountability کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ بھی تمہارے علم میں رہے کہ حتمی حکم و فیصلہ اسی کا ہوتا ہے اور وہ جلد احتساب کا عمل شروع کر دیتا ہے۔ (62)
قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ	اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ اس وقت

ع 5 7 13

تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾

تمہیں کون نجات دیتا ہے جب زمین اور سمندر کے مصائب میں تم دبی آواز میں دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ گڑگڑا کر اللہ کو مدد کے لیے پکار رہے ہوتے ہو اور کہہ رہے ہوتے ہو کہ اگر ہمیں ان مشکلات سے اللہ بچالے تو ہم اس کے قوانین کی پوری پوری اطاعت کرتے ہوئے اس کے شکرگزار رہیں گے۔ (63)

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾

انہیں بتادے کہ اللہ ہی تمہیں مشکلات اور غم کی ہر شدّت سے نجات دیتا ہے۔ تم پھر بھی اپنے مزعومہ نجات دہندوں کو اس کا ہمسر سمجھنے لگتے ہو۔ (64)

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

ان پر واضح کردے کہ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر فضا سے یا تمہارے نیچے سے عذاب بھیج دے یا گروہوں کے افراد ایک دوسرے سے conflict میں آجائیں اور یوں باہمی تصادمات سے ایک گروہ کے توسّط سے دوسرے گروہ کو باہمی تصادم کے شدائد کا مزہ چکھادے۔ دیکھو! ہم کس طرح آیات کو پھیر پھیر کر لاتے ہیں تاکہ یہ سمجھ سکیں۔ (65)

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ﴿۶۶﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم) تیری قوم کے افراد اس قرآن کو جھٹلا رہے ہیں حال آں کہ یہ حق ہے۔ انہیں متنبّہ کردے کہ اگر تم ایسا ہی کروگے تو میں تمہارا کفیل یا ذمّہ دار نہیں ہوں۔ (66)

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

ہر واقعہ Event کا ایک Destination, ultimate end ہوتا ہے جہاں پہنچ کر اس کا، ساتھ

کے ساتھ مرتّب ہونے والا نتیجہ سامنے آجاتا ہے۔تم اپنی
تکذیب کا نتیجہ بھی عنقریب جان لوگے۔ (67)

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ
حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ
الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٦٨

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر ان کفّار کو ہماری آیات
کے ضمن میں لغویات اور یاوہ گوئیوں میں الجھے ہوئے
دیکھے تو ان سے کنارہ کش ہو جا حتّٰی کہ وہ دوسری باتوں میں
مشغول ہو جائیں (النّساء 4:140)۔اور اگر تُو جذباتِ
انسانی کی رَو میں یہ بات بھول جائے تو یاد آنے پر ان
سرکش اور قانون شکن لوگوں کے پاس نہ بیٹھ۔ (68)

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝٦٩

تقوٰی شعار لوگوں پر ان لغویات میں مشغول کفّار کے
حساب کی کوئی ذمّہ داری نہیں۔البتہ نصیحت و یاددہانی
کرانا ہے۔ ہوسکتا ہے وہ بھی زندگی کی اِس غلط رَوِش
سے محتاط ہو جائیں۔ (69)

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ڰ لَيْسَ
لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ
عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ
لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا
ع 8 10 14 يَكْفُرُوْنَ ۝٧٠ ۧ

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جن لوگوں نے اپنے دین
کو کھیل اور بے مقصد مشغلہ بنا رکھا ہے اور جنہیں اس
دنیوی زندگی نے غلط اُمّیدوں کے ساتھ دھوکے میں
ڈالا ہوا ہے، ان سے الگ رہ، البتہ انہیں قرآن کے
ابدی قوانین پیش کرتا رہ ایسا نہ ہو کوئی فرد اپنے غلط
اعمال کے باعث، وحیٔ الٰہی کی تعلیم کے ثمرات سے
محروم رہ کر ہلاکت میں پڑ جائے۔ اس کا اللہ کے سوا،
کوئی مددگار اور سفارشی نہیں ہوتا۔اگر وہ اپنی نجات کے
لیے ہر طرح کا معاوضہ بھی دینا چاہے تو اس سے قبول
نہیں کیا جاتا۔ ایسے ہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے

اعمال کے باعث، اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لیا۔ ان کے لیے سخت گرم مشروب ہے جو راحتِ جاں ہونے کے بجائے، سخت اذیّت کا موجب ہوتا ہے اور دردناک عذاب بھی کیوں کہ وہ مستقل اقدار اور ابدی صداقتوں سے انکار کرتے تھے۔ (70)

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے کہو کہ کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان کو مدد کے لیے پکاریں جو نہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ اور اللہ کی طرف سے ہدایت ملنے کے بعد ہم اُس شخص کی طرح اپنے ماضی کی طرف پلٹ جائیں جس کے خُود سر جذبات نے اسے ارضی پستی میں لاکر دور حیران چھوڑ دیا ہو اور اس کے ساتھی اسے ہدایت کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس آ جا۔ ان پر واضح کر دے کہ اللہ کی طرف سے ملنے والی رہنمائی ہی حقیقی رہنمائی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم عالم گیر انسانیت کی نشوونما کرنے والے کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رہیں۔ (71)

الثلثة

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾

نیز یہ بھی کہ دین کے نظام کا قیام عمل میں لائیں اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہیں۔ وہی تو ہے جس کے یہاں تم سب کو accountability کی خاطر جمع کیا جانا ہے۔ (72)

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ

اور وہی تو ہے جس نے ارض وسما--- کائنات کو حکمت کے تقاضوں کے مطابق، ٹھوس تعمیری نتائج پیدا کرنے

فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

کے لیے تخلیق کیا۔ وہ جس وقت کوئی چیز وجود میں لانے کا ارادہ کرتا ہے تو فرماتا ہے ''کُن''، تو وہ فطری تقاضوں اور قوانین کے مطابق، وجود میں آنا شروع ہوجاتی ہے (البقرۃ2:117، اٰلِ عمران 3:47، مریم19:35، اَلمُؤمن 40:68)۔ (73)

اُس کا فرمان علم و عقل، عدل اور انصاف اور حکمت کے مطابق ہوتا ہے۔ اس روز ہمیشہ کی طرح Sovereignty، کامل اقتدار صرف اسی کا ہوتا ہے جب صُوری پیکروں کو حیاتِ نَو مل جاتی ہے۔ وہ موجود چیزوں کا علم رکھتا ہے اور انکا بھی جو آنکھوں سے اوجھل، غیر مشہود ہوں۔ وہ ہر چیز کو اس کے ہر تقاضے کو ملحوظ رکھتے ہوئے، توازن کے ساتھ پیدا کرنے والا ہے اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے۔ (74)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

جب ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے والد آزر سے کہا کہ کیا تم نے بتوں کو الٰہ بنا رکھا ہے؟ یوں، میں آپ کو اور آپ کی قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں۔ (75)

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝

اس طرح ہم نے ابراہیم علیہ السّلام کو کو ارض و سما----- کائناتی نظام کی functioning کا مشاہدہ کرایا We have given him an insight of Divine laws of nature کہ قانون صرف اِلٰہِ واحد کا کارفرما ہے تاکہ وہ کامل یقین والوں میں سے ہوجائے۔ (76)

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ
لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿77﴾

جب رات کی تاریکی چھا گئی تو اس نے ایک ستارہ دیکھا۔ کہا کہ کیا یہ ہے میرا نشو و نما دینے والا؟ جب وہ ستارہ غائب ہوگیا تو وہ کہہ اٹھا کہ میں ایسی ہستی کو کیسے الٰہ کے طور پر پسند کروں جو غروب ہو جائے، تغیّر پذیر ہو۔ (77)

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ
اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿78﴾

جب اس نے طلوع ہوتے ہوئے چمکتے چاند کو دیکھا تو کہا کہ کیا یہ میرا ربّ ہے؟ جب وہ بھی غروب ہوگیا تو بول اٹھا کہ اگر میرے نشو و نما دینے والے نے میری رہنمائی نہ فرمائی ہوتی تو میں بھی ان لوگوں میں سے ہوتا جو سیدھی راہِ ہدایت کھو کر بھٹک رہے ہیں۔ (78)

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿79﴾

پھر جب سورج کو درخشاں طلوع ہوتے دیکھا تو کہا کہ کیا یہ میرا ربّ ہے کہ بہت بڑا ہے؟ جب وہ بھی غروب ہوگیا تو کہا کہ اے میرے برادرانِ قوم! تم جن چیزوں کو ربّ کا ہمسر و شریک ٹھیراتے ہو، میں ان سے لاتعلّق اور بیزار ہوں۔ (79)

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ
وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ
رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿80﴾

میں نے ہر غلط نظریۂ زندگی سے منہ موڑ کر، یکسُو ہو کر، اپنی پوری ذات کا رخ اُس ہستی کی طرف کیا ہوا ہے، جس نے کائنات کو ابتداً As Originator تخلیق کیا اور میں کسی کو اس کا ہمسر و مثیل ماننے والوں میں سے ہرگز نہیں ہوں۔ (80)

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ
بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ
اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿81﴾

اور ابراہیمؑ کی قوم کے لوگ ان سے بحث جھگڑا کرنے لگے۔ اس نے کہا کہ کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں کٹ حُجّتی کرتے ہو، حال آں کہ اس نے ہی مجھے وحی

ع 9 12 15 اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٨٢﴾

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٨٣﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٤﴾

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٥﴾

کے ذریعے سیدھی راہ دکھادی ہے۔جن کو تم اللہ کا شریک و سہیم ٹھیراتے ہو میں ان سے نہیں ڈرتا ماسوائے اُس نقصان کے جو میرے نشوونما دینے والے کے قانونِ مکافات کے مطابق پہنچے۔میرے ربّ کا علم تمام اشیاء کو محیط ہے۔تم سوچ سمجھ سے کام کیوں نہیں لیتے۔(81)

میں تمہارے شرکاء سے کیسے ڈروں جب کہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ انکو اللہ کا ہمسر ٹھیراتے ہو جن کی تم پر اللہ کی طرف سے کوئی دلیلِ محکم نہیں نازل ہوئی۔اگر تم سمجھنے کی ذرا بھی کوشش کرو تو بتاؤ ہم دونوں فریقوں میں سے کون مامون و مطمئن ہونے کا حق دار ہے۔(82)

جو لوگ اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہیں اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی آمیزش نہیں کی تو انہی کو امن و اطمینانِ کُلّی حاصل ہوتا ہے اور وہی وحی کے بتائے ہوئے سیدھے راستے پر ہیں۔(83)

یہ تھی وہ برہانِ قاطع جو ہم نے ابراہیم علیہ السّلام کو اس کی قوم کے باطل عقائد کے خلاف عطا فرمائی۔اس طرح ہم اپنی مشیّت، قانون کے مطابق درجات بلند کر دیتے ہیں۔یقیناً تیرا نشوونما دینے والا ہر شئے کا صحیح مقام متعیّن کر کے کسی کو اُن حدود سے آگے نہیں بڑھنے دیتا اور اُسے ہر شئے کے تقاضوں کا علم ہے۔(84)

ہم نے ابراہیم علیہ السّلام کو اسحاقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ (پوتا) عطا فرمائے۔سب کو وحی کے ذریعے سیدھی راہ

سے نوازا۔ ان سے پہلے، ہم نے نوح علیہ السّلام کو بھی وحی کی ہدایت عطا فرمائی۔ اور ابراہیم کی نسل میں سے داوٗد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون علیہم السّلام کو بھی وحی کی ہدایت سے سرفراز فرمایا۔ ہم حسن کارانہ اندازِ زیست اختیار کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔ (85)

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ۸۶

اور اسی طرح زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس عَلَیۡہِمُ السّلام کو بھی وحی ایسے سرچشمے سے نوازا۔ یہ سب ہی صالحین میں سے تھے۔ (86)

وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۸۷

اور اسی طرح اسماعیل، یسع، یونس اور لوط علیہم السّلام کو بھی بذریعہ وحی ہدایت عطا فرمائی۔ ان سب کو زندگی کی خوش حالیاں اور ہم عصر اقوام پر فضیلت و برتری عطا فرمائی۔ (87)

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۸۸

اور اسی طرح ہم نے اُن مرسلین کے آباء اور ان کی اولاد اور ان کے بھائی بندوں میں سے کتنوں کو نبوّت کے لیے برگزیدہ فرمایا اور ان کی سیدھے اور توازن بدوش راستے کی طرف راہنمائی فرمائی۔ (88)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۸۹

یہ ہے اللہ کی طرف سے وحی کے ذریعے رہنمائی۔ اپنے بندوں میں سے اپنی مشیّت کے مطابق عطا فرما دیتا ہے۔ اور اگر وہ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کے قانون کی اطاعت کرنے لگتے تو جو اعمال وہ کرتے، رائیگاں چلے جاتے۔ (89)

ع 10 8 16 أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝٩٠

یہ تھے وہ انبیاء کرام علیہم السّلام جنھیں ہم نے نبوّت سے سرفراز فرمایا، کتاب بھی دی اور اس کے مطابق فیصلے کرنے کا اختیار یعنی حکومت بھی عطا کی (الجاثیۃ 16:45)۔لہٰذا، اگر اہلِ کتاب، یہود و نصارٰی کی یہ Generation اس ضابطۂ حیات، قرآن کو نہیں مان رہی تو ہم نے اِسے اُس Generation کے سپرد کر دیا ہے جو اس کا انکار نہیں کرتی۔ (90)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ إِذْ قَالُوْا مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا أَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۗ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٩١

یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے وحی کے ذریعے سیدھا راستہ دکھا دیا۔تو، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو بھی اِسی راستے پر چل جس پر اللہ نے انہیں چلایا تھا۔ان پر واضح کر دے کہ میں تم سے اس رسالتِ وحی کا کوئی معاوضہ نہیں مانگ رہا۔یہ ضابطۂ ہدایت صرف تمہارے لیے ہی نہیں، تمام اقوامِ عالم کے لیے باعثِ شرف و عزّت اور عبرت و موعظت ہے۔ (91)

وَهٰذَا كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۗ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝٩٢

جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی شئے نازل نہیں کی تو انہوں نے اللہ کے قانون اور اقتدار کا اندازہ نہیں کیا جیسا اندازہ لگانے کا حق تھا۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ موسیٰ علیہ السّلام جو کتاب لے کر آیا کہ وہ بھی انسان ہی تھا، اسے کس نے نازل کیا؟ وہ انسانیت کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔تم نے اُسے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے۔اس کا کچھ حصّہ تو لوگوں کو پیش کرتے ہو اور زیادہ تر کو چھپا

جاتے ہو۔ تمہیں وہ علم سکھایا گیا جو تم اور تمہارے آباء و اجداد نہیں جانتے تھے۔ اے رسول! صلّی اللہ علیہ وسلّم واضح کردے کہ اللہ ہی ہے جس نے یہ ضابطۂ حیات عطا فرمایا۔ یہ نہیں مان رہے تو انہیں چھوڑ دے کہ یہ بے کار اور بے مقصد کج بحثوں میں پڑے رہیں۔ (92)

یہ قرآن بھی ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے جو انسانی ذات کی نشوونما، ثبات و استحکام اور فلاح کا سر چشمہ ہے۔ پہلے سے موجود ضابطۂ وحی کی، اپنے عملی نظام سے، تصدیق کرنے والی ہے تاکہ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو اِس کی وساطت سے اس مرکزی شہر مکّہ اور اسکے نواح میں رہنے بسنے والے انسانوں کو ان کے غلط طرزِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے Warn کردے۔ جو لوگ حیاتِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اس ضابطہ، قرآن پر بھی ایمان رکھنے والے ہیں اور وہ اپنی صلٰوۃ کے فرائض و مقتضیات کا تحفّظ کرنے والے ہیں (البقرۃ 2:238، المؤمنون 23:2،9)۔ (93)

اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کرلینے والا اور کون ہوگا جو اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑے یا یہ کہے کہ میری طرف وحی آئی ہے حال آں کہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا اور جو یہ کہے کہ میں بھی اس کی مثل نازل کرسکتا ہوں جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ کاش! آپ ان قانون شکن لوگوں کو اُس وقت دیکھیں جب یہ موت کی

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ ع 11 4 17

سختیوں میں تڑپ رہے ہوتے ہیں اور ملائکہ ان کی طرف یہ کہتے ہوئے ہاتھ بڑھا رہے ہوتے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں۔ آج کے دن تمہیں ذلّت آمیز عذاب دیا جائے گا کہ تم اللہ کے بارے میں خلافِ حقیقت باتیں کیا کرتے تھے اور اللہ کی آیات سے انکار کرتے تھے۔ (94)

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾

اللہ نے فرمایا کہ تم آج ہمارے پاس اکیلے، ایک ایک کر کے آئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار تنہا پیدا کیا تھا۔ اور جو سامانِ آسائش ہم نے تمہیں دیا تھا، وہ تم پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ آج ہم تمہارے ساتھ، تمہارے وہ سفارشی بھی نہیں دیکھ رہے جن کے متعلّق تمہارا زُعم تھا کہ وہ تمہارے درمیان اللہ کے ہمسر ہیں۔ تمہارے آپس کے باہمی مراسم بھی منقطع ہو گئے اور وہ شرکاء غائب ہو گئے جن کو تم اپنے سفارشی و مددگار خیال کرتے تھے۔ (95)

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۹۶﴾

اللہ، دانہ اور گٹھلیوں کو پھاڑ کر نمو کے امکانات پیدا Germinate کرنے والا ہے۔ یوں، بظاہر، مُردہ Inorganic میں زندگی پیدا کر دیتا ہے اور زندہ Organic کو وقت گزرنے پر موت سے ہم کنار کر دیتا ہے (آلِ عمرٰن 27:3، یونس 31:10، الرُّوم 19:30)۔ ایسی قوّتوں کا حامل ہے تمہارا اللہ۔ تم کدھر بہکے پھرتے ہو؟ (96)

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

وہ رات کی تاریکی کو پھاڑ کر صبح کو نمودار کرنے والا ہے۔ اُسی نے رات کو سکوں پذیری کے لیے اور سورج اور چاند کو مہ

وسال کے حساب کے لیے بنایا (یونس 10:5، بنیٓ اسرآئیل 12:17)۔ یہ، اُس غالب اور ہر شئے کا علم رکھنے والے کے مقرّر کردہ اندازے اور پیمانے ہیں۔ (97)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝٩٨

اور وہی ہے جس نے تمہاری خاطر خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں صحیح راستے معلوم کرنے کے لیے ستاروں کو وجود عطا کیا۔ ہم نے ان لوگوں کے لیے جو علم سے بہرہ ور ہیں، اپنی آیات کھول کھول کر بیان کردی ہیں۔ (98)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٩٩

اور وہی ہے جس نے تمہیں نفسِ واحدہ، واحد خلیے سے جس کے اندر تولید کا پورا ساز وسامان موجود ہوتا ہے اور نر اور مادہ دونو کے موروثے موجود ہوتے ہیں، پیدا کیا (النِّساء 1:4، الزّمر 6:39)۔ یہ کاروانِ زندگی ایک منزل پر ٹھہرتا ہے، پھر دوسری منزل کے سپرد ہوجاتا ہے، یعنی رحمِ مادر کے اندر ٹھیرنا ایک منزل اور یہاں سے پرورش پا کر مرحلۂ پیدائش کے بعد زندگی کی اگلی منزل کے سپرد ہوجاتا ہے۔ ہم نے اپنی آیات کو اُس قوم کے لیے نکھار کر بیان کردیا ہے جو سوچ سمجھ سے کام لیتی ہے۔ (99)

ع 12 6 18 وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝١٠٠ؑ

اور وہی ہے جس نے فضا کی بلندیوں سے پانی برسایا۔ پھر ہم اُس سے ہر نوع کی روئیدگی پیدا کرتے ہیں۔ پھر اس سے سبز شاخیں کونپلیں نکالتے ہیں اور اس سے ہم ایک دوسرے سے گُتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں۔ اور کھجور کے درخت کے شگوفوں سے جھکے ہوئے Within

خوشے اور انگور، زیتون اور انار کے باغات کہ reach
ان کے پھل ملتے جلتے بھی ہیں اور ایک دوسرے سے
مختلف بھی۔ ذرا ان کے پھلوں کو دیکھو، جب وہ پک کر
سرخ ہوجاتے ہیں۔ ہمارے قوانینِ ارتقاء پر یقین رکھنے
والوں کے لیے ان میں نشانیاں مضمر ہیں۔ (100)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۰۱

یہ پھر بھی جِنّوں میں سے اللہ کے ہمسر بنا لیتے ہیں،
حال آں کہ انہیں بھی اسی نے ہی پیدا کیا ہے۔ اور
جہالت کی بنا پر اللہ کے لیے بیٹے اور بیٹیاں وضع کر لیتے
ہیں۔ جن اوصاف سے بھی یہ اللہ کو متّصِف کرتے ہیں،
وہ ان سے ارفع و ماورا ہے۔ (101)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۱۰۲

وہ کائنات کو بغیر کسی Material کے ابتداً تخلیق
Originate کرنے والا ہے۔ اس کے یہاں بیٹا
کیسے ہوسکتا ہے کہ اس کی بیوی ہی نہیں۔ اسی نے ہر
شئے کو تخلیق کیا اور وہ ہر شئے کے تقاضوں کا علم بھی رکھنے
والا ہے۔(102)

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝۱۰۳

یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہیں پیدا کرنے کے بعد تسلسل کے
ساتھ، نشوونما دیتے ہوئے نقطۂ آغاز سے تکمیل تک
پہنچانے والا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی صاحبِ اقتدار
ہستی نہیں جس کا غلبہ و اقتدار قبول اور جس کے قانون
کی اطاعت کی جائے۔ ہر شئے کا خالق ہے، لہٰذا، تم اسی
کی محکومیّت اختیار کر کے اپنی صلاحیتوں اور قوّتوں کو
اُسی کے پروگرام کے مطابق صرف کیا کرو۔ وہی ہر
شئے کا نگران اور کارساز ہے۔ (103)

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾

No vision نگاہیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں can grasp Him اور وہ نگاہوں کا احاطہ کرتا ہے۔ اُس کی ذات ایسی لطیف اور مادی وجود سے منزّہ ہے کہ محسوسات کے احاطے میں نہیں آسکتی۔ اور وہ ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔ (104)

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتادے کہ تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے بصیرت افروز حقائق اور واضح دلائل آچکے ہیں۔ جو ان کی بصیرت حاصل کرتا ہے تو اپنی ذات کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی اندھا بے بہرہ بنا رہتا ہے تو اس کا وبال اُسی کی ذات پر پڑتا ہے۔ اور میں تم پر نگہبان مقرّر نہیں ہوں۔ (105)

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ
عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾

اس طرح ہم اپنی آیات کو دہرا دہرا کر مختلف اسالیب میں بیان کرتے ہیں تا کہ یہ کہیں کہ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو نے ان آیات کا نہایت غور سے مطالعہ کیا اور خوب سمجھا ہے؛ تا کہ ہم بھی ان آیات کو سمجھ بوجھ رکھنے والوں کے لیے واضح طور پر بیان کردیں۔ (106)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ
وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تیرے ربّ کی طرف سے جو احکام وقوانین بذریعہ وحی دیے گئے ہیں، تُو ان کا اتّباع کیے جا۔ اس کے سوا اور کوئی الٰہ --- صاحبِ اقتدار نہیں۔ اُس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے اور جس کی اطاعت ضروری ہے اور مشرکین سے کنارہ کش رہ۔ (107)

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ
عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ

اگر اللہ چاہتا تو ان کو اختیار وارادہ سے محروم رکھ کر مجبورِ محض پیدا کرتا تو یہ شرک نہ کرتے، لیکن اللہ نے ان

اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

کے اختیار وارادہ کی آزادی کو سلب نہیں کیا۔ ہم نے، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھے ان پر محافظ مقرّر نہیں کیا اور نہ ہی تُو ان کے اعمال کا ذمّہ دار ہے۔ (108)

یہ جن ہستیوں کو، اللہ کو چھوڑ کر مدد کے لیے پکارتے ہیں، اے اہلِ ایمان! تم انہیں بُرا نہ کہنا کہ کہیں یہ حد سے تجاوز کرتے ہوئے، جہالت کی بنا پر اللہ کو بُرا کہنے لگ جائیں۔ ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے بعض گروہوں کا، اللہ کو چھوڑ کر، دوسروں کو مدد کے لیے پکارنے کا عمل ان کی بے علمی و جہالت کے باعث خوش نما دکھائی دیتا ہے۔ پھر یہ اپنے ربّ کے یہاں لوٹ کر آتے ہیں تو ہم انہیں بتا دیتے ہیں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ (109)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ
لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ
اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

اب تو یہ اللہ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ہمارے پاس کوئی معجزاتی نشانی آجائے تو ہم ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ تمہارے شعور میں یہ بات کیسے لائی جائے کہ معجزے دکھانے پر صرف اللہ کو قدرت حاصل ہے۔ اگر کوئی معجزہ آ بھی جائے تو یہ ہرگز ایمان لانے کے نہیں۔ (110)

ع 13 10 19 وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ
مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

جیسا کہ پہلی بار بھی یہ، پیش کردہ صداقتوں پر ایمان نہیں لائے تھے، اسی طرح یہ اب بھی نہیں مان رہے اور ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق، ان کے دل اور آنکھیں حق کی طرف سے پھر گئی ہیں۔ اور ہم نے انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیا ہے۔ (111)

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى
الجزء 8 وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَىْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْۤا اِلَّاۤ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ
وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ
وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۱۲

اگر ہم ان پر فرشتے بھی نازل کر دیتے اور مُردے ان سے باتیں کرتے اور ان کے سامنے ہم دنیا بھر کی چیزیں بھی لا حاضر کرتے تو بھی یہ ایمان نہ لاتے، ماسوائے اس کے کہ اللہ ایسا چاہتا کہ انہیں ایمان لانے کے لیے مجبور کر دے۔ ان میں اکثریّت تو جاہلِ مطلق ہے۔(112)

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝۱۱۳

اوراسی طرح جنّوں اورانسانوں میں سے دین کے نظام کی مخالفت کرنے والے مفسد سرغنے ہر نبی کے دشمن بن گئے تھے (الفرقان 25:31) جو باہمی خفیہ سازشیں کرتے اورلوگوں کو غلط اُمّیدیں دلاتے ہوئے دھوکا دینے کی خاطر ملمّع سازی کی باتیں کرتے تھے۔ اگر اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تیرے ربّ نے ان کے اختیار وارادہ کو سلب کرلیا ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ لہٰذا، تُو اُنہیں، اور جو افتراپردازیاں یہ کرتے ہیں، ان سے صرفِ نظر کر۔(113)

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ
مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ
مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝۱۱۴

تاکہ جو یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے دل انہی افتراپردازیوں کی طرف مائل رہیں اور یہ اپنے غلط اعمال سے خوش ومطمئن رہیں اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں، کیے جائیں۔(114)

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۱۵

ان سے پوچھ کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور حَکَم، فیصلہ کن اتھارٹی تلاش کروں حالانکہ اس نے تم سب کے لیے ایک ایسی کتاب بھیج دی ہے جس میں ہر بات نکھار کر

اور الگ الگ کرکے Distinctly بیان کردی گئی ہے۔جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن تیرے نشوونما دینے والے کی طرف سے علم و عقل ،عدل وانصاف اور واقعات ومصالح کے عین مطابق نازل کیا گیا ہے۔لہٰذا،تُو ان سے بحث جھگڑا نہ کرنا۔(115)

وَاِنۡ تُطِعۡ اَكۡثَرَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ يُضِلُّوۡكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾

تیرے ربّ کے قوانین سچّائی اور عدل کے ساتھ مکمّل ہوگئے۔ان میں اب کسی طرح کی کمی نہیں رہی۔اس کے ان قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا(الانعام 34:6، یونس 64:10،الکھف 27:18،الاحزاب 62:33،فاطر 43:35،الفتح 23:48)اور وہ سننے والا اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔(116)

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ مَنۡ يَّضِلُّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۱۷﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!)اگر تو مملکت میں رہنے والوں کی اکثریّت کی بات مان لے گا تو یہ تجھے اللہ کے راستے سے ہٹا دیں گے۔یہ صرف ظن وگمان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور اٹکلیں دوڑاتے رہتے ہیں۔(117)

فَكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ بِاٰيٰتِهٖ مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۱۸﴾

تیرے ربّ کو اس کا بخوبی علم ہے جو اُس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ اُن کو بھی بخوبی جانتا ہے جو صحیح راہ ہدایت پر ہیں(القلم 7:68)۔(118)

وَمَا لَـكُمۡ اَلَّا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَقَدۡ فَصَّلَ لَـكُمۡ مَّا حَرَّمَ عَلَيۡكُمۡ اِلَّا مَا اضۡطُرِرۡتُمۡ اِلَيۡهِ‌ ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا لَّيُضِلُّوۡنَ بِاَهۡوَآئِهِمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ‌ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾

اگر تم اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہو تو جس چیز پر اللہ کا نام لیا گیا ہو صرف اسے کھاؤ(الحج 36،28:22)۔(119)

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ
الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

اور کیا وجہ ہے کہ تم وہ چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو ما سوائے اس کے جس کو تم مجبوراً کھاؤ حالانکہ اس نے تمھیں جو چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں، واضح طور پر بتا دیا ہے (البقرۃ 2:173، المآئدۃ 5:3، الانعام 6:146)۔ اکثر لوگ علم کے بغیر محض اپنی خواہشات و رجحانات کی بنا پر لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ یقیناً تیرا نشوونما دینے والا احدود شکن لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ (120)

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ
وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ
اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

ع 14 11 1

جن کاموں سے انسانی ذات میں ضعف، پژمُردگی اور اضمحلال اور قوّتِ عمل میں کمزوری پیدا ہو، تم ان کے واضح اور پوشیدہ دونوں پہلوؤں سے محترز رہا کرو۔ جو لوگ ایسے اضمحلال پیدا کرنے والے کام کرتے ہیں وہ جلد ہی اُس کی سزا پا لیتے ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔ (121)

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ
فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ
كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے مت کھاؤ۔ کھاؤ گے تو یہ نافرمانی ہوگی۔ سرکش اور نظام کی مخالفت کرنے والے، فتنہ جُو سرغنے، اپنے ساتھیوں کے دلوں میں ایسی باتیں ڈالتے رہتے ہیں کہ وہ تم سے بحث تکرار کر کے حرام کے بارے میں تم لوگوں کو قائل کر لیں۔ اگر تم نے ان کا کہنا مانا تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔ (122)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا
فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

بھلا وہ شخص، جمود کی وجہ سے جس کی شخصیّت کا ارتقا رک جائے اور ہم اُسے قوّتِ احساس اور قوّتِ عقل و علم اور

وحی کا نور عطا کردیں اور وہ انسانوں کے درمیان اس
نور کی روشنی کے باعث فعّال زندگی جیے، اُس شخص کی
مانند ہوسکتا ہے جو ذہنِ انسانی کی پیدا کردہ توہّم پرستی
اور غلط اندیشی کی تاریکیوں میں گھرا ہوا ہو اور ان میں
سے باہر نہ نکل سکے۔ یوں ابدی اقدار کو تسلیم نہ کرنے
والوں کو ان کی سیاہ کاریاں بھی خوش آئند بن کر دکھائی
دیتی ہیں۔(123)

وقف لازم
وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ
مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ
وقف منزل
سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ
شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾

یوں ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے ہر بستی میں
سرکردہ جرائم پیشہ لوگ وجود میں آتے رہتے ہیں کہ وہ
معاشرے میں مکروفریب کے جال بچھائیں۔ یہ
مکروفریب درحقیقت وہ اپنی ذات کے خلاف ہی کر
رہے ہوتے ہیں اور اس بات کا شعور نہیں رکھتے
(البقرۃ2:11،12)۔(124)

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ
وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا
يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾

اور جب اُن کفّار تک رسول کی وساطت سے ہماری وحی
کی کوئی آیت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسکو تسلیم نہ
کریں گے جب تک ہمارے پاس بھی براہِ راست اسی
طرح وحی نہ آئے جیسی اللہ کے رسولوں کو ملتی رہی ہے۔
اللہ بہتر جانتا ہے کہ رسالت کا منصب کسے تفویض کرنا
ہوتا ہے۔ جلد ہی ان مجرموں کو ان کی بہانہ سازیوں کے
باعث ،اللہ کے یہاں سے ذلّت و رسوائی اور شدید
عذاب پہنچ کر رہتا ہے۔(125)

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

جو شخص چاہے کہ اللہ اسے راہِ ہدایت پر ڈال دے، اللہ

يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

اس کا سینہ دینِ اسلام کو سمجھنے، قبول کرنے کی صلاحیت اور اسے اختیار کرنے کے لیے کھول دیتا ہے۔ اور جو صحیح رَوِشِ زندگی سے ہٹنا چاہے اس کا سینہ اس طرح تنگ بھنچا ہوا ہو جاتا ہے گویا بلندی پر بڑا زور لگا کر چڑھ رہا ہو۔ یوں اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق ایمان نہ لانے والوں پر حق صاف اور واضح نہیں ہو پاتا اور وہ شک اور اضطراب میں پڑے رہتے ہیں۔ (126)

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) یہ ہے تیرے نشوونما دینے والے کا دکھایا ہوا توازن بدوش راستہ۔ جو لوگ زندگی میں ہر قدم پر اللہ کے قوانین کو سامنے رکھتے اور ان کے مطابق فیصلے کرتے ہیں، ہم اُن کے لیے اپنے قوانین کھول کر بیان کر رہے ہیں۔ (127)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

اُن کے لیے اُن کے ربّ کے یہاں ایسا گھر --- جنّت ہے (الرعد 29:13) جہاں ان کی کوششیں ثمر بار ہو جاتی ہیں۔ وہ خطرات ولغویات سے محفوظ، امن و سلامتی سے رہتے ہیں اور نہایت حفاظت اور اعتماد سے بلندیوں تک پہنچ جاتے ہیں (الانشقاق 19:84) اور ان کے اعمال کے نتیجے میں وہاں انہیں اللہ کا قرب اور رفاقت نصیب ہو جاتی ہے۔ (128)

15 ع 8 2 وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۧ ﴿۱۲۹﴾

جس دن اللہ سب لوگوں کو اکٹھا کرتا ہے تو ان سے فرماتا ہے کہ اے گروہِ جنّ! تم نے انسانوں کا بہت استحصال کیا۔ انسانوں میں سے ان کے ساتھی اقرار کرتے ہیں

کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہم ایک دوسرے کو اپنے مقاصد کے لیے آلۂ کار بناتے رہے یہاں تک کہ وہ وقت آن پہنچا جو تُو نے اپنے قانونِ مکافات کے مطابق ہمارے لیے مقرّر کیا تھا۔ حکم ہوتا ہے کہ اب یہ جہنّم ہی تمہارا ٹھکانا ہے۔ اس میں ہمیشہ رہا کرو گے ما سوائے اللہ کی مشیّت کے جو اس حالت میں تبدیلی نہیں چاہے گا۔ تمہارا ربّ ہر امر کا علم رکھنے والا اور عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنے والا ہے۔ (129)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝130

اس طرح ہم استحصال کرنے والوں کو ایک دوسرے پر مسلّط کر دیا کرتے ہیں۔ ایسا ان کے استحصالی اعمال کے پیشِ نظر ہی ہوتا ہے۔ (130)

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝131

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے گروہِ جنّ وانس! تمہی میں سے تمہارے پاس کیا رسول نہیں آئے تھے جو تمہارے پاس میری آیات بیان کرتے تھے اور تمہیں آج کے accountability کے دن سے Warn کیا کرتے تھے۔ وہ اقرار کریں گے کہ آج ہم اس امر کی اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں۔ انہیں دنیاوی زندگی نے غلط توقّعات سے دھوکے میں ڈالے رکھا تھا اور آج یہ اپنے خلاف خود گواہی دے رہے ہیں۔ یہ ہماری مستقل اقدار کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ (131)

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝132

اس لیے کہ تمہارا نشوونما دینے والا کسی بستی والوں کو ناانصافی سے Unjustly اس حالت میں تباہ و ہلاک

کرنے والانہیں کہ وہ وحیٔ الٰہی کی تعلیمات سے بے بہرہ ہوں۔(132)

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝۱۳۳

ہر ایک کے لیے اس کے اعمال کے مطابق درجے ہیں(الاحقاف19:46)اور تیرانشوونما دینے والا ان کےاعمال سے بےخبرنہیں ہے۔(133)

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۱۳۴

اور تیرے ربّ کو کائنات کی کسی چیز کی احتیاج نہیں He is self sufficient۔ وہ رحمتوں کا مالک ہے۔اگراس کےقانون کا تقاضا ہوتو وہ تمہیں منظرسے ہٹا کرتمہارے بعد جنہیں چاہےتمہارا جانشین بنادے جس طرح تمہیں تم سے پہلی قوم کی نسل سے پیدا کر کے پروان چڑھایا۔(134)

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۳۵

یقیناً،جس امر سے تمہیں متنبہ کیا جارہا ہے وہ پورا ہوکر رہتا ہےاورتم اس کے رُوبعمل لانے سے ہمیں روک نہیں سکتے۔(135)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَاۗىِٕنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَاۗىِٕهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰي شُرَكَاۗىِٕهِمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۱۳۶

(اے رسول!صلّی اللہ علیہ وسلّم!) انہیں بتادے کہ اے میرے برادرانِ قوم!تم اپنی استطاعت بھراپنے پروگرام پرعمل پیرا رہو اور میں اپنے پروگرام پر(ھود 21،93:11،الزمر39:39)۔جلد ہی تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ بالآخراس دنیا کا انجام کس کا اچھا ہے۔یقیناً قانون شکنی کرنے والے کامران وکامیاب نہیں ہو سکتے۔(136)

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ
شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ
شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

اللہ، جو چیز کھیتی اور مویشیوں میں سے پیدا کرتا ہے اُس میں سے ایک حصّہ مقرّر کرتے اور بزُعمِ خویش کہتے کہ یہ تو ہوا اللہ یعنی ضرورت مندوں کا اور یہ دوسرا، ہمارے بتوں کا۔ جو حصّہ اپنے بتوں کے لیے مختص کرتے وہ اللہ یعنی ضرورت مندوں کو نہیں مل سکتا تھا لیکن جو حصّہ اللہ یعنی ضرورتمندوں کے لیے مختص کرتے وہ بھی ان کے بتوں کو ہی مل جاتا تھا۔ کتنا غلط فیصلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔ (137)

وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖۗ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ
نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا
يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا
كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

ان کے رشتہ دار مذہبی پیشواؤں نے مشرکین کی اکثریّت کی نگاہوں میں بتوں کی قربان گاہوں پر ان کے بچوں کے قتل کو پسندیدہ عمل بنا کر پیش کیا تا کہ انہیں غیر شعوری طور پر برباد کر دیں اور اس طرح ان کے دین کا Concept تصور Vague مبہم سا کر دیں۔ اگر اللہ کا قانون اختیار و ارادہ سلب کر کے انہیں ایسا نہ کرنے دیتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ لہٰذا، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو ان سے، اور جو یہ دین کو مسخ کر کے خود تراشیدہ عقائد پیش کرتے ہیں، اس سے کنارہ کش رہ۔ (138)

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ
مُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ
سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾

اور کہتے ہیں کہ ان مویشیوں اور کھیتی کی پیداوار کو کھانا ممنوع ہے۔ یہ اپنے گمانِ باطل سے کہتے ہیں کہ انہیں صرف وہی لوگ کھا سکتے ہیں جنہیں ہم اپنے عقیدے کے مطابق کھلانا چاہیں۔ اور مویشیوں پر سواری اور

بار برداری حرام ہے۔ اور کچھ مویشیوں کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی نہیں لیتے ۔ یہ اللہ پر ان کی من گھڑت باتیں ہیں۔ جو عقائد یہ تراشتے رہتے ہیں، اللہ عنقریب انہیں ان کی سزا دے گا۔ (139)

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ
ع 16 11 3 وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا
كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۠﴿۱۴۰﴾

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو ان مویشیوں کے بطنوں میں ہے، وہ صرف ہمارے مَردوں کے لیے مخصوص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔ اور اگر مویشیوں کے پیٹ میں مردہ بچہّ ہو تو اس کے کھانے میں سب کی شراکت ہے۔ اللہ عنقریب اِن کی توہّم پرستانہ باتوں کی سزا دے گا۔ وہ ہر بات کا علم رکھتا ہے اور تمام اختلافی امور میں صحیح فیصلہ کرنے والا ہے۔ (140)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ
وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ
مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا
حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُسْرِفِيْنَ ۙ﴿۱۴۱﴾

جن لوگوں نے اپنی حماقت اور جہالت سے اپنی اولاد کو بتوں کی قربان گاہ پر قتل کر دیا اور جو رزق انہیں اللہ نے دیا تھا اللہ سے جھوٹے عقائد منسوب کر کے اسے حرام قرار دے دیا، انہوں نے اپنی ہی ذات کا نقصان کر لیا۔ یہ سیدھی راہ سے ہٹ گئے اور وحی کی ہدایت پر نہیں رہے۔ (141)

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ
وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۴۲﴾

اور وہ اللہ ہی ہے جس نے ایسے باغات پیدا کئے جن کے درخت بغیر سہارے کے مضبوط کھڑے ہیں۔ اور ایسے باغ بھی جن میں بیلیں بانس کے چھپروں پر چڑھائی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور کھجور کے درخت اور کھیتی جس میں طرح طرح کی کھانے کی چیزیں ہیں اور

زیتون اور انار ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور جدا جدا
بھی۔ ان کے پھل کھاؤ جب پک جائیں۔ اور جس
دن پھل اتارو تو اللہ کا یعنی ناداروں کا حصہ ادا کر
دو (البقرۃ 219:2)۔ اور ضرورت سے زیادہ خرچ نہ
کرو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک اسراف کرنے والے
پسندیدہ نہیں بنی اسرآئیل 27،26:17)۔ (142)

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ
قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾

اور مویشیوں میں سے کچھ بلند قامت بار برداری والے
ہیں اور کچھ پستہ قد جو بار برداری کے قابل نہیں۔ اللہ
نے جو سامانِ رزق عطا کیا ہے اس میں سے کھاؤ اور
کھانے میں حیوان صفت جذبات کی پیروی نہ کیا کرو۔
بے شک وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (143)

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ
ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ
بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ
النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ ع 17 4 4

آٹھ قسم کے جوڑے ہیں، دو نر و مادہ بھیڑ کے اور دو نر و
مادہ بکری کے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے
پوچھ کہ ان دونو کے نر حرام ہیں یا مادہ، یا دونو ماداؤں کے
پیٹ میں جو کچھ ہے، وہ حرام ہے؟ (باقی چار کا ذکر اگلی
آیت میں)۔ اگر تم اپنے عقائد میں سچے ہو تو علم و استدلال
کی بنا پر بتاؤ۔ (144)

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ
اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ
رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾

اور اسی طرح اونٹ اور گائے کے بھی دو دو جوڑے
نر و مادہ پیدا کیے۔ ان سے پوچھ کہ ان کے دونو نر حرام
ہیں یا دونو مادہ، یا دو ماداؤں کے پیٹ میں جو ہے وہ
حرام ہے؟ جب اللہ نے تمہیں ان کے حرام ہونے کا
حکم دیا تھا تو کیا تم اس وقت موجود تھے؟ اُس شخص سے

زیادہ قانون شکن اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ کے نام ایسے جھوٹے عقائد منسوب کرے تاکہ نوع انسانی کو بغیر علم کی کسی سند کے، گمراہ کرے۔ اللہ کے یہاں سے قانون شکن لوگوں کو ہدایت نہیں ملا کرتی۔ (145)

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ان پر واضح کر دے کہ مجھے جو احکام بذریعہ وحی دیے گئے ہیں، میں ان میں کسی کھانے والے کے لیے کوئی چیز حرام نہیں پاتا ما سوائے مُردار یا بہتے ہوئے خون یا خنزیر کے گوشت کے (البقرۃ 2:173، المآئدۃ 5:3، الانعام 6:119، النّحل 16:115)۔ یہ ناپاک اور انسانی شرف ذات کے نشو ونما میں مانع ہے یا گناہ کی چیز ہے کہ اس پر اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ اگر بھوک سے کسی کی جان پر آ بنے تو اس پر کوئی جرم نہیں بشرطیکہ ضرورت سے نہ بڑھے اور کھانے کی تکرار نہ کرے۔ تیرا نشو ونما دینے والا، لغزش کے مُضر اثرات کو مٹانے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (146)

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾

اور ہم نے یہود پر تمام ناخن والے جانور حرام قرار دے دیئے تھے۔ اور گائے اور بکری دونو کی چربی ان پر حرام کر دی تھی ما سوائے اس کے جو اُن کی پُشت، انتڑیوں یا ہڈی کو لگی رہ جائے۔ ہم نے انہیں یہ سزا، ان کی حدود شکنی کے باعث دی تھی۔ اور ہم اس امر میں حق بجانب ہیں۔ (147)

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ
اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ
عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾
قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر یہ تیری شخصیت اور تیرے مشنِ رسالت کو جھٹلائے جائیں تو انہیں بتا دے کہ اگر تم باز آجاؤ تو تمہارے ربّ کا دامنِ رحمت وسیع ہے۔ البتہ مجرم قوم سے اس کا عذاب ٹلتا نہیں۔ (148)

مشرک کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے آباء شرک نہ کرتے (الزّخرف20:43) اور نہ کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی ہمارے احکام کی تکذیب کی تھی یہاں تک کہ ہماری سزا کا مزہ چکھا۔ ان سے پوچھو کہ کیا تمہارے پاس کوئی علمی جواز ہے؟ اگر ہے تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو۔ تم صرف قیاس آرائیوں اور ظن وتخمین پر چلتے ہو اور اٹکلیں دوڑاتے ہو۔ (149)

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ
هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ ع 18 6 5
بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کردے کہ حقیقت تک پہنچانے والی محکم اور حتمی دلیل وحیٔ الٰہی، تو صرف اللہ کی ہے۔ اگر وہ چاہتا تو وہ تم سب کو قانوناً پابند کر کے سیدھے راستے پر لگا دیتا مگر یہ اس کا قانون نہیں۔ (150)

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ
شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ
اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

انہیں کہہ دے کہ اپنے گواہوں کو لے آؤ جو یہ شہادت دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ اگر وہ یہ جھوٹی گواہی دے بھی دیں تو بھی تُو اُن کے ساتھ اس بات کی گواہی مت دینا اور نہ ان لوگوں کے پیچھے ہی چلنا جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں، یومِ آخرت پر

ایمان بھی نہیں رکھتے اور اپنے ربّ کے برابر دوسروں کو مثیل ٹھہراتے ہیں۔(151)

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

ان سے کہہ کہ آؤ میں تم کو بتادوں کہ تمہارے ربّ نے تم پر کیا امور واجب قرار دیے ہیں کہ:

کسی معاملے میں اس کے ساتھ کسی کو اس کا مثل وہمسر نہ ٹھیراؤ اور والدین سے حُسنِ سلوک سے پیش آؤ یعنی بڑھاپے کی وجہ سے ان کی ذات میں جو کمیاں آ گئی ہیں، انہیں پورا کرتے رہو۔

مفلسی کے پیشِ نظر، اپنی اولاد کو تعلیم وتربیّت سے محروم نہ رکھو۔ ہمارا عطا کردہ نظامِ زندگی ان کے اور تمہارے بھی رزق کا ذمّہ دار ہے (بنی آسرآئیل 31:17، العنکبوت 60:29)۔

کھلے ہوئے اور پوشیدہ بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ۔

کسی انسان کو جسے اللہ نے عزّت واحترام دیا ہے، قتل مت کرو ماسوائے اس کے کہ وہ عدل وانصاف کے تقاضوں کے مطابق ہو (بنی آسرآئیل 33:17)، یعنی عدلیہ، قانون کے تقاضے پورے کرتے ہوئے قاتل کو سزائے موت دے۔

ان باتوں کا اللہ نے تم سب کو حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھ سے کام لو۔(152)

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اور یتیم کے مال کو ہاتھ تک نہ لگاؤ ماسوائے اس کے کہ اُن کے مال کی حسن کارانہ انداز سے نگہداشت کی جائے یہاں تک کہ وہ بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں (النّساء 6:4، بنیٓ اسرآئیل 34:17)۔اور ناپ اور تول کو انصاف کے مطابق پورا کیا کرو(بنیٓ اسرآئیل 35:17)۔ ہم تو کسی انسان کو صرف اس لئے مکلّف ٹھیراتے ہیں کہ اس کی ذات میں وسعت پیدا ہو جائے۔(البقرۃ 286:2، الاعراف 42:7، المؤمنون 62:23)اور جب کوئی بات کہوتو اس میں عدل کوملحوظ رکھو اگر چہ اس میں تمہارا کوئی قریبی رشتہ دار ہی Involved ہو۔

اور اللہ کے ساتھ کیا ہوا عہد و پیمان پورا کیا کرو (بنیٓ اسرآئیل 17: 34)۔

ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تا کہ تم انہیں زندگی کے کسی گوشہ میں بھی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دو۔(153)

یہ ہے میرا (اللہ کا) توازن بدوش راستہ۔اسی پر گامزن رہواور دوسری پگ ڈنڈیوں پر نہ چل نکلو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے یعنی صراطِ مستقیم سے اِدھر اُدھر نہ کردیں۔اس کا تمہیں حکم دیتا ہے تا کہ تم اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر راستے کے خطرات سے محفوظ رہو۔(154)

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ ع 19 4 6

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ

ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو جو زندگی میں توازن واعتدال کو

تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾

ملحوظ رکھتا تھا، مکمّل کتاب، تورات عطا کی اور اس میں
جملہ اُمور سے متعلّق احکام تفصیلاً بیان کردیئے گئے تھے
اور جو سرچشمۂ ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ اپنے ربّ کے
قانونِ مکافاتِ عمل Law of accountability
کا سامنا کرنے پر یقین رکھیں۔(155)

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾

اور اب یہ کتاب، قرآن ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے:
انسان کی ذات میں استحکام اور نشوونما کا سرچشمہ۔ لہٰذا، تم
اِسی کی اتّباع کرو اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہو
تاکہ تمہاری شخصیت کی نشوونما ہوجائے۔(156)

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْۗءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾

تاکہ تم ایسا نہ کہنے لگ جاؤ کہ ہم سے پہلے دو گروہوں
یہود و نصارٰی کو کتاب دی گئی تھی اور جو کچھ وہ پڑھتے
پڑھاتے تھے، ہم اسے سمجھ ہی نہیں سکتے تھے۔(157)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٥٨﴾

یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہمیں بھی کتاب دی گئی ہوتی تو ہم ضرور
ان دونو گروہوں سے زیادہ راہِ ہدایت پر ہوتے۔ لہٰذا،
تمہارے نشوونما دینے والے کی طرف سے تمہارے پاس
واضح دلائلِ وحی آ گئے ہیں جو سرچشمۂ ہدایت اور رحمت
ہیں۔ اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کرنے والا
اور کون ہوگا جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑ
لے؟ ہم ایسے لوگوں کو عنقریب سخت عذاب دیں گے جو
ہماری آیات سے روگردانی کرتے تھے۔(158)

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ

کیا یہ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس

شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

فرشتے آئیں یا (البقرۃ 210:2) تیرے ربّ کی طرف سے حتمی فیصلہ آجائے یا تیرے ربّ کی طرف سے ظہورِ نتائج کی کچھ نشانیاں ظاہر ہو جائیں۔ جس دن تیرے ربّ کی طرف سے Accountability of actions کی علامتیں سامنے آجائیں گی، اُس دن کسی شخص کو، جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے ایمان کے ساتھ عملِ خیر نہیں کیا تھا، اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے کہہ دے کہ اپنے ایمان و اعمالِ خیر کے نتائج کا تم بھی انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ (159)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

جو لوگ دین میں تفریق و امتیاز پیدا کر کے اُمّتِ واحدہ رہنے کے بجائے فرقوں میں بٹ کر گروہ در گروہ ہو گئے تو اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تیرا ان سے کسی نوع کا تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ وہ ان کو بتا دیتا ہے جو کچھ یہ کرتے رہے تھے (الرّوم 30:31،32)۔ (160)

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

جو شخص ایک حسین عمل لے کر آتا ہے تو اس کے لیے اس کی مثل دس گنا عوض ہے اور جو کوئی ایک غلط عمل لے کر پیش ہوتا ہے تو اس کا بدلہ صرف اس کے برابر ہے۔ ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ (161)

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بتا دے کہ میرے ربّ نے توازن بدوش راستے --- متوازن دین، ابراہیمؑ کے مسلک کی طرف میری رہنمائی فرما دی ہے جو باطل

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾

نظاموں کو چھوڑ کے یکسو ہو کر اللہ کے قوانین کی طرف آ گیا تھا اور وہ اللہ کی اطاعت میں کسی اور کی اطاعت کو شامل کرنے والا نہیں تھا۔ (162)

مزید وضاحت کر دے کہ دین کے ساتھ میری وابستگی، اُس پر عمل پیرا ہونے کے لیے میرے طور طریقے، اسالیب اور میرا جینا مرنا، کامل زندگی، اللہ کے cause کے لیے وقف ہے جو عالم گیر انسانیّت کی نشوونما اور تکمیل کا ضامن ہے۔ (163)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾

اس کا کوئی ہمسر نہیں اور اسی کا مجھے حکم ہے کہ میں اس کے سوا کسی اور کے قانون کی اطاعت نہ کروں اور میں اس کے قوانین کے سامنے سب سے پہلے جھک کر دوسروں کے لیے نمونہ بنتا ہوں۔ (164)

النصف

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾

ع 20 11 7

ان سے پوچھ کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور ربّ تلاش کروں، حالانکہ ہر شے کا نشوونما دینے والا تو صرف وہی ہے۔ اور کسی شخص کے غلط اعمال کا وبال اُسی کی ذات پر پڑتا ہے اور کوئی بھی دوسرے کے غلط اعمال کا بوجھ نہیں اٹھاتا (بنیٓ اسرآئیل 15:17، فاطر 18:35، الزّمر 7:39، النّجم 38:53)۔ آخر الامر، تم سب اپنے ربّ کے قانونِ مکافاتِ عمل کی طرف ہی لوٹ کر جاتے ہو۔ وہ تمہیں بتا دیتا ہے جس جس بات میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔ (165)

اور وہ ہی ہے جس نے تمہیں اپنے قانون استبدال واستخلاف کے مطابق ، زمین میں سابقہ قوم کا جانشین بنایا اور تم میں بعض کو بعض پر درجات میں فوقیت دی کہ جو نعماء اور وسائل اس نے تمہیں عطا کیے ان کے ذریعے تمہاری سیرت کی پرکھ ہوجائے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو (یونس 10: 14)۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تیرا ربّ لغزشوں کے نقصانات سے حفاظت اور سامانِ نشوونما دینے والا ہے اور جرم کی سزا دینے میں دیر نہیں لگاتا۔ (166)

(۷) سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

اٰیَاتُھَا ۲۰۶ | رُکُوْعَاتُھَا ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓصٓ ۚ ①

اللہ علیم وحکیم وبصیر کا ارشاد ہے کہ (1)

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ②

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ کتاب تیری طرف نازل کی گئی ہے تاکہ اس کے ملنے سے، رہنمائی کی تلاش کے لیے تیرے سینے میں کوئی اضطراب نہ رہے (الحج 22:78) اور وہ اسلام کے لیے کھل جائے (الانعام 6: 126، طٰہٰ 20:25، الزّمر 39:22، الم نشرح 94:1) اور تُو اس کے ذریعے، غلط طرزِ زندگی اختیار کرنے والوں کو بھیانک نتائج Consequences سے warn کردے اور یہ مومنین کے لیے سرچشمۂ عبرت وموعظت ہے۔ (2)

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ③

اے لوگو! تمہاری طرف تمہارے ربّ کی طرف سے جو بطور وحی نازل کیا گیا ہے، تم سب اسی کی اتباع کیا کرو

اور اُس کے علاوہ دوسرے سر پرستوں کی اتبّاع نہ کرو۔تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔ (3)

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ۝۴

کتنی ہی بستیاں ہیں جو ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق نیست و نابود ہوگئیں۔ہمارے عذاب نے انہیں کبھی راتوں رات آلیا، کبھی اس وقت جب وہ دوپہر کو محوِ استراحت تھے۔ (4)

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ۝۵

جب ہمارا عذاب ان پر آن پہنچا تو اس وقت وہ سوائے اس کے کچھ نہ کہہ سکے کہ بے شک، ہم ہی سرکش و قانون شکن تھے۔ (5)

فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ۝۶

جن کے پاس ہمارے رسول بھیجے گئے، ہم ان سے ضرور پوچھیں گے کہ انہوں نے رسولوںؑ کی تبلیغ پر کہاں تک لبّیک کہا اور مرسلین سے بھی پوچھیں گے کہ آپ کے ابلاغ کا Response کیسا تھا (المائدۃ 109:5)۔ (6)

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ۝۷

پھر ہم اپنے علمِ ذاتی سے انہیں تفصیلاً بتائیں گے کہ مرسلین نے ہمارے پیغامِ وحی کا کیسا ابلاغ کیا اور انسانوں نے کس انداز سے لبّیک کہا کیوں کہ ہم منظر سے غائب نہیں ہوتے۔ (7)

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۸

اُس روز اعمال کا وزن کیا جانا ایک حقیقت ہے۔لہٰذا، جس کے اعمالِ صالحہ کا پلڑا بھاری ہوتا ہے وہ کامیاب وکامران ہوتے ہیں (المؤمنون 102:23، 103،

القارعۃ 101:6،7)۔ (8)

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ⑨

اور جن کے صحیح اعمال کا پلڑا ہلکا ہوتا ہے، وہ اپنی ذات کی نشو ونما کا نقصان کر چکے ہوتے ہیں (القارعۃ 101:8-11) کیوں کہ وہ ہماری آیات کو ایک طرف ڈال کر اپنے جذبات وخواہشات کو follow کرنے لگتے تھے۔ (9)

ع 1 10 8 وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ⑩ ع

ہم نے تمہیں زمین میں تمکّن عطا کیا اور اس میں تمہاری معیشت کا سارا سامان بھی فراہم کر دیا۔ پھر بھی تھوڑے ہیں جو اللہ کی نعمتوں کے قدر شناس وشکر گزار ہوتے ہیں۔ (10)

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ⑪

ہم نے مختلف مراحل سے گزار کر تمہاری ابتداً تخلیق کی (النّساء 4:1)۔ پھر طویل منازل کے بعد تمہاری صورت گری کی اور انسانی پیکر میں لے آئے۔ پھر ملائکہ سے کہا کہ انسان کے سامنے جھک جائیں۔ انسان کی برتری کو تسلیم کریں کہ تم مجبورِ محض ہو اور یہ آزادیء فکر وعمل کے باوجود تعمیلِ حکم کی صلاحیّت سے بہرہ ور ہے۔ وہ سب جھک گئے مگر ابلیس---- مایوسی وسرکشی کے مظہر جذبات --- نے انسان کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔ وہ وحی کے بغیر جھکنے والے نہیں☆۔ (11)

☆ کشتنِ ابلیس کارے مشکل است   زانکہ اُوگم اندر اعماقِ دل است
خُوشتر آں باشد مسلمانش کُنی   کُشتۂ شمشیرِ قرآنش کُنی
(اقبال، جاوید نامہ)

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾

اللہ نے فرمایا جب میں نے تجھے حکم دیا تو کس چیز نے تجھے جھکنے سے روکا؟ اس نے جواب دیا کہ میں اِس سے افضل ہوں۔ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کر کے شعلہ صفت of fiery temperament بنایا اور اسے مٹّی سے Humble and meek پیدا کیا۔ (الحجر 33:15)۔ (12)

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

اللہ نے فرمایا کہ تُو اپنے مقام سے گر گیا ہے۔ تجھے زیب نہیں دیتا کہ تو یہاں رہ کر سرکشی اور غرور Arrogance دکھائے۔ نکل یہاں سے۔ اس طرح تُو اپنے مقام سے گر کر ذلیلوں میں سے ہوگیا (الحجر 34:15)۔ (13)

قَالَ اَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾

بولا مجھے ظہورِ نتائج کے وقت تک مہلت دے دیجیے (الحجر 36:15)۔ (14)

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾

فرمایا، تجھے مہلت دے دی گئی (الحجر 37:15)۔ (15)

قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۱۶﴾

کہنے لگا چونکہ آپ نے مجھے گمراہ قرار دے دیا adjudged me to be erring اس لیے میں تیرے مقرّر کردہ متوازن راستے پر ان کی گھات میں بیٹھوں گا۔ (16)

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

پھر میں ان پر سامنے سے، عقب سے، دائیں سے اور بائیں سے یعنی ہر جہت سے حملہ آور ہوں گا اور آپ اکثریت کو اپنا اطاعت گزار نہیں پائیں گے نہ ان کی کو

ششیں بھرپور نتائج کی حامل ہوسکیں گی۔ (17)

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

اللہ نے فرمایا کہ تُو رُسوا اور ذلیل ہو کر یہاں سے نکل۔ ان میں سے جو بھی تیرے پیچھے لگے گا، میں ان سب سے جہنّم کو بھر دوں گا۔ (18)

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور حکم دیا کہ اے انسان! تُو اور تیری بیوی اس جنّت میں رہو سہو اور جہاں سے تم چاہو کھاؤ پیو اور یاد رکھو! باہمی مشاجرت--- ذاتی املاک اور اُس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اختلافات اور جھگڑوں --- کے قریب بھی نہ جانا ورنہ تم اپنا نقصان کرلو گے (البقرۃ 35:2)۔ (19)

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝

پھر ان کے سرکش جذبات نے ان دونو میں خودغرضی کے خیالات کو ابھارا تا کہ ان کے ظاہر اور پوشیدہ ہر وہ قول و فعل evil inclinations جن کی حقیقت و اصلیّت ظاہر ہونے پر شرم محسوس ہو، آشکارا ہو جائیں اور پھر ان سے کہا کہ تمہارے ربّ نے تمہیں باہمی اختلاف پیدا کرنے سے صرف اس لیے منع کیا تھا کہ تم کہیں قوّت و اقتدار اور بقائے دوام نہ حاصل کر لو (طٰہٰ 120:20)۔ (20)

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝

اور ان دونو سے قسم کھا کر کہا کہ یقیناً میں تم دونو کا خیر خواہ ہوں۔ (21)

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ

لہٰذا، اس نے ان دونوں کو دھوکے سے ان کے مقام سے گرا دیا۔ جب ان میں اختلافات پیدا ہوئے تو دونو

وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾

کی شخصیّت و کردار کے وہ گوشے ظاہر ہو گئے جن کے ظاہر ہونے سے ندامت محسوس ہوتی ہے۔ پھر وہ جنّتی معاشرے کے ساز و سامان، سماجی حیثیّت، social status سے انہیں پے درپے چھپانے لگے (طٰہٰ 121:20)۔ ان کے ربّ نے انہیں فرمایا کہ کیا ہم نے تمہیں اس باہمی مشاجرت، اختلاف سے منع نہیں کیا تھا اور تمہیں آگاہ کر دیا تھا کہ یہ سرکش جذبات تمہارے کھلے دشمن ہیں؟ (22)

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

وہ دونوں اعتراف کرنے لگے کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہم اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے۔ اگر آپ ہمیں حفاظت اور ہم پر رحمت نہیں فرمائیں گے تو ہم نقصان میں پڑ جائیں گے۔ (23)

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾

فرمایا کہ تم سب اس مقام سے گر گئے ہو۔ ایک دوسرے کے دشمن بن گئے ہو۔ اب تمہیں زمین میں کچھ مدّت کے لیے قیام کرنا اور سامانِ زیست سے تمتّع حاصل کرنا ہے۔ (البقرۃ 2: 36، طٰہٰ 20: 123)۔ (24)

ع 2 15 9 قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ ع

فرمایا کہ اسی زمین میں تم زندگی بسر کرو گے اور یہیں تمہیں موت آئے گی اور یہیں سے پیوندِ خاک ہونے کے بعد زندہ اٹھائے جاؤ گے۔ (25)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ

اے اولادِ آدم! ہم نے وحی کے ذریعے تمہیں حفاظت عطا کی جس سے تمہارے قول و فعل یعنی کردار کے

اللّٰہِ لَعَلَّھُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ﴿۲۶﴾

شرمناک پہلو بھی مٹ گئے اور تمہیں فراخی و معاشی خوش حالی بھی مل گئی۔ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہونے کے نتیجے میں ملنے والی حفاظت سب سے بہتر ہے۔ یہ ہیں اللہ کے قوانین تا کہ تم انہیں زندگی کے ہر گوشے میں اپنے پیشِ نظر رکھو۔ (26)

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ لَا یَفۡتِنَنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ کَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَیۡکُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ یَنۡزِعُ عَنۡہُمَا لِبَاسَہُمَا لِیُرِیَہُمَا سَوۡاٰتِہِمَا ؕ اِنَّہٗ یَرٰىکُمۡ ہُوَ وَقَبِیۡلُہٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا تَرَوۡنَہُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ لِلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۷﴾

اے اولادِ آدم! دیکھنا تمہارے سرکش جذبات تمہیں صحیح راستے سے ہٹا نہ دیں جس طرح انہوں نے تمہارے آباء کو جنّت سے نکلوا دیا تھا کہ ان کی شخصیّت و کردار کے ان پہلوؤں، قول و فعل کو عُریاں کر دیا جن کے ظاہر ہونے سے وہ شرمساری محسوس کرتے تھے، ان کی شخصیّت کو برہنہ کر دیا۔ وہ اور اس کے گروہ کے ساتھی ایسے مقامات سے تمہاری گھات میں رہتے ہیں جنہیں تم جان نہیں سکتے۔ جو لوگ مستقل اقدار پر ایمان نہیں رکھتے ہمارے قوانینِ مکافات کے مطابق یہ جذبات ان کے رفیق و دمساز بن جاتے ہیں۔ (27)

وَاِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَیۡہَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِہَا ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾

ایسے لوگ جب کسی برائی کا ارتکاب کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء کو ایسا ہی کرتے پایا ہے اور اللہ نے بھی ایسا ہی حکم دیا ہے۔ (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ان پر واضح کر دے کہ اللہ برائی کے کاموں کا حکم کبھی نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ سے وہ باتیں کیوں منسوب کرتے ہو جن کا تمہیں علم بھی نہیں ہوتا؟ (28)

قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ ۟ وَاَقِیۡمُوۡا وُجُوۡہَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ

مزید وضاحت کر دے کہ میرے ربّ نے تو زندگی میں

مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ﴿۲۹﴾

اعتدال کا حکم دیا ہے اور تم اطاعت پذیری میں اپنی پوری شخصیّت کو دین کے نظام کے مرکز کی طرف مرکوز رکھو اور اطاعت کو خالص اس کے دین یعنی نظام کے لئے مختص کرتے ہوئے اسے پکارو۔ جس طرح وہ تمہیں ابتدأ وجود میں لایا ہے، اسی طرح تم اُسی کی طرف لوٹ کر چلے جاتے ہو۔ (29)

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

انسانوں میں سے ایک گروہ کو جس نے ہدایت لینا چاہی ، ہدایت کی راہ پر لگا دیا اور دوسرے گروہ کے افراد نے اپنے آپ کو گمراہی کا مستحق deserving بنا لیا۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیاطین --- دین کے نظام کی مخالفت کرنے والوں --- کو اپنا دوست بنا لیا اور اس گمان میں ہیں کہ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔ (30)

3 ع 6 10 يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

اے نوعِ انسان! اللہ کی اطاعت گزاری میں حسن و زینت کی چیزوں کو استعمال میں لایا کرو۔ اور کھاؤ پیؤ اور ضرورت کی حد سے آگے نہ بڑھو۔ یقیناً اللہ صَرفِ بے جا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اُن کے نہ اعمال نتیجہ خیز ہوتے ہیں اور نہ ان کی صلاحیتوں کی نمود ہی ہو پاتی ہے۔ (31)

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ پاکیزہ اور انسانی طبائع کے لیے کیف اندوز سامانِ زیست اور زیب و زینت کی جن چیزوں کو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیا ہے، کون ہے جو انہیں حرام قرار دے

سکتا ہے؟ ان پر واضح کر دے کہ اس دنیاوی زندگی میں مرغوب طبع اور جمالیاتی حظ کی حامل زیب و زینت کی چیزیں ان لوگوں کے لیے جائز و حلال ہیں جو اقدارِ وحی پر ایمان رکھتے ہیں اور قیامت---یومِ مکافاتِ عمل کو یہ چیزیں خصوصاً انہیں کے لیے ہوتی ہیں۔ وحی کی اقدار کو تسلیم نہ کرنے والوں کے لیے حرام اور حلال میں خطِ امتیاز کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جو لوگ ان حقائق کو سمجھتے ہیں ہم ان کے لیے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (32)

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٣٣

اے رسول !صلی اللہ علیہ وسلم واضح کر دے کہ میرے نشو و نما دینے والے نے بے حیائی کے کاموں سے منع کیا ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ اور میانہ روی کی حد سے ناحق بڑھ جانے کی خواہش سے اور ان کاموں سے بھی منع کیا ہے جو اللہ کے قوانین کے خلاف ہوں اور جن سے انسانی ذات میں ضعف اور اضمحلال اور قوّتِ عمل میں کمزوری پیدا ہو جائے کہ اس طرح انسان تزکیۂ ذات میں دوسرے افراد سے پیچھے رہ جائے۔ اور شرک سے بھی منع کیا ہے جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس سے بھی کہ اللہ سے متعلق وہ باتیں کہو جن کا تمہیں علم نہ ہو۔ (33)

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝٣٤

ہر اُمّت کی ایک مدتِ حیات ہوتی ہے جس کا تعیّن قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ جب وہ مدّت مکمّل ہو

جاتی ہے تو وہ اس میں ایک لمحہ کی تقدیم و تاخیر نہیں کر سکتے (الحج 5:15)۔ (34)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٣٥

اے بنی نوعِ انسان ! ہم نے تمہیں ابتداً کہہ دیا تھا (البقرۃ 38:2)، کہ جب بھی تمہی میں سے پیغمبر تمہارے پاس آئیں جو میری آیات تم تک پہنچائیں تو جو بھی ان آیات سے ہم آہنگ رہیں گے اور معاشرے کی اصلاح کا کام کریں گے تو انہیں نہ کسی نوع کا خوف ہوگا اور نہ حزن (طٰہٰ 123:20)۔ (35)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٣٦

اور جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کریں اور ان سے سرکشی اختیار کریں، وہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں۔ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (36)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝٣٧

اُس شخص سے زیادہ مجرم اور کون ہوگا جو اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑے یا اُس کی آیات کو جھٹلائے۔ ان کو زندگی کے طبیعی قوانین کے مطابق سامانِ زیست میں سے حصّہ ملتا رہتا ہے یہاں تک کہ ہمارے فرستادے انہیں موت دینے کے لیے آن پہنچتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر مدد کے لیے پکارا کرتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ جواب دیتے ہیں کہ وہ ہمیں چھوڑ کر غائب ہو گئے۔ وہ اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں کہ ہم مستقل اقدار کو تسلیم نہیں کیا کرتے تھے۔ (37)

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ
حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ
رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬
قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝٣٨

ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی جِنّ وانس کی اُمّتوں کے
ساتھ جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں، جہنّم میں داخل ہو
جاؤ۔ جب ایک قوم جہنم میں داخل ہوتی ہے تو اپنی ہم
مشرب قوم پر لعنت بھیجتی ہے یہاں تک کہ سب وہاں
اکٹھی ہو جاتی ہیں ۔ بعد میں آنے والی قوم پہلی کے
متعلّق کہتی ہے کہ اے ہمارے ربّ! یہ ہے جس نے
ہمیں گمراہ کیا۔ انہیں جہنّم کا دو چند عذاب دیجے گا۔ کہا
جاتا ہے کہ ہر ایک کے لیے دگنا عذاب ہے لیکن تم اس
بات کو سمجھ نہیں رہے۔ (38)

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ
فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝٣٩ ع 4 8 11

پہلے لوگ بعد میں آنے والے لوگوں سے کہتے ہیں کہ
تمہیں ہم پر کوئی فوقیت تو حاصل نہیں، لہٰذا، جو کچھ تم کیا
کرتے تھے اُس کا عذاب چکھو۔ (39)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ
اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ
سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝٤٠

جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے سرکشی
اختیار کی، اُن کے لیے نہ تو خیر و برکت کی راہیں کھولی
جاتی ہیں (الاعراف 96:7)، اور نہ ہی وہ جنّت میں
داخل کیے جاتے ہیں جب تک کہ کشتی کا موٹا رسّہ سوئی
کے ناکے میں سے نہ گزر جائے۔ ہم مجرمین کو ایسی ہی
سزا دیا کرتے ہیں۔ (40)

الثلثة

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝٤١

ان کا اوڑھنا بچھونا جہنّم ہوگا۔ ہم سرکش اور قانون شکن
لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ (41)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا

اور جو لوگ مستقل اقدار پر ایمان لائے اور اُنہوں نے

وُسْعَهَآ ۡ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٢﴾

ایسے اعمال کیے جن سے ان کی مضمر صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے کا حسن وتوازن بھی قائم رہے تو یہی ہیں اہلِ جنّت ۔ وہ جنّت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ہم کسی انسان کو ایمان اور عملِ صالح کا پابند، مکلّف صرف اس لئے بناتے ہیں کہ اس کی ذات میں وسعت پیدا ہو جائے (البقرۃ 286:2، الانعام 153:6، المؤمنون 62:23)۔ (42)

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ
الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا
لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا
بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

اور ہم ان کے دلوں غِلّ--- میں چھپی ہوئی دشمنی اور بغض کو نکال دیتے ہیں (الحجر 47:15، الحشر 10:59) اور وہ ایسی جنّت میں رہتے ہیں جس کے نیچے سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے یعنی اُس کی شادابی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ اور وہ پکار اُٹھتے ہیں کہ حمد وتحسین ہے اُس اللہ کی جس نے ہمیں یہاں تک پہنچایا۔ اگر اللہ بذریعہ وحی ہماری رہنمائی نہ فرماتا تو ہم راہِ ہدایت نہ پاسکتے ۔ بے شک ہمارے ربّ کی طرف سے رسول وحی کے ساتھ آئے تھے اور ندا ہوتی ہے کہ یہ ہے وہ جنّت جس کے تم وارث بنادیے گئے ہو کیوں کہ تم نے اس کے لیے اعمال صالح کیے تھے۔ (43)

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا
وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ
قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾

اور اہلِ جنّت، جہنّم والوں کو پکار کر کہتے ہیں کہ ہمارے ربّ نے ہم سے جو وعدہ فرمایا تھا وہ ہم نے سچّا پایا۔ کیا تم سے بھی تمہارے ربّ نے جو وعدہ کیا تھا اسے تم نے سچّا پایا؟ جواب دیتے ہیں کہ ہاں۔ پھر اُن کے درمیان

میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ سرکش اور قانون شکن
لوگوں پر اللہ کی لعنت یعنی وہ اللہ کے قانونِ مکافات
کے مطابق آج نعماءِ جنّت سے محروم ہیں۔ (44)

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾

یہ لوگ دوسرے انسانوں کو اللہ کے راستے سے روکا کرتے
تھے اور چاہتے تھے کہ اللہ کے نظام میں ناہمواریاں اور
خمیدگیاں پیدا ہو جائیں اور یوم مکافاتِ عمل کے منکر
تھے۔ (45)

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا ۢ
بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ
يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾

ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک حجاب ہو ہے۔
اعراف، بلند مقام پر کچھ لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ
ان سب کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں اور اہل
جنّت سے کہتے ہیں کہ تم امن وسلامتی میں ہو اور تمہاری
کوششیں ثمر بار ہو گئی ہیں۔ یہ اہلِ اعراف ابھی جنّت
میں داخل نہیں ہوئے اور اس بات کے ہنوز آرزومند
ہیں۔ (46)

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا
لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ ع 5 8 12

اور جب ان کی نظریں اہلِ جہنّم کی طرف پھرتی ہیں تو
التجا کرتے ہیں کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے!
ہمیں ان سرکش اور ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیے
گا۔ (47)

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ
قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

اور اہلِ اعراف کچھ لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچان
کر کہتے ہیں کہ تمہاری جمعیّت، اور جس پر تم فخر و ناز کیا
کرتے تھے، تمہارے کسی کام نہ آیا۔ (48)

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٤٩﴾

پوچھا گیا کیا یہ اہلِ جنّت وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلّق تم حلفیہ کہا کرتے تھے کہ اللہ انہیں کبھی رحمت سے نہیں نوازے گا حالانکہ اللہ نے اُن سے فرمایا کہ تم جنّت میں داخل ہو جاؤ اور تمہیں اس میں کوئی خوف ہوگا نہ حزن۔ (49)

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿٥٠﴾

اور اہلِ جہنّم جنّتیوں سے التجا کرتے ہیں کہ ہماری طرف کچھ پانی بہا دیجیے یا اُس رزق میں سے بھی ہمیں دے دیجیے جو اللہ نے تمہیں ارزانی کیا ہے۔ اہلِ جنّت جواب دیتے ہیں کہ یہ چیزیں اللہ نے مستقل اقدار سے انکار کرنے والوں پر حرام قرار دے دی ہیں۔ (50)

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٥١﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور انہیں دنیاوی زندگی کے لہو ولعب نے دھوکے میں ڈالا ہوا تھا۔ اللہ نے فرمایا کہ جس طرح انہوں نے آج کے دن، یومِ مکافاتِ عمل کے سامنا کرنے کو فراموش کر رکھا تھا اس طرح ہم نے آج انہیں قابلِ اعتنا نہیں سمجھا کیوں کہ یہ دانستہ، ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔ (51)

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾

حقیقت یہ ہے کہ ہم اب ایک ایسی کتاب قرآن لائے ہیں جس کی وضاحت وشرح ہم نے علمی، سائنسی خطوط پر کی ہے۔ یہ اہلِ ایمان کے لئے سرچشمۂ ہدایت و رحمت ہے۔ (52)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ
الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ
فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ
الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا ع 6 6 13
كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝53

کیا یہ اب صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ اس کتاب، قرآن نے ان کے جس غلط نظریّہ وطرزِ زندگی کے بھیانک انجام کی وعیددی ہے، وہ ان کے سامنے آ جائے۔ جس دن یہ انجام ان کے سامنے آ جاتا ہے تو جو اس سے پہلے اس انجام کو بھلائے ہوئے تھے کہہ اٹھتے ہیں کہ یقیناً ہمارے نشوونما دینے والے کے مرسلین ہمارے پاس وحی لے کر آئے تھے۔ کیا آج ہمارے کوئی سفارشی ہیں جو ہماری سفارش کریں۔ یا ایسا ہو کہ ہمیں دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جائے کہ ہم اپنے سابقہ اعمال کے برعکس بہتر اعمال کریں۔ یقیناً انہوں نے اپنی ذات کا نقصان کرلیا۔ جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے وہ ان سے جاتا رہا۔ (53)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ
يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ
بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝54

تمہارا نشوونما دینے والا اللہ ہے جس نے ارض وسما کو چھ ادوار Eras، میں تخلیق کیا (یونس 10:3، ہود 11:7، الفرقان 25:59، السجدۃ 32:4، قٓ 50:38، الحدید 57:4) اور اس کا مرکزی کنٹرول سنبھال لیا۔ رات کی تاریکی دن کو ڈھانپ لیتی ہے اور دن اس کے پیچھے تیز رفتاری سے چلا آتا ہے۔ اور سورج، چاند اور ستارے اس کے قانون کے مطابق چل رہے ہیں (ابراہیم 14:33، النحل 16:12)۔ یاد رکھو! ہر چیز کی تدبیر planning اور تخلیق creation اس کے حیطۂ اختیار میں ہے۔ وہ اللہ سر

چشمۂ نشوونماو استحکام ہے اور عالم گیر انسانیت کی ربوبیّت کا ضامن بھی۔ (54)

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

تم اپنی ذات کی نشوونما کے لیے دلی انکساری سے ربوبیّت کے سرچشمہ---- ربّ کے قانونِ ربوبیّت کی طرف رجوع کیا کرو۔ بے شک اللہ، غیر معتدل طرزِ عمل کے حامل لوگوں کو پسند نہیں فرماتا ہے۔ (55)

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

مملکت کے نظام میں اصلاح کے بعد اس کے توازن و اعتدال کو درہم برہم نہ کیا کرو۔ کسی متوقّع نقصان کے اندیشے یا فائدے کی توقّع کی صورت میں صرف اللہ کو ہی پکارا کرو۔ بے شک حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کے لیے اللہ کی رحمت قریب ہی at hand ہوتی ہے۔ (56)

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

اور وہی تو ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت یعنی بارش سے پہلے بطورِ بشارت بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پانی سے بوجھل بادلوں کو اٹھالاتی ہیں تو ہم انہیں زمینِ مُردہ کی طرف دھکیل کر لے جاتے ہیں، پھر ان سے پانی برساتے ہیں اور اس سے ہر نوع کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مُردوں کو زمین سے نکالیں گے تاکہ تم ان مثالوں سے حیاتِ آخرت کے متعلّق بھی غوروفکر کرو۔ (57)

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ

زرخیز زمین اپنے نشوونما دینے والے کے قانون کے

ع 7/5/14

لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۟۵۸

مطابق خوب سبزہ وروئیدگی پیدا کرتی ہے۔اور شورزدہ زمین میں صرف قلیل سی پیداوار ہوتی ہے۔جولوگ اپنی محنت کے بھرپور نتائج کے آرزومند ہوتے ہیں ہم ان کے لیے اپنی آیات مختلف پہلوؤں سے دہرادہرا کر بیان کرتے ہیں۔(58)

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۟۵۹

ہم نے نوح علیہ السّلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرتے ہوئے اسی کے قوانین کے مطابق چلو اور اپنی قوّتوں اور صلاحیّتوں کو اسی کے پروگرام کے مطابق صرف کیا کرو۔اس کے سوا تمہارا کوئی اِلٰہ نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے، بصورتِ دیگر میں تمہارے حق میں مکافاتِ عمل کے سخت دن کے عذاب سے اندیشہ محسوس کرتا ہوں۔(59)

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۟۶۰

اس کی قوم کے سردار کہنے لگے کہ ہم تجھے کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔(60)

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۟۶۱

نوح علیہ السّلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! میں راہ گم کردہ نہیں ہوں، بلکہ میں عالم گیر انسانیّت کی نشوونما کے ضامن، ربّ کی طرف سے بھیجا گیا پیغمبر ہوں۔(61)

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۟۶۲

میں تمہیں اپنے ربّ کا پیغام وحی پہنچا رہا ہوں۔میں تمہاری چارہ سازی اور خیر خواہی چاہتا ہوں اور اللہ کی

طرف سے ان حقائق کا علم رکھتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ (62)

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ تمہی میں سے ایک شخص پر تمہارے نشو ونما دینے والے کی طرف سے وحی آ گئی ہے تا کہ وہ تمہیں غلط طرزِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے متنبہ کر دے تا کہ تم تباہی سے محفوظ رہ سکو اور اس طرح تمہاری ذات کی نشو ونما ہوتی جائے۔ (63)

8 ع 6 15

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾

پھر بھی انہوں نے انہیں اور اُن کے پیغامِ رسالت کو جھوٹا سمجھا۔لہٰذا، ہم نے نوح علیہ السّلام اور اس کے ساتھیوں کو کشتی کے ذریعے بچالیا اور جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے تھے ان کو غرق کر دیا۔ بے شک، وہ بصیرت کی اندھی قوم تھی۔ (64)

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾

اور قومِ عاد کی طرف ان کے مِلّی بھائی ہود علیہ السّلام کو بھیجا۔انہوں نے کہا کہ اے میرے برادرانِ قوم! تم اللہ کے محکوم بن کر اس کے قوانین کے مطابق چلو اور اپنی صلاحیتوں کو اس کے دین کے پروگرام کی خاطر صرف کیا کرو۔ اس کے سوا تمہارے لئے کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں۔ کیا تم غلط طرزِ زندگی کے خطرات سے حفاظت نہیں چاہتے؟ (65)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾

ان کی قوم کے سردار جو مستقل اقدار کو تسلیم نہیں کرتے تھے، کہنے لگے کہ ہم تجھے کم عقلی میں مبتلا دیکھتے ہیں اور

ہم یقیناً تجھے جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ (66)

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦٧

انہوں نے کہا کہ اے میرے برادرانِ قوم! مجھ میں کم عقلی کی کوئی بات نہیں بلکہ میں کائنات کے ربّ کی طرف سے بھیجا گیا پیغمبر ہوں۔ (67)

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝٦٨

میں اپنے ربّ کے پیغامِ وحی کو تم تک پہنچا رہا ہوں اور میں تمہارا دیانتداری سے خیر خواہ ہوں۔ (68)

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٦٩

کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ تمہارے پاس تمہی میں سے ایک شخص کے ذریعے تمہارے نشو ونما دینے والے کی جانب سے وحی آ گئی ہے تا کہ وہ تمہیں تمہاری غلط روشِ حیات کے بھیانک نتائج سے آگاہ کر دے۔ یاد کرو، جب اللہ نے قومِ نوح کے بعد تمہیں ان کا جانشین بنایا اور تمہیں بحیثیتِ قوم کثرت اور قوّت وتسلّط عطا کیا۔ تم اللہ کی نعمتوں کی حفاظت کرو۔ انہیں ضائع مت کرو تا کہ تمہاری محنتیں ثمر بار ہو جائیں۔ (69)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٧٠

کہنے لگے کہ کیا تم اس لیے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہم صرف ایک اللہ کی محکومیّت اختیار کر لیں اور جن کی ہمارے آباء واجداد پرستش کرتے تھے، ان کو چھوڑ دیں؟ اگر تم اپنی بات میں سچّے ہو تو جس چیز کی ہمیں دھمکیاں دے رہے ہو، اسے لے آؤ۔ (70)

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ

حضرت ہود علیہ السّلام نے کہا کہ یقیناً تمہارے ربّ کی

اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۷۱﴾

طرف سے تم پر عذاب اور تباہی واجب ہو چکے ہیں۔ کیا تم صرف اپنے دیوتاؤں کے اُن ناموں کے سلسلے میں مجھ سے بحث وتکرار کر رہے ہو جو تم نے اور تمہارے آباء واجداد نے رکھ لیے ہیں اور جن کی اللہ نے کوئی علمی سند نازل نہیں کی ۔تم اپنے مآل کا انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انجام کا منتظر رہوں گا۔ (71)

وقف لازم

فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۲﴾ ع

لہٰذا، ہم نے حضرت ہود علیہ السّلام اور ان کے ساتھیوں کو تو اپنی رحمت سے بچا لیا البتہ ان لوگوں کی، جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے، جڑ تک کاٹ دی۔ وہ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔ (72)

ع 9 8 16

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾

اور قومِ ثمود کی طرف ان کے برادرِ قومی حضرت صالح علیہ السّلام کو بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے برادرانِ قوم! اللہ کی محکومیّت اختیار کرو۔ اس کے سوا تمہارے لیے کوئی اور صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی تم اطاعت کرو۔ تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس واضح قوانین آ چکے۔ اللہ کی یہ اونٹنی تمہارے لیے اس بات کی نشانی ہے کہ تم اللہ کے احکام کی تعمیل کرتے ہو یا نہیں۔ اُسے اللہ کی زمین میں چرنے کے لیے کھلا چھوڑ دو اور اسے کسی اذیّت دہی کے خیال سے چھونا تک بھی نہیں مبادا تمہیں دردناک عذاب آن پکڑے (الشّعراء 26:155،156، الشّمس 91:13)۔ (73)

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

تم ذرا یاد کرو جب اللہ نے تمہیں قومِ عاد کا جانشین بنایا اور تمہارے لیے سرزمین کو سازگار و موافق بنا کے آباد کیا اُس میں تم نرم اور ہموار زمین پر محل بناتے اور پہاڑوں کو کاٹ تراش کر گھر بناتے ہو۔ تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد پھیلاتے ہوئے اس کا شیرازہ نہ منتشر کرتے پھرو۔ (74)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

اُس کی قوم کے مغرور اور سرکردہ سرداروں نے ان سے جو اپنے میں سے زیردست تھے اور مستقل اقدارِ حیات پر ایمان لا چکے تھے، پوچھا کہ تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ صالح اپنے ربّ کی طرف سے پیغامبرِ وحی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس وحی پر جو اُسے دے کر بھیجا گیا ہے، ایمان رکھتے ہیں۔ (75)

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

ان سرداروں نے جو غرور و تکبّر پر جمے ہوئے تھے کہا کہ جن مستقل اقدار پر تم ایمان لائے ہو ہم ان کو نہیں مانتے۔ (76)

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

لہٰذا، اُنہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں (الشّعراء 157:26، الشّمس 14:91) اور اپنے نشو ونما دینے والے کے حکم سے سرتابی کی اور کہنے لگے کہ اے صالح! اگر تُو اللہ کے رسولوں یں سے ہے تو جس عذاب کی تو ہمیں دھمکیاں دے رہا ہے، اسے لے ہی آ۔ (77)

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

آخر الامر، ایک زلزلے نے انہیں آن پکڑا اور وہ اپنے

گھروں میں بے حس و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔ (78)

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ۝

لٰہذا، حضرت صالح علیہ السّلام ان سے کنارہ کش ہو گئے اور کہا کہ اے میرے برادرانِ قوم! میں نے اپنے نشو ونما دینے والے کا پیغامِ وحی تم تک پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم ہو کہ خیر خواہی کرنے والوں کو پسند ہی نہیں کرتے۔ (79)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۝

اور لوط علیہ السّلام کو بھیجا۔ اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسا بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہیں کیا۔ (80)

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ۝

تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کا کام کرتے ہو۔ تم افزائشِ نسل کے مادہ کو حد سے تجاوز کر کے بے محل صرف کرنے والے لوگ ہو۔ (81)

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ۝

اُس کی قوم کے پاس سوائے اس کے کوئی جواب نہ تھا کہ آپس میں کہنے لگے کہ اس کو اپنے شہر سے نکال باہر کرو۔ یہ لوگ بڑے پاکیزہ صفت بنتے ہیں۔ (82)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ۝

سو ہم نے اُسے اور اُس کے followers کو بچا لیا سوائے اس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ (83)

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ۝ ع 10 12 17

اور ہم نے ان پر آتش فشاں پتھروں کی بارش برسائی۔ دیکھو! مجرمین کا کیسا برا انجام ہوا۔ (84)

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا

اور قومِ مدین کی طرف ان کے قومی بھائی شعیب علیہ

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ
وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴿۸۵﴾

السّلام کو بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے برادرانِ قوم! تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو اور اپنی صلاحیتوں کو اُس کے دین کے پروگرام کے لیے صرف کیا کرو۔ اس کے سوا تمہارے لیے اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس واضح قوانین آ چکے۔ لہٰذا، تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم کر کے مت دیا کرو اور مملکت میں حسن و توازن کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ اگر تم مستقل اقدارِ حیات پر ایمان رکھو تو سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے لیے بہتر ہے۔ (85)

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ
قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور سب راستوں پر نہ بیٹھا کرو کہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں انہیں دین کی طرف آنے سے روکو نہ انہیں ڈراؤ، دھمکاؤ اور نہ ان کے عقائد میں ٹیڑھیں اور کجیاں پیدا کرو۔ وہ وقت یاد کرو جب تم تعداد میں تھوڑے سے تھے پھر تم کو کثرت میں بدل دیا۔ دیکھ لو فساد پھیلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ (86)

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ
وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ
وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور اگر تم میں سے ایک گروہ اِس پر ایمان لے آیا ہے جسے دے کر میں بھیجا گیا ہوں اور دوسرا گروہ اس پر ابھی تک ایمان نہیں لایا ہے تو تم ثابت قدم رہو کہ تمہارے پائے استقامت میں لغزش نہ آنے پائے یہاں تک کہ اللہ ہم دونو کے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سے بہترین حَکَم ہے (التّین 95:8)۔ (87)

الجزء 9

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ
يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ
فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿٨٨﴾

اُن کی قوم کے متکبّر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب علیہ السّلام! ہم تجھے اور جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں، اُن کو اپنے شہر سے لازماً نکال باہر کریں گے یا پھر تمہیں ہمارے مذہب میں آجانا ہوگا۔ شعیب علیہ السّلام نے جواب دیا کہ ہم تمہارے مذہب میں شامل ہوجائیں خواہ ہم تمہارے مذہب سے بیزار ہی ہوں۔(88)

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا
اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ
اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ
الْفٰتِحِيْنَ ﴿٨٩﴾

یہ تو ہماری طرف سے گھڑا ہوا جھوٹا مُؤقف ہوگا جو ہم اللہ سے منسوب کریں گے اگر ہم تمہارے مسلک و مشرب کو قبول کرلیں درآنحالیکہ اللہ نے ہمیں غلط نظامِ زندگی سے محفوظ کرلیا ہوا ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم تمہارے مذہب کو قبول کرکے اس میں آجائیں ماسوائے اس کے کہ ہمارا اللہ ایسا چاہے جو ہمارا نشو ونما دینے والا ہے مگر وہ ایسا ہرگز نہیں چاہے گا۔ ہمارے ربّ کا علم ہر شے کو محیط ہے۔ ہم اُسی اللہ کے قوانین پر بھروسا کرتے ہیں۔ اے ہمارے ربّ ! ہمارے او ر ہماری قوم کے درمیان عادلانہ فیصلہ کردے۔ تُو فیصلہ کرنے والوں میں سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔(89)

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ
شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٩٠﴾

اُن کی قوم کے اُن سرداروں نے جو اقدارِ وحی کو تسلیم نہیں کرتے تھے، لوگوں سے کہا کہ اگر تم شعیبؑ کی اتبّاع کروگے تو نقصان اٹھاؤ گے۔(90)

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝٩١

آخر الامر، ایک زلزلے نے انہیں آن پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں بے حس وحرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔(91)

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚۛ اَلَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝٩٢

جنہوں نے شعیب علیہ السّلام کو جھٹلایا، ان کی حالت ایسی تھی گویا وہ کبھی وہاں آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ جنہوں نے شعیب علیہ السّلام کے پیغامِ رسالت کو جھٹلایا، آخر وہی برباد ہو کر رہے۔ (92)

ع 11 9 1 فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ
وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝٩٣

سو، شعیب علیہ السّلام نے بھی ان سے منہ موڑ لیا اور کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! میں نے اپنے ربّ کا پیغامِ رسالت تم تک پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کر چکا۔ پیغامِ وحی کو نہ ماننے والوں کا اب میں کیا غم کھاؤں۔ (93)

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْ
سَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝٩٤

جب کسی بستی کے رہنے والے ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے بدحالی اور سخت عذاب میں ماخوذ ہو جاتے ہیں تو ہم وہاں نبی صرف اس لیے بھیجتے ہیں تا کہ وہ اللہ کے قانون کی اطاعت اختیار کریں۔ (94)

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ
مَسَّ اٰبَاۗءَنَا الضَّرَّاۗءُ وَالسَّرَّاۗءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩٥

جب ہم نے ان کی بدحالی کو راحت سے بدل دیا یہاں تک کہ وہ خوش حال ہو گئے Became effluent تو کہنے لگے کہ اس طرح کی سختی اور بدحالی تو ہمارے آباء واجداد کو بھی پہنچتی رہی ہے ۔ یہ کوئی نئ بات نہیں۔ تو ہم نے انہیں اچانک اس طرح پکڑ لیا کہ وہ سمجھ ہی نہ پائے۔ (95)

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٩٦

اگر بستیوں کے رہنے والے مستقل اقدار کو تسلیم کر لیتے اور اللہ کے قوانین سے اپنے آپ کو ہم آہنگ رکھتے تو ہم ارض و سما کی خیرو برکت کی راہیں ان پر کھول دیتے (الاعراف 40:7) لیکن انہوں نے الٹا اقدارِ وحی کو جھٹلایا۔ لہٰذا، ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں گرفت میں لے لیا۔ (96)

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ؕ۝٩٧

تو کیا بستیوں کے لوگ اس بات سے بےفکر ہو گئے ہیں کہ ہمارا عذاب انہیں اُس وقت نہیں آ پکڑے گا جب وہ اپنے گھروں میں سوتے ہوں گے؟ (97)

اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٩٨

یا ان بستیوں کے باسی اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتے ہیں کہ اُن پر ہمارا عذاب دن چڑھے ہی نہیں آ جائے گا جب وہ کھیل کود میں مشغول ہوں۔ (98)

ع 12 6 2 اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩٩ ع

کیا یہ اللہ کی تدبیروں سے بھی اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتے ہیں؟ صرف زیاں کار لوگ ہی اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے تباہ کن نتائج سے بے فکر رہتے ہیں۔ (99)

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝١٠٠

جو لوگ پہلے لوگوں کے بعد مملکت کے وارث ہوئے ہیں کیا اُن پر یہ بات واضح نہیں ہوئی کہ اگر ہمارے قوانین کا تقاضا ہو تو ہم ان کے جرائم کے باعث ان کو مصیبت سے دوچار کر دیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیں کہ ان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت ہی سلب ہو

جائے؟ سو، انہیں ہمارے قانونِ مکافات کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ (100)

تِلۡكَ الۡقُرٰى نَقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآئِهَا‌ۚ وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ‌ۚ فَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا بِمَا كَذَّبُوۡا مِنۡ قَبۡلُ‌ؕ كَذٰلِكَ يَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۰۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ بستیاں ہیں جن کے حالات ہم تجھے بتارہے ہیں۔ یقیناً ان کے رسول واضح قوانین لے کران کے پاس آئے۔ مگر وہ ایسے نہ تھے کہ جن قوانین کو وہ اس سے پہلے جھٹلا چکے تھے، اب اُن پر ایمان لے آتے۔ اس طرح اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے ابدی اقدار سے انکار کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگ جایا کرتی ہے (البقرۃ 7:2)۔ (101)

وَمَا وَجَدۡنَا لِاَكۡثَرِهِمۡ مِّنۡ عَهۡدٍ‌ۚ وَاِنۡ وَّجَدۡنَاۤ اَكۡثَرَهُمۡ لَفٰسِقِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾

ان میں سے اکثر کو ہم نے دین پر چلنے کے عہد پر قائم نہیں پایا بلکہ ان کی اکثریّت کو نافرمان ہی پایا۔ (102)

ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ مُّوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوۡا بِهَا‌ۚ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾

پھر ہم نے پہلے مذکور انبیاء کے بعد موسٰی علیہ السّلام کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی آیات دے کر بھیجا لیکن انہوں نے ان سے سرکشی اختیار کی۔ دیکھو، مملکت کے نظم و اعتدال کو منتشر کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ (103)

وَقَالَ مُوۡسٰى يٰفِرۡعَوۡنُ اِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَۙ ﴿۱۰۴﴾

موسٰی علیہ السّلام نے کہا کہ اے فرعون! میں عالم گیر انسانیّت کے ربّ کی طرف سے بھیجا ہوا پیغامبر ہوں۔ (104)

حَقِيۡقٌ عَلٰٓى اَنۡ لَّاۤ اَقُوۡلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ‌ؕ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِبَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاَرۡسِلۡ مَعِىَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَؕ ﴿۱۰۵﴾

مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہوں۔ میں تمہارے ربّ کی طرف سے واضح احکام لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ تم بنی اسرآئیل کو

	میرے ساتھ جانے دو۔(105)
قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝	فرعون نے کہا کہ اگر تم سچے ہو اور اللہ کی طرف سے احکام لے کر آئے ہو تو پیش کرو(الشعرا 31:26)۔(106)
فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ۝	موسیٰ علیہ السّلام نے اپنا عصا ڈالا اور وہ واضح طور پر اژدھا تھا(الشعراء 32:26)۔(107)
ع 13 9 3 وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ۝	اور اپنا ہاتھ باہر نکالا اور وہ دیکھنے والوں کے لیے سفید تھا(الشعراء 33:26)۔(108)
قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ۝	فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ یہ بڑا ماہر دھوکا دینے والا جادوگر ہے(الشعراء 34:26)۔(109)
يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ۝	چاہتا ہے کہ تمہیں تمہاری مملکت سے نکال باہر کرے۔ تمہارا اس باب میں کیا مشورہ ہے(الشعراء 35:26)۔(110)
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ۝	انہوں نے مشورہ دیا کہ اِسے اور اِس کے بھائی کے معاملے کو فی الحال معرضِ التوا میں رکھو اور دوسرے شہروں میں لوگوں کو بھیجو(الشعراء 36:26)۔(111)
يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ۝	تا کہ یہ تمام ماہر جادوگروں کو تیرے پاس لے آئیں (الشعراء 37:26)۔(112)
وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ۝	وہ جادوگر فرعون کے پاس آ گئے۔ کہنے لگے کہ اگر ہم غالب آ گئے تو ہمیں بہت بڑا صلہ ضرور ملنا چاہیے (الشعراء 41:26)۔(113)
قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۝	فرعون نے جواب دیا کہ ہاں ضرور۔ تم میرے مقرّبین میں سے بھی ہو گے(الشعراء 42:26)۔(114)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ۝۱۱۵

انہوں نے کہا اے موسیٰ! یا تو تم پہلے پیش کرو یا ہم پیش کریں (الشعراء 43:26)۔(115)

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ۝۱۱۶

موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ پہلے تم پیش کرو۔ جب انہوں نے رسیّاں پھینکیں تو لوگوں کی نظروں کو دھوکا دیا۔ اُن کی نظر بندی کر دی اور انہیں خوف زدہ کرنا چاہا اور ایک بڑا افریب دکھایا۔(116)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ۝۱۱۷ۚ

اور ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال ۔ وہ ان کی بنائی ہوئی چیزوں کو تیزی سے نگلنے لگا (الشّعراء 45:26)۔(117)

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۱۱۸ۚ

سو، حق محسوس شکل میں آکر ثابت ہو گیا اور جو کچھ انہوں نے بنایا تھا، باطل ہوا۔(118)

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ۝۱۱۹ۚ

وہ مغلوب ہو گئے اور رُسوا ہو کر پسپا ہو گئے۔(119)

وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ۝۱۲۰ۚ

اور ان جادوگروں نے سرِ تسلیم خم کر دیا (الشّعراء 46:26)۔(120)

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝۱۲۱ۙ

کہنے لگے کہ ہم عالم گیر انسانیّت کے ربّ پر ایمان لاتے ہیں (الشّعراء 47:26)۔(121)

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ۝۱۲۲

جو موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام کا ربّ ہے (الشّعراء 48:26)۔(122)

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۝۱۲۳

فرعون نے کہا کہ تم میری اجازت سے پیشتر ہی ایمان لے آئے ہو۔ یہ ایک چال ہے جو تم دونوں فریقوں نے اس لیے چلی ہے کہ تم اس شہر کے باسیوں کو یہاں سے

نکال باہر کرو۔ تمہیں عنقریب اس کا انجام معلوم ہو جائے گا۔ (123)

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ۝

ضرور میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ ڈالوں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا (الشّعرا ء49:26)۔ (124)

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ۝

انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کی طرف لوٹ کر جا رہے ہیں (الشّعرا ء50:26)۔ (125)

14 18 4 وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ۝

تُو ہمارے خلاف یہی جرم عائد کر رہا ہے نا کہ جب ہمارے نشو ونما دینے والے کی آیات ہم تک پہنچیں تو ہم نے انہیں تسلیم کرلیا۔ اے ہمارے نشو ونما دینے والے! ہمیں استقامت Perseverance سے معمور کر دے اور ہمیں ایسی حالت میں موت سے ہم کنار کیجیے گا کہ ہم تیرے قوانین واقدار کے سامنے جھکے ہوئے ہوں۔ (126)

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ۝

قومِ فرعون کے سرداروں نے فرعون سے کہا کہ کیا تُو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو آزاد چھوڑ دے گا کہ وہ ملک کا نظام درہم برہم کرتے پھریں اور وہ تجھ سے اور تیرے خداؤں سے کنارہ کش ہو جائے؟ فرعون نے کہا کہ ہم اُن کے مردوں کو تو قتل کر دیں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے۔ گھبراؤ نہیں! ہمیں اُن پر قوّت وغلبہ حاصل ہے۔ (127)

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ
الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۫ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم سے کہا کہ تم استحکامِ ذات کے لیے اللہ سے مدد طلب کرو (الفاتحہ 4:1) اور اپنے مشن میں ثابت قدم رہو۔ یہ زمین اللہ کی ہے۔ اپنے بندوں میں سے، اپنی مشیت کے مطابق اس کا وارث بنا دیتا ہے (الانبیاء 105:21) اور مآلِ کار، بہتر انجام انہیں لوگوں کا ہوتا ہے جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہیں۔ (128)

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ
ع 15 3 5 قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي
الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع

بنی اسرائیلی کہنے لگے کہ تیرے آنے سے پہلے بھی ہمیں اذیّتیں پہنچتی رہی ہیں اور تیرے آنے کے بعد بھی۔ موسیٰ علیہ السّلام نے جواب دیا کہ وہ وقت دور نہیں کہ تمہارا ربّ تمہارے دشمن کو تباہ و برباد کر دے اور تمہیں زمین میں حکومت عطا کر دے پھر وہ دیکھے کہ تم حکومت مل جانے کے بعد معاشرے کا نظام کیسے قائم کرتے ہو۔ (129)

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ
الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے، فرعون کے لوگ قحط سالی، پھلوں اور پیداوار میں کمی کا شکار ہو گئے تا کہ وہ اس صورتِ حال سے عبرت حاصل کریں کہ خود ساختہ نظام حفظِ ماتقدّم کی صلاحیّت سے محروم ہوتا ہے۔ (130)

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ
سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

جب انہیں فارغ البالی ملتی تو کہتے کہ یہ تو ہماری سعی و عمل کا حاصل ہے اور جب خستہ حالی کو پہنچتے تو، اسے موسیٰ علیہ السّلام اور اس کے ساتھیوں کی شامتِ اعمال،

نحوست قرار دینے لگتے۔ سن لو! یہ شامتِ اعمال تو اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق ہے۔ البتہ ان کی اکثریّت اس بات کو سمجھتی جانتی نہیں۔ (131)

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝١٣٢

کہنے لگے کہ اے موسٰی! تو کوئی بھی معجزہ ہمارے پاس لے آئے کہ باطل کو حق بنا کر پیش کر کے ہمیں دھوکے میں ڈال دے، ہم تیری بات نہیں مانیں گے۔ (132)

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۣ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝١٣٣

ایک وقت ایسا آیا کہ ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق، ان پر مینڈکوں، فصل خور کیڑوں، ٹڈّی دل اور فسادِ خون کی شکل میں ایک طوفانِ مصیبت محیط ہوگیا۔ یہ ان کے تکبّر اور قانون شکنی کی واضح عبرت آموز نشانیاں تھیں۔ وہ پھر بھی اللہ کے قوانین سے سرکشی برتتے چلے گئے کیوں کہ وہ بحیثیتِ قوم تھے ہی مجرم۔ (133)

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَىِٕنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝١٣٤ۚ

جب وہ آفات وحادثات کے باعث اضطرابِ پیہم میں مبتلا ہو جاتے تو موسٰی علیہ السّلام سے فریاد کرتے کہ چونکہ اللہ نے تمہارے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے، لہٰذا، ہمارے لیے اپنے ربّ سے استدعا کیجیے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کردے۔ اگر تُو نے ہم سے یہ اضطرابِ عذاب دور کرا دیا تو ہم تجھ پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔ (134)

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝١٣٥

جب ہم ان سے کچھ مدّت کے لیے جس تک وہ از خود اپنے اعمال کے نتیجے میں پہنچ رہے تھے، عذاب دور کر

دیتے، تو وہ اپنے عہد کو توڑنے لگتے۔ (135)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝١٣٦

تو ہم نے قانونِ مکافات کے مطابق اُن کو سزا دی اور دریا میں ان کو غرق کر دیا کیوں کہ وہ ہماری آیات کو جھٹلاتے آ رہے تھے اور اس کے نتائج سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔ (136)

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ
رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ
وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا
يَعْرِشُوْنَ ۝١٣٧ ربع

ہم نے اُس قوم کے افراد کو جو کمزور اور حقیر سمجھے جاتے تھے، مملکت کے مشرقی اور مغربی حصّوں کا وارث بنا دیا جو خیر و برکت اور وسائل سے مالا مال تھے اور وہاں انہیں استحکام عطا کیا۔ اس طرح اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بنی اسرائیل کے حق میں تیرے ربّ کے توازن بدوش قانون کا لائحہ عمل تکمیل کو پہنچا کیوں کہ انہوں نے اپنی جدّ وجُہد کے تمام مراحل میں ثابت قدمی کا ثبوت دیا تھا اور فرعون اور اس کی قوم کے تعمیر کردہ محلّات و عمارات اور بیلوں والے باغات کو تباہ و برباد کر دیا۔ (137)

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ
عَلٰٓي اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰـهًا كَمَا
لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝١٣٨

ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اُتار دیا۔ تب ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جو اپنے بتوں کی پرستش میں منہمک چلے جاتے تھے تو بولے اے موسیٰ! علیہ السّلام ان جیسا دیوتا ہمارے لیے بھی بنا دو جیسے ان کے دیوتا ہیں۔ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ تم واقعی ایک جاہل قوم ہو۔ (138)

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٩﴾

جس کام میں یہ مشغول ہیں، وہ انہیں یقیناً تباہی کی طرف لے جائے گا اور باطل ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ (139)

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٠﴾

کیا میں اللہ کے سوا، تمہارے لیے کوئی اور الٰہ تلاش کروں، حال آں کہ اللہ نے تمہیں اقوامِ عالم پر فضیلت عطا کی ہے۔ (140)

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۗ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿١٤١﴾ ع 16 12 6

تم یاد کرو وہ وقت جب ہم نے فرعون کے لوگوں سے تمہیں نجات دلائی جو تمہیں نت نئے اور طرح طرح کے عذاب دیتے رہتے تھے۔ تمہارے مردوں کو قتل کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے (البقرۃ 2:49، القصص 28:4، 9، المؤمن 25:40)۔ اس میں تمہارے ربّ کی طرف سے ایک بڑی آزمائش تھی۔ (141)

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقٰتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤٢﴾

اور ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو تیس راتوں کے لیے طلب کیا۔ پھر ان میں دس کا اضافہ کر کے اس کے ربّ نے چالیس مکمل کر دیں (البقرۃ 2:51، طٰہٰ 20:80)۔ اور موسیٰ علیہ السّلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السّلام کو ہدایت کی کہ تم قوم میں میری عدم موجودگی میں میری جانشینی کیجیے گا اور حالات و معاملات کو درست رکھیے گا اور معاشرے میں بدنظمی پیدا کرنے والوں کے پیچھے نہ لگ جانا۔ (142)

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ

اور جب موسیٰ علیہ السّلام ہمارے مقرّر کردہ مقام پر

اَنۡظُرۡ اِلَیۡكَ ؕ قَالَ لَنۡ تَرٰىنِیۡ وَلٰكِنِ انۡظُرۡ اِلَی الۡجَبَلِ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوۡفَ تَرٰىنِیۡ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوۡسٰی صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبۡحٰنَكَ تُبۡتُ اِلَیۡكَ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۴۳﴾

پہنچا تو اسکے نشو ونما دینے والے نے اس سے کلام فرمایا۔ موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! مجھے اپنے آپ کو دکھایئے تاکہ میں آپ کو دیکھ سکوں۔ فرمایا کہ تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ البتہ اس پہاڑ کی طرف دیکھو۔ اگر وہ اپنے مقام پر برقرار رہا تو تُو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔ جب اس کا ربّ اس پہاڑ پر جلوہ بار ہوا تو اسے ریزہ ریزہ کردیا اور موسیٰ علیہ السّلام بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ جب ہوش میں آیا اور پرسکون ہوا تو عرض گزار ہوا کہ میں نادم ہوں۔ تو لطیف اور حسّی مشاہدے سے بلند و ماورا ہے اور میں اس حقیقت پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ (143)

قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اِنِّی اصۡطَفَیۡتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیۡ وَبِكَلَامِیۡ ۫ۖ فَخُذۡ مَاۤ اٰتَیۡتُكَ وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِیۡنَ ﴿۱۴۴﴾

اللہ نے فرمایا کہ میں نے تجھے منصبِ رسالت سے سرفراز کرکے اور تجھ سے ہم کلام ہوکر دوسرے انسانوں کے مقابلے میں تجھے امتیاز بخشا۔ جو احکامِ دین تجھے دیئے جارہے ہیں ان کی خود بھی پوری پوری اطاعت کرو اور اُنہیں دوسرے انسانوں تک بھی پہنچاؤ۔ (144)

وَكَتَبۡنَا لَهٗ فِی الۡاَلۡوَاحِ مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ مَّوۡعِظَةً وَّتَفۡصِیۡلًا لِّكُلِّ شَیۡءٍ ۚ فَخُذۡهَا بِقُوَّةٍ وَّاۡمُرۡ قَوۡمَكَ یَاۡخُذُوۡا بِاَحۡسَنِهَا ؕ سَاُورِیۡكُمۡ دَارَ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۱۴۵﴾

اور ہم نے اس کے لیے تختیوں پر زندگی سے متعلّق تمام احکام اور ان کی حکمت بالوضاحت دے دی اور ہر بات کی تشریح بھی کردی اور موسیٰ علیہ السّلام سے فرمایا کہ انہیں پختہ عزم کے ساتھ لو اور ان پر کامل مستعدی سے خود بھی عمل پیرا رہو اور اپنی قوم کو بھی حکم دو کہ ان پر

حسن و اعتدال کے ساتھ عمل پیرا رہے۔ عنقریب میں تمہیں دکھا دوں گا کہ ان اقدار کے دائرے سے باہر نکلنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ (145)

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِىَ الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ
الۡحَقِّ ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا
سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ لَا يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الۡغَىِّ
يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا
غٰفِلِيۡنَ ۝١٤٦

جو لوگ سرزمین میں ناحق، بغیر استحقاق کے حکومت قائم کیے ہوئے ہیں، عنقریب میں اپنے قوانین سے ان کو روک دوں گا۔ اگر ہمارے سارے قوانین جامع طور پر بھی ان کے سامنے آ جائیں تو بھی وہ انہیں تسلیم نہیں کریں گے۔ اگر منزلِ مقصود تک محفوظ پہنچانے والی راہِ ہدایت بھی ان کے سامنے آ جائے تو وہ اسے اختیار نہیں کریں گے۔ اگر غلط راستہ دیکھ لیں تو اس پر گامزن ہو جائیں گے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ہمارے قوانین کو صرف جھٹلایا ہی نہیں بلکہ ان کی حکمت اور غرض و غایت Rationale کو سمجھ نہیں رہے۔ (146)

وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ حَبِطَتۡ 17 ع 6
اَعۡمَالُهُمۡ ؕ هَلۡ يُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝١٤٧ ۧ 7

جن لوگوں نے ہماری آیات اور آخرت کے مکافاتِ عمل کو جھٹلایا، ان کے اعمال، اذیّت کے احساس کے ساتھ اور ان کی توقّعات کے برعکس، بے نتیجہ رہے۔ کیا اُن کے اعمال کا صلہ کوئی اور ہو سکتا ہے؟ (147)

وَاتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰى مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ حُلِيِّهِمۡ عِجۡلًا
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمۡ وَلَا يَهۡدِيۡهِمۡ وقف لازم
سَبِيۡلًا ۘ اِتَّخَذُوۡهُ وَكَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ۝١٤٨

موسیٰ علیہ السّلام کے کوہِ طور پر چلے جانے کے بعد ان کی قوم نے اپنے زیورات سے ایک بچھڑا بنا لیا جس کے بے جان کھوکھلے جسم میں سے ہوا کے گزرنے کی وجہ سے گائے کی طرح آواز نکلتی تھی۔ کیا انہوں نے

غور نہیں کیا کہ یہ نہ تو ان سے کوئی بات کرتا تھا اور نہ انہیں سیدھے راستے کی طرف رہنمائی دیتا تھا۔ بس انہوں نے اسے پرستش کی چیز بنالیا۔ وہ تھے ہی احکامِ وحی کی جگہ اپنے جذبات وخواہشات کی پیروی کرنے والے۔ (148)

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

جب وہ اپنے کیے پر ندامت سے ہاتھ ملنے لگے، پشیمان ہوئے اور دیکھ لیا کہ وہ صحیح راستہ سے بھٹک گئے ہیں تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا ربّ ہم پر رحمت نہیں فرمائے گا اور ہمارے جرائم سے ہمیں حفاظت عطا نہیں کرے گا تو ہم یقیناً سخت نقصان میں رہیں گے۔ (149)

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۡ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

جب موسیٰ علیہ السّلام افسوس کرتے ہوئے، غصّہ میں بھرا ہوا اپنی قوم کے پاس پہنچا تو کہنے لگا کہ تم نے میرے بعد میری اچھی جانشینی کی کہ اپنے ربّ کے احکام کا انتظار نہ کیا اور عُجلت سے کام لیا (طٰہٰ 86)۔ اس نے تختیاں وہاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کو بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا (طٰہٰ 94:20)۔ ہارون علیہ السّلام نے کہا کہ اے میرے ماں جائے! میری قوم نے مجھے بے بس کر دیا تھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل ہی کر ڈالتے۔ تُو دشمنوں کو میری ہنسی تو نہ اڑانے دے اور مجھے ان قانون شکن لوگوں کے زمرے میں شامل نہ کر۔ (150)

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ڮ وَاَنْتَ

موسیٰ علیہ السّلام نے استدعا کی کہ اے میرے ربّ!

ع 18 4 8 اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝١٥١

مجھے اور میرے بھائی سے درگزر فرما اور اپنے دامنِ رحمت میں داخل فرما۔ تُو سب سے بڑھ کر رحمت فرمانے والا ہے۔(151)

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝١٥٢

جن لوگوں نے گوسالہ پرستی کی، انہیں ان کے ربّ کی طرف سے سزا اور دنیاوی زندگی میں ذلّت مل کر رہے گی۔ ہم باطل طرازوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔(152)

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ؗ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٥٣

جو لوگ بدنظمی والے کام کریں پھر اس کے بعد توبہ کر کے اقدارِ وحی پر ایمان لے آئیں تو اس اصلاح کے بعد تیرا ربّ حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے۔(153)

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ۝١٥٤

جب موسیٰ علیہ السّلام کا غصّہ فرو ہوا تو اس نے تختیاں اٹھالیں۔ ان میں، اُن لوگوں کے لیے، جو اپنے ربّ کے احکام کی خلاف ورزی کے بھیانک نتائج سے ڈرتے رہتے ہیں اور زندگی میں محتاط رَوِش اختیار کیے رہتے ہیں، ہدایت اور رحمت کی گنجائش موجود تھی۔(154)

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝١٥٥

موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم میں سے ستّر آدمی ہمارے مقرّر کردہ وقت اور مقام کے لیے چن لیے۔ اللہ کو بے نقاب دیکھنے کی خواہش پر جب انہیں ایک زلزلہ نے آلیا (البقرۃ2:55) تو موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! اگر تیری مشیّت ایسی ہوتی تو تُو مجھے اور ان کو اس سے پہلے ہی ہلاک کر دیتا۔

تو کیا تُو ہم میں سے کچھ بے وقوفوں کی غلطی پر ہمیں ہلاک کرنا چاہتا ہے؟ لگتا ہے تو ہمیں آزمائش کی کٹھالی میں سے گزارنا چاہتا تھا۔ جو غلط راستے کی طرف جانا چاہے، تو اسے اُدھر موڑ دیتا ہے (الصف 5:61) اور جو ہدایت پر رہنا چاہے تُو اس کی، اس طرف رہنمائی کر دیتا ہے۔ تُو ہی ہمارا دوست و دمساز ہے۔ ہماری لغزش سے درگزر فرما اور ہم پر رحم کر کہ تُو ہی بہترین حفاظت عطا فرمانے والا ہے۔ (155)

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۚ﴿۱۵۶﴾

چونکہ ہم نے تیرے قوانین کی طرف رجوع کر لیا ہے، لہٰذا، اپنے قانونِ مکافات کے مطابق، اس دنیا میں بھی اور حیاتِ اُخروی کے لیے بھی نعماء اور آسائشیں عطا کرنے کا حکم فرما دے۔ اللہ نے فرمایا کہ کسی کو عذاب پہنچتا ہے تو میرے قانون کے مطابق پہنچتا ہے ورنہ میری رحمت تو ہر شئے کو محیط ہے۔ جو لوگ ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارے قوانین سے ہم آہنگ بھی رہتے ہیں اور نوعِ انسانی کی طبیعی زندگی اور ذات کی نشوونما Growth/Development کا سامان بہم پہنچاتے رہتے ہیں، میں اپنی رحمت ایسے لوگوں کے لیے مختص کر دیتا ہوں۔ (156)

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۫ يَاْمُرُهُمْ

جو اس رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نقوشِ قدم پر چلتے ہیں جو قرآن کے ملنے سے پہلے اُمّی تھا (العنکبوت 48:29)

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ
وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ
وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ
ع 19 6 9 وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۧ ﴿157﴾

اور یہود سے تعلق نہیں رکھتا Non Jewish ہے، جس کا ذکر یہ اپنے یہاں انجیل اور تورات میں لکھا پاتے ہیں۔ یہ اِن کو اُن کاموں کا حکم دیتا ہے جنہیں وحیٔ الٰہی نے Recognise کیا ہے اور ان کاموں سے روکتا ہے جنہیں وحیِ صحیح تسلیم نہیں کرتی۔ اِسی وحی کے مطابق پاکیزہ اور مرغوبِ طبع چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور خبائث--- قرآن کی رو سے حرام کردہ اشیاء کو حرام کہتا ہے (الانعام 146:6)۔ان کے وہ بوجھ اتارتا ہے جو غلط نظامِ زندگی کے نتیجے میں ان پر پڑے ہوئے ہیں اور اُن زنجیر وسلاسل کو توڑتا ہے جن میں یہ جکڑے ہوئے چلے آتے ہیں۔ سو، جو لوگ اس نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نبوّت پر ایمان لاتے، اس کی تعظیم کرتے اور اس کے مشن میں اس کی مدد بھی کرتے ہیں اور جو نور اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے، اس کی اتباع بھی کرتے ہیں، یہی لوگ کامران ہیں۔ (157)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِيْ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ
وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿158﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بتادے کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا رسول ہوں (الانبیاء 107:21) جس کا پوری کائنات پر اقتدار ہے۔ اس کے سوا، اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کا غلبہ واقتدار قبول اور جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ زندگی بخشتا ہے اور موت سے ہمکنار کردیتا ہے۔ تم اللہ

اوراس کے Non Jewish اُمّی نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم (العنکبوت48:29) پر ایمان لاؤ جو خود بھی اللہ اوراس کے قوانین پر ایمان رکھتا ہے۔تم اسی کے نقوش قدم پر چلوتا کہ تم صحیح راستے پر رہو۔(158)

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

اور قومِ موسٰی میں ایک گروہ ایسا تھا جو لوگوں کو وحیٔ الٰہی، تورات کی طرف رہنمائی دیتا تھا اور اس کے مطابق فیصلے کرتا تھا۔(159)

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى
مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ
فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ
مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ
الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا
ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

ہم نے قومِ موسٰی کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کر دیا۔ جب موسٰی علیہ السّلام کی قوم نے اس سے پانی مانگا تو ہم نے بذریعہ وحی موسٰی علیہ السّلام کو ہدایت کی کہ اپنی جماعت کے ساتھ اُس چٹان کی طرف جاؤ۔ کھودنے، مٹّی ہٹانے پر اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ کر بہہ نکلے (البقرۃ2:60)۔ سب قبیلوں نے اپنے اپنے گھاٹ یعنی چشمے کی تعیین کر لی۔ ہم نے ان پر پانی سے لبریز بادل سایہ فگن کر دیے اور انہیں مَنَّ وَسَلْوٰی --- پرندوں کا گوشت اور نباتاتی شیرینی، گوشت اور ترنجبین عطا کی (البقرۃ2:57) اور کہا کہ ہمارے عطا کردہ اس سامانِ زیست میں سے جو تمہیں مرغوبِ طبع لگے، کھاؤ۔ لیکن وہ ہمارے احکام کے بجائے اپنی خواہشات و جذبات کے پیچھے چل نکلے۔ اس طرح انہوں نے ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا، اپنی جانوں پر ظلم ڈھایا۔(160)

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾

حال آں کہ ہم نے انہیں کہا تھا کہ اس شہر، بیت المقدس میں رہو اور جہاں سے چاہے، کھاؤ پیو اور یہ دعا کرتے ہوئے کہ ''ہماری خطائیں اب معاف کردی جائیں تاکہ صحرانوردی کی زندگی کا خاتمہ ہوجائے اور ہم اپنی قیام گاہوں میں سکون کی زندگی بسر کرسکیں''، تم اپنی شخصیّت کو اللہ کے قوانین کے آگے جھکاتے ہوئے شہر کے Main Entrance سے داخل ہوجاؤ (البقرۃ 58:2)۔ ہم تمہاری خطاؤں اور لغزشوں کے مُضِر اثرات سے حفاظت بھی دیں گے۔ ہم حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کو اس سے زیادہ بھی عطا کرتے ہیں۔ (161)

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ ع

20 ع 5 10

ہم نے جو ہدایات دی تھیں، ان میں سے حدود شکن لوگوں نے اس کے برعکس کیا۔ ہمارے قانون مکافات کے مطابق، ان پر خارجی حوادث سے تباہی آئی کیوں کہ وہ قانون شکن لوگ تھے (البقرۃ 59:2)۔ (162)

وقف لازم

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾

معانقة 6 النصف

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ذرا ان سے دریا کے کنارے واقع بستی کا حال پوچھ جب یہ سبت---- ہفتہ کو عبادت کے دن کاروبارِ حیات معطّل رکھنے کے حکم کی خلاف ورزی کرنے لگتے (البقرۃ 2: 65، النّساء 154:4، النَّحل 124:16) جب اُن کے ہفتہ کے دن مچھلیاں تیرتی ہوئی سطحِ آب پر آجاتیں تو یہ سبت کا

احترام نہ کرتے ہوئے اُنہیں پکڑنے لگتے اور جو دن ہفتہ کا نہ ہوتا تو وہ اوپر نہ آتیں۔ یوں، اُن کی آزمائش ہو جاتی کہ یہ حکم عدولی کرتے ہیں کہ نہیں کیونکہ وہ تھے ہی نافرمانی کرنے والے۔ (163)

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٦٤﴾

جب ان میں سے ایک گروہ پوچھتا کہ جن لوگوں کو اللہ ہلاک کرنے یا سخت سزا دینے والا ہے، تم ان کو کیوں نصیحت کرتے ہو، تو وہ کہتے کہ شاید یہ، غلط طرزِ زندگی کے نقصانات سے بچ جائیں اور ہم اپنے ربّ کے حضور یہ حُجّت تو پیش کرسکیں کہ ہم نے انہیں بھیانک نتائج سے آگاہ کردیا تھا۔ (164)

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٥﴾

جب انہوں نے اُن احکام کو یکسر پسِ پشت ڈال دیا جن کی انہیں یاددہانی کرائی جاتی تھی، تو ہم نے ان لوگوں کو جو برے کاموں سے روکتے تھے، بچالیا اور قانون شکن لوگوں کو شدید عذاب میں پکڑلیا کیوں کہ وہ فاسق---- دین کے ڈسپلن سے باہر نکل جاتے تھے۔ (165)

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿١٦٦﴾

جب وہ اُن کاموں کو جن سے انہیں منع کیا جاتا تھا، سرکشی برتتے ہوئے کرنے پر مُصر رہے تو ان کے متعلق ہمارا فیصلہ تھا کہ وہ ذلیل بندر--- اپنی شخصیّت اور کردار کی نسبت سے ذلّت اور رسوائی کے پیکر بن جائیں (البقرۃ 65:2، المائدۃ 60:5)۔ (166)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یاد کرو جب یہود کی

يَسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾	سرکشیاں حد سے بڑھ گئیں تو تیرے ربّ نے اعلان فرمادیا کہ وہ قیامت کے دن تک اُن پر ایسے لوگوں کومسلّط رکھے گا جو انہیں طرح طرح کے بدترین عذاب دیتے رہیں گے۔ تیرا ربّ سزا دینے میں دیر نہیں لگاتا کہ جرم کے اثرات انسانی ذات پرجلد مرتّب ہونا شروع ہوجاتے ہیں اور اصلاح کرلینے والے کو حفاظت اور سامانِ نشوونما دینے والا بھی ہے۔ (167)
وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾	وہ ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے، ملک میں گروہوں میں بٹ کرمرکزیّت سے محروم ہوگئے۔ ان میں حسنِ عمل کرنے والے بھی تھے اور دوسری طرح کے بھی۔ ہم کبھی انہیں خوش حالی اور کبھی غم انگیز مصائب کے ذریعے آزمائش میں ڈالتے رہے تاکہ یہ اعمالِ سُوء سے باز آجائیں اور ہم سے رجوع کریں۔ (168)
فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾	پھران کے بعد ایسے ناخلف کتاب کے وارث بنے جو حقیر اور ناپائیدار سے مفاد، مال و دولت پر جھپٹ پڑتے تھے اور کہتے کہ اللہ ضرور ہم سے درگزر فرمائے گا۔ اور اگر ان کے پاس اس جیسا اور مال بھی ہاتھ لگے تو اسے بھی اُچک لیتے۔ کیا ان سے کتاب تورات میں، جس میں سے یہ پڑھتے پڑھاتے بھی ہیں، یہ پختہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ تم اللہ کے بارے میں سوائے حق کے اور کوئی بات نہ کرو گے؟ جولوگ اللہ کے قوانین سے ہم

آہنگ رہتے ہیں ان کے لیے دارالآخرت اور اس کی آسائشیں کہیں بہتر ہیں۔ کیا یہ اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے؟ (169)

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

اور جو لوگ کتاب سے متمسّک رہتے ہیں اور دین کا نظام قائم کرتے ہیں تو ہم معاشرے میں حسن واعتدال پیدا کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔ (170)

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع

ع 21 9 11

جب ہم نے اُس پہاڑ میں، جو اُن پر سائبان کی طرح معلّق تھا، زلزلہ پیدا کیا تو انہوں نے سمجھا گویا وہ ان پر گرا چاہتا ہے، حال آں کہ ہم نے انہیں حکم دیا تھا کہ جو ضابطۂ حیات تمہیں دیا گیا ہے، پختہ عزم سے اسے لو۔ اس پر مضبوطی سے قائم اور عمل پیرا رہو اور اس میں دیے گیے قوانین کو زندگی کے ہر گوشے میں ہمیشہ پیشِ نظر رکھو تا کہ تم زندگی کے جملہ خطرات سے محفوظ رہو۔ (171)

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ لا

معانقة 7

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تیرے ربّ نے اولادِ آدم کا پُشتہا پُشت سے سلسلہ جاری رکھا اور انہیں اپنے وجود پر خود شاہد ٹھیرایا اور اس استفسار پر کہ کیا میں تمہاری اور اس سارے سلسلۂ نوعِ انسانی کی ربوبیّت نہیں کر رہا، انہوں نے اقرار کیا کہ ہاں، ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ ہی ہماری ربوبیّت کے ضامن ہیں۔ ان سے یہ اقرار اس لیے لیا گیا کہ قیامت کے روز وہ یہ نہ کہنے لگیں کہ ہم اس حقیقت سے بے بہرہ تھے کہ سلسلۂ

تخلیقِ نوعِ انسانی اور اس کی ربوبیّت کا ذمّہ دار کون ہے؟(172)

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ

یا یہ نہ کہیں کہ ہم سے پہلے شرک تو ہمارے آباء نے کیا تھا اور ہم تو محض ان کے بعد ان کی اولاد ہیں۔ تو کیا آپ ہمیں اُن باطل عقیدہ لوگوں کے اعمال و افعال کے سبب ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔(173)

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

اس انداز سے ہم اپنی آیات کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں تا کہ یہ ہمارے قوانین کی طرف رجوع کر لیں۔(174)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے اُس شخص کی کیفیّت بیان کر جسے ہم اپنی آیات دیں تو وہ اُن آیات کو چھوڑ کر اس طرح ان کے Pattern سے صاف نکل جائے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے اور پھر اس شخص پر اس کے جذبات غالب آ جائیں۔ یوں، وہ حق کی راہ چھوڑ کر صحیح راستے سے بھٹک گیا۔(175)

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

اور اگر وہ ہماری مشیّت، قانون کے مطابق جو ہم نے اسے دیا تھا اپنی سوچ اور عمل کو رکھتا تو ہم اس کو رفعتوں سے ہم کنار کر دیتے مگر وہ اپنی خواہشات کے پیچھے لگ کر پستی سے چمٹ گیا۔ اس کی مثال تو ایسے کتّے کی سی ہے جسے اگر تُو دوڑا دوڑا کر تھکا دے یا ایسے ہی چھوڑ دے تو وہ زبان لٹکا کر ہانپنے لگے۔ جو قوم ہماری آیات کو جھٹلاتی ہے اس کی مثال بھی ایسی ہی ہے۔ تُو اپنے مخاطبین سے

یہ واقعات بیان کرتا کہ یہ غور وفکر کریں۔(176)

سَآءَ مَثَلًا ِۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ۝

کتنی بُری مثال ہے ایسے لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور حقیقت میں وہ اپنی جانوں پر ظلم ڈھا رہے ہوتے ہیں۔(177)

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝

جواللہ کے قوانین سے ہدایت لیتا ہے، وہی ہدایت یافتہ ہے اور جو صحیح راستہ کھودے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو اپنی ذات کا نقصان کر لیتے ہیں۔(178)

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ۝

ہمارے قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق، جنّ و اِنس کی اکثریّت گویا جہنّم کے لیے ہی پیدا ہوئی ہے کہ اُن کے دل ہیں مگر وہ مشاہدے سے نتائج اخذ کر کے مجرد حقائق Abstract Truth تک نہیں پہنچتے۔ اُن کی آنکھیں ہیں مگر وہ اُن سے دیکھ کر بصیرت حاصل نہیں کرتے۔ اُن کے کان ہیں مگر صحیح بات پر کان نہیں دھرتے۔ یہ حیوانوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔ یہ مقاصدِ حیات سے بےخبر Un-mindful ہیں۔(179)

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَاۗىِٕهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝

اللہ کی صفات حسن وتوازن لیے ہوئے ہیں۔تم اسے اِنہی صفات کے ساتھ پکارو اور انہیں اپنی ذات میں اُجاگر کرتے جاؤ۔ جولوگ ان صفات میں اعتدال سے ہٹ کر ایک طرف کو جھک جاتے ہیں، تم ان سے کنارہ کش رہو(حٰمٓ السّجدۃ 41:40)۔ انہیں، ان کے اعمال کی سزا جلد ہی مل جائے گی۔(180)

ع 22 10 12 وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٨١﴾

ہماری پیدا کردہ مخلوق میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو لوگوں کو حق، وحی کی راہ دکھاتا ہے اور اسی کے مطابق زندگی میں فیصلے کرتا ہے۔ (181)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٢﴾

جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں، ہمارے قوانینِ مکافات ان کو اپنے فطری تدریجی عمل سے اس طرح پکڑتے اور ہلاکت کے مقام تک لے آتے ہیں کہ ان کے سان گمان میں بھی نہیں ہوتا کہ یہ تباہی کہاں سے آ گئی۔ (182)

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿١٨٣﴾

اور میں انہیں ڈھیل دیے جاتا ہوں۔ میری تدبیر، بڑی محکم، مضبوط اور شدید ہوا کرتی ہے۔ (183)

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨٤﴾

کیا انہوں نے کبھی نہیں سوچا کہ ان کا ساتھی رفیق صلّی اللہ علیہ وسلّم جنون زدہ نہیں۔ وہ تو واضح طور پر متنبہ کرنے والا ہے۔ (184)

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٥﴾

کیا اقدارِ الٰہی سے انکار کرنے والوں نے ارض وسما--- کائنات کی سلطنت Domain اور جو چیز بھی اللہ نے تخلیق کی ہے، کے متعلّق غور و فکر نہیں کیا؟ یہ سلسلۂ کائنات ایک مقرّرہ مدّت تک کے لیے مصروفِ عمل ہے (الرّعد 2:13، لقمان 29:31، الرّوم 8:30، فاطر 13:35، الزّمر 5:39، الاحقاف 3:46)۔ ہو سکتا ہے ان ارض وسما کی مدّتِ اختتام قریب ہی ہو۔ خود انسان کا یومِ احتساب بھی قریب آتا جاتا ہے (الانبیاء 1:21)۔ ان حقائق کے جان لینے کے بعد، یہ کس بات

پر ایمان لائیں گے؟ (185)

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

جو اللہ کی طرف جانے والا راستہ خود ہی کھو دیں اُنہیں راہِ ہدایت دکھانے والا کون ہے۔ اللہ انہیں ان کی سرکشی میں حیران و پریشان چھوڑ دیتا ہے (البقرۃ 15:2)۔ (186)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؕۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

وقف منزل

وقف لازم

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! لوگ تجھ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ کب وقوع پذیر ہوگی۔ انہیں بتا دے کہ اس کا علم میرے نشو و نما دینے والے کو ہی ہے۔ صرف وہی اس کے وقت پر اسے ظاہر کرے گا (الاحزاب 63:33، النّازعات 42:79، 44)۔ یہ واقعہ، ارض و سما، کائنات پر بڑا بھاری ہوگا۔ وہ قیامت تم پر اچانک ہی آ جائے گی۔ تجھ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا تو اس کی تحقیق میں لگا ہوا ہے۔ ان پر واضح کر دے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو سمجھ نہیں رہے۔ (187)

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع

معانقة 8

ع 23 7 13

ان سے کہہ دے کہ میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع یا نقصان پر قدرت نہیں رکھتا ماسوائے اس کے جس کا تعیّن اللہ کا قانون کرے All that is determined by Allah's Laws۔ اگر میں علمِ غیب جانتا ہوتا تو بہت سامان و دولت اکٹھا کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف چھو بھی نہ سکتی۔ میں تو صرف مستقل اقدار وحی پر ایمان رکھنے والوں کو صالح عمل کے

خوش گوار نتائج کی خوش خبری دینے والا اور غلط طرزِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرنے والا ہوں۔ (188)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٨٩﴾

وہی ہے جس نے تم سب کو ایک Life cell سے پیدا کیا اور اس سے اس کا زوج opposite sex بنایا (النّساء 1:4، الزّمر 6:39) تا کہ وہ ایک دوسرے کے لیے وجہِ تسکین بنیں (الرُّوم 21:30)۔ پھر جب سلسلۂ افزائشِ نسل میں مرد عورت سے قربت کرتا ہے تو عورت کو خفیف سا حمل ٹھہر جاتا ہے جسے وہ لیے ہوئے چلتی پھرتی ہے۔ پھر جب وہ حمل سے بوجھل محسوس کرتی ہے تو میاں بیوی، دونو، اپنے ربّ سے التجا کرتے ہیں کہ اگر آپ ہمیں صحیح وسالم اور تندرست بچّہ عطا فرمادیں گے تو ہم آپ کے احسان مند رہیں گے۔ (189)

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٩٠﴾

پھر جب وہ ان کو صحیح، تندرست وتوانا بچّہ عطا کر دیتا ہے تو وہ دونو اس عطا پر دوسروں کو اللہ کے ساتھ شریک کرنے لگ جاتے ہیں۔ حال آنکہ اللہ ان کے اس شرک سے بلند وماوراہے۔ (190)

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿١٩١﴾ۚ

کیا یہ اللہ کے برابر ایسی ہستیوں کو لاتے ہیں جو کسی بھی چیز کی تخلیق سے عاری ہیں حال آں کہ وہ خود کسی ہستی کے پیدا کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ (191)

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٢﴾

اور وہ، اُن کی کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے اور نہ وہ اپنی مدد آپ کر سکتے ہیں،۔ (192)

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾

اگر تم ان شرک کرنے والوں کو راہِ ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری اتباع نہیں کریں گے۔ تمہارے لئے یہ بات یکساں ہے کہ تم انہیں صحیح راستے کی طرف دعوت دو یا خاموش رہو (البقرۃ 2:6)۔ (193)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

تم اللہ کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو پکارتے ہو وہ تو تم جیسے ہی انسان ہیں۔ اگر تم ان پر اپنے ایمان میں سچّے ہو تو تم انہیں مدد کے لیے پکارو اور انہیں چاہیے کہ تمہاری دعا کا جواب دیں اور اسے قبول کرلیں۔ (194)

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۟ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۟ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۟ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

ان کے خود ساختہ بتوں کو ذرا دیکھو تو، کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے یہ چلتے پھرتے ہیں؟ کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے کوئی چیز پکڑ سکتے ہیں؟ کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے یہ دیکھتے ہیں؟ کیا ان کے کان ہیں جن سے سنتے ہیں؟ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں چیلنج دے دے کہ تم اپنے ان شرکا کو بلالو اور میرے خلاف تدبیریں کرلو اور مجھے چارہ جوئی کی کوئی مہلت بھی نہ دو۔ (195)

اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖۚ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

میرا کارساز و دم ساز تو وہ اللہ ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی ہے۔ وہ ان کا دوست ہے جو صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں؛ معاشرے کا حسن و توازن قائم رکھتے ہوئے اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہتے ہیں۔ (196)

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾

جن ہستیوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تو تمہاری مدد کرنے کی کوئی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اپنی

مدد آپ کر سکتے ہیں (الاعراف 192:7)۔ (197)

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾

ان شرک کرنے والوں کو اگر تُو اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! وحی کی راہِ ہدایت کی طرف دعوت دو تو وہ دل کے کانوں سے نہیں سن رہے ہوتے۔ تُو دیکھ رہا ہوتا ہے کہ ان کی نظریں تو تجھ پر مرکوز ہوتی ہیں مگر وہ بصیرت سے کام نہیں لے رہے ہوتے کیوں کہ ان کے دل کہیں اور ہوتے ہیں (یونس 42:10، 43، محمّد 16:47)۔ (198)

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

تُو ان سے درگزر کر اور اللہ کے بتائے ہوئے احکام پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیے جا اور جاہلوں سے کنارہ کش رہ۔ (199)

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر کوئی وسوسہ تم میں فساد ڈالنے کی کوشش کرے تو تم اللہ کے قانون سے متمسّک ہو کر اُس کی پناہ میں آ جاؤ؛ اُس اللہ کی حفاظت طلب کر لیا کرو جو سب کچھ سنتا ہے اور ہر بات کا علم رکھتا ہے۔ (200)

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ۚ

جو لوگ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہتے ہیں، اگر کبھی سرکش جذبات کا کوئی خیال یوں ہی گھومتے گھماتے انہیں چھو جائے تو وہ فوراً Alert ہو جاتے ہیں اور اللہ کے قوانین کو سامنے لے آتے ہیں اور چشمِ بصیرت سے وسوسہ کو سمجھ جاتے ہیں۔ (201)

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾

اللہ کے قوانین سے متمسّک نہ رہنے والوں کو، ان کے ہم مشرب بھائی، سرکشی و گمراہی کی طرف کھینچے لیے جاتے ہیں اور وہ اس کام میں رکتے نہیں ہیں۔ (202)

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰۤى اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾	جب تُو اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! ان کے پاس قرآن کا کوئی حکم نہیں لاتا تو یہ کہتے ہیں کہ تُو خود ہی انہیں تالیف کیوں نہیں کرلیتا۔ تُو انہیں بتادے کہ میں تو صرف اسی کا اتّباع کرتا ہوں جو میرے ربّ کی طرف سے مجھے بذریعہ وحی دیا جاتا ہے۔ یہ تمہارے نشو ونما دینے والے کی طرف سے بصیرت افروز احکام ہیں اور مستقل اقدار پر ایمان رکھنے والوں کے لیے سر چشمۂ ہدایت ورحمت۔ (203)
وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾	جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجّہ سے سنا کرو اور خاموش ہوجایا کروتا کہ تم اپنی ذات کے لیے نشو ونما اور استحکام حاصل کرسکو۔ (204)
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾	اے مخاطب انسان! دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ بلند آواز میں نہیں، دبی زبان میں، صبح شام، اپنے ربّ کے قوانین کو اپنے دل ہی دل میں اُجاگر رکھ اور ان کی اطاعت کر۔ کبھی اس فریضہ سے غافل نہ ہونا۔ (205)
اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ ۩	جو لوگ تیرے ربّ کے قریب ہوتے ہیں وہ اسکی اطاعت میں سرتابی نہیں کرتے۔ وہ اس کے احکام کے آگے جھکے رہتے اور اس کے پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مسلسل مصروفِ تگ و تاز رہتے ہیں (السّجدۃ 15:32)۔ (206)

الثلثة السجدة ۱۰ ع 24 18 14

(٨) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

اٰیَاتُھَا ۷۵ — رُکُوْعَاتُھَا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ①

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے جنگ میں ہاتھ لگنے والے مالِ غنیمت (الفتح 48:19، 20) اور مملکت کے متعیّن کردہ واجبات کے علاوہ آمدنی، عطّیات، صدقات وغیرہ کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں۔ انہیں بتا دے کہ یہ ساری چیزیں اللہ اور رسول--- مملکت کے لیے ہیں۔ تم اللہ کے احکام سے ہم آہنگ رہو اور آپس میں حسن کارانہ توازن رکھو۔ اگر تم اللہ اور رسول---- مملکت کے نظام پر یقین رکھتے ہو تو دل کی کامل رضامندی، وسعت اور کشادگی سے، مملکت کے احکام کی اطاعت کرتے رہو۔ (1)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ②ۚ

مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کے قوانین ان کے سامنے آتے ہیں تو ان کی ممکنہ خلاف ورزی کے نتائج کے خوف سے ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب وہ اللہ کی آیات کو Obey کرتے ہیں تو اُن کے ایمان میں یقینی نتائج کے تصوّر سے مزید استحکام پیدا ہوجاتا ہے اور وہ اپنے ربّ کے قوانین کی نتیجہ خیزی پر کامل بھروسا رکھتے ہیں۔ (2)

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③ۭ

وہ دین کا نظام قائم کرتے ہیں اور جو سامانِ زیست ہم

انہیں دیتے ہیں اس میں سے ضروریات سے زائد، دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے ہیں (البقرۃ 3:2)۔ (3)

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٤﴾

یہی سچّے مومن ہیں (الانفال 74:8، التّوبۃ 100:9، الحدید 10:57)۔ ان کے ربّ کے یہاں، ان کے درجات ہیں اور سہو وخطا کے مضر اثرات سے حفاظت اور باشرف رزق بھی۔ (4)

كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ﴿٥﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جس طرح تیرا ربّ، تیرے گھر مدینہ سے تجھے میدانِ بدر میں حق کے ثبات کی خاطر باہر لایا، اسی طرح سارے ساتھی مومنین کو بھی تیرے ساتھ میدانِ بدر میں آنا تھا، مگر مومنوں میں سے ایک گروہ اس مقابلے کے لیے ابھی آمادہ نہ تھا۔ (5)

يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ﴿٦﴾

یہ گروہ تجھ سے تعمیری نتائج کے حامل تیرے فیصلے کے بارے میں جو بعد میں حقیقت بنکر واضح طور پر سامنے آ گیا تھا، بحث کر رہا تھا گویا وہ موت کی طرف ہانکے جا رہے ہیں۔ اور وہ تصوّر میں موت کو اپنے سامنے دیکھ بھی رہے تھے۔ (6)

وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ﴿٧﴾

اور تصوّر میں لاؤ وہ وقت جب اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ ابوسفیان اور ابوجہل کے دونو گروہوں میں سے ایک پر تم یقیناً غالب آ جاؤ گے۔ تم چاہتے تھے کہ غیر مسلّح جماعت کو زیر کر لو حال آں کہ اللہ چاہتا تھا کہ اپنے قوانین کے

مطابق، حق کو حق ثابت کردے اور دین کی اقدار کو تسلیم نہ کرنے والوں کی جڑ تک کٹ جائے۔ (7)

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝٨

تاکہ حق، حق اور باطل، باطل ثابت ہو جائے خواہ یہ ان مجرمین کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔ (8)

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝٩

جب تم اپنے ربّ کو مدد کے لیے پکار رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا کو قبول کرلیا کہ میں ایک ہزار ملائکہ سے تمہاری مدد کروں گا جو لگاتار آئیں گے (التوبۃ 40،26:9، الاحزاب 9:33)۔ (9)

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝١٠

ع 1 10 15

یہ ملائکہ کی مدد تو اللہ کی طرف سے صرف ایک بشارت تھی تاکہ اس سے تمہارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو جائے ورنہ فتح و نصرت تو اللہ کے قوانین کے مطابق ہی ملتی ہے (اٰلِ عمرٰن 125:3)۔ بے شک اللہ کا قانون ہی غالب رہتا ہے اور وہ حکمت کے تقاضوں کے مطابق ہوتا ہے۔ (10)

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝١١

اور جب اللہ نے امن و سکینت کی خاطر تم پر سکون کی کیفیّت طاری کردی اور بلندیوں سے تمہارے لیے پانی برسایا تاکہ تم اس سے مُطہّر اور تازہ دم ہو جاؤ اور پانی کی کمی کی وجہ سے وساوس سے پیدا شدہ نقاہت اور اضطرابِ پیہم کو تم سے دور کر کے (اٰلِ عمرٰن 154:3) تمہارے دلوں میں تقویّت اور پاؤں میں استقامت پیدا کردے۔ (11)

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾

جب تیرے ربّ نے ملائکہ---ان قوّتوں کو جو انسانوں کے اندر نفسیاتی تغیّر پیدا کردیتی ہیں، فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔تم مومنوں کو ثابت قدم رکھو۔ میں عنقریب کفّار کے دلوں میں مومنوں کا رعب ڈال دوں گا۔تم ان کی گردنوں پر وار کرو اور ان کے ہاتھ پاؤں پر مارو یعنی ان کی ساری قوّت Crush کردو۔ (12)

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾

کیوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول---دین کے نظام کی مخالفت کر رہے ہیں۔اور جو کوئی اللہ اور رسول---نظام کا دشمن ہوگا تو اللہ سزا دینے میں سخت ہے۔ (13)

ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾

اس مخالفت کی سزا کا مزہ چکھو اور کافروں کے لیے جہنّم کا عذاب الگ ہے۔ (14)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ﴿١٥﴾

اے ایمان والو! جب تمہارا کفّار سے آمنا سامنا ہو اور وہ تمہاری طرف بڑھ رہے ہوں تو تم ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔ (15)

وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦﴾

جو کوئی اُس روز پیٹھ پھیرے گا ماسوائے اس کے کہ لڑائی میں زاویہ بدلے یا اپنی جماعت میں ملنے کے لیے آئے، تو وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہوگا اور اُس کی جائے قرار جہنّم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ (16)

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٧﴾

بدر کے میدان میں تم انہیں، کفّار کو، قتل نہیں کر رہے تھے بلکہ اللہ انہیں قتل کر رہا تھا (التّوبہ 14:9) اور جو تیر اندازی تیری طرف سے ہو رہی تھی وہ درحقیقت، اللہ

کی طرف سے تھی تا کہ اس مقابلے سے مومنین کے مضمر جوہروں کی نمود ہو جائے---- بہترین نمود۔ اللہ سننے والا اور اسے ہر بات کا علم ہوتا ہے۔ (17)

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

یہ کارنامہ تو تم نے انجام دے دیا اور اللہ بھی کفّار کے منصوبوں کو کمزور و ناکام بنا دینے والا ہے۔ (18)

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع

ع 2 9 16

انہیں بتا دیں کہ اگر فیصلہ چاہتے تھے تو وہ تمہارے سامنے واضح طور پر آ چکا۔ اگر باز آ جاؤ تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر جنگ کے لیے پلٹو گے تو ہم بھی سزا دینے کے لیے آ جائیں گے۔ تمہارا لشکر جس قدر بھی کثیر ہو، تمہارے کچھ کام نہ آئے گا۔ اللہ تو مومنین کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ (19)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ ۖ

اے اہلِ ایمان! تم اسی طرح اللہ اور اس کے رسول---- دین کے نظام کی، قلب و ذہن کی ہم آہنگی سے اطاعت کرتے رہو اور جو احکام بھی ملیں، ان سے کبھی ادھر اُدھر نہ ہونا۔ تم ان احکام کو سن سمجھ بھی رہے ہو۔ (20)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے احکام سن لیے لیکن وہ قبول نہیں کرتے۔ (21)

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

اللہ کے نزدیک بدترین خلائق ہیں وہ لوگ جو حق نیوش ہیں نہ حق گو اور جو عقل و فکر سے کام بھی نہیں لیتے (البقرۃ 18:2)۔ (22)

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

اگر اللہ ان میں حق نیوشی کی طرف کوئی میلان، جھکاؤ دیکھتا تو ضرور انہیں حق سننے کی طرف متوجّہ کر دیتا اور اگر خلافِ

میلان متوجہ کر بھی دیتا تو وہ ضرور منہ پھیر کر چل دیتے۔ وہ ہیں ہی حق سے اعراض برتنے والے۔ (23)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اے اہلِ ایمان! جب تمہیں اللہ اور رسول --- دین کے نظام کے لیے Call دی جائے تو لبیک کہو کیوں کہ اسی میں تمہاری حیات مضمر ہے کہ دین کے نظام سے ماورا زندگی، بے مقصد حیوانی سطح کی زندگی ہے۔ یہ حقیقت تمہارے علم میں رہے کہ اللہ، انسان اور اس کے قلب کے ارادوں کے درمیان موجود رہتا ہے کہ تم کیا فیصلہ کرتے ہو۔ تم سب یقیناً، اللہ کے یہاں Accountability کے لیے جمع کیے جاتے ہو۔ (24)

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

اُس عذاب سے بچتے رہو جو آتا ہے تو خاص طور پر اُن لوگوں کو ہی لپیٹ میں نہیں لیا کرتا جو سرکش اور قانون شکن ہیں بلکہ دوسرے بھی اس کی زد میں آجاتے ہیں۔ یہ بات سمجھ لو کہ اللہ، قانون شکنی کی سخت سزا دینے والا ہے۔ (25)

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

وہ وقت یاد کرو جب تم مملکت میں قلیل تعداد میں تھے اور کمزور سمجھے جاتے تھے۔ تمہیں ڈر لگا رہتا تھا کہ دشمن لوگ تمہیں اُچک نہ لیں۔ اللہ نے تمہیں اپنے قوانین کی پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہیں تقویت بخشی اور پاکیزہ اور مرغوبِ طبع سامانِ زیست عطا کیا تاکہ تم اس کے قوانین کی اطاعت کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کی پوری پوری نشوونما کرلو۔ (26)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

اے اہلِ ایمان! تم اللہ اور رسول ---- دین کے نظام کو کبھی دھوکا نہ دینا۔ اسکے بھروسے اور اعتماد کو ضائع نہ کرنا اور نہ ہی باہمی امور Mutual affairs میں جو تمہارے سپرد کیے جائیں، خیانت کرنا۔ حال آں کہ تم جانتے تو ہو ہی۔ (27)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ع 3 9 17

خوب سمجھ لو کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد، ایک آزمائش اور پرکھ کی چیزیں ہیں کہ اللہ کے احکام وقوانین سے غافل نہ کر دیں (المنافقون 9:63، التّغابن 14:64، 15)۔ اس آزمائش میں ثابت قدم رہو گے تو یقیناً اللہ کے یہاں عظیم اجر ہے۔ (28)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

اے اہلِ ایمان! اگر تم اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہو گے تو وہ تمہیں ایک امتیازی زندگی عطا کر دے گا۔ تمہاری زندگی کی ناہمواریاں دور کر دے گا اور لغزشوں کے مضر اثرات کو مٹا دے گا۔ اللہ، عظیم خوش حالیاں عطا کرنے والا ہے۔ (29)

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! وہ وقت تصوّر میں لا جب کفّار تیرے خلاف ایسی سازشیں سوچ رہے تھے کہ تجھے قید میں ڈال دیں یا تجھے قتل ہی کر دیں یا اپنی سرزمین سے نکال دیں۔ اُدھر وہ، یہ سازشیں کر رہے تھے، اِدھر اللہ اپنی تدبیریں کر رہا تھا۔ اللہ سے بہتر تدبیر کرنے والا اور کون ہے؟ (30)

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا ۙ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣١﴾

جب ان کفار کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ رہنے دیں، ہم نے سن لی ہیں۔ اگر چاہیں تو ہم بھی ایسی آیات بیان کر سکتے ہیں۔ یہ صرف گزشتہ اقوام کے قصّے کہانیاں ہی تو ہیں۔ (31)

وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٢﴾

اور جب انہوں نے کہا کہ اے ہمارے اللہ! اگر یہ قرآن تیری طرف سے ہی ہے اور تو اعمال کے ٹھوس نتائج سامنے لے آتا ہے تو پھر اوپر سے ہم پر پتھروں کی بارش برسا دے یا دردناک عذاب لے آ۔ (32)

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿٣٣﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اللہ ایسا نہیں کہ جب تُو ان کے درمیان اس ضابطۂ حیات کو پیش کر رہا ہو تو وہ ان کو عذاب میں مبتلا کر دے۔ اور ایسا بھی نہیں کہ جب وہ اپنے جرائم کے نقصانات کے سلسلے میں حفاظت طلب کر رہے ہوں تو اللہ انہیں عذاب دینے لگے۔ (33)

وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾

ان کے بارے میں اب کیا امر مانع ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے جب کہ وہ لوگوں کو مسجدِ حرام میں آنے سے روکتے ہیں حالانکہ وہ اب بیت اللہ کے متولّی بھی نہیں ہیں۔ مسجدِ حرام کے متولّی تو صرف متّقی ہی ہو سکتے ہیں۔ ان کی اکثریّت اس بات کو سمجھتی نہیں۔ (34)

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾

بیت اللہ کے قرب میں ان کفّار کی صلاۃ (نماز) صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا تھی۔ مستقل اقدارِ وحی کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہے ہو لہٰذا، اب عذاب کا مزہ چکھو۔ (35)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ
يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾

کفّار اپنا مال ودولت اس لیے صرف کرتے ہیں کہ انسانوں کو اللہ کے راستے، دین کی طرف آنے سے روکیں۔ ابھی یہ اور خرچ کریں گے مگر ان کا یہ اصراف ان کے لیے موجبِ حسرت بن جائے گا اور یہ اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بجائے، ناکام ومغلوب ہوجائیں گے۔ اور یہ کفّار جہنّم میں جمع کردیے جائیں گے۔ (36)

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ
عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع 4 9 18

تاکہ اللہ خبیث لوگوں کو طیّب---- علم وایمان اور محاسنِ اعمال سے آراستہ افراد سے متمیّز کردے اور خبیث سیرت لوگوں کو اوپر تلے ڈھیر بنا کے، سب کو جہنّم میں ڈال دے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو نقصان میں رہے۔ (37)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ
وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان کافروں سے کہہ دے کہ اگر تم اپنے عزائم سے باز آجاؤ تو پہلے جو ہو چکا، تمہیں اس کے مضر اثرات سے حفاظت مل جائے گی۔ اور اگر پھر ویسی ہی حرکتیں کرنے لگ جاؤ گے تو جو کچھ سابقہ اُمّتوں کے ساتھ ہوا، وہی تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔ (38)

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ
لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾

ان کفّار سے لڑتے رہو حتّٰی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور اللہ کا مکمّل دین نافذ establish ہوجائے۔ اگر یہ رک جائیں تو ان کے سب اعمال اللہ کی نگاہ میں ہیں۔ (39)

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ
النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

اور اگر یہ الٹے پاؤں پھر جائیں تو گھبرایئے نہیں۔ یقیناً اللہ تمہارا ہی رفیق وکارساز ہے: کیسا اچھا رفیق ومددساز اور کیسا اچھا مددگار۔ (40)

وَاعْلَمُوٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ
وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ
اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ
الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾

الجزء 10

اب یہ حکم جان لو جنگ سے جو مالِ غنیمت تمہیں ملے تو اس کا پانچواں حصّہ اللہ اور رسول---- دین کے نظام کے نفاذ کے لیے قائم کردہ مملکت کے لیے ہوگا جو اپنے ضروری اخراجات کے بعد باقی جنگ میں حصّہ لینے والوں اور شہید ہوجانے والوں کے اقرباء کے لیے، معاشرے میں بے سہارا رہ جانے والوں کے لیے اور، مملکت میں زادِ راہ کم پڑ جانے والے مسافروں اور اُن لوگوں کے لیے ہوگا جن کا کاروبار رک گیا ہو۔ اگر تم اللہ پر اور ان احکام پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے عبد یعنی رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اس دن نازل کیے تھے جب دو جماعتیں بدر کے میدان میں ایک دوسرے کے مقابلے میں اتریں اور جس دن حق باطل سے نکھر کر متمیّز ہوگیا تھا، تو تم ذرا بھی اس تقسیم کو تسلیم کرلینے میں متأمّل نہ ہوگے۔ اور اللہ نے ہر چیز کے لیے قوانین نافذ کر رکھے ہیں۔ (41)

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَالرَّكْبُ
اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ
وَلٰكِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬ لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ
عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ
عَلِیْمٌ ۙ ﴿۴۲﴾

جس وقت تم وادی کے نزدیکی ناکے اور دشمن، وادی کے دوسرے دور کے ناکے پر تھا اور شام سے لوٹنے والا تجارتی قافلہ تم سے نشیب میں جا رہا تھا۔ اگر تم دشمن کے دونوں گروہوں سے جنگ کے بارے میں فیصلہ کرنے میں لگ جاتے کہ جنگ کہاں اور کس جگہ کی جائے تو تم میں ضرور اختلاف ہوجاتا۔ لیکن یہ مقابلہ بس، ہوگیا

تا کہ اللہ کے نزدیک جو کام ہو کے رہنا تھا، اس کا فیصلہ ہوجائے اور یہ بات اس دلیل کے ساتھ ثابت ہوجائے کہ جسے زندہ رہنا ہے، اس میں زندہ رہنے کی قوّت وصلاحیّت تھی اور جس میں یہ صلاحیّت نہیں تھی، اسے ہلاک ہونا ہی تھا۔ اور اللہ ہر بات کو سن رہا اور جان رہا ہوتا ہے۔ (42)

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا
لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! غور کرو، جب اللہ نے تجھے خواب میں دشمن کی تعداد تھوڑی دکھلائی۔ اگر تمہیں ان کی تعداد کثرت میں دکھاتا تو تم ضرور ہمّت ہار جاتے اور تم اس امر میں جھگڑنے لگ جاتے کہ دشمن سے مقابلہ کیا جائے یا نہ۔ لیکن اللہ نے تمہیں اس مخمصے سے محفوظ رکھا کہ مقابلہ کریں کہ نہ کریں۔ اللہ کو تو تمہارے سینوں میں چھپی باتوں کا بھی علم ہوتا ہے۔ (43)

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ
فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ
تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾ ع 5 7 1

جب تم دشمن کے سامنے آئے تو تمہیں دشمن کو تمہاری نظروں میں کم کر کے دکھایا اور ان کو تمہاری تعداد تھوڑی دکھائی تا کہ وہ فیصلہ ہوجائے جو ہو کر رہنا تھا۔ اور تمام امور کے فیصلے اللہ کے قانون کی طرف ہی refer ہوتے ہیں۔ (44)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ
كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾

اے اہلِ ایمان! جب تمہارا مقابلہ دشمن کے گروہ سے ہوجائے تو ثابت قدم رہا کرو اور اللہ کے قوانین کو پوری

قوّت سے غالب رکھو تاکہ تم مقصد پیشِ نظر میں کامیاب ہوجاؤ۔ (45)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۴۶

اور اللہ اور رسول---- دین کے نظام کی اطاعت کرتے رہو اور آپس میں لڑنے جھگڑنے نہ لگ جایا کرو کہ اس طرح تم پست ہمّت ہوجاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ تم ثبات واستحکام سے کام لیا کرو۔ اللہ کا قانون یقیناً، ایسے لوگوں کا ساتھ دیتا ہے جو ایسے مواقع پر پائے ثبات میں لغزش نہیں آنے دیتے۔ (46)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝۴۷

اور دیکھنا، تم ان اپنے مخالفین، ابوجہل اور ان کے ساتھیوں کی طرح نہ ہوجانا جو جنگ کے لیے نکلے تو لوگوں کو دکھاوے کے لیے اور اِتراتے ہوئے کہ مقصد اس گھمنڈ سے یہ تھا کہ لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف آنے سے روکیں حال آں کہ اللہ کا قانون ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (47)

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ
الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ
نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰى ع 6 4 2
مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴۸

جب دین کے نظام کے ایک مخالف سرغنے نے کفّار کے مقاصد اور حربی حکمتِ عملی کو ان کی نظروں میں پسندیدہ قرار دیا اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دن انسانوں میں سے تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور میں تمہارا مددگار ساتھی ہوں۔ لیکن، جب دونو گروہ آمنے سامنے نمودار ہوئے تو الٹے پاؤں بھاگ

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

کھڑا ہوا یہ کہتے ہوئے کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ جو کچھ میں تصور میں دیکھ رہا ہوں، تم نہیں دیکھ سکتے۔ میں اللہ کے قوانین کی نتیجہ خیزی سے خوف کھا رہا ہوں۔اللہ کے قوانین سخت سزادیں گے۔ (48)

تصوّر میں لایے وہ لمحات جب منافقین اور ان لوگوں نے جن کے قلب میں منافقت کا روگ تھا، کہا کہ ان مومنین کو ان کے دین نے Delude،Mislead کیا ہوا ہے۔ حال آں کہ جو اللہ کے قوانین پر بھروسا کرتا ہے اللہ کے قوانین اسے دھوکا نہیں دیتے۔ اللہ کے قوانین سرتا سر مبنی بر حکمت ہیں اور وہی غالب رہا کرتے ہیں۔ (49)

وَلَوْ تَرٰٓي اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

اور اگر تم ان کی وہ حالت دیکھ سکتے جب ملائکہ اِن کفّار کو اُن کے چہروں اور پُشتوں پر مارتے جاتے تھے اور یہ کہتے ہوئے ان کو موت دے رہے تھے کہ اب جلا کر تباہ کر دینے والے عذاب کا مزہ چکھو۔ (50)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

کیوں کہ تمہارے اعمال ہی ایسے ہیں ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر ہرگز ظلم کرنے والا نہیں۔ (51)

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کی رَوِش کے مطابق انہوں نے بھی اللہ کی آیات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ اللہ نے ان کے جرائم کے باعث ان کی گرفت کر لی۔ اللہ زبردست قوّتوں کا مالک ہے اور سزا دینے میں سخت

بھی۔ (52)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿۵۳﴾

کیوں کہ اللہ کسی قوم سے اُن نُعما کو جو اُس نے ارزانی کی ہوتی ہیں اُس وقت تک واپس نہیں لیتا جب تک وہ قوم اپنے اندر ایسی نفسیاتی تبدیلی نہ لے آئے جس سے ان نعمتوں کا استحقاق ختم ہو جائے۔ اللہ ہر بات کو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔ (53)

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾

آلِ فرعون اور ان سے پہلی اُمتوں کے طرزِ عمل کی مانند ان لوگوں نے بھی اپنے ربّ کی آیات کو جھٹلایا۔ لہٰذا، ہمارے قانونِ مکافات نے ان کے جرائم کے باعث انہیں ہلاک کر ڈالا اور آلِ فرعون کو غرق کر دیا۔ یہ سب ہی سرکش اور قانون شکن تھے۔ (54)

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۖ﴿۵۵﴾

اللہ کے نزدیک بدترین خلائق وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی مستقل اقدارِ وحی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ (الانفال 22:8)۔ یہ ان پر ایمان لانے والے ہیں ہی نہیں۔ (55)

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾

یہ ایسے لوگ ہیں جن سے آپ نے معاہدہ کیا مگر یہ ہر بار اسے توڑ دیتے ہیں۔ اور یہ عہد شکنی کے مضمرات سے ذرا نہیں ڈرتے۔ (56)

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

جب تم انہیں جنگ میں اپنے مقابلے میں پاؤ تو ایسا مزہ چکھاؤ کہ جو لوگ اسی مقصد کے لیے ان کے پیچھے آ رہے ہیں، وہ ان کی حالت دیکھ کر عبرت پکڑیں اور خود

بخود بھاگ جائیں۔ (57)

ع 7 10 3 وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِيَانَةً فَانۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى سَوَآءٍ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡخَآئِنِيۡنَ۝۵۸

اور جب تمہیں کسی قوم کی طرف سے معاہدے کی خلاف ورزی کا ڈر ہو تو انہیں برابری کی بنیاد پر مطّلع کر دو کہ اعتبار نہ رہنے کی بنا پر معاہدہ ایک طرف ڈال دیا گیا ہے یعنی کالعدم ہے۔ اللہ عہد میں دھوکا دینے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (58)

وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَبَقُوۡا‌ؕ اِنَّهُمۡ لَا يُعۡجِزُوۡنَ۝۵۹

اور کفّار یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اللہ کے قانون سے بچ کر آگے نکل جائیں گے بلکہ وہ قانون کو شکست نہیں دے سکتے۔ (59)

وَاَعِدُّوۡا لَهُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ وَّمِنۡ رِّبَاطِ الۡخَيۡلِ تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمۡ وَاٰخَرِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ‌ۚ لَا تَعۡلَمُوۡنَهُمُ‌ۚ اَللّٰهُ يَعۡلَمُهُمۡ‌ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ۝۶۰

اور جس حد تک بھی تم سے ہو سکے تم سرحدوں پر Cavalry اور حربی قوّت کو مجتمع رکھا کرو تا کہ تم ان سے، اپنے اور دین کے نظام کے دشمنوں کو اور ان کے علاوہ دوسرے دشمنوں کو جن کو تم نہیں جانتے، خائف رکھو۔ اللہ کو ان کا علم ہے۔ اللہ کی راہ میں جو کچھ بھی تم مال و ذرائع خرچ کرو گے، اس کا بدل تمہیں پورا پورا دے دیا جائے گا اور اس میں ذرا بھی کمی نہیں کی جائے گی۔ (60)

وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ‌ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ۝۶۱

اور اگر وہ صلح و امن پسندی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ اور اللہ کے قوانین پر بھروسا رکھو۔ وہ یقیناً سن رہا اور جان رہا ہوتا ہے۔ (61)

وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡۤا اَنۡ يَّخۡدَعُوۡكَ فَاِنَّ حَسۡبَكَ اللّٰهُ‌ؕ هُوَ

اور اگر وہ تمہیں دھوکا دینے کا ارادہ کریں تو اللہ تمہاری

الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۲

مدد کے لیے کافی ہے۔ وہی ہے جس نے تمہیں، اور مومنین کو اپنی مدد سے تقویّت بخشی۔ (62)

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۶۳

اُس نے ان مومنین کے دلوں میں باہم الفت پیدا کردی (اٰلِ عمرٰن 103:3)۔ اگر (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تُو زمین کے سارے مال وذرائع بھی صرف کردیتا تو بھی ان کے دلوں کو ہم آہنگ نہ کرسکتا۔ البتہ اللہ نے ان میں باہم پیوستگی پیدا کردی۔ وہ صاحبِ حکمت اور غالب ہے۔ (63)

ع 8 6 4 يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۴ۧ

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! اللہ تیرے لیے اور تیری اتباع کرنے والے مومنین کے لیے کافی ہے۔ (64)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَي الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝۶۵

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان مومنین کی کمیوں اور کمزوریوں کو اپنی تربیّت سے دور کرکے جہاد کے لیے تیار رکھو۔ اگر تم میں بیس افراد بھی استقامت اور ثابت قدمی دکھانے والے ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سو ثابت قدم اور جم جانے والے ہوں گے تو وہ کفّار کے ایک ہزار افرد پر غالب رہیں گے کیوں کہ یہ لوگ محسوسات کے مشاہدہ سے نتائج اخذ کرکے مجرّد حقائق Abstract truths کو سمجھنے کی اہلیّت ہی نہیں رکھتے۔ (65)

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ

تعداد اور سامانِ حرب میں کمی کے پیشِ نظر، اللہ نے ایک اور دس کی Ratio میں کمی کردی ہے۔ لہٰذا، اب

مِّنۡكُمۡ اَلۡفٌ يَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفَيۡنِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۶۶﴾

نسبت یہ رہے گی کہ تم میں سو مومنین ثابت قدم اور مستقل مزاج ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب ہوں گے۔ اور گر تم میں ایک ہزار ان صفات کے حامل ہوں گے تو وہ اللہ کے قانون کے مطابق دو ہزار کفّار پر غالب رہیں گے۔ اور اللہ تو ان کا ساتھ دیتا ہے جو مقابلے کے وقت جم جائیں اور پائے استقامت میں لغزش نہ آنے دیں۔ (66)

مَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗۤ اَسۡرٰى حَتّٰى يُثۡخِنَ فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ تُرِيۡدُوۡنَ عَرَضَ الدُّنۡيَا ‌ۖ وَاللّٰهُ يُرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ‌ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۶۷﴾

کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ دشمن کے آدمیوں کو محض فدیہ کے مقصد کے لیے قیدی بنائے جب تک کہ وہ مملکت میں دشمن کی قوّت کو توڑ کر، اسے اس طرح بے دست و پانہ بنا دے کہ وہ مخالفت کے قابل نہ رہے (محمد 47:4)۔ تم قیدیوں کے عوض فدیہ کی صورت میں مفادِ عاجلہ چاہتے ہو حال آں کہ اللہ تمہارے لئے آخرت کی منفعتیں چاہتا ہے۔ اللہ غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔ (67)

لَوۡلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمۡ فِيۡمَاۤ اَخَذۡتُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۶۸﴾

اگر رُوبعمل نہ آنے والے ارادوں سے درگزر کرنے کا قانون پہلے سے نافذ نہ ہوتا تو جو کچھ بطور فدیہ تم لینا چاہتے تھے، اسی کے باعث تم سخت سزا میں ماخوذ ہو جاتے۔ (68)

فَكُلُوۡا مِمَّا غَنِمۡتُمۡ حَلٰلًا طَيِّبًا ‌ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۶۹﴾

جنگ میں حاصل کئے ہوئے مالِ غنیمت میں سے کھاؤ جو تمہارے لیے طیّب بھی ہے اور حلال بھی اور اللہ کے

قوانین کو زندگی کے ہر گوشے میں پیشِ نظر رکھا کرو۔
اللہ کے قوانین میں حفاظت بھی ہے اور انسانی ذات
کے لئے نشوونما بھی۔ (69)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ
يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ ع 9 5 5
مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! جو قیدی تمہارے قبضے میں ہیں ان پر واضح کر دے کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں مومنین کے متعلّق مثبت Positive سوچ دیکھے گا تو جو فدیہ تم سے لیا گیا ہے، رہا کرتے وقت اس سے بہتر تمہیں عطا کر دے گا اور تمہاری غلطیوں کے مُضر اثرات سے حفاظت بھی دے گا۔ اللہ تو حفاظت اور انسانی ذات کے لیے سامانِ نشوونما عطا کرنے والا ہے۔ (70)

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ
فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اور اگر یہ فدیہ یا احساناً رہائی کے بعد تجھے دھوکا دینے کا ارادہ کریں تو حیرت کی بات نہیں۔ یہ اس سے پہلے بھی اللہ کے ساتھ عہد شکنی کی کوشش کر چکے ہیں مگر اللہ نے ان پر تمہیں غلبہ دے دیا تھا۔ اللہ دلوں میں پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور صاحبِ حکمت ہے۔ (71)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا
مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰي يُهَاجِرُوْا ۚ
وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍۢ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

جو لوگ وحئ الٰہی پر ایمان لائے، اللہ کے دین کی خاطر اپنے گھروں سے ہجرت کی اور اپنے مال اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا اور جنہوں نے ان کو پناہ دی اور ان کی مدد کی، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں البتہ جو لوگ ایمان تو لائے مگر دین کی خاطر ہجرت نہیں

کی تو ان کی اعانت ورفاقت کی تم پر کوئی ذمہ داری نہیں تا آں کہ وہ بھی ہجرت کر کے تمہاری مملکت میں نہ آملیں اور اگر وہ دین کے سلسلے میں تم سے مدد کے طلب گار ہوں تو ان کی مدد کرنا تمہارا فرض ہے ماسوائے اس قوم کے خلاف جس کے ساتھ تمہارا باہمی معاہدۂ صلح ہو۔ اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ (72)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝

کفّار تو ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہوتے ہیں لٰہذا اگر تم نے مدد طلب کرنے والوں کی دین کے حوالے سے مدد نہ کی تو زمین میں فتنہ وفساد بہت زیادہ پھیل جائے گا۔ (73)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

اور جو لوگ مستقل اقدار پر ایمان لائے، دین کے نظام کے استحکام کی خاطر لڑے اور اس مقصد کے لیے اپنے گھروں تک کو چھوڑ دیا اور، جن لوگوں نے ان کو پناہ دی اور ان کی مدد کی، یہ سب سچّے مومن ہیں۔ ان کے لیے حفاظت اور رزقِ باشرف ہے۔ (74)

ربع وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ع 10/6/6

اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور دین کی خاطر وطن چھوڑا اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا تو وہ بھی تم میں سے ہی ہیں۔ البتہ وراثت کے سلسلے میں اللہ کے قانون کے مطابق رشتہ دار Blood Relatives ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں۔ اللہ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔ (75)

(٩) سُوۡرَةُ التَّوۡبَةِ

اٰیَاتُھَا ۱۲۹ — رُکُوۡعَاتُھَا ۱۶

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖۤ اِلَى الَّذِيۡنَ عٰهَدۡتُّمۡ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَؕ ۱

اے اہلِ ایمان! جن مُشرکینِ عرب سے تم نے معاہدۂ امن وصلح کیا تھا، اس کوانہوں نے توڑ دیا ہے۔اب اللہ اوراس کارسول----دینی مملکت اس معاہدۂ صلح سے لاتعلّق اورآزاد ہے۔ (1)

فَسِيۡحُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ وَّاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ غَيۡرُ مُعۡجِزِى اللّٰهِۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخۡزِى الۡكٰفِرِيۡنَ ۲

اب تم مشرکین، چار ماہ تک مملکت میں رہو سہو۔ اس دوران اگرتم طرزِعمل درست کرلوتو ٹھیک، ورنہ جان لوکہ تم دین کے نظام کوبے بس نہیں کرسکتے۔ بلاشبہ یہ کفّار نظام کے ہاتھوں رُسوااورذلیل ہوکر رہیں گے۔ (2)

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوۡمَ الۡحَجِّ الۡاَكۡبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىۡٓءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ وَرَسُوۡلُهٗ ؕ فَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ ۚ وَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ غَيۡرُ مُعۡجِزِى اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۙ ۳

حج کے عظیم اجتماع کے دن اللہ اور رسول--- دینی مملکت کی طرف سے ساری انسانیّت کے لیے یہ اعلان ہے کہ اللہ اوراس کا رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم مشرکین کے ساتھ کیے گئے معاہدے سے لاتعلّق ہیں۔ اگرتم مشرکین اپنا طرزِفکر و رَوِشِ زندگی درست کرلوتو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اوراگرتم بدستور رُوگردانی کیے رہوتو یہ جان لوکہ تم اللہ کے دین کے نظام کوزیردست نہیں کرسکتے۔ اقدارِوحی کے منکروں کودردناک عذاب کی نوید دے دو۔ (3)

اِلَّا الَّذِيۡنَ عٰهَدۡتُّمۡ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ثُمَّ لَمۡ يَنۡقُصُوۡكُمۡ شَيۡــًٔا

البتہ جن مشرکین نے تم سے معاہدۂ صلح کیا اورانہوں نے

وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٤

معاہدے کی پاسداری میں کسی قسم کی کمی نہیں کی اور نہ ہی تمہارے خلاف کسی کی مدد کی، تو ان سے کیے گئے معاہدۂ صلح کو مقرّرہ مدّت تک مکمّل کرو۔ بلاشبہ اللہ معاہدات کی پابندی کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (4)

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥

جب حُرمت کے مہینے گزر جائیں تو ان مشرکین سے، جہاں پاؤ، مصروفِ جنگ ہو جاؤ۔ انہیں پکڑ لو اور انہیں محصور کر لو اور ہر طرف سے ان کی گھات میں رہو۔ اگر یہ طرزِ عمل درست کر لیں اور تمہارے ساتھ یہ دین کے نظام کے قیام اور نظام کے ذریعے دوسرے انسانوں کو زکوٰۃ---- سامانِ نشوونما بہم پہنچانے میں شامل ہو جائیں تو ان سے تعرُّض نہ کرو۔ یقیناً اللہ کے دین کا نظام ایسے افراد کے لیے حفاظت اور ذات کی نشوونما کا سامان رکھتا ہے۔ (5)

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝٦ ع 1 6 7

اور مشرکین میں سے اگر کوئی تم سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔ پھر اسے اس کے جائے پناہ تک پہنچا دو۔ اس لیے کہ یہ ایسی قوم ہے جو اللہ کے قوانین سے بے بہرہ ہے۔ (6)

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧

ان مشرکین سے یہ بات کیسے ممکن ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول---- دینی مملکت سے کیے گئے معاہدۂ صلح کی پابندی کریں ماسوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ تم نے مسجد الحرام کے پاس معاہدہ کیا ہے۔ اگر وہ

تم سے معاہدہ کو استوار رکھیں تو تم بھی ان سے معاہدے کو مستحکم رکھو۔ یقیناً اللہ عہد کی پاسداری کرنے والوں سے محبّت رکھتا اور ان کی مضمر صلاحیتّوں کی نمود کرتے ہوئے ان کے اعمال کو نتیجہ خیز بنا دیتا ہے۔ (7)

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾

مگر ان سے عہد کیا ہو جن کی کیفیّت یہ ہے کہ اگر یہ تم پر غالب آ جائیں تو نہ یہ کسی ناطے کا لحاظ کریں نہ کسی عہد و پیمان کا۔ صرف زبانی تمہیں خوش کرنے کی باتیں کرتے ہیں حال آں کہ ان کے دل پھرے ہوئے ہیں۔ اور ان کی اکثریّت فاسق---دائرہ حق سے باہر نکل جانے والی ہے۔ (8)

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾

اس طرح یہ اللہ کی آیات کی خلاف ورزی کر کے آخرت کی منفعتوں کی نسبت حقیر سے دنیاوی مفادات حاصل کرتے ہیں اور لوگوں کو دین کے راستے کی طرف آنے سے روکتے ہیں۔ جو کچھ یہ کر رہے ہیں، نتائج کے لحاظ سے بہت برا ہے۔ (9)

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾

یہ کسی صاحبِ ایمان کے سلسلے میں کسی ذمّہ داری یا رشتہ داری کا خیال تک نہیں کرتے۔ یہی لوگ سرکش اور حدود شکن ہیں۔ (10)

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾

اگر یہ توبہ کر کے غلط طرزِ زندگی چھوڑ کر صحیح راستے پر آ جائیں تو دین کے حوالے سے یہ تمہارے بھائی ہی تو ہیں۔ سمجھ رکھنے والوں کے لیے ہم اپنی آیات واضح کر

کے بیان کرر ہے ہیں۔ (11)

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿١٢﴾

اور اگر یہ معاہدہ کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین کے خلاف طعن و تشنیع کریں اور عیب نکالیں تو ان کی قسموں کا کیا اعتبار؟ تو ان کفر کے سرغنوں سے جنگ کروتا کہ یہ سرکشی اور عہد شکنی سے باز آجائیں۔ (12)

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾

جنہوں نے اپنے معاہدوں کو توڑا اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو وطن سے نکالنا چاہا اور تم سے لڑنے کی خاطر پہلے ابتداء بھی کی تو تم ان لوگوں سے کیوں جنگ نہیں کر و گے؟ کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو حال آں کہ اگر تم مومن ہو تو تمہیں صرف اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی سے ڈرنا چاہیے۔ (13)

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾

ان سے جنگ کرو۔ اللہ تمہارے ہاتھوں انہیں سزا دے گا اور انہیں ذلیل کرے گا اور تمہیں ان پر غالب کر دے گا اور مومنین کے دلوں کو Relief عطا فرمائے گا۔ (14)

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾

اور ان کے دلوں کو کفّار کی جانب سے پہنچنے والا کرب اور بے چینی دور فرمادے گا اور جو چاہے گا، اللہ اس کی طرف اپنی رحمت سے متوجہ گا۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔ (15)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا

کیا تم خیال کرتے ہو کہ یوں ہی بغیر کچھ کیے چھوڑ دیے

مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ ع 2 10/8

جاؤ گے حال آں کہ ابھی تک اللہ نے پہچان ہی نہیں کرائی کہ تم میں سے کون جہاد میں شریک ہوا اور سوائے اللہ، اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اور مومنین کے، کسی کو اپنا دوست اور راز دار نہیں بنایا۔ اللہ کو تو تمہارے سب اعمال کی خبر ہوتی ہے۔ (16)

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

وہ مشرک جو اپنے کفر کے خود ہی شاہد ہوں انہیں یہ زیب ہی نہیں دیتا کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ ان کے تو اعمال ہی ضائع ہو چکے اور بے نتیجہ اعمال کی محنت کے رائیگاں جانے کا درد اور الم بھی ہوا۔ اور ہمیشہ جہنّم کی آگ میں رہیں گے۔ (17)

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کرتے ہیں جن کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہو اور جو دین کا نظام قائم کریں جس میں افرادِ معاشرہ اللہ کے قوانین کا اتّباع کرتے چلے جائیں اور زکوٰۃ ---- سامانِ نشوونما بہم پہنچائیں اور اُن تمام موانعات کو دور کر دیں جو افرادِ معاشرہ کی ذات کی نشوونما میں حائل ہوں اور وہ اللہ کے قوانین و احکام کی خلاف ورزی کے نتائج کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ لازم اور یقینی ہے کہ ایسے لوگ راہِ ہدایت سے بہرہ مند ہو جائیں۔ (18)

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا

کیا تم نے حجاج کو پانی پلانا اور مسجد الحرام کی Maintenance کو اُس شخص کے عمل کے برابر

يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ وقف لازم

سمجھ لیا ہے جو اللہ کے قوانین اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ کے دین کی خاطر جہاد کرتا ہے۔ اللہ کے نزدیک، یہ دونو عمل برابر نہیں۔ ظالمین--- جو لوگ اللہ کے احکام کی جگہ اپنی ترجیحات کو مقدم رکھتے ہیں، وہ اللہ کے یہاں سے ہدایت نہیں پاسکتے۔ (19)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

جو لوگ مستقل اَقدارِ وحی پر ایمان لائے اور دین کے Cause کی خاطر وطن چھوڑا اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کے دین کی خاطر جہاد کیا، اللہ کے یہاں ان کے بلند درجات ہیں اور وہی لوگ فائز و کامران ہیں۔ (20)

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ﴿۲۱﴾

ان کا ربّ انہیں اپنی رحمت اور ان کی محنتوں کے ان کے نتائج کے ہم آہنگ ہوجانے کی بشارت دیتا ہے اور جنّت کے ان باغات کی بھی خوش خبری دیتا ہے جن میں دائمی نعمتیں ہیں۔ (21)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾

ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یقیناً اللہ کے یہاں اجرِ عظیم ہے۔ (22)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

اے اہلِ ایمان! اگر تمہارے باپ اور بھائی بھی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو انہیں اپنا حامی و مددگار نہ بنا سمجھو۔ تم میں سے جو کوئی انہیں مددگار و دم ساز بناتا ہے تو ایسے ہی لوگ اللہ کے حکم سے سرکشی کرنے والے ہیں۔ (23)

قُلْ إِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ
كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ
بِاَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع 3/8/9

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! ان پر واضح کردے کہ تمہارے باپ دادا، تمہارے بیٹے پوتے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے خاندان کے لوگ اور وہ مال جو تم کماتے جمع کرتے ہو اور کاربار جس کے مندا پڑ جانے کا تمہیں خوف رہتا ہے اور وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں، اگر تمہیں اللہ، اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اور جہاد فی سبیل اللہ کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہیں تو اُس وقت کا انتظار کرو جب اللہ کی طرف سے تمھاری اس سوچ اور طرزِ عمل کے نتائج کا حکم آجائے۔ فاسقین---- دین کے Pattern سے باہر نکل جانے والوں کو اللہ کے یہاں سے ہدایت نہیں ملا کرتی۔ (24)

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ
اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ
عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾

جنگ کے اکثر مواقع پر اللہ نے تمہاری مدد فرمائی۔ اور جنگِ حُنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اِترا گئے تھے مگر وہ تمہارے کسی کام نہ آئی اور زمین اپنی فراخی کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی تھی اور تم پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ (25)

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ
وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾

پھر اللہ نے اپنے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اور مومنین کے دلوں میں سکون پیدا کر دیا (اٰلِ عمرٰن 126:3، الانفال 10:8) اور ایسے لشکر اتارے جنہیں تم دیکھ نہیں پاتے تھے (التّوبۃ 40:9) اور کفّار کو عذاب سے دوچار کر دیا۔ دین کی اقدار سے انکار کرنے والوں کی

سزا ایسی ہی ہوتی ہے۔ (26)

ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٧﴾

پھر جو شخص چاہے، اللہ کا قانون اس کی طرف خوشگوار نتائج و برکات لیے متوجہ ہوجاتا ہے۔ اور اللہ حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (27)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً
فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾

اے اہلِ ایمان! مشرکین، قلب و نگاہ کی ناپاکی اور آلودگی کے حامل ہیں۔ لہٰذا، اس سال (9ہجری) کے بعد یہ مسجد الحرام کے قریب بھی نہ آنے پائیں۔ اگر تمہیں زائرین کی کمی کی وجہ سے کاربار میں مفلسی کا ڈر ہے تو اللہ اپنے قانونِ مکافات کے مطابق، تمہیں جلد ہی اپنے فضل سے غنی کردے گا۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے اور اپنے ہر حکم کی غرض و غایت اور حکمت بھی جانتا ہے۔ (28)

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا
يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ
وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۟ع ﴿٢٩﴾ ع 4 5 10

اہلِ کتاب میں سے جو اللہ پر، یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور جن امور سے اللہ اور اس کا رسول---- دین کا نظام روکتا ہے، ان سے رکتے نہیں اور نہ دینِ حق کی فرماں پذیری اختیار کرتے ہیں، ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ پُر امن رعایا کی حیثیت سے محکوم بن کر رہنا قبول کریں اور امن اور حفاظت کے بدلے میں، جو دین کا نظام انہیں مہیّا کرے گا، جزیہ دینے پر تیار ہوجائیں۔ (29)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ࣙابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ

یہود کہتے ہیں کہ عُزَیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے

اِبۡنُ اللّٰهِ ؕ ذٰ لِكَ قَوۡلُهُمۡ بِاَفۡوَاهِهِمۡ ۚ يُضَاهِـُٔوۡنَ قَوۡلَ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۳۰﴾

ہیں کہ عیسیٰ علیہ السّلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کے کہنے کی باتیں ہیں۔ یہ اُن ہی جیسی بات کرتے ہیں جنہوں نے اِن سے پہلے کفر کی راہ اختیار کی تھی۔ اللہ انہیں غارت کرے۔ یہ کدھر بہکے پھرتے ہیں۔ (30)

اِتَّخَذُوۡۤا اَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَانَهُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
وَالۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ ۚ وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡۤا اِلٰهًا
وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبۡحٰنَهٗ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳۱﴾

انہوں نے علماء اور مشائخ کو اور مسیح ابنِ مریم علیہما السّلام کو اللہ کے سوا اپنے ربّ بنالیا ہے۔ حال آں کہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ صرف اِلٰہِ واحد کی محکومیّت اختیار کریں۔ اس کے علاوہ اور کوئی ایسی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے اقتدار کا غلبہ قبول اور جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ جو شرک یہ اللہ سے کر رہے ہیں، وہ ان غلط نظریات سے بہت بعید وارفع ہے۔ (31)

يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَيَاۡبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ
اَنۡ يُّتِمَّ نُوۡرَهٗ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۳۲﴾

یہ اللہ کے نور، دین کو پھونکوں سے with futile efforts بجھانا، مٹانا چاہتے ہیں۔ لیکن اللہ کو اور کوئی امر قبول نہیں بجُز اس کے کہ وہ اپنے نور کو مکمّل کر کے رہے خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے (الصَّفّ 8:61)۔ (32)

النصف

هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ
لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳۳﴾

اسی نے اپنے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کتابِ ہدایت یعنی دینِ حق دے کر بھیجا ہے تا کہ یہ تمام ادیان---- خودساختہ نظامہائے حیات social systems پر غالب آجائے خواہ یہ بات مشرکوں پر کتنی ہی گراں گزرے (الصَّفّ 9:61، الفتح 28:48)۔ (33)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾

اے اہلِ ایمان! اکثر علماء اور مشائخ لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھا جاتے ہیں اور ان کو دین کے راستے سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی یعنی مال و دولت جمع کرتے رہتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں یعنی دین کے نظام کی خاطر صرف میں نہیں لاتے، انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔ (34)

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

ان کا یہ مال، ایک دن جہنّم کی آگ میں تپایا جاتا ہے اور اس سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جاتا ہے کہ یہی ہے ناوہ مال جسے تم اپنے لیے جمع کیا کرتے تھے۔ جو کچھ جمع کیا کرتے تھے، اس کی خاطر آج یہ عذاب چکھو۔ (35)

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾

جب سے یہ ارض وسما تخلیق کیے گئے ہیں اللہ کے نزدیک، اس کے قانون کی رو سے، مہینوں کی تعداد بارہ ہے جن میں چار، رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرّم، حُرمت والے مہینے ہیں۔ یہ اٹل فیصلہ ہے۔ ان مہینوں کی حُرمت کو مجروح کرکے اپنی ذات کا نقصان نہ کرلیا کرو۔ تم سب، مجتمع ہوکر مشرکین سے ان کے انجام کی آخری حد تک لڑو جس طرح وہ تم سے تمام کے تمام مل کر آخری حد تک لڑتے ہیں۔ لیکن جان لو کہ اللہ اُن کے ساتھ ہے جو محتاط رہ کر اپنی حفاظت کرتے ہیں اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ (36)

اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ
اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ ع 5 8 11
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

احترام کے مہینوں کی ترتیب میں تقدیم وتاخیر، اللہ کے قوانین کوتسلیم نہ کرنے والوں کے کفر میں مزید اضافہ کے مترادف ہے۔ کفّار اس سے گمراہی میں پڑ جاتے ہیں۔ وہ سال کے ایک مہینے کوحلال قرار دے لیتے ہیں اور دوسرے سال اس مہینے کوحرام، تاکہ اس طرح انہیں ایسے مہینوں کی گنتی کے مطابق کرلیں جنہیں اللہ نے حرام قرار دے دیا ہے اور جن مہینوں کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے، انہیں حلال قرار دے دیں۔ اسطرح ان کے برے اعمال انہیں اچھے دکھائی دیتے ہیں۔ قومِ کفّار اللہ کے یہاں سے ہدایت نہیں پاسکتی۔ (37)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي
الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾

اے اہلِ ایمان! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کے دین کی خاطر جنگ کے لیے تندہی سے نکلو تو تم بوجھل اور سُست ہوکر زمین سے چپک جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کو پسند کرنے لگے ہو۔ دنیاوی زندگی کا سازوسامان تو اُخروی زندگی کی منفعتوں کی نسبت بہت تھوڑا اور ناپائیدار ہے(القصص 60:28)۔ (38)

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

اگر تم جنگ کے لیے نہ نکلو گے تو دردناک عذاب میں مبتلا کردیے جاؤ گے اور تمہاری جگہ دوسری قوم Replace کردی جائے گی اور تم اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ اللہ کا ہر شئے پر کنٹرول ہے۔ (39)

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اگر تم نظام کے قیام کی خاطر رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾

مدد نہ کرو تو کیا ہوا؟ اللہ نے اُس کی نصرت فرمائی جب کفّار نے اسے وطن سے نکال دیا تھا۔ جب وہ دونو غار میں تھے وہ، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں میں سے دوسرا تھا۔ جب رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے رفیق سے فرمایا کہ غم نہ کر۔ یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ نے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سکونِ قلب عطا فرمایا اور بدر کے میدان میں ایک لشکر سے اس کی مدد فرمائی جسے تم دیکھ نہیں سکتے تھے (التّوبۃ 26:9) اور کافروں کے منصوبے پست تر بنا دیے اور اللہ کا قانون ہی غالب رہا۔ اللہ صاحبِ غلبہ وصاحبِ حکمت ہے۔ (40)

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

(اے اہلِ ایمان!) تم کم ہتھیاروں سے لیس ہو یا بھاری اسلحہ سے، اپنی جانوں اور مال کے ساتھ دین کی خاطر جنگ کے لیے نکلو۔ اگر تم اس حقیقت کو سمجھتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ (41)

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع

ع 6 5 12

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اگر مال جلد حاصل ہونے والا ہوتا یا سفر آسان اور تھوڑا ہوتا تو یہ منافقین، تیرے پیچھے پیچھے ضرور نکلتے لیکن سفر کی دُوری انہیں پُر صعوبت نظر آتی ہے۔ اب تمہاری واپسی پر یہ اللہ کی قسمیں اُٹھا کر کہتے ہیں اگر ہم میں عسکری استطاعت ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ جنگ کے لیے نکلتے۔ ان بہانہ سازیوں کے باعث یہ اپنے آپ کو مستقبل کی تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اللہ تو جانتا ہے کہ یہ محض

جھوٹے ہیں۔ (42)

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٤٣

تُو نے ان منافقین کو جنگ سے رخصت کیوں دی تھی۔ ذرا انتظار کرتے یہاں تک کہ تجھ پر واضح ہو جاتا کون اپنے عُذر میں سچّے ہیں اور جھوٹوں کا بھی علم ہو جاتا۔ بہر حال، اللہ نے آپ سے درگزر فرمایا ہے۔ (43)

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝٤٤

جو لوگ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، وہ تجھ سے اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرتے وقت کبھی رخصت نہیں مانگتے۔ جو لوگ اللہ کے احکام وقوانین سے ہم آہنگ رہتے ہیں اور ان کو نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے، اللہ کو ان کا علم ہوتا ہے۔ (44)

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝٤٥

تجھ سے رخصت وہی مانگتے ہیں جن کا اللہ کے قوانین اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں اور ان کے دل شک میں پڑے ہُوے ہیں۔ وہ شک کے باعث ڈانواں ڈول ہو رہے ہیں۔ (45)

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝٤٦

اگر ان کا ارادہ جنگ کے لیے نکلنے کا ہوتا تو یہ ضرور عسکری ساز وسامان سے تیاری کرتے۔ لیکن اللہ کو ان کا جذبۂ محرکہ Motive پسند نہ تھا۔ اس لیے اللہ کے قوانین ان کے ارادوں میں حائل ہو گئے اور وہ رک گئے۔ ان سے کہہ دیا گیا کہ تم بھی گھروں میں بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ (46)

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

اگر یہ تمہارے ساتھ جنگ کے لیے نکلتے بھی تو یہ تم میں

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾	صرف انتشار کو ہوا دیتے اور تمہارے درمیان فتنہ انگیزی پیدا کرنے کے لیے سرگرمِ عمل ہو جاتے۔ تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں۔ اور اللہ کو ایسے ظالموں---- بھیڑیوں کا علم ہوتا ہے جن سے گلّہ کی نگہبانی کی توقّع وابستہ کی جائے۔ (47)
لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾	یہ منافقین، اس سے پہلے بھی فتنہ انگیزی میں کوشاں رہے ہیں اور تمہارے معاملات میں اُلٹ پلٹ، گڑ بڑ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق ظاہر ہو گیا اور اللہ کا قانون غالب آ گیا اور یہ بات انہیں سخت ناگوار گزری۔ (48)
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾	ان منافقین میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے جنگ پر جانے سے Exempt کر دیجیے اور مجھے جنگ کے مصائب و مشکلات میں نہ ڈالیے۔ دیکھو! عذاب میں تو پہلے ہی گھر چکے ہیں اور جہنّم ان کفّار کا احاطہ کیے ہُوے ہے۔ (49)
اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾	اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر تجھے کوئی راحت و آسائش ملتی ہے تو انہیں ناگوار محسوس ہوتی ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف یا حادثہ پیش آ جائے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے پہلے ہی اپنے معاملات میں پوری احتیاط کر لی تھی۔ یہ کہہ کر اُدھر کو چل دیتے ہیں اور بڑے خوش ہوتے ہیں۔ (50)
قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى	انہیں سمجھا دے کہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچے گی تو صرف

اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ﴿۵۱﴾	اللہ کے قانون کے مطابق۔ وہی ہمارا رفیق ودم ساز ہے اور مومنین اللہ کے قوانین پر ہی بھروسا کیا کرتے ہیں۔ (51)
قُلۡ ہَلۡ تَرَبَّصُوۡنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحۡدَی الۡحُسۡنَیَیۡنِ ؕ وَنَحۡنُ نَتَرَبَّصُ بِکُمۡ اَنۡ یُّصِیۡبَکُمُ اللّٰہُ بِعَذَابٍ مِّنۡ عِنۡدِہٖۤ اَوۡ بِاَیۡدِیۡنَا ۫ۖ فَتَرَبَّصُوۡۤا اِنَّا مَعَکُمۡ مُّتَرَبِّصُوۡنَ﴿۵۲﴾	ان سے پوچھ کہ کیا تم ہمارے متعلّق دو حسین وخوش گوار منزلوں Destinations میں سے ایک کے منتظر ہو: جنگ میں فتح یا جامِ شہادت۔ اور ہم تمہارے بارے میں اس بات کے منتظر ہیں کہ تمہیں اللہ کی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں (التَّوبۃ 14:9) عذاب پہنچے گا۔ لٰہذا، تم بھی منتظر رہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں۔ (52)
قُلۡ اَنۡفِقُوۡا طَوۡعًا اَوۡ کَرۡہًا لَّنۡ یُّتَقَبَّلَ مِنۡکُمۡ ؕ اِنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ﴿۵۳﴾	ان پر واضح کردے کہ چونکہ تم اپنے آپ کو دائرہ دین سے باہر رکھے ہُوے ہو اس لیے تم ربوبیّتِ عامہ کے لیے اپنا مال، دل کی کشادگی سے یا بادلِ نخواستہ دو، وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ (53)
وَمَا مَنَعَہُمۡ اَنۡ تُقۡبَلَ مِنۡہُمۡ نَفَقٰتُہُمۡ اِلَّاۤ اَنَّہُمۡ کَفَرُوۡا بِاللّٰہِ وَبِرَسُوۡلِہٖ وَلَا یَاۡتُوۡنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَہُمۡ کُسَالٰی وَلَا یُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا وَہُمۡ کٰرِہُوۡنَ﴿۵۴﴾	ان سے نظام کے لیے مالی اعانت صرف اس لیے قبول نہیں کی جائے گی کہ یہ اللہ اور اس کے رسول---- دین کے نظام پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اور یہ صلٰوۃ کے اجتماعات میں شریک تو ہوتے ہیں مگر جی چراتے اور گراں باری محسوس کرتے ہُوے (النِّساء 142:4، الماعون 5:107) اور یہ ربوبیّتِ عامہ کے لیے اپنا مال دیتے ہیں تو بادلِ نخواستہ۔ (54)

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان کا مال و دولت اور ان کے افرادِ خاندان تجھے رشک کا تعجّب یا حیرت میں نہ ڈال دیں۔ انہی چیزوں کے باعث ہی تو اللہ چاہتا ہے کہ انہیں اِسی دنیا کی زندگی میں سزا ملے اور ان کی جان کفر کی حالت میں ہی نکلے (التّوبہ 85:9)۔ (55)

وَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ یَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور یہ اللہ کی قسمیں اٹھا کر کہتے ہیں کہ ہم تمہی میں سے ہیں، حال آنکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ ڈرپوک اور خوف زدہ لوگ ہیں۔ (56)

لَوْ یَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَیْهِ وَهُمْ یَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾

اگر انہیں کوئی پناہ گاہ یا غار یا گھسنے کے لیے کوئی مقام مل جائے تو یہ بے قابو ہو کر اس کی طرف بھاگ نکلیں۔ (57)

وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّلْمِزُكَ فِی الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ یُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ یَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾

ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو صدقات کی تقسیم کے ضمن میں آپ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اگر انہیں اس میں سے دے دیا جائے تو راضی ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو بگڑ بیٹھتے ہیں۔ (58)

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع 7 17 13

اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر اللہ اور رسول---- دین کے نظام کی طرف سے جو کچھ انہیں دیا گیا اس پر مطمئن ہو جاتے (الحشر 7:59) اور کہتے کہ ہمیں یہ مال کیا، ہمیں صرف اللہ ہی کافی ہے۔ ہمیں اللہ عنقریب اپنے فضل سے بہت کچھ عطا کر دے گا اور اس کا رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی۔ ہم ارادے کی وسعت کے ساتھ صرف اللہ ہی سے طلب کرتے ہیں۔ (59)

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا
وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

نظام کو ملنے والے صدقات ان کے لیے ہیں:
فقرا اور جن کی earning ان کی ضروریات کی کفالت نہ کرسکے (البقرۃ 2:271، 273، الحشر 59:7)۔
مساکین: جن کا چلتا ہوا کاربار رُک جائے یا کسی حادثہ کی وجہ سے کش مکشِ حیات میں حصّہ لینے کے قابل نہ رہیں (البقرۃ 2:177، النِّساء 4:36، بنیٓ اسرآئیل 17:26، الرّوم 30:38، الحشر 59:7، البلد 90:16)۔
عاملین: مملکت کے ملازمین، سٹاف
مؤلَّفَة قلوبهم: جن کی تالیفِ قلب مقصود ہو کیوں کہ وہ دین میں داخل ہونا چاہتے ہوں مگر معاشی تنگ دستی کا شکار ہوں۔
فِی الرِّقَاب: غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے (البلد 90: 13)۔
اَلغٰارِمین: Unduly مقروض لوگوں کے لیے۔
اِبنُ السّبیل: اُن مسافروں کے لیے جن کا زادِ راہ ختم ہو چکا ہو یا جو باہر سے مملکت میں آئیں اور مالی اعانت کے مستحق ہوں (البقرۃ 2:177، النِّساء 4:36، بنیٓ اسرآئیل 17:26، الرّوم 30:38، الحشر 59:7)۔
فی سبیل اللّٰہ: اللہ کے دین کے نظام کے اخراجات کے لیے۔
یہ اللہ کی طرف سے جو ہر امر کا علم رکھتا ہے اور ہر حکم کی

غرض و غایت بھی بتاتا ہے، Divine Order ہے۔ (60)

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ
اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝61

اوران میں ایسے لوگ بھی ہیں جو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اذیّت دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ کانوں کا کچّا ہے۔ انہیں بتادے کہ اگر وہ ہر ایک کی بات کو سن لیتا ہے تو یہ تمہارے سب کے لیے بہتر ہے۔ اس کا ایمان اللہ پر ہے اور وہ مومنین پر اعتماد کرتا ہے۔ اور تم میں سے جو ایمان لائے ہیں، ان کے لیے سراپا رحمت ہے۔ اور جو اس طرح اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اذیّت پہنچاتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (61)

الثلثة

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ
يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝62

یہ صرف تم مومنوں کو خوش کرنے کے لیے اللہ کی قسمیں کھا جاتے ہیں حال آں کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ اگر مستقل اقدار پر ایمان رکھتے ہیں تو اللہ کے دین کا نظام اور نظام کا سربراہ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ ان کو راضی کریں، اپنے اعمال کو ان سے ہم آہنگ کرلیں۔ (62)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ
جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝63

کیا ان کو علم نہیں کہ جو شخص دین کے نظام اور نظام کے سربراہ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! کی مزاحمت کرتا ہے تو اُس کے لیے جہنّم کی آگ ہے۔ اس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہ بہت بڑی ذلّت ہے۔ (63)

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ

منافقین، استہزائی انداز میں ڈر کا اظہار کرتے ہیں کہ

قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا
تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾

کہیں ان مومنین پر ایسی سورۃ نہ نازل ہوجائے جو ہمارے دلوں میں چھپی باتوں کو ان پر ظاہر کردے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں کہہ دے کہ تمہارا وحی پر ایمان نہیں اس لیے ہنسی مذاق کرلو۔ تم جس سے بچنا چاہتے ہو، اللہ اسے ظاہر کرکے رہے گا۔ (64)

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ
اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾

جب تُو ان سے پوچھے کہ یہ کیسی باتیں کرتے ہو؟ تو کہتے ہیں کہ ہم تو یوں ہی ہنسی مذاق کررہے تھے۔ ان سے پوچھ کہ کیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مذاق اڑاتے ہو؟ (65)

ع 8 7 14
لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ
طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ ع

اب عذر تراشیاں نہ کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم نے ایمان کا اِدّعا کرنے کے بعد After professing Ieman کفر اختیار کرلیا ہے۔ دانستہ ایسا کرنے والا ایک گروہ تو مجرمین کا ہے۔ ہم اسے سزا دیں گے۔ دوسرے نے محض انہیں Follow کیا اور نادم ہے۔ ان سے ہم درگزر کریں گے۔ (66)

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ
ربع بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ
نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾

منافق مرد اور منافق عورتیں، سب ایک جیسے ہیں۔ قرآنی نظام کے نافذ کردہ احکام وقوانین پر عمل کرنے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور جن سے نظام نے منع کیا ہے، انہیں کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور انفاق سے ہاتھ روکے رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو فراموش کردیا اور اللہ نے ان کی حفاظت کرنا ترک کردیا (الحشر 19:59)۔ یقیناً منافقین، فاسق---- دائرہ حق، دین کے نظام سے

باہر نکل جانے والے ہیں۔ (67)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۙ﴿۶۸﴾

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور دین کی اقدار سے انکار کرنے والوں، کُفّار سے اللہ کا وعدہ جہنّم کا ہے۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ان کے اعمال کی کافی سزا ہے۔ اللہ نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے لیے سرفرازیوں اور نعما سے محرومی اور دائمی عذاب Long lasting chastisement ہے۔ (68)

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِىْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

تم منافقین کی حالت بھی ان پہلے لوگوں جیسی ہے جنہیں کثرتِ اولاد اور مال حاصل تھی اور وہ تم سے قوّت طاقت میں زیادہ بڑھ کر تھے۔ انہوں نے زندگی کی نعمتوں کے اپنے حصّے سے فائدہ اٹھایا۔ لہٰذا، تم بھی، جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے نعماءِ زندگی کے اپنے حصّے سے Enjoy کیا، ان چیزوں سے لطف اندوز ہولو۔ اور تم بھی اپنے آپ کو انہی کی طرح بے مقصد و بے حاصل کاموں میں مشغول رکھو۔ ان کے دنیاوی و اُخروی زندگی، دونوں کے اعمال رائگاں گئے اور انہیں اپنی بے مقصد Fruitless جِدّ وجُہد کا دکھ بھی ہوا۔ وہی لوگ تھے جنہوں نے اپنا نقصان کرلیا۔ (69)

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾

کیا ان تک ان سے پہلے لوگوں، قومِ نوح، قومِ عاد اور ثمود، قومِ ابراہیم، اور اصحابِ مَدیَن (قومِ شعیب) اور جن کی بستیوں کو الٹ دیا گیا تھا، کے حالات وکوائف نہیں پہنچے؟ ان کے پاس، ان کے رسول علیہم السّلام واضح احکام و

قوانین لے کر آئے تھے۔ اللہ اُن پر ظلم کرنے والا نہیں تھا۔ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم ڈھاتے تھے۔ (70)

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿71﴾

وقف منزل

مومن عورتیں اور مومن مرد، ایک دوسرے کے رفیق و دمساز ہوتے ہیں۔ اللہ کا ضابطۂ قوانین جن باتوں کو صحیح قرار دیتا ہے، ان کا حکم دیتے ہیں اور جن کو صحیح تسلیم نہیں کرتا، ان سے روکتے ہیں اور دین کا نظام قائم کرتے ہیں اور افرادِ معاشرہ کو زکٰوۃ ---- نشوونما کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ خود بھی اللہ اور اس کے رسول ------ دین کے نظام کی اطاعت کرتے ہیں۔ انہیں اللہ، جلد ہی رحمت سے نوازے گا۔ بے شک، اللہ صاحبِ قوّت وصاحبِ حکمت ہے۔ (71)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿72﴾ ع

9 ع 6 15

مومن عورتوں اور مومن مردوں سے اللہ کا جنّت کے ایسے باغات کا وعدہ ہے جن کی سطح کے نیچے پانی رواں دواں موجود ہے اور جو سدا بہار ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ایسے باغات میں، جن میں قیام بھی کیا جا سکے، پسندیدہ، عمدہ اور پُر آسائش گھر ہیں اور اس سے بڑھ کر اللہ کی صفات سے ہم آہنگی (التّوبۃ 9:100)۔ یہی عظیم کامیابی Achievement ہے۔ (72)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿73﴾

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! کفّار اور منافقین کے خلاف مصروفِ جہاد رہیے اور ان کا شدّت اور سختی سے مقابلہ کرتے رہیے۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہی ہے اور وہ بڑا برا مقام ہے (اَلتّحریم 9:66)۔ (73)

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْاؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْاۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًاۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴿۷۴﴾

اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے ایسی کوئی بات نہیں کی حال آں کہ یہ کفر کی باتیں کرتے رہتے ہیں اور اسلام لانے کے بعد پھر سے کفر اختیار کر چکے ہیں اور جو مقاصد حاصل نہیں کر سکے، ان کی تدبیریں سوچ رہے ہیں۔ انہیں صرف یہ امر بڑا شاق گزرتا ہے کہ اللہ اور رسول---- دین کے نظام نے مومنین کو خوشحال کیوں کر دیا ہے۔ اگر یہ اپنے ارادوں سے باز آ جائیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ اور اگر روگردانی کریں گے تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک سزا دے گا اور روئے زمین پر ان کا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔ (74)

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴿۷۵﴾

اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ اپنے فضل سے ہمیں رزقِ فراواں عطا کرے گا تو ہم دین کے نظام کو ضرور اس سے بھی زیادہ دیں گے جو ہم پر واجب ہوگا اور ہم صالحین میں شامل ہو جائیں گے۔ (75)

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴿۷۶﴾

اور جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں فراوانی سے رزق عطا کیا تو بخل کرنے لگے اور اپنے وعدے سے پھر گئے اور وہ تھے ہی روگردانی کرنے والے۔ (76)

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ﴿۷۷﴾

چونکہ وہ کذب بیانی کرتے تھے اور اللہ کے ساتھ کیے گئے وعدوں کی خلاف ورزی بھی کرتے تھے لہٰذا، ان کے طرزِ عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ یومِ مکافاتِ عمل تک منافقت ان کے دلوں میں بیٹھ گئی۔ (77)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾

کیا ان کو علم نہیں کہ اللہ ان کے دلوں میں چھپی باتوں کو اور سرگوشیوں کے انداز میں خفیہ مشوروں تک کو جانتا ہے۔ اور وہ غیب کی سب باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ (78)

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾

یہ لوگ ہیں جو ان مومنین کی عیب چینی کرتے ہیں جو دل کی کشادہ سے نظام کو صدقات دیتے ہیں اور جن کے پاس مال نہیں ہوتا وہ صرف اپنی محنت نظام کو پیش کر دیتے ہیں، یہ ان کا بھی مذاق اڑاتے ہیں۔ اللہ بھی ان کی ہنسی اڑا رہا ہے (البقرۃ 2:15) اور ان کے لیے عذابِ دردناک ہے۔ (79)

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ ع 10/8/16

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ان کے لیے مغفرت طلب کر یا نہ کر، برابر ہے۔ اگر تُو ان کے لیے متعدّد مرتبہ بھی مغفرت طلب کرے، اللہ کے یہاں سے انہیں مغفرت نہیں مل سکے گی کیوں کہ یہ لوگ اللہ اور رسول --- دین کے نظام کو تسلیم نہیں کرتے (المنافقون 63: 5، 6)۔ فاسقین --- دائرہ حق سے باہر نکل جانے والے، اللہ کے یہاں سے ہدایت نہیں پا سکتے۔ (80)

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾

اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جہاد پر روانگی کے بعد، پیچھے چھوڑ دیے جانے والے، اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے گھروں میں بیٹھ رہنے پر خوش ہیں۔ دین کے نظام کی خاطر اپنی جانوں اور مال سے جہاد کرنا انہیں ناگوار لگتا تھا اور کہتے تھے کہ اس گرمی میں جہاد کے لیے مت نکلو۔ انہیں بتا دے کہ جہنّم کی آگ تو

اس سے بھی بڑھ کر گرم ہے۔ اے کاش! یہ سمجھ لیں۔ (81)

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸۲

تھوڑی سی مدّت کے لیے ہنس لیں خوش ہو لیں اور پھر انہیں زیادہ رونا ہی ہے۔ ان کے اعمال کی ایسی ہی سزا ہے۔ (82)

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِىَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِىَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝۸۳

اگر جنگ سے واپسی پر کسی دوسرے موقع پر اللہ تجھے ان میں سے کسی گروہ سے ملا دے اور وہ جنگ پر جانے سے رخصت طلب کرے تو تُو انہیں بتا دے کہ تم ہرگز میرے ساتھ نہ نکلو گے اور نہ میری معیّت میں دشمن سے لڑو گے۔ تم نے پہلی مرتبہ بھی گھروں میں بیٹھ رہنا پسند Choose کیا تھا۔ لہٰذا، اب بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ گھروں میں بیٹھے رہو۔ (83)

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸۴

ان میں سے اگر کوئی مر جائے تو اس کے لیے دعا بھی نہ کرنا، نہ اس کی قبر پر دعا کے لیے کھڑے ہونا۔ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول--- دین کے نظام کو تسلیم نہیں کیا اور نافرمان ہی مر گئے۔ (84)

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۸۵

ان کے مال اور افرادِ خاندان کی کثرت پر آپ متعجّب و مرعوب نہ ہوں (التّوبۃ 9:55)۔ ان چیزوں کے باعث ہی تو اللہ چاہتا ہے کہ انہیں اس دنیا کی زندگی میں سزا ملے اور کفر کی حالت میں مرتے وقت ان کا سانس مشکل سے نکلے۔ (85)

وَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ ءَامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَجَٰهِدُوا۟ مَعَ رَسُولِهِ ٱسْتَـْٔذَنَكَ أُو۟لُوا۟ ٱلطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا۟ ذَرْنَا نَكُن مَّعَ ٱلْقَٰعِدِينَ ﴿٨٦﴾

اور جب کوئی حکم بذریعہ سورۃ آجاتا ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی معیّت میں جہاد کرو تو ان میں سے جو ذی قوّت Well equiped ہیں، وہ رخصت طلب کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں تو Exempt مستثنٰی ہی کردیں کہ ہم بھی مستثنٰی کیے ہوؤں کے ساتھ گھروں میں بیٹھے رہیں۔ (86)

رَضُوا۟ بِأَن يَكُونُوا۟ مَعَ ٱلْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾

انہوں نے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہنا ہی پسند کیا اور اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق ان کے دلوں پر مہر لگ گئی۔ لہٰذا، وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت سے محروم ہیں۔ (87)

لَٰكِنِ ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ جَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلْخَيْرَٰتُ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾

البتہ، رسول اور ان کے ساتھ جو ایمان لائے، وہ جان و مال سے جہاد میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کے لیے حال اور مستقبل کی سرفرازیاں ہیں اور یہی ہیں کامیاب و کامران۔ (88)

ع 11 9 17
أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾

ان کے لیے اللہ نے جنّت کے سدا بہار باغات تیار کر رکھے ہیں جن کی سطح کے نیچے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ اُن میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ عظیم Achievement ہے۔ (89)

وَجَآءَ ٱلْمُعَذِّرُونَ مِنَ ٱلْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۚ سَيُصِيبُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾

بدّوؤں میں سے بہانہ تراش آئے تاکہ انہیں جنگ پر جانے سے رخصت دے دی جائے اور جنہوں نے اللہ اور رسول---دین کے نظام سے وابستگی کا جھوٹ بولا تھا،

گھروں میں بیٹھے رہے۔ان میں سے دین کے نظام سے
انکار کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔(90)

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ
لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ
مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۹۱﴾

ضعیفوں، مریضوں اور ان لوگوں پر کوئی اعتراض نہیں
جو جنگ پر جانے کے لیے کچھ بھی پیش نہیں کر سکتے
(الفتح 17:48) جبکہ وہ اللہ اور رسول---- دین کے
نظام کے خیر خواہ اور مخلص ہیں اور پیچھے رہ جانے والے
محسنین---- معاشرے کو انتشار سے بچانے والوں اور
حسن وتوازن پیدا کرنے والوں پر بھی کوئی اعتراض
نہیں۔ اور اللہ، حفاظت اور سامانِ نشوونما عطا فرمانے
والا ہے۔(91)

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ
اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ
حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ﴿۹۲﴾

اور نہ ان پر کوئی الزام ہے جو تیرے پاس آئے تاکہ تُو
ان کی سواری کا انتظام کردے۔تو نے وضاحت کی کہ
میں ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کروں۔وہ
لوٹ گئے اور حُزن سے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں
تھے کہ ان کے پاس اللہ کے Cause کے لیے پیش
کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں۔(92)

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ
رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

الزام تو اُن پر ہے جو جنگ پر جانے سے رخصت مانگتے
ہیں اور ہیں صاحبِ استطاعت۔انہیں صرف یہ پسند
ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والے بزدلوں کے ساتھ
رہیں۔ اللہ کے قانونِ مکافات نے ان کے دلوں کو
Seal کر دیا اور وہ سوچ سمجھ نہیں سکتے۔(93)

الجزء 11

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ ؕ قُلۡ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَـكُمۡ قَدۡ نَـبَّاَنَا اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَـكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۴﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جب تو جنگ سے واپسی پر ان کے پاس آئے گا تو یہ بہانہ تراشیاں کریں گے۔ انہیں بتا دے کہ بہانے مت بناؤ۔ ہم تم پر ہرگز یقین نہ کریں گے۔ اللہ نے ہمیں تمہارے احوالِ واقعی کے متعلّق سب کچھ بتا دیا ہے۔ اب اللہ اور اس کا رسول----- دین کا نظام تمہارے اعمال پر نظر رکھے گا۔ پھر اُس ہستی کی طرف تمہارے معاملے کو Refer کر دے گا جو پوشیدہ اور ظاہر امور کا علم رکھنے والی ہے تا کہ وہ تمہیں بتا دے جو جو تم کرتے رہے ہو۔ (94)

سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَـكُمۡ اِذَا انْقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ وَّمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَـنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۹۵﴾

جب تم ان کے پاس (تبوک سے) واپس لوٹو گے تو یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے در گزر کرو۔ لیکن تُم ان سے کنارہ کش رہو۔ یہ لوگ تنگ دل، متعصّب اور صحیح نظام کے راستے میں خلل اور رکاوٹ ہیں (التّوبہ 62:9)۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ یہ ان کی کرتُوتوں کا صلہ ہے۔ (95)

يَحۡلِفُوۡنَ لَـكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ ۚ فَاِنۡ تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۹۶﴾

یہ قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہونا بھی چاہو تو یہ معاملہ انفرادی نہیں۔ اللہ نافرمان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہوتا۔ (96)

اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجۡدَرُ اَلَّا يَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۹۷﴾

یہ بدّو، صحرا نشین، کفر اور نفاق میں بڑے پکّے ہیں یہ اس حالت میں اتنے Obdurate ہیں کہ اللہ نے اپنے رسولؐ پر جو احکام نازل فرمائے ہیں، انہیں Appreciate

نہ کر سکیں۔لیکن اللہ علم رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔(97)

وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ
بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ
عَلِيۡمٌ ﴿٩٨﴾

ان صحرانشینوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو دین کے نظام کے لیے کچھ دیتے ہیں تو اسے مفت کا جرمانہ سمجھتے ہیں اور وہ تم پر گردشوں کے آنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں حالانکہ تباہی و بربادی انہیں ہر طرف سے گھیر لے گی۔ اللہ سن رہا ہوتا ہے، جان رہا ہوتا ہے۔(98)

وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ
مَا يُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا
قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ ؕ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ع ﴿٩٩﴾

ع 12 10 1

ان صحرانشینوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ نظام کے لیے دیتے ہیں، اسے اللہ کے قُرب اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! کی طرف سے تہنیّت و تبریک اور تحسین کا موجب خیال کرتے ہیں۔سن لو! یہ انفاق یقیناً ان کے لیے قربت کا ذریعہ ہوگا۔اللہ انہیں عنقریب اپنی رحمتوں کے سایوں میں داخل فرمائے گا۔اللہ، حفاظت اور سامانِ رحمت عطا فرمانے والا ہے۔(99)

وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَالَّذِيۡنَ
اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ
وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ
اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿١٠٠﴾

مہاجرین اور انصار میں سے دین کے قیام واستحکام کی خاطر سبقت لے جانے والے اور جنہوں نے ان کے نقوشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے بڑھ کر ان کی اعانت کی ، یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہوگئی اور اللہ کے قوانین کے حسین نتائج ان کی محنتوں سے ہم آہنگ

ہو گئے اور ان کے لیے جنّت کے سدا بہار باغات تیار
ہیں سیرابی کے لیے جن کے زیرِ زمین پانی رواں دواں
ہے اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اَلْبَیِّـنَة 8:98)۔
یہ ایک عظیم Achievement ہے۔(100)

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ
الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۟ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ
نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ
عَظِيْمٍ ۚ﴿۱۰۱﴾ ع 5

وقف منزل

اور تمہارے قرب و جوار کے صحرا نشین اور بعض اہلِ
مدینہ منافق ہیں اور وہ اپنی منافقت کے عادی ہو گئے
ہیں۔تم ان کو نہیں جان رہے۔ہمیں ان کا علم ہے۔ہم
عنقریب ان کو دو مرتبہ سزا دیں گے پھر وہ عذابِ عظیم کی
طرف بھیج دیئے جائیں گے۔(101)

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ
سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾

اور کچھ دوسرے ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنے گناہوں کا
اعتراف کرلیا ہے۔انہوں نے صالح اور بُرے، ملے
جلے اعمال کیے ہیں۔اللہ ضرور ان کی طرف رحمت سے
متوجّہ ہوگا۔ اللہ، حفاظت و رحمت عطا فرمانے والا
ہے۔(102)

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ان کے مال میں سے
صدقات لے لے۔ اس سے انہیں، ذاتی رجحانات و
میلانات سے منزّہ ہو کر پاکیزہ سیرت کے پیکر بنا دے
اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما اور بالیدگی کا انتظام
کردے (اَلَّیـــل 18:92)۔ان کی تحسین اور حوصلہ
افزائی کر کہ تیری طرف سے حوصلہ افزائی، ان کے لیے
موجبِ تسکین ہوتی ہے۔ اللہ سن رہا اور جان رہا ہوتا

ہے۔(103)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾

کیا ان کو علم نہیں کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات کو شرفِ قبولیّت عطا کرتا ہے۔ بے شک ! اللہ ہی وہ ہستی ہے جو اپنی رحمت سے متوجّہ ہونے والا ہے۔(104)

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! انہیں بتادے کہ تم اپنا کام کیے جاؤ۔ اللہ اور اس کا رسول---- دین کا نظام اور جماعتِ مومنین، تمہارے اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اور تم عنقریب اُس ہستی کی طرف Refer کیے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر امور کا علم رکھتی ہے اور تمہیں بتادے گی جو جو تم کرتے رہے ہو۔(105)

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

اور دوسرے، جنگِ تبوک پر نہ جانے والوں کا معاملہ اللہ کے فیصلے تک موٴخّر کردیا گیا ہے (التّوبہ 9:118) خواہ انہیں سزا دے خواہ ان کی توبہ قبول کرلے۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔(106)

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًاۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

منافقین میں سے وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے ایک مسجد مومنین میں تفرقہ پیدا کرنے ، انہیں نقصان پہنچانے اور کفر کو پھیلانے اور اُن لوگوں کے لیے پناہ گاہ کے طور پر تعمیر کی جنہوں نے اس سے قبل اللہ اور رسول---- دین کے نظام کے خلاف جنگ کی تھی۔ اب قسمیں اٹھائیں گے کہ ہمارا ارادہ تو صرف معاشرے میں حسن

وتوازن پیدا کرنا تھا اور اللہ تو دیکھ رہا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ (107)

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝١٠٨

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تُو اِس میں کبھی بھی قدم نہ رکھنا۔ وہ مسجد جس کی اساس روزِ اوّل سے ہی خالص اللہ کے احکام وقوانین سے ہم آہنگ رہنے کے اصول پر رکھی گئی تھی، اس لائق ہے کہ تُو اس میں داخل ہو۔ اس میں صرف وہی لوگ آتے ہیں جو شدّت سے اس بات کے آرزومند ہیں کہ وہ قلب ونگاہ کے تمام تعصّبات سے منزّہ ہوکر پاکیزہ سیرت بن جائیں۔ اور اللہ پاکیزہ سیرت لوگوں کو ہی محبوب رکھتا ہے۔ (108)

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠٩

بھلا وہ شخص جس نے اپنی شخصیّت کی عمارت کی بنیاد اللہ کی صفات کو علیٰ حدِ بشریّت اپنی ذات میں منعکس کرنے اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے کے اصول پر رکھی، بہتر ہے یا وہ شخص جس نے اپنی شخصیّت کی بنیاد ایک گرتے ہوئے کنارے کی آخری حد پر رکھی ہو جو اسے لے کر جہنّم کی آگ میں گر جائے۔ سرکش اور قانون شکن لوگ اللہ کے یہاں سے ہدایت نہیں پا سکتے۔ (109)

ع 13 11 2
لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِىْ بَنَوْا رِيْبَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١١٠

مسجدِ ضرار کی یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے، ان کے دلوں میں اضطراب کے باعث کھٹکتی رہے گی یہاں تک کہ ان کے دل پارہ پارہ ہوجائیں۔ اور اللہ ہر بات کا

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَیَقۡتُلُوۡنَ وَ یُقۡتَلُوۡنَ ۟ وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا فِی التَّوۡرٰىۃِ وَ الۡاِنۡجِیۡلِ وَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِعَہۡدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ ؕ وَ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۱۱﴾

علم رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔(110)

اللہ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنّت کے عوض خرید لیے ہیں۔ یہ اللہ کے دین کے نظام کے قیام و استحکام کی خاطر لڑتے ہیں۔ یہ قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے بھی ہیں۔ مال اور جانوں کے ایثار کے عوض جنّت کا پختہ وعدہ تورات، انجیل اور اب قرآن میں دیا جاچکا ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہے؟ لہٰذا، اس معاہدے پر جو تم نے اس ہستی سے کیا ہے، خوشیاں مناؤ اور یہ بہت بڑی Achievement ہے۔(111)

اَلتَّآئِبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ الۡحٰمِدُوۡنَ السَّآئِحُوۡنَ الرّٰکِعُوۡنَ السّٰجِدُوۡنَ الۡاٰمِرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ النَّاہُوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ الۡحٰفِظُوۡنَ لِحُدُوۡدِ اللّٰہِ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۲﴾

اللہ کے ساتھ معاہدہ کرنے والے مومنین وہ ہیں کہ:
جب کبھی قدم غلط سمت میں اٹھ جائے تو فوراً اللہ کے قوانین کی طرف رجوع کر لینے والے؛
اپنی تمام قوّتوں اور صلاحیّتوں کو اللہ کے قوانین کے قالب میں ڈھال کر اس کی مشیّت کے مطابق صرف کرنے والے؛
خالق کائنات کی ہر تخلیق، ہر شاہکار کو دیکھ کر ستائش و تحسین کے جذبات کا اس انداز سے اظہار کرنے والے جس سے خالق کی عظمت و برتری کا اعتراف ہو (الفاتحۃ 1:1)۔ زمین میں اس غرض اور مقصد سے چلنے پھرنے والے کہ عقل و فہم اور عبرت حاصل

کریں؛
اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والے؛
ذمّہ داریوں کے بوجھ سے اللہ کے قوانین کے سامنے جھکے رہنے والے؛
اللہ کا ضابطۂ قوانین جن باتوں کو صحیح قرار دے، ان کا حکم دینے والے اور جن کو صحیح تسلیم نہ کرے، ان سے حکماً روکنے والے اور اللہ کے قوانین نے جو حدود متعیّن کی ہیں، ان کو نگاہ میں رکھنے والے؛
ایسے مومنین کو حسین نتائج کی بشارتیں دے دیں (الاحزاب، 33-35)۔ (112)

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اور مومنین کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت طلب کریں اگرچہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں درآنحالیکہ ان پر واضح کر دیا گیا ہو کہ یہ اہلِ جہنّم ہیں (التّوبۃ 80:9)۔ (113)

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾

اور ابراہیم علیہ السّلام کا اپنے والد کے لیے مغفرت طلب کرنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اُس نے اُس سے کیا تھا (ابراھیم 41:14، مریم 47:19، اَلْمُمْتَحِنَۃ 4:60)۔ جب اس پر واضح کر دیا گیا کہ اس کا والد دین کے نظام کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ولاتعلّق ہو گیا۔ یقیناً، ابراہیم علیہ السّلام ہمیشہ اصول و قانون کے مطابق کام کرنے والا، برُدبار تھا۔ (114)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوۡمًاۢ بَعۡدَ اِذۡ هَدٰٮهُمۡ حَتّٰى يُبَيِّنَ
لَهُمۡ مَّا يَتَّقُوۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿115﴾

اللہ ایسا ہرگز نہیں کرتا کہ وہ کسی قوم کو راہِ ہدایت دکھادے یہاں تک کہ یہ بھی واضح کردے کہ اس کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے کے حدود کیا ہیں، پھر وہ سیدھا راستہ ان کی نظروں سے گم کردے۔ یقیناً اللہ کو ہر شئے کا علم ہے۔ (115)

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ
وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿116﴾

ارض وسما کے اقتدار کا مالک اللہ ہی ہے۔ حیات وموت اُسی کے قانون کے مطابق وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اور اللہ کے سوا تم سب کا کوئی رفیق، دم ساز اور مددگار نہیں۔ (116)

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِىِّ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ الَّذِيۡنَ
اتَّبَعُوۡهُ فِىۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا كَادَ يَزِيۡغُ
قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ
رَّحِيۡمٌ ۙ﴿117﴾

اللہ، نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم، مہاجرین اور انصار اور اُن لوگوں کی طرف جنہوں نے معرکۂ تبوک میں عُسرت اور بے سروسامانی کے لمحات میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ساتھ دیا، اپنی رحمت سے متوجّہ ہوا، جب کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ڈول جاتے، لیکن اللہ ان کی طرف رحمت سے متوجّہ ہوا۔ اللہ، انسان کے ایمان کے نتیجہ خیز ہونے کی راہ میں موانع دور کرنے والا اور سامانِ نشوونما بہم پہنچانے والا ہے۔ (117)

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمُ
الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَظَنُّوۡۤا
اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيۡهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوۡبُوۡا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿118﴾ ع 14 8 3

اور ان تینوں، کعب بن مالک، بلال بن اُمیّہ اور مرارہ بن ربیع کی طرف بھی رحمت سے متوجّہ ہوا جو جنگِ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے؛ یہاں تک کہ جن پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی اور وہ اپنے آپ سے

تنگ پڑ گئے اور جان گئے کہ اللہ کی طرف رجوع کرنے کے علاوہ ان کے لیے کہیں جائے پناہ نہیں ہے۔ اور اللہ اپنی رحمت سے متوجّہ ہوا تا کہ وہ اللہ کی طرف رجوع کرلیں۔ یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (118)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۝۱۱۹

اے اہلِ ایمان! سچّے اور مخلص لوگوں کی معیّت میں رہا کرو اور اللہ کے قوانین سے ہمیشہ ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرتے رہو (الفجر 29:89)۔ (119)

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۝۱۲۰

اہلِ مدینہ اور اُن کے قرب و جوار میں رہنے والے صحرا نشینوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ جنگ میں رسول اللہ کا ساتھ نہ دیں اور پیچھے رہ جائیں اور اُس کی جان سے اپنی جان کو عزیز سمجھیں۔ یہ اس لیے کہ دین کے نظام کے قیام و استحکام کے مراحل میں وہ اگر پیاس، تکان اور بھوک سے دوچار ہوں اور اُن کے قدم کسی ایسی جگہ پڑیں جس سے کفّار کرب اور بے چینی میں مبتلا ہو جائیں اور ہر چر کا جو انہیں دشمن سے لگتا ہے، تو ان کے یہ کام اعمالِ صالحہ کے طور پر لکھے جاتے ہیں۔ اور اللہ، یقیناً معاشرے کا بگاڑ دور کرنے اور اس میں حسن و توازن پیدا کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں جانے دیتا۔ (120)

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ

یہ مومنین، دین کے نظام کے لیے تھوڑا Contribute

وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾

کرتے یا زیادہ اور جو منزل بھی وہ طے کرتے ہیں، تو وہ لکھ لیا جاتا ہے تا کہ اللہ انہیں، ان کے اعمال کی حسین تر جزا دے۔ (121)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ ع

ع 15 4 4

مومنین کے لیے یہ مناسب نہیں کہ دین کی عملی تعلیم حاصل کرنے کے لیے سب کے سب نکل کھڑے ہوں۔ تو کیوں نہ ساری جماعت میں سے ایک گروپ جائے تا کہ زندگی کے ٹھوس واقعات پر غور کر کے یہ سمجھیں کہ مختلف مراحلِ زندگی میں ان پر دین کے کون کون سے قوانین کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور واپس اپنی قوم کے افراد کے پاس آ کر انہیں زندگی کی غلط رَوِش کے نقصان رساں نتائج سے متنبہ کریں تا کہ وہ مصافِ زندگی میں محتاط رہیں۔ (122)

الربع

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾

اے اہلِ ایمان! جو کفّار تمہارے قُرب و جوار میں رہتے ہیں ان سے نبرُد آزما رہو تا کہ وہ تمہاری قوّت اور سختی کو محسوس کریں۔ اور تمہارے علم میں یہ بات رہے کہ اللہ ان کا ساتھ دیتا ہے جو اس کے احکام سے ہم آہنگ رہتے ہیں۔ (123)

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾

جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے تو ان کفّار میں سے بعض طنزاً پوچھتے ہیں کہ تم میں وہ کون ہیں جن کا اس سورت کی وجہ سے ایمان بڑھ گیا ہے؟ جو فی الواقع اہلِ ایمان ہیں ان کا ایمان اور قوی ہو جاتا ہے (الانفال 2:8)

اور اس امر پر مسرّتوں کا اظہار کرتے ہیں۔ (124)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

اور جن کے دلوں میں منافقت کا مرض ہوتا ہے اور قلب و ذہن کا توازن بگڑا ہوا ہے تو ان کے شک، التباس اور اضطراب میں مزید اضافہ ہوتا جاتا ہے اور وہ کفر کی حالت میں ہی مرجاتے ہیں۔ (125)

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

کیا یہ دیکھتے نہیں کہ یہ سال میں ایک یا دو مرتبہ جنگ کے مصائب و مشکلات میں مبتلا ہوجاتے ہیں پھر بھی یہ غلط رَوِش چھوڑ کر صحیح طرزِ زندگی اختیار نہیں کرتے اور نہ ہی عبرت و موعظت حاصل کرتے ہیں۔ (126)

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اور جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے تو یہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں کہ کیا تمہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا کہ کہیں ہماری نفسیاتی کیفیت کو بھانپ نہ لے۔ پھر پلٹ کر چل دیتے ہیں۔ اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق اِن کے دل پھر گئے کیوں کہ یہ ایسی قوم ہے جو غور و فکر سے کام ہی نہیں لیتی۔ (127)

لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(اے ایمان والو!) یقیناً تم ہی میں سے تمہارے پاس رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم آ گیا ہے جسے تمہارا سختی یا تکلیف میں پڑ جانا سخت شاق گزرتا ہے۔ وہ تمہاری منفعت اور بھلائی کی شدید آرزو رکھتا ہے۔ وہ مومنین کے لیے نرم اور رحم دل ہے۔ (128)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ڭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ

پھر بھی یہ کفّار اگر الٹے چل کھڑے ہوں تو اے رسول

عٌ 16 7 5 تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾

صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ اللہ کی تائید ونصرت میرے لیے کافی ہے۔ اس کے سوا مجھے کسی کی احتیاج نہیں۔ اس کے علاوہ کوئی صاحبِ اقتدار Sovereign ہستی ہے ہی نہیں۔ میں اسی کے قوانین پر بھروسا کرتا ہوں اور وہ ربوبیّتِ عالمینی کا عظیم کنٹرول اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے ہے۔ (129)

سُوۡرَةُ يُوۡنُس (۱۰)

اٰيَاتُهَا ۱۰۹ — رُكُوْعَاتُهَا ۱۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

المنزل 3

الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۱﴾

اللہ، علیم و رحیم کا ارشاد ہے کہ یہ آیات اُس کتاب کی ہیں جو ہر قانون، حکم کی غرض و غایت، فلاسفی بھی بتاتی ہے۔ (1)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲﴾

کیا یہ بات لوگوں کے لیے باعثِ تعجّب ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک شخص کی طرف وحی بھیجی کہ وہ غلط طرزِ زندگی والوں کو تباہ کن نتائج سے متنبّہ کر دے اور اہلِ ایمان کو بشارت دے کہ ان کے لیے، ان کے نشوونما دینے والے کے یہاں، شرف اور بلندئ مدارج بھی ہیں اور مراحلِ زندگی میں سبقت بھی۔ اس کے باوجود کفّار یہ کہتے ہیں کہ یہ رسول صریحاً جھوٹا ہے۔ (2)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ مَا مِنۡ

تمہارا نشوونما دینے والا، اللہ ہے جس نے کائنات کو چھے Eras میں پیدا کیا (الاعراف 54:7، ہود 7:11،

شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ‌ؕ ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۝٣

الفرقان 59:25، السجدۃ 4:32، قٓ 30:50، الحدید 4:57) پھراس کے کنٹرول پر اپنی گرفت مضبوط ومحکم کرلی۔ وہی تدبیرِ امور کرتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر، کوئی کسی کے ساتھ گواہی کے لیے کھڑا ہونے والا نہیں۔ یہی ہے اللہ، تمہیں نقطۂ آغاز سے نشوونما دیتے ہوئے تکمیل تک پہنچانے والا۔ تم اُسی کی محکومیّت اختیار کیے رہو۔ کیا تم غور وفکر نہیں کرتے؟ (3)

اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا‌ ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا‌ ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَـلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ‏ ۝٤

تم سب کو اُسی کے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ یہ اللہ کا پختہ وسچّا وعدہ ہے۔ وہی تخلیق کی ابتدا کرتا ہے، پھر اسے زندگی کے مختلف مراحل اور Phases سے گزارتا ہے تاکہ جن لوگوں نے اقدار وحی پر ایمان کے ساتھ صلاحیّت پرور کام بھی کیے ان کو پورا پورا اجر دے (الاحزاب 24:33، سبا 34:3-4، الجاثیۃ 22:45، النّجم 31:53)۔ اور جو کافر ہیں ان کے لیے کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہے کیوں کہ وہ ان اقدار کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ (4)

هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ‌ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰ لِكَ اِلَّا بِالۡحَـقِّ ‌ۚ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۝٥

وہی ہے جس نے سورج کو ذاتی اور چاند کو اکتسابی روشنی کا حامل بنایا اور چاند کی منزلیں مقرّر کیں تاکہ تم اس سے سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرلیا کرو (الانعام 96:6، بنیٓ اسرآئیل 12:17)۔ اللہ نے اسے سرتاسر مبنی برحق اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق

پیدا کیا ہے۔ اللہ، یہ آیات ان لوگوں کے لیے واضح کر کے بیان کرتا ہے جو علم سمجھ سے کام لیں۔ (5)

اِنَّ فِي اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَّقُوۡنَ ۝٦

دن اور رات کے ادل بدل کر وقوع پذیر ہونے اور کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ اللہ نے تخلیق فرمایا ہے ان میں، اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرنے والوں کے لیے حقائق مضمر ہیں جو ان کی توجہ ان کے خالق اور اس کے قوانین کی جانب منعطف کرادیں۔ (6)

اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَاطۡمَاَنُّوۡا بِهَا وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوۡنَ ۝٧

جو لوگ قانونِ مکافات کا سامنا کرنے سے نہیں ڈرتے اور اسی دنیاوی زندگی سے خوش اور مطمئن رہتے ہیں اور جو ہمارے قوانین سے بھی غافل رہتے ہیں۔ (7)

اُولٰٓئِكَ مَاۡوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝٨

یہی وہ لوگ ہیں جن کا، ان کے اعمال کی وجہ سے، ٹھکانا آگ کا جہنّم ہے۔ (8)

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهۡدِيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِاِيۡمَانِهِمۡ‌ۚ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ۝٩

جو لوگ وحیٔ الٰہی پر ایمان لاتے اور صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے والے کام بھی کرتے رہتے ہیں، اُن کا ربّ ان کی رہنمائی ان کے ایمان کے باعث جنّت کے ایسے سدا بہار باغات کی طرف فرمادیتا ہے جن کے زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا ہے اور جن میں زندگی کی نعما اور آسائشیں موجود ہیں۔ (9)

دَعۡوٰىهُمۡ فِيۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ‌ۚ وَاٰخِرُ دَعۡوٰىهُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝١٠ ع 1 10 6

ان میں، ان کی دعا ہوتی ہے: اے ہمارے اللہ! تیری ذات ارفع و بلند ہے اور ان میں ان کی یہ آرزو بھی ہوتی

ہے کہ وہ آفتوں سے محفوظ، امن اور سلامتی سے رہیں اوران کی ذات کی پوری پوری نشوونما اور تکمیل ہوجائے اور آخر میں وہ بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں کہ ستائش و تحسین اللہ کے لیے ہے جو عالم گیر انسانیت کا ربّ ہے اور ہر شئے کی نشوونما کرتے ہوئے اسے تکمیل کی طرف لیے جاتا ہے۔ (10)

وَلَوۡ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسۡتِعۡجَالَهُمۡ بِالۡخَيۡرِ لَقُضِيَ
اِلَيۡهِمۡ اَجَلُهُمۡ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا فِيۡ
طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ۝۱۱

جس طرح انسان، مفادات حاصل کرنے کے لیے عُجلت سے کام لیتا ہے اگر اللہ بھی انسانوں کو ان کی لغزشوں پر سزا دینے میں اسی طرح عُجلت دکھانے لگے تو قصّہ ختم ہوجائے اور ان کا کام تمام ہوجائے مگر عمل اور اس کا نتیجہ مرتّب ہونے تک ہم نے ایک وقفہ رکھا ہے۔ لہٰذا، جو لوگ ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے سے ڈرتے نہیں، ہم انہیں راہ گم کردہ، حیران و سرگرداں چھوڑ دیتے ہیں کہ مہلت کے وقفے سے فائدہ اٹھالیں۔ (11)

وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنۡۢبِهٖۤ اَوۡ قَاعِدًا اَوۡ
قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنۡ لَّمۡ يَدۡعُنَاۤ اِلٰى
ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلۡمُسۡرِفِيۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۲

جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں لیٹے، بیٹھے اور کھڑے یعنی ہر وقت پکارتا ہے۔ جب ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق اس کی تکلیف دور ہوجاتی ہے تو زندگی میں یوں چلنے لگتا ہے کہ جیسے تکلیف پہنچنے پر اس نے ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔ اس طرح ایسے نادانوں کو ان کے اعمال خوشنما بن کر دکھائی دیتے ہیں۔ (12)

وَلَقَدۡ اَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا ۙ وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۳﴾

تم سے پہلے کئی سابقہ اُمتوں کو جب ان کے پاس رسول واضح آیات لے کر آئے اور وہ ایمان نہ لائے اور سرکشی پر اتر آئے، ہم نے ہلاک کر ڈالا۔ مجرمین کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ (13)

ثُمَّ جَعَلۡنٰكُمۡ خَلٰٓئِفَ فِى الۡاَرۡضِ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لِنَنۡظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴﴾

پھر ہم نے ان کے بعد، ان کی جگہ تمہیں آباد کر دیا کہ دیکھیں کہ تم کیا کرتے ہو، تمہاری رَوِشِ زندگی کیسی ہے؟ (14)

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَيۡرِ هٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡهُ ؕ قُلۡ مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَهٗ مِنۡ تِلۡقَآئِ نَفۡسِىۡ ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ ۚ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۵﴾

جب ان کے سامنے ہماری آیات پیش کی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے سے خوف نہیں کھاتے، کہتے ہیں کہ اس قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن لا، یا اِسے تبدیل کر دے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو واضح کر دے کہ مجھے اس کا حق نہیں کہ میں اسے اپنی مرضی سے تبدیل کر دوں۔ میں تو صرف اسی کی اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے نشو ونما دینے والے کی نافرمانی کر کے صحیح راستے سے اِدھر اُدھر ہو جاؤں تو سخت دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (ہود 113:11، القلم 9:68)۔ (15)

قُلۡ لَّوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوۡتُهٗ عَلَيۡكُمۡ وَلَاۤ اَدۡرٰىكُمۡ بِهٖ ۖ فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِيۡكُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کر دے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ میں تمہیں یہ احکامِ وحی پڑھ کر سناتا اور نہ تمہیں ان سے آگاہ ہی کرتا۔ تنزیلی احکام اسی کی

طرف سے ہیں۔ میں نے اپنی طرف سے تالیف نہیں کیے۔ اس سے پہلے میں نے تمہارے درمیان ایک دیانت دارانہ عمر بسر کی ہے۔ کیا تم یہ بات سمجھ نہیں رہے؟ (16)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝١٧

اُس شخص سے بڑھ کر اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا اور کون ہو گا جو اپنی طرف سے بات گھڑ لے اور اللہ سے منسوب کر دے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔ یہ تو جرم ہے۔ یقیناً اس کے یہاں مجرم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ (17)

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝١٨

یہ اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی پرستش و بندگی کرتے ہیں جو انہیں نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان اور کہتے یہ ہیں کہ یہ، اللہ کے یہاں، ان کے سفارشی ہیں۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کیا تم اللہ کو ان سفارشیوں کے متعلّق بتاتے ہو جو اُس ہمہ دان و ہمہ بین کو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں کہیں دکھائی نہیں دیتے۔ یہ جن چیزوں کو اللہ کا ہمسر و مثیل بناتے ہیں، اللہ ان سے بلند اور ماورا ہے۔ (18)

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝١٩

سارے انسان ایک، اُمّت تھے (البقرۃ 213:2) پھر انہوں نے اختلافات پیدا کر لیے۔ اگر پہلے سے اللہ کا قانونِ مہلت نافذ نہ ہوتا تو جن امور میں اختلاف کر رہے ہیں، ان کا فیصلہ کر دیا جاتا۔ (19)

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا

یہ کہتے ہیں کہ اس کے ربّ کی طرف سے اس پر فیصلہ

ع 2 10 7 الۡغَيۡبُ لِلّٰهِ فَانۡتَظِرُوۡا‌ ۚ اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ﴿۲۰﴾

کن حکم کیوں نہیں نازل ہو جاتا۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتادے کہ غیب کا علم تو اللہ کے پاس ہے کہ یہ حکم کب آئے گا۔ تم انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ (20)

وَاِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَةً مِّنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُمۡ
اِذَا لَهُمۡ مَّكۡرٌ فِىۡۤ اٰيَاتِنَا‌ ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسۡرَعُ مَكۡرًا‌ ؕ اِنَّ رُسُلَنَا
يَكۡتُبُوۡنَ مَا تَمۡكُرُوۡنَ ﴿۲۱﴾

تکلیف پہنچنے کے بعد جب ہم انسانوں کو اپنی رحمت کی لذّت سے آشنا کراتے ہیں تو یہ ہماری آیات کے خلاف طرح طرح کی تدبیریں کرنے لگ جاتے ہیں۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتادے اللہ تدبیر سازی میں تم سے بھی زیادہ سریع العمل ہے۔ تم جو تدبیریں کرتے رہتے ہو، ہمارے فرستادے انہیں تحریر میں لاتے جاتے ہیں۔ (21)

هُوَ الَّذِىۡ يُسَيِّرُكُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ‌ ؕ حَتّٰۤى اِذَا كُنۡتُمۡ فِى
الۡفُلۡكِ‌ ۚ وَجَرَيۡنَ بِهِمۡ بِرِيۡحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوۡا بِهَا جَآءَتۡهَا
رِيۡحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الۡمَوۡجُ مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوۡۤا
اَنَّهُمۡ اُحِيۡطَ بِهِمۡ‌ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ
لَئِنۡ اَنۡجَيۡتَنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۲۲﴾

یہ اللہ ہی ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں بھی ہوتے ہو، وہ سمندر میں موافق ہواؤں کے ذریعے تیزی سے چلتی ہیں اور تمہیں اس سے خوشی ہوتی ہے۔ جب آندھی ان کشتیوں کو آلیتی ہے اور ہر طرف سے موجیں انہیں آگھیرتی ہیں تو خیال کرنے لگتے ہیں کہ ان لہروں میں گھِر گئے۔ اُس وقت یہ خلوص دل سے اللہ کو اسی کی اطاعت وفرماں پذیری کرتے ہوئے پکارنے لگتے ہیں کہ اگر تُو نے ہمیں اس آفت سے بچالیا تو ہم یقیناً تیرے شکر گزار اور تیرے قوانین کی پوری پوری اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ (22)

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

پھر جب اللہ انہیں اس آفت سے بچالیتا ہے تو حق --- عدل وانصاف کے برعکس، زمین میں ظلم وزیادتی پر اتر آتے ہیں۔ اے انسانو! تمہاری اس سرکشی وحدود شکنی کا وبال تمہاری جانوں پر ہی پڑے گا۔ سرکشی اور بغاوت سے حاصل ہونے والا یہ سامانِ زیست صرف اِسی دنیاوی زندگی کے لیے ہے۔ پھر تمہیں ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم تمہیں بتادیں گے جو تم کرتے رہے تھے۔ (23)

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ
وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ
اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اس دنیاوی زندگی کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے ہم بلندیوں سے پانی برساتے ہیں تو اس سے زمین کی روئیدگی گھل مل کر نکلی اور گھنی ہوکر اُگی جس سے مویشی اور انسان کھاتے ہیں (طٰہٰ 20:53-54، السّجدۃ 27:32) یہاں تک کہ زمین اس سے مزیّن اور خوشنما ہوگئی اور کھیتی والوں نے خیال کیا کہ وہ اس ساری روئیدگی کے مالک بن گئے ہیں۔ رات یا دن کے وقت، ناگہاں، ہمارا قانون رُوبعمل آیا اور فصلیں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہوگئیں گویا کل تک یہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ غوروفکر کرنے والے لوگوں کے لیے ہم اس طرح اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (24)

وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾

جو چاہے، اللہ اسے توازن بدوش راستے کی طرف رہنمائی کردیتا ہے (الفاتحۃ 1:6) اور اُس گھر کی طرف دعوت دیتا ہے جہاں انسان، خطرات ولغویات سے

محفوظ، امن وسلامتی میں ہوں اور ان کی کوششیں ثمر بار ہوجائیں اور اعتماد وحفاظت سے بلندیوں تک پہنچ جائیں۔(25)

لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝٢٦

یہ نوازشات بلکہ اس سے بھی زیادہ، اُن لوگوں کے لیے ہیں جوحسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرتے ہوئے اپنی سیرت وکردار کے علاوہ معاشرے میں بھی حسن وتوازن پیدا کرتے چلے جائیں۔ ان کے چہروں پر ذلّت چھائے گی اور نہ سیاہی (عَبَس 80:38، القلم 43:68، المعارج 44:70)۔ یہی لوگ اہلِ جنّت ہیں۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔(26)

وَالَّذِيۡنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ ۭ بِمِثۡلِهَا ۙ وَتَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغۡشِيَتۡ وُجُوۡهُهُمۡ قِطَعًا مِّنَ الَّيۡلِ مُظۡلِمًا ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝٢٧

اور جو لوگ معاشرے کا توازن بگاڑنے والے کام کرتے ہیں تو برائی کا بدلہ اُس کی مثل ہے (الشّوریٰ 40:42) اور ان پر ذلّت چھا رہی ہوتی ہے۔ اللہ کے یہاں ان کو بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ گویا ان کے چہرے اس طرح سیاہ ہوتے ہیں کہ رات کی تاریکی کے ایک ٹکڑے نے ان کے چہرے کو سیاہ پوش کردیا ہو۔ یہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہتے ہیں۔(27)

وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا مَكَانَكُمۡ اَنۡتُمۡ وَشُرَكَآؤُكُمۡ ۚ فَزَيَّلۡنَا بَيۡنَهُمۡ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ اِيَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ ۝٢٨

جس دن ہم ان سب کو جمع کرتے ہیں پھر شرک کرنے والوں سے کہتے ہیں تم اور تمہارے شرکاء اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ پھر ہم ان کو الگ الگ کردیتے ہیں اور ان کے شرکاء ان سے کہتے ہیں کہ تم ہماری تو پرستش نہیں

کیا کرتے تھے۔ (28)

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اِنۡ كُنَّا عَنۡ عِبَادَتِكُمۡ لَغٰفِلِيۡنَ ﴿۲۹﴾

ہمیں تو تمہاری پرستش کا علم ہی نہیں تھا۔ اس پر اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان Sufficient witness ہے۔ (29)

النصف

هُنَالِكَ تَبۡلُوۡا كُلُّ نَفۡسٍ مَّاۤ اَسۡلَفَتۡ وَرُدُّوۡۤا اِلَى اللّٰهِ مَوۡلٰٮهُمُ الۡحَـقِّ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۳۰﴾ ع

ع 3 10 8

وہاں ہر شخص نمایاں طور پر دیکھ لیتا ہے جو اس نے اعمال کی صورت میں آگے بھیجا تھا اور ان کا معاملہ اللہ کے قانونِ مکافات کی طرف refer کر دیا جاتا ہے جو انکا حقیقی سر پرست و کارساز ہے۔ جو شرکاء انہوں نے اختراع کر رکھے تھے، سب غائب ہو جاتے ہیں۔ (30)

قُلۡ مَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اَمَّنۡ يَّمۡلِكُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَمَنۡ يُّخۡرِجُ الۡحَـىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَيُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَـىِّ وَمَنۡ يُّدَبِّرُ الۡاَمۡرَ‌ؕ فَسَيَـقُوۡلُوۡنَ اللّٰهُ‌ۚ فَقُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۳۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ ارض و سما سے تمہیں کون رزق عطا کرتا ہے (الجاثیۃ 5:45) یا تمہاری سماعت اور بصارت پر کس کا کنٹرول ہے اور کون بے جان اشیاء سے زندگی کو وجود میں لاتا ہے اور ذی حیات کو موت کی حالت میں لے جاتا ہے (الِ عمرٰن 27:3، الانعام 96:6، الرّوم 19:30) اور کون اشیاء کی منزلِ تکمیل کو سامنے رکھ کر ان کے وجود اور انجام کی تدبیرِ امور کرتا ہے۔ یہ فوراً کہہ دیں گے کہ اللہ۔ تو اِن سے پوچھ کہ پھر تم انسانی دنیا میں اللہ کے قوانین کی کارفرمائی کو کیوں بھول جاتے ہو؟ (31)

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الۡحَـقُّ‌ۚ فَمَاذَا بَعۡدَ الۡحَـقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۖۚ فَاَنّٰى تُصۡرَفُوۡنَ ﴿۳۲﴾

یہ ہے تمہارا نشو و نما دینے والا اللہ، الحق---- حکمت کے تقاضوں کے مطابق اشیاء کو وجود میں لانے والا۔ لہٰذا، حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے؟ تو پھر

کدھر بہکے جاتے ہو؟ (32)

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾

یوں تیرے ربّ کی یہ بات حق ثابت ہوگئی کہ جو لوگ دین سے گریز کی راہیں تلاش کرتے رہتے ہیں، کبھی ایمان نہیں لانے کے۔ (33)

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ہے جو کسی چیز کی ابتداً تخلیق کرے، پھر اسے مختلف مراحل میں سے گزار کر تکمیل تک پہنچائے۔ خود ہی بتادے کہ اللہ ہی ہے جو ہر چیز کی پہلی بار تخلیق کرتا ہے۔ پھر اسے مختلف ادوار میں سلسلۂ گردش سے گزارتے ہوئے، نقطۂ تکمیل تک لے جاتا ہے (یونس10 4:10، النّجم 31:53، البروج 13:85)۔ تم کہاں پھرے جاتے ہو۔ (34)

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٥﴾

ان سے یہ بھی پوچھ کہ تمہارے شریکوں میں سے کون ہے جو حق کی طرف ہدایت دے سکتا ہے؟ یہ کیا جواب دیں گے، خود ہی بتادے کہ صرف اللہ ہی حق کی طرف رہنمائی دے سکتا ہے۔ کیا وہ ہستی جو حق کی طرف رہنمائی دیتی ہے اتّباع کیے جانے کی مستحق ہے یا وہ ہستی جسے خود صحیح راستہ نہ ملے بجُز اس کے کہ اسے صحیح راستے کی طرف رہنمائی کی جائے۔ پھر تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ یہ کیسے فیصلے کرتے ہو؟ (35)

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

ان کی اکثریّت صرف گمان اور قیاس آرائیوں کے پیچھے لگی رہتی ہے۔ حق کے مقابلے میں ظن کوئی فائدہ

نہیں دیا کرتا۔ یقیناً، اللہ کے علم میں ہے جو یہ کرتے رہتے ہیں۔ (36)

وَمَا كَانَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ اَنۡ يُّفۡتَرٰى مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ الۡـكِتٰبِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝

یہ قرآن ایسا نہیں کہ اسے اللہ کے سوا کسی اور ہستی نے مرتّب کیا ہو۔ اس کے برعکس، یہ پہلے سے موجود وحی کی، اپنے عملی نظام سے، تصدیق کرتا ہے اور کتاب کو تفصیل سے بیان کرنے والا ہے جس میں نہ کوئی شک ہے نہ کوئی نفسیاتی الجھن اور یہ عالم گیر انسانیّت کی ربوبیّت کرنے والے کی طرف سے ہے۔ (37)

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ‌ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝

یہ لوگ، کیا یہ کہتے ہیں کہ اس پیغمبر نے اسے اپنی طرف سے بنا لیا ہے؟ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں چیلنج دے دے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس کی مثل ایک سورت ہی بنا لاؤ اور اس کام کے لیے اللہ کو چھوڑ کر جس کو بھی بلا سکتے ہو، بلا لو (البقرۃ 2:23، ہود 11:13، بنیٓ اسرآئیل 88:17)۔ (38)

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا بِعِلۡمِهٖ وَلَمَّا يَاۡتِهِمۡ تَاۡوِيۡلُهٗ‌ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ فَانْظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ ۝

بلکہ جس کے علم کو اپنے احاطہ میں نہیں لا سکتے، اس کو جھٹلا رہے ہیں حال آں کہ ابھی تک اس قرآن کی تاویل یعنی حتمی معنویّت تک ان کی دسترس ہی نہیں ہوئی (النّمل 84:27)۔ انہی کی طرح، ان سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی۔ دیکھ لو، سرکش لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟ (39)

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يُّؤۡمِنُ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّا يُؤۡمِنُ بِهٖ‌ ؕ وَرَبُّكَ

ان میں بعض وہ ہیں جو اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں

4 ع 10 9 اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۴۰﴾

اور کچھ اسے نہیں تسلیم کرتے۔ معاشرے کے نظام کو درہم برہم کر دینے والوں کو اللہ خوب جانتا ہے۔ (40)

وَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلۡ لِّىۡ عَمَلِىۡ وَلَـكُمۡ عَمَلُكُمۡ‌ ۚ اَنۡـتُمۡ بَرِيۡٓـــُٔوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر یہ تیری شخصیّت اور تیری رسالت کو جھٹلا رہے ہیں تو ان سے کہہ دے کہ چلتے جاؤ۔ میں اپنے اعمال کا ذمّہ دار ہوں اور تم اپنے اعمال کے۔ تم میرے اعمال سے لاتعلّق ہو اور میں تمھارے اعمال سے بری الذمّہ۔ (41)

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ‌ ؕ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۲﴾

ان میں سے اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! کچھ ایسے ہیں جو بظاہر تیری طرف کان لگائے رہتے ہیں مگر ان کے دل کہیں اور ہوتے ہیں۔ تو کیا تُو ایسے بہروں کو سنا سکتا ہے گو وہ عقل سے کام نہ لیں؟ (محمد 16:47)۔ (42)

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡظُرُ اِلَيۡكَ‌ ؕ اَفَاَنۡتَ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۴۳﴾

ان میں کچھ ایسے ہیں جو بظاہر تجھ پر نظریں جمائے رہتے ہیں، لیکن ان کی توجّہ کہیں اور ہوتی ہے۔ اگر وہ بصیرت سے کام ہی نہ لیں تو (الاعراف 198:7) کیا تُو بصیرت کے اندھوں کو راہِ ہدایت دکھا سکتا ہے؟ (43)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظۡلِمُ النَّاسَ شَيۡـــًٔا وَّلٰـكِنَّ النَّاسَ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۴۴﴾

اللہ تو انسانوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا کرتا بلکہ لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم ڈھاتے ہیں۔ (44)

وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ كَاَنۡ لَّمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ﴿۴۵﴾

جس روز اللہ انہیں جمع کرتا ہے تو خیال کرتے ہیں جیسے یہ دنیا میں بس دن کی ایک ساعت بھر رہے ہیں (طٰہٰ 103:20)۔ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ جنھوں نے اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل کا سامنا کرنے کو جھٹلایا، وہ خسارے میں رہے اور وہ ہدایت یافتہ تھے

ہی نہیں۔ (45)

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ۝٤٦

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان لوگوں کے جن غلط اعمال کے بھیانک نتائج کا ہم ان کو خوف دلا رہے ہیں، ان میں کچھ خواہ ہم تجھے ابھی دکھادیں یا تجھے وفات دے دیں اور یہ بعد میں ظہور میں آئیں، اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا (الرّعد 40:13، اَلْمُؤْمِنُوْن 95:23، الزُّخرف 42:43)۔ انہیں ہمارے قانون مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ جو کچھ یہ کر رہے ہیں، ان کا نگران و فیصلہ کرنے والا اللہ ہی ہے۔ (46)

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٤٧

ہر اُمّت کی طرف رسول بھیجا گیا (الرّعد 7:13، الحجر 10:15، النّحل 36:16)۔ لہٰذا، جب ان کی طرف رسول آجاتا تو ان کے معاملات کا فیصلہ عدل سے کیا جاتا اور ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی تھی۔ (47)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤٨

یہ پوچھتے ہیں کہ اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو ہولناک نتائج کی دھمکی کب پوری ہوگی؟ (48)

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝٤٩

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو واضح کر دے کہ ہولناک تباہی میں نہیں لاؤں گا۔ وہ قانونِ مکافات کے مطابق ہی آئے گی۔ میں تو اپنی ذات کے لیے کسی نفع یا نقصان کا اختیار بھی نہیں رکھتا ماسوائے اس کے جو اللہ کے قانون کے مطابق ظہور میں آئے۔ ہر اُمّت کے لیے ایک مدّتِ حیات ہے (الاعراف 34:7، الرّعد 38:13)۔ جب قانونِ مکافات کے مطابق وہ

مدّت پوری ہوجاتی ہے تو وہ اس میں ایک ساعت کی بھی تقدیم و تاخیر نہیں کرسکتی (الحجر 15:5، المؤمنون 23:43، المنافقون 63:11)۔ (49)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٠﴾

ان سے پوچھ کہ دیکھو اگر اللہ رات کو یا دن کے وقت عذاب لے آئے تو تم کیا کرلوگے؟ اس میں مجرموں کے لیے عذاب کی جلدی مچانے کے کیا معنی؟ (50)

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٥١﴾

کیا پھر جب وہ عذاب واقع ہوجائے گا تو تمہیں اس پر یقین آئے گا؟ ہاں، اب وہ عذاب آگیا ہے نا جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے۔ (51)

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾

پھر سرکش و حدود شکن لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اب ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ صرف تمہارے اعمال کی سزا ہے۔ (52)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۚؔ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٣﴾ ع

ع 5 13 10

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تجھ سے بار بار دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ عذاب آنے کی وعید سچ ہے؟ کہہ دے کہ ہاں! بے شک، میرا ربّ اس بات پر شاہد ہے کہ یہ سچ ہے۔ اور تم اللہ کے قوانین کو بے بس کر کے بچ نہیں سکتے۔ (53)

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِیَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٥٤﴾

اور اگر ہر شخص جس نے ظلم کیا ہوگا، روئے زمین کا سب کچھ بھی فدیہ میں دینا چاہے گا تو بھی نہ بچ سکے گا۔ وہ جب عذاب کو دیکھیں گے تو ندامت کو چھپائیں گے۔ ان کے معاملات کا فیصلہ عدل و انصاف سے کیا جائے گا اور ان کی حق تلفی نہیں کی جائے گی۔ (54)

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۵﴾	یہ بات ذہن نشین کرلو کہ ارض وسما---- کائنات میں جو کچھ ہے، اللہ کے زیرِ اقتدار ہے۔ یہ بات بھی سن لو کہ اللہ کا وعدہ حق ہے لیکن اکثریت سمجھتی ہی نہیں۔ (55)
هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۵۶﴾	وہی ہے جو زندگی عطا کرتا اور موت دیتا ہے اور اسی کے قانونِ مکافات کی طرف سب کو رجوع ہونا ہے۔ (56)
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ مَّوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۷﴾	اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے یہ سرچشمۂ عبرت آ گیا جو تمہیں غلط رَوِشِ زندگی کے انجام وعواقب سے متنبّہ کرکے بذریعہ قانون، حکماً روکتا ہے اور نفسیاتی امراض کے لیے شفا اور مومنین کے لیے ہدایت اور سرتا سر رحمت۔ (57)
قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۵۸﴾	تُو ان کو بتا دے کہ یہ اللہ کے فضل اور رحمت سے عطا ہوا ہے۔ تمہیں اس عطا پر مسرّت کا اظہار کرنا چاہیے (الرّعد 36:13)۔ تم زندگی میں جو کچھ جمع کرتے رہتے ہو، یہ اُس سے کہیں بہتر ہے۔ (58)
قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ لَـكُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ فَجَعَلۡتُمۡ مِّنۡهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلۡ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَـكُمۡ اَمۡ عَلَى اللّٰهِ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۹﴾	اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ تم نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ اللہ نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے تم اس میں سے کسی کو حرام اور کسی کو حلال قرار دیتے رہتے ہو۔ ان سے پوچھو کہ کیا اللہ نے اس کے لیے تمہیں اجازت دی ہے (المآئدۃ 87:5، الاعراف 32:7) یا تم خود افترا کرکے اللہ سے منسوب کرتے رہتے ہو؟ (59)

وَمَا ظَنُّ الَّذِیۡنَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ یَوۡمَ
الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ
ع 6 7 11 اَکۡثَرَہُمۡ لَا یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۶۰﴾

جو لوگ اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں، یومِ حساب کے متعلّق کیا سمجھے ہوئے ہیں۔ کیا ان کا محاسبہ نہ ہوگا؟ اِس وقت تو مہلت کا وقفہ انہیں ملا ہوا ہے، اپنے کیے کی تلافی کرلیں۔ اللہ تو انسانوں پر عنایت و کرم فرمانے والا ہے لیکن اکثریّت احسان مندی کے جذبات کا اظہار نہیں کرتی۔ (60)

وَمَا تَکُوۡنُ فِیۡ شَاۡنٍ وَّمَا تَتۡلُوۡا مِنۡہُ مِنۡ قُرۡاٰنٍ وَّلَا
تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیۡکُمۡ شُہُوۡدًا اِذۡ تُفِیۡضُوۡنَ
فِیۡہِ ؕ وَمَا یَعۡزُبُ عَنۡ رَّبِّکَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّۃٍ فِی
الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِکَ وَلَاۤ اَکۡبَرَ
اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۶۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو جس حال میں بھی ہو اور قرآن میں سے کہیں سے بھی قوانین پیش کررہا ہو اور ،تم لوگ جو کام بھی کر رہے ہوں اور کسی کام میں بھی مشغول ومنہمک ہوں، ہم تم سب کے نگران ہوتے ہیں اورارض وسما--- کائنات میں تیرے ربّ سے کوئی ذرّہ برابر چیز بھی پوشیدہ نہیں ہوتی، چھوٹی ہو یا بڑی، سب کا واضح کتابِ قوانین میں اندراج موجود ہے (اٰلِ عمرٰن 5:3، سبا 3:34)۔ (61)

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾ۚۖ

یاد رکھو! جو لوگ اللہ کے دین کے نظام کے رفیق و مددگار و دم ساز ہوتے ہیں، انہیں نہ کوئی خوف ہوتا ہے نہ کسی نوع کا حُزن۔ (62)

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ؕ

وہ وحیٔ الٰہی پر ایمان رکھتے ہیں اور ہر حال میں اللہ کے قوانین سے متمسّک رہتے اور انہیں نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے۔ (63)

لَہُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ ؕ لَا تَبۡدِیۡلَ
لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۶۴﴾ؕ

ان کے لیے دنیاوی زندگی میں اور حیاتِ اُخروی میں بھی خوش حالیوں اور سرفرازیوں کی نوید ہے۔ یہ بہت

بڑی کامیابی Achievement ہے۔ یہ اللہ کے قانون کے مطابق ہے اور اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ (64)

وقف لازم

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان مخالفین کی بغض وعناد کی باتیں تجھے حُزن زدہ نہ کر دیں۔ تمام تر غالب قوّت تو صرف اللہ کی ہے۔ وہ سن رہا جان رہا ہوتا ہے۔ (65)

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾

یاد رکھو! ارض وسما میں جو کچھ بھی ہے، اللہ ہی کی مِلک ہے، اُسی کے زیرِ اقتدار ہے۔ اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر اپنے شرکاء کو پکارتے ہیں، وہ کسی کی اتباع نہیں کر رہے ہوتے۔ یہ ظن وتخمین کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور صرف قیاس آرائیوں پر چلتے ہیں۔ (66)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾

وہی ہے جو تمہارے لیے رات کو وجود میں لایا تاکہ تم اس میں آرام کر سکو اور دن کو کارِ بارِ حیات کے لیے روشن بنایا۔ جو بات کو سنتے سمجھتے ہیں، ان کے لیے ان میں قوانین کی نشانیاں ہیں۔ (67)

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنالیا ہے (البقرۃ 116:2، بنی اسرآئیل 40:17، 111، الکہف 4:18، مریم 35:19، 88)۔ وہ تو ان تصوّرات سے بلند اور ماورا ہے۔ وہ کائناتی نظام کی تشکیل اور Functioning میں کسی کا محتاج نہیں۔ کائنات میں جو کچھ ہے، اسی کے پروگرام کی تکمیل کی خاطر سرگرمِ عمل ہے۔ اللہ کے بیٹا ہونے کی تمہارے پاس کوئی دلیل تو ہے نہیں۔ تو کیا اللہ

کے بارے ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں علم نہیں ہوتا۔ (68)

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿69﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کر دے کہ جو لوگ اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں ان کے اعمال کی کھیتیاں پروان نہ چڑھ سکیں گی۔ (69)

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿70﴾

الثلثة وقف لازم — ع 7 10 12

جس سے یہ لطف اندوز ہو رہے ہیں، صرف اِسی دنیاوی زندگی کا ساز و سامان ہے۔ پھر انہیں ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم انہیں شدید عذاب کا مزہ چکھائیں گے کیوں کہ یہ اقدارِ وحی کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے تھے۔ (70)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿71﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے سرگزشتِ نوح علیہ السّلام کا تذکرہ کیجیے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تمہیں میرا تمہارے درمیان رہنا اور اللہ کی آیات کی یاد دہانی و باز آفرینی ناگوار گزرتی ہے تو میرا کوئی نقصان نہیں۔ میں تو اللہ کے قوانین پر بھروسا کرتا ہوں۔ تم اور تمہارے شرکاء اپنا طرزِ عمل و ارادہ Course of action پختہ بنالو کہ پھر تمہیں اپنے فیصلے میں شبہ و ابہام نہ رہے۔ پھر میرے خلاف اپنی تدبیریں کر گزرو اور مجھے قطعی مہلت نہ دو۔ (71)

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿72﴾

اور اگر تم مخالفت چھوڑ کر موافقت پیدا کر لو If you desist from opposition تو میں اس کے لیے تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو صرف اللہ کے

یہاں ہے۔ مجھے تو حکم ہے کہ میں اسی کے قوانین کے سامنے اپنی شخصیّت کو جھکائے رکھوں۔ (72)

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

سو، انہوں نے نوح علیہ السّلام کی شخصیّت و رسالت کو جھٹلایا۔ ہم نے انہیں اور ان کے ساتھ جو کشتی میں تھے، بچالیا اور جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے تھے، انہیں غرق کر دیا اور ان کی جگہ نجات پانے والوں کو آباد کر دیا۔ غور کرو جن کو ان کے غلط طرزِ زندگی پر متنبّہ کیا گیا تھا، انہوں نے پروانہ کی۔ ان کا کیسا انجام ہوا۔ (73)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

پھر نوح علیہ السّلام کے بعد ہم نے کئی رسول اُن کی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے۔ وہ ان کے پاس واضح احکامات لے کر آئے لیکن وہ انہیں تسلیم کرنے والے نہ تھے کیونکہ وہ انہیں پہلے سے ہی جھٹلاتے چلے آرہے تھے۔ حد سے تجاوز کرنے والوں کے دلوں کو ہم اس طرح مہر بند کر دیا کرتے ہیں۔ (74)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝

پھر ان کے بعد ہم نے موسٰی اور ہارون علیہما السّلام کو اپنی آیات دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔ انہوں نے ان سے سرکشی اختیار کی اور اکڑ گئے۔ وہ تھی ہی مجرموں کی قوم۔ (75)

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

جب انہیں ہماری طرف سے مبنی برحق نظامِ حیات دیا گیا تو کہنے لگے کہ یہ تو صریحاً باطل نظام ہے۔ (76)

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝

موسٰی علیہ السّلام نے کہا کہ جب تمہارے پاس مبنی برحق نظام آگیا ہے تو اُس کے متعلّق ایسی باتیں کرتے ہو؟

کیا یہ باطل نظام ہے؟ جھوٹے لوگ کبھی پنپ نہیں سکتے، فلاح نہیں پا سکتے۔ (77)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

کہنے لگے کہ کیا تُو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہمیں اُس مسلک سے جس پر ہم نے اپنے آبا کو چلتے ہوئے پایا ہے، موڑ کر کسی اور طرف لگا دے اور سرزمین میں تم دونوں کی حکومت قائم ہو جائے؟ ہم، تم دونوں کی کوئی بات نہیں ماننے کے۔ (78)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝

فرعون نے حکم دیا کہ میرے پاس سب ماہر جادوگر لائے جائیں۔ (79)

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝

جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ علیہ السّلام نے انہیں کہا کہ تم پیش کرو جو تم دکھانا چاہتے ہو۔ (80)

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

جب انہوں نے اپنا کام دکھایا تو موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ جو چیز تم لائے ہو، محض شعبدہ بازی ہے۔ اللہ اسے باطل کر دکھائے گا۔ اللہ کے نزدیک معاشرے کا نظام درہم برہم کرنے والوں کے کام سنور نہیں سکتے۔ (81)

ع 12 8 13 وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

اللہ، اپنے قوانین کے مطابق حق پر مبنی نظام کو حق ثابت کر دکھاتا ہے خواہ استحصال کرنے والوں Exploiters کو یہ بات کتنی ہی ناگوار گزرے (الانفال 8:7-8)۔ (82)

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰي خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

موسیٰ علیہ السّلام پر ان کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا کوئی اس خوف سے ایمان نہ لایا کہ فرعون اور اس کے سردار انہیں کہیں مصائب میں مبتلا نہ کر دیں۔ بلاشبہ،

فرعون سرزمین میں بڑا سرکش بنا ہوا تھا اور وہ تھا ہی حدود فراموش۔ (83)

وَقَالَ مُوۡسٰى يٰقَوۡمِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰهِ فَعَلَيۡهِ تَوَكَّلُوۡۤا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِيۡنَ۝

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اس کے قوانین کے آگے اپنے آپ کو جھکا لیا Surrender کر دیا ہے تو صرف اسی کے قوانین پر ہی بھروسا رکھا کرو۔ (84)

فَقَالُوۡا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ۝

انہوں نے اعتراف کیا کہ ہم اللہ پر ہی بھروسا کرتے ہیں اور التجا کی کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہمیں ان ظالموں کا تختۂ مشق نہ بننے دینا۔ (85)

وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ۝

اور اپنی رحمت سے ہمیں قومِ کفّار سے بچائے رکھیے۔ (86)

وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰى وَاَخِيۡهِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِكُمَا بِمِصۡرَ بُيُوۡتًا وَّاجۡعَلُوۡا بُيُوۡتَكُمۡ قِبۡلَةً وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ۝

ہم نے موسیٰ علیہ السّلام اور اس کے بھائی کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ تم دونوں، اپنی قوم کے لیے شہر مصر کو اپنے قیام کے لیے موافق و سازگار بناؤ اور اپنے گھروں کو اپنی تحریک اور توجّہات کا مرکز بنالو اور وہیں سے صلوٰۃ----- دین کے نظام کی ابتدا کردو اور مومنین کو اس محنت اور جِدّ وجُہد کے ثمرات کی بشارت دے دو۔ (87)

وَقَالَ مُوۡسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَيۡتَ فِرۡعَوۡنَ وَمَلَاَهٗ زِيۡنَةً وَّ اَمۡوَالًا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِكَ ۚ رَبَّنَا اطۡمِسۡ عَلٰٓى اَمۡوَالِهِمۡ وَاشۡدُدۡ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡا حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ۝

اور موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا اے ہمارے نشوونما دینے والے! تُو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دنیاوی زندگی میں مال و دولت اور شان و شوکت کی چیزیں کیا اس لیے دی ہیں کہ وہ اس سے لوگوں کو تیرے دین کے راستے سے بہکائیں؟ اے ہمارے

قَالَ قَدۡ اُجِيۡبَتۡ دَّعۡوَتُكُمَا فَاسۡتَقِيۡمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيۡلَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾

ربّ! اِن کے مال دولت کو نیست و نابود کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے۔ جب تک یہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں یہ کبھی ایمان لانے والے نہیں۔ (88)

اللہ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا کو شرفِ قبولیّت مل چکا۔ لہٰذا، اپنے نظامِ فکر پر مستحکم رہنا اور ان جاہلوں کے مسلک کی اتّباع ہرگز نہ کرنا۔ (89)

وَجٰوَزۡنَا بِبَنِيۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ وَجُنُوۡدُهٗ بَغۡيًا وَّعَدۡوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدۡرَكَهُ الۡغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيۡٓ اٰمَنَتۡ بِهٖ بَنُوۡٓا اِسۡرَآءِيۡلَ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۹۰﴾

ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اتار دیا۔ فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور عداوت کے جلو میں ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ جب وہ غرق ہونے کے قریب پہنچا تو پکار اُٹھا کہ میں ایمان لایا۔ بے شک جس پر بنی اسرائیل ایمان لائی ہے اس کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں ہے۔ اور میں اس کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے والوں میں شامل ہوتا ہوں۔ (90)

آٰلۡـٰٔنَ وَقَدۡ عَصَيۡتَ قَبۡلُ وَكُنۡتَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۹۱﴾

اللہ نے فرمایا اب، اس مرحلے پر ایمان لاتے ہو۔ اس سے پہلے نافرمانی پر تُلے رہے اور معاشرے کے حسن و توازن کو درہم برہم کرنے والوں میں شامل رہے۔ (91)

فَالۡيَوۡمَ نُنَجِّيۡكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوۡنَ لِمَنۡ خَلۡفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ عَنۡ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوۡنَ ﴿۹۲﴾ ع 9 10 14

آج کے دن سے ہم تمہاری لاش کو بلند ساحلی جگہ پر پھینک کر محفوظ رکھتے ہیں تاکہ تُو بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے عبرت کا نشان بنا رہے۔ بے شک لوگوں کی اکثریّت ہماری آیات سے غفلت برتتی رہتی ہے۔ (92)

وَلَقَدۡ بَوَّاۡنَا بَنِيۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ مُبَوَّاَ صِدۡقٍ وَّرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو توانائیوں اور Potentialities

الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ﴿۹۳﴾	سے معمور سرزمین میں ٹھیرایا اور عمدہ رزق عطا کیا لیکن وہ، وحی کی وساطت سے علم آجانے کے باوجود، اختلافات پیدا کرتے رہے۔ تیرا ربّ قیامت کے دن اُن کے مابین فیصلہ فرمادے گا۔ (93)
فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ﴿۹۴﴾	اے مخاطب! اگر تجھے ہماری طرف سے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وساطت سے نازل کردہ قرآن کے بارے میں کوئی شک یا التباس محسوس ہوتو تُو اُن یہود ونصارٰی سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے اپنی کتابوں کو پڑھتے پڑھاتے ہیں کہ کتبِ سماوی کی وحی کی بنیادی تعلیم ایک ہی ہے۔ حق، بذریعہ وحی تیرے ربّ کی طرف سے تیرے پاس آچکا لہٰذا، جھگڑا یا شک کرنے والوں میں سے نہ ہوجانا۔ (94)
وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴿۹۵﴾	اور نہ ان لوگوں میں شامل ہونا جو اللہ کی آیات کی تکذیب کرتے رہتے ہیں کہ اس طرح تُو بھی نقصان اٹھانے والوں میں ہوجائے گا۔ (95)
اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴿۹۶﴾	جن لوگوں پر تیرے ربّ کی بات حق ثابت ہوگئی، وہ ایمان نہ لائیں گے (یونس33:10)۔ (96)
وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ﴿۹۷﴾	خواہ، ان کے پاس ایسے سب نتائج جو انسان کی توجّہ اللہ اور اس کے قوانین کی طرف منعطف کرادیتے ہیں، محسوس شکل میں سامنے آجائیں، یہاں تک کہ عذاب کو بھی اپنے سامنے دیکھ لیں۔ (97)
فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ	سوائے قومِ یونس کے کیوں کوئی بستی ایسی نہ ہوئی جو

یُوْنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ ﴿۹۸﴾

ایمان لاتی اوراس کا ایمان لانا اس کے لیے منفعتوں کا موجب بنتا۔ جب قومِ یونس ایمان لائی تو ہم نے اس پر سے اس دنیوی زندگی کا ذلّت آمیز عذاب ہٹا دیا اور انہیں اس زندگی کی مدّت کے لیے سامانِ زیست سے بہرہ ور فرمایا (الصّٰفّٰت 37:148)۔(98)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۹۹﴾

اگر تیرے ربّ کی مشیّت جبر پر مبنی ہوتی تو زمین پر سب کے سب لوگ ایمان لے آتے۔ تو کیا، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو لوگوں کو مجبور کرنا چاہتا ہے کہ وہ مومن بن جائیں (البقرۃ 2:256)۔(99)

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کسی انسان کا ایمان اُس وقت تک ایمان نہیں قرار دیا جا سکتا جب تک وہ اللہ کے قانون کے مطابق Reason اور Free will سے ایمان نہ لائے۔ جو لوگ Reason سے کام نہیں لیتے ان پر حقائق Vague اور Obscure رہتے ہیں (الانعام 6:126، یونس 10:39)۔(100)

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے کہہ دے کہ زمین اور بلندیوں میں جو کچھ ہے، اسے دیکھو اور غور وفکر کرو۔ ہر چیز قوانین کے مطابق چل رہی ہے۔ کسی کو Warn کرنے کے ضرورت ہی نہیں۔ مگر انسانی دنیا میں اختیار وارادہ کی آزادی کے حامل جو لوگ اقدارِ وحی پر ایمان ہی نہ لائیں، اُن کے لیے حق نما نشانیاں اور Warn کرنے والے بیکار ہیں (البقرۃ 2:6)۔(101)

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

تو کیا یہ اُن پُر مصائب ادوار کے منتظر ہیں جو ان سے پہلے کی اُمّتوں پر گزر چکے ہیں۔ انہیں بتادے کہ پھر منتظر رہو، میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (ہود 93:11)۔ (102)

ع 10 11 15

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

ایسے حالات میں حسبِ سابق، ہم اپنے رسولوں اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو بچا لیا کرتے تھے۔ مومنین کو حفاظت میں لے لینا ہم پر واجب ہے (الرّوم 47:30، المجادلۃ 21:58)۔ (103)

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

ان سے پوچھ کہ اے لوگو! اگر تمہیں میرے دین کے بارے میں کوئی شک اشتباہ ہے تو جان لو کہ تم اللہ کو چھوڑ کر جن ہستیوں کی پرستش کرتے ہو، میں ان کی محکومیّت واطاعت نہیں کرتا بلکہ میں تو اُس اللہ کی محکومیّت اختیار کیے ہوئے ہوں جو تمہیں موت دیتا ہے۔ اور مجھے حکم ہے کہ مومنین میں شامل رہوں۔ (104)

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾

اور اپنی پوری شخصیّت کو اُس دین پر قائم رکھوں جو تمام غیر اللہ رَوِش و اعتقادات سے کٹ کر صرف اللہ کے قوانین واقدار پر مبنی ہے اور اللہ کی اطاعت میں اللہ کے سوا کسی اور ہستی کو شریک نہ کروں۔ (105)

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

اور اے انسان! تُو اللہ کے سوا کسی کو نہ پکار جو نہ تو تجھے فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ اگر تُو نے ایسا کیا تو اُس صورت میں قانون شکنوں میں شامل ہوجائے گا۔ (106)

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

اگر تجھے اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق کوئی تکلیف پہنچے تو سوائے اُس کے اور کوئی ہٹانے والا نہیں۔ اور اگر وہ

عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۰۷﴾

تمہیں شرف و برتری عطا کرنے کا ارادہ کرے تو کوئی اس کے فضل کو رد کرنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں کو اپنی مشیّت، قانون کے مطابق اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ اور وہ حفاظت اور سامانِ نشوونما عطا فرمانے والا ہے۔ (107)

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ‌ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ‌ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا‌ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍ ؕ ﴿۱۰۸﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بتادے کہ اے انسانو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق، پیغامِ وحی آچکا۔ جو کوئی اس سے ہدایت حاصل کرتا ہے تو وہ اپنی ذات کے فائدے کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی سیدھی راہ سے ہٹ جاتا ہے تو اس گمراہی کا نقصان اس کی ذات پر ہی پڑتا ہے۔ میں تمہاری طرف سے ذمّے دار اور جواب دہ تو نہیں ہوں۔ (108)

ع 11 6 16 وَاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰۤى اِلَيۡكَ وَاصۡبِرۡ حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ ‌ۖۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۱۰۹﴾

تُو اسی کا اتباع کیے جا جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اور اپنے نصب العین کے حصول کے لیے استقامت سے مصروفِ عمل رہ، یہاں تک کہ اللہ تمہارے اور دین کے مخالفین کے مابین فیصلہ فرمادے۔ فیصلہ کرنے والوں میں وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ (109)

آیاتہا ۱۲۳ (۱۱) سُوۡرَةُ هُوۡدٍ رکوعاتہا ۱۰

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الۤرٰ‌ ۚ كِتٰبٌ اُحۡكِمَتۡ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍ ۙ ﴿۱﴾

اللہ، رحیم وعلیم کا ارشاد ہے کہ یہ کتاب، قرآن ہے جس کی آیات کو محکم بنایا گیا ہے (آلِ عمران 7:3) اور انہیں اُس خبیر ہستی کی طرف سے واضح کرکے بیان کیا گیا ہے جو ان آیات کی غرض وغایت، فلاسفی The why

of it بھی بتاتی ہے۔ (1)

أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّا ٱللَّهَ ۚ إِنَّنِى لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ﴿٢﴾

کہ تم اللہ کے سوا کسی کی محکومیّت اور اطاعت اختیار نہ کرو۔ میں اُسی کی طرف سے تمہیں غلط طرزِ زندگی کے بھیانک نتائج سے آگاہ کرنے والا اور صالح اعمال کے اچھے ثمرات کی خوش خبری دینے والا ہوں۔ (2)

وَأَنِ ٱسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَٰعًا حَسَنًا
إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِى فَضْلٍ فَضْلَهُۥ ۖ وَإِن
تَوَلَّوْا فَإِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ﴿٣﴾

اور یہ کہ تم اپنے ربّ سے ممکنہ لغزشوں کے مُضر اثرات سے حفاظت طلب کرتے اور اسی کے قانون کی طرف رجوع کیے رہو۔ تمہیں ایک مقرّرہ مدّت تک متوازن سامانِ پرورش عنائت فرمائے گا اور ہر صاحبِ فضیلت کو زندگی کی عنایات سے نوازے گا۔ اور اگر تم اس کے قوانین سے روگردانی کروگے تو میں تمہارے لیے بڑے دن--- قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (3)

إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤﴾

تمہیں اللہ کے قانونِ مکافات کی طرف ہی رجوع ہونا ہے۔ اس کی ازلی ابدی قدرت ہر معاملے کو محیط ہے۔ (4)

أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ
يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُۥ
عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿٥﴾

غور کرو کہ لوگ ظاہری اور باطنی Dual شخصیّت بنائے رہتے ہیں تاکہ اُس سے اپنی باطنی شخصیّت کو مخفی رکھیں۔ دیکھو! جب یہ اپنی حقیقی باطنی شخصیّت کو یوں چھپاتے ہیں تو In Actual life جسے یہ چھپائیں یا Behaviour میں Manifest رکھیں، وہ اسے جان رہا ہوتا ہے۔ وہ تو سینوں میں مستور باتوں کا علم بھی رکھنے والا ہے (نوح 7:71)۔ (5)

الجزء 12

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶﴾

زمین پر چلنے والے ہر متنفّس کے رزق کی ذمّہ داری صرف اللہ پر ہے (العنکبوت 60:29)۔ وہ جانتا ہے کہ کب تک اسے ایک عارضی جائے قرار تک رہنا ہے اور کب اُسے اگلی سٹیج تک بڑھ جانا ہے اور ہر سطح زندگی پر اسے کس نوع کی Nutrition کی ضرورت ہوتی ہے اور ہر سطح پر اس کی نشو ونما اور حفاظت کے تقاضے کیا ہیں (الانعام 98:6، الرّحمٰن 29:55)۔ یہ امر واضح قوانین میں موجود ہے (الانعام 152:6، حٰمٓ اَلسّجدة 10:41)۔ (6)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾

وہی ہے جس نے سلسلۂ ارض وسما کو چھ Eras میں پیدا کیا (الاعراف 54:7، یونس 3:10، الفرقان 59:25، اَلسّجدة 4:32، قٓ 38:50، الحدید 4:57) اور اس کا کنٹرول، تخلیقِ حیات میں معاون عُنصر، پانی پر ہے (الانبیاء 30:21)۔ یہ سارا سلسلۂ تخلیق اِس مقصد کے لیے ہے کہ اِس سے اُس بات کی نمود ہو جائے کہ تم میں سے کون حسن کارانہ انداز سے اعمالِ زندگی انجام دیتا ہے (الملک 2:67)۔ اور (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) اگر تُو انہیں کہے کہ تم موت کے بعد ضرور اٹھائے جاتے ہو تو ان میں سے اقدارِ وحی سے انکار کرنے والے ضرور کہتے ہیں کہ یہ صریحاً جھوٹ ہے (الانعام 29:6)۔ (7)

وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ
ع 1 8 1 مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۠ ٨

اگر ہم اِن سے عذاب کو تھوڑی سی مدّت کے لیے مؤخّر کردیں تو یہ کہیں گے کہ کس نے اسے روک دیا۔ توجّہ سے یہ بات سن لو کہ جس دن یہ عذاب اُن کو آلے گا تو وہ عذاب جس کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے، ان سے ٹلے گا نہیں اور وہ انہیں گھیر لے گا۔ (8)

وَلَىِٕنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ
لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ٩

جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں اور پھر اس سے اس رحمت کو واپس لے لیتے ہیں تو وہ ناشکرا اور مایوس ہوجاتا ہے۔ (9)

وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ
السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۙ ١٠

اور جب ہم اسے کسی تکلیف کے بعد جو اسے پہنچے، نعمتوں سے لطف اندوز کراتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ بس اب مجھ سے ساری تکلیفیں جاتی رہیں۔ بے شک یہ اِتراتا ہے اور اپنے ذاتی کے بجائے، اضافی جوہروں پر ناز کرنے لگ جاتا ہے۔ (10)

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰۤىِٕكَ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ١١

البتہ جو لوگ صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں اور اپنے نصب العین کے حصول کے لیے استقامت اور ثابت قدمی سے مسلسل مصروفِ عمل رہتے ہیں اُن کے لیے حفاظت اور بڑا اجر ہے۔ (11)

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآىِٕقٌۢ بِهٖ
صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ
مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ ١٢

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ امرِ محال ہے کہ تُو ان کے اس کہنے پر کہ "اِس شخص پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اترا اور اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا"، تنگ دل ہو کر وحی کے کچھ حصّے کا ابلاغ Communication ترک

کر دے۔ ایسا ہرگز نہیں۔ تُو ایسا نہیں کرے گا۔ تُو تو مکافاتِ عمل سے متنبّہ کرنے والا ہے۔ اللہ ہر شے کا نگران ہے اور ہر شے اس کے حکم، قانون پر بھروسا اور اعتماد کر سکتی ہے۔ (12)

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ
مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن
كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٣﴾

یا یہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے یہ قرآن اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ اِن کو چیلنج دے دے کہ تم اِس قرآن جیسی دس سورتیں ہی بنا لاؤ۔ اگر تم اپنی بات میں سچّے ہو تو اس کام کے لیے، اللہ کو چھوڑ کر جس کسی کو بھی بلا سکتے ہو، بلا لو (البقرۃ 2:23، یونس 10:38)۔ (13)

فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ
وَأَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٤﴾

اگر یہ تمہارا چیلنج قبول نہ کریں تو یہ اس حقیقت کو جان لیں کہ یہ ضابطۂ قوانین اللہ کے علمِ ذاتی سے نازل ہوا ہے اور اس کے سوا اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ تو تم اس کے قوانین کے آگے اپنے آپ کو surrender کرتے ہو کیا؟ (14)

مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ
أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿١٥﴾

جو کوئی اِس دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کا طلب گار ہے تو ہم یہیں ان کے اعمال کا بدل پورا پورا دے دیتے ہیں اور ان کے حق میں سے کمی نہیں کی جاتی (النّساء 4:134)۔ (15)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ
مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾

ایسے لوگوں کے لیے حیاتِ اُخروی میں سوائے نارِ جہنّم کے اور کچھ نہ ہوگا۔ جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا، وہ

اکارت گیا۔ جو کام یہ کر رہے ہیں، یہ رائیگاں جا رہے ہیں۔ (16)

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ
وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ
مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾

بھلا وہ شخص جو اپنے ربّ کی طرف سے عطا ہونے والے کھلے کھلے حقائق کے حامل اس قرآن پر ہے اور اس کی پیروی بھی کرتا ہے، اس پیروی کے نتائج کی عملی شہادت بھی دیتا ہے اور اس سے پہلے، موسیٰ علیہ السّلام کو ملنے والی کتاب بھی اس کے لیے رہنمائی اور سرچشمہ رحمت ہے تو یہی لوگ ہیں جو اس قرآن پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ ان میں سے کوئی گروہ اس کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے تو ان کے لیے مَوعُود نارِ جہنّم ہوگی۔ تو اے مخاطب! تجھے اس میں کسی تَرَدُّد یا شک میں نہ پڑنا چاہیے۔ یہ یقیناً تیرے ربّ کی طرف سے ٹھوس صداقت solid truth ہے لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے۔ (17)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ
يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ
كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾

اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کی نشوونما کا نقصان کرنے والا اور کون ہوگا جو اللہ سے جھوٹ منسوب کرے؟ ایسے لوگ اپنے ربّ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں اور گواہی دینے والے کہتے ہیں کہ یہی ہیں وہ لوگ جو اپنے ربّ کے بارے میں جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔ یاد رکھو! اپنی ذات کا نقصان کر لینے والوں پر اللہ کی لعنت؛ وہ اللہ کی طرف سے انسانیت ساز نعما اور

شادابیوں سے محروم ہو گئے۔ (18)

الَّذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۝۱۹

یہی لوگ ہیں جو لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف نہیں آنے دیتے اور نظامِ حیات میں ناہمواریاں اور ٹیڑھیں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور یوم ِ آخرت یعنی یوم ِ مکافاتِ عمل کو تسلیم نہیں کرتے۔ (19)

اُولٰٓئِكَ لَمۡ يَكُوۡنُوۡا مُعۡجِزِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ اَوۡلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الۡعَذَابُ ؕ مَا كَانُوۡا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ السَّمۡعَ وَمَا كَانُوۡا يُبۡصِرُوۡنَ ۝۲۰

وقف لازم

یہ لوگ سرزمین میں بچ نہیں سکیں گے اور نہ ہی اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار ہوگا۔ ان کے لیے دوگنا عذاب ہوگا۔ ان میں حق بات سننے کی سکت نہیں رہی تھی نہ ہی یہ بصیرت سے کام لیتے تھے۔ (20)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۝۲۱

یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی ذات کی نشوونما کا نقصان کرلیا اور جو جھوٹ وہ تراشا کرتے تھے، ان سے غائب ہوگیا۔ (21)

لَا جَرَمَ اَنَّهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ هُمُ الۡاَخۡسَرُوۡنَ ۝۲۲

حق یہ ہے کہ یہی لوگ اُخروی زندگی میں نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔ (22)

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخۡبَتُوۡۤا اِلٰى رَبِّهِمۡ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝۲۳

جن لوگوں نے اقدارِ وحی کو تسلیم کیا اور صلاحیت پرور کام کرتے رہے اور اپنے ربّ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رہے، یہی اہلِ جنّت ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہتے ہیں۔ (23)

مَثَلُ الۡفَرِيۡقَيۡنِ كَالۡاَعۡمٰى وَالۡاَصَمِّ وَالۡبَصِيۡرِ وَالسَّمِيۡعِ ؕ هَلۡ يَسۡتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۝۲۴ ع

ع 2 16 2

ان دونو گروہوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک بصارت و سماعت کے باوجود اندھا اور بہرہ ہے اور دوسرا سماعت و بصارت کی صلاحیتوں سے کام لینے والا ہے۔ کیا یہ

دونو گروہ ایک جیسے ہیں؟ (الرّعد 16:13، فاطر 19:35)۔تم سوچتے سمجھتے کیوں نہیں۔(24)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۙ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾

اور ہم نے نوح علیہ السّلام کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ میں تمہارے لیے واضح انداز میں قانونِ مکافاتِ عمل سے متنبہ کرنے والا ہوں۔(25)

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾

کہ اللہ کے سوا کسی کی محکومیّت اختیار نہ کرو۔ ورنہ مجھے تمہارے بارے میں دردانگیز دن کے عذاب کا ڈر ہے۔(26)

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِىَ الرَّاْىِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

اس کی قوم میں سے دین کی اقدار کو تسلیم نہ کرنے والے سرکردہ لوگ کہنے لگے کہ تُو تو ہمیں، ہم جیسا ایک انسان ہی دکھائی دیتا ہے اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ تیری اتّباع تو ہمارے معاشرے کے صرف رذیل اور پست درجے کے لوگ ہی کررہے ہیں اور ہم اپنے اوپر تیری کوئی فضیلت اور برتری بھی نہیں دیکھتے بلکہ ایک جھوٹا آدمی سمجھتے ہیں۔(27)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾

نوح علیہ السّلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم غور کرو کہ اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے دیے گئے واضح قوانین پر ہوں اور مجھے اُس نے اپنے یہاں سے اپنی رحمت سے نوازا ہے تو تمہیں ایسے واضح دلائل بھی صاف دکھائی نہیں دے رہے۔ تو کیا ہم زبردستی یہ قوانین تمہارے گلے منڈھ سکتے ہیں جن کی تم بادلِ

نخواستہ پیروی کرو؟ (28)

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ
وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ
اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝۲۹

اے میرے برادرانِ قوم! میں اس فریضے کے عوض تم سے کسی مال و دولت کا طالب نہیں (الشعراء 109:26)۔ میرا اجر تو صرف اللہ کے یہاں ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، میں اُن کو اپنے پاس سے حقیر سمجھ کر نہیں نکال سکتا (الانعام 52:6، الکھف 28:18)۔ یہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں۔ لیکن تم تو مجھے ایک جاہل قوم نظر آتی ہو۔ (29)

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ ۝۳۰

اے برادرانِ قوم! اگر میں انہیں حقیر جان کر اپنے یہاں سے نکال دوں تو مجھے اللہ سے کون بچائے گا۔ تم سمجھتے کیوں نہیں؟ (30)

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ
لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ
اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۱

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کے متعلّق جنہیں تم اپنی نگاہوں میں حقیر سمجھتے ہو، یہ کہتا ہوں کہ اللہ انہیں شرف و برتری عطا نہیں کرے گا۔ جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے، اللہ کو اس کا خوب علم ہے۔ اگر میں بھی ان کے متعلّق تم جیسا سوچوں تو میں بھی اپنی ذات کا نقصان کر لینے والوں میں سے ہوں گا۔ (31)

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا

کہنے لگے کہ اے نوح علیہ السّلام! تُو ہم سے حد سے

تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

زیادہ بحث تکرار کر چکا۔ اگر تُو اپنی باتوں میں سچّا ہے تو جس چیز سے تو ہمیں ڈراتا دھمکاتا رہتا ہے، اُسے لے آ۔ (32)

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾

نوح علیہ السّلام نے جواب دیا کہ اللہ اسے لے آئے گا جب وہ چاہے گا اور تم اس سے بچ نہ سکو گے۔ (33)

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۟ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؕ﴿۳۴﴾

اگر اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق تمہیں ہلاک ہی ہونا ہے تو میرا تمہاری خیرخواہی کرنے کا ارادہ تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ وہی تمہارا ربّ ہے اور اسی کے Law of accountability کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ (34)

3 11 3 اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾

کیا یہ کہتے ہیں پیغمبر نے اس وحی کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ انہیں بتا دے کہ اگر میں نے اسے اختراع کیا ہو تو میرا جرم مجھ پر ہی ہوگا البتہ میں اس جرم سے جو تم کر رہے ہو، بری الذمہ ہوں۔ (35)

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

اور نوح علیہ السّلام کو بذریعہ وحی مطلع کیا گیا کہ تمہاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے، ان کے سوا اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ لہٰذا، جو کچھ یہ کر رہے ہیں اس سے تو ان کی خاطر دل گرفتہ وغمناک نہ ہو۔ (36)

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور ہماری رہنمائی کے مطابق، ہمارے رُوبرُو، ایک کشتی بناؤ اور ان سرکش لوگوں کے متعلّق ہمیں کچھ نہ کہنا۔ یہ یقیناً غرق ہو کے رہیں گے۔ (37)

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۟ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ؕ ﴿۳۸﴾

نوحؑ نے کشتی تیار کرنی شروع کر دی تو جب اُس کی قوم کے سردار اُس کے پاس سے گزرتے تو اُس کا تمسخر اڑاتے۔ تو نوح علیہ السّلام نے کہا کہ اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو جس طرح تم ہم پر ہنستے ہو، اسی طرح ہم بھی تم پر ہنسیں گے۔ (38)

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾

تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ عذاب کس پر آتا ہے جو اسے ذلیل و رُسوا کر دے اور دائمی عذاب کس پر واجب ہوتا ہے؟ (39)

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾

وہ وقت بھی آ گیا جب ہمارا حکم آ پہنچا اور بارش سے وادی میں جمع شدہ پانی تنور کی طرح جوش کے ساتھ اُبل پڑا۔ ہم نے حکم دیا کہ ضرورت کی ہر چیز کے دو دو جوڑے کشتی میں رکھ لو بشمول اپنے اہلِ خانہ اور جو ایمان لائے ہیں ماسوائے ان کے جن کے متعلّق فیصلہ ہو چکا (ہود 11:45، اَلتَّحریم 66:10)۔ اور اس کے ساتھ بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے تھے۔ (40)

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾

اور ہم نے حکم دیا کہ کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ اللہ کے قانون سے ہی یہ چلے گی اور لنگر انداز ہو گی۔ تیرا ربّ حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (41)

قرءۃ حفص بفتح المیم وامالۃ الرآء 12

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۟ وَنَادٰى نُوْحُ ا۟بْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾

اور کشتی ان کو لیے پہاڑ جیسی بلند موجوں میں چلی جا رہی تھی اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا جو لوگوں سے ہٹ کر کسی ایک جگہ میں تھا کہ اے میرے بیٹے! ہمارے

ساتھ کشتی میں سوار ہو جاؤ اور ان اقدارِ وحی سے انکار کرنے والوں کے ساتھ نہ ملو۔ (42)

قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾

اس نے کہا کہ میں پہاڑ پر پناہ لے لوں گا۔ وہ مجھے سیلاب سے بچالے گا۔نوح علیہ السّلام نے جواب میں کہا کہ آج اللہ کے قانونِ مکافات سے بچانے والا کوئی نہیں ما سوائے اُس کے جسے وہ سایۂ رحمت میں لے آئے۔ لہٰذا ،ان دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ بھی دوسروں کے ساتھ ڈوب کر رہ گیا۔ (43)

وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

اللہ کی طرف سے حکم ہوا اے زمین! اپنا پانی جذب کرلے اور اے بارش! تھم جا۔ پانی خشک ہوگیا اور اللہ کا حکم انجام پذیر ہوا اور کشتی کوہِ جُودی پر جا ٹھہری اور سرکش قوم کے لیے زندگی کی نعما اور فضیلتوں سے محرومی اور تباہی کا فرمانِ الٰہی جاری ہوا۔ (44)

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾

نوح علیہ السّلام نے اپنے ربّ کو پکارا اور عرض کی کہ اے میرے ربّ! میرا بیٹا میری آل اولاد میں سے تھا اور میرے اہل کو بچا لینے کا تیرا وعدہ سچا ہے اور تُو سب حاکموں سے بہترین حاکم ہے۔ (45)

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾

اللہ نے فرمایا کہ اے نوح! وہ تیرے اہل میں سے نہیں تھا۔اس کے اعمال اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ نہیں تھے۔جس بات کی حقیقت کا تجھے علم نہیں، اس کے

متعلق مجھ سے مطالبہ ہی نہ کر۔ میں تجھے اس بات سے منع کررہا ہوں تا کہ تُو ان لوگوں میں نہ ہو جائے جو حقیقت سے ناآشنا ہیں۔ (46)

قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝۴۷

نوح علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے ربّ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ ایسی بات کا آپ سے مطالبہ کروں جس کی حقیقت کا مجھے علم نہیں۔اور اگر تُو میرے لیے درگزر اور رحم نہ فرمائے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوجاؤں گا۔ (47)

قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۴۸

اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ اے نوح علیہ السّلام! ہماری طرف سے حفاظت اور سلامتی کے ساتھ کشتی سے اتر پڑو۔تمہارے، اور تمہارے ساتھ دوسرے لوگوں کے لیے استحکام بخش اسبابِ حیات کی فراوانی اور نشوونما ونمودِ ذات کا سامان موجود ہے۔ ہم دوسرے لوگوں کو جو تمہارا ساتھ نہیں دیں گے، سامانِ زندگی تو دیں گے مگر آخر الامر،ان کی نافرمانیوں کے پیشِ نظر، انہیں عذابِ الیم آ پکڑے گا (البقرۃ 2:126، ہود 11:15-16، الشُّوریٰ 42:20)۔ (48)

ع 4/14 4

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝۴۹ ع

معانقة 9 الوقف على فاصبر احسن والبلى 12

(اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم!) یہ غیب کے واقعات ہیں جنہیں ہم تجھے وحی کی وساطت سے بتا رہے ہیں ورنہ اس سے پہلے نہ تُو جانتا تھا نہ تیری قوم کے لوگ۔ تُو اپنے پروگرام پر مسلسل پوری تگ ودو سے مصروف

عمل رہ۔ یقیناً، انجام اُن لوگوں کا اچھا ہے جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے والے ہیں۔ (49)

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝٥٠

اور ہم نے قوم عاد کی طرف اُن کے برادرِ قوم ھود علیہ السّلام کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم! تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ تم صرف الٰہِ باطل تراشنے والے ہو۔ (50)

يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٥١

اے میری قوم کے لوگو! میں تم سے اس تعلیم کے عوض کوئی اجر نہیں مانگ رہا۔ (اَلشُّعراء 26:127) میرا اجر تو اس ہستی کے ذِمّے ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تم سمجھتے کیوں نہیں ہو؟ (51)

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝٥٢

اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے ربّ سے غلطیوں کے نقصانات سے بچنے کے لیے حفاظت طلب کیا کرو اور اسی کے قوانین کی طرف رجوع کیا کرو۔ وہ تم پر موسلادھار بارش برسائے گا اور تمہاری معاشی قوّت میں اضافہ کردے گا اور تم سلب ونہب کرنے والوں کے پیروکار مت بنو۔ (52)

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٥٣

وہ کہنے لگے کہ اے ھود! تو ہمارے پاس کوئی سند لے کر نہیں آیا۔ نہ تو ہم تیری باتوں میں آکر اپنے خداؤں کو چھوڑیں گے اور نہ ہی ہم تجھ پر ایمان لائیں گے۔ (53)

اِنۡ نَّقُوۡلُ اِلَّا اعۡتَرٰٮكَ بَعۡضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوۡٓءٍ‌ؕ قَالَ اِنِّىۡۤ اُشۡهِدُ اللّٰهَ وَاشۡهَدُوۡۤا اَنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَۙ‏ ﴿۵۴﴾	ہم تو صرف یہی کہیں گے کہ تجھ پر ہمارے کسی معبود کی مار پڑ گئی ہے۔ ھود علیہ السّلام نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ ٹھیراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہنا کہ جن کو تم اللہ کا شریک بناتے ہو، میں ان سے لاتعلّق و بیزار ہوں۔ (54)
مِنۡ دُوۡنِهٖ‌ فَكِيۡدُوۡنِىۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ لَا تُنۡظِرُوۡنِ‏ ﴿۵۵﴾	اللہ کو چھوڑ کر تم سب مل کر مجھے نقصان پہنچانے کے لیے تدبیریں کرلو اور میری ذرا بھی دردمندی نہ کرنا۔ (55)
اِنِّىۡ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ‌ؕ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ ۢ بِنَاصِيَتِهَا‌ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ‏ ﴿۵۶﴾	میں اُس اللہ کے قوانین پر بھروسا کرتا ہوں جو میرا اور تمہارا بھی نشو ونما دینے والا ہے۔ ہر ذی حیات اُسی کے قانون کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ یقیناً میرا ربّ کائنات کو صراطِ مستقیم پر لیے جارہا ہے (الفاتحۃ 1:6، الانعام 6:126، اَلشُّوریٰ 52:42)۔ (56)
فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖۤ اِلَيۡكُمۡ‌ؕ وَيَسۡتَخۡلِفُ رَبِّىۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡۚ وَلَا تَضُرُّوۡنَهٗ شَيۡـئًا‌ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَفِيۡظٌ‏ ﴿۵۷﴾	جو پیغامِ وحی مجھے دے کر بھیجا گیا تھا، وہ میں نے تم تک پہنچا دیا ہے۔ اگر تم پھر بھی اعراض برتتے رہے تو میرا ربّ کسی اور قوم کو تمہارا قائم مقام بنا دے گا (اَلتَّوبۃ 39:9، محمد 38:47) اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔ میرا ربّ ہر شئے پر نگران ہے۔ (57)
وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا هُوۡدًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا‌ ۚ وَنَجَّيۡنٰهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيۡظٍ‏ ﴿۵۸﴾	اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ھود علیہ السّلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو محفوظ رکھا اور ایک سخت عذاب سے انہیں بچا لیا۔ (58)
وَتِلۡكَ عَادٌ ‌ۖ جَحَدُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَعَصَوۡا رُسُلَهٗ	یہ تھی قومِ عاد: جانتے بوجھتے ہوئے اپنے ربّ کی آیات

وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾

سے انکار اور اپنے رسولوں کی نافرمانی کرتی رہی اور ہر سرکش اور دانستہ حق کی مخالفت کرتی رہی۔ (59)

ع 5 11 5 وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ
عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع

اس دنیا اور حیاتِ اُخروی میں بھی انسانیت ساز شادابیوں سے محرومی جیسی لعنت ان کے پیچھے لگی رہی۔ دیکھ لو، قومِ عاد نے اپنے ربّ کے قوانین سے انکار کیا۔ یہ بھی ملاحظہ کرو کہ هود علیہ السّلام کی قومِ عاد کے لیے تباہی اور زندگی کی نعما سے محرومی ہی رہی۔ (60)

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا
وقف لازم لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ
فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾

اور ہم نے قومِ ثمود کی طرف انہیں کے برادرِ قوم صالح علیہ السّلام کو بھیجا۔ انہوں نے کہا اے میری قوم! تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں ہے جس کا غلبہ واقتدار قبول اور جس کے قوانین کی تم اطاعت کرو۔ اسی نے تمہارا خمیر اِسی سرزمین سے اٹھایا اور اِسی میں تمہیں آباد کیا۔ تم اُسی کے قوانین کی طرف رجوع کیا کرو اور اسی سے حفاظت طلب کیا کرو۔ یقیناً میرا ربّ قریب ہی ہے اور توبہ کا جواب بھی دیتا ہے (البقرۃ 2:186)۔ (61)

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ
اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ
اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾

کہنے لگے اے صالح اس سے پہلے تک تو صرف تُو ہی ہم میں ایک ایسا شخص تھا جس سے ہماری اُمیدیں وابستہ تھیں۔ کیا تُو ہمیں اُن کی پرستش کرنے سے روکتا ہے جن کی ہمارے آبا پرستش کرتے آئے ہیں اور جس ہستی کی طرف تُو ہمیں بلا رہا ہے، ہم اس بارے میں

بے چین کردینے والے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ (62)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾

صالح علیہ السّلام نے کہا کہ اے میری قوم! تم ذرا غور کرو کہ اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے عقلی طور پر واضح دلیل پر ہوں اور اس نے اپنے یہاں سے مجھے وحی سے نوازا ہے تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اللہ سے بچانے والا کون ہوگا۔ تم تو میرے نقصان میں اضافہ ہی کر سکتے ہو۔ (63)

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾

اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے (اَلشُّعراء 155:26)۔ اسے اللہ کی زمین میں چرنے چگنے کے لیے چھوڑ دو (الشّمس 13:91) اور اسے نقصان پہنچانے کے لیے ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ تم فوری عذاب میں ماخوذ ہو جاؤ گے (اَلشُّعراء 156:26)۔ (64)

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾

انہوں نے اس کی کُونچیں کونچیں کاٹ ڈالیں ڈالیں (اَلشُّعراء 157:26، الشّمس 14:91)۔ صالح علیہ السّلام نے کہا کہ اب تم تین دن تک اپنے گھروں میں زندگی کے مزے لوٹ لو۔ یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہیں۔ (65)

فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾

اور جب ہمارا فیصلہ کن حکم آ پہنچا تو ہم نے صالح علیہ السّلام اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی

رحمت کی بدولت عذاب اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا۔ تیرا ربّ صاحبِ قوّت وصاحبِ غلبہ ہے۔ (66)

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾

اور سرکش لوگوں کو ایک زلزلے نے آن پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں بے حس و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔ (67)

ع 6 8 6 كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾

گویا کہ وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ دیکھ لو، قومِ ثمود نے اپنے ربّ کے احکام کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا۔ ملاحظہ کرلو قومِ ثمود کی تباہی اور زندگی کی نعما سے محرومی۔ (68)

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾

ہمارے فرستادے ابراہیم علیہ السّلام کے پاس بشارت لے کر پہنچے تو اسے سلامتی کی دعا دی۔ اس نے جواب میں سلام کہا (الذّٰریٰت 25:51)۔ اس نے ذرا دیر نہ کی He made no delay اور ایک بھُنا ہوا بچھڑا لے آیا (الذّٰریٰت 26:51)۔ (69)

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾

جب دیکھا کہ اُن کے ہاتھ اُس بھُنے ہوئے بچھڑے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو اُن پر اظہارِ تعجب کیا اور اُن کی طرف سے دل ہی دل میں ذرا خوف محسوس کیا (الذّٰریٰت 28:51)۔ فرستادوں نے کہا کہ ڈریئے نہیں۔ ہم لوط علیہ السّلام کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ (70)

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ

اس کی بی بی جو وہاں کھڑی تھی، تعجب سے ہنس دی۔ ہم

وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ۝	نے اسے اسحاق علیہ السّلام کی بشارت دی اور اسحاق علیہ السّلام کے بعد یعقوب علیہ السّلام کی۔ (71)
قَالَتْ یٰوَیْلَتٰٓی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ۝	بول اٹھی اے ہے! کیا اب میرے اولاد ہوگی کہ میں بوڑھی ہوں اور میرا یہ خاوند بھی کبر سِن ہو چکا ہے۔ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے (الذّٰریٰت 29:51)۔ (72)
قَالُوْٓا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۝	وہ فرستادے بولے کہ کیا تو اللہ کے حکم کے بارے میں تعجب کرتی ہے؟ اے ابراہیم کے اہلِ بیت! تم پر تو اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوگئی ہیں۔ وہ سزاوارِ حمد و ستائش اور سامانِ ربوبیت فراوانی سے عطا کرنے اور وسعت و فراخیاں پیدا کرنے والا ہے۔ (73)
فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰی یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ	جب ابراہیم علیہ السّلام کے دل سے حیرانی اور گھبراہٹ جاتی رہی اور ان کو خوش خبری مل چکی تو وہ لوط علیہ السّلام کی قوم کے بارے میں ہم سے Argue کرنے لگا۔ (74)
اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ۝	ابراہیم علیہ السّلام متین و بُردبار، غمگسار اور اللہ کے قوانین کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ (75)
یٰٓاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ۝	فرستادوں نے کہا کہ اے ابراہیم علیہ السّلام! اس بات کو چھوڑ دے۔ اب تو تیرے ربّ کا حکم آ چکا۔ ان کو یقیناً نہ ٹلنے والا عذاب آ کر رہے گا۔ (76)
وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ۝	جب ہمارے فرستادے لوط علیہ السّلام کے پاس پہنچے تو وہ ان کے آنے سے مغموم و متردّد ہوا اور ان کی

حفاظت میں اپنے تئیں بے بس پایا اور کہنے لگا کہ آج مصیبت کا دن ہے (العنکبوت 33:29)۔ (77)

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾

اس کی قوم کے لوگ اس کی طرف شدّتِ شوق سے تیزی کے ساتھ دوڑتے ہوئے آئے اور اس سے پہلے ہی وہ قبیح کاموں کے خُوگر تھے۔ لوط علیہ السّلام نے کہا کہ تمہارے لیے یہ عورتیں، میری قوم کی بیٹیاں، موجود ہیں جو تمہارے لیے پاکیزہ ہیں۔ تم اللہ کے قانونِ مکافات سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے سامنے رُسوانہ کرو۔ کیا تمہارے درمیان کوئی شخص بھی صحیح رَوشِ زندگی کی طرف رہنمائی کرنے والا نہیں؟ (78)

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾

کہنے لگے کہ تُو جانتا ہے کہ تیری قوم کی بیٹیوں سے ہمیں کوئی سروکار نہیں اور جو کچھ ہم چاہتے ہیں، تو جانتا ہی ہے۔ (79)

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾

لوط علیہ السلام نے کہا کہ کاش! تمہارے مقابلے کے لیے میرے پاس طاقت ہوتی۔ بہرحال، میں ایک محکم سہارے کی پناہ لیتا ہوں۔ (80)

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾

فرستادوں نے کہا کہ اے لوط علیہ السّلام! ہم تیرے ربّ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ تجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اپنے لوگوں کو رات کے آخری حصے میں یہاں سے لے جا اور ماسوائے بیوی کے، پیچھے کا خیال نہ کرنا۔ جو مصیبت ان پر پڑنے والی ہے، اس عورت پر

بھی پڑے گی۔ ان پر عذاب کے لیے صبح کا وقت مقرّ رہے۔ صبح کیا دور ہے؟ (81)

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۙ

سو جب ہمارا حکمِ عذاب آن پہنچا تو ہم نے اُس بستی کو تہ وبالا کر ڈالا اور اُن پر پے در پے پتھر کے کنکر برسائے (الذّٰرِیٰت 33:51)۔ (82)

النصف

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۧ

ع 7 15 7

یہ بدترین عذاب تیرے ربّ کی طرف سے ان کی تلاش میں تھا اور ایسا عذاب سرکش لوگوں سے کچھ دور نہیں ہوتا (الذّٰرِیٰت 34:51)۔ (83)

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝

اور ہم نے اہلِ مَدیَن کی طرف ان کے برادرِ قوم شعیب علیہ السّلام کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو اور اپنی صلاحیّتوں کو اس کے پروگرام کی خاطر صرف کیا کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں جس کے قانون کی تم اطاعت کرو۔ ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو حالانکہ میں تمہیں آسودہ حال ہی دیکھتا ہوں۔ میں تمہارے بارے میں ایسے دن کے عذاب کا خوف محسوس کر رہا ہوں جو تمہارے غلط اعمال اور ان کے تباہ کن نتائج کو محفوظ رکھے ہوئے ہے (الاعراف 85:7، المُطَفِّفِین 83:1-3)۔ (84)

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

اے میری قوم کے لوگو! تم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری رکھا کرو اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں انتشار اور فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ (85)

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾

اگر تم صاحبِ ایمان ہو تو اللہ کے قانون کی رو سے حاصل ہونے والا سامان و دولت بہتر ہیں (الکہف 46:18)۔ اور میں تمہاری حفاظت پر مامور نہیں ہوں۔ (86)

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾

کہنے لگے اے شعیب ! کیا تیرے دین کا نظام تمہیں یہ کہتا ہے کہ ہمارے آبا جن خداؤں کی پرستش کرتے تھے، ہم ان کو چھوڑ دیں یا ہم اپنے مال و دولت کو اپنی مرضی کے مطابق تصرُّف میں نہ لائیں۔ بس، تُو ہی ایک عقل و تدبّر والا اور صحیح راستہ بتانے والا رہ گیا ہے۔ (87)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿٨٨﴾

شعیب علیہ السّلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! کیا تم غور نہیں کرتے کہ میں اپنے ربّ کی طرف سے واضح قوانین و دلائل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے یہاں سے خوشگوار و متوازن رزق عطا فرمایا ہوا ہے۔ میں جس بات سے تمہیں روکتا ہوں میرا ارادہ قطعاً یہ نہیں کہ خود اسے کرنے لگ جاؤں۔ میں تو استطاعت بھر تمہاری اصلاح ہی چاہتا ہوں۔ میرے مشن کے حصول کے لیے اسباب صرف اللہ کی طرف سے مہیّا کیے جاتے ہیں۔ اسی کے قوانین کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اسی کے قوانین پر میرا بھروسا ہے۔ (88)

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ

اے میری قوم! تمہاری میرے خلاف دشمنی تمہیں اس بات پر اس انداز سے برانگیختہ نہ کردے کہ تم بھی ایسے

لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ۝۸۹

مصائب سے دو چار ہو جاؤ جو قومِ نوح، قومِ ھود یا قومِ صالح کو پہنچے تھے۔ اور لوط علیہ السّلام کی قوم کا زمانہ تو تم سے زیادہ دور کا نہیں۔ (89)

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ۝۹۰

اپنے ربّ سے حفاظت طلب کیا کرو اور اسی کے قانون کی طرف رجوع کیا کرو۔ یقیناً میرا ربّ بہت زیادہ محبّت کرنے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (90)

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ۝۹۱

وہ کہنے لگے کہ اے شعیب! تمہاری اکثر باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے درمیان تمہاری سماجی حیثیّت بھی کمزور ہے۔ تمہیں ہم پر کوئی غالب حیثیّت بھی حاصل نہیں۔ اگر تمہارے قبیلے کے لوگوں کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم ضرور تم سے قطع تعلّق کر کے یہاں سے نکال چکے ہوتے۔ (91)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ۝۹۲

شعیب علیہ السّلام نے کہا اے میری قوم کے لوگو! کیا میرا قبیلہ تم پر اللہ سے زیادہ حاوی و غالب ہے کہ تم لوگوں نے اللہ کو نظر انداز کر رکھا ہے اور میرے بھائی بندوں سے ڈرتے ہو؟ یقیناً میرا نشوونما دینے والا تمہارے اعمال کو نتیجہ خیزی کے لیے محفوظ کیے ہوئے ہے۔ (92)

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ۝۹۳

اے میرے برادرانِ قوم! تم استطاعت بھر اپنی جگہ برسرِ عمل رہو، میں اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہتا ہوں۔ تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا ہے اور کس پر

رُسوا کن عذاب آتا ہے؟ تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ (93)

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

جب ہمارا حکم آن پہنچا تو ہم نے شعیب علیہ السّلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو تو اپنی رحمت کی بدولت بچا لیا مگر قانون شکن لوگوں کو ہولناک زلزلے نے آلیا۔ لہٰذا، وہ اپنے گھروں میں بے حس وحرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔ (94)

ع 8 12 8

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾

گویا وہاں کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ دیکھو، مدیَن والے زندگی کی نعما سے محروم اور تباہی سے اس طرح دوچار ہوئے جس طرح قومِ ثمود۔ (95)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾

پھر ہم نے موسٰی علیہ السّلام کو اپنی آیات اور واضح دلائل کی سند دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا مگر وہ فرعون کے حکم پر ہی چلتے رہے اور فرعون کا حکم بصیرت پر مبنی نہ تھا۔ (96-97)

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾

قیامت کے دن فرعون اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا۔ انہیں جہنّم کی آگ میں جا اُتارے گا۔ کتنا برا ہے وہ گھاٹ جس پر وہ اتریں گے۔ (98)

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾

اس دنیا میں بھی لعنت --- نعما سے محرومی اور تباہی ان کے پیچھے لگ گئی اور قیامت کے دن بھی لگی رہے گی۔ کتنا برا صلہ ہے جو دیا جائے گا؟ (99)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ ان بستیوں کی سرگزشتیں

ہم تجھے بتا رہے ہیں جن میں سے کچھ آباد اور پُر رونق ہیں اور کچھ کٹے ہوئے کھیت کی طرح اجڑی ہوئی۔ (100)

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾

ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم ڈھایا۔ جب تیرے ربّ کی طرف سے حکمِ عذاب آن پہنچا تو ان کے وہ خدا جن کو وہ اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے، ان کے کسی کام نہ آئے۔ انہوں نے ان کی ہلاکت وتباہی میں اضافہ ہی کیا۔ (101)

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تیرے ربّ کے قانونِ مکافات کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ ان بستیوں کو گرفت میں لیتا ہے جو قانون شکن ہوتی ہیں۔ اس کی پکڑ، یقیناً شدید اور المناک ہوا کرتی ہے (البروج 85:12)۔ (102)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾

جو لوگ یومِ مکافاتِ عمل کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، ان کے لیے ان سرگزشتوں میں عبرت کی نشانیاں ہیں۔ وہ دن سب انسانوں کو اکٹھا کرنے کا دن ہوگا اور نتائج کے مرتّب ومشہود ہو کر سامنے آجانے کا دن بھی۔ (103)

وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾

ہم اسے صرف تھوڑی سی مدّت تک کے لیے مؤخّر کیے جا رہے ہیں (ابراھیم 14:10، النّحل 16:61، فاطر 35:45، نوحؑ 71:4)۔ (104)

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾

جب وہ دن آن پہنچتا ہے، کوئی فرد اللہ کے اِذن کے

بغیر بات بھی نہیں کر سکتا۔ ان میں سوختہ بخت بھی ہیں اور وہ بھی جنہیں قانونِ الٰہی کی تائید و معاونت نصیب ہوگئی ہے۔ (105)

فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّشَهِيقٌ ﴿١٠٦﴾

جو بدنصیب ہیں وہ جہنّم کی آگ میں ہیں۔ اس میں وہ سسکیاں بھرتے، چیختے چلّاتے ہیں (الانبیاء 100:21)۔ (106)

خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٠٧﴾

اس میں رہیں گے جب تک یہ زمین اور فضائی کُرّے یعنی کائناتی نظام موجودہ حالت میں رہے گا ماسوائے اس کے کہ تیرا ربّ جو چاہے مگر وہ اس کے خلاف نہیں چاہتا۔ تیرا ربّ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔ (107)

وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿١٠٨﴾

اور جو خوش بخت ہیں، وہ جنّت میں ہیں۔ اس میں رہیں گے جب تک یہ زمین اور فضائی کرّے یعنی کائناتی نظام موجودہ حالت میں رہے گا ماسوائے اسکے کہ تیرا ربّ جو چاہے مگر وہ اس کے خلاف کبھی نہیں چاہتا۔ یہ ایسی عطا ہے جو منقطع ہونے والی نہیں التّین 6:95)۔ (108)

فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوصٍ ﴿١٠٩﴾ ع

ع 9 14 9

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ لوگ جس کی پرستش کرتے ہیں تُو اس ضمن میں ان سے بحث و جھگڑا نہ کر۔ یہ اسی طرح پرستش کرتے ہیں جس طرح ان سے پہلے ان کے آبا پرستش کیا کرتے تھے۔ ہم انہیں یقیناً ان کا حصّہ بلاکم و کاست دے دیں گے۔ (109)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

ہم نے موسٰی علیہ السّلام کو کتاب عطا کی۔ اس میں بھی

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝۱۱۰	اختلافات ڈال دیے گئے۔ اگر پہلے سے تیرے ربّ کی طرف سے مہلت کا قانون مقرّر نہ ہو گیا ہوتا تو ان مخالفین کے مابین فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ یہ، یقیناً اس شک اور اضطراب میں مبتلا ہیں کہ کوئی نتیجہ سامنے کیوں نہیں آیا۔(110)
وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۱۱	یقیناً تیرا ربّ ان سب کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیگا۔ جو کچھ یہ کرتے رہتے ہیں وہ ان سے باخبر ہے۔(111)
فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۱۲	(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے، تُو اور تیرے ساتھ جو غلط طرزِ زندگی کو چھوڑ کر صحیح رَوِش پر آ گیا ہے اور تیرے ساتھ شامل ہے، قانونی حدود میں اپنے مشن پر جمے رہو اور ان حدود سے آگے نہ بڑھو۔ یقیناً اللہ تمہارے اعمال کی بصیرت Insight رکھتا ہے۔(112)
وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝۱۱۳	تم قانون شکن اور سرکش لوگوں کی طرف ہرگز مائل نہ ہونا (بنی اسرآئیل 74:17، القلم 9:68)، ورنہ جہنّم کی آگ تمہیں بھی آ لے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست نہ ہوگا اور نہ تمہاری کوئی مدد کی جائے گی۔(113)
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝۱۱۴	اور صلوٰۃ قائم کر، دن کے دونوں کناروں---- صبح، عصر کو اور رات کے پہلے حصّہ --- عشاء کے وقت (بنی آ

اسرآئیل 78:17، النّور 58:24)۔ یقیناً حسن کارانہ اعمال ناہمواریوں کو مٹادیتے ہیں۔ یہ احکام ان کے لیے ہیں جو ان احکام کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھتے ہیں۔(114)

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٥﴾

اور استقامت اور تسلسل کے ساتھ اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہ۔ اللہ ایسے لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا جو اپنی ذات اور معاشرے میں حسن وتوازن پیدا کرتے رہتے ہیں (اَلتَّوبۃ 120:9، یوسف 12:56-90)۔(115)

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِى الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿١١٦﴾

تم سے پہلی اُمتوں میں اللہ کے قانون کی اطاعت کرنے والے کیوں نہ میدانِ عمل میں نکلے جو لوگوں کو سرزمین میں فساد برپا کرنے سے روکتے بجُز معدودے چند کے جنہیں ہم نے ان میں سے حفاظت میں رکھا لیکن قانون شکن افراد اپنی عیش وعشرت کے پیچھے لگے رہے۔ یہی لوگ مجرم Exploiters تھے۔(116)

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿١١٧﴾

اور تیرا ربّ ایسا نہیں کہ وہ کسی بستی کو ناحق تباہ کردے جبکہ اس کے رہنے والے معاشرے میں حسن وتوازن پیدا کرنے والے ہوں۔(117)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿١١٨﴾

اگر اللہ ہی کو ایسا کرنا ہوتا تو وہ تم سب کو ایک اُمّت بنا دیتا (المآئدۃ 5: 48)۔ اللہ انسانوں کو مجبور کرکے ایسا نہیں کیا کرتا لیکن لوگ اختیار وارادے کی آزادی کی بدولت، اختلافات پیدا کرتے رہتے ہیں (البقرۃ

2:213، یونس 10:19، النّحل 16:93، الانبیاء 21:92، اَلْمُؤْمِنُوْن 23:52، اَلشُّورٰی 8:42)۔(118)

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

ماسوائے وہ لوگ جو تیرے ربّ کی طرف سے نشوونماءِ ذات کے سامان سے بہرہ ور ہوں ۔اور اس نے انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ اپنی ذات کی نشوونما کرتے جائیں (الــذّٰرِیٰــت 56:51)اور تیرے ربّ کا یہ قانون پورا ہوکر رہتا ہے کہ وہ عقل و بصیرت سے کام نہ لینے اور اختلاف پیدا کرنے والے سب انسانوں اور جنّوں سے جہنّم کو بھر دے (الاعراف 179:7، ص 38:84-85)۔(119)

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ہم رسولوں کی ساری سرگزشتیں تجھ سے بیان کررہے ہیں تاکہ ہم تیرے دل Mind کو تقویّت و استحکام عطا کردیں۔اور ان سرگزشتوں سے قانونِ مکافاتِ عمل ایک ٹھوس حقیقت بن کر تیرے پاس آ گیا اور مومنین کے لیے عبرت و موعظت اور اللہ کے قوانین کی یاد دہانی اور باز آفرینی۔(120)

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۙ﴿۱۲۱﴾

اور اَقدارِ وحی کو تسلیم نہ کرنے والوں سے کہہ دے کہ تم اپنے یہاں اپنے نظریات و عقائد کے مطابق کام کرتے رہو، ہم بھی اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہتے

ہیں ہود 11:93)۔(121)

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

تم بھی نتائج کا انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔(122)

ع 10 14 10
وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ
فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ۠ ﴿۱۲۳﴾

ارض وسما--- کائنات کی ہر چیز کا علم جو انسان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے، اللہ کو ہے اور تمام امورُ اُسی کے قانون کی طرف refer ہوتے ہیں۔تم اسی کی محکومیّت اختیار کیے رہو اور اپنی صلاحیّتوں کو اسی کے پروگرام کے مطابق صرف کیا کرو اور اسی کے قوانین پر بھروسا رکھو۔اور جو جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ ان سے غافل نہیں ہوتا۔(123)

اٰيَاتُهَا ۱۱۱ (۱۲) سُوْرَةُ يُوْسُفَ رُكُوْعَاتُهَا ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾

اللہ رحیم وغفور کا ارشاد ہے کہ یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔(1)

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾

ہم نے اس قرآن کو فصیح اور واضح عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔(2)

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ
اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ
الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ہم اس قرآن کے ذریعے جسے ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے، تجھے داستانوں میں سے ایک بہترین سرگزشت best storty، بیان کرتے ہیں۔تُو اِس سے پہلے، اسے نہیں جانتا

تھا۔ (3)

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَٰٓأَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَٰجِدِينَ ﴿٤﴾

جب یوسف علیہ السّلام نے اپنے والد سے کہا کہ اے میرے باپ! میں نے گیارہ ستاروں اور چاند اور سورج کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے سجدہ ریز ہیں (یوسف 100:12)۔ (4)

قَالَ يَٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلَىٰٓ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا۟ لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ الشَّيْطَٰنَ لِلْإِنسَٰنِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٥﴾

اس نے کہا کہ اے میرے بیٹے! اپنے اس خواب کا اپنے بھائیوں سے ذکر نہ کرنا مبادا وہ تمہیں نقصان پہنچانے کے لیے خفیہ تدبیر کریں۔ یقناً جذباتِ انسانی، انسان کے کھلے دشمن ہیں۔ (5)

وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ ءَالِ يَعْقُوبَ كَمَآ أَتَمَّهَا عَلَىٰٓ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦﴾ ع 1 6 11

تیرا ربّ تیرے اسی خواب کی تعبیر کے مطابق، تجھے نبوّت کے لیے منتخب فرمالے گا اور تجھے ایسی بصیرت عطا کرے گا کہ تُو بات کو سن کر اس کے مآل، انجام تک پہنچ جایا کرے گا اور تجھ پر اور آلِ یعقوب پر اِتمام نعمت کرے گا جس طرح اس نے اس سے پہلے تمہارے آبا ابراہیم واسحاق علیہما السلام کو نعما سے سرفراز فرمایا تھا۔ یقیناً تیرا ربّ صاحبِ علم اور صاحبِ حکمت ہے۔ (6)

لَّقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِۦٓ ءَايَٰتٌ لِّلسَّآئِلِينَ ﴿٧﴾

معاشرتی اقدار کے متعلّق کچھ جاننے کی خواہش رکھنے والوں کے لیے یوسفؑ اور اس کے بھائیوں کی اس سرگزشت میں عبرت کی نشانیاں ہیں۔ (7)

إِذْ قَالُوا۟ لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰٓ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٨﴾

جب یوسف علیہ السّلام کے بھائی آپس میں کہنے لگے کہ یوسف اور اس کا سگا بھائی، ہماری نسبت ہمارے

باپ کو زیادہ پیارے ہیں حالآنکہ ہم ایک اچھی خاصی جماعت ہیں۔ ہمارا باپ صریحاً غلطی پر ہے۔ (8)

اِقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ۝۹

یوسف کو قتل کردو یا ملک بدر کردو۔ تمہارے باپ کی ساری توجہ خالصتاً تمہارے لیے ہوجائے گی۔ بعد میں ہم سب، کسی امتیاز کے بغیر باپ کے نزدیک، ایک جیسی توجہ کا مرکز بن کر اپنے سارے امور ٹھیک کر لینے والے ہوجائیں گے۔ (9)

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ۝۱۰

ان میں سے ایک کہنے والا بولا کہ یوسف کو قتل نہ کرو۔ اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو اسے کسی گہرے اندھیرے گڑھے میں ڈال دو۔ کوئی قافلہ اسے اٹھالے جائے گا۔ (10)

قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ۝۱۱

وہ کہنے لگے اے ابّا! کیا بات ہے آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالآنکہ ہم اس کے خیرخواہ ہیں۔ (11)

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝۱۲

کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے تاکہ یہ وہاں ہنسی خوشی سے کھائے پیئے اور کھیلے کودے۔ ہم یقیناً اس کے نگہبان ہیں۔ (12)

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ۝۱۳

ان کے باپ نے کہا کہ تمہارا اسے اپنے ساتھ لے جانا ہی مجھے غم میں ڈال دیتا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ تم غافل ہی رہو اور اسے کوئی بھیڑیا کھا جائے۔ (13)

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾	کہنے لگے ہم اتنے سارے آدمی ہیں، اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو اس صورت میں ہم تو بالکل ناکارہ و نکمے ثابت ہوئے۔ (14)
فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾	لہٰذا، جب وہ اسے لے کر چلے تو آپس میں اس بات پر اتّفاق کرلیا کہ اسے کسی گہرے اندھے گڑھے میں ڈال دیں۔ جب وہ یوسف علیہ السّلام کو گہرے کنویں میں ڈال چکے تو ہم نے یوسف کے دل میں یہ بات ڈال دی inspired him کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ تُو انہیں، ان کی یہ باتیں جتلائے گا اور وہ یہ بات اُس وقت سمجھیں گے نہیں کہ تُو زندہ سلامت اِس مقام تک کیسے پہنچا۔ (15)
وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾	وہ عشاء کے وقت اپنے باپ کے پاس روتے آنسو بہاتے ہوئے آ گئے۔ (16)
قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾	کہنے لگے کہ اے ہمارے باپ! ہم نے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا اور خود بھاگنے دوڑنے میں ایک دوسرے سے آگے نکل گئے۔ اتنے میں بھیڑیا اسے کھا گیا۔ آپ ہم پر یقین نہیں کریں گے خواہ ہم سچ ہی کہہ رہے ہوں۔ (17)
وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾	اس کی قمیض پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لے آئے۔ یعقوب علیہ السّلام نے کہا کہ یہ ایک ایسی بات ہے جسے تمہاری خواہشات نے تمہارے لیے خوش نما بنا کر

الثلثة

پیش کر دیا ہے۔ میرے لیے اب احسن انداز اور استقامت سے اس صدمے کو جھیلنا ہے ۔ جوحال تم بیان کر رہے ہو اس میں اللہ ہی برداشت کرنے میں میری مدد کرنے والا ہے۔ (18)

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

اُدھر ایک قافلہ آنکلا۔انہوں نے قافلے کے لیے گھاٹ سے پانی لانے والا بھیجا۔اُس نے اپنا ڈول لٹکایا۔پکارا ٹھا کہ کیا خوشی کی بات ہے، یہ تو ایک لڑکا ہے۔انہوں نے اسے مالِ تجارت سمجھ کر چھپائے رکھا۔اللہ جانتا تھا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ (19)

ع 2 14 12 وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع

انہوں نے اسے بہت تھوڑے گنتی کے چند درہموں کے عوض فروخت کر دیا۔وہ اس میں کچھ زیادہ قیمت کی رغبت بھی نہیں رکھتے تھے۔ (20)

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰٮهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰٮهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَـتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۫ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰـكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾

جس مصری نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے عزّت سے ٹھہراؤ،شاید یہ ہمارے لیے کسی فائدے کا موجب بنے یا ہم اسے بیٹا ہی بنالیں۔اس طرح ہم نے یوسفؑ کے سرزمین میں قدم جما دیے تا کہ ہم اسے ایسی بصیرت عطا کر دیں کہ وہ بات کو سن کر حقائق کا استنباط کرلے۔ اللہ کو اپنے plans رُوبعمل لانے پر پوری قدرت حاصل ہے لیکن لوگوں کی اکثریّت اس کا علم نہیں رکھتی۔ (21)

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝۲۲

جب وہ پختگی کی عمر کو پہنچا تو ہم نے اسے توازن و اعتدال کے ساتھ فیصلہ کرنے کی Faculty اور ادراکِ حقیقت کی صلاحیّت عطا کی۔ حسنِ عمل سے پیش آنے والوں کو ہم ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ (22)

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۳

اُس عورت نے جس کے گھر میں وہ تھا، اُسے اپنی خواہشِ نفس کی طرف مائل کرنا چاہا اور دروازے بند کر لیے اور بولی، یہاں آؤ۔ یوسف نے کہا کہ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ بے شک وہ میرا ربّ ہے جس نے مجھے اتنا اچھا ٹھکانا عطا فرمایا ہے۔ یقیناً اس کے یہاں حدود شکن لوگوں کی سعی کبھی ثمر بار نہیں ہو پاتی۔ (23)

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝۲۴

عزیز کی بیوی نے اپنے دل میں ارادہ کر لیا اور ہوسکتا تھا کہ یوسف بھی ایسی نیّت کر لیتا اگر اُس کے سامنے اُس کے نشوونما دینے والے کا واضح قانون نہ آ گیا ہوتا کہ اس طرح ہم برائی اور بے حیائی کے کام کو اس سے دور رکھیں۔ بلاشبہ، وہ عام لوگوں سے ہٹ کر ہماری رَوِشِ خاص پر چلنے والوں میں سے تھا۔ (24)

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۲۵

دونوں، دروازے کی جانب بھاگے۔ اس عورت نے پیچھے سے اس کی قمیض پھاڑ ڈالی اور دونوں نے عورت کے خاوند کو دروازے پر پایا۔ بولی کہ جو تیری اہلیہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے، اس کی سزا اور کیا ہوسکتی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا الم ناک سزا دی

جائے۔(25)

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾

یوسف نے کہا کہ یہ خود ہی اپنی خواہشِ نفس کی طرف مجھے مائل کر رہی تھی۔ عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر یوسف کا کرتہ آگے سے پھٹا ہو تو یہ عورت سچّی ہے اور یہ جھوٹا ہے۔(26)

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہو تو عورت جھوٹی ہے اور وہ سچا ہے۔(27)

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو بولا کہ یہ تمہارا عورتوں والا فریب ہے۔ تم عورتوں کا مکر بڑا غضب کا ہوتا ہے۔(28)

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع 3 9 13

اے یوسف! اس بات کو جانے دو۔ اے عورت! اپنے گناہ کے سلسلے میں اللہ سے معافی مانگ۔ یقیناً تو ہی خطاکار ہے۔(29)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

شہر میں عورتوں نے کہنا شروع کر دیا کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنی خواہشِ نفس کی طرف مائل کرنا چاہتی ہے۔ اس غلام کی محبّت اس کے دل کی گہرائیوں تک پہنچ چکی ہے۔ ہم دیکھ رہی ہیں کہ وہ صریحاً غلط راہ پر چل نکلی ہے۔(30)

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ

جب عزیزِ مصر کی بیوی نے اُن کی خفیہ چہ مہ گوئیاں سنیں تو ان کو بلا بھیجا اور ان کے لیے ضیافت آراستہ کی اور ہر ایک کے لیے ایک ایک چھری مہیّا کر دی اور یوسف

وَقُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيۡمٌ ۝٣١

سے کہا کہ ذرا اِن کے سامنے باہر آؤ۔ جب انہوں نے اسے دیکھا تو ان کے ہاتھ رک گے اور انہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے۔ انہوں نے اسے ایسے تصوّرات سے بلند پایا اور بول اٹھیں کہ ہم اللہ کی پناہ مانگتی ہیں۔ یہ انسان نہیں کوئی معزّز فرشتہ ہے۔ (31)

قَالَتۡ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىۡ لُمۡتُنَّنِىۡ فِيۡهِ ؕ وَلَقَدۡ رَاوَدْتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ فَاسۡتَعۡصَمَ ؕ وَلَـئِنۡ لَّمۡ يَفۡعَلۡ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسۡجَنَنَّ وَلَيَكُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِيۡنَ ۝٣٢

عزیز کی بیوی کہنے لگی کہ یہی ہے وہ شخص جس کا تم مجھے طعنہ دیتی تھیں ۔ بے شک، میں نے ہی اسے اپنی خواہشِ نفس کی طرف مائل کرنا چاہا مگر وہ بچ نکلا۔ اگر اس نے میرا کہنا نہ مانا تو اسے لازماً قید خانے میں ڈال دیا جائے گا اور اسے ضرور ذلیل وخوار ہونا پڑے گا۔ (32)

قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَيۡهِ‌ ۚ وَاِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّىۡ كَيۡدَهُنَّ اَصۡبُ اِلَيۡهِنَّ وَاَكُنۡ مِّنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ۝٣٣

یوسف علیہ السّلام نے کہا کہ اے میرے ربّ! جس چیز کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اس کی نسبت تو جیل میں جانا مجھے زیادہ پسند ہے۔ اور اگر تو ان کے مکروفریب کو مجھ سے دور نہ کرے گا تو میں بھی کہیں ان کی طرف مائل ہو کر ان کا گرویدہ نہ ہو جاؤں اور نادانوں میں شامل ہو جاؤں۔ (33)

فَاسۡتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنۡهُ كَيۡدَهُنَّ‌ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝٣٤

اس کے ربّ نے اس کی التجا قبول فرمالی اور ان عورتوں کی فریب کاری کو اس سے ہٹا دیا۔ وہ التجا کو سننے والا، علم رکھنے والا ہے۔ (34)

ع 4 6 14

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ع (٣٥)	یوسف علیہ السّلام کی بے گناہی کی نشانیاں دیکھنے کے بعد انہیں مناسب لگا کہ اسے کچھ عرصے کے لیے قید خانے میں رکھا جائے۔ (35)
وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ط قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ط نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ (٣٦)	قید خانے میں اس کے ساتھ دو اور جوان بھی داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں انگوروں سے شراب نچوڑ رہا ہوں۔ اور دوسرا بولا کہ میں نے دیکھا ہے کہ میں سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں۔ ہمیں ان کی تعبیر بتایے۔ آپ ہمیں صاحبِ علم و فہم آدمی دکھائی دیتے ہیں۔ (36)
قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ط ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ط اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ (٣٧)	یوسف نے کہا کہ جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے، اُس کے تمہارے پاس آنے سے پہلے میں تم کو ان کی تعبیر بتادوں گا۔ یہ اُن علموں میں سے ہے جو میرے ربّ نے مجھے سکھایا ہے۔ میں نے ان لوگوں کا مسلک قبول نہیں کیا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور یومِ آخرت سے انکار کرتے ہیں۔ (37)
وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ط مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ط ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ (٣٨)	میں تو اپنے آبا، ابراہیم، اسحاق، اور یعقوب علیہم السّلام کے دین کا متبع ہوں۔ ہمیں زیب ہی نہیں دیتا کہ ہم کسی بھی شے کو اللہ کا شریک ٹھیرائیں۔ یہ ہم پر اور دوسرے انسانوں پر اللہ کا خاص احسان ہے لیکن اکثر لوگ قدر شناس و احسان مند نہیں ہوتے۔ (38)

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۟ؕ٣٩

اے میرے قید خانے کے رفیقو! کیا بہت سے آقا بہتر ہیں یا صرف وہ ایک اللہ جس کا قانون سب پر غالب ہو اور جسے کوئی شکست نہ دے سکے۔ (39)

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ٤٠

تم اسے چھوڑ کر صرف ان ناموں کی پرستش کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے آبا نے رکھ لیے ہیں جن کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ حقِ حکومت صرف اللہ کا ہے۔ اُس نے حکم دیا ہے کہ صرف اُسی کی ہی محکومیّت اختیار کرو۔ یہی صحیح، متوازن اور محکم دین ہے۔ اکثر لوگ اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔ (40)

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ؕ٤١

اے میرے قید خانے کے ساتھیو! تم دونوں میں سے ایک اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور باقی رہا دوسرا، تو وہ سُولی دیا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ جس کے متعلّق تم دونو دریافت کرتے تھے، ان کی تعبیر یہ رہی۔ (41)

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ٤٢ ع 5 7 15

یوسف علیہ السّلام نے دونوں میں سے اُس قیدی سے جس کے متعلّق اس کا خیال تھا کہ رہائی پا جائے گا، کہا کہ اپنے آقا سے میرا تذکرہ کرنا لیکن ہجومِ جذبات کے باعث وہ اپنے آقا سے ذکر کرنا بھول گیا۔ یوسف علیہ السّلام کچھ برس اور قید خانے میں رہا۔ (42)

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ

بادشاہ نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دُبلی گائیں نگل رہی ہیں

اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ۝۴۳

اور سات سرسبز بالیں ہیں اور سات خشک۔ اے سردارو! اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو تو میرے اس خواب کی تعبیر بیان کرو۔ (43)

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ۝۴۴

وہ کہنے لگے کہ یہ محض پریشان سے خواب ہیں۔اور ہم ایسے پریشان قسم کے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔ (44)

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ۝۴۵

وہ شخص جو دونو میں سے رہائی پا چکا تھا اور جسے ایک مدّت کے بعد یاد آیا تھا، بولا مجھے ذرا قید خانے تک جانے دیجیے۔میں تم کو اس خواب کی تعبیر بتا دوں گا۔ (45)

یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ۝۴۶

اے یوسف! سچ کے خُوگر اور قول و اعتقاد میں سچّے: سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی گائیں نگل رہی ہیں اور سات سرسبز بالیں ہیں اور دوسری سات خشک۔اس خواب کی تعبیر بتایے تاکہ میں لوگوں کے پاس جاؤں اور انہیں یہ تعبیر معلوم ہو جائے۔ (46)

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ۝۴۷

یوسف نے کہا کہ تم سات سال تک مسلسل کھیتی کرتے رہو گے۔جب تم فصل کاٹو تو کھانے کے لیے تھوڑی سی مقدار کے سوا، باقی کو خوشوں ہی میں رہنے دینا۔ (47)

ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ۝۴۸

پھر اس کے بعد سات سختی کے سال یعنی خشک سالی کے ہوں گے۔ وہ اس کو کھا جائیں گے جو تم نے ذخیرہ کر رکھا ہو گا ماسوائے اس کے جسے تم بیج کی خاطر حفاظت سے رکھ چھوڑو گے۔ (48)

ع 6 7 16

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾

پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں انسانوں کے لیے خوب بارش برسائی جائے گی اور وہ اس میں پھلوں کا رس نچوڑیں گے۔ (49)

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾

بادشاہ نے کہا کہ اُس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ جب قاصد اس کے پاس آیا تو یوسف علیہ السّلام نے اس سے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ جن عورتوں نے ہاتھ کاٹ لیے تھے، اُن کا کیا معاملہ ہے۔ میرا ربّ یقیناً ان کے فریب کو جانتا ہے۔ (50)

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٥١﴾

بادشاہ نے ان عورتوں سے پوچھا کہ تمہارا معاملہ کیا تھا جب تم نے یوسف کو اپنی خواہشِ نفس کی طرف مائل کرنا چاہا۔ کہنے لگیں کہ ہم اللہ کی پناہ مانگتی ہیں۔ ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں پائی۔ عزیز کی بیوی بول اٹھی کہ اب حقیقت ظاہر ہو ہی گئی ہے، میں نے ہی اسے اپنی خواہشِ نفس کی طرف مائل کرنا چاہا اور وہ بے شک سچّا ہے۔ (51)

ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٥٢﴾

یوسف نے کہا کہ یہ مکالمہ اس لیے سامنے لایا ہوں تاکہ میرے محسن کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں اُس کی خیانت نہیں کی اور خیانت کرنے والوں کی خیانت کو اللہ کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ (52)

الجزء 13

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۳﴾

میں اپنے نفس کو بری الذمّہ نہیں کہتا۔ یقیناً نفسِ امّارہ برائی کا حکم دیتا رہتا ہے، ماسوائے اُس کے جس پر میرے ربّ کی رحمت ہو۔ یقیناً میرا ربّ حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (53)

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿۵۴﴾

بادشاہ نے کہا کہ اُسے (یوسف کو) میرے پاس لاؤ۔ میں اسے یہاں کسی ذمّہ داری کے لیے مختص کرلوں گا۔ پھر جب وہ اس سے بالمشافہ ہم کلام ہوا تو کہا کہ آج سے تم ہمارے یہاں معزّز اور معتبر امین رہو گے۔ (54)

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾

یوسف علیہ السّلام نے کہا کہ آپ زمینی پیداوار کو محفوظ رکھنے کی ذمّہ داری مجھے دے دیجیے۔ یقیناً میں ان چیزوں کی حفاظت کرنا خوب جانتا ہوں۔ (55)

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

اس طرح ہم نے یوسفؑ کو سرزمینِ مصر میں مقتدر بنا دیا۔ وہ جس طرح چاہتا مملکت کے نظم ونسق کو چلاتا، Manage کرتا۔ ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے نوازتے ہیں اور اپنی ذمّہ داری سے بڑھ کر فریضہ ادا کرنے والوں کا اجر ہم ضائع نہیں کرتے۔ (56)

ع 7/8/1 وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾

اقدار وحی پر ایمان رکھنے والوں کے لیے اُخروی زندگی کا اجر کہیں بہتر ہے اور اُن کی زندگی اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔ (57)

وَجَاۗءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ

یوسفؑ کے بھائی پہنچے اور اس کے سامنے آئے تو اس

مُنكِرُونَ ۝٥٨

نے انہیں پہچان لیا اور وہ اسے نہیں پہچان رہے تھے۔ (58)

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ
أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ
الْمُنزِلِينَ ۝٥٩

اور جب ان کا سامان دے کر انہیں سفر کے لیے تیار کر دیا تو کہا کہ اپنے پدری بھائی کو بھی میرے پاس لے کر آنا۔ تم دیکھتے ہو نا کہ میں پورا پورا غلّہ دیتا ہوں اور میں کتنا اچھا میزبان ہوں۔ (59)

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝٦٠

اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو میرے یہاں تمہارے لیے غلّہ ہوگا اور نہ تم باریاب ہو سکو گے۔ (60)

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝٦١

کہنے لگے کہ ہم ضرور اس کے باپ سے، اس کی مرضی کے خلاف بھی، اسے بھیجنے کے لیے کہیں گے اور ہم ضرور ایسا کریں گے۔ (61)

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝٦٢

یوسفؑ نے اپنے نوکروں سے کہا کہ ان کی رقم ان کے سامان میں رکھ دو کہ جب اپنے اہلِ خانہ کے پاس واپس جائیں تو اسے پہچان لیں تا کہ یہ پھر آئیں۔ (62)

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ
فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝٦٣

جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس پہنچے تو کہنے لگے کہ اے ہمارے باپ! ہمارے لیے غلّہ روک لیا گیا ہے۔ ہمارے بھائی کو ہمارے ہمراہ بھیج دیجیے کہ ہم غلّہ لائیں۔ ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔ (63)

قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن
قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝٦٤

یعقوبؑ نے کہا کیا میں اس بات پر تم پر اعتماد کر لوں جیسے اس سے پہلے اس کے بھائی یوسف کے معاملے

میں تمہارا اعتماد کیا تھا۔ بہترین حفاظت کرنے والا تو اللہ ہی ہے اور سب کرم کرنے والوں سے بڑھ کر رحمت فرمانے والا ہے۔ (64)

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۝٦٥

جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنی رقم پائی جو انہیں واپس کر دی گئی تھی کہنے لگے کہ اے ہمارے باپ! ہمیں اور کیا چاہیے۔ یہ ہے ہماری پونجی جو ہمیں لوٹا دی گئی ہے۔ ہم اپنے گھر والوں کے لیے غلّہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے۔ یہ غلّہ تھوڑا ہے۔ ہم ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر زیادہ غلّہ لائیں گے۔ (65)

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝٦٦

یعقوبؑ نے کہا کہ میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم اللہ سے پختہ عہد نہ کرو کہ اسے میرے پاس واپس لے آؤ گے ماسوائے اس صورت کے کہ تم سب کہیں گھر ہی جاؤ۔ جب وہ عہد محکم دے چکے تو اس نے کہا کہ اللہ ہی ہمارے قول وقرار کا نگران ہے۔ (66)

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝٦٧

کہا کہ اے میرے بیٹو! تم شہر میں ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔ میں تمہیں کسی بھی معاملے میں اللہ کے قوانین سے مستغنی تو نہیں کر سکتا۔ فیصلہ کن اتھارٹی تو صرف اللہ ہی ہے۔ میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں اور بھروسا کرنے

والوں کوصرف اسی پر اعتماد کرنا چاہیے۔ (67)

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۭ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۭ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝68

ع 8 11 2

سب اُسی طرح شہر میں داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے انہیں ہدایت کی تھی۔ وہ انہیں اللہ کے قوانین کی نتیجہ خیزی سے بچا نہیں سکتا تھا البتہ یعقوبؑ کے دل میں یہ ایک خواہش تھی جو انہوں نے پوری کردی۔ وہ اُس علم سے بہرہ ور تھا جو ہم نے اسے عطا کیا۔ اکثر لوگ یہ علم نہیں رکھتے۔ (68)

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّىْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝69

جب وہ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے بھائی بن یامین کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں۔ جو کچھ یہ کیا کرتے تھے اس پر غم زدہ نہ ہونا۔ (69)

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ۝70

جب ان کا سامان تیار کردیا تو پانی پینے والا پیالہ اس کے بھائی کے سامان میں رکھ دیا۔ پھر ایک پکارنے والے نے آواز دی اے قافلے والو! تم تو چور ہو۔ (70)

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ۝71

وہ ان کی طرف متوجّہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تمہاری کیا چیز گم ہوگئی ہے؟ (71)

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاۗءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ۝72

انہوں نے کہا کہ ہمیں بادشاہ کا پانی پینے کا پیالہ نہیں مل رہا۔ جو کوئی اسے ڈھونڈ لائے گا اُسے اونٹ کے بوجھ برابر غلّہ دیا جائے گا۔ میں اس کی ذمّہ داری لیتا ہوں۔ (72)

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾

وہ بولے اللہ کی قسم! تم تو جانتے ہو ہم ملک میں فساد پھیلانے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں۔ (73)

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾

انہوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو اس کی کیا سزا؟ (74)

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾

کہنے لگے جس کے سامان سے وہ چیز پائی جائے وہی اس کا بدلہ ہوگا۔ دوسروں کی چیزوں پر ناجائز تَصَرُّف کرنے والوں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ (75)

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٦﴾

اس کے بھائی کے تھیلے سے پہلے، اُن کے تھیلوں کو دیکھنا شروع کیا۔ پھر اُس کے بھائی کے تھیلے سے اسے ڈھونڈ نکالا۔ اس طرح ہم نے یوسف کی خاطر ایک تدبیر پیدا کر دی۔ شاہی قانون کی رُو سے تو وہ اپنے بھائی کو روک نہیں سکتا تھا سوائے اس کے کہ اللہ ایسے حالات پیدا کر دے۔ ہم اپنی مشیّت کے مطابق ہی درجات میں ترقّع عطا کیا کرتے ہیں۔ ہر صاحبِ علم سے بالا ایک علمِ کُلّی رکھنے والی ہستی ہے۔ (76)

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿٧٧﴾

کہنے لگے کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ یہ بات سرِ دست، یوسف نے اپنے من میں چھپائے رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی۔ اتنا کہا کہ تمہاری جہتِ زندگی ایسی ہے کہ تمہاری توانائیاں منتشر ہو کر کوئی تعمیری نتیجہ پیدا نہیں کر رہیں اور جو باتیں تم بنا رہے ہو، اللہ ان کو خوب جانتا ہے۔ (77)

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا
مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

وہ کہنے لگے اے عزیز! اس، بن یامین کا باپ بہت بوڑھا ہے۔ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو حراست میں رکھ لیجیے۔ ہم یقیناً آپ کو احسان کرنے والا پاتے ہیں۔ (78)

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا ع 9 11 3
عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝

یوسف نے کہا کہ ہم ایسے کام سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ جس سے ہماری چیز برآمد ہو اس کی جگہ ہم کسی اور کو پکڑ لیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم بڑے بے انصاف ٹھہریں گے۔ (79)

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

جب وہ اس سے مایوس ہو گئے تو الگ ہو کر آپس میں مشورہ کرنے لگے۔ اُن میں جو سب سے بڑا تھا بولا کہ کیا تم جانتے نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کے ساتھ پختہ عہد لیا ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے معاملے میں کوتاہی کر چکے ہو۔ میں تو اس سرزمین کو ہرگز نہ چھوڑوں گا جب تک میرا باپ مجھے اس کی اجازت نہ دے یا اللہ ہی میرے لیے کوئی حکم صادر فرمائے۔ وہی فیصلہ کرنے والوں میں بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ (80)

اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝

تم اپنے باپ کے پاس واپس چلے جاؤ۔ اس سے کہو کہ اے ہمارے باپ! تیرے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم تو اسی معاملے میں اس کی نگرانی کرتے جس کا ہمیں علم ہوتا اور جو معاملہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ رہا اس

میں ہم اس کی نگرانی کیسے کر سکتے تھے۔ (81)

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝٨٢

وہ اپنے باپ کے پاس آئے اور اپنی بے گناہی کی صفائی دیتے ہوئے کہا آپ اس بستی والوں سے جن میں ہم تھے، پوچھ لیں یا قافلہ والوں سے جن کے ساتھ ہم آئے ہیں، دریافت کرلیں۔ ہم سچ کہہ رہے ہیں۔ (82)

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝٨٣

یعقوبؑ نے کہا کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو تمہارے جذبات نے تمہیں سُجھا دی ہے۔ میرے لیے استقامت اور احسن انداز سے اس بات کو برداشت کرنا ہے (یوسف 18:12)۔

اُمّید ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس پہنچا دے۔ وہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔ (83)

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝٨٤

اور ان سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف! وہ بے حد غمگین و بے قرار تھا۔ غم کی وجہ سے اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری رہتی تھیں۔ (84)

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝٨٥

وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! آپ یوسف کو کبھی بھلا نہ پائیں گے یہاں تک کہ اپنے آپ کو گھلا لیں گے یا جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ (85)

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨٦

یعقوبؑ نے کہا کہ میں اپنے رنج و غم اور پریشاں حالی کا اظہار اپنے اللہ سے کرتا ہوں اور مجھے اللہ سے وہ علم ملا ہے جس سے تم بے بہرہ ہو۔ (86)

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا

اے میرے بیٹو! تم اللہ کی رحمت اور عدل و انصاف

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ﴿۸۷﴾	سے مایوس مت ہو۔ جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ۔ اللہ کی رحمت سے تو صرف وہ لوگ نا اُمید ہوتے ہیں جو اقدارِ وحی کے منکر ہیں۔ (87)
فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ﴿۸۸﴾	جب وہ عزیزِ مصر کے پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں پر مصیبت آن پڑی ہے۔ ہم پونجی بھی قلیل سی لے کر آئے ہیں۔ ہمیں غلّہ پورا ہی دے دیجیے گا بلکہ ہمارے واجب سے بھی زیادہ دیجیے گا۔ واجب سے زیادہ دینے والوں کو اللہ اپنے یہاں سے جزا دیتا ہے۔ (88)
قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَاَخِیْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ﴿۸۹﴾	یوسفؑ نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تم نے نادانی سے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا؟ (89)
قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِیْ ٘ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ وَیَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ﴿۹۰﴾	وہ بولے کیا واقعی یوسف تُو ہی ہے۔ کہا میں ہی یوسف ہوں اور یہ ہے میرا بھائی، بن یامین۔ ہم پر اللہ نے احسان فرمایا۔ جو اللہ کے قوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھے اور ثابت قدم رہے تو اللہ ایسے محسنین کا اجر ضائع نہیں کیا کرتا۔ (90)
قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕیْنَ﴿۹۱﴾	وہ بولے اللہ کی قسم! اللہ نے تجھے ہم پر فوقیت دی ہے۔ ہم ہی خطا کار تھے۔ (91)
قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ٘ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴿۹۲﴾	یوسف علیہ السّلام نے کہا کہ آج تمہیں کوئی سرزنش و ملامت نہیں ہے۔ اللہ تمہیں، تمہارے جرائم کے نقصانات سے حفاظت عطا فرمائے۔ وہ بہترین رحمت

فرمانے والا ہے۔(92)

ع 10 14 4 اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ
بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

یہ میرا کُرتا لے جاؤ اور میرے باپ کے سامنے رکھ دینا۔ وہ بصیرت سے ساری بات سمجھ جائیں گے۔ پھر تم سب اپنے اہلِ خاندان کے ساتھ میرے پاس چلے آؤ۔(93)

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ
لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝

جب مصر سے قافلہ روانہ ہوا تو اُدھر گھر میں ان کے باپ، یعقوبؑ نے کہا کہ اگر تم مجھے بڑھاپے کی وجہ سے بہکا ہوا نہ سمجھو تو مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔(94)

ربع قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝

گھر والوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! آپ تو ابھی تک پرانے وہم میں پڑے ہوئے ہیں۔(95)

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ ۝

جب خوش خبری دینے والا آن پہنچا اور اس نے کُرتہ یعقوب علیہ السّلام کے سامنے ڈال دیا تو وہ سمجھ گیا۔ کہنے لگا کہ میں تم سے نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی طرف سے وہ علم ملا ہے جو تمہیں نہیں ملا۔(96)

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ۝

بیٹے کہنے لگے اے ہمارے باپ! ہم ہی خطا کار ہیں۔ اللہ سے ہمارے جرائم کی معافی طلب فرمائیے۔(97)

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

یعقوب علیہ السّلام نے کہا کہ میں عنقریب اپنے نشوونما دینے والے سے تمہارے لیے حفاظت طلب کروں گا۔ وہ یقیناً حفاظت عطا فرمانے اور رحمت فرمانے والا ہے۔(98)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا

جب سب، یوسفؑ کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے

مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾

والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ آپ شہر میں قیام فرمائیے۔ اللہ نے چاہا تو آپ امن وامان میں رہیں گے۔(99)

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿١٠٠﴾

اپنے والدین کو بلند مسند پر بٹھایا اور وہ سب، اسے بلند مقام عطا کرنے پر بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہوگئے۔ یوسف علیہ السّلام نے کہا کہ ابّا جان! یہ ہے میرے اُس خواب کی تعبیر جو میں نے کبھی پہلے دیکھا تھا۔ میرے ربّ نے اسے سچّا کر دکھایا اور اس واقعہ کے بعد کہ جذباتِ حسد نے میرے بھائیوں کو میرے خلاف ابھار دیا، میرے ربّ نے مجھ پر احسان فرمایا کہ مجھے قید خانے سے باہر نکالا اور تم سب کو گاؤں سے شہر میں لے آیا۔ یقیناً میرا ربّ اپنی مشیّت کو غیر محسوس اور بڑے لطیف انداز سے بروئے کار لانے والا ہے۔ وہ صاحبِ حکمت اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔(100)

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾

اے میرے ربّ! تُو نے مجھے حکومت عطا فرمائی اور تاویلِ احادیث کا علم عطا فرمایا۔ کائنات کو ابتداً وجود میں لانے والا بھی تو ہے۔ تُو ہی دنیاوی زندگی اور حیاتِ اُخروی میں میرا دمساز وکارساز ہے۔ مجھے اس حالت میں وفات دیجو کہ میں تیرے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہوں اور مجھے صالحین کے ساتھ ملا دیجو۔(101)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ۝	جب اُنہوں نے اپنے فیصلے میں اتفاق کرلیا اور یوسف کے خلاف تدبیریں کر رہے تھے تو (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تُو ان برادرانِ یوسف کے پاس موجود نہ تھا۔ ہم اس سرگزشت کو غیب سے تیری طرف وحی کر رہے ہیں۔(102)
وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ۝	اگرچہ تیری آرزو کتنی ہی شدید ہو مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔(103)
وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۝ۧ (ع 11 11 5)	حال آں کہ تُو اِن سے پیغامِ وحی کے ابلاغ پر کسی معاوضہ کا طلب گار بھی نہیں ہے۔ یہ Message تو تمام عالمِ انسانیت کے لیے سرچشمۂ عبرت وموعظت ہے۔(104)
وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ۝	کائنات میں کتنی ہی آیات Symbols ہیں جو انسان کی توجّہ کو خالقِ کائنات اور اُس کے قوانین کی طرف منعطف کراتی رہتی ہیں۔ یہ ان کی نظروں سے گزرتی رہتی ہیں مگر یہ انکی طرف التفات ہی نہیں کرتے۔(105)
وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ۝	ان میں سے اکثر لوگ اللہ کے ساتھ اپنے خداؤں کو شریک کیے بغیر، اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور مشرک محض ہوتے ہیں (الزّمر 45:39، اَلمُؤمن 12:40)۔(106)
اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ	کیا یہ اس حالت سے بے فکر ہیں کہ یہ اللہ کے عذابِ

السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۰۷

محیط میں گرفتار ہو جائیں یا ان پر ناگہاں، اچانک ظہورِ نتائج کی گھڑی آ جائے اور انہیں پتا بھی نہ چلے۔ (107)

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ۛ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۗ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۰۸

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! وضاحت سے بتا دے کہ یہ ہے میرا اسلوب۔ میں اور میرے متّبعین اللہ کی طرف علیٰ وجہ البصیرت یعنی وحی کی روشنی میں عقل وفکر کی بنیاد پر دعوت دیتے ہیں اور میں شدّت سے اللہ کی اطاعت میں مستعد رہتا ہوں اور اللہ کے قانون کی اطاعت میں کسی اور کو شامل نہیں کرتا۔ (108)

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۗ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۹

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے پہلے بھی ہم نے بستیوں میں رہنے والوں کی طرف، جن کی طرف ہم نے پیغامِ وحی بھیجا، مرد ہی رسول بنا کر بھیجے۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ یہ دیکھ لیتے ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ آخرت کا گھر تو ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ کے احکام کی اتباع کرتے اور ان کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ سمجھتے کیوں نہیں؟ (109)

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ۗ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۱۰

جب رسول نا اُمّید ہونے لگے اور اُنہوں نے سمجھ لیا کہ ان کی تکذیب کی جا رہی ہے تو ہماری مدد انہیں آ پہنچی۔ جس کو ہمیں بچانا تھا، بچا لیا۔ مجرموں سے ہمارا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا۔ (110)

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

اِن تاریخی سرگزشتوں Annals میں اُن صاحبانِ عقل وبصیرت کے لیے سامانِ عبرت ہے جو وحی کی

ع 12 7 6 وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

روشنی میں عقل سے کام لیتے ہیں۔ یہ وحی کوئی اختراعی چیز نہیں بلکہ اپنے عملی نظام سے اُس وحی کی تعلیم کی تصدیق کرتی ہے جو پہلے سے موجود ہے اور ہر بات کی شرح و تفصیل Explanation پیش کرتی ہے۔ یہ ہدایت اور رحمت ہے اُس قوم کے لیے جو مستقل اقدار پر ایمان رکھتی ہے۔ (111)

اٰيَاتُهَا ۴۳ سُوْرَةُ الرَّعْدِ (۱۳) رُكُوْعَاتُهَا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ط وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾

اللہ حکیم و علیم کا ارشاد ہے کہ یہ کتاب، قرآنِ حکیم کی آئتیں ہیں جو (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم!) تیرے نشو و نما دینے والے کی طرف سے تیری طرف نازل کیا گیا ہے۔ یہ حق ہے مگر انسانوں کی اکثریّت ایمان نہیں لاتی۔ (1)

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ط يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾

اللہ ہی ہے جو فضائی کُرّوں کو بغیر ستونوں کے، بلند اٹھائے ہوئے ہے جنہیں تم دیکھ بھی رہے ہو اور اس کے مرکزی کنٹرول پر اس کی گرفت بڑی محکم ہے اور وہ اس پر پوری طرح غالب ہے۔ اور سورج اور چاند کو قانون کا پابند بنا کے گردش میں رکھے ہوئے ہے۔ یہ، تمام ایک معیّن مدّت تک کے لیے رواں دواں ہیں (لقمان 29:31، الزّمر 5:39)۔ وہ ہر شئے کی

آخری منزل، مقامِ تکمیل کو سامنے رکھ کر تدبیرِ نظم ونسق کرتا ہے۔ اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ یہ اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کے سامنے جواب دہی پر یقین رکھیں۔ (2)

وَهُوَ الَّذِىۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَجَعَلَ فِيۡهَا رَوَاسِىَ وَاَنۡهٰرًا‌ ؕ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيۡهَا زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ‌ يُغۡشِى الَّيۡلَ النَّهَارَ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ‏ ۝٣

وہی ہے جس نے زمین کو ہموار پھیلایا ہوا ہے اور اس میں پہاڑ اور دریا بنادیئے اور سب پھلوں کے ---- نوع کے اعتبار سے نرو مادہ، ذائقے کے لحاظ سے ترش اور شیریں، تاثیر کے حوالے سے سرد اور گرم، خشک اور تر ----- جوڑے بنائے۔ وہ ڈھانپ دیتا ہے دن کو رات سے۔ ان عناصر میں غور وفکر کرنے والوں کے لیے قوانین مضمر ہیں۔ (3)

وَفِى الۡاَرۡضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّزَرۡعٌ وَّنَخِيۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّغَيۡرُ صِنۡوَانٍ يُّسۡقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعۡضَهَا عَلٰى بَعۡضٍ فِى الۡاُكُلِ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ‏ ۝٤

اور سرزمین میں، آپس میں ملے ہوئے قطعاتِ زمین ہیں اور کھیتیاں اور انگوروں کے باغات ہیں اور ایک ہی جڑ سے اور الگ الگ جڑوں سے کھجوروں کی کئی شاخیں پھوٹی ہوئی اور پانی کے ایک ہی سرچشمے سے سیراب ہوتی ہوئی۔ ذائقے اور تاثیر میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر بنا دیتے ہیں۔ سمجھ سے کام لینے والوں کے لیے ان امور میں قوانین ہیں۔ (4)

وَاِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ‌ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ الۡاَغۡلٰلُ فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ‌ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ‏ ۝٥

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر تجھے تعجّب ہو تو اِن کی اِس بات پر ہوگا کہ جب ہم مٹّی ہو جائیں گے تو کیا ازسرِنو پیدا کیے جائیں گے (المؤمنون 23:35، 82،

الحج 5:22، النّمل 7:27، الصّٰفّٰت 16:37،53، الرُّوم 19:30، قٓ 3:50، الواقعہ 47:56)۔ یہ لوگ ہیں جو اپنے ربّ کی اس قدرت سے انکار کرتے ہیں جس کے مطابق وہ ہر چیز کو عدم سے وجود میں لا کر، اُس کے نقطۂ آغاز سے پروان چڑھاتے ہوئے نقطۂ تکمیل تک لے جاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی لوگ ہیں اہلِ جہنّم، جس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (5)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝6

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ تجھ سے اعمال کے نتائج سے پہلے تباہی لے آنے کی جلدی مچا رہے ہیں، حال آں کہ ان سے پہلے تاریخ کے عبرت ناک واقعات گزر چکے ہیں۔ تیرا ربّ تو انسانوں کے ظلم و زیادتی کے بعد اگر وہ قانونِ الٰہی کی طرف رجوع کرلیں تو حفاظت بھی لیے ہوئے ہوتا ہے اور تیرا ربّ سزا دینے میں سخت بھی واقع ہوا ہے۔ (6)

ع 1 7 7

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝7

کفّار کہتے ہیں کہ اس رسول پر اس کے ربّ کی طرف سے کوئی معجزاتی نشانی Miraculous sign کیوں نہیں نازل کی گئی۔ اصل بات یہ ہے کہ معجزاتی نشانی کا نازل کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔ تُو صرف Warn کرنے والا ہے اور اسی طرح ہر قوم کے لیے ایک ہادی، راہِ ہدایت دکھانے والا رہا ہے (یونس

47:10،النّحل36:16)۔ (7)

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ⑧

اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے جو کوئی Female اپنے بطن میں اٹھائے ہوتی ہے اور اُس کا بھی جسے وہ Pre-maturely جنم دیتی ہے اور اس کا بھی اسے علم ہوتا ہے جو رحم میں پرورش پاتے ہوئے تکمیل تک پہنچنے میں زیادہ مدّت لے لیتی ہے۔ اللہ کے یہاں ہر شئے پیمانے اور قانون میں بندھی ہوئی ہے۔ (8)

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ⑨

وہ غیب اور مشہود ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے، بڑی قوّتوں کا مالک ہے اور مقامِ بلند پر فائز ہے۔ (9)

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ⑩

تم میں سے کوئی رازدارانہ انداز سے بات کرے یا بلند آواز سے، اور کوئی رات میں چھپ جائے یا دن کی روشنی میں آزادی سے چلے پھرے، اللہ کے یہاں سب برابر equally، اس کے علم میں ہیں۔ (10)

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ⑪

انسان کے ساتھ، اس کے آگے اور پیچھے، ایسی قوّتیں لگی ہوئی ہیں جو اللہ کے قانون کے مطابق، اس پر مرکوز ہیں اور اس کے ہر عمل کو آخری نتیجہ تک پہنچا کر چھوڑتی ہیں اور اسے محفوظ کر لیتی ہیں (الانفطار 10،12:82)۔ اللہ کسی قوم میں تغیّر نہیں لاتا جب تک وہ اپنے اندر نفسیاتی تبدیلی نہ پیدا کر لے Change their innerselves۔ جب اللہ کسی قوم کو سزا دینے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کے فیصلے کو ٹالنے والا کوئی نہیں اور نہ

اس کا سوائے اللہ کے، کوئی مددگار رہوتا ہے۔ (11)

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝١٢

وہی ہے جو بھاری بھاری بادلوں کو بلند کرتا ہے اور چمکتی ہوئی بجلی سے منفعت کی اُمّید اور نقصان کا احساس پیدا کرتا ہے۔ (12)

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝١٣

رعد اور تمام کائناتی قوّتیں اُس کی ہیبت سے اپنے فرائضِ مُفوضّہ کی تکمیل اور اس کے پروگرام کو وجۂ حمد و ستائش بنانے کے لیے سرگرمِ عمل رہتی ہیں۔ اور وہ مہلک عذاب نازل کرتا ہے جو اسے پہنچتا ہے جو اس کی مشیّت کے مطابق اس کا سزاوار ٹھہرتا ہے۔ اور لوگ اللہ کے قانون کی کارفرمائی کے بارے میں بحث و تکرار کرتے رہتے ہیں۔ وہ بڑی قوّت سے مواخذہ کرنے والا ہے۔ (13)

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝١٤

حق کی دعوت صرف اُسی کی طرف ہونی چاہیے۔ اُسی کو پکارنا ہی تعمیری نتائج کا حامل ہوتا ہے اور جو لوگ اس کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں، وہ ان کی کسی بات کو سن سکتے ہیں اور نہ جواب ہی دے سکتے ہیں جیسے وہ شخص جو اپنے دونو ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ پانی خود بخود اس کے منہ تک پہنچ جائے مگر وہ اس تک نہیں پہنچ پاتا۔ لہٰذا، کفّار کی پکار رائگاں جاتی ہے۔ (14)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝١٥ السجدة 2

ہر چیز جو پستیوں اور بلندیوں میں ہے، با دلِ نخواستہ یا بطیبِ خاطر، اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے

ہوئے ہے اور صبح شام ان کے سائے بھی (النّحل 48:16)۔(15)

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ قُلِ اللّٰهُؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّاؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) اِن سے پوچھو کہ کائنات کا ربّ کون ہے؟ (اَلْمُؤْمِنُوْن 84:23) انہیں بتادے کہ اللہ۔ ان سے پوچھو کہ اس کو چھوڑ کر تم نے ان ہستیوں کو اپنا کارساز بنایا ہوا ہے جو خود، اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ ان سے پوچھو کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہیں (ہود 24:11، فاطر 19:35) یا کیا تاریکیاں اور نور ایک جیسے ہوتے ہیں؟ (فاطر 20:35) ان لوگوں نے اللہ کے جو شریک ٹھہرائے ہیں، کیا انہوں نے بھی اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی طرح کوئی چیز تخلیق کی ہے جو انکو اللہ کی تخلیق کے مشابہ لگتی ہو۔ ان پر واضح کردے کہ اللہ ہی ہر شئے کا خالق ہے اور وہ یگانہ ہے اور اس کا قانون سب پر غالب ہے اور اسے کوئی بے بس نہیں کر سکتا۔ (16)

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًاؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾

وہ بلندیوں سے پانی برساتا ہے اور ندی نالے اپنے اپنے ظرف کے مطابق بہنے لگتے ہیں۔ سیلاب جھاگ کو اوپر لے آتا ہے اور اس میں سے جن چیزوں کو آگ میں تپا کر سونا یا دوسری کثیر المقاصد چیزیں حاصل کرتے ہیں تو اس کا میل کچیل بھی اسی طرح جھاگ بن کر اوپر آجاتا ہے۔ اسی طرح اللہ، حق اور باطل کو

ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہے کہ باطل، حق سے ٹکراؤ کے بعد جھاگ کی طرح ضائع ہوجاتا ہے (الانبیاء 18:21، الشّوریٰ 24:42)۔ چنانچہ جھاگ تو بالکل رائیگاں جاتا ہے اور جو پانی انسانوں کے لیے منفعت بخش ہوتا ہے، وہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے۔ اس انداز سے اللہ حق اور باطل کا موازنہ کرتا ہے۔ (17)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ
يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ
مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

ع 2 11 8

یہ موازنہ اُن لوگوں کے لیے ہے جو غُـلُـوّ کے برعکس، متوازن انداز سے اپنے ربّ کو لبّیک کہتے ہیں اور جو اسے لبّیک نہیں کہتے، اگر ان کے پاس تمام روئے زمین کی دولت ہو اور اتنی ہی اور بھی اور وہ اسے فدیہ میں دے دیں تو بھی نجات نہیں ہوگی۔ ان کی Accountability بڑی کٹھن ہوگی۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہے اور وہ برا مقام ہے۔ (18)

النصف

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ
اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾

وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو کچھ تیرے ربّ کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے، اُس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو دل کی بصیرت سے محروم، حق کور Truth Blind ہو؟ اس بات کو وہ صاحبانِ عقل وبصیرت ہی سمجھتے ہیں جو عقل سے وحی کی روشنی میں کام لیتے ہیں۔ (19)

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾

جو اللہ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کی پاسداری کرتے ہیں اور اس پختہ عہد کو توڑتے نہیں (بنیٓ اسرآئیل 34:17)۔ (20)

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾

جو انسانی رشتوں کو جوڑتے ہیں جن کو قائم رکھنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے اور اپنے ربّ کے قوانین و احکام کی خلاف ورزی کے نتائج و عواقب سے ڈرتے رہتے اور کٹھن Accountability کے احساس سے خوف بداماں رہتے ہیں۔ (21)

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾

جو اس مقصد کے حصول کے لیے جسے ان کے ربّ نے مقرّر فرمایا ہے، استقامت اور ثابت قدمی سے سرگرمِ عمل رہتے ہیں اور دین کے نظام کا قیام عمل میں لاتے ہیں اور جو سامانِ زیست ہم نے انہیں دیا ہوا ہے، اس میں سے زائد از ضرورت پوشیدہ اور اعلانیہ، نظام کے توسّط سے دوسرے ضرورت مندوں کو دے دیتے ہیں اور ناہمواریوں کا حسن کارانہ اعمال سے ازالہ کرتے ہیں Repel evil by doing good (ہود 114:11، القصص 54:28)، اُن کے لیے آخرت کا گھر حُســن الـمـآب ہے (آلِ عمران 14:3، الرّعد 24:13، 29)۔ (22)

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾

وہ باغاتِ بہشت جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے ساتھ ان کے آبا، ان کی بیویاں اور ان کی اولاد میں سے جن جن نے حسنِ عمل سے اپنی مضمر صلاحیتوں کو بیدار و اُجاگر کر لیا ہوا اور ہر سمت سے ان پر ملائکہ کا نزول ہوگا (حٰمٓ السّجدۃ 30:41)۔ (23)

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾

ملائکہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ تمہاری سعی و محنت ثمر بار ہوگئی کیونکہ تم ثابت قدمی اور استحکام سے اِس مقصد کے حصول کے لیے سرگرمِ عمل رہے۔ لہٰذا، تمہارا حیاتِ اُخروی کا یہ انجام نہایت اچھا ہے (اٰلِ عمرٰن 14:3، الرّعد 29:13)۔ (24)

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

مگر جو لوگ اللہ کے ساتھ پختہ عہد کرکے اسے توڑ ڈالتے ہیں اور جن انسانی رشتوں کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا تھا، انہیں قطع کرتے ہیں (البقرۃ 27:2) اور مملکت میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں، اُن کے لیے لعنت ہے---- زندگی کی انسانیت ساز نعما سے محرومی اور ان کے لیے آخرت کا گھر---- شـــرِّ مـــآب ہوگا They will have miserable abode.۔ (25)

3
8 ع
9

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ ع

جو شخص اپنی محنت سے فراواں رزق لینا چاہے، اللہ اسے فراواں رزق عطا کردیتا ہے اور جو کم محنت سے نپے تُلے رزق کا مستحق بنالے، اسے محدود رزق دیتا ہے۔ لوگ اس دنیاوی زندگی پر ہی شاداں و فرحاں ہیں۔ وہ سمجھ نہیں رہے کہ دنیاوی زندگی تو اُخروی زندگی کے غیر منقطع اجر کے مقابلے میں عارضی اور قلیل المنفعت ہے (التّین 6:95)۔ (26)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ

کفّار کہتے ہیں کہ رسول پر اس کے ربّ کی طرف سے

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝٢٧

کوئی معجزہ Miraculous Sign کیوں نہیں اترا۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کر دے کہ معجزوں سے حق کو منوانا مشیّتِ الٰہی نہیں۔ ایمان وہ ہے جو وحیِ حق کو عقل وفکر سے تسلیم کر کے لایا جائے (الفرقان 73:25)۔ معجزہ طلبی گمراہی ہے۔ اللہ اسے راہ گم کردہ ہی چھوڑ دیتا ہے جو گمراہ ہونا چاہے اور جو اللہ کے قانون کی طرف رجوع کرے اسے ہدایت دے دیتا ہے۔ (27)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝٢٨

جو لوگ اس طرح ایمان لے آتے ہیں تو ان کے قلوب، اللہ کے قوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھنے اور ان کے مطابق فیصلے کرنے سے مطمئن رہتے ہیں۔ یاد رکھو! دلوں کو اطمینان اللہ کے قوانین کی تذکیر سے ہی ملتا ہے۔ (28)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝٢٩

جو لوگ اقدارِ مطلقہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ایسے کام کرتے ہیں جن سے ان کی مضمر صلاحیتوں کی نمود ہو جائے اور معاشرے میں حسن وتوازن بھی پیدا ہو جائے، ان کے لیے سرفرازیاں، سعادت مندیاں ہیں اور حسین وتوازن بدوشِ منزل بھی۔ (29)

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ہم نے تجھے ایک اُمّت کی طرف پیغامبر بنا کر بھیجا جس سے پہلے کئی اُمتیں گزر چکی ہیں تا کہ تُو، جو پیغامِ وحی ہم نے تیری طرف بھیجا

وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

ہے، انہیں سنا دے (المآئدۃ 5:67)۔ یہ رحمٰن کو تسلیم نہیں کر رہے۔ انہیں واضح طور پر بتا دے کہ یہ رحمٰن ہی میرا نشو ونما دینے والا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے، جس کے حکم کا اتباع کیا جائے۔ اسی کے قوانین پر میں بھروسا کرتا ہوں اور صرف اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (30)

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِىَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ ع 4/5/10

اگر قرآن ایسا ہوتا کہ اس کے ذریعے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی یا اس سے مُردے بولنے لگتے تو بھی یہ کفّار ایمان نہ لاتے بلکہ تمام امور اللہ کے قانون کے مطابق وقوع پذیر ہوتے ہیں، معجزانہ طور پر نہیں۔ کیا ایمان والوں نے جان نہیں لیا کہ اگر اللہ کا قانون ایسا ہوتا تو وہ جبراً سب انسانوں کو راہِ ہدایت پر لگا دیتا۔ کافر ہمیشہ اسی حالت میں رہتے ہیں اور انہیں، ان کے اعمال کی وجہ سے کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچتی رہتی ہے یا ان کے گھروں کے قرب و جوار میں آن اُترتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کا تباہ کن نتائج کا وعدہ آن پہنچے۔ یقیناً اللہ کی طرف سے اپنے وعدے یعنی قانون کی خلاف ورزی کبھی نہیں ہوتی۔ (31)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے پہلے، یقیناً رسولوں کا استہزا کیا گیا۔ میں نے پہلے کفّار کو مہلت

دی۔ جب وہ غلط روی پر مُصر رہے تو پھر ان کی گرفت کر لی۔ تو ان کا انجام کیسا رہا؟ (32)

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ
شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى
الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

تو کیا جو ہستی ہر نفس کے اعمال کی نگران ہے، وہ کسی کی معاونت کی محتاج ہو سکتی ہے؟ اس اللہ کے شریک ٹھیراتے ہیں۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھو کہ ان شرکاء کے نام تو بتاؤ۔ کیا تم ان شریک ہستیوں کے متعلّق اللہ کو بتاتے ہو جن کا اس ہمہ دان و ہمہ بین کو بھی زمین میں کہیں وجود نہیں ملتا یا کیا تم یونہی باتیں بنا رہے ہو؟ بلکہ ان کی تدبیریں اور سازشیں انہیں بڑی خوشنما بن کر دکھائی دے رہی ہیں اور یہ اللہ کی طرف آنے سے رک گئے ہیں۔ جو اللہ کے راستے کو کھو کر Astray چلے جاتے ہیں، ان کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوتا۔ (33)

لَهُمْ عَذَابٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ
وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

ان کے لیے اس دنیا کی زندگی میں بھی اذیّتیں ہیں اور آخرت کا عذاب کہیں سخت تر اور اللہ سے ان کو بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ (34)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

جس جنّت کا وعدہ متّقیوں سے کیا گیا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک باغ ہے جس کے زیرِ زمین پانی رواں دواں ہے یعنی وہ سرسبز و شاداب اور خزاں نا آشنا ہے۔ اس کی راحت و آسائش پائیدار اور پھل ہمیشہ رہنے والے ہیں (ابراہیم 25:14)۔ یہ ہے اللہ کے قوانین

سے ہم آہنگ رہنے والوں کا حاصل اور کفّار کا ماحصل نارِ جہنّم ہے۔ (35)

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ
اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝٣٦

جن لوگوں، یہود و نصاریٰ کو ہم نے کتاب دی وہ اس وحی، قرآن پر مسرّت کا اظہار کرتے ہیں جو تیری طرف نازل کی گئی ہے (یونس10:58) البتہ ان میں سے ایک گروہ کو اس وحی کا کچھ حصّہ ناگوار گزرا ہے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کر دے کہ مجھے تو حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی محکومیّت اختیار کیے رہوں اور کسی کو اس کا مثیل اور شریک نہ ٹھیراؤں۔ اسی کی طرف میں دعوت دیتا ہوں اور اسی کے قانون کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ (36)

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ
اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ ع 5 6 11
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝٣٧

اسی طرح ہم نے واضح عربی زبان میں یہ مجموعۂ قوانین وحکمت نازل کیا ہے۔ اگر اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو نے بعد اس کے کہ تیرے پاس وحی کا علم آ چکا، ان لوگوں کی خواہشات کی اتباع کی، تو نہ تو تیرا اللہ کے سوا کوئی دوست ہوگا اور نہ بچانے والا۔ (37)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا
وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝٣٨

تجھ سے پہلے بھی ہم نے رسول بھیجے اور ان کو بیویاں اور اولاد بھی دی۔ کسی رسول کے اختیار میں یہ بات نہ تھی کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی آیت ---- قانونی حکم لا سکتا۔ وہ حکم کتنی مدّت کے بعد نازل ہوتا ہے، اُس مدّت کا تعیّن قانون کے مطابق ہوتا ہے (الاعراف 7:34،

یونس10:49)۔ (38)

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾

اللہ اپنی مشیّت ، قانون کے مطابق کسی چیز کو قائم رکھتا ہے یا ختم کر دیتا ہے (الشّوریٰ 42:24)۔ قانون کی اصل اور بنیاد تو صرف اسی کے پاس ہے۔ (39)

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾

جن بعض نتائج سے ہم نے ان لوگوں کو متنبّہ کیا ہے وہ اگر اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! ہم تیری زندگی میں تیرے سامنے لے آئیں یا اس سے پہلے تجھے وفات دے دیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اعمال کے نتائج کو اپنے وقت پر مرتّب ہو کر ظہور میں آجانا ہے۔ تیرے ذمّے تو صرف ابلاغ ہے اور ہمارے ذمّے ان کا حساب لینا (یونس 10:46، المؤمنون 23:95، الزّخرف 43:42)۔ (40)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾

کیا یہ دیکھتے نہیں کہ ہم زمین --- وسائلِ پیداوار اور رزق کے سرچشموں کو بڑے اشراف اور سرداروں کے ہاتھ سے نکال کر ان کی ملکیّت کو کم کرتے جا رہے ہیں (الانبیاء 21:44) اللہ ہی ایسا حکم صادر فرما سکتا ہے اور اس کے حکم کے بعد کسی کا حکم نہیں آسکتا۔ اور وہ جلد ہی احتساب کا عمل شروع کر دیتا ہے۔ (41)

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾

اللہ کے دین کے نظام کے خلاف ان سے پہلے لوگ سازشیں کرتے رہے ہیں لیکن اللہ کی تمام تر تدبیریں بھی برسرِعمل رہتی ہیں۔ ہر نفس جو کچھ کر رہا ہے، اسے اس کا علم

ع 6/6/12 وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

ہوتا ہے۔اور کفّار بھی عنقریب جان لیں گے کہ آخرت کی خوش انجامی کس کے حصّے میں آتی ہے۔(42)

وحی کے منکر کہتے ہیں کہ تُو اللہ کا بھیجا ہوا پیغامبر نہیں ہے۔ان سے کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ فیصلہ کرنے والا (الانعام 19:6)اور اس شخص کی شہادت کافی ہے جو کتاب،قرآن کے علم سے بہرہ ور ہے۔(43)

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ (۱۴)

اٰيَاتُهَا ۵۲ — رُكُوْعَاتُهَا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۱﴾

اللہ رحیم وغفور کا ارشاد ہے کہ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!یہ کتاب،قرآن تیری طرف ہم نے اس لیے نازل کیا ہے تاکہ تُو انسانیّت کو،ان کے ربّ کے حکم کے مطابق،ذہنِ انسانی کی پیدا کردہ توہّم پرستیوں اور غلط اندیشیوں کی ظلمات سے نکال کر وحی کی روشنی میں اُس راستے پر لے آئے جو صاحبِ اِقتدار اور سزاوارِ حمد وستائش ہستی نے متعیّن کیا ہے(المآئدۃ 15:5،16،44،46، الاعراف 157:7،ابراہیم 5:14،الشّوریٰ 52:42، الحدید 9:57،التّغابن 8:64)۔(1)

اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ﴿۲﴾

وہ اللہ کہ کائنات میں جو کچھ ہے،اسی کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے مصروفِ عمل ہے۔اقدارِ وحی

سے انکار کرنے والوں کے لیے شدید عذاب کے باعث ہلاکت وتباہی ہے۔ (2)

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٣﴾

جوحیاتِ آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کومحبوب رکھتے ہیں اور اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اوراس راستے میں ناہمواریاں اور پیچ وخم پیدا کرنے کی تلاش میں رہتے ہیں۔یہی لوگ ہیں جوگمراہی میں دور جاپڑے ہیں۔ (3)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤﴾

ہم نے جورسول بھی بھیجا، پیغامِ وحی اس کی قوم کی زبان میں دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ انہیں واضح کر کے سمجھا سکے۔لیکن جو Astray جانا چاہے،اللہ اسے غلط راستے پرڈال دیتاہےاور جو ہدایت لینا چاہے، اسے راہِ ہدایت دکھادیتاہے۔وہ غالب اورصاحبِ حکمت ہے۔ (4)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٥﴾

ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کواپنی آیات دے کربھیجا کہ اپنی قوم بنی اسرائیل کوغلط فکری اورتوہّم پرستیوں کی تاریکیوں سے نکال کروحی کے نور کی طرف لے آ اوران سے تاریخ کی حق وباطل کی ناقابلِ فراموش آویزشوں کا تذکرہ کر۔ ان میں، اپنے مشن کے حصول کے لیے استقامت اور ثابت قدمی سے سرگرمِ عمل رہنےاور کائنات کی قوّتوں اوراسباب وذرائع سے فائدہ اٹھانے والوں کے لیے قوانین مضمر ہیں۔ (5)

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَاكُم

جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اپنے لیے اللہ کی

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ
ع 1 6 13 اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶

نعمتوں کو یاد کرو جب اس نے تمہیں آلِ فرعون سے اس وقت نجات دلائی جب وہ تمہیں طرح طرح کی اذیّتیں دیا کرتی تھی اور تمہارے بیٹوں کو ہلاک کر دیتی اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتی تھی (البقرۃ2:49، القصص 28:4، المؤمن 40:25)۔ مصائب و مشکلات کے اس سلسلۂ واقعات میں تمہارے ربّ کی طرف سے یہ ایک کڑی آزمائش تھی۔ (6)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ
اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷

جب تمہارے نشو ونما دینے والے نے بتا دیا کہ اگر تم اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو ربوبیّت عامہ کے لیے کھلا رکھو گے تو میں انہیں مزید بڑھا دوں گا اور اگر تم انہیں چھپا چھپا کر رکھو گے تو میری سزا بڑی سخت ہوا کرتی ہے۔ (7)

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۸

موسیٰؑ نے کہا کہ اگر تم اور کُرّۂ ارض کے سارے افراد کفرانِ نعمت کرو گے تو اللہ سزاوارِ حمد کا کیا بگڑے گا؟ وہ تو تمہاری اِن باتوں سے مستغنی اور بے احتیاج ہے۔ (8)

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۛ
وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا
الثلثة كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ
مُرِيْبٍ ۝۹

کیا تم لوگوں کے پاس قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود اور ان کے بعد کی اُمّتوں کی سرگزشتیں نہیں پہنچیں۔ ان کے متعلّق اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ ان کے پاس ان کے رسول واضح احکامِ الٰہی لے کر آئے لیکن وہ غیظ وغضب میں اپنے ہاتھ کاٹتے تھے، بات نہیں سنتے تھے اور کہتے تھے کہ جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو، ہم اس سے بیزار و لاتعلّق ہیں۔ جس تعلیم کی طرف تم ہمیں دعوت

دے رہے ہو ہم اس کو نہیں مانتے اور ہم اس کے متعلق
ترَدُّد میں پڑے ہوئے ہیں۔ (9)

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ
اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ۝10

ان کے رسولوں نے انہیں جواب میں کہا کہ کیا تم اُس اللہ
کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہو جو ارض وسما کو
ابتداً وجود میں لانے والا ہے۔ وہ تمہیں اس لیے اپنی
طرف بلا رہا ہے کہ تمہارے جرائم کے مُضر اثرات کو مٹا کر
تمہیں حفاظت عطا کر دے اور تمہیں، قانون کے
مطابق، ایک مقرّرہ مدّت تک اپنی اصلاح کرنے اور
اعمالِ صالحہ کے لیے مہلت عطا کیے رکھے۔ وہ کہتے کہ تم
تو صرف ہماری طرح کے ہی ایک انسان ہو۔ تم چاہتے
ہو کہ ہمیں ان ہستیوں کی پرستش سے روک دو جن کی
پرستش ہمارے آباء کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر تم واقعی اللہ
کے رسول ہو تو ہمارے پاس کوئی واضح سند لاؤ۔ (10)

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ
نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ۝11

ان کے رسولوں نے انہیں جواب میں کہا کہ ہاں! ہم
ہیں تو تمہارے جیسے انسان ہی مگر اللہ اپنی مشیّت کے
مطابق، اپنے بندوں میں سے کسی پر احسان فرما کر
نبوّت کے لیے برگزیدہ کر لیتا ہے۔ یہ ہمارے اختیار
میں نہیں کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر تمہارے پاس کوئی سند
لاسکیں۔ مومنین تو صرف اللہ کے قوانین پر بھروسا و اعتماد
کیا کرتے ہیں۔ (11)

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ

ہم اللہ کے قوانین پر بھروسا کیوں نہ کریں حالانکہ اس

وَلَنَصۡبِرَنَّ عَلٰی مَاۤ اٰذَیۡتُمُوۡنَا ؕ وَعَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُتَوَکِّلُوۡنَ ﴿۱۲﴾ ع 2/6/14

نے ہمیں اپنی دنیوی و اُخروی حسنہ کی راہیں دکھادی ہیں (العنکبوت 29:69)۔ (69) ہم تمہاری اِیذارسانی کو ثابت قدمی سے برداشت کرتے رہیں گے۔ بھروسا کرنے والے صرف اللہ کے قوانین پر ہی بھروسا کیا کرتے ہیں۔ (12)

وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِرُسُلِہِمۡ لَنُخۡرِجَنَّکُمۡ مِّنۡ اَرۡضِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِیۡ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوۡحٰۤی اِلَیۡہِمۡ رَبُّہُمۡ لَنُہۡلِکَنَّ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۳﴾

لیکن کفّار نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں اپنی سر زمین سے نکال باہر کریں گے یا تمہیں ہمارے مذہب و مسلک میں آ جانا ہوگا (الاعراف 88:7)۔ لہٰذا، ان کے نشو ونما دینے والے نے انہیں بذریعہ وحی مُطّلع فرمایا کہ گھبراؤ نہیں۔ ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے، سرکش وقانون شکن لوگ ہلاک ہوکر رہتے ہیں۔ (13)

وَلَنُسۡکِنَنَّکُمُ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ خَافَ مَقَامِیۡ وَخَافَ وَعِیۡدِ ﴿۱۴﴾

اور ہم تم کو ان کے بعد، سرزمین میں آباد کردیں گے۔ یہ نوید اُن کے لیے ہے جو تباہ کن نتائج کے لیے میری warnings سے ڈرتے اور میرے رُوبرو Accountability سے خوف محسوس کرتے ہیں۔ (14)

وَاسۡتَفۡتَحُوۡا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ ﴿۱۵﴾

لہٰذا، ان رسولوں نے اللہ سے آخری فیصلہ Final decision اور مدد طلب کرلی اور ہر سرکش ومستبد ناکام ونامراد رہا۔ (15)

مِّنۡ وَّرَآئِہٖ جَہَنَّمُ وَیُسۡقٰی مِنۡ مَّآءٍ صَدِیۡدٍ ﴿۱۶﴾

اس سے آگے جہنّم ہے اور کھولتا ہوا گرم پانی پلایا جائے گا۔ (16)

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ
وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾

وہ اسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا لیکن آسانی سے گلے سے اتار نہیں سکے گا۔ ہر جہت سے موت آرہی ہوگی مگر وہ مر بھی نہ سکے گا (طٰہٰ 20:74، الاَعلٰی 87:13)۔ اس کے علاوہ اس کے لیے سخت عذاب ہوگا۔ (17)

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ
بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى
شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾

جو لوگ اپنے ربّ کا انکار کرتے ہیں ان کے اعمال کی مثال ایسی راکھ کی سی ہے جس پر آندھی کے دن، سخت تیز ہوا چلے۔ وہ اپنے ما حصل میں سے کچھ بھی بچانے کی قدرت و طاقت نہ پائیں۔ یہ ہے پرلے درجے کی گمراہی۔ (18)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ
يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾

اے مخاطب! کیا تُو غور نہیں کرتا کہ اللہ نے کائنات کو solid truth اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق تخلیق فرمایا ہے۔ اگر اس کی مشیّت کا تقاضا ہو تو وہ تمہیں منظر سے ہٹا دے اور نئی مخلوق وجود میں لے آئے (النِّساء 4 : 133، التَّوبۃ 9 : 39، محمد 47 : 38)۔ (19)

وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾

اور اللہ کے لیے ایسا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ (20)

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا
كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ
مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ
عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع 2 9 15

اللہ کے حضور سب حاضر ہو جاتے ہیں۔ کمزور سماجی حیثّیت کے لوگ، متکبّر سرداروں سے کہتے ہیں کہ ہم تمہارے تابع فرمان رہے تھے تو کیا آج تم ہم سے اللہ کا تھوڑا سا عذاب بھی ہٹا سکتے ہو؟ (اَلمُؤمِن 40:47، 48) کہتے ہیں کہ اگر اللہ نے ہمیں راہِ ہدایت دکھائی ہوتی تو ہم تمہیں بھی ہدایت کی راہ پر ڈال دیتے۔ آج اگر ہم صبر سے یہ عذاب

جھیلیں یا واویلا کریں، ہمارے لیے دونو حالتیں یکساں
ہیں۔آج ہمارے لیے راہِ فرار نہیں ہے۔(21)

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ
الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ
وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ
بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

جب نتائج کا حتمی فیصلہ ہو چکتا ہے تو شیطان ----
(انفرادی مفاد پرستی پر ابھارنے والے انسانی جذبات)
کہتا ہے کہ اللہ نے یقیناً، تم سے سچّا وعدہ فرمایا تھا البتہ
میں نے جو وعدہ تم سے کیا تھا، اس کی میں نے تم سے
وعدہ خلافی کی۔ مجھے تم پر کوئی غلبہ وقوّت تو حاصل نہ تھی
ماسوائے اس کے کہ میں نے تمہیں اپنی طرف بلایا اور تم
نے مجھے لبیّک کہا۔تم مجھے نہیں، اپنے آپ کو ملامت
کرو۔نہ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد
رسی کر سکتے ہو۔ اس سے پہلے تم میری پیروی کر کے
شرک کرتے رہے ہو، میں اس سے انکاری اور لاتعلّق
ہوں۔یقیناً سرکش اور اللہ کو چھوڑ کر جذبات کے پیچھے لگ
جانے والوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔(22)

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ
فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

اور جن لوگوں نے اقدارِ وحی پر ایمان رکھا اور صلاحیّت پرور
کام بھی کرتے رہے انہیں جنّت کے ایسے باغات میں
داخل کیا جاتا ہے جن کے زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا
ہے اور جو سدا سرسبز رہتے ہیں۔ان میں، وہ اپنے نشوونما
دینے والے کے حکم کے مطابق ہمیشہ رہیں گے۔وہاں ان
کی دعا ہے: سلامتی، امن اور تکمیلِ ذات۔(23)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

اے مخاطب! کیا تو نے غور نہیں کیا اللہ نے کیسی مثال بیان

طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾

فرمائی محکم ثمر بار نظریۂ زندگی کی کہ جیسے ایک سرسبز و شاداب درخت ہو جس کی جڑیں گہری، مضبوط و مستحکم ہوں اور اس کی شاخیں بلندیوں پر جھول رہی ہوں۔ (24)

تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾

اپنے ربّ کے قانون کے مطابق، ہر موسم میں ثمر بار رہتا ہے۔ اللہ انسانوں کے لیے ایسی مثالیں بیان فرماتا ہے تا کہ وہ اچھی طرح سمجھ جائیں۔ (25)

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾

اور غلط نظریۂ حیات کی مثال ایسے درخت کی سی ہے جو پھل نہ دے اور جسے زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے۔ وہ گہرائی میں مضبوط و مستحکم نہ ہو۔ (26)

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ﴿٢٧﴾ ع 4 6 16

اللہ اہلِ ایمان کو محکم نظریۂ حیات کے ذریعے استحکامِ ذات عطا فرماتا ہے، اِس دنیاوی زندگی میں بھی اور حیاتِ اُخروی میں بھی۔ اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے، سرکش لوگوں کی کوششیں رائیگاں چلی جاتی ہیں اور اللہ، ایسا اپنے قانون، مشیّت کے مطابق کرتا ہے۔ (27)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) کیا تُو نے اُن لوگوں کے متعلّق غور نہیں کیا جنہوں نے اللہ کی نعمتوں کو ربوبیّتِ عامہ کے لیے بے نقاب رکھنے کے بجائے، چھپا چھپا کے رکھا۔ خود تو برباد ہوئے ہی تھے، اپنی قوم کو بھی تباہی و ہلاکت سامانی کی منزل میں لا اتارا۔ (28)

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾

یعنی جہنّم میں جس میں وہ ڈالے گئے ہیں اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ (29)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾	انہوں نے کچھ ہستیوں کو اپنے زُعم میں اللہ کی مثل ونظیر بنالیا تا کہ لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف نہ آنے دیں۔ ان سے کہیے کہ مزے اڑالو۔ آخر الامر، تمہیں جہنّم کی آگ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ (30)
قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾	اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم !اہلِ ایمان کو سمجھا دے کہ دین کے نظام کو قائم و مستحکم رکھیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہوا ہے، اس میں سے پوشیدہ یا اعلانیہ، اپنی ضروریات سے زائد، دوسروں کی ضروریات کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیا کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جب لین دین Mutual Bargaining نہ ہو سکے گی اور نہ دوستی کام آئے گی (البقرۃ 254:2)۔(31)
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾	اللہ ہی ہے جس نے ارض وسما کو تخلیق فرمایا۔ بلندیوں سے پانی برسایا اور اس سے پھل پیدا کیے جو تمہارے لیے رزق ہیں (البقرۃ 22:2) اور کشتی کو قانون کا پابند کر کے تمہارے کام میں لگا دیا جو دریا، سمندر میں اس کے قانون کے تحت چلتی ہے۔ اور دریاؤں کو تمہارے لیے اپنے قانونِ طبیعی کا پابند کر دیا۔ (32)
وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾	اور سورج اور چاند کو تمہارے لیے کام میں لگا دیا جو لگاتار چل رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہارے کام اور آرام کے لیے اپنے قانون کے تابع کر دیا

(الاعراف 54:7، النّمل 12:16)۔ (33)

ع 5 7 17 وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا
تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝

اور ہر شئے جو تم اُس سے طلب کرو، تمہیں عطا کرتا ہے۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو ان کا احاطہ نہ کر سکو۔ مگر انسان تو وحی کے بغیر، دوسروں کے حقوق غصب کرنے والا اور ناشکرا ہے۔ (34)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ
وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝

جب ابراہیم علیہ السّلام نے دعا کی کہ اے میرے ربّ! اس شہر مکّہ کو امن وسلامتی والا شہر بنا دیجئے گا (البقرۃ 126:2) اور مجھے اور میری نسلوں Descendants کو بتوں کی پرستش سے دور رکھئے گا۔ (35)

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ
فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے میرے نشوونما دینے والے! اِن اصنام کے باعث لوگوں کی اکثریّت غلط راہوں پر جا پڑی ہے۔ لہٰذا، جو میری اتبّاع میں رہے گا وہی یقیناً میرا ہم رَو ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا تو اس کا معاملہ آپ کے سپرد ہے۔ تُو غلط روی کے نقصان سے حفاظت عطا فرمانے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (36)

رَبَّنَآ اِنِّىْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ
بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً
مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَشْكُرُوْنَ ۝

اے ہمارے نشوونما دینے والے! میں نے اپنی ذُرّیت، اولاد کو اس وادیٔ غیر ذی زرع --- بنجر زمین میں، تیرے حُرمت والے گھر کے قرب وجوار میں لابسایا ہے تا کہ یہ یہاں دین کے نظام کا قیام عمل میں لائیں۔ ہمارے ربّ! ایسا کر دے کہ انسانوں کے دل اس کی طرف مائل ہو جائیں اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تا کہ یہ شکر گزار ہوں (البقرۃ 126:2) اور ان نعمتوں کو تیرے

متعیّن کردہ مقاصد کے لیے استعمال میں لائیں اور نوعِ انسانی کی پرورش کے لیے کھلا رکھیں۔ (37)

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِيۡ وَمَا نُعۡلِنُ ؕ وَمَا يَخۡفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۝٣٨

اے ہمارے نشوونما دینے والے! تو یقیناً جانتا ہے جسے ہم مخفی رکھتے ہیں یا ظاہر کر دیتے ہیں۔ اللہ پر تو ارض وسما کی کوئی شئے مخفی ہے ہی نہیں (الِ عمران 5:3)۔ (38)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ وَهَبَ لِىۡ عَلَى الۡكِبَرِ اِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَسَمِيۡعُ الدُّعَآءِ ۝٣٩

حمد و ستائش اللہ کے لیے ہے جس نے بڑھاپے میں مجھے اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے۔ بلاشبہ، میرا ربّ دعا کو سننے والا ہے۔ (39)

رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ۝٤٠

اے ہمارے نشوونما دینے والے! مجھے اور میرے عہد کے انسانوں کی نسل کو ہمّت عطا فرما کہ ہم دین کے نظام کا قیام عمل میں لائیں۔ اس دعا کو شرفِ قبولیّت عطا فرما۔ (40)

ع 6 7 18 رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَىَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ۝٤١

اے ہمارے ربّ! اعمال کے حساب کے دن، میری، میرے والدین اور مومنین سے ہونے والی لغزشوں سے درگزر اور حفاظت مرحمت فرمائیے گا۔ (41)

وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمۡ لِيَوۡمٍ تَشۡخَصُ فِيۡهِ الۡاَبۡصَارُ ۝٤٢

اے مخاطب! یہ نہ سمجھ لینا یہ مخالفینِ نظام جو کچھ کر رہے ہیں، اللہ اُن سے غافل ہے۔ وہ اِس امر کو اُس دن کے لیے موٴخّر کیے جا رہا ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں (الانبیاء 97:21)۔ (42)

مُهۡطِعِيۡنَ مُقۡنِعِىۡ رُءُوۡسِهِمۡ لَا يَرۡتَدُّ اِلَيۡهِمۡ طَرۡفُهُمۡ ۚ وَاَفۡـِٕدَتُهُمۡ هَوَآءٌ ۝٤٣

سر اوپر اٹھائے ہوئے بدحواس ہو کر بھاگ رہے ہوتے ہیں (القمر 8:54)۔ ان کی نظریں جمی کی جمی رہ جاتی ہیں اور ان کے دل جرأت و بصالت سے خالی ہو رہے ہوتے ہیں۔ (43)

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۙ﴿۴۴﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) انسانوں کو Warn کر دے اُس دن سے جب عذاب اُن پر وارد ہو جائے گا۔ قانون شکن التجا کریں گے کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں تھوڑے سے عرصے کے لیے مہلت دے دیجئے۔ ہم تیری دعوت پر لبیک کہیں گے اور رسولوں کی اتّباع کریں گے۔ جواب ملے گا اس سے پہلے کیا تم قسمیں کھا کھا کر یہ نہیں کہا کرتے تھے کہ تمہاری قوّت و حشمت کو کبھی زوال نہیں آئے گا۔ (44)

وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾

حال آں کہ تم اُن لوگوں کی بستیوں میں آباد تھے جنہوں نے قانون شکنی و سرکشی کر کے اپنی جانوں پر ظلم ڈھایا تھا اور تمہیں اچھی طرح معلوم بھی ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا اور ہم نے تمہیں مثالوں کے ذریعے سمجھایا تھا۔ (45)

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ ؕ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾

انہوں نے دین کے نظام کے خلاف سازشیں کیں اور ان کی یہ تدبیریں اللہ کے علم میں تھیں جو کامیاب نہیں ہو سکتی تھیں۔ اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہل جائیں۔ (46)

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ؕ﴿۴۷﴾

لہٰذا، یہ نہ سمجھ لینا کہ اللہ اپنے رسولوں سے کیے ہوئے وعدوں کے خلاف کرے گا۔ یقیناً اللہ صاحبِ قوّت ہے اور جرم کی سزا دینے والا ہے۔ (47)

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾

جس دن یہ ارض دوسری ارض سے بدل دی جائے گی اور یہ اجرامِ فلکی بھی (الانبیاء 21:104) اور سب

انسان، اللہ کے سامنے پیش ہوں گے جو یکتا اور Omnipotent ہے۔(48)

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝٤٩

اس دن تُو مجرموں کو لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھے گا۔(49)

سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝٥٠

ان کے coat of mail خارجی لبادے سیاہ کول تار کے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں کو ڈھانکے ہوئے ہوں گے۔(50)

لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝٥١

تاکہ اللہ، ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دے دے۔ اللہ کا قانونِ مکافات جلد ہی اعمال کا نتیجہ مرتّب کرنا شروع کر دیتا ہے۔(51)

ع 7 11 19

هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝٥٢

اس ضابطۂ قوانین کا ابلاغ Communication پوری نوعِ انسانی کے لیے ہے تاکہ اس کے ذریعے اسے غلط طرزِ زندگی کے بھیانک نتائج سے متنبّہ کر دیا جائے اور وہ اچھی طرح جان لے کہ صاحبِ اقتدار ہستی صرف ایک ہی ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے اور صاحبانِ عقل و دانش، تدبّر و تفکر کریں۔(52)

آیاتھا ۹۹ (۱۵) سُوْرَةُ الْحِجْرِ رکوعاتھا ۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الٓرٰ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۝١

اللہ علیم و حکیم کا ارشاد ہے کہ یہ آیتیں کتاب یعنی قرآن کی ہیں جو اپنی تعلیم کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے والا ہے۔(1)

الجزء 14

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝٢

اس قرآن سے انکار کرنے والے، کبھی کبھی یہ تمنّا کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے قوانین کے سامنے جھک جائیں لیکن وہ ایسا کرتے نہیں اس لیے۔ (2)

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝٣

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دے۔ یہ کھائیں پئیں اور عیش اڑا لیں، Enjoy کرلیں اور ان کی لمبی چوڑی آرزوئیں، انہیں زندگی کے حقیقی مقاصد سے غافل کیے رکھیں (اَلتّکاثر 1:102)۔ جلد ہی، انہیں اس کا انجام، مآلِ کار Ultimate end معلوم ہو جائے گا۔ (3)

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝٤

ہم نے کسی بستی کو ہلاک کیا ہے تو صرف قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق، جو انہیں بتا دیا گیا تھا۔ That was made known to them before hand۔ (4)

مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝٥

کوئی قوم قانون کے مطابق مقرّر کردہ مُدّتِ حیات میں نہ تقدیم کرسکتی ہے نہ تاخیر (المؤمنون 43:23، سبا 30:34، المنافقون 11:63)۔ (5)

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝٦

یہ کہتے ہیں کہ اے وہ شخص جس پر یہ ذکر --- قرآن اتارا گیا ہے، تُو تو دیوانہ ہے (الدُّخان 14:44)۔ (6)

لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝٧

اگر تُو اپنے دعاوی میں سچا ہے تو فرشتوں کو کیوں ہمارے سامنے نہیں لے آتا۔ (7)

مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ۝٨

ہم ملائکہ کو صرف اُس وقت بھیجتے ہیں جب انسانوں

کے اعمال کے نتائج حقیقتِ ثابتہ بن کر سامنے آجاتے ہیں اور فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور پھر انہیں مہلت نہیں دی جاتی البقرۃ 2:210، الانعام 6:158، النّحل 33:16)۔ (8)

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۹﴾

ہم ہی نے یہ ذکر، قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (9)

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ فِىۡ شِيَعِ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۰﴾

(اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تجھ سے پہلی اُمّتوں میں بھی ہم نے رسول علیہم السّلام بھیجے (یونس10:47، الرّعد13:7)۔ (10)

وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۱۱﴾

ان کے پاس جو رسول بھی آیا اس کا انہوں نے مذاق اڑایا۔ (11)

كَذٰلِكَ نَسۡلُكُهٗ فِىۡ قُلُوۡبِ الۡمُجۡرِمِيۡنَۙ ﴿۱۲﴾

اس طرح ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق، یہ استہزائی ذہنیّت مجرموں کے دلوں میں اتر جاتی ہے۔ (12)

لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَقَدۡ خَلَتۡ سُنَّةُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۳﴾

یہ بھی ایمان نہ لائیں گے اور سابقہ مجرم قوموں کی بھی یہی ذہنیّت ورَوِش رہی ہے۔ (13)

وَلَوۡ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوۡا فِيۡهِ يَعۡرُجُوۡنَۙ ﴿۱۴﴾

اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول بھی دیں، پھر وہ اس میں چڑھنے لگیں، (14)

ع 15 لَقَالُوۡۤا اِنَّمَا سُكِّرَتۡ اَبۡصَارُنَا بَلۡ نَحۡنُ قَوۡمٌ مَّسۡحُوۡرُوۡنَ ﴿۱۵﴾

تو بھی یہ کہیں گے کہ ہماری آنکھوں پر پردہ ڈال دیا گیا ہے بلکہ ہم لوگوں پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (15)

وَلَقَدۡ جَعَلۡنَا فِى السَّمَآءِ بُرُوۡجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيۡنَۙ ﴿۱۶﴾

ہم نے بلندیوں میں ستارے بنائے ہیں اور انہیں دیکھنے والوں کے لیے خوشنما بنا دیا ہے۔ (16)

وَحَفِظۡنٰهَا مِنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍۙ ﴿۱۷﴾

ہم نے قیاس آرائیاں کرنے والوں اور سیدھی راہ چھوڑ

کر تخریبی نتائج پیدا کرنے والوں سے انہیں محفوظ و مصئُون بنایا ہوا ہے(الصّٰفّٰت 37:6،7، الملک 67:5)۔ (17)

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾

مگر جو کاہن اپنے زُعم میں حقائق کی چوری چھپے سُن گن لینے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کے پیچھے علم وآگہی کا شہابِ مبین لگ جاتا ہے یعنی حقیقی علم ان کی اٹکلوں کی نفی کر دیتا ہے (الشُّعراء 26:211،212، الصّٰفّٰت 37:8،9، الطّور 52:38، الجنّ 72:8،9)۔ (18)

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾

ہم نے زمین کو ہموار پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ رکھ دیے(الرّعد 13:3)اور اس میں ہر چیز متناسب انداز سے اگائی۔ (19)

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾

اور اس میں تمہارے لیے سامانِ معیشت رکھ دیا اور اُن کے لیے بھی جن کے رزق کی ذمّہ داری تم پر نہیں۔ (20)

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾

اور ہمارے پاس ہر شئے کے خزانے ہیں اور ہم انہیں معیّن اندازے اور مقدار میں مہیّا کرتے رہتے ہیں۔ (21)

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾

ہم ابر سے بوجھل ہوائیں بھیجتے ہیں اور بلندیوں سے پانی برساتے ہیں۔ پھر اس میں سے تمہیں پلاتے ہیں۔ تمہارے پاس تو ان کے محفوظ ذخائر Reservoirs نہیں ہیں۔ (22)

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِ وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ۝٢٣

ہم ہی ہر چیز کے مالک ہیں اور اس میں سے ہم دوسروں کو منتقل کرتے رہتے ہیں۔ اور ہم ہی زندگی بخشتے ہیں اور موت بھی دیتے ہیں۔ (23)

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ۝٢٤

ہمیں یقیناً تمہارے اسلاف کے بارے میں سارا علم ہے اور بعد میں آنے والوں کا بھی۔ (24)

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝٢٥ ع 2 10 2

تیرا ربّ ان سب کو یومِ حساب کو اکٹھا کر لیتا ہے۔ وہ ہر امر کا علم رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔ (25)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝٢٦

ہم نے انسان کو سیاہ، متغیّر شدہ، خشک بدبُودار مٹّی سے تخلیق کیا (الصّٰفّٰت 11:37، الرّحمٰن 14:55)۔ (26)

وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ ۝٢٧

اور انسان سے پہلے، ہم نے جِنّات کو تیز آگ سے یعنی شعلہ صفت of fiery temperament پیدا کیا الرّحمٰن 15:55)۔ (27)

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝٢٨

جب تیرے نشوونما دینے والے نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں سیاہ، بدبُودار خشک گارے سے انسان کی خِلقت کرنے والا ہوں (صٓ 71:38)۔ (28)

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝٢٩

لہٰذا، جب میرے قوانین کے مطابق، طویل مراحل کے بعد، اس کی خِلقت ہو کر (النّساء 1:4) اس میں توازن و اعتدال proportion پیدا ہو جائے اور میں اسے الوہیاتی توانائی یعنی Personality، ذات، خودی عطا کردوں، تو تم اس کے سامنے جھک جانا (الاعراف 11:7)۔ اس کی برتری کو تسلیم کرنا کہ تم

مجبورِ محض ہو اور یہ آزادئ فکر و عمل کے باوجود تعمیلِ حکم کی صلاحیّت سے بہرہ ور ہے۔ (29)

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۙ۳۰

توسب ملائکہ، فرشتے جھک گئے۔ (30)

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۳۱

ماسوائے ابلیس ---- انسان کے اپنے جذبات کے۔ اُس نے اُن کے ساتھ جھک جانے سے انکار کردیا (البقرۃ 34:2، الاعراف 11:7)۔ (31)

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۳۲

اللہ نے فرمایا کہ اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو جھک جانے والوں میں شامل نہ ہوا (الاعراف 12:7)۔ (32)

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۳۳

ابلیس بولا کہ مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں ایسے انسان کے سامنے جھکوں جس کو آپ نے سیاہ، بدبُو دار خشک گارے سے پیدا کیا۔ (33)

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۙ۳۴

اللہ نے فرمایا تو یقیناً مطعون ہے۔ نکل، دور ہو یہاں سے (الاعراف 13:7)۔ (34)

وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۳۵

یقیناً ظہورِ نتائج کے دن تک تجھ پر لعنت ---- تُو ہماری نوازشات سے محروم رہے گا۔ (35)

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۳۶

ابلیس نے درخواست کی اے میرے ربّ! مجھے ظہورِ نتائج کے دن تک مہلت دے دیجیے (الاعراف 14:7۔ (36)

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۙ۳۷

فرمایا کہ تجھے مہلت دی جاتی ہے الاعراف 15:7)۔ (37)

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۳۸

معیّن وقت یعنی یومِ یُبعثون تک۔ (38)

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ

ابلیس بولا کہ اے میرے ربّ! چونکہ آپ نے مجھے گمراہ

وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾	قرار دے دیا ہے، میں ضرور انہیں سرزمین میں ان کے غلط اعمال خوش نما بنا کر دکھاؤں گا اور سب کو راہ گم کردہ بناؤں گا (الاعراف 16:7)۔ (39)
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾	ماسوائے آپ کے اُن مخلص بندوں کے، جو عام لوگوں سے الگ ہو کر آپ کی متعیّن کردہ رَوِش پر چلنے والے ہوں گے۔ (40)
قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾	فرمایا کہ یہ متوازن راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے۔ (41)
اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾	بے شک میری محکومیّت اختیار کرنے والوں پر تجھے غلبہ حاصل نہیں ہوگا ماسوائے اُن کے جو بھٹک کر تیرے پیچھے لگ جائیں (النّحل 16:99، 100)۔ (42)
وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾	اور یقیناً ان سب کے لیے Promised Place جہنّم ہے۔ (43)
19 ع 3 3 لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾	اُس کے بہت سے طبقات ہیں۔ ہر طبقہ ان میں سے ہر گروہ کے لیے مخصوص ہے (النّحل 16:29)۔ (44)
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾	اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرنے والے، باغات اور چشموں کے درمیان ہیں (الذّٰریٰت 15:51، المرسلٰت 41:77)۔ (45)
اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾	ان سے کہا جاتا ہے کہ ان میں امن اور سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔ (46)
وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ	ان کے سینوں میں غِلّ ---- کدورت Rancour

مُتَقٰبِلِيۡنَ﴿۴۷﴾
کو ہم نکال دیتے ہیں (الاعراف 7:43)۔ بھائی بھائی کی طرح تختوں پر آمنے سامنے بیٹھتے ہیں۔ (47)

لَا يَمَسُّهُمۡ فِيۡهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمۡ مِّنۡهَا بِمُخۡرَجِيۡنَ﴿۴۸﴾
وہاں انہیں مشقت، تکان یا کسی قسم کی تکلیف چھوتی ہے اور نہ وہ وہاں سے نکالے جاتے ہیں۔ (48)

نَبِّئۡ عِبَادِىۡۤ اَنِّىۡۤ اَنَا الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۙ﴿۴۹﴾
(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) میرے بندوں کو مطّلع کردے کہ میرے یہاں حفاظت بھی ہے اور رحمت بھی۔ (49)

وَاَنَّ عَذَابِىۡ هُوَ الۡعَذَابُ الۡاَ لِيۡمُ﴿۵۰﴾
اور میرے یہاں دردناک عذاب بھی ہے۔ (50)

وَنَبِّئۡهُمۡ عَنۡ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَۘ﴿۵۱﴾ وقف لازم
(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) اِن سے ابراہیم علیہ السّلام کے مہمانوں کی سرگزشت بیان کر۔ (51)

اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنۡكُمۡ وَجِلُوۡنَ﴿۵۲﴾
جب وہ اُس کے پاس آئے تو سلام کہا (الذّٰرِیٰت 51: 25) ابراہیم علیہ السّلام بولا کہ ہمیں تم سے گھبراہٹ اور خوف محسوس ہورہا ہے۔ (52)

قَالُوۡا لَا تَوۡجَلۡ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ﴿۵۳﴾
وہ کہنے لگے کہ مت گھبرایئے۔ ہم آپ کے لیے ایک ایسے بیٹے کی خوشخبری لائے ہیں جو علمی بصیرت سے بہرہ ور ہوگا (الذّٰرِیٰت 51:28)۔ (53)

قَالَ اَبَشَّرۡتُمُوۡنِىۡ عَلٰٓى اَنۡ مَّسَّنِىَ الۡكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوۡنَ﴿۵۴﴾
ابراہیم علیہ السّلام نے کہا کہ تم مجھے اس عمر میں خوش خبری دے رہے ہو جب مجھے بڑھاپے نے آلیا ہے۔ یہ کیسی خوش خبری دے رہے ہو۔ (54)

قَالُوۡا بَشَّرۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡقٰنِطِيۡنَ﴿۵۵﴾
وہ بولے کہ ناامّید نہ ہویئے۔ ہم آپ کو سچّی بشارت دے رہے ہیں جو حقیقت بن کر سامنے آجائے گی۔ (55)

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿٥٦﴾	ابراہیم علیہ السّلام نے کہا کہ ماسوائے ان لوگوں کے جو نعمائے الٰہی سے مایوس ومحروم ہوں، اپنے ربّ کی رحمت سے کون نا اُمیّد ہوتا ہے۔ (56)
قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٧﴾	ابراہیم علیہ السّلام نے دریافت کیا کہ اے فرستادو! تمہارے ذمّے کیا فریضہ ہے (الذّٰریٰت 31:51)۔ (57)
قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٥٨﴾	کہنے لگے کہ ہم مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں (الذّٰریٰت 32:51)۔ (58)
اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٩﴾	ماسوائے لوط علیہ السّلام کے Followers کے۔ یقیناً ہم ان سب کو بچالیں گے۔ (59)
4 ع 16 4 اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦٠﴾	بجز اُن کی اہلیہ کے کہ ہم نے فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جائے گی۔ (60)
فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦١﴾	پھر جب وہ فرستادے لوط علیہ السّلام کے رفقاء اور متّبعین کے پاس پہنچے۔ (61)
قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٢﴾	لوط علیہ السّلام نے کہا کہ تم اجنبی لوگ دکھائی دیتے ہو۔ (62)
قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٣﴾	وہ بولے ، ہاں۔ مگر ہم آپ کے پاس اُس ہلاکت Catastrophe کی خبر لے کر آئے ہیں جس کے متعلّق یہ مجرم لوگ شک اور جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں کہ وہ تباہی کب آئے گی۔ (63)
وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٤﴾	ہم آپ کے پاس ایسا حکم لے کر آئے ہیں جو ٹھوس حقیقت بن کر سامنے آکر رہے گا اور ہم سچ کہہ رہے

	ہیں۔ (64)
فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ﴿۶۵﴾	آپ اپنے لوگوں کے ساتھ رات گئے، بستی سے نکل جایئے اور آپ ان کے پیچھے پیچھے رہیے اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور جہاں جانے کا آپ کو حکم ملا ہے، چلے جایئے (ہود 11:81)۔ (65)
وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ﴿۶۶﴾	اور ہم نے لوط علیہ السّلام کو اپنا یہ فیصلہ/حکم بھیج دیا کہ صبح ہوتے ہی، ان کی جڑ ہی کٹ جائے گی۔ یہ تباہ ہو چکے ہوں گے۔ (66)
وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ﴿۶۷﴾	اور شہر کے لوگ خوشی خوشی دوڑے ہوئے آئے۔ (67)
قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾	لوط علیہ السّلام نے کہا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں۔ میری رُسوائی کا باعث نہ بنو۔ (68)
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ﴿۶۹﴾	اللہ کے قوانین کو سامنے رکھو، ان سے ہم آہنگ رہو اور مجھے ذلّت سے شرمسار نہ کرو۔ (69)
قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴿۷۰﴾	کہنے لگے کیا ہم نے تمہیں باہر کے لوگوں کو اپنے یہاں ٹھیرانے سے منع نہیں کیا تھا؟ (70)
قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ﴿۷۱﴾	لوط علیہ السّلام نے کہا کہ اگر تمہیں تقاضائے فطری پورا کرنا ہی ہے تو یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں، جائز طریق سے کرو۔ (71)
لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴿۷۲﴾	اے لوط علیہ السّلام! تیرا دین اس بات پر شاہد ہے کہ یہ اپنی مستی میں مدہوش ہوئے جا رہے ہیں۔ ان سے Argumentation بے معنی ہے۔ (72)

فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَ ۝٧٣	طلوعِ آفتاب کے ساتھ ہی انہیں خوفناک آواز نے آن پکڑا۔ (73)
فَجَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۝٧٤	آتش فشاں پہاڑ سے مٹّی کے پختہ پتھروں کی ایسی بارش ہوئی کہ ہم نے بستی کو تہ وبالا کرڈالا۔ (74)
اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ۝٧٥	صاحبانِ ذکاوت وفراست کے لیے اِن واقعات میں قوانین مضمر ہیں۔ (75)
وَاِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ۝٧٦	اور یہ کھنڈر بستی اُس شاہراہ پر ہے جہاں آج بھی آمدورفت رہتی ہے۔ (76)
اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝٧٧	مومنین کے لیے ان واقعات میں عبرت کی نشانیاں ہیں۔ (77)
وَاِنۡ كَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ لَظٰلِمِيۡنَ ۝٧٨	گھنے جنگلوں میں رہنے والے اصحاب الایکہ بڑے سرکش وقانون شکن تھے۔ (78)
فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ‌ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ۝٧٩ (وقف لازم) (ع 19 5/5)	ہم نے انہیں اُن کے جرموں کی سزادی۔ یہ دونو بستیاں کھلی شاہراہ پرموجود ہیں۔ (79)
وَلَقَدۡ كَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝٨٠	اور اصحاب الحجر، شہر حجر کی رہنے والی قومِ ثمود نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔ (80)
وَاٰتَيۡنٰهُمۡ اٰيٰتِنَا فَكَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ ۝٨١	ہم نے انہیں اپنے قوانین دیے مگر انہوں نے انہیں درخورِ اعتنا نہ سمجھا۔ (81)
وَكَانُوۡا يَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا اٰمِنِيۡنَ ۝٨٢	وہ پہاڑوں کو کاٹ تراش کر محفوظ مکان بناتے تھے۔ (82)
فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُصۡبِحِيۡنَ ۝٨٣	انہیں بھی علی الصبح ایک ہولناک زلزلے نے آن پکڑا۔

(83)

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؁

ان کا کیا دھرا ان کے کسی کام نہ آیا۔ (84)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ؁

ہم نے زمین اور اجرامِ فلکی کو، اور جو کچھ اِن کے مابین ہے، حکمت کے تقاضوں کے مطابق تعمیری مقاصد کے لیے پیدا کیا ہے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! دین کے مخالفین کے لیے فیصلہ کی گھڑی آیا چاہتی ہے۔ تو ان سے جمال آفریں انداز سے کنارہ کش رہ (المزمّل 10:73)۔ (85)

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ؁

تیرا نشوونما دینے والا، ہر چیز کی تخلیق کرنے والا اور ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔ (86)

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ؁

ہم نے تجھے زندگی کے بنیادی حقائق وقوانین کا ضابطہ، قرآن العظیم دے دیا ہے اور بہت سے وہ Juxtaposing تاریخی شواہد بھی تمہارے سامنے پیش کردیے ہیں جو ہر عہد میں ان بنیادی قوانین کے مطابق، ٹھوس حقائق بن کر بار بار سامنے آتے رہتے ہیں (الزُّمر 23:39)۔ (87)

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ؁

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جو عارضی متاعِ زیست ہم نے ان مخالفین کے مختلف گروہوں کو دیا ہے، تُو اس کی طرف Wish full نظروں سے مت دیکھ اور نہ حُزن زدہ ہو بلکہ مومنین کو اپنے بازوؤں کے نیچے اپنی حفاظت میں لیے رکھ۔ (88)

وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ؁

اور انہیں بتائے جا کہ میں تو غلط طرزِ زندگی کے نتائج

سے واضح طور پر Warn کرنے والا ہوں۔ (89)

كَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَى الۡمُقۡتَسِمِيۡنَۙ ﴿۹۰﴾

اسی طرح ہم نے وحی کے حصّے بخرے کرنے والوں کے لیے تنبیہہ اتاری۔ (90)

الَّذِيۡنَ جَعَلُوا الۡقُرۡاٰنَ عِضِيۡنَ ﴿۹۱﴾

جنہوں نے قرآن کی تعلیم کو اپنے مقاصد کی خاطر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ کچھ کو مان لیا، کچھ کی اپنی تاویل کر لی۔ (91)

فَوَرَبِّكَ لَنَسۡـئَلَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَۙ ﴿۹۲﴾

تیرا ربّ اس بات پر گواہ ہے کہ وہ ان سب سے ضرور باز پرس کرے گا۔ (92)

عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾

اُن سب باتوں پر جو یہ کیا کرتے تھے۔ (93)

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۴﴾

جو کچھ تجھ سے کہا جا رہا ہے، اسے کھول کر بیان کر دے اور ان مشرکین سے کنارہ کش رہ۔ (94)

اِنَّا كَفَيۡنٰكَ الۡمُسۡتَهۡزِءِيۡنَۙ ﴿۹۵﴾

یہ لوگ جو تیرے خلاف سازشیں کر کے خوش ہو کر مذاق اڑا رہے ہیں، ہمارا قانون، ان کی مخالفت سے، تیری مدافعت کے لیے کافی ہے۔ (95)

الَّذِيۡنَ يَجۡعَلُوۡنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۶﴾

جو اللہ کے ساتھ اور الٰہ بھی بنائے ہوئے ہیں، ان کو اس کا انجام جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ (96)

وَلَقَدۡ نَعۡلَمُ اَنَّكَ يَضِيۡقُ صَدۡرُكَ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَۙ ﴿۹۷﴾

ہمیں اس کا علم ہے کہ جو باتیں یہ بنا رہے ہیں، اِن سے تیرا جی تنگ پڑا جا رہا ہے۔ (97)

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَكُنۡ مِّنَ السّٰجِدِيۡنَۙ ﴿۹۸﴾

تُو، اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو سزاوارِ حمد و ستائش بنانے کے لیے پوری پوری تگ و تاز کرتا جا اور اپنے ربّ کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز رہ۔ (98)

ع 6 20 6 وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾

اور اپنی تمام صلاحیتیں اور توانائیاں اپنے ربّ کے دیے گئے پروگرام کی خاطر صرف کرتا جا یہاں تک کہ تیری تگ و تاز، تیرے یقین کے مطابق، نظام کے ٹھوس نتائج کی شکل میں سامنے آجائے۔ (99)

آیاتھا ۱۲۸ (۱۶) سُوْرَةُ النَّحْلِ رکوعاتھا ۱۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾

تم عذابِ الٰہی کے لیے جلدی نہ مچاؤ۔ اس کے بارے میں اللہ کا فیصلہ آیا ہی چاہتا ہے (العنکبوت 54:29)۔ تم جن شرکا پر تکیہ کیے بیٹھے ہو کہ وہ تمھیں اس تباہی سے بچالیں گے، وہ ان سے بالا و برتر ہے۔ (1)

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾

وہ اپنے فیصلے کے مطابق، ملائکہ کے ذریعے، اپنے بندوں میں سے کسی پر اپنی مشیّت کی رو سے، وحی نازل فرماتا ہے کہ انسانوں کو آگاہ کردو کہ اس کے سوا اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے، لہٰذا، میرے قوانین ہی سے ہم آہنگ رہیں۔ (2)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾

اس نے اس کائنات کو ایک solid reality اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق تخلیق کیا ہے۔ لوگ جو اس کے ہمسر و مثیل ٹھیراتے ہیں، وہ اُن سے اَرفع و ماورا ہے۔ (3)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾

اس نے انسان کو ایک نطفے سے پیدا کیا لیکن دیکھو! یہ

اپنی حقیقت کو بھول کر صریحاً Disputant بنا پھرتا ہے۔ (4)

وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمۡ فِيۡهَا دِفۡءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۖ ﴿۵﴾

اس نے مویشی پیدا کیے۔ ان میں تمہارے لیے گرمی پہنچانے والی اون کھال وغیرہ اور دوسرے فائدے ہیں (النّحل 7:16، 66، 80، اَلْمُؤْمِنُوْن 22:23، یٰسٓ 72:36، 73، اَلْمُؤْمِن 79:40، 80، الزّخرف 12:43، 13) اور انہی میں سے تم کھاتے بھی ہو (المآئدۃ 1:5، الحج 28:22، 30، اَلْمُؤْمِنُوْن 21:23)۔ (5)

وَلَكُمۡ فِيۡهَا جَمَالٌ حِيۡنَ تُرِيۡحُوۡنَ وَحِيۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ۖ ﴿۶﴾

تم صبح کو، ان کو چراگاہ میں لے جاتے ہو اور شام کو چرا کر لاتے ہو۔ یہ امر تمہارے لیے جمال آفریں مسرّت وسرور لیے ہوئے ہوتا ہے۔ (6)

وَتَحۡمِلُ اَثۡقَالَكُمۡ اِلٰى بَلَدٍ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا بٰلِغِيۡهِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۙ ﴿۷﴾

اور یہ تمہارے بوجھ اُن شہروں تک لے جاتے ہیں جہاں تم بغیر جسمانی مشقّت کے نہیں پہنچ پاتے۔ تمہارا ربّ، مضرّتوں کو دور کرنے والا اور ذات کی نشو ونما میں معاون ساز وسامان کو بہم پہنچانے والا ہے۔ (7)

وَّالۡخَيۡلَ وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِيۡرَ لِتَرۡكَبُوۡهَا وَزِيۡنَةً ؕ وَيَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸﴾

اور گھوڑے، خچّر اور گدھے بھی کہ تم ان پر سواری کرو اور یہ زینت کی چیزیں بھی ہیں۔ اور وہ ایسی چیزوں کو تخلیق کرتا رہتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں ہوتا۔ (8)

ع 1 9 7 وَعَلَى اللّٰهِ قَصۡدُ السَّبِيۡلِ وَمِنۡهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰٮكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۹﴾ ع

ٹھیک سیدھی اور معتدل اور، ---- ٹیڑھی اور ایک طرف کو ہٹی ہوئی ---- راہ کو واضح کرنا اللہ کے ذمّے ہے۔ سیدھی راہ کو تمہیں اپنی آزادی سے اختیار کرنا

ہے۔ اگر اللہ کا قانون ایسا ہوتا تو وہ تم سب کو بجبر ہدایت کی راہ پرڈال دیتا۔ (9)

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّ مِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝١٠

وہی ہے جو تمہارے لیے بادلوں سے پانی برساتا ہے جس میں سے تم پیتے ہو اور جس سے Herbage اگتی ہے جس میں تم مویشیوں کو چراتے ہو۔ (10)

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١١

اسی پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون، کھجور اور انگور اور ہر طرح کے میوے پیدا کرتا ہے۔ ان تمام امور میں غوروفکر کرنے والوں کے لیے قانون مضمر ہے۔(11)

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝١٢

اس نے دن رات کو کام اور آرام کے لیے اور چاند اور سورج کو تمہارے لیے قانون کا پابند بنادیا ہے اور ستارے بھی اسی کے قانون میں جکڑے ہوئے محوِ گردش ہیں (الاعراف 7:54، ابراھیم 14:33)۔ عقل وفکر سے کام لینے والوں کے لیے ان میں قوانین کی کارفرمائی موجود ہے۔(12)

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝١٣

اور اس نے تمہارے لیے جو کچھ زمین میں پیدا کیا ہے وہ کیسا مختلف رنگوں اور انواع و اقسام کا ہے۔ غوروفکر کرنے والوں کے لیے بے شک، اس میں حقیقت تک پہنچنے کے لیے نشانی موجود ہے۔(13)

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ

وہی ہے جس نے سمندر کو قانون کا پابند کردیا ہے تاکہ تم اس میں سے تروتازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے

مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٤	زیورات کی چیزیں نکالو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور تم دیکھو کہ کس طرح کشتیاں اس میں پانی کو چیرتی ہوئی چلی جاتی ہیں تا کہ تم ان کے ذریعے سامانِ معیشت حاصل کرو اور اسے اللہ کے قوانین کے مطابق صرف کر کے اپنی ذات کی پوری پوری نشوونما کر لو۔ (14)
وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٥	اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیے کہ تمہاری سکونت پر یہ گھومتے ہوئے ڈولے نہیں (الانبیاء 21:31، لقمان 10:31)۔ اور نہریں ندیاں اور راستے بنا دیے تا کہ تم منزلِ مقصود تک پہنچ سکو۔ (15)
وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝١٦	اور نشاناتِ راہ Land Marks بھی اور ستارے جن کے توسّط سے لوگ صحیح راستے تلاش کرتے ہیں۔ (16)
اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝١٧	تو کیا جو تخلیق کرے، اُس جیسا ہے جو تخلیق نہ کر سکے۔ تم غور و فکر کیوں نہیں کرتے۔ (17)
وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٨	اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو شمار نہ کر سکو۔ بے شک اللہ کے یہاں حفاظت بھی ہے اور رحمت بھی۔ (18)
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝١٩	اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے (البقرۃ 2:77، الانعام 6:3، ہود 11:5، التّغابن 64:4)۔ (19)
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝٢٠	اور لوگ جن کو اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں، وہ کسی چیز کو بھی تخلیق نہیں کر سکتے۔ وہ تو خود تخلیق کردہ ہیں۔ (20)
ع 12/2/8 اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝٢١	وہ زندہ نہیں، مر چکے ہیں اور انہیں یہ بھی پتا نہیں کہ وہ

کب اٹھائے جائیں گے۔ (21)

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾

تمہارا الٰہ، صرف ایک ہی الٰہ ہے۔ جولوگ یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں اور اُنکے قلوب خود بین وفریب کار ہیں۔ (22)

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

جو کچھ وہ پوشیدہ رکھتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں (النّحل 19:16) اللہ، یقیناً جانتا ہے۔ وہ سرکش لوگوں کو پسند نہیں کرتا نہ اُن کی حفاظت کا ضامن ہوتا ہے۔ (23)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ۙ

جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے ربّ نے کیا چیز نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ پہلے لوگوں کے قصّے کہانیاں ہیں۔ (24)

ع 3 4 9 لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ۧ

تاکہ اس طرزِ فکر وعمل کے نتیجے میں یہ مرنے پر یکبارگی اٹھائے جانے کے دن، اپنے گناہوں کا بارِگراں اٹھائیں اور جن کو یہ اپنی بے علمی کی وجہ سے گمراہ کررہے ہیں، ان کا بوجھ بھی۔ دیکھو! کیسا بھیانک بوجھ ہے جو یہ اپنے اوپر لادے جارہے ہیں (العنکبوت 13:29)۔ (25)

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پہلے بھی مخالفین، دین کے نظام کے خلاف سازشیں کرتے رہے ہیں۔ اللہ کے قانونِ مکافات نے ان کی سازشوں کی عمارت کو بنیادوں سے تباہ وبرباد کردیا اور ان کے اوپر سے چھت ان پر آن گری اور ان کو ایسے گوشوں سے عذاب نے آن لیا جو ان کے سان گمان میں بھی نہ

تھے۔ (26)

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۲۷﴾

پھر موت کے بعد ظہورِ نتائج کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے دن، اللہ انہیں شرمسار ذلّت سے دوچار کرتا ہے اور ان سے پوچھتا ہے کہ کہاں ہیں وہ میرے شریک جن کے بارے میں تم مومنین کی مخالفت اوران سے بحث وجھگڑا کیا کرتے تھے (الانعام 22:6)۔ علمِ وحی سے بہرہ ور لوگ بول اٹھیں گے کہ آج کے دن کفّار کے لیے شرمناک ذلّت اورتباہی ہے۔ (27)

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

جن لوگوں نے اپنی ذات کی نشوونما کا نقصان کرلیا، ملائکہ جب ان کو موت دینے لگیں تو Surrender کرتے ہوئے کہتے ہیں ''ہم نے کوئی برائی کا کام نہیں کیا۔'' ہرگز نہیں۔ اللہ یقیناً جانتا ہے جو تم کیا کرتے تھے۔ (28)

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾

اب جہنّم کے طبقات میں داخل ہوجاؤ۔ اس میں ہمیشہ رہو گے (الحجر 44:15)۔ سرکش ومغرور لوگوں کے لیے بہت برا ٹھکانا ہے۔ (29)

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۳۰﴾

جب اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے والوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے نشوونما دینے والے نے کیا چیز نازل کی ہے تو جواب میں کہتے ہیں کہ سرفرازیاں اورخوشحالیاں۔ جن لوگوں نے حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کی ان کے لیے اس دنیا میں راحت وآسائش

اور فضیلتیں ہیں (یونس 26:10) اور آخرت کا گھر یقیناً بہتر ہے اور متّقین کا گھر Abode کتنا ہی اچھا ہے۔ (30)

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝31

وہ ان سدا بہار باغات میں جن کے زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا ہے، داخل ہوں گے جن میں آرام و راحت کی قیام گاہیں ہیں۔ وہ جو چاہتے ہیں، انہیں وہاں میسّر ہے۔ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے والوں کو اللہ ایسی ہی جزا دیا کرتا ہے۔ (31)

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝32

یہ وہ خوش بخت ہیں کہ جب ملائکہ ان کو وفات دیتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں سَلٰمٌ عَلَیۡکُم۔ تمہاری ذات کی تکمیل ہوئی اور تم امن اور سلامتی میں ہو۔ اُس جنّت میں داخل ہو جاؤ جس کے لیے تم نے اعمالِ صالحہ کیے۔ (32)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝33

کیا یہ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس ملائکہ آئیں اور کام تمام ہو جائے (الانعام 8:6، الفرقان 22:25) یا تیرے ربّ کا تباہی کا حتمی فیصلہ آ جائے (البقرۃ 210:2)۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی ایسا ہی طرزِ فکر اختیار کیا تھا۔ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ یہ اپنی ذات کی نشوونما کا نقصان خود کرتے رہے ہیں۔ (33)

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝34 ع 4 9 10

جو برے کام وہ کرتے تھے اُن کی برائیاں اُن پر آئیں اور جس عذاب کا ذکر کر کے یہ مذاق اڑایا کرتے تھے، اُس نے اُنہیں آن گھیرا۔ (34)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾

شرک کرنے والے کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اور نہ ہمارے آبا، اللہ کو چھوڑ کر کسی کی پرستش کرتے اور نہ ہم اُس کے سوا کسی شئے کو حرام قرار دیتے (الزّخرف 43 :20)۔اسی طرح کا طرزِ فکر وعمل ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی اختیار کررکھا تھا۔رسولوں کے ذمّے تو صرف پیغامِ وحی کا واضح انداز میں پہنچادیناہی ہے۔ (35)

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾

ہم نے ہر اُمّت میں رسول بھیجا (یونس 10 :47، الرّعد 13:60) کہ اللہ ہی کی محکومیّت اختیار کرو اور طاغوت ---- قانونِ الٰہی کی ہر سرکش قوّت، سے دور رہو۔ان میں سے بعض نے اللہ کے یہاں سے ہدایت حاصل کی اور بعض نے اپنے اوپر گمراہی واجب کرلی (الکہف 18:29)۔تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ اللہ کے قوانین کو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ (36)

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تیری شدید خواہش ہے کہ ان کو صحیح راستے کی طرف راہنمائی مل جائے لیکن جو خود ہی Astray جانا چاہے، اللہ کا قانون اسے مجبور کرکے راہِ ہدایت پر کیسے لے آئے گا۔ ایسے لوگوں کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ (37)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ﴿٣٨﴾

یہ اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مرگیا، اللہ اسے دوبارہ نہیں اٹھائے گا۔ یہ بالکل غلط کہتے ہیں۔ یہ اللہ کا، دوبارہ اٹھانے کا پکّا وعدہ ہے لیکن لوگوں کی

اکثریّت سمجھتی نہیں۔ (38)

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿٣٩﴾

تاکہ جن امور میں یہ اختلاف کیا کرتے تھے، ان کی حقیقت کھول کر واضح کر دے اور منکرینِ وحی جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔ (39)

ع 5 6 11 إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَّقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾

جب ہم کسی شئے کو وجود میں لانے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا صرف اتنا فرمان ہوتا ہے کہ ''ہوجا'' تو وہ شئے وجود میں آنے کے مراحل سے گزرنا شروع ہوجاتی ہے (البقرۃ 117:2، اٰلِ عمران 47:3، مریم 35:19، یٰسٓ 82:36، اَلمُؤمن 68:40)۔ (40)

وقف لازم وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾

جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم سے مجبور ہوکر اللہ کے Cause کے لیے اپنا گھر بار چھوڑا، وہ ہمارے یہاں، اسی دنیا میں، زندگی کی حسنات کے مستحق بن گئے ہیں اور اُخروی زندگی کا اجر تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے ہی۔ کاش یہ سمجھ لیں۔ (41)

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٤٢﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے نشو ونما دینے والے کے قوانین پر بھروسا رکھتے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے پوری استقامت سے سرگرمِ عمل رہتے ہیں۔ (42)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ ۚ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے پہلے بھی ہم نے مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف وحی بھیجی۔ ان سے کہہ دے کہ اگر تم نہیں جانتے تو اُن اہلِ کتاب سے دریافت کرلو جو وحی کے ضابطوں کو Follow

کرتے ہیں۔ (43)

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾

النصف

ان کو واضح دلائل، قوانین اور صحیفے عطا کیے اور تیری طرف بھی ہم نے یہ ذکر یعنی قرآن نازل کیا ہے کہ جو کچھ انسانوں کے لیے نازل کیا گیا ہے، تُو اسے انہیں واضح تر انداز میں بیان کردے تاکہ یہ غور و تدبّر کریں۔ (44)

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾

کیا یہ لوگ، جو معاشرے کے توازن کو بگاڑنے کے لیے سازشیں کرتے رہتے ہیں، اس بات سے بے خوف ہوگئے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے، تباہ و برباد کردے یا اُن پر کوئی آفت اُن اطراف سے بھیج دے کہ اُن کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔ (45)

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾

یا انہیں زندگی کے معمولات میں چلتے پھرتے گرفت کرلے۔ الغرض، وہ بچ نہیں سکیں گے۔ (46)

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ۗ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾

یا ان کی قوّت کو بتدریج کم کرکے انہیں تباہ کردے (الانعام 65:6، الاعراف 182:7)۔ تیرا نشوونما دینے والا یقیناً مضرّتوں کو دور کرنے اور نشوونما میں معاون ساز و سامان بہم پہنچانے والا ہے۔ (47)

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اللہ نے جو چیزیں تخلیق کی ہیں کیا تم لوگوں نے کبھی غور کیا ہے کہ ہر چیز کے سائے دائیں بائیں ڈھلتے رہتے ہے، گویا اللہ کی فرماں برداری کرتے ہوئے اُس کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ (48)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ

بلندیوں میں اور، زمین پر ہر متنفّس اور ملائکہ ----

وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ﴿۴۹﴾	فرشتے ، اللہ کے قوانین کے سامنے سرِتسلیم خم کیے ہوئے ہیں Submissive to Allah's Laws اور وہ سرکشی اختیار نہیں کر سکتے (الانبیاء 19:21)۔(49)
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴿۵۰﴾ السجدۃ 3 ع 6 10 12	اپنے نشوونما دینے والے کے غلبہ وتسلّط سے خائف رہتے ہیں اور جو حکم پاتے ہیں، بجالاتے ہیں (التّحریم 6:66،الحاقّۃ 17:69)۔(50)
وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰـهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ﴿۵۱﴾	اللہ نے فرمایا کہ دو الٰہ نہ بناؤ (المآئدۃ 116:5)۔ الٰہ---صاحبِ اقتدار ہستی صرف وہی ایک ہے ۔ لہٰذا، تم میرے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتے رہا کرو۔(51)
وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ﴿۵۲﴾	ارض وسما میں جو کچھ ہے اُسی کے پروگرام کے لیے سرگرمِ عمل ہے اور اقتدار اور قانون ہمیشہ اُسی کا رہتا ہے۔کیا اللہ کے قانون کے سوا کسی اور کے قوانین کی اطاعت کروگے؟(52)
وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْــَٔــرُوْنَ﴿۵۳﴾	تمہیں جو نعمتیں میسّر ہیں، اللہ کی طرف سے ہیں۔ پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم گڑگڑاتے ہوئے اُسی سے فریاد کرتے ہو۔(53)
ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ﴿۵۴﴾	پھر جب وہ تم سے وہ اذیّت دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ کے لوگ اپنے نشوونما دینے والے کا شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔(54)

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾	تا کہ جو کچھ ہم نے اُنہیں دے رکھا ہے، اسے اپنے شرکا کی طرف منسوب کرکے اس کے منکر ہو جائیں۔ تم ہماری عطا سے قلیل سے وقت کے لیے لطف اندوز ہو لو، Enjoy کرلو۔ جلد ہی تمہیں انجام معلوم ہو جائے گا۔ (55)
وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾	ہم نے انہیں جو رزق دے رکھا ہے، اس میں اُن معبودانِ باطل کے لیے بھی حصّہ مختص کرتے ہیں جو کچھ نہیں جانتے۔ اللہ شاہد ہے تم سے ان خود ساختہ اعتقادات کے بارے میں ضرور باز پُرس ہوگی۔ (56)
وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾	اللہ کے لیے تو بیٹیاں قرار دیتے ہیں اور اپنے لیے وہ چیز جسے وہ پسند کرتے ہیں۔ وہ ان تصوّرات سے دور اور بلند وارفع ہے۔ (57)
وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾	جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی ولادت کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ مضطرب وغمگین ہو جاتا ہے۔ (58)
يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾	اس بُری خبر پر جو اُسے دی جاتی ہے، وہ اپنے لوگوں سے شرم کے مارے منہ چھپائے پھرتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ آیا وہ اس لڑکی کو ذلّت کے ساتھ رہنے دے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔ دیکھو! یہ کیسا برا فیصلہ کرتے ہیں۔ (59)
لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ	جو لوگ آخرت کی زندگی پر یقین نہیں رکھتے ان کے

ع 7 10 13 الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ٦٠

کردار کا Pattern بہت ہی برا ہے اور اللہ کے قانون کے مطابق تشکیل پانے والا قالب اعلیٰ و برتر ہوتا ہے۔ وہ غالب اور صاحب حکمت ہے۔ (60)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ٦١

اگر اللہ لوگوں کو ان کی قانون شکنی پر فوراً گرفت کرنے لگتا تو کوئی متنفّس نہ چھوڑتا مگر وہ قانونِ مکافات کے مطابق متعیّن مدّت تک مہلت دیے جاتا ہے۔ جب اُن کی مدّتِ معیّنہ ختم ہو جاتی ہے تو وہ نہ تو ایک لمحہ کے لیے پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے جا سکتے ہیں (الحجر 5:15، فاطر 45:35)۔ (61)

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ ٦٢

اور اللہ کے لیے وہ چیز (بیٹیاں) تجویز کرتے ہیں جسے خود پسند نہیں کرتے۔ ان کی زبانیں جھوٹ کہہ رہی ہوتی ہیں کہ ان کے لیے تو راحت اور آسائش ہی کا سامان ہے۔ ان کے لیے لازماً جہنّم کی آگ ہے اور وہ سب سے پہلے اس میں پہنچائے جاتے ہیں۔ (62)

تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٦٣

اللہ اس بات پر شاہد ہے کہ ہم نے اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے پہلے بھی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے (الانعام 42:6)۔ لیکن پیغامِ وحی کو نظرانداز کرتے ہوئے ان کے مفاد پرستانہ جذبات نے ان کے اعمال کو ان کی نظر میں پسندیدہ بنا کر پیش کیا۔ یہ جذبات آج بھی ان کے دوست و ہم رقاب ہیں اور ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہی ہے۔ (63)

وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ‌ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶۴﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ کتاب جو صاحب ایمان لوگوں کے لیے سرچشمۂ ہدایت اور رحمت ہے، تیری طرف اس لیے بھیجی گئی ہے تاکہ تُو ان کے ان امور کی جن میں یہ باہمی اختلاف کر رہے ہیں، حقیقت ان پر واضح کر دے۔ (64)

8 ع 5 14

وَاللّٰهُ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۶۵﴾

اللہ بلندیوں سے پانی برساتا ہے اور زمینِ مردہ کو اس سے حیاتِ نَو عطا کر دیتا ہے (العنکبوت 63:29)۔ ان امور میں گوشِ حق نیوش رکھنے والوں کے لیے حقیقت تک پہنچنے کے لیے نشانی Symbol ہے۔ (65)

وَاِنَّ لَـكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً‌ ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ ﴿۶۶﴾

تمہارے لیے مویشیوں کے سلسلے میں غور و فکر کے ایسے امور ہیں جن کے ذریعے تم اَن دیکھے نتائج تک پہنچ جاؤ۔ ان کے پیٹوں میں خون، اور اُس غذا کے درمیان میں سے جو ہضم ہونے کے لیے ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے، ہم تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوش گوار ہوتا ہے کہ آسانی سے حلق سے اتر جائے (اَلْمُؤْمِنُوْن 21:23)۔ (66)

وَمِنۡ ثَمَرٰتِ النَّخِيۡلِ وَالۡاَعۡنَابِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَكَرًا وَّرِزۡقًا حَسَنًا‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾

اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم نشہ آور مشروب تیار کرتے ہو اور انسانی طبائع کے لیے کیف اندوز اور عمدہ سامانِ زیست بھی حاصل کرتے ہو۔ عقل و فکر سے کام لینے والوں کے لیے ان میں حقیقت افروز دلیل موجود ہے۔ (67)

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا
وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾

تیرے نشو ونما دینے والے نے شہد کی مکھی کی جبلّت میں یہ بات رکھ دی Inspired the bee کہ پہاڑوں میں، درختوں پر اور خس کی ٹٹّیوں پر چڑھائی ہوئی بیلوں میں اپنا چھتہ Hive بنا۔ (68)

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ
يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ
لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾

پھر ہر طرح کے پھلوں میں سے رس چوس اور اپنے ربّ کے بتائے ہوئے راستوں، طریقوں پر فرماں پذیری سے چلتی جا۔ اس کے بطن سے مختلف اقسام و رنگ کی پینے کی چیز نکلتی ہے۔ اس مشروب میں انسانوں کے لیے شفا ہے۔ جو لوگ غور و فکر سے کام لیتے ہیں، ان کے لیے اس میں قانون مضمر ہے۔ (69)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ڐ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ
الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ع 9 5 15
قَدِيْرٌ ﴿٧٠﴾

اللہ ہی تم کو پیدا کرتا ہے پھر تمہیں موت دے دیتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی عمر کے ردّی حصّے، بڑھاپے تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ ہر شئے کا علم رکھنے کے بعد بے علم ہو جائے۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور پیمانے، قوانین مقرّر کرنے والا ہے۔ (70)

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا
الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ
فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾

اللہ کے قانون کی رُو سے، تم میں سے بعض کی اکتسابِ رزق کی استعداد دوسروں سے Develop کر جاتی ہے۔ سو، جن کی یہ استعداد بڑھ جاتی ہے، وہ اپنے کسب کیے ہوئے رزق میں سے اپنے Subordinates کی طرف نہیں لوٹاتے کہ اس طرح وہ بھی ان کے برابر ہو جائیں۔ تو کیا یہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں بخل کرتے ہیں۔ (71)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۙ﴿۷۲﴾

اللہ نے تمہی میں سے تمہاری ہم ذوق بیویاں اور ان بیویوں سے بیٹے اور پوتے عطا کیے اور طیّب — پاکیزہ اور مرغوبِ طبع رزق بھی۔ تو کیا یہ باطل قوّتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ (72)

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۚ﴿۷۳﴾

اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی پرستش کرتے ہیں جو ان کے لیے کائنات میں سے نہ رزق دینے کی مقتدرت رکھتے ہیں اور نہ اختیار۔ (73)

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾

لہٰذا، تم اللہ کے لیے کوئی مثل Similitude نہ گھڑ لیا کرو۔ اللہ تو حقیقتِ حال کو جانتا ہے، تم نہیں سمجھتے۔ (74)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

اللہ ایک ایسے شخص کی مثال دیتا ہے جو کسی کا غلام ہے اور جس کے بس میں کچھ نہیں۔ اور ایک وہ شخص ہے جسے ہم نے اپنے یہاں سے متوازن اور مرغوبِ خاطر رزق دیا ہے اور وہ اُس میں سے زائد از ضرورت، ظاہر اور پوشیدہ، دوسرے ضرورت مندوں کی ضروریات کے لیے نظام کی تحویل میں دیتا رہتا ہے۔ کیا یہ دونو برابر ہیں؟ تحسین و ستائش تو اللہ کے لیے ہے جس کے دین کا نظام سب کی ربوبیّت کا ضامن ہوتا ہے۔ وہاں کوئی Needy محتاج رہ سکتا ہے نہ کوئی حاکم و محکوم☆۔

☆ کس دریں جا سائل و محروم نیست عبد و مولا حاکم و محکوم نیست

وحیٔ حق بینندۂ سُودِ ہمہ در نگاہش سُود و بہبودِ ہمہ

(اقبال)

اکثر لوگ اس حقیقت کو سمجھتے نہیں۔ (75)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى
شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ
بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ع 10 6 16

اور اللہ دو آدمیوں کی مثال بیان فرماتا ہے۔ ان میں سے ایک گونگا ہے اور کچھ کر نہیں سکتا اور یکسر اپنے آقا پر بوجھ ہی بوجھ ہے۔ جہاں کہیں وہ اسے بھیجتا ہے، وہ کوئی Positive Response نہیں لاتا۔ کیا یہ اُس شخص کے برابر ہوسکتا ہے جو صراطِ مستقیم پر ہو اور معاملاتِ زندگی میں توازن واعتدال کی تلقین بھی کرتا ہو۔ (76)

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا
كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝

ارض وسما--- کائنات کی ہر نامشہود شئے کا علم اللہ کو ہے۔ اور قیامت کا حکم تو آنکھ جھپکنے کی طرح ہے یا اس سے بھی قریب تر (القمر 50:54)۔ اللہ کی ازلی ابدی قدرت ہر شئے کو محیط ہے۔ (77)

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا ۙ
وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۝

اللہ تمہیں تمہاری ماؤں کے بطن سے پیدا کرتا ہے۔ اُس وقت تمہیں کسی چیز کا علم نہیں ہوتا۔ اس نے تمہیں قوّتِ سماعت، قوّتِ بصارت اور قوّتِ فیصلہ Mind عطا کی تاکہ تم ان سے اللہ کے قوانین کے مطابق کام لو (الملک 23:67)۔ (78)

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ مَا
يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

کیا تم پرندوں کے بارے میں غور نہیں کرتے کہ وہ فضائے آسمانی میں محوِ پرواز ہوتے ہیں۔ انہیں صرف اللہ کے قوانین تھامے رہتے ہیں۔ ان امور میں ایمان والوں کے لیے قوانین موجود ہیں (النور 41:24)۔ (79)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ

اللہ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو بودوباش اور

جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝

راحت کی چیز بنایا اور چوپایوں کی کھالوں سے تمہاری خاطر خیمے بنائے جنہیں تم سفر میں اور قیام کے وقت ہلکا پھلکا پاتے ہو۔ اور اُن کی اُون، فر (Fur) اور بالوں سے پہننے کی چیزیں اور ضروریات کا سامان جو ایک معیّن مدّتِ حیات تک کے لیے ہے۔ (80)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝

اور اللہ نے تمہارے لیے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اور تمہارے لیے پہاڑوں میں حفاظت کی جگہیں مہیّا کیں۔ تمہارے لیے پوشاک مہیّا کی جو تمہیں گرمی سے بچاتی ہے اور زرہیں جو جنگ میں تمہاری حفاظت کرتی ہیں۔ یوں، اللہ نے تمہارے لیے اپنی نعمتوں کی کمی پوری کر دی تاکہ تم سلامتی اور حفاظت میں رہو۔ (81)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

پھر بھی یہ لوگ شکر گزاری کے بجائے اللہ کے قوانین سے رُوگردانی کریں تو اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تیرے ذمّے تو ضابطۂ وحی کا واضح انداز میں پہنچا دینا ہے۔ (82)

ع 11 7 17 يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

یہ اللہ کی نعمتوں کو جانتے سمجھتے ہیں پھر بھی ناقدری کرتے ہوئے عقلِ خُودبیں کی فریب کاری دکھا رہے ہیں۔ ان کی اکثریّت تو مستقل اقدارِ وحی کو تسلیم ہی نہیں کرتی۔ (83)

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝

اور جس دن ہم ہر اُمّت میں سے ایک گواہ، مقرّر کر کے سامنے لائیں گے، اُس روز کافروں کو عذر پیش کرنے

کی اجازت نہ ہوگی اور نہ ان سے عتاب دور کیا جائے گا۔ (84)

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝٨٥

اور جب قانون شکن اور سرکش لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے تو نہ تو اُن کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور نہ اُنہیں تلافی کے لیے مہلت دی جائے گی۔ (85)

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٨٦

جب مشرک اپنے شریکوں کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! یہ ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر مدد کے لیے پکارا کرتے تھے۔ وہ شریک ان سے الٹا کہتے ہیں کہ تم تو جھوٹے ہو۔ (86)

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِۨالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٨٧

یہ مشرک اُس روز عاجزی سے سرِ تسلیم خم کر دیں گے اور جو سہارے وہ تراشا کرتے تھے، وہ ان سے غائب ہو جائیں گے۔ (87)

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝٨٨

جو لوگ دین کی مستقل اقدار سے انکار کرتے اور لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف آنے سے روکا کرتے تھے، ہم ان کے عذاب پر اور عذاب کا اضافہ کرتے رہتے ہیں کیوں کہ وہ معاشرے کا توازن درہم برہم کر دیا کرتے تھے۔ (88)

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝٨٩ ع

ع 12 6 18

اور ایک روز ہم ہر اُمّت میں، انہی میں سے، ایک ایک گواہ لائیں گے اور (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ہم تجھے ان سب پر گواہ پیش کریں گے (النّساء 41:4) کیوں کہ ہم نے تجھے بھی ایک کتاب دی ہے

جو ہر امر کی وضاحت کرتی اور سرچشمۂ ہدایت و رحمت ہے اور اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے والوں کے لیے بشارتوں کی حامل۔ (89)

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾

اللہ، عدل--- جتنا تمہارے ذمّے ہو، دے دینے اور جتنا تمہارا حق ہو، وہ لے لینے اور، احسان--- اُس سے زیادہ دینے جو تمہارے ذمّے ہو اور اُس سے کم لینے جتنا تمہارا حق ہو، نیز دوسروں کی ذات میں کمیوں کو دور کر کے توازن پیدا کرنے اور ضرورت مند قریبی رشتہ داروں کی رزق سے اعانت کا حکم دیتا ہے۔ اور بخل، حدود اللہ سے تجاوز اور عقلِ خود بیں کی فریب کاریوں سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں ان باتوں کا حکم اس لیے دیتا ہے تا کہ تم اس کے احکام و قوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھو۔ (90)

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۭ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾

جب تم اللہ سے کسی بات کا عہد کرو تو اسے پورا کیا کرو (بنیٓ اسرآئیل 34:17) اور اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد مت توڑو حال آں کہ تم اللہ کو اپنا ضامن قرار دے چکتے ہو۔ جو تم کرتے رہتے ہو، اللہ کو Surely اس کا علم ہوتا ہے۔ (91)

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبٰى مِنْ أُمَّةٍ ۭ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٢﴾

دیکھو! تم اُس عورت کی طرح نہ ہو جانا جس نے اپنا سُوت بڑی محنت سے کاتنے کے بعد پھر اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ تم بھی اپنے عہد و پیمان کو باہمی امن و سلامتی کے بجائے، دھوکے کا ذریعہ بنا لیتے ہو کہ اس

طرح ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھ کر فائدے حاصل کرلے۔اس سے اللہ،تمہاری ذات کی پرکھ کرلیتا ہے کہ اس میں کتنی بالیدگی آئی ہے۔جس وقت مرنے پر تم یکبارگی اٹھا کھڑے کیے جاتے ہو تو وہ ان امور کو وضاحت سے آشکارا کردیتا ہے جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔(92)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

اگر اللہ کا قانون ایسا ہوتا تو وہ تم سب کو خود اُمّتِ واحدہ بنا دیتا۔ ابتداً، تم اُمّت واحدہ ہی تھے مگر اختلافات پیدا کرلیے(البقرۃ2:213، یونس10:19) مگر جو وحدتِ ملّت کی نہج کو چھوڑ کر گمراہ ہونا چاہے، اللہ اسے غلط راستے پر ڈال دیتا ہے اور جو ہدایت حاصل کرنا چاہے، اسے راہ ہِدایت دکھا دیتا ہے۔تم جو کچھ کرتے رہتے ہو، اس کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جاتا ہے۔(93)

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾

تم اپنے عہد و پیمان کو باہم دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بنایا کرو کہ اس طرح استحکام کے بعد تمہارے اعتماد کے قدم اکھڑ نہ جائیں اور تمہیں لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے کا خمیازہ بھگتنا پڑے اور سخت عذاب بھی ہو۔(94)

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾

اللہ کے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان کے بدلے حقیر سا دنیاوی مفاد نہ لیا کرو۔ جو کچھ اللہ کے یہاں ہے، وہ تمہارے لیے کہیں بہتر ہے، اگر تم سمجھو تو(القصص28:60)۔(95)

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ Transitory ہے اور جو اللہ کے یہاں ہے، وہ تغیّر نا آشنا Ever-lasting ہے (القصص 60:28) جو لوگ استقامت سے دین کے پروگرام پر عمل پیرا رہے انہیں ہم ان کے اعمال کا حسین اجر دیتے ہیں۔ (96)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾

جو بھی صلاحیّت پرور کام کرے خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ اس کا اقدارِ وحی پر ایمان ہو (الِ عمرٰن 195:3، النّساء 123:4) تو ہم اسے حیاتِ طیبہ ---- نعما سے بھرپور زندگی عطا کرتے ہیں اور جو اعمال وہ کرتے ہیں ان کا حسین اجر دیتے ہیں۔ (97)

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾

اے مخاطب! جب تُو قرآن پڑھنے لگے تو سرکش وملعون جذبات سے اللہ کی پناہ طلب کر لیا کر۔ (98)

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾

ان سرکش جذبات کا غلبہ ان لوگوں پر نہیں ہوتا جو وحی کی اقدار پر ایمان رکھتے اور اپنے ربّ پر بھروسا کرتے ہیں (الحجر 42:15)۔ (99)

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع 13 11 19

ان کا تسلّط تو اُنہی پر ہوتا ہے جو اِنہیں اپنا دوست بنا لیتے ہیں اور اللہ کے بجائے، اپنے جذبات وخواہشات کو ہی الٰہ بنا کر شرک کا ارتکاب کرتے ہیں۔ (100)

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾

جب ہم ایک قانون کی جگہ دوسرا قانون لے آتے ہیں تو اللہ اس قانون کی افادی اقدار کو خوب جانتا ہے جو قانون وہ لاتا ہے۔ تو یہ مخالفینِ دین کہتے ہیں کہ تُو،

اسے رسول، اپنے پاس سے گھڑ لیتا ہے۔ اکثر لوگ حقیقت کو سمجھتے ہی نہیں (البقرۃ 106:2)۔(101)

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ۝١٠٢

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کر دے کہ رُوح القدس جبرئیل علیہ السّلام، اس مبنی برحق وحی کو تیرے ربّ کی طرف سے لے کر آئے ہیں تا کہ اہلِ ایمان کو تثبیت و استحکام بخشے اور ان لوگوں کے لیے ہدایت اور بشارتوں کی حامل جو اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رہتے ہیں۔ Who surrender to thier Allah (البقرۃ 97:2، الشعراء 26:192، 193)۔(102)

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ۝١٠٣

ہم جانتے ہیں کہ مخالفین کہتے ہیں کہ اسے کوئی انسان سکھا جاتا ہے۔ جس غیر مسلم و غیر عرب کی طرف یہ غلط بات منسوب کرتے ہیں، اس کی زبان تو عجمی---- غیر عربی ہے اور یہ، فصیح و بلیغ عربی زبان ہے۔(103)

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝١٠٤

جو لوگ اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے، انہیں اللہ کی طرف سے ہدایت نہیں ملا کرتی۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔(104)

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ۝١٠٥

جھوٹ تو وہ لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ یہ ہیں ہی جھوٹے۔(105)

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۝١٠٦

جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کا منکر ہو جائے اور اس کا سینہ کفر کے لیے کھل جائے تو ایسے لوگ اللہ کی نوازشات سے محروم رہتے ہیں اور ان کے لیے بڑا سخت عذاب

ہوگا بجُز اُس شخص کے جس کا دل تو ایمان پر مطمئن ہو مگر اسے کفر پر مجبور کر دیا گیا ہو۔ (106)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

یہ اس لیے کہ ان لوگوں نے اُخروی زندگی پر دنیاوی زندگی کو محبوب رکھا۔ کُفّار کو ان کی کج روی کے باعث اللہ کی طرف سے ہدایت نہیں ملا کرتی (الصّف 5:61)۔ (107)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر اللہ کے قانونِ مکافات نے مہر لگا دی۔ ایسے لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں (البقرۃ 7:2، المنٰفقون 3:63)۔ (108)

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

لامحالہ، یہ لوگ اُخروی زندگی میں خسارے میں رہتے ہیں۔ (109)

ع 14 10 20

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

جن لوگوں نے تکلیفیں اٹھانے کے بعد گھر بار چھوڑا اور اللہ کے Cause کی خاطر استقامت اور ثابت قدمی سے جہاد کیا، تیرے ربّ کے یہاں ان کے لیے حفاظت اور رحمت ہے (التّوبۃ 20:9)۔ (110)

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

جس دن ہر شخص اپنی ہی ذات میں پیچ و تاب کھاتا ہوا آتا ہے کہ اس نے زندگی یوں ہی گزار دی اور آج کی زندگی کے لیے کچھ نہ بھیجا، لیکن ہر ایک کو اس کے اعمال کا پورا پورا صلہ دیا جاتا ہے اور ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ (111)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا

اللہ ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جس کے رہنے

رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾

والے امن اور اطمینان سے رہ رہے تھے۔ ہر جہت سے ان کے پاس بافراغت رزق چلا آتا تھا۔ پھر انہوں نے اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو انسانوں کی ربوبیّت کی خاطر بے نقاب رکھنے کے بجائے چھپا چھپا کر رکھنا شروع کر دیا۔ لہٰذا، ان کرتوتوں کے باعث، اللہ نے انہیں بھوک اور خوف کا مزہ چکھایا (طٰہٰ 124:20)۔ (112)

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾

ان کے پاس انہیں میں سے ایک رسول آیا اور انہوں نے اس کی شخصیّت اور اس کے مشن کو جھوٹا کہا۔ پھر عذاب نے انہیں آن پکڑا اور وہ تھے ہی حدود فراموش اور قانون شکن۔ (113)

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾

اے لوگو! اگر تم اللہ ہی کی محکومیّت اختیار کیے ہوئے ہو تو جو حلال، پاکیزہ اور انسانی طبائع کے لیے کیف اندوز رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے، اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کو اسی کے قوانین کے مطابق استعمال میں لایا کرو۔ انہیں چھپا کر رکھنے کی بجائے ربوبیّتِ عامہ کے لیے کھلا رکھو۔ (114)

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾

اللہ نے تم پر حرام کر دیا ہے مُردار، بہتا ہوا خون، سُؤر کا گوشت اور وہ چیز جسے غیر اللہ کے نام منسوب کیا گیا ہو۔ ہاں، اگر کوئی شدّتِ احتیاج یعنی جان بچانے کے لیے بھوک سے مجبور ہو جائے مگر حد سے بڑھ جانے یا قانون شکنی کا خواہش مند نہ ہو تو اس کے لیے کوئی حرج نہیں۔ یقیناً اللہ ان چیزوں کے جزوی استعمال کے مُضر

اثرات سے حفاظت اور ذات کی نشو ونما دینے والا ہے (البقرۃ 173:2، المآئدۃ 3:5، الانعام 145:6)۔ (115)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ﴿۱۱۶﴾

جو جھوٹی بات تمہاری زبان پر آجائے اسے بے دھڑک نہ نکال دیا کرو کہ یہ چیز حلال ہے، یہ حرام ہے کہ اس طرح تم اللہ سے جھوٹی گھڑی ہوئی باتیں منسوب کرنے لگو۔ جو لوگ اللہ سے جھوٹ منسوب کرتے ہیں، ان کے اعمال کی محنت کبھی ثمر بار نہیں ہو پاتی۔ (116)

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

ان کے لیے یہ تھوڑے سے عارضی دنیاوی فائدے ہیں اور پھر ان کے لیے دردناک عذاب ہی تو ہے۔ (117)

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

اور یہود پر ہم نے کچھ چیزیں حرام کر دی تھیں جن کا ہم تجھ سے پہلے ذکر کر چکے ہیں (الانعام 147:6)۔ ہم نے ان کے حقوقِ انسانیت میں کوئی کمی نہیں کی تھی بلکہ انہوں نے قانون شکنی کر کے اپنی جانوں پر خود ہی ظلم ڈھایا تھا جس کی یہ سزا تھی۔ (118)

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ
15 ع 9 21 بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ع ﴿۱۱۹﴾

جو لوگ نادانی سے غلط کام کر بیٹھیں پھر اس کے بعد غلط رَوِش چھوڑ کر اپنی اصلاح کر کے صحیح راستے پر آجائیں تو تیرا ربّ اس کے بعد، ان کی لغزشوں کے نقصان سے حفاظت بھی دیتا ہے اور ان کی ذات کی نشو ونما بھی جاری رہتی ہے۔ (119)

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۱۲۰﴾

بلاشبہ، ابراہیم علیہ السّلام اپنی ذات میں ایک اُمّت تھا۔ وہ اپنی صلاحیتوں کو نہایت احتیاط اور استقامت سے

	محفوظ رکھ کر، اللہ کے قوانین کے مطابق صرف کرنے والا اور ہر غلط رَوِش زندگی سے کٹ کر اللہ کی طرف آ گیا تھا اور وہ اطاعت میں اللہ کے سوا کسی اور ہستی کو شریک نہیں کرتا تھا (النّحل 16:123)۔ (120)
شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝١٢١	وہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو بے نقاب رکھتا تھا اور صرف اسی کے قوانین کے مطابق صرف کرتا تھا۔ اللہ نے اسے نبوّت کے لیے برگزیدہ فرما کر صراطِ مستقیم کی طرف اس کی رہنمائی فرما دی تھی۔ (121)
وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٢٢ۭ	ہم نے اُسے اِسی دنیاوی زندگی میں راحتیں اور سعادت مندیاں عطا کیں اور وہ حیاتِ اُخروی میں بھی زُمرۂ صالحین میں ہوگا۔ (122)
ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٢٣	ہم نے (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تجھے وحی کے ذریعے حکم دیا کہ ابراہیم علیہ السّلام کے مسلک کی اتّباع کر جو ہر غلط رَوِش سے ہٹ کر اللہ کے قوانین کی طرف آ جانے والا تھا اور وہ ان قوانین کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کو شامل کرنے والا نہ تھا (النّحل 16:120)۔ (123)
اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝١٢٤	سبت یعنی کاروبارِ زندگی کے ناغہ اور عبادت کے دن مچھلیاں نہ پکڑنے کا ڈسپلن ان لوگوں پر نافذ کیا گیا جنہوں نے ملّتِ ابراہیمی کو Follow کرنے پر اختلاف کیا تھا۔ بے شک، تیرا ربّ، قیامت کے روز ان میں ان امور کا فیصلہ فرما دے گا جن میں وہ اختلاف

کیا کرتے تھے (البقرۃ 65:2، النّساء 47:4، 154، الاعراف 163:7)۔ (124)

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

تُو انسانوں کو اپنے نشوونما دینے والے کے نظامِ ربوبیّت کے راستے کی طرف دعوت دیتا رہ۔ حکمت، Wisdom کے ساتھ، اور حسین تر انداز سے غلط رَوِش کے عواقب سے متنبّہ کرتے ہوئے اور ان سے احسن طریق سے معاملات Discuss کیا کر۔ تیرے ربّ کو خوب علم ہے جو اس کے راستے سے ہٹا ہوا ہے اور انہیں بھی بخوبی جانتا ہے جو راہِ ہدایت پر ہیں (القلم 7:68)۔ (125)

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

اگر تم انہیں سزا دو تو صرف اسی قدر جتنی تکلیف تمہیں ان سے پہنچی ہو۔ اور اگر تم ثابت قدم رہتے ہوئے برداشت Patience اور Perseverance سے کام لو تو برداشت اور درگزر کرنے والوں کے لیے یہ کہیں بہتر ہے (الشوریٰ 40:42)۔ (126)

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو استقامت سے اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہ۔ تیری یہ استقامت اللہ کے دین کے نظام کے لیے ہے۔ یہ مخالفین جو سازشیں کر رہے ہیں، ان سے حُزن زدہ ہو نہ تنگ دل۔ (127)

ع 16 9 22 اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

اللہ کی تائید و معاونت یقیناً اُن لوگوں کو حاصل رہتی ہے جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہیں اور حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کریں۔ (128)

اٰیَاتُہَا ۱۱۱ (۱۷) سُوۡرَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ رُکُوۡعَاتُہَا ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱﴾

وہ ذات جو نقائص سے منزّہ و بالا ہے اپنے بندے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ایک رات نظامِ توحید کے مرکز مسجد الحرام (مکّہ) سے بہت دور، اطاعت و فرماں پذیری کے مقام مدینہ کی طرف لے گئی جس کے ماحول کو ہم نے دین کے نظام کے لیے ارتقا پذیر اور استحکام بخش بنایا تا کہ ہم اسے اپنے قوانین کے مظاہر Symbols دکھائیں۔ بے شک وہ ذات سن رہی ہوتی ہے اور insight کی مالک ہے Possesses Insight۔ (1)

وَ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ جَعَلۡنٰہُ ہُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِیۡ وَکِیۡلًا ؕ﴿۲﴾

ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو کتاب عطا کی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے سرچشمۂ ہدایت بنایا کہ تم میرے سوا کسی کو نگہبان و کارساز نہ بناؤ۔ (2)

ذُرِّیَّۃَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا ﴿۳﴾

یہ اُن لوگوں کی اولاد ہیں جن کو ہم نے نوح علیہ السّلام کے ساتھ کشتی میں حفاظت دی تھی۔ وہ یقیناً اللہ کے قوانین کی پوری پوری اطاعت کر کے اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کرنے والا تھا۔ (3)

وَ قَضَیۡنَاۤ اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ فِی الۡکِتٰبِ لَتُفۡسِدُنَّ فِی الۡاَرۡضِ مَرَّتَیۡنِ وَ لَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا کَبِیۡرًا ﴿۴﴾

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب توریت میں متنبّہ کر دیا تھا کہ تم ضرور سرکشی اختیار کرو گے اور سرزمین میں دو مرتبہ فساد برپا کرو گے (المآئدۃ 78:5)۔ (4)

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِىْ
بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا
مَّفْعُوْلًا ۝٥

جب ان دو میں سے سرکشی کا پہلا وقت آیا تو ہم نے تم پر اپنے سخت گیر آدمی مسلّط کر دیئے جو شہروں میں اندر تک گھس گئے اور اللہ کا وعدہ--- قانون تو پورا ہو کر رہا۔ (5)

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ
وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝٦

پھر ہم نے حالات کو پلٹا دے کر تمہارے حق میں کر دیا اور ان پر تمہارا غلبہ کر دیا اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری افرادی قوّت میں اضافہ کر دیا۔ (6)

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا
الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝٧

کہ اگر تم معاشرے میں حسن و توازن رکھو گے تو اس سے گو یا تمہاری اپنی ذات میں توازن و اعتدال پیدا ہو جائے گا اور اگر ابتری پیدا کرو گے تو اس کا وبال تمہاری ذات پر ہی پڑے گا۔ مگر تم نے انتباہ سے صرفِ نظر کیا۔ جب دوسرے وعدے کا موقع آیا تو ٹائٹس کی سرکردگی میں رومی تمہارے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ وہ تمہارا حلیہ بگاڑ دیں۔ وہ یروشلم میں داخل ہو گئے جس طرح پہلی مرتبہ بابلی وہاں داخل ہوئے تھے تاکہ جو چیز ان کے ہاتھ لگے اسے تباہ و برباد کر ڈالیں۔ (7)

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا
جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝٨

اگر تم اس رسول صلّی اللہ علیہ سلّم کے ساتھ راہِ ہدایت پر رہے تو اُمّید ہے تمہارا ربّ تمہیں اپنی رحمت سے نوازے لیکن اگر تم پہلی رَوِش پر پلٹ گئے تو ہم بھی اپنے پہلے قانون کی طرف پلٹ جائیں گے۔ جہنّم ہم نے کافروں کے لیے بنائی ہی اس لیے ہے جہاں ان کی ذات کی Development رک جائے۔ (8)

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ﴿۹﴾

یہ قرآن ایسی راہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی اور محکم ومتوازن ہے اور مومنین کو جوصلاحیّت پرور کام کرتے ہیں ان کو بڑے اجر کی نوید دیتا ہے۔ (9)

ع 10 1 1

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۧ﴿۱۰﴾

اور جو لوگ حیاتِ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (10)

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاۗءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾

وحی سے ماورا انسان اُن چیزوں کی طلب میں لگ جاتا ہے جن کے شر کے پہلو سے اس کی توانائیاں اور صلاحیّتیں منتشر ہوتی رہتی ہیں۔ حال آں کہ اس کی دعا تو بھلائی کے لیے ہونی چاہیے۔ انسان سوچتا نہیں، مفاداتِ عاجلہ کے لیے جلد باز واقع ہوا ہے (الانبیاء 37:21)۔ (11)

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾

ہم نے دن اور رات کو اپنے قانون کی دو علامتیں Symbols بنایا ہے۔ ہم نے رات کو تو بے نور کر دیا اور دن کو روشن بنایا تاکہ تم اپنے ربّ کے یہاں سے تلاشِ معاش کر سکو اور برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو (یونس 5:10)۔ ہم نے ہر چیز کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ (12)

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾

ہم نے ہر شخص کا نامۂ اعمال اس کی گردن میں لٹکا دیا ہے اور مرنے پر نتائج کو سامنے لانے کے لیے اٹھا کھڑا کرنے کے روز اس کے اس کتاب، اعمال نامہ کو سامنے لے آتے ہیں جسے وہ کھلا ہوا دیکھ لیتا ہے۔ (13)

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾

اسے کہا جاتا ہے کہ اپنا نامۂ اعمال پڑھ لے۔ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کے لیے کافی ہے۔ (14)

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ⑮

جو کوئی صحیح راستہ اختیار کرتا ہے تو اپنی ذات کے لیے اور جو صحیح راستے سے بھٹکتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہوتا ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا، کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا (الانعام 6:164، فاطر 35:18، الزّمر 39:7، النّجم 53:38)۔ اور جب تک کوئی رسول نہ بھیجیں ہم سزا نہیں دیتے۔ (15)

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ⑯

جب کسی قوم کی بداعمالیوں کے باعث ہم اسے ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم دوسروں کی کمائی پر عیش اڑانے والے استحصالی لوگوں کو برسرِ عمل آجانے کا حکم دیتے ہیں۔ وہ نافرمانی میں حدود فراموش ہوجاتے ہیں۔ اس طرح ہمارا فرمانِ ہلاکت ان پر سچّا ثابت ہوجاتا ہے اور ہم اس بستی کو تباہ و برباد کردیتے ہیں جیسے ہلاک کرنا چاہیے۔ (16)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ⑰

نوح علیہ السّلام کے بعد ہمارے قانونِ مکافات نے کتنی ہی بستیوں کو نیست و نابود کردیا (الانعام 6:6، الاعراف 7:4)۔ تیرا ربّ اپنے بندوں کے جرائم کے انجام کو جاننے اور Insight رکھنے کے لیے کافی ہے۔ (17)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ⑱

جو شخص دنیاوی زندگی کا مفادِ عاجلہ چاہتا ہے ہم اسے اسی دنیا میں جس قدر جس کے لیے ہم چاہتے ہیں، جلد ہی دے دیتے ہیں۔ پھر اس کے لیے جہنّم مقرّر کردیتے ہیں

جس میں ذلّت وندامت کے ساتھ داخل ہوتا ہے جہاں سے باہر نہیں نکل سکتا (ہود 15:11،16)۔ (18)

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

اور جو شخص حیاتِ اُخروی کے مفادات کا خواہاں ہوتا ہے (البقرۃ 201:2) اور وہ اس کے لیے پوری پوری محنت بھی کرتا ہے اور ہے بھی مستقل اقدار وحی پر ایمان رکھنے والا تو یہی لوگ ہیں جن کی محنتیں بھرپور نتائج پیدا کرتی ہیں۔ (19)

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾

ہم تیرے ربّ کی عطا سے سب کی مدد کرتے ہیں، آگے بڑھاتے ہیں: ان مفادِ عاجلہ چاہنے والوں کو بھی اور ان آخرت کا اجر طلب کرنے والوں کو بھی (الشّورٰی 20:42)۔ تیرے ربّ کی عطا کسی پر روکی ہوئی نہیں۔ (20)

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾

ذرا غور کرو کس طرح ہمارے قوانین کے مطابق، صلاحیتّوں کی نشوونما اور نعما کے سلسلے میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور آخرت کی زندگی درجات اور فضیلت کے لحاظ سے کہیں بڑھ کر Sublime ہے۔ (21)

ع 2/12/2 لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾

اے مخاطب! اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ نہ بنا ورنہ تو Condemned اور اللہ کی نصرت سے محروم، بے یارومددگار بیٹھا رہ جائے گا۔ (22)

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ

اے مخاطب! تیرے ربّ نے حکم فرمایا ہے کہ سوائے

إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾

اس کے کسی کی محکومیّت اختیار نہ کرنا اور والدین سے حسنِ سلوک رکھنا۔ اگر تمہاری زندگی میں ان میں سے ایک یا دونو، بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کی تحقیر نہ کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا بلکہ ادب اور نرمی سے بات کرنا (لقمان 15:31)۔(23)

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

انکساری اور نرم دلی سے اپنے بازُو ان دونو کی طرف اور جھکا دینا اور التجا کرنا کہ اے میرے ربّ! تو میری وساطت سے ان کی پرورش Nourishment کر جس طرح انہوں نے میری اُس وقت پرورش کی تھی جب میں چھوٹا سا تھا۔(24)

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۚ إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ﴿٢٥﴾

تمہارا ربّ خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہوتا ہے۔ اگر تم حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کروگے جن سے انسان کی مضمر صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے میں بھی حسن وتوازن پیدا ہو جائے تو اللہ کے قوانین کی طرف رجوع کرنے والوں کو تمہارا ربّ، اس طرح اپنے دامانِ رحمت میں لے لیتا ہے کہ لغزش کے تخریبی و مُضر اثرات مٹ جاتے ہیں۔(25)

وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿٢٦﴾

قریبی رشتہ داروں کو اور جن کا چلتا ہوا کاربار رُک گیا ہو اور مملکت میں ان سفر کرنے والوں کو جن کا زادِراہ کم پڑ جائے اُن کو اپنے مال میں سے ان کا حق دو (المعارج 24:70، 25) لیکن مال کو بے جا صرف نہ کیا کرو۔(26)

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

اس طرح مال کو ضائع کر دینے والے لوگ اللہ کی نعمتوں کو ضائع کرنے والوں--- شیاطین کے بھائی ہیں۔ شیطان اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کا منکر اور ناسپاس گزار ہوتا ہے۔ (27)

وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ﴿۲۸﴾

اے مخاطب! اگر تجھے عدم استطاعت کے باعث ان اہلِ احتیاج سے اعراض برتنا پڑے اور تُو اپنے ربّ سے خوش حالی اور کشائشِ رزق کا طلب گار ہے جس کے لیے توپُر اُمیّد بھی ہے، تُو ان کو نرمی سے سمجھا دے۔ (28)

وَ لَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾

نہ اپنا ہاتھ گردن سے باندھ لے یعنی بخل کرنے لگ جا اور نہ اسے بالکل کھول ہی دے کہ تبذیر کرنے لگے کہ اس صورت میں ملامت زدہ اور Pennyless ہو کر بیٹھ جائے گا۔ (29)

اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۳۰﴾ ع 3 8 3

جو زیادہ محنت کر کے زیادہ سامانِ زیست لینا چاہے، تیرا ربّ اُسے کشائش سے رزق دیتا ہے اور کم محنت والے کو نپا تُلا۔ وہ اپنے بندوں کی Awareness رکھتا ہے اور Insight بھی۔ (30)

وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِیَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا ﴿۳۱﴾

تم مفلسی، تنگ دستی کے خدشہ سے اپنی اولاد کو علم و تربیّت سے محروم نہ رکھا کرو۔ ہمارے دین کا نظامِ زندگی، ان کے اور تمہارے بھی رزق کا ذمّہ دار ہے۔ یہ ذمّہ داری دین کے معاشرتی نظام نے اپنے اوپر لی ہوئی ہے۔ اُن

کو علم و تربیت سے محروم رکھنا بہت بڑی غلطی ہے (الانعام 151:6، العنکبوت 60:29)۔ (31)

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾

زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یقیناً یہ شرم ناک حرکت ہے اور فساد اور ہلاکت کی راہ۔ (32)

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾

اور کسی جان کو قتل مت کرو جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے ماسوائے بذریعہ عدالت مبنی برحق cause کے لیے۔ اور جو کوئی ظلم کی وجہ سے قتل کر دیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو حقِ قصاص دیا ہے۔ لیکن وارث، قاتل کو خود ہی قانون سے تجاوز کرتے ہوئے قتل نہ کر دے اُسے، بلاشبہ قانون کی مدد دی گئی ہے۔ (33)

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾

ماسوائے احسن طریق سے انتظام کرنے کے، یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جایا کرو تا آنکہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائے (الانعام 153:6)۔ عہد کو پورا کیا کرو۔ عہد کے بارے میں پوچھ گچھ ہوتی ہے (المائدۃ 1:5، النّحل 91:16)۔ (34)

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾

جب ناپو تو ناپ تول پوری رکھو اور جب ترازو سے وزن کرو تو اس ترازو کا Equilibrium درست ہو (الانعام 152:6، الاعراف 85:7، ہود 85:11، الشّعراء 182:26)۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اس کام کا انجام، مآلِ کار بھی بہترین اور متوازن ہوگا۔ (35)

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ

اے مخاطب! جس بات کا تجھے Perceptual

وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾

اور Conceptual علم نہ ہو، اُس کے پیچھے نہ لگ، اُسے Follow نہ کر۔ کان، آنکھ اور دل Mind جو Perceptual اور Conceptual knowledge کے ذرائع ہیں، کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ (36)

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ
وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

زمین پر فرطِ مسرّت میں آپے سے باہر ہوکر، اکڑ کر نہ چل۔ نہ تو تُو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ پہاڑوں جتنا بلند ہوسکتا ہے۔ (37)

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾

یہ سب بُری باتیں، اے مخاطب! تیرے ربّ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہیں۔ (38)

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا
مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾

یہ باتیں تیرے ربّ نے تجھے وحی کی وساطت سے حکمت اور Rationale کے ساتھ بتادی ہیں۔ اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو الٰہ نہ بنا ورنہ دھتکارا اور ملامت زدہ، جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ (39)

ع 4 10 4 اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ
اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

کیا تمہیں تمہارے ربّ نے بیٹوں کے لیے مختص کرلیا ہے اور اپنے لیے ملائکہ کو بیٹیاں بنالیا ہے (النّحل 57:16)؟ بڑی سخت بات کہہ دیتے ہو (الکہف 5،4:18)۔ (40)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ
اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾

ہم نے اس قرآن میں حقائق کو مختلف پیرایوں میں بیان کردیا ہے تاکہ یہ سمجھ کر، دل میں حاضر کرکے ان سے عبرت و موعظت حاصل کریں۔ مگر ان کی بے رخی اور بڑھ جاتی ہے اور وہ اس سے دور ہوئے جاتے

ہیں (بنیٓ اسرآئیل 17:89)۔ (41)

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم! ان پر واضح کردے کہ اگر اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہوتے جیسا کہ یہ کہہ رہے ہیں، تو اس صورت میں یہ اس صاحبِ اقتدار ہستی کے کائناتی کنٹرول میں Share کرنے کی کوئی صورت ضرور تلاش کرتے۔ (42)

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾

جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں، ان تصوّرات سے وہ ہستی منزّہ و بلند، بالا اور عظیم ہے۔ (43)

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾

لاتعداد اجرامِ فلکی اور زمین، اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب، اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے محوِ تگ و تاز ہیں۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کے نظام کو وجہِ حمد و ستائش بنانے کے لیے سرگرمِ عمل نہ ہو۔ لیکن تم ان کی جِدّ وجُہد کے دوائر اور Functioning کو سمجھ نہیں رہے۔ یقیناً وہ اس نظام کو محفوظ انداز میں، اصول اور قانون کے مطابق، چلانے والا ہے۔ (44)

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۙ﴿۴۵﴾

جب تُو (اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) قرآن کی مستقل اقدار پیش کرتا ہے تو تجھ میں، اور آخرت کی زندگی پر ایمان نہ رکھنے والوں کے درمیان، ایک غیر مرئی پردہ/روک حائل ہو جاتی ہے۔ (45)

وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

ہمارے قانونِ مکافات کے باعث، ان کے دلوں پر غلاف چڑھ جاتا ہے، قرآن کو سمجھ نہیں پاتے اور ان

کے کانوں میں بھاری پن پیدا ہو جاتا ہے کہ سُن نہ سکیں (حٰمٓ السّجدة 5:41)۔ اور جب تُو (اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) انہیں قرآنِ حکیم میں ایک ربّ کا ذکر کرتا ہے، تو یہ بے رُخی برتتے ہوئے پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں (الزّمر 45:39)۔ (46)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝٤٧

جب یہ تیری باتیں سنتے ہیں تو ہم جانتے ہیں کہ کس Mind سے سن رہے ہوتے ہیں (الاعراف 198:7، یونس 42:10، محمد 16:47) اور جب سرکش وقانون شکن لوگ آپس میں سرگوشیاں کرتے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ تم مومنین تو ایک ایسے شخص کے پیچھے لگے ہوئے ہو جو فریب زدہ اور عقل سے عاری ہے، ہم ان کی اس حرکت کو بھی جان رہے ہوتے ہیں۔ (47)

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝٤٨

ذرا دیکھو! یہ لوگ تیری شخصیّت کے بارے میں کیسی تمثال کاری کرتے ہیں۔ اصل میں یہ Astray چلے گئے ہیں اور صحیح راستہ پانے کی ان میں استطاعت ہی نہیں رہی۔ (48)

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝٤٩

کہتے ہیں کہ جب ہم ہڈیاں ہو کر چورا چورا ہو جائیں گے تو کیا پھر بھی ہم ازسرِ نَو پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے (الحج 5:22، المؤمنون 82:23، 35، الصّٰفّٰت 16:37، 53، قٓ 3:50، الواقعہ 47:56)۔ (49)

قُلۡ كُوۡنُوۡا حِجَارَةً اَوۡ حَدِيۡدًا ۙ﴿۵۰﴾

ان پر واضح کردے کہ ہاں! خواہ تم پتھر یا لوہا بن جاؤ تو بھی خلقًا جدیدًا ہو کر رہتی ہے۔ (50)

اَوۡ خَلۡقًا مِّمَّا يَكۡبُرُ فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ ۚ فَسَيَقُوۡلُوۡنَ مَنۡ يُّعِيۡدُنَا ؕ قُلِ الَّذِىۡ فَطَرَكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنۡغِضُوۡنَ اِلَيۡكَ رُءُوۡسَهُمۡ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلۡ عَسٰۤى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَرِيۡبًا ﴿۵۱﴾

یا کوئی بڑی کٹھن تخلیق جس کے متعلق تمہارا خیال ہے کہ اس کا دوبارہ زندہ کیا جانا بڑا مشکل ہے۔ پھر وہ پوچھیں گے کہ ہمیں کون دوبارہ زندہ کرے گا۔ انہیں بتادے کہ وہی ہستی جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ یہ تیرے سامنے انکار میں سر ہلا رہے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ ایسا کب ہوگا؟ بتادے کہ شاید ایسا جلد ہی ہو۔ (51)

ع 5 12 5 يَوۡمَ يَدۡعُوۡكُمۡ فَتَسۡتَجِيۡبُوۡنَ بِحَمۡدِهٖ وَتَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۵۲﴾

جس دن وہ ہستی تمہیں بلاتی ہے تو اس کی حمد وستائش کے ساتھ تم Obey کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوتے ہو اور اندازہ لگاتے ہو کہ صرف تھوڑا عرصہ ہی اس حالت میں رہے ہو۔ (52)

وَقُلۡ لِّعِبَادِىۡ يَقُوۡلُوا الَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ يَنۡزَغُ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِيۡنًا ﴿۵۳﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) میرے بندوں کو بتادے کہ بات ایسی کیا کریں جو متوازن ہو (البقرۃ 83:2، النّساء 9:4، الاحزاب 70:33)۔ بے شک، انسانی جذبات، ایک کو دوسرے کے خلاف ابھار کر فساد ڈال دیا کرتے ہیں۔ یہ سرکش جذبات، انسان کے کھلے Avowed دشمن ہیں (البقرۃ 168:2، 208، الاعراف 22:7، یوسف 5:12، فاطر 6:35)۔ (53)

رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِكُمۡ ؕ اِنۡ يَّشَاۡ يَرۡحَمۡكُمۡ اَوۡ اِنۡ يَّشَاۡ يُعَذِّبۡكُمۡ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ﴿۵۴﴾

تمہارے ربّ کو تمہارے بارے میں سب علم ہوتا ہے۔ اگر اس کے قانون کا تقاضا ایسا ہو تو تم پر رحمت فرمائے

	اور قانون کے مطابق ہی تمہیں سزا دے۔ اور ہم نے (اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) تجھے ان کے اعمال کا ذمّہ اٹھانے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ (54)
وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝	ارض وسما میں جو کچھ بھی ہے، تیرے ربّ کو اس کا خوب علم ہے۔ اور ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی ہے (البقرۃ 253:2)۔ اور ہم نے داؤد علیہ السّلام کو زبور عطا فرمائی۔ (55)
قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝	ان سے کہہ دے کہ جن ہستیوں کو تم اللہ کو چھوڑ کر الٰہ سمجھتے ہو، انہیں بلا لو۔ تم دیکھو گے کہ نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو ہٹا سکتے ہیں اور نہ اسے تبدیل کر سکتے ہیں۔ (56)
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝	جن لوگوں کو یہ مدد کے لیے پکارتے ہیں، وہ خود اپنے ربّ کے یہاں تقرّب کے متلاشی رہتے ہیں کہ کون قُرب حاصل کرتا ہے۔ وہ اس کی رحمت کی اُمّید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوف کھاتے ہیں۔ Surely، تیرے ربّ کا عذاب ہے ہی ایسا کہ اس سے خوف زدہ اور محتاط رہا جائے۔ (57)
وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝	اور قیامت کے دن سے پہلے کوئی بستی ایسی نہ ہوگی جسے ان کی بداعمالیوں کے باعث ہم تباہ و برباد نہ کر دیں یا انہیں ہم شدید عذاب سے دوچار نہ کر دیں۔ یہ ہماری کتابِ قوانین میں لکھا ہوا ہے۔ (58)
وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا	ہمیں نشانیاں دینے میں کون سا امر مانع ہے؟ بات یہ

الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ وَ اٰتَیۡنَا ثَمُوۡدَ النَّاقَۃَ مُبۡصِرَۃً فَظَلَمُوۡا بِہَا ؕ وَ مَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰیٰتِ اِلَّا تَخۡوِیۡفًا ﴿۵۹﴾

ہے کہ ان سے پہلے لوگ ان کو جھٹلاتے تھے۔اور ہم نے قومِ ثمود کو اونٹنی ایک روشن اور بصیرت افروز نشانی کے طور پر دی تھی مگر انہوں نے اس پر ظلم کیا اور اس کی کونچیں کاٹ دیں (الشّمس 13:91، 14)۔ ہم کوئی نشانی صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ ایسے قرائن وشواہد سے کسی آنے والے خطرے یا نقصان سے Warn کر دیں۔ (59)

وَ اِذۡ قُلۡنَا لَکَ اِنَّ رَبَّکَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَ مَا جَعَلۡنَا الرُّءۡیَا الَّتِیۡۤ اَرَیۡنٰکَ اِلَّا فِتۡنَۃً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَۃَ الۡمَلۡعُوۡنَۃَ فِی الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ نُخَوِّفُہُمۡ ۙ فَمَا یَزِیۡدُہُمۡ اِلَّا طُغۡیَانًا کَبِیۡرًا ﴿۶۰﴾ ع 6 8 6

(اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) تجھے بتا دیا گیا تھا کہ تیرا ربّ انسانوں کے اعمال کے نتائج کو محفوظ رکھے ہوئے ہے۔ اور ہم نے تجھے جو خواب دکھایا تھا کہ تُو فاتح کی حیثیت سے مسجد الحرام میں داخل ہوگا (البقرۃ 144:2، الفتح 27:48) تو صرف اس لیے کہ لوگوں کی اصلیّت اور ان کا انتشار و افتراق بھی تم پر ظاہر ہو جائے جسے قرآن میں، زندگی کی انسانیّت ساز سعادت مندیوں اور شادابیوں سے محرومی قرار دیا گیا ہے۔ ہم انہیں افتراق ومخاصمت کے نتائج سے خوف دلاتے رہتے ہیں مگر اس سے صرف ان کی حد سے بڑھی ہوئی سرکشی میں اضافہ ہی ہوا جاتا ہے۔ (60)

وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ قَالَ ءَاَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِیۡنًا ﴿۶۱﴾

جب ہم نے ملائکہ ---- فرشتوں کو حکم دیا کہ انسان کے آگے جھک جائیں، اس کی برتری کو تسلیم کریں کہ تم مجبورِ محض ہو اور یہ آزادئ فکر وعمل کے باوجود تعمیلِ حکم کی

صلاحیّت سے بہرہ ور ہے، تو وہ جھک گئے ماسوائے ابلیس — انسان کے جذبات کے (الحجر15:30،31)۔ کہنے لگا کہ کیا میں اس کے آگے جھک جاؤں جس کو تو نے مٹّی سے پیدا کیا ہے (الاعراف 7:12، الحجر 15:33)۔ (61)

قَالَ اَرَءَیۡتَکَ هٰذَا الَّذِیۡ كَرَّمۡتَ عَلَیَّ ۫ لَئِنۡ اَخَّرۡتَنِ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ لَاَحۡتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۶۲﴾

کہنے لگا کہ ذرا دیکھ تو سہی؛ یہ وہ انسان ہے جس کو آپ نے مجھ پر فضیلت دی ہے۔ اگر آپ مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دیں تو میں ضرور، ماسوائے قلیل تعداد کے، انسان کی اولاد کو اس کے جبڑے میں رسی باندھ کے کھبّی ڈال کر جدھر چاہے، لیے لیے پھروں گا۔ (62)

قَالَ اذۡهَبۡ فَمَنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمۡ جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا ﴿۶۳﴾

اللہ نے فرمایا کہ دور ہو جا! جو اِن میں سے تجھے Follow کرے گا تو تم سب کی سزا جہنّم ہوگی اور وہ بھی پوری پوری جس میں ذرا کمی نہ کی جائے گی۔ (63)

وَاسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ وَاَجۡلِبۡ عَلَیۡهِمۡ بِخَیۡلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكۡهُمۡ فِی الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ وَعِدۡهُمۡ ؕ وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۶۴﴾

ان میں سے جن پر تیرا بس چلے، اپنی چرب زبانی سے، اپنے پیادہ اور گھوڑوں کے لاؤلشکر کے ساتھ انہیں گڑبڑ اکر اکھیڑ لے اور ان کے مال اور اولاد میں دخیل ہو جا اور ان کو وعدوں سے بہکا لے۔ اور انسان کے سرکش جذبات تو صرف جھوٹے وعدے دلاتے ہیں۔ (64)

اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَكَ عَلَیۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَكَفٰی بِرَبِّكَ وَكِیۡلًا ﴿۶۵﴾

جو میرے بندے ---- میرے احکام و قوانین کی مطابعت میں چلنے والے ہیں، ان پر یقیناً تیرا کوئی زور

نہیں چلتا۔ تیرا ربّ ان کی مدافعت اور حفاظت کے لیے کافی ہے۔ (65)

رَبُّکُمُ الَّذِیۡ یُزۡجِیۡ لَکُمُ الۡفُلۡکَ فِی الۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِکُمۡ رَحِیۡمًا ﴿۶۶﴾

تمہارا ربّ وہ ہے جو دریا میں کشتی کو نرمی اور آہستگی سے چلاتا ہے تاکہ تم اس کے یہاں سے سامانِ معیشت تلاش کرو۔ وہ تو یقیناً تم پر رحمت فرمانے والا ہے۔ (66)

وَ اِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِیَّاہُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىکُمۡ اِلَی الۡبَرِّ اَعۡرَضۡتُمۡ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ کَفُوۡرًا ﴿۶۷﴾

جب تمہیں سمندر میں کوئی آفت آتی ہے تو جن کو تم مدد کے لیے پکارا کرتے ہو، سب غائب ہو جاتے ہیں ما سوائے اللہ کے جب وہ تمہیں خشکی پر محفوظ لے آتا ہے تو تم اس سے منہ پھیر لیتے ہو۔ انسان ہے ہی منکرِ احسان۔ (67)

اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ اَوۡ یُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ وَکِیۡلًا ﴿ۙ۶۸﴾

کیا تم اس بات سے بےخوف ہو کہ اللہ تمہیں خشکی پر تباہ و برباد کر دے یا تم پر مٹی غبار اور کنکریاں برسانے والی آندھی چلا دے اور تمہیں اللہ سے بچانے والا بھی نہ ملے۔ (68)

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ یُّعِیۡدَکُمۡ فِیۡہِ تَارَۃً اُخۡرٰی فَیُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیۡحِ فَیُغۡرِقَکُمۡ بِمَا کَفَرۡتُمۡ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ عَلَیۡنَا بِہٖ تَبِیۡعًا ﴿۶۹﴾

یا تم اس امر سے بھی بےخوف ہو کہ وہ تم کو دوسری مرتبہ سمندر میں لے جائے اور تم پر تلاطم خیز ہوا چلا دے اور تمہاری اس ناشکری پر تمہیں غرق کر دے۔ پھر تمہیں ہمارے خلاف تمہارے مقدمے کی پیروی کرنے والا کوئی نہ ملے۔ (69)

وَ لَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ وَ حَمَلۡنٰہُمۡ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ وَ رَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلۡنٰہُمۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ

ہم نے بنی نوع انسان کو واجب التکریم پیدا کیا ہے اور انہیں یہ صلاحیت عطا کی ہے کہ وہ خشکی اور تری میں

عٍ 7 10 7 خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ؏

سواریوں پر چلتے پھریں اور انہیں پاکیزہ اور انسانی طبائع کے لیے کیف اندوز رزق عطا کیا اور ہم نے انہیں کثیر مخلوق پر جسے ہم نے پیدا کیا فضیلت و برتری Superiority عطا کی۔ (70)

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝

جس وقت ہم سب انسانوں کو ان کے نامۂ اعمال کے ساتھ بلاتے ہیں تو جن کو ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جاتا ہے تو وہ اسے ملاحظہ کر لیتے ہیں۔ اس میں ذرا بھی کمی بیشی نہیں کی جاتی۔ (71)

وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۝

جو دل کی بصیرت کھو کر دنیاوی نعما سے محروم رہتا ہے، وہ آخرت کی زندگی میں بھی محروم ہی رہتا ہے (طٰہٰ 20:124)۔ وہ صحیح راستے سے دور جا پڑا۔ (72)

وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ۝

اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم! ان کفّار کا پکّا ارادہ تھا کہ تجھے ہماری طرف سے بھیجی ہوئی وحی سے ہٹا دیں تاکہ تُو اپنی طرف سے کچھ اور گھڑ کر ہماری طرف منسوب کر دے (یونس 10:15) تو اس صورت میں وہ تمہیں اپنا دوست بنا لیتے۔ (73)

وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ۝

اگر ہم نے تجھے ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو تُو تھوڑا سا ان کی طرف جھک جاتا (النّساء 4:113، ہود 11:113، القلم 68:9)۔ (74)

إِذًا لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۝

اس صورت میں ہم تجھے اس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی دہری سزا کا مزہ چکھاتے، پھر تجھے

ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔ (75)

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿76﴾

ان یہودِ مدینہ کی تو خواہش تھی کہ تجھے پریشان کر کے سر زمینِ مدینہ سے بھی نکال دیتے۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ تیرے بعد وہاں تھوڑا عرصہ ہی ٹھہر پاتے۔ (76)

ع 8 7 8

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿77﴾

تجھ سے پہلے بھی ہم نے جو رسول بھیجے، ان کے سلسلے میں بھی ہمارا یہی دستور رہا ہے کہ ہم نے ان کی مدد کی اور مخالفین کو وہاں پہنچنے نہ دیا۔ تُو ہمارے اس دستور میں کوئی تبدیلی نہ پائے گا (ابراہیم 13:14،14)۔ (77)

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿78﴾

صبحدم، قرآن سے رہنمائی کے بعد کہ اس وقت اس کے حقائق، بصیرت کی وساطت سے مشہود اور محسوس طور پر سامنے آجاتے ہیں، دین کے نظام کے قیام کے لیے، طلوعِ آفتاب سے ابتدائے شب کی تاریکی تک مصروفِ کار رہ۔ (78)

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿79﴾

اور رات کے کچھ حصّے میں قرآن کی تعلیم کے جلو میں جاگ۔ یہ تیرے لیے واجب سے کچھ زائد ہے۔ یقیناً تیرا ربّ ایسا مقام عطا کرے گا جو سراپا وجۂ حمد وستائش ہو۔ (79)

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿80﴾

تیری یہی آرزو رہنی چاہیے کہ اے میرے نشوونما دینے والے! کسی بھی معاملہ یا صورتِ حال Situation سے مجھے عہدہ برآ ہونا ہو تو سچّائی اور شرف وفضیلت کے ساتھ کیجئے گا اور اس صورتِ حال سے نکلنا ہو تو بھی

سچّائی کے ساتھ نکالیے گا اور مجھے اپنے یہاں سے نصرت دینے والی قوّت عطا فرما۔ (80)

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾

تو اعلان کر دے کہ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ یقیناً باطل ہے ہی مٹ جانے والا۔ (81)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ وَلَا يَزِيۡدُ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾

ہم نے قرآن نازل فرمایا ہے جو علم وبصیرت اور سیرت و کردار کی کمزوریوں کے لیے Healing، شفاء ہے اور مومنین کے لیے سرچشمۂ رحمت۔ البتہ اَقدارِ قرآنی سے سرکشی اختیار کرنے والوں کے نقصان میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔ (82)

وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَــُٔوۡسًا ﴿۸۳﴾

جب ہم انسان کو نعمتوں سے نوازتے ہیں تو اِتراتے ہوئے پہلوتہی کر کے، منہ موڑ لیتا ہے۔ اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر مایوسی سی چھا جاتی ہے۔ (83)

قُلۡ كُلٌّ يَّعۡمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ اَهۡدٰى سَبِيۡلًا ﴿۸۴﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم! ان پر واضح کر دے کہ ہر شئے، عمل میں جبلّی طور پر، اپنی Potentialities کی امکانی حدود تک ہی جا سکتی ہے۔ اس سے آگے نہیں جا سکتی۔ مگر انسان جو اختیار وارادے کی آزادی کا حامل ہے، قرآنی معاشرے میں، اس کی شَاكِلَتِهٖ، اس کی صلاحیتوں میں وسعتیں پیدا کر دیتی ہیں (البقرۃ 233:2، 286، الانعام 152:6، الاعراف 42:7، اَلۡمُؤۡمِنُوۡن 62:23)۔ لہٰذا، یہ امکانی حدود سے آگے بھی جا سکتا ہے مگر سلطان

کی مدد سے (الرّحمٰن 32:55)۔ تمہارا ربّ خوب جانتا ہے کون نشوونماءِ ذات میں کتنا صحیح راستے پر ہے۔ (84)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾

ع 9 7 9

تجھ سے وحی کی ماہیّت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ انہیں بتادے کہ اس کا تعلّق میرے ربّ کے Realm---- عالمِ امر سے ہے اور تمہیں تو Knowledge بھی تھوڑا سا ملا ہوا ہے، کیا سمجھو گے؟ (85)

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾

اگر ہم چاہتے تو تیری طرف جو وحی کی گئی ہے، اسے سلب کر لیتے۔ پھر ہمارے یہاں، تجھے کوئی وکالت کرنے والا بھی نہ ملتا۔ (86)

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾

مگر یہ تیرے ربّ کی رحمت ہے۔ یقیناً اس کا تجھ پر بڑا فضل ہے۔ (87)

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾

ان پر واضح کر دے کہ اگر جنّ واِنس اکٹھے ہو جائیں کہ اس جیسا قرآن بنا کر لے آئیں تو اس کی مثل نہ لا سکیں گے (البقرۃ 23:2) خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار Helper بھی بن جائیں۔ (88)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾

ہم نے اس قرآن میں انسانوں کے لیے ہر بات مختلف اسالیب میں In diverse manners اور ہر طرح کی مثالیں دے کر بیان کر دی ہے (بنی اسرآئیل 41:17، الکہف 54:18، طٰہٰ 113:20)۔ مگر اکثر انسان ماسوائے انکار کے، کسی بات کو پسند ہی نہیں

کرتے۔ (89)

وَقَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفۡجُرَ لَنَا مِنَ الۡاَرۡضِ
يَنۡۢبُوۡعًا ۙ﴿۹۰﴾

یہ کہتے ہیں کہ ہم تجھ پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک تو ہمارے لیے زمین سے چشمہ نہ جاری کردے۔ (90)

اَوۡ تَكُوۡنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡهٰرَ
خِلٰلَهَا تَفۡجِيۡرًا ۙ﴿۹۱﴾

یا تیرے پاس کھجوروں اور انگوروں کا باغ بھی ہو اور اس کے بیچوں بیچ تُو نہریں رواں دواں کردے۔ (91)

اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمۡتَ عَلَيۡنَا كِسَفًا اَوۡ تَاۡتِىَ بِاللّٰهِ
وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ قَبِيۡلًا ۙ﴿۹۲﴾

یا، جیسا تو کہتا رہتا ہے، ہم پر فضائی کُرّے ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرادے (الشُّعراء 187:26) یا اللہ اور ملائکہ کو ہمارے رُوبرُو لے آ۔ (92)

اَوۡ يَكُوۡنَ لَكَ بَيۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰى فِى السَّمَآءِ ؕ
وَلَنۡ نُّؤۡمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيۡنَا كِتٰبًا نَّقۡرَؤُهٗ ؕ
قُلۡ سُبۡحٰنَ رَبِّىۡ هَلۡ كُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا ع﴿۹۳﴾ ع 10 9 10

یا تیرا سونے کا گھر ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے۔ ہم، تیرے یوں چڑھ جانے کو بھی نہ مانیں گے جب تک تو ہم پر کتاب اتار نہ لائے جسے ہم پڑھ لیں (الانعام 35:6) ان سے کہہ دے کہ میرا ربّ ایسے معجزوں سے ماورا اور بے نیاز ہے کہ میں تو صرف اللہ کا پیغامِ وحی پہنچانے والا انسان ہوں۔ (93)

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنۡ
قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾

انسانوں کو، جب ان کے پاس ہدایت آ گئی، ایمان لانے سے صرف اس بات نے روکا کہ وہ کہنے لگے کہ کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ (94)

قُلۡ لَّوۡ كَانَ فِى الۡاَرۡضِ مَلٰٓـئِكَةٌ يَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّيۡنَ
لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۵﴾

تو واضح کردے کہ اگر زمین پر فرشتے چلتے پھرتے اور اطمینان سے سکونت پذیر ہوتے تو ہم بھی ان پر اوپر سے کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے (الزّخرف 60:43)۔ (95)

قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۹۶﴾

انہیں بتا دے کہ تمہارے اور میرے درمیان فیصلہ کرنے والا اللہ کافی ہے۔ بے شک، وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا اور اسے Insight بھی حاصل ہے۔ (96)

وَمَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ‌ۚ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهُمۡ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِهٖ‌ ؕ وَنَحۡشُرُهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوۡهِهِمۡ عُمۡيًا وَّبُكۡمًا وَّصُمًّا‌ ؕ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ‌ ؕ كُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰهُمۡ سَعِيۡرًا ﴿۹۷﴾

النصف

جسے اللہ ہدایت دے دے، وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔ اور جو صحیح راستہ چھوڑ کر Astray چلنے لگ جائے تو تُو اللہ کے سوا، ان کا کوئی مددگار دوست نہ دیکھے گا۔ اور ہم انہیں مرنے پر ظہورِ نتائج کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے وقت اُوندھے منہ اٹھاتے ہیں، اس حال میں کہ یہ اندھے، بہرے اور گونگے ہوتے ہیں یعنی دیکھنے، سننے اور بولنے کی صلاحیتیں ہی مفقود ہو چکی ہوتی ہیں (البقرۃ 18:2)۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ جب آگ دھیمی پڑ جاتی ہے تو ہم اسے اور بھڑکا دیتے ہیں۔ (97)

ذٰ لِكَ جَزَآؤُهُمۡ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوۡۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِيۡدًا ﴿۹۸﴾

یہ ان کی سزا ہے کیوں کہ یہ ہماری آیات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب ہم مرکر ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے تو کیا ہم ازسرِ نَو اٹھائے جائیں گے (بنیۤ اسرآئیل 49:17، الحج 5:22، الْمُؤمِنُون 82:23، النّمل 67:27، الصّٰفّٰت 16:37، 53، قٓ 3:50، الواقعہ 47:56)۔ (98)

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنۡ يَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ وَجَعَلَ لَهُمۡ اَجَلًا لَّا رَيۡبَ

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ جس اللہ نے ساری کائنات کو پیدا کیا اور اس کے لیے ایک مدّت مقرّر کر

فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾

دی جس میں کوئی شک نہیں، اس پر بھی قادر ہے کہ ان جیسوں کو پھر پیدا کر دے مگر قانون شکن لوگوں کو سوائے انکار کے کوئی بات پسند ہی نہیں آتی۔ (99)

ع 11 7 11

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع

انہیں بتا دے کہ اگر تم میرے ربّ کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو تم اس صورت میں ان کو خرچ ہو جانے کے ڈر سے روکے رکھتے۔ انسان تو ہے ہی بخل کرنے والا۔ (100)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾

ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو نو واضح نشانیاں عطا کیں (النّمل 12:27)۔ ان کے بارے میں، اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم! بنی اسرائیل سے پوچھ لیجئے۔ جب موسیٰ علیہ السّلام بنی اسرائیل کے پاس آیا تو فرعون نے اس سے کہا کہ میں تو تجھے ایک فریب خوردہ انسان ہی خیال کرتا ہوں۔ (101)

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾

موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ تو اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ روشن بصیرت افروز دلائل صرف اِس کائنات کے نشوونما دینے والے نے نازل فرمائے ہیں۔ اے فرعون! میں تو تجھے ناقص العقل ہی سمجھتا ہوں۔ (102)

فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ۙ﴿۱۰۳﴾

فرعون نے ارادہ کیا کہ بنی اسرائیل کو مملکت میں اکھیڑ کر unsettled کر کے ان کی زندگی پریشان کُن بنا دے۔ لیکن ہم نے اسے اور اس کے سب ساتھیوں کو غرقِ آب کر دیا۔ (103)

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ۝١٠٤

اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم سرزمینِ فلسطین میں رہو بسو۔ جب دوسری مرتبہ تباہی کا وعدہ آئے گا تو ہم، تم سب کو اکٹھا کرلیں گے (بنیٓ اسرآئیل 7:17)۔(104)

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝١٠٥

ہم نے اس ضابطۂ قوانین کو عدل و انصاف اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق نازل کیا ہے اور یہ انہیں تقاضوں کے مطابق پہنچا ہے۔ (اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) ہم نے تجھے صرف اس لیے رسول بنا کر بھیجا ہے کہ اس نازل کردہ کے مطابق کام کرنے والوں کو اچھے نتائج کی خوش خبری سنادے اور اس کے خلاف چلنے والوں کو بھیانک نتائج سے متنبّہ کردے۔(105)

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝١٠٦

ہم نے اس قرآن کو بتدریج نازل کیا اور اس کے حقائق کو الگ الگ کر کے بیان کیا ہے تاکہ (اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) تُو بھی اسے انسانوں کے سامنے اسی طرح ٹھیراؤ کے ساتھ بیان کردے۔(106)

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝١٠٧

تُو، ان کفّار سے کہہ دے کہ تم اس قرآن کو مانو یا نہ مانو، جو لوگ اس قرآن سے پہلے علمِ کتاب اور اِدراکِ حقیقت کی صلاحیت سے بہرہ ور ہیں، جب ان کے سامنے اس قرآن کے قوانین پیش کیے جاتے ہیں تو وہ اپنی شخصیّت کو جھکاتے ہوئے Physically بھی ٹھوڑیوں کے بل سجدہ ریز ہوجاتے ہیں۔(107)

وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾

اور پکار اٹھتے ہیں کہ بلند وارفع ہے ہمارا نشوونما دینے والا۔ یقیناً ہمارے ربّ کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔(108)

السجدة 4 وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿١٠٩﴾

اور وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں، ان کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں اور ان کے قلب کا جھکاؤ اور بڑھ جاتا ہے۔(109)

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾

انہیں بتا دے کہ تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، تم اسے جس نام سے بھی پکارو، اس کے سب نام حسین اور متوازن صفات کے مظہر ہیں۔ تُو اپنی صلوٰۃ نہ بلند آواز سے ادا کر اور نہ پست آواز میں بلکہ اسکے بَین بَین اسلوب اختیار کر۔(110)

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
ع 12 11 12 شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ
تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾

ان پر واضح کر دے کہ اللہ کی ذات، سزاوارِ ستائش و تحسین ہے جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ اس کی حکومت واقتدار میں کوئی شریک۔ اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی مددگار کی ضرورت ہو۔ تُو، انسانی دنیا میں اس کے Code of laws کے مطابق، اس کی حکومت قائم کر جیسا قائم کرنے کا حق ہے (المدثر 3:74)۔(111)

اٰيَاتُهَا ١١٠ (١٨) سُوْرَةُ الْكَهْفِ رُكُوْعَاتُهَا ١٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ﴿١﴾

حمد و ستائش ہے اُس اللہ کے لیے جس نے اپنے بندے محمد صلّی اللہ علیہ سلّم پر کتاب نازل کی جس میں کوئی نظریاتی

ٹیڑھ Crookedness نہیں رہنے دی۔ (1)

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾

یہ محکم اور متوازن ہے کہ اس کے ذریعے سے اس کا رسول صلّی اللہ علیہ سلّم ، خلافِ ورزی کی صورت میں، اللہ کی طرف سے سخت عذاب کی warning دے دے اور ان مومنین کو جو صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں، بشارت دے دے کہ ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کم نہیں بلکہ ان کے استحقاق سے زیادہ ہوگا۔ (2)

مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾

وہ ایسے جنّتی ماحول میں ہمیشہ رہیں گے۔ (3)

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ﴿۴﴾

اور جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے، انہیں ایسی سخت بات کے سنگین نتائج سے متنبّہ کر دے (البقرۃ 116:2، بنی اسرائیل 111:17، 40، مریم 35:19، 88)۔ (4)

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾

نہ انہیں اور نہ ان کے آبا کو حقیقتِ حال کا کوئی علم ہے۔ سخت ناپسندیدہ بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے۔ صرف جھوٹ ہے جو یہ کہتے ہیں۔ (5)

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿۶﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم ! ایسا نہ ہو کہ تُو، ان کے پیچھے، حزن کی وجہ سے، اپنی جان گُھلا لے کہ یہ تیری تبلیغ پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ (6)

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾

جو کچھ زمین پر ہے، ہم نے اسے اس کے حسن وزیبائش Embellishment کے لیے بنایا ہے (الکہف 46:18)، تا کہ اس سے ان کی ذات کی نمود وارتقا کے حوالے سے معلوم ہو جائے کہ ان میں سے کون ارض کی ان دلفریبیوں اور جاذبیّتوں میں کھو کر اصل مقاصدِ

زندگی سے غافل ہو جاتا ہے اور کون حسن کارانہ اعمال سے اپنی ذات کی تکمیل Perfection کرنے میں منہمک رہتا ہے (الملک 2:67)۔ (7)

وَاِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَيۡهَا صَعِيۡدًا جُرُزًا ؕ﴿۸﴾

ہم اس زمین کو گرد و غبار سے ایسا بنا دینے والے بھی ہیں کہ اس پر روئیدگی کا نام و نشان نہ رہے۔ (8)

اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡكَهۡفِ وَالرَّقِيۡمِ ۙ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا عَجَبًا﴿۹﴾

اے مخاطب! کیا تو خیال کرتا ہے کہ اصحابِ کہف اور رقیم ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب مخلوق تھے۔ (9)

اِذۡ اَوَى الۡفِتۡيَةُ اِلَى الۡكَهۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا﴿۱۰﴾

جب وہ نوجوان غار میں پناہ گزین ہوئے تو انہوں نے التجا کی کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہمیں تو اپنی جناب سے رحمت سے نواز اور ہمارے معاملے کو واضح اور صحیح خطوط پر ڈال دے۔ (10)

فَضَرَبۡنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمۡ فِى الۡكَهۡفِ سِنِيۡنَ عَدَدًا ۙ﴿۱۱﴾

ہم نے کئی سالوں تک ایسا انتظام کر دیا کہ وہ باہر کی دنیا کے ہنگاموں کی آواز تک نہ سنیں۔ (11)

ثُمَّ بَعَثۡنٰهُمۡ لِنَعۡلَمَ اَىُّ الۡحِزۡبَيۡنِ اَحۡصٰى لِمَا لَبِثُوۡۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع 1 12 13

پھر ہم انہیں منظر عام پر لے آئے کہ دونو، ان کی جماعت کے لوگ اور ان کے مخالفین، اندازہ لگائیں کہ وہ وہاں کتنی مدّت تک رہے ہوں گے۔ (12)

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَاَهُمۡ بِالۡحَـقِّ ؕ اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنٰهُمۡ هُدًى ۖ﴿۱۳﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) ہم تجھے ان کی سرگزشت صحیح صحیح بتاتے ہیں۔ وہ چند نوجوان تھے جو اپنے ربّ پر ایمان رکھتے تھے اور ہم نے انہیں صحیح راہِ ہدایت کی طرف اور آگے بڑھایا۔ (13)

وَّرَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَا۟ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا﴿۱۴﴾

اور جب وہ حاکمِ ظالم کے سامنے جم گئے، تو ہم نے ان کے دلوں کو تقویّت دے کر مضبوط کر دیا۔ انہوں نے

برملا کہا کہ ہمارا ربّ وہ ہے جو کائنات کو اپنے نظامِ ربوبیّت کے ذریعے نقطۂ آغاز سے تکمیل کی طرف لیے جا رہا ہے۔ ہم اس کے سوا کسی اور کو صاحبِ اقتدار ماننے کو تیار نہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یہ حق سے ہٹی ہوئی بات ہوگی۔ (14)

هٰۤؤُلَآءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوۡلَا يَاۡتُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِسُلۡطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ ١٥

یہ ہے ہماری قوم جس نے اللہ کو چھوڑ کر اور الٰہ بنا لیے ہیں۔ ان کے الٰہ ہونے کی کوئی واضح سند کیوں پیش نہیں کرتے؟ اس شخص سے بڑھ کر اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا اور کون ہوگا جو اللہ کے بارے میں جھوٹ افترا کرے۔ (15)

وَاِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاۡوٗۤا اِلَى الۡكَهۡفِ يَنۡشُرۡ لَـكُمۡ رَبُّكُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَيُهَيِّئۡ لَـكُمۡ مِّنۡ اَمۡرِكُمۡ مِّرۡفَقًا ١٦

باہم مشاورت کرنے لگے کہ جب تم ان سے اور ان ہستیوں سے جن کی یہ اللہ کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہیں، الگ ہوگئے ہو، تو غار میں پناہ گزیں ہو جاؤ۔ تمہارا نشوونما دینے والا، اپنی رحمت سے تمہاری جِدّ وجُہد میں نئے امکانات پیدا کر دے گا۔ اور تمہارے معاملات کو واضح صورت دے کر ان میں آسانیاں پیدا کر دے گا۔ (16)

وَتَرَى الشَّمۡسَ اِذَا طَلَعَتۡ تَّزٰوَرُ عَنۡ كَهۡفِهِمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَاِذَا غَرَبَتۡ تَّقۡرِضُهُمۡ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمۡ فِىۡ فَجۡوَةٍ مِّنۡهُ ؕ ذٰلِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ ۚ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرۡشِدًا ١٧ ع 2 5 14

اے مخاطب! تو سورج کو دیکھتا تو یوں نظر آتا کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو ان کی غار کے دائیں جانب ہو کے نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان کے بائیں طرف کترا کے جاتا ہے اور وہ غار کے درمیان کھلی جگہ میں تھے۔ یہ انتظام، اللہ کی نشانیوں میں سے ایک تھا۔

جسے اللہ کی طرف سے ہدایت مل جاتی ہے، وہ صحیح راستے پر ہوتا ہے اور جو صحیح راستہ چھوڑ کر Astray چلا جائے تو تُو اس کے لیے کوئی صحیح راستہ بتانے والا رفیق و دم ساز نہ پائے گا۔ (17)

وَتَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا وَّهُمۡ رُقُوۡدٌ ۖۗ وَّنُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ
وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلۡبُهُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَيۡهِ بِالۡوَصِيۡدِ ؕ
لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارًا وَّلَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ
رُعۡبًا ۱۸

اپنی حفاظت کے پیشِ نظر وہ تھوڑی سی خوش گوار نیند لے لیتے تھے اس احتیاط کے ساتھ کہ دیکھنے والا یہی سمجھے کہ وہ جاگ رہے ہیں۔ ہم انہیں دائیں اور بائیں کروٹ دلاتے رہتے تھے اور ان کا کُتا غار کے منہ پر اپنے دونو اگلے بازو پھیلائے ہوئے تھا۔ اگر تو انہیں جھانک کر دیکھتا تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا اور اُن کی وجہ سے تیرے دل میں خوف بھر جاتا۔ (18)

نصف القرآن باعصبار عدد الحروف بانّ التاءَ بعد الياء من النصف الاول والكلام الثانية من النصف الاخير 12

وَكَذٰلِكَ بَعَثۡنٰهُمۡ لِيَتَسَآءَلُوۡا بَيۡنَهُمۡ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ
كَمۡ لَبِثۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ ؕ قَالُوۡا رَبُّكُمۡ
اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ ؕ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ اِلَى
الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى طَعَامًا فَلۡيَاۡتِكُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡهُ
وَلۡيَتَلَطَّفۡ وَلَا يُشۡعِرَنَّ بِكُمۡ اَحَدًا ۱۹

اسی طرح وقت گزرنے کے بعد، ہم نے انہیں جذبوں سے بھرپور اٹھا کھڑا کیا کہ وہ اپنے پروگرام کی تکمیل کے لیے پیش رفت کریں اور ایک دوسرے سے دریافت کریں کہ وہ وہاں کتنا عرصہ رہے ہوں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے پوچھا کہ تم کتنی مدّت یہاں رہے ہوگے۔ وہ بولے کہ ایک مدّت یا اس سے کچھ کم رہے ہوں گے۔ بعض نے کہا کہ تمہارا ربّ ہی بہتر جانتا ہے کہ تم کتنی مدّت یہاں رہے ہوگے۔ اب اپنے میں سے ایک شخص کو ایک سکّہ دے کر شہر میں بھیجو کہ وہ دیکھے کہ کون سا کھانا حلال اور Nutritious ہے اور اس میں سے تمہارے لیے لے آئے اور ہوشیاری اور

غیر محسوس طریقے سے کام لے کہ کسی کو ہمارا پتا نہ چل جائے۔ (19)

اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾

اگر وہ ظالم تم پر غالب آ گئے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں اپنی قوم میں لے جائیں گے۔ اس صورت میں تم ہرگز اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکو گے۔ (20)

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ لِیَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا ۚ اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾

اس طرح ہم نے لوگوں کو ان پر مطّلع کر دیا تا کہ وہ جان لیں کہ حق کے لیے اٹھنے والی جماعت کی کامیابی کے لیے اللہ کا وعدہ سچّا ہے اور حق اور باطل کے تصادم کی گھڑی آنے والی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں رہا۔ حق اور باطل کی اس جنگ میں یہ جماعت اور اس کے ساتھی کامیابی سے ہم کنار ہوئے۔ اصحابِ کہف ورقیم کی رحلت کے بعد، جب لوگ ان کے بارے میں بحث و تکرار کر رہے تھے تو ان میں سے کچھ نے کہا کہ ان کی قبروں پر ایک عمارت بنا دو۔ ان کا ربّ خوب جانتا تھا کہ وہ کس طرح کی باتیں سوچ رہے ہیں۔ ان میں جو ان کے متعلّق غالب رائے کے لوگ تھے، کہنے لگے کہ ہم ضرور ان پر ایک عبادت گاہ بنائیں گے۔ (21)

سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۫ فَلَا تُمَارِ فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ ع 3 5 15

کچھ لوگ کہنے لگے کہ اصحابِ کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کُتّا۔ کچھ کہنے لگے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کُتّا۔ غیب کی باتوں پر یہ ان کی اٹکلیں ہیں۔ اور بعض یہ کہنے لگے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کُتّا تھا۔ (اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) انہیں بتا دے کہ

میرے ربّ کو ان کی تعداد کا بہتر علم ہے۔ لوگوں میں سے بہت تھوڑے اس کے متعلّق جانتے ہیں۔ تو ان سے بحث نہ کر ماسوائے سرسری بات کے۔ اور ان میں سے کسی سے بھی کچھ دریافت مت کر۔ (22)

وَلَا تَقُوۡلَنَّ لِشَایۡءٍ اِنِّیۡ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾

اور تو کسی کام کے متعلّق یہ نہ کہا کر کہ میں اسے کل کر دوں گا۔ (23)

اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیۡتَ وَقُلۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّهۡدِیَنِ رَبِّیۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾

ماسوائے اس بات کے کہ اگر اللہ نے ایسا چاہا۔ اور اگر بھول جائے تو اپنے نشو ونما دینے والے کے قوانین کو پیشِ نظر رکھا کر اور کہا کر کہ اُمیّد ہے کہ میرا رب میرے سامنے ہدایت کا راستہ اس سے بھی زیادہ روشن اور واضح کر دے۔ (24)

وَلَبِثُوۡا فِیۡ كَهۡفِهِمۡ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیۡنَ وَازۡدَادُوۡا تِسۡعًا ﴿٢٥﴾

یہ بھی کہتے ہیں وہ غار میں 300 اوپر 9 برس رہے تھے۔ (25)

قُلِ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُوۡا ۚ لَهٗ غَیۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اَبۡصِرۡ بِهٖ وَاَسۡمِعۡ ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّلِیٍّ ۫ وَّلَا یُشۡرِكُ فِیۡ حُكۡمِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٦﴾

تُو واضح کر دے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کتنا عرصہ غار میں رہے۔ ارض وسما کے غیب کا علم اُسی کے پاس ہے۔ وہ خوب سننے والا اور خوب Insight رکھنے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی ان کا کارساز ہے اور نہ وہ اپنے حقِ حکومت میں کسی کو شریک کرتا ہے۔ (26)

وَاتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡكَ مِنۡ كِتَابِ رَبِّكَ ۚؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ۟ وَلَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ﴿٢٧﴾

تیرے ربّ کی طرف سے جو کتاب تیری طرف بذریعہ وحی بھیجی گئی ہے، اس میں سے ان کے سامنے احکام و قوانین پیش کر۔ اُس کے قوانین میں کوئی تبدیلی کرنے والا نہیں (الانعام 115:6)۔ اور اس کے سوا تُو کوئی

پناہ گاہ نہ پائے گا۔ (27)

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ
وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ
تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ
عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝٢٨

الثلثة

ان لوگوں کے ساتھ جو دن رات اپنے ربّ کے احکام
وقوانین کی محکومیّت اختیار کیے رہتے ہیں اور اس کے
متعیّن کردہ مقصد ومنزل کے طلب گار رہتے ہیں،
تُو ثابت قدمی سے اپنے مشن کے لیے سرگرم عمل رہ اور
دنیاوی زیب وزینت کی چیزوں کی خواہش کرتے
ہوئے ان سے اپنی توجّہ کو نہ ہٹانا اور جس کا دل، ہمارے
قوانین سے غافل ہوگیا، اس کی بات مت مان۔ وہ اپنی
خواہشات کے پیچھے چل رہا ہے اور اس کا معاملہ حد سے
گزر چکا ہے۔ (28)

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَمَنْ شَاۗءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ
شَاۗءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ
سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۗءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي
الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا ۝٢٩

انہیں بتادے کہ یہ وحی تمہارے ربّ کی طرف سے
ہے۔ جو چاہے اس پر ایمان لے آئے اور جو چاہے
اسے تسلیم کرنے سے انکار کردے (التّغابن 2:64)۔
ہم نے تو سرکش لوگوں کے لیے جہنّم کی آگ تیار کر رکھی
ہے جو چاروں طرف سے ان کو محیط ہوگی۔ جب وہ پانی
مانگیں گے تو انہیں پگھلے ہوئے تانبے جیسا پانی دیا جائے
گا جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ بڑا ہی بُرا مشروب
ہوگا اور کیسی بری ہی جائے قیام ہوگی۔ (29)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ
مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝٣٠

جو لوگ اقدارِ وحی پر ایمان لاتے اور صلاحیّت پرور کام
کرتے ہیں تو ایسے حسن کارانہ کام کرنے والوں کا ہم
اجر ضائع نہیں کیا کرتے۔ (30)

اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ

ایسے ہی لوگوں کے لیے ایسے راحت وآرام والے

يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّيَلۡبَسُوۡنَ ثِيَابًا خُضۡرًا مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ‌ ؕ نِعۡمَ الثَّوَابُ‌ ؕ وَحَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿۳۱﴾

ع 4/9/16

باغات ہیں جن کے زیر زمین شادابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ انہیں وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے (الحج 22:23، فاطر 33:35، الدّھر 21:76) اوران کا لباس سبز دبیز وباریک ریشم کا ہو گا (الدّخان 53:44)۔ وہاں گدّے دار تختوں پر بیٹھے ہوں گے (الحجر 47:15، الصّٰفّٰت 44:37، الرّحمٰن 54:55، الواقعہ 15:56، 16)۔ کیسی حسین استراحت گاہیں اور قانونِ مکافات کی رُو سے بہترین نتائجِ اعمال۔ (31)

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا رَّجُلَيۡنِ جَعَلۡنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيۡنِ مِنۡ اَعۡنَابٍ وَّحَفَفۡنٰهُمَا بِنَخۡلٍ وَّجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمَا زَرۡعًا ﴿۳۲﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) ان سے دو آدمیوں کی مثال بیان کر۔ ان میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغات دیئے جن کے گرد ہم نے کھجور کے درختوں کا احاطہ بنادیا تھا اوراس کے بیچوں بیچ کھیتی تیار کردی۔ (32)

كِلۡتَا الۡجَـنَّتَيۡنِ اٰتَتۡ اُكُلَهَا وَلَمۡ تَظۡلِمۡ مِّنۡهُ شَيۡـــًٔا‌ ۙ وَّفَجَّرۡنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ ﴿۳۳﴾

دونوں باغ اپنے اپنے پھل دیتے تھے اور ان کی Fruitfulness میں کوئی کمی نہ کی گئی۔ اور ان باغوں کے درمیان نہر جاری کردی۔ (33)

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ‌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكۡثَرُ مِنۡكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

اس کے پاس ہر قسم کا مال ودولت تھا۔ اس نے اپنے ساتھی سے، جب وہ اس سے Argue کر رہا تھا، کہا کہ میں مال ودولت میں تم سے بڑھ کر ہوں اور جتھے قبیلے میں بھی تم سے قوی تر۔ (34)

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ‌ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ ﴿۳۵﴾

وہ اپنے باغ میں داخل ہوااور تھا وہ ظالم---اپنی ذات کی نشوونما میں نقصان کر لینے والا۔ کہنے لگا کہ میں نہیں

	سمجھتا کہ یہ باغ کبھی بھی برباد ہوجائے گا۔ (35)
وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ رُّدِدۡتُّ اِلٰى رَبِّىۡ لَاَجِدَنَّ خَيۡرًا مِّنۡهَا مُنۡقَلَبًا ﴿۳۶﴾	اور نہ ہی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یومِ حساب کبھی آئے گا۔ اور اگر میں کبھی اپنے ربّ کی طرف لوٹایا بھی گیا تو وہاں اس سے بہتر مقام پاؤں گا۔ (36)
قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرۡتَ بِالَّذِىۡ خَلَقَكَ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ سَوّٰٮكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾	اس کے ساتھی نے جو اس سے مکالمہ کررہا تھا، اسے کہا کہ تُو اُس ہستی کا انکار کررہا ہے جس نے تیری یعنی نسلِ انسانی کی خِلقت مٹّی سے کی پھر نطفے سے اور پھر متناسب الاعضا وسیرت انسان بنادیا۔ (37)
لٰـكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىۡ وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾	بلکہ وہ اللہ ہی میرا نشوونما دینے والا ہے اور میں کسی کو بھی اپنے ربّ کا ہمسر و مثیل نہیں بناتا۔ (38)
وَلَوۡلَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَكَ قُلۡتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ‌ ۚ اِنۡ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنۡكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾	جب تُو اپنے باغ میں داخل ہوا تھا تو کیوں نہ کہہ دیا کہ باغ کی ساری Fruitfulness اللہ کے قانونِ مشیّت کی بدولت ہے۔ ایسا کرنے کی اللہ کے سوا کسی میں طاقت نہیں۔ کیا ہوا اگر تُو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر سمجھتا ہے۔ (39)
فَعَسٰى رَبِّىۡۤ اَنۡ يُّؤۡتِيَنِ خَيۡرًا مِّنۡ جَنَّتِكَ وَيُرۡسِلَ عَلَيۡهَا حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصۡبِحَ صَعِيۡدًا زَلَقًا ۙ ﴿۴۰﴾	اُمّید ہے کہ میرا نشوونما دینے والا مجھے، تیرے باغ سے بہتر مال و دولت عطا فرمادے اور تیرے باغ پر آسمان سے آفت، ٹڈی دل اور اولے بھیج دے اور یہ چٹیل میدان ہی رہ جائے۔ (40)
اَوۡ يُصۡبِحَ مَآؤُهَا غَوۡرًا فَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾	یا پانی گہرائی میں نیچے چلا جائے۔ پھر تُو اسے کسی طرح بھی حاصل نہ کرسکے۔ (41)
وَاُحِيۡطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصۡبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيۡهِ عَلٰى مَاۤ اَنۡفَقَ فِيۡهَا	اس کے پھل تباہی کی لپیٹ میں آ گئے۔ لہٰذا جو پونجی اس

وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾	پر صرف کی تھی، اس پر ہاتھ ملتا رہ گیا۔ وہ تباہ و ویران پڑا تھا۔ اور وہ کہنے لگا اے کاش! میں اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراتا۔ (42)
وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ	اللہ کو چھوڑ کر کسی جماعت نے اس کی مدد نہ کی نہ وہ اپنی مدد آپ کر سکا۔ (43)
ع 5 13 17 هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ع	یہیں سے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ قوّت و اختیار صرف اللہ سچّے کا ہی ہے جو عدل و انصاف اور حکمت و مصالح کے عین مطابق ہے۔ وہی اچھے اعمال کا بہترین نتیجہ عطا کرنے اور انجام بخیر کرنے والا ہے۔ (44)
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾	(اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم) ان سے دنیاوی زندگی کے عروج و اختتام کی مثال بیان کر جیسے ہم بلندیوں سے پانی برساتے ہیں۔ پھر اُس سے مِل جُل کر زمین کی رُوئیدگی بڑھی پھولی۔ پھر وہ خشک ہو کر چُورا چُورا ہو جاتی ہے اور ہوائیں اسے اڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ کا قانون ہر شے پر حاوی و غالب ہے۔ (45)
اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾	مال اور اولاد، دنیاوی زندگی کی زیب و زینت کی چیزیں ہیں۔ مگر تیرے نشو و نما دینے والے کے نزدیک، صلاحیّت پرور اعمال کے وہ نتائج بہترین ہیں جو باقی رہ جانے والے ہیں اور تغیّر پذیر نہیں ہوتے اور ان کی آرزو بہترین عنصر ہے (مریم 76:19)۔ (46)
وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ	اور جس دور میں پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیئے جائیں گے

فَلَمۡ نُغَادِرۡ مِنۡهُمۡ اَحَدًا ۚ﴿۴۷﴾

اور تُو زمین کھلا میدان دیکھے گا اور ہم ان سب لوگوں کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی کو Miss نہیں کر جائیں گے۔ (47)

وَعُرِضُوۡا عَلٰی رَبِّکَ صَفًّا ؕ لَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا کَمَا خَلَقۡنٰکُمۡ اَوَّلَ مَرَّۃٍۭ ۫ بَلۡ زَعَمۡتُمۡ اَلَّنۡ نَّجۡعَلَ لَکُمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۴۸﴾

اور یہ تیرے ربّ کے رُوبرُو وصف بستہ پیش کیے جائیں گے۔ ہم ان سے کہیں گے کہ تم زندہ کرنے کے بعد ہمارے پاس آ گئے نا جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا جس سے تم انکار کیا کرتے تھے۔ بلکہ تم تو یہی سمجھے بیٹھے تھے کہ ہم نے تمہارے لیے، ہمارے یہاں لوٹ آنے کے لیے کوئی ساعت ہی مقرّر نہیں کی تھی۔ (48)

وَوُضِعَ الۡکِتٰبُ فَتَرَی الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُشۡفِقِیۡنَ مِمَّا فِیۡهِ وَیَقُوۡلُوۡنَ یٰوَیۡلَتَنَا مَالِ هٰذَا الۡکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیۡرَۃً وَّلَا کَبِیۡرَۃً اِلَّاۤ اَحۡصٰهَا ۚ وَوَجَدُوۡا مَا عَمِلُوۡا حَاضِرًا ؕ وَلَا یَظۡلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾

ع 6 5 18

اور نامۂ اعمال ان کے آگے رکھ دیا جائے گا۔ جو کچھ اس میں لکھا ہوگا اسے دیکھ کر مجرمین خوف کھا رہے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری بدنصیبی! یہ کیسا نامۂ اعمال ہے؟ کوئی چھوٹی یا بڑی بات ایسی نہیں چھوڑی جسے شمار کر کے محفوظ نہ کر لیا گیا ہو۔ جو عمل انہوں نے کیے ہوں گے، انہیں موجود پالیں گے۔ تیرا ربّ کسی کی حق تلفی نہیں کیا کرتا۔ (49)

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ کَانَ مِنَ الۡجِنِّ فَفَسَقَ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوۡنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗۤ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِیۡ وَهُمۡ لَکُمۡ عَدُوٌّ ؕ بِئۡسَ لِلظّٰلِمِیۡنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾

جب ہم نے ملائکہ ---- فرشتوں کو حکم دیا کہ انسان کے آگے جھک جائیں۔ اس کی برتری کو تسلیم کریں کہ تم مجبورِ محض ہو اور یہ آزادیٔ فکر و عمل کے باوجود تعمیلِ حکم کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے۔ تو سب جھک گئے ماسوائے ابلیس ---- انسان کے جذبات کے۔ وہ حواسِ انسانی

سے اوجھل تھا He was Hidden
amongst the imperceptables۔
اُس نے اپنے ربّ کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو ارشادِ
باری تعالیٰ ہوا کہ کیا تم مجھے چھوڑ کر ان سرکش
جذبات اور اُن محرّکات Imperceptable
Motives سے رشتۂ دوستی جوڑتے ہو حال آں کہ وہ
تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ اپنی ذات کا نقصان کر لینے
والوں (ظالمین) کے لیے تو بہت ہی برا بدل
Substitute ہے۔ (50)

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ
اَنْفُسِهِمْ ۖ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾

نہ ان کو اور نہ ارض و سما کو پیدا کرتے وقت میں نے اِن
لوگوں کو بلایا اور گواہ بنایا تھا اور نہ میں ایسا ہوں کہ ان کو
معاون بناتا جن کی اپنی زندگی سراب جیسی ہے۔ (51)

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ
فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾

اور جس دن اللہ فرمائے گا کہ میرے وہ شرکاء جن کو تم اپنا
مددگار و کارساز خیال کیا کرتے تھے، انہیں بلاؤ۔ وہ
انہیں پکاریں گے لیکن وہ انہیں جواب تک نہ دیں گے
اور ہم ان دونو کے درمیان ایک آڑ بنا دیں گے۔ (52)

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ
يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ ع 7 4 19

اور مجرمین جہنّم کی آگ کو دیکھیں گے تو انہیں یقین پیدا
ہو جائے گا کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں۔ اور وہ بچ
نکلنے کی راہ نہ پائیں گے۔ (53)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ
وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

ہم نے اس قرآن میں انسانوں کے لیے ہر بات کو بار
بار سامنے لاکر In diverse manners اور

ہر طرح کی مثالیں دے کر بیان کر دیا ہے مگر انسان اکثر معاملات میں بحث جھگڑے میں پڑ جانے والا contentious ہے (بنیٓ اسرآئیل 41:17، 89، طٰہٰ 113:20، الاحقاف 27:46)۔ (54)

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝

جب انسانوں کے پاس ہدایت پہنچ چکی تو انہیں اقدارِ وحی پر ایمان لانے اور اپنے ربّ سے مغفرت طلب کرنے سے صرف یہ بات مانع رہی کہ پہلی اُمتوں جیسا معاملہ انہیں بھی پیش آئے یا عذاب ان کے سامنے آن موجود ہو۔ (55)

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝

اور ہم مرسلین کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ اعمالِ صالحہ والوں کو مثبت نتائج کی خوش خبری دیں اور غلط رَو لوگوں کو تباہ کن انجام سے Warn کر دیں۔ اور کفّار باطل کی بنیاد پر Argue کرتے ہیں تا کہ اس طرح حق کو اُس کے مقام سے ہٹا دیں۔ اور میری آیات اور اُس تباہ کن انجام کو جن سے انہیں متنبّہ کیا جاتا ہے، مذاق سمجھتے ہیں۔ (56)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝

اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا اور کون ہوگا جس کے سامنے اس کے نشو ونما دینے والے کی آیات پیش کی جائیں تو وہ اُن سے روگردانی اختیار کر لے اور یہ بھول جائے کہ اس نے مستقبل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے۔ ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے، ان کے دلوں پر پردے پڑ جاتے ہیں کہ وہ اِن

آیات کو سمجھنے کی صلاحیت کھو دیتے ہیں۔ اور ان کی سماعت میں بھاری پن پیدا ہوجاتا ہے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم ! اگر تو انہیں ہدایت کی طرف دعوت دے تو وہ کبھی بھی راہِ ہدایت پر نہ آئیں۔(بنیٓ اسرآئیل 46:17،حٰم السّجدۃ 5:41)۔(57)

وَرَبُّكَ الۡغَفُوۡرُ ذُو الرَّحۡمَةِ ؕ لَوۡ يُؤَاخِذُهُمۡ بِمَا كَسَبُوۡا لَعَجَّلَ لَهُمُ الۡعَذَابَ ؕ بَلۡ لَّهُمۡ مَّوۡعِدٌ لَّنۡ يَّجِدُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖ مَوۡئِلًا ﴿۵۸﴾

اے رسولؐ! تیرا ربّ تو حفاظت عطا فرمانے والا اور صاحبِ رحمت ہے۔ اگر وہ لوگوں کے کاموں پر جلد ہی گرفت کرنے لگے تو ان پر فوراً ہی عذاب بھیج دے۔ نہیں، بلکہ ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے اُن کے اعمال کے نتائج کے ظہور میں آنے کے لیے مہلت کا وقت مقرّر رہے کہ وہ اصلاح کر لیں۔ ورنہ اللہ کے مقابلے میں کوئی جائے پناہ نہ پائیں گے۔ (58)

ع 8 6 20

وَتِلۡكَ الۡقُرٰٓى اَهۡلَكۡنٰهُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا وَجَعَلۡنَا لِمَهۡلِكِهِمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۵۹﴾ ع

یہ ویران بستیاں ہیں۔ جب ان کے رہنے والے سرکشی وحدود شکنی پر اتر آئے تو ہمارے قانونِ مکافات نے انہیں تباہ و برباد کرڈالا۔ ہم نے ان کی ہلاکت کے لیے وعدے کا ایک وقت مقرّر کر دیا تھا۔ (59)

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِفَتٰٮهُ لَاۤ اَبۡرَحُ حَتّٰۤى اَبۡلُغَ مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَيۡنِ اَوۡ اَمۡضِىَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾

جب موسیٰ نے اپنے جواں سال ساتھی سے کہا کہ میں چلتا رہوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچ جاؤں یا مدّتوں چلتا رہوں۔ (60)

فَلَمَّا بَلَغَا مَجۡمَعَ بَيۡنِهِمَا نَسِيَا حُوۡتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾

جب وہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو دونو کو اپنی مچھلی کا خیال نہ رہا جو Freely دریا میں گویا سرنگ لگا کر

Slip کر گئی۔ (61)

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۡ لَقَدۡ لَقِيۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾

جب وہ آگے بڑھے تو موسیٰ علیہ السّلام نے ساتھی سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ۔ ہمیں اس سفر سے تکان ہو گئی ہے۔ (62)

قَالَ اَرَءَيۡتَ اِذۡ اَوَيۡنَاۤ اِلَى الصَّخۡرَةِ فَاِنِّىۡ نَسِيۡتُ الۡحُوۡتَ ۡ وَمَاۤ اَنۡسٰنِيۡهُ اِلَّا الشَّيۡطٰنُ اَنۡ اَذۡكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾

اس نے عرض کی کہ آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے ٹکڑے کے پاس ٹھہرے تھے تو مجھے مچھلی کا خیال تک نہ رہا اور وہ عجیب طرح سے دریا میں اُتر گئی۔ مجھے آپ سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا کہ صرف جذباتی رو میں، میں بھول ہی گیا۔ (63)

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبۡغِ ۖ فَارۡتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾

موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہی مقام ہے جس کی ہم تلاش میں تھے۔ پھر وہ اُلٹے پاؤں واپس آئے۔ (64)

فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَيۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ﴿٦٥﴾

انہوں نے ہمارے اطاعت گزار بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جس کو ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنے یہاں سے علم عطا کیا تھا۔ (65)

قَالَ لَهٗ مُوۡسٰى هَلۡ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿٦٦﴾

موسیٰ علیہ السّلام نے اس سے کہا کہ کیا میں آپ کو Follow کر سکتا ہوں کہ جو علم آپ کو عطا ہوا ہے، اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیں۔ (66)

قَالَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿٦٧﴾

اس نے کہا کہ تجھ میں، میرے ساتھ تحمّل کی تاب نہ ہو گی۔ (67)

وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا ﴿٦٨﴾

اور جو بات تمہارے احاطۂ فہم میں نہ آئے، تُو اُس پر کیسے صبر کرے گا؟ (68)

قَالَ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِیۡ لَكَ اَمۡرًا ﴿۶۹﴾	موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی کہ آپ مجھے، انشاء اللہ بُردبار پائیں گے اور میں آپ کے حکم کی نافرمانی نہ کروں گا۔ (69)
قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِیۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِیۡ عَنۡ شَیۡءٍ حَتّٰۤی اُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿۷۰﴾ ع 9 11/21	اس شخص نے کہا کہ اگرتُو میرے ساتھ چلے تو تُو مجھ سے کسی شئے کے بارے میں سوال نہ کرنا جب تک میں خوداس کا ذکر تجھ سے نہ کروں۔ (70)
فَانۡطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیۡنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡـًٔا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾	وہ آگے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ تو اُس شخص نے کشتی میں سوراخ کردیا۔ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ آپ نے کیا اس لیے سوراخ کیا ہے کہ اس کشتی والوں کو ڈبودیں۔ یہ آپ نے بڑا خطرناک Grievous کام کیا ہے۔ (71)
قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾	وہ شخص بولا کہ میں نے کہا نہ تھا کہ میرے ساتھ رہ کر تجھ سے تحمّل نہ ہوسکے گا۔ (72)
قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِیۡ بِمَا نَسِیۡتُ وَلَا تُرۡهِقۡنِیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾	موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا کہ جو بھول مجھ سے ہوئی ہے، اس پر مواخذہ نہ کیجئے۔ جو کچھ میں نے کیا ہے اس سے مجھے مشکل میں نہ ڈالیے۔ (73)
فَانۡطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡـًٔا نُّكۡرًا ﴿۷۴﴾	لہٰذا، وہ آگے روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب انہیں ایک نوجوان لڑکا ملا تو اس شخص نے اسے قتل کردیا۔ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ آپ نے ایک نوخیز لڑکے کو بغیر کسی جان کے بدلے میں قتل کرڈالا جس کی صلاحیّتیں Positively نشوونما پا رہی تھیں۔ یقیناً، آپ نے بہت ہی نازیبا کام کیا۔ (74)

الجزء 16

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۵﴾

اس بندے نے کہا کہ میں نے کہا نہ تھا کہ تم سے میرے ساتھ رہ کر صبر نہ ہو سکے گا (75)۔

قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ﴿۷۶﴾

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں کچھ پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے گا۔ آپ پر میری طرف سے کوئی عذر نہ ہوگا (76)۔

فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ اۨسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَاتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ﴿۷۷﴾

وہ آگے چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں والوں کے پاس سے اُن کا گزر ہوا۔ اُن سے کھانا طلب کیا تو اُنہوں نے ان کی میزبانی سے انکار کر دیا۔ وہاں گاؤں میں انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔ اُسے اُس نے درست کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس کا معاوضہ لے لیتے (77)۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ﴿۷۸﴾

اُس بندے نے کہا کہ اب میں اور تم الگ الگ ہوئے۔ جن باتوں پر تم سے صبر نہ ہو سکا تھا، اب میں اُن کی تم کو حقیقت بتاتا ہوں (78)۔

اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا ﴿۷۹﴾

وہ جو کشتی تھی، تو وہ کمزور غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے۔ میں نے چاہا کہ اس میں نقص ڈال دوں۔ اُن سے آگے ایک بادشاہ تھا، جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا (79)۔

وَاَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًاۚ ﴿۸۰﴾

اور جو لڑکا تھا اُس کے والدین صاحبِ ایمان تھے۔ ہمیں اندیشہ محسوس ہوا کہ وہ انہیں سرکشی اور کفر پر مجبور کر

دے گا (80)۔

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾

ہماری تمنا تھی کہ اُن کا ربّ، اُنہیں ایسا بدل دے جو صلاحیتوں کی نشو ونما کے حوالے سے، اور زیادہ نرم دل ہونے میں، اس سے بہتر ہو (81)۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ
ع 10 12 1 وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ۭ

اور رہی وہ دیوار، تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی جس کے نیچے ان کی کچھ دولت تھی۔ اور ان کا باپ صالح کردار کا حامل تھا۔ تیرے ربّ نے ارادہ فرمایا کہ وہ دونو سِن بلوغ کو پہنچ جائیں اور اپنا مال و دولت نکال لیں۔ میں نے یہ سب، اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ محفوظ رکھنے کا یہ انتظام، تیرے ربّ کی طرف سے ایک رحمت تھا۔ یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر تجھ سے صبر نہ ہو سکا تھا (82)۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ۭ

(اے رسول ﷺ!) تجھ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ ان سے کہہ دے کہ میں تم سے اس کا حال بیان کرتا ہوں (83)۔

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ۙ

ہم نے اسے زمین میں اقتدار عطا کیا تھا اور ہر قسم کے ذرائع و اسباب بھی دیئے تھے (84)۔

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾

پھر وہ ایک راستے پر چل نکلا (85)۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾

یہاں تک کہ وہ پہنچ گیا مغرب میں جہاں سورج ایک سیاہ بدبُو دار کیچڑ والے چشمے میں غروب ہوتا دکھائی دیا۔ وہاں اس نے ایک قوم دیکھی۔ ہم نے فرمایا کہ

اے ذوالقرنین! خواہ تم انہیں سزا دو خواہ حُسنِ سلوک کرو(86)۔

قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ فَسَوۡفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكۡرًا ۝٨٧

ذوالقرنین نے عرض کیا کہ جو انسانوں کے حقوق غصب کرے گا، ہم اسے ضرور سزا دیں گے۔ پھر اس کا معاملہ، اس کے ربّ کے سپرد کر دیں گے۔ وہ اسے سخت عذاب دے گا(87)۔

وَاَمَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالۡحُسۡنٰى‌ ۚ وَسَنَقُوۡلُ لَهٗ مِنۡ اَمۡرِنَا يُسۡرًا ۝٨٨ؕ

البتہ جو شخص مستقل اقدار وحی پر ایمان لے آیا اور اس نے صلاحیّت پرور کام کئے تو اس کے لیے حسین اجر ہو گا۔ اور ہماری طرف سے احکام میں اسے سہولتیں میسّر رہیں گی (88)۔

ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ۝٨٩

پھر وہ ایک اور راستے پر چل نکلا (89)۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطۡلِعَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَطۡلُعُ عَلٰى قَوۡمٍ لَّمۡ نَجۡعَلْ لَّهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهَا سِتۡرًا ۝٩٠ۙ

حتّٰی کہ وہ وہاں جا پہنچا جدھر سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ اس نے اسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کے لیے ہم نے سورج سے بچنے کے لیے پہاڑ وغیرہ کی اوٹ نہیں بنائی تھی (90)۔

كَذٰلِكَ ؕ وَقَدۡ اَحَطۡنَا بِمَا لَدَيۡهِ خُبۡرًا ۝٩١

یہ تو تھی ان کی حالت! اور جو مہمّات اس کے پیشِ نظر تھیں، وہ ہمارے احاطۂ علم میں تھیں (91)۔

ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ۝٩٢

پھر وہ ایک اور راہ پر روانہ ہوا (92)۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيۡنَ السَّدَّيۡنِ وَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمَا قَوۡمًا ۙ لَّا يَكَادُوۡنَ يَفۡقَهُوۡنَ قَوۡلًا ۝٩٣

یہاں تک کہ دو پہاڑوں کے درمیان جا پہنچا۔ ان کے قریب ایک قوم دیکھی جو پیش آمدہ حالات کا حل ہی سمجھ نہیں پا رہی تھی (93)۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾

انہوں نے درخواست کی اے ذوالقرنین ! یا جوج ماجوج اقوام نے اس سرزمین میں بڑا فساد پھیلا رکھا ہے۔کیا ہم آپ کے لیے کچھ خراج مقرّر کردیں کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ،ان دو پہاڑوں میں،کوئی روک بنادیں (94)۔

قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾

اس نے کہا کہ میرے ربّ نے اس معاملے میں جو قدرت واستطاعت مجھے عطا کر رکھی ہے،وہ تمہارے خراج سے بہت بہتر ہے۔تم افرادی قوت ومحنت سے میری اعانت کرو۔میں تمہارے اور اُن کے درمیان، پہاڑوں کے شگاف کو پرکرکے ایک دیوار بنادوں گا(95)۔

اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾

تم میرے پاس فولاد کے بڑے بڑے ٹکڑے لاؤ۔ یہاں تک کہ جب اُس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان شگاف کو پُرکرکے ہموار کر دیا تو کہا کہ دھونکنی سے دھونکو۔ یہاں تک کہ جب وہ لوہا سرخ ہوگیا تو کہا کہ اس پر پگھلا ہوا تانبا لاؤ تاکہ میں اس پر انڈھیل دوں (96)۔

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾

اب یاجوج ماجوج میں ہمت نہ تھی کہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ اُس میں سوراخ کرسکیں (97)۔

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٨﴾

ذوالقرنین نے کہا کہ یہ سارا انتظام میرے ربّ کے فضل وکرم سے ہوا ہے۔جب میرے ربّ کے

قانون کا تقاضا ہوگا، اسے منہدم کر کے ہموار کر دے گا۔ میرے ربّ کا قانون، عدل و انصاف اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق ہوا کرتا ہے (98)۔

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ﴿۹۹﴾

اور ایک دن ہم ایسا کریں گے کہ کچھ قومیں بعض دوسری قوموں پر تُند موجوں کی مانند چڑھ دوڑیں گی اور صُور پھونکا جائے گا۔ لہٰذا، ہم سب کو اکٹھا کر لیں گے (99)۔

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۙ﴿۱۰۰﴾

اس دن ہم جہنّم کو کافروں کے سامنے لے آئیں گے (100)۔

ع 11 19 2

الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۧ﴿۱۰۱﴾

وہی کافر جن کی آنکھوں پر ہمارے قوانین کی طرف سے پردے پڑے ہوئے تھے اور ان میں حقیقت کو سننے کی تاب بھی نہ تھی (101)۔

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾

کیا یہ کُفّار یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو حمایتی اور کارساز بنا لیں گے؟ قطعاً نہیں۔ بلکہ ہم نے ان کُفّار کی مہمان نوازی کے لیے جہنّم تیار کر رکھی ہے (102)۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾

اے رسول ﷺ! ان سے پوچھو کہ کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال کے سلسلے میں کون سب سے زیادہ گھاٹے میں ہیں (103)۔

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾

وہ لوگ ہیں دنیاوی زندگی میں جن کی محنت اور تگ و تاز، صحیح نہج سے ہٹی رہی اور ضائع ہوگئی اور وہ سمجھتے ہیں

کہ وہ بہت عمدہ کام کر رہے ہیں (104)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فَلَا نُقِيۡمُ لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَزۡنًا ﴿۱۰۵﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے قانونِ مکافاتِ عمل Law of accountability کا سامنا کرنے اور اپنے رب کی آیات سے انکار کیا۔ان کے اعمال درد والم کے احساس کے ساتھ رائیگاں گئے اور ہم مرنے پر اعمال کے سامنے لانے کے لیے یکبارگی اٹھا کھڑا کرنے کے دن، اُن کے اعمال کا وزن کرنے کے لیے میزان ہی کھڑی نہیں کرتے (105)۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوۡا وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَرُسُلِىۡ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾

ان کی سزا جہنّم ہے کیوں کہ انہوں نے کفر اختیار کیا اور میری آیات اور میرے مرسلینؑ کا مذاق اڑایا (106)۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ۙ﴿۱۰۷﴾

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ایسے کام کیے جن سے اُن کی صلاحیتیں بیدار ہوئیں اور معاشرے میں حسن وتوازن بھی قائم ہوا، ان کی مہمانداری کے لیے باغاتِ فردوس ہیں (107)۔

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا لَا يَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾

وہ ان باغات میں ہمیشہ کے لیے قیام پذیر ہیں اور ان میں سے کسی اور جگہ جانا نہیں چاہتے (108)۔

قُلۡ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّـكَلِمٰتِ رَبِّىۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾

(اے رسول ﷺ!) ان پر واضح کر دے کہ اگر میرے ربّ کے کلمات لکھنے کے لیے سمندر روشنائی بن جائے تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے ہی سمندر ختم ہوجائے گا خواہ ہم اس کی مثل، اس جیسی اور روشنائی کا اضافہ کر دیں۔لقمان۔27،(109)۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ
وَاحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا
صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع 12 9 3

ان پر واضح کردے کہ میں تم جیسا ایک انسان ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا الٰہ صرف ایک ہی اللہ ہے۔ لہٰذا، جو کوئی اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کی اُمیّد رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ صلاحیّت پرور کام کرے اور وہ اپنے ربّ کے قانون کی اطاعت In the subservience of Allah میں کسی کو بھی شریک نہ کرے (110)۔

(١٩) سُوْرَةُ مَرْيَمَ — اٰيَاتُهَا ٩٨ — رُكُوْعَاتُهَا ٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كٓهيعٓصٓ ﴿١﴾

کٓھٰیٰعٓصٓ اللہ علیم وخبیر کا ارشاد ہے کہ (1)۔

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾

یہ تیرے ربّ کی رحمت ونوازش کا تذکرہ ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام پر فرمائی (2)۔

إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

جب اس نے اپنے نشوونما دینے والے کو دھیمی آواز میں پکارا (3)۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ
شَيْبًا وَلَمْ أَكُن بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾

اس نے عرض کی کہ اے میرے رب! میری ہڈیاں بوسیدہ اور میرا سر بڑھاپے کے باعث سفید ہو چکا ہے۔ اور ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میں نے تجھے پکارا ہو اور مدّعا سے بے مراد رہا ہوں (4)۔

وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا
فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾

میں خدشہ محسوس کرتا ہوں کہ میرے بعد، میرے قرابت دار، دینی اقدار کو پسِ پشت ڈال دیں گے اور

میری بیوی بانجھ ہے۔ مجھے اپنے یہاں سے ایک وارث عطا فرما (5)۔

یَّرِثُنِیۡ وَیَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ ٭ۖ وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿۶﴾

جو میری اور یعقوب علیہ السلام کے گھرانے کی دینی روایات واقدار کا وارث بنے اور جو، اے میرے ربّ! تیرے احکام وقوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرنے والا ہو (6)۔

یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ ۣاسۡمُهٗ یَحۡیٰی ۙ لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِیًّا ﴿۷﴾

قبولیت دُعا کے بعد ارشادِ باری تعالیٰ ہُوا کہ اے زکریا علیہ السلام! ہم تجھے ایک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ اس سے قبل ہمارے نزدیک اس کی نظیر نہیں ملے گی (7)۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّ کَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا وَّ قَدۡ بَلَغۡتُ مِنَ الۡکِبَرِ عِتِیًّا ﴿۸﴾

زکریا علیہ السلام نے عرض کی اے میرے ربّ! میرے یہاں بیٹا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں (8)۔

قَالَ کَذٰلِکَ ۚ قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ قَدۡ خَلَقۡتُکَ مِنۡ قَبۡلُ وَ لَمۡ تَکُ شَیۡئًا ﴿۹﴾

فرمایا کہ اُسی طرح ہوگا جس طرح اللہ اپنے قانونِ تخلیق کے مطابق کرتا ہے۔ آلِ عمران۔46-40، الروم۔30 ۔ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے آسان ہے۔ میں نے اس سے پہلے تجھے بھی پیدا کیا تھا جب تُو کوئی چیز نہ تھا (9)۔

قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّیۡۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ﴿۱۰﴾

عرض کی کہ میرے ربّ! میرے لیے کوئی علامت مقرّر فرما دیجئے۔ فرمایا کہ تیرے لیے علامت یہ ہے کہ تم بالکل صحت مند ہونے کے باوجود، تین شب وروز تک

لوگوں سے بات نہ کرنا۔ آلِ عمران۔41، (10)۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤى اِلَيۡهِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۱۱﴾

پھر زکریا علیہ السلام ہیکل کی قربان گاہ سے نکل کر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آیا اور انہیں اشارے سے ہدایت کی کہ تم صبح شام، اللہ کے قوانین کی اطاعت اور معمول کے فرائض زندگی کی تگ و تاز میں مصروفِ جِدّ و جُہد رہو (11)۔

يٰيَحۡيٰى خُذِ الۡكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡحُكۡمَ صَبِيًّا ﴿۱۲﴾

پیدائش کے بعد یحیٰ علیہ السلام کو نو جوانی میں اللہ تعالیٰ نے نبوّت سے سرفراز فرماتے ہوئے بذریعہ وحی فرمایا کہ اے یحیٰ علیہ السلام! اس کتاب، ضابطۂ قوانین کو پختہ عزم کے ساتھ لو۔ اسے ہم نے کم عمری ہی میں تـفـقـہ فی الدّین اور قوّتِ فیصلہ عطا کی (12)۔

وَّحَنَانًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿۱۳﴾

اسے اپنے یہاں سے نرم دلی عطا کی اور اس کی صلاحیتیں، صحت مندانہ اور متوازن و مثبت انداز سے نشوونما پاتی چلی گئیں۔ وہ تھا بھی اپنی ذات کی حفاظت و نگہداشت کرنے والا (13)۔

وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَيۡهِ وَلَمۡ يَكُنۡ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾

اور اپنے والدین سے کشادہ نگہی اور حُسنِ سلوک سے پیش آنے والا اور سخت گیر اور نافرمان نہ تھا (14)۔

ع 1 15 4 وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَيَوۡمَ يَمُوۡتُ وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ ع

سلامتی ہو اس پر جس روز وہ پیدا ہوا اور جس روز وہ وفات پائے اور جس دن وہ دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے (15)۔

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مَرۡيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتۡ مِنۡ اَهۡلِهَا مَكَانًا

(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) اس کتاب، قرآن میں مَریَم کا

وقف لازم

شَرۡقِيًّا ۙ﴿١٦﴾

قصّہ بیان کر جب وہ اپنے اہلِ خاندان سے الگ ہو کر مشرق کی جانب ناصرہ میں ایک جگہ چلی گئی (16)۔

فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا ۖ فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾

لوگوں سے الگ تھلگ رہنے لگی اور ہم نے اپنے فرستادے جبرئیل علیہ السلام کو اس کے پاس بھیجا جو صحت مند اور معتدل سیرت انسان کی صورت میں اس کے سامنے آیا (17)۔

قَالَتۡ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾

وہ بولی اگر چہ تو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ بھی ہے، میں تجھ سے رحمٰن کی حفاظت میں آتی ہوں (18)۔

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾

وہ بولا میں تیرے ربّ کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں تا کہ میں تجھے ایک بیٹے کی بشارت دوں جس کی صلاحیتیں متوازن اور صحت مند انداز سے نشوونما پاتی چلی جائیں گی (19)۔

ربع

قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾

کہنے لگی کہ میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور میں نے حدود عفّت سے تجاوز بھی نہیں کیا (20)۔

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿٢١﴾

جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اُسی قانونِ تخلیق کے مطابق ہی ہوگا۔ آلِ عمران۔46-40، الروم۔30۔ تیرے ربّ نے فرمایا ہے کہ یہ اس کے لیے آسان ہے تا کہ ہم اس لڑکے کو انسانوں کے لیے حق پر استقامت کی ایک علامت Symbol بنائیں اور وہ ہماری طرف سے رحمت کا مظہر بھی اور یہ ہماری طرف سے فیصلہ شدہ امر

ہے۔☆(21)

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾

لہٰذا، ایک وقت آیا کہ وہ حاملہ ہوگئی اور حاملہ ہونے کے کچھ عرصہ بعد دور کے مقام میں چلی گئی (22)۔

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾

جب حمل کی مقررہ مدت گزر گئی تو دردزہ اسے کھجور کے ایک تنے کے پاس لے آیا۔ کہنے لگی کہ کاش، میں اس سے پہلے ہی مرجاتی اور بھولی بسری ہوگئی ہوتی (23)۔

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

اسے نشیب سے آواز آئی، غمزدہ نہ ہو۔ تیرے ربّ نے تیرے نشیب کی جانب ایک چشمہ جاری کیا ہوا ہے (24)۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾

کھجور کی ٹہنی کو زور سے اپنی طرف ہلا۔تم پر تروتازہ کھجوریں گرنے لگیں گی(19/25)۔

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۚ ﴿٢٦﴾

انہیں کھا اور پانی پی اور بچّے کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ پھر اگر تُو کسی انسان کو دیکھے تو اشارے سے اسے کہہ دینا کہ میں نے رحمٰن سے صوم کی نذر مانی ہوئی ہے۔ آج میں کسی انسان سے بات نہیں کروں گی (26)۔

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾

لہٰذا، جب وہ بچّے کے بالغ ہونے پر اسے سوار کرا کے

☆ مریم۔22 یہاں کلمہ ''ف'' عطف مع تعقیب استعمال ہوا ہے یعنی 'ف' ماقبل 'ف' کے اتنی دیر پیچھے آیا ہے جتنی تاخیر ضروری تھی۔ لڑکے کی بشارت ملنے کے کافی عرصہ بعد بی بی مریم حاملہ ہوئیں۔ اگلی ہی آیت نمبر 23 میں جو کلمہ 'ف' سے ہی شروع ہوئی ہے، دَردِزہ کا ذکر ہے۔ کیا حمل قرار پا جانے کے فوراً بعد دَردِزہ شروع ہو جایا کرتا ہے؟

آیت نمبر 26 میں کہ یہ بھی کلمہ 'ف' سے شروع ہوتی ہے، بچّے کی پیدائش کا ذکر ہے۔ کیا کسی عورت کا حاملہ ہونے کے فوراً بعد دَردِ زہ محسوس کرنا اور پھر جلد ہی بچّے کی پیدائش کے مرحلے سے دوچار ہو جانا Biologically ممکن ہے۔

اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آئی تو وہ کہنے لگے کہ مریم! تُو نے یہ عجیب حرکت کی ہے (27)۔

يٰۤاُخۡتَ هٰرُوۡنَ مَا كَانَ اَبُوۡكِ امۡرَاَ سَوۡءٍ وَّمَا كَانَتۡ اُمُّكِ بَغِيًّا ۚ﴿۲۸﴾

اے ہارون کی بہن! تیرا باپ تو بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدچلن تھی (28)۔

فَاَشَارَتۡ اِلَيۡهِ ؕ قَالُوۡا كَيۡفَ نُكَلِّمُ مَنۡ كَانَ فِى الۡمَهۡدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾

مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا کہ اسی سے پوچھ لو۔ وہ بولے کہ اس سے ہم کیا بات کریں جو ابھی کل تک جھولے میں بچہ تھا (29)۔

قَالَ اِنِّىۡ عَبۡدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِىَ الۡكِتٰبَ وَجَعَلَنِىۡ نَبِيًّا ۙ﴿۳۰﴾

وہ لڑکا بولا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبوّت سے سرفراز فرمایا ہے۔☆(30)

وَّجَعَلَنِىۡ مُبٰرَكًا اَيۡنَ مَا كُنۡتُ ۖ وَاَوۡصٰنِىۡ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمۡتُ حَيًّا ۖ﴿۳۱﴾

اور جہاں کہیں بھی میں رہوں، میری ذات کو بابرکت بنایا ہے۔ اور جب تک میں جیتا ہوں، مجھے نظامِ زکوٰۃ و صلوٰۃ .... دین کا نظام قائم کرنے کا حکم فرمایا ہے (19/31)۔

وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِىۡ وَلَمۡ يَجۡعَلۡنِىۡ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾

اور اپنی ماں سے کشادہ نگہی اور حُسنِ سلوک سے پیش آنے والا۔ اور سخت گیر اور خودسر نہیں بنایا (32)۔

وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوۡمَ وُلِدْتُّ وَيَوۡمَ اَمُوۡتُ وَيَوۡمَ اُبۡعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾

سلامتی ہو مُجھ پر جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس دن دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ مریم۔15، (33)۔

ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَـقِّ الَّذِىۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۴﴾

یہ تھے عیسیٰ علیہ السلام ابنِ مریم، اور یہ ہے اُس کی ولادت سے متعلق صحیح اور مبنی برحق بات جس کے سلسلے

☆ 2-مریم-30 کیا خالق کائنات نے کبھی جھولے میں کسی دُودھ پیتے بچّے کو کتاب اور نبوّت سے سرفراز فرمایا ہے؟۔ اہلِ فکر ونظر غور فرمائیں۔

	میں یہ شک اور جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں (34)۔
مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ﴿۳۵﴾	اللہ کے شایانِ شان ہی نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ ان تصوّرات سے منزّہ اور بلند ہے۔ جب وہ کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو صرف اتنا فرما دیتا ہے کہ ''کُن'' وجود میں آجا تو وہ چیز معرضِ وجود میں آنا شروع ہوجاتی ہے۔ المومن۔68، یٰسین۔82، البقرہ۔118، آلِ عمران۔59-47، (35)۔
وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾	اور اللہ میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی۔ تم اسی کی محکومیّت اختیار کیے رہو۔ یہی سیدھا اور توازن بدوش راستہ ہے۔ آلِ عمران۔50، (36)۔
فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾	لوگوں کے کئی گروہوں نے آپس میں اختلاف پیدا کرلیا۔ حقائق سے انکار کرنے والوں کے لیے یومِ عظیم یعنی ظہورِ نتائج کے دن، جب حقائق مشہود ہوکر سامنے آجاتے ہیں، تباہی ہے (37)۔
اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾	آج تو غلط اندیشیوں کی تاریکی میں رہنے والے یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ جس دن ہمارے پاس آتے ہیں تو یہ ہر بات کو بڑی اچھی طرح دیکھ رہے اور سن سمجھ رہے ہوتے ہیں قٓ۔22، (38)۔
وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ وقف لازم	(اے رسول ﷺ!) انہیں اُس افسوس اور ندامت کے دن سے متنبّہ کردے جس دن تمام امور کے فیصلے کر دیئے جاتے ہیں۔ آج تو یہ غفلت میں پڑے ہوئے

ہیں اور حقائق کو مان نہیں رہے (39)۔

ع 2 25 5 اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ الۡاَرۡضَ وَمَنۡ عَلَيۡهَا وَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ؏ ﴿۴۰﴾

اس دھرتی اور جو کچھ اس کے اوپر ہے، اس کے ہم ہی وارث رہیں گے۔ انہیں تو یہ سب چھوڑ کر ہماری ہی طرف لوٹایا جانا ہے۔ الانعام۔95، (40)۔

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾

(اے رسول ﷺ!) اس کتاب، قرآن میں، ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ کر۔ وہ نبیؑ تھا اور قول و فعل میں ایسا سچّا کہ سچّائی کی تصدیق اپنے عمل سے کرنے والا تھا (41)۔

اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ شَيۡـًٔا ﴿۴۲﴾

جب اس نے اپنے باپ سے کہا کہ ابّا جان! آپ اس کی پرستش کیوں کرتے ہیں جو نہ تو دیکھ سکتا ہے اور نہ سن سکتا ہے اور نہ آپ کے کسی کام ہی آ سکتا ہے (42)۔

يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ قَدۡ جَآءَنِىۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ يَاۡتِكَ فَاتَّبِعۡنِىۡۤ اَهۡدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾

ابّا جان! مجھے وہ علمِ وحی ملا ہے جو آپ کو نہیں ملا۔ آپ مجھے follow کیجئے۔ میں آپ کی رہنمائی متوازن رَوِشِ زندگی کی طرف کر دوں گا (43)۔

يٰۤاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّيۡطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾

ابّا جان! آپ اپنے سرکش جذبات کے پیچھے نہ چلیں۔ یہ جذبات رحمٰن کے نافرمان ہیں (44)۔

يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾

ابّا جان! مجھے ڈر ہے کہ آپ کو رحمٰن کی طرف سے عذاب پہنچے اور آپ ان جذبات کے ساتھی ہی بنے رہ جائیں (45)۔

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنۡتَ عَنۡ اٰلِهَتِىۡ يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ لَاَرۡجُمَنَّكَ وَاهۡجُرۡنِىۡ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾

وہ کہنے لگا اے ابراہیم علیہ السلام! کیا تو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھ سے قطع تعلق

	کرلوں گا۔ کچھ عرصے کے لیے مجھے میرے حال پر چھوڑ دے اور مجھ سے الگ ہو جا۔ (Leave me alone for a time) (46)۔
قَالَ سَلٰمٌ عَلَيۡكَ‌ۚ سَاَسۡتَغۡفِرُ لَكَ رَبِّىۡ‌ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِىۡ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾	ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں کہا کہ سلامتی ہو آپ پر۔ میں اپنے ربّ سے آپ کے لیے حفاظت طلب کروں گا۔ توبہ۔114، ابراہیم۔41، ممتحنہ۔4۔ وہ یقیناً مجھ پر بہت شفقت فرمانے والا ہے (47)۔
وَاَعۡتَزِلُكُمۡ وَمَا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَاَدۡعُوۡا رَبِّىۡ ‌ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوۡنَ بِدُعَآءِ رَبِّىۡ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾	میں تم سب سے، اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، کنارہ کش ہوتا ہوں اور اپنے ربّ کی اطاعت کرتا رہوں گا۔ اُمید ہے میں اپنے ربّ سے اپنی دعا کے نتائج سے محروم نہ رہوں گا (48)۔
فَلَمَّا اعۡتَزَلَهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ‌ ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾	جب وہ ان سب سے، اور جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر پرستش کرتے تھے، الگ ہو گیا، ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب علیہما السّلام عطا فرمائے اور سب کو نبوّت سے سرفراز فرمایا (49)۔
وَوَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع 3 10 6	ہم نے انہیں وحی عطا کی اور ان سب کی حقیقی توصیف، ناموری کو، شرف و فضیلت کی بنا پر، رفعت عطا کی (50)۔
وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مُوۡسٰٓى‌ اِنَّهٗ كَانَ مُخۡلَصًا وَّكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾	(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) اس کتاب، قرآن میں موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کر۔ وہ دوسروں سے الگ کر کے خاص مقصد کے لیے مختص کردہ، ہمارا بھیجا ہوا نبیؑ تھا (51)۔

وَنَادَيۡنٰهُ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ وَقَرَّبۡنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾

ہم نے کوہِ طور کے بائیں جانب سے اسے پکارا اور اسے رازدارانہ ہم کلامی کے لیے قریب کرلیا (52)۔

وَوَهَبۡنَا لَهٗ مِنۡ رَّحۡمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوۡنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾

اور اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون علیہ السلام نبوت سے سرفراز کر کے ساتھی بنایا (53)۔

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِيۡلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ وَكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾

اس قرآن میں اسماعیل علیہ السلام کا تذکرہ بھی کر۔ وہ عہد کا سچّا اور بھیجا ہوا نبیؑ تھا (19/54)۔

وَكَانَ يَاۡمُرُ اَهۡلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ مَرۡضِيًّا ﴿٥٥﴾

وہ اپنی اتّباع کرنے والوں Followers کو نظامِ زکٰوۃ وصلٰوۃ کا حکم دیتا رہتا تھا اور وہ اپنے رب کے نزدیک، قوانینِ الٰہی سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرنے والا تھا (55)۔

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِدۡرِيۡسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾

اس کتاب، قرآن میں ادریس علیہ السلام کا ذکر بھی کر۔ وہ قول اور عمل میں سچّا نبیؑ تھا (56)۔

وَّرَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾

ہم نے اسے بلند مرتبہ عطا کیا تھا (57)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنۡ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ وَّمِنۡ ذُرِّيَّةِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡرَآءِيۡلَ وَمِمَّنۡ هَدَيۡنَا وَاجۡتَبَيۡنَا اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُ الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٨﴾

السجدۃ 5

انسان کی ذرّیت میں سے یہ انبیاء کرام علیھم السّلام ایسے ہیں جن کو اللہ نے فضل وکرم اور احسان سے نوازا۔ ان میں وہ بھی ہیں جنہیں ہم نے نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار کیا اور ابراہیم اور یعقوب علیھما السّلام کی نسل سے بھی اور ان میں سے بھی جن کو ہم نے وحی کی رہنمائی عطا کی اور نبوّت کے لیے منتخب فرمایا۔ جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیات پڑھی جاتیں تو یہ اشکبار ہو کر سجدہ ریز ہو جاتے (58)۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾

ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے دین کے نظام کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشات کی اتباع کرنے لگ گئے۔ وہ جلد ہی خمیازہ سے دوچار ہو گئے (59)۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿۶۰﴾

ماسوائے ان کے جنہوں نے غلط رَوِش چھوڑ کر صحیح راستہ اختیار کرلیا اور دین کی اقدار پر ایمان لائے اور صلاحیت پرور کام کرتے رہے۔ یہی لوگ جنّت میں داخل ہو گئے اور ان کے استحقاق میں کوئی کمی نہیں کی گئی (60)۔

جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾

رحمٰن کا اپنے بندوں سے ایسے باغات کا، جن میں راحت و آرام سے قیام کیا جا سکے، وعدہ ہے جو ابھی مشہود ہو کر سامنے نہیں آیا۔ یہ اس کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا (61)۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾

وہاں، وہ سلام کے سوا، کوئی ۔ ابراہیم۔ 23 ، الغاشیہ۔11 ،الفرقان۔75 ،الواقعہ۔26-25 ، النبا۔35 ،لغویات نہ سنیں گے اور وہاں ان کے لیے صبح شام۔ دائمی رزق ہو گا (62)۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾

یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے ان کو بناتے ہیں جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر اپنی ذات کی نشوونما کرلیں (63)۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا

ہم ملائکہ، تیرے ربّ کے حکم کے بغیر نہیں اترا کرتے۔

خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾

جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے ماضی اور جو اس کے درمیان ہے، یعنی ہر جہت میں جو کچھ ہے، اُسی کی مِلک ہے اور تیرا ربّ کسی چیز کو بھی اپنے احاطۂ علمی سے Miss کرنے والا نہیں (64)۔

ع 4 15 7

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾

زمین اور اجرامِ فلکی اور جو کچھ ان کے مابین ہے، وہ سب کی نشوونما کرنے اور انہیں نقطۂ تکمیل تک پہنچانے والا ہے۔ اے مخاطب! تو اسی کی محکومیّت اختیار کیے رہ اور اس کی عبدیّت میں ثابت قدم رہ۔ کیا تُو اس کی نظیر، مثل کوئی جانتا ہے؟ (65)۔

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾

انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو پھر زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ قٓ۔3، (66)۔

اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾

کیا انسان کو یہ یاد نہیں رہا کہ ہم ہی نے اسے، اس سے پہلے، پیدا کیا تھا اور وہ کوئی چیز ہی نہ تھا۔ دہر۔1، (67)۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

(اے رسول ﷺ!) تیرے ربّ کا یہ فیصلہ ہے کہ ہم انہیں اور اُن کے سرغنوں کو اکٹھا کریں گے، پھر انہیں ذلّت کے ساتھ گھٹنوں کے بل جہنّم کے اردگرد لا حاضر کریں گے (68)۔

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

پھر ہم ہر گروہ میں سے اُن لوگوں کو نکال کر الگ کر لیں گے جو رحمٰن کی سرکشی میں سخت تر تھے (69)۔

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

ہمیں ان لوگوں کا خوب علم ہے جو جہنم میں جھونکے

	جانے کے زیادہ سزاوار ہیں (70)۔
وَ اِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ۚ	تم، مجرموں میں سے کوئی نہیں جو جہنّم کے گھاٹ پر وارد نہ ہو۔ یہ تیرے ربّ کا محکم فیصلہ ہے (71)۔
ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيۡنَ فِيۡهَا جِثِيًّا	اور ہم اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے والوں کو محفوظ کرلیں گے اور قانون شکن لوگوں کو جہنّم میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا رہنے دیں گے (72)۔
وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا ۙ اَىُّ الۡفَرِيۡقَيۡنِ خَيۡرٌ مَّقَامًا وَّاَحۡسَنُ نَدِيًّا	اور جب اُن کے سامنے ہماری واضح آیات پیش کی جاتی ہیں تو کفّار، ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ بتاؤ بھلا ہم دونو فریقوں میں سے کس کی مجلسی زندگی اعلیٰ اور سماجی مقام، Status بلند ہے (73)۔
وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّرِءۡيًا	اس سے پہلے ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے کتنی ہی قومیں تباہ ہوچکیں جن کا ساز وسامان اور نمود ونمائش ان سے بڑھ کر تھی (74)۔
قُلۡ مَنۡ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضۡعَفُ جُنۡدًا	(اے رسول ﷺ!) ان پر واضح کردے کہ جو کوئی گمراہی میں رہے تو رحمٰن اسے ڈھیل دیۓ جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیتے ہیں جن سے انہیں ڈرایا جاتا تھا...... یا اس دنیا میں سزا، یا حتمی نتائج کے سامنے آجانے کی گھڑی.......... اس وقت انہیں پتا چل جاتا ہے کہ کس کی حالت بدتر ہے اور کس کے اعیان و انصار کمزور ہیں (75)۔
وَيَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًى ؕ وَالۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ	جو راہِ ہدایت پر ہیں، اللہ انہیں شاہراہِ ہدایت پر اور

خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝٧٦

آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔اور تیرے ربّ کے یہاں، صالح اعمال کے صلاحیّت پرور نتائج تغیّر پذیر نہیں ہوتے اور یہی انجامِ کار کے لحاظ سے نفع بخش ہیں اور بہترین Return ۔کہف۔46،(76)۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝٧٧

کیا تُو نے (اے مخاطب!) اس شخص کو بھی دیکھا ہے جو ہماری آیات کو تو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے مگر کہتا ہے کہ اسے مال اور اولاد ملتے ہی رہیں گے (77)۔

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝٧٨

کیا اسے اس کے متعلّق غائب سے اطلاع مل گئی ہے یا اس نے رحمٰن سے مال اور اولاد کے ملتے رہنے کا وعدہ لے رکھا ہے؟ (78)۔

كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝٧٩

قطعاً نہیں۔ جو کچھ یہ کہہ رہا ہے، ہم اسے لکھتے جاتے ہیں اور اس کی مُدّت سزا میں اضافہ کرتے جاتے ہیں (79)۔

وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝٨٠

جس مال اولاد کی یہ بات کرتا ہے، وہ تو ہمارے پاس رہ جائے گا اور یہ ہمارے پاس تنہا آئے گا (80)۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝٨١

انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر، دوسرے الٰہ بنالئے ہیں تاکہ وہ ان کے لئے قوّت و غلبہ...... Source of Strength کا موجب بنیں (81)۔

ع 5 17 8 كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝٨٢ ع

ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ ان کے الٰہ، ان کی عبودیّت سے صاف انکار کردیں گے اور ان کے مخالف بن جائیں گے (82)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۟	(اے مخاطب!) کیا تو نے غور نہیں کیا کہ ہم نے کافروں پر دین کے سرکش لوگوں کے سرغنوں کو مسلّط کر رکھا ہے جو انہیں دین کے نظام کی مخالفت پر اکساتے ابھارتے رہتے ہیں (83)۔
فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۟	تو اُن کے عذاب کے لیے بے تاب نہ ہو۔ہم ان کی مہلت کے دن گن رہے ہیں (84)۔
يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۟	ایک روز ہم مُتّقِین کو رحمٰن کے حضور، حصولِ عطایا ونوازشات کے لیے...... to receive honours...... اکٹھا کرتے ہیں (85)۔
وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۟ وقف لازم	اور مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کر جہنّم کی طرف لاتے ہیں (86)۔
لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۟ وقف لازم	اس روز انہیں ذرا اختیار نہیں ہوتا کہ کسی کے حق میں سچی شہادت دینے کے لیے اُس کے ساتھ کھڑے ہو جائیں بجز اس شخص کے جس پر رحمٰن اس امر کی ذمّہ داری ڈالے۔ النباء۔38، یونس۔3، البقرہ۔255، (87)۔
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۟	یہ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے بیٹا بنالیا ہے۔کہف۔ 4، (88)۔
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۟	یقیناً تم نے ناگوار اور حقیقت سوز بات کہہ دی ہے (89)۔
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۟	قریب ہے کہ اس سے آسمان، اجرامِ فلکی شق ہو جائیں اور زمین پھٹ پڑے اور سخت آواز کے ساتھ پہاڑ گر

	پڑیں (90)۔
اَنۡ دَعَوۡا لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾	کیوں کہ یہ کہتے ہیں کہ رحمٰن کے بیٹا ہے (91)۔
وَمَا یَنۡۢبَغِیۡ لِلرَّحۡمٰنِ اَنۡ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾	رحمٰن کے شایانِ شان ہی نہیں کہ Not worthy of Rehman کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ مریم۔35، (92)۔
اِنۡ کُلُّ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا ﴿۹۳﴾	کائنات میں کوئی چیز ایسی نہیں جو رحمٰن کے احکام وقوانین کے سامنے جھکی ہوئی نہ رہتی ہو (93)۔
لَقَدۡ اَحۡصٰىهُمۡ وَعَدَّهُمۡ عَدًّا ﴿۹۴﴾	اس نے ان سب کو حیطہء شمار میں لیا ہوا ہے (94)۔
وَكُلُّهُمۡ اٰتِیۡهِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ فَرۡدًا ﴿۹۵﴾	اور یہ سب، مرنے پر، صُور پھونکے جانے بعد (المومنون۔101) یکبارگی اُٹھتے وقت فرداً فرداً (الانعام۔95) اُسی کے سامنے پیش ہوجاتے ہیں (95)۔
اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾	جن لوگوں کا مستقل اقدار وحی پر ایمان ہے اور وہ مضمر صلاحیتوں کی نمود وبالیدگی والے کام بھی کرتے رہے، رحمٰن دوسرے انسانوں کے دلوں میں ان کے لیے محبت پیدا فرمادیتا ہے (96)۔
فَاِنَّمَا یَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الۡمُتَّقِیۡنَ وَتُنۡذِرَ بِهٖ قَوۡمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾	(اے رسول ﷺ) ہم نے اس قرآن کو تیری زبان عربی میں آسان تر کردیا ہے تاکہ تو مُتّقین کو اعمالِ حَسنہ کے انعامات کی بشارت دے دے اور خُود سر اور حق کے مقابل جھگڑا کرنے والوں کو تباہ کن مآل سے Warn کردے (97)۔

ع 6 16 9 وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ؕ هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ
اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ﴿٩٨﴾

النصف

اور ان لوگوں سے پہلے، ہمارے قانون مکافات کے مطابق، کتنی ہی قومیں نیست و نابود ہو گئیں۔ کیا تُو (اے رسول ﷺ!) ان میں سے کسی کو Perceptually دیکھتا ہے یا ان کی دھیمی سی آواز بھی سنتا ہے؟(98)۔

اٰیاتها ١٣٥ (٢٠) سُوۡرَةُ طٰهٰ رکوعاتها ٨

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

طٰهٰ ﴿١﴾

اے رسول ﷺ (1)۔

مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ﴿٢﴾

ہم نے تجھ پر یہ قرآن اس لیے نازل نہیں کیا گیا کہ تُو مشقتیں جھیلتے ہوئے اپنے مشن میں ناکام ہو جائے (2)۔

اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ﴿٣﴾

بلکہ یہ ہر اُس فرد کے لیے موعظت و نصیحت ہے جو اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتا ہو (3)۔

تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ﴿٤﴾

یہ اُس ہستی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین اور رفیع تر کائناتی زندگی اور اس کے نظام کو تخلیق کیا (4)۔

اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ﴿٥﴾

اُس رحمٰن کی طرف سے جس کی، کائنات کے مرکزی کنٹرول پر غالب اور محکم گرفت ہے (5)۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا

کائناتی زندگی، زمین اور جو کچھ اِن کے مابین ہے اور

تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾

جو کچھ خشک سطح زمین کی زیریں نم آلود مٹّی کے نیچے ہے، سب اس کی مِلک ، اُس کے زیرِ اقتدار اور اس کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے (6)۔

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾

اے مخاطب! تُو خواہ بلند آواز میں بات کرے، وہ تو راز کو اور اس سے بھی زیادہ پوشیدہ بات کو جانتا ہے (7)۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾

اللہ وہ ہستی ہے جس کے سوا کوئی اور صاحب اقتدار نہیں جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل وادراک متحیّر رہ جاتے ہیں۔ اس کی تمام صفات حسین توازن لیے ہوئے ہیں (8)۔

وقف لازم

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾

اے رسول ﷺ! کیا موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت تجھ تک پہنچی؟ (9)۔

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾

جب اس نے آگ دیکھی اور اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم یہیں ٹھہرو۔ میں نے شعلے کی لپٹ دیکھی ہے۔ اُمّید ہے میں تمھارے لیے اس میں سے کوئی چنگاری لے آؤں یا آگ کے حوالے سے مجھے صحیح راستہ مل جائے (10)۔

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿١١﴾ۭ

جب وہ اس کے پاس آیا تو اسے پکارا گیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام (11)۔

اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ۭ

میں ہوں تیرا ربّ۔ اب تُو حقیقت کی جستجو میں اپنی تگ و تاز یہیں روک دے۔ تُو اِس وقت اُس وادی میں ہے جہاں تیرے مشن کی مسافتیں سمٹا دی گئیں ہیں (12)۔

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝١٣	میں نے تجھے منتخب کرلیا ہے۔ جو کچھ تجھے بطور وحی دیا جارہا ہے، اسے توجّہ سے سن (13)۔
اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝١٤	میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ اب تُو، اپنی تمام تر قوتوں اور صلاحیتّوں کو میرے اس دیئے گئے پروگرام کی خاطر صرف کیا کر اور میرے قوانین کو سامنے لانے اور غالب کرنے کے لیے دین کے نظام کا قیام عمل میں لا (14)۔
اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۝١٥	حق و باطل کا فیصلہ کن تصادم ہوکر رہنا ہے۔ ہم نے چاہا ہے کہ اُس فیصلہ کن گھڑی کو سامنے لے آئیں تاکہ دین کے نظام میں، ہر فرد کو اس کا ماحصل مل سکے جس کے لیے وہ محنت Put in کرے (15)۔
فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝١٦	لہٰذا، جو دین کے نظام کو نہیں مانتا اور اپنی خواہشات کی اتباع کیے جارہا ہے، وہ تمہیں اس نظام کے قیام سے روکنے نہ پائے تاکہ تُو ہلاکت میں نہ پڑ جائے (16)۔
وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝١٧	اور، اے موسیٰ علیہ السلام! یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ (17)۔
قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝١٨	موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ میرا عصا ہے۔ میں اس سے ٹیک لگا کر سہارا لیتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتّے جھاڑتا ہوں اور میرے لیے اس کے اور فائدے بھی ہیں (18)۔

قَالَ اَلۡقِهَا يٰمُوۡسٰى﴿۱۹﴾	اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اسے زمین پر ڈال دے (19)۔
فَاَلۡقٰهَا فَاِذَا هِىَ حَيَّةٌ تَسۡعٰى﴿۲۰﴾	تو اُس نے اُسے زمین پر ڈال دیا۔ دیکھا کہ یہ سانپ ہے جو دوڑنے لگا (20)۔
قَالَ خُذۡهَا وَلَا تَخَفۡ‌ سَنُعِيۡدُهَا سِيۡرَتَهَا الۡاُوۡلٰى﴿۲۱﴾	حکم ملا، ڈر نہیں۔ اسے پکڑ لے۔ ہم جلد ہی اسے اس کی پہلی حالت میں لوٹا دیں گے (21)۔
وَاضۡمُمۡ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ اٰيَةً اُخۡرٰى﴿۲۲﴾	اپنے ہاتھ کو اپنی بغل میں ڈال۔ یہ کسی نقص کے بغیر سفید نکلے گا۔ یہ دوسری نشانی ہے (22)۔
لِنُرِيَكَ مِنۡ اٰيٰتِنَا الۡكُبۡرٰى﴿۲۳﴾	یہ اس لیے کہ ہم آگے چل کر تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ کرائیں۔ النّٰزعٰت۔20، جو تیری توجّہ ہمارے قوانین کی طرف منعطف کرا دیں (23)۔
ع 24/1 10 اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى﴿۲۴﴾	اب فرعون کے پاس جا۔ وہ ہمارے قوانین سے بڑی سرکشی اختیار کئے ہوئے ہے۔ طٰہٰ۔43، النّٰزِعٰت۔17، (24)۔
قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِىۡ صَدۡرِىۡ﴿۲۵﴾	موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! مجھے شرحِ صدر۔ وسعتِ قلب و نگاہ اور رفعتِ عزم و ہمت عطا فرمایئے (25)۔
وَيَسِّرۡ لِىۡۤ اَمۡرِىۡ﴿۲۶﴾	اور میرے مشن میں آسانیاں پیدا فرمایئے (26)۔
وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِىۡ﴿۲۷﴾	اور میرے اظہار میں روانی پیدا فرما دیجئے (27)۔
يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِىۡ﴿۲۸﴾	تا کہ لوگ میری بات کو اچھی طرح سمجھ سکیں (28)۔
وَاجۡعَلۡ لِّىۡ وَزِيۡرًا مِّنۡ اَهۡلِىۡ﴿۲۹﴾	اور میرے خاندان میں سے میرا ایک معاون و مددگار بنا

دیجئے (29)۔

هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾

یعنی میرے بھائی ہارون علیہ السّلام کو (30)۔

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿۳۱﴾

اس سے میری قوّت کو مستحکم فرما دیجئے (31)۔

وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۳۲﴾

اور اُسے میرے مشن میں میرا ساتھی بنا دیجئے (32)۔

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۳﴾

تا کہ ہم تیرے پروگرام کی تکمیل کی خاطر پوری پوری تگ و تاز دکھا سکیں (33)۔

وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۴﴾

اور تیرے قوانین کو غالب رکھیں اور ان کے مطابق فیصلے کریں (34)۔

اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿۳۵﴾

یقیناً آپ ہمیں اپنی نگاہ میں رکھتے ہیں Keep insight of us (35)۔

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾

اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ! تیری درخواست منظور کر لی گئی ہے (36)۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿۳۷﴾

ہم نے ایک بار پہلے بھی تم پر احسان فرمایا تھا (37)۔

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿۳۸﴾

جب ہم نے تیری والدہ کے دل میں یہ بات ڈال دی تھی (38)۔

اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ڬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰي عَيْنِيْ ﴿۳۹﴾

کہ اس معصوم بچّے کو ایک صندوق میں رکھ دے۔ پھر اسے دریا میں ڈال دے کہ دریا اسے ساحل پر ڈال دے۔ اسے وہ شخص پکڑے گا جو اس بچّے کا بھی دشمن ہے اور ہمارے پروگرام کا بھی مخالف۔ میں نے تجھ پر اپنی محبت کا پرتَو ڈالا تا کہ تیری تربیت ہمارے سامنے کی جائے (39)۔

اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ
فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ
وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ؕ
فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۬ؕ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ
يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾

جب تیری بہن اُدھر سے گزری تو کہنے لگی کہ میں تمہیں بتاؤں کہ اس کی پرورش ونگہداشت کون کرے گا؟ یوں ہم نے تجھے، تیری ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تا کہ وہ غمناک نہ ہو اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔ تُو نے ایک بار ایک انسان کو مار ڈالا تھا۔ لیکن ہم نے تجھے اس غم سے نجات دی اور اس طرح کٹھالیوں آزمائشوں میں سے گزار کر تیری تربیّت کی۔ پھر تو کئی سال اہلِ مَدیَن میں رہا۔ پھر کہیں جا کر، اے موسیٰ علیہ السلام! تُو نبوّت کے معیار پر پورا اُترا (40)۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿۴۱﴾ ۚ

اس طرح میں نے تیری تربیّت اپنی وحی اور رسالت کے لیے کمال خوبی سے کی (41)۔

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿۴۲﴾ ۚ

ہمارے قوانین لے کر، تُو اور تیرا بھائی، جاؤ اور میرے قوانین کو غالب کرنے میں ذرا بھی کمزوری نہ دکھانا (20/42)۔

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ ۚۖ

تم دونو، فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ بڑا سرکش بنا بیٹھا ہے۔ طٰہٰ۔24، النّٰزِعٰت۔17، (43)۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾

تم دونو، اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ عبرت و موعظت حاصل کرے یا غلط روی کے نتائج سے ڈر جائے (44)۔

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾

وہ بولے کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہمیں خدشہ محسوس ہوتا ہے کہ کہیں وہ ہمارے ساتھ ناروا

سلوک کرے یا سرکشی پہ اتر آئے (45)۔

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی ﴿٤٦﴾

اللہ نے فرمایا کہ ڈرو نہیں۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ سن رہا ہوں اور ہر بات میری نگاہ میں ہے (46)۔

فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ
اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ
وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ﴿٤٧﴾

اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونو تیرے ربّ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے۔ ان کی زندگی عذاب ناک نہ بنا۔ ہم تیرے ربّ کی طرف سے ایک پیغام لے کر آئے ہیں۔ سلامتی اسی کے لیے ہے جو ہدایت پر چلے (47)۔

اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿٤٨﴾

ہمیں بذریعہ وحی بتایا گیا ہے کہ جو اللہ کے قوانین کو جھٹلاتا اور ان سے منہ پھیر لیتا ہے، اس کے لیے عذاب ہے (48)۔

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰی ﴿٤٩﴾

فرعون نے پوچھا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! تم دونو کا ربّ کون ہے؟ (49)۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ﴿٥٠﴾

موسیٰ علیہ السلام نے جواب میں کہا کہ ہمارا ربّ وہ ہے جس نے ہر شئے کو خِلقت عطا فرمائی پھر اس کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فرما دی (50)۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ﴿٥١﴾

فرعون نے پوچھا کہ پہلی اُمتیں بھلا کس حال میں ہیں (51)۔

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا
یَنْسَی ﴿٥٢﴾

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ بات میرے ربّ کے علم اور ریکارڈ میں ہے۔ ایسا نہیں کہ میرا ربّ ان کے مستقبل پر قادر نہیں رہا اور نہ وہ اس سے کہیں Miss ہو گئے

ہیں (52)۔

الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّسَلَکَ لَکُمۡ فِیۡهَا سُبُلًا وَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰی ﴿۵۳﴾

اسی نے تم سب کے لیے زمین کو نرم اور ہموار بنایا اور اس میں راستے چلائے، بلندیوں سے پانی برسایا اور اس زمین میں سے ہم نے انواع و اقسام کے پودوں کے جوڑے؛ نوع کے اعتبار سے نر و مادہ، ذائقے کے لحاظ سے تُرش و شیریں، تاثیر کے حوالے سے سرد و گرم، خشک و تر پیدا فرمائے۔ اَلرعد۔3، (53)۔

ع 2 30 11

کُلُوۡا وَارۡعَوۡا اَنۡعَامَکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ﴿۵۴﴾ ع

تم خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی کھلاؤ۔ ان تمام مظاہر میں، صاحبانِ عقل و بصیرت کے لیے قوانین مضمر ہیں (54)۔

مِنۡهَا خَلَقۡنٰکُمۡ وَفِیۡهَا نُعِیۡدُکُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُکُمۡ تَارَةً اُخۡرٰی ﴿۵۵﴾

اسی ارض میں سے ہم نے تمہیں تخلیقی مراحل میں سے گزارا اور اسی میں تمہیں واپس لوٹا دیتے ہیں اور اسی میں سے تمہیں ایک بار پھر نکالتے ہیں (55)۔

وَلَقَدۡ اَرَیۡنٰهُ اٰیٰتِنَا کُلَّهَا فَکَذَّبَ وَاَبٰی ﴿۵۶﴾

ہم نے اسے (فرعون کو) اپنے قوانین اور ان کے مظاہر پیش کیے مگر اس نے انہیں جھٹلایا اور ماننے سے انکار کر دیا (56)۔

قَالَ اَجِئۡتَنَا لِتُخۡرِجَنَا مِنۡ اَرۡضِنَا بِسِحۡرِکَ یٰمُوۡسٰی ﴿۵۷﴾

کہنے لگا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! کیا تُو اِس لیے ہمارے پاس آیا ہے کہ جادو کے زور سے ہمیں، ہماری سرزمین سے نکال باہر کرے (57)۔

فَلَنَاۡتِیَنَّکَ بِسِحۡرٍ مِّثۡلِهٖ فَاجۡعَلۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکَ مَوۡعِدًا لَّا نُخۡلِفُهٗ نَحۡنُ وَلَاۤ اَنۡتَ مَکَانًا سُوًی ﴿۵۸﴾

ہم بھی ویسا ہی جادو لائیں گے۔ اب تُو ہمارے اور اپنے مابین مقابلے کا دِن ایسی جگہ مقرر کر جہاں دونو

فریق، برابر کی حیثیت سے ہوں۔ اس معاہدے سے نہ ہم پھریں اور نہ تُو پھرے (58)۔

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے لیے جشن کا دن مقرر ہے اور لوگ چاشت کے وقت جمع کیے جائیں (59)۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾

فرعون لوٹ گیا۔ پھر اپنی چال بازیوں کو مجتمع کر کے After settling his plans واپس آیا (60)۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ نامرادو! اللہ کے خلاف جھوٹ تو نہ گھڑو۔ وہ تمہیں ایسی سزا دے گا کہ تمہاری جڑ ہی کٹ جائے گی۔ جو جھوٹ گھڑتا ہے، وہ یقیناً، نامراد رہتا ہے (61)۔

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾

پھر وہ لگے آپس میں جھگڑنے اور سرگوشیوں میں مشورے کرنے لگے (62)۔

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾

کہنے لگے کہ یہ دونو جادوگر ہیں۔ چاہتے ہیں کہ تمہیں اپنے جادو سے تمہیں ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے بہترین مذہب و مسلک کو مٹا ڈالیں (63)۔

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾

اپنی تدبیروں اور چالوں کو مجتمع اور پختہ کرو اور پھر صف در صف، اکٹھے ہو کر آؤ۔ آج جو غالب رہا وہی کامیاب و کامران ہوگا (64)۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾

وہ بولے کہ اے موسیٰ علیہ السلام! تم پھینکو یا پہلے ہم پھینکیں (65)۔

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝٦٦

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہیں، تم ہی ڈالو۔ تو اچانک موسیٰ علیہ السلام کے تخّیل میں ایسا لگا کہ اُن کی رسّیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے باعث دوڑ رہی ہیں (66)۔

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝٦٧

موسیٰ علیہ السلام نے دل ہی دل میں خوف محسوس کیا (67)۔

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝٦٨

ہم نے اسے حکم دیا کہ ڈر نہیں۔ یقیناً تُو ہی غالب رہے گا (68)۔

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝٦٩

جو تمہارے دہنے ہاتھ میں ہے، اسے ڈال دے کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے، اسے نگل جائے۔ جو کچھ کاری گری انہوں نے کی ہے، سرتا سر جادُو کا فریب ہے۔ شعبدہ گر خواہ کچھ کر کے لے آئے، کامیاب نہیں ہوسکتا (69)۔

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝٧٠

جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ کہنے لگے، ہم موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام کے ربّ پر ایمان لے آئے (70)۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۝٧١

فرعون بولا میری اجازت سے پہلے ہی تم ایمان لے آئے ہو۔ یقیناً یہی تمہارا بڑا گُرو ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ میں یقیناً تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ ڈالوں گا اور کھجور کے تنوں پر تمہیں پھانسی پر لٹکا دوں گا۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہوجائے گا کہ ہم میں سے کس کی سزا زیادہ شدید اور دیرپا ہے (71)۔

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ

انہوں نے کہا کہ جو واضح دلائل ہمیں ملے ہیں اور جس

فَطَرَنَا فَاقۡضِ مَآ اَنۡتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقۡضِیۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ؕ﴿۷۲﴾

ہستی نے ہمیں ابتداً پیدا فرمایا ہے، ہم اس پر تجھے کبھی ترجیح نہ دیں گے۔ تُو جو فیصلہ کرنا چاہتا ہے، کرلے۔ تُو صرف اِسی دنیا کی زندگی کے بارے میں ہی حکم چلا سکتا ہے (72)۔

الثلثة

اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغۡفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَاۤ اَكۡرَهۡتَنَا عَلَيۡهِ مِنَ السِّحۡرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى ﴿۷۳﴾

ہم اپنے نشوونما دینے والے پر ایمان لے آئے ہیں تاکہ وہ ہماری خطاؤں اور جادو کے مضر اثرات کو جس پر تُو نے ہمیں مجبور کیا ہے، دُور فرما دے۔ شرف و برتری اور بقا صرف اللہ کی ذات کے لیے ہی ہے (73)۔

اِنَّهٗ مَنۡ يَّاۡتِ رَبَّهٗ مُجۡرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰى ﴿۷۴﴾

جو کوئی اپنے ربّ کے ہاں مجرم کی حیثیت سے آتا ہے تو اس کے لیے جہنّم ہی ہے۔ اس میں نہ وہ مر سکتا ہے اور نہ حقیقی زندگی جی سکتا ہے۔ ابراہیم۔17، الاعلیٰ۔13، (74)۔

وَمَنۡ يَّاۡتِهٖ مُؤۡمِنًا قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰى ۙ﴿۷۵﴾

اور جو کوئی اُس کے پاس مومن کی حیثیت سے آتا ہے اور صلاحیت پرور کام بھی کئے ہوں گے تو ایسے ہی لوگوں کے لیے اعلیٰ درجات ہیں (75)۔

ع 3 22 12

جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنۡ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾

ایسے راحت اور آرام والے باغات ہیں جن کی سدا بہار شادابی کے لیے پانی ان کے زیرِ زمین رواں دواں رہتا ہے۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ہے جزا اُن کی جو اپنی ذات کی نشوونما Development کرلیں (76)۔

وَلَقَدۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰٓى ۙ اَنۡ اَسۡرِ بِعِبَادِیۡ فَاضۡرِبۡ

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی ہدایت کی کہ راتوں

لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾

رات میرے بندوں کو دریا کے خشک راستے سے لے جا۔ الدُّخان۔24۔نہ پکڑے جانے کا ڈر ہوگا اور نہ کوئی اوراندیشہ (77)۔

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾

جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ مصر سے راتوں رات چلا گیا تو فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا پیچھا کیا لیکن دریا کی موجوں نے انہیں جیسے ڈھانپنا تھا، ڈھانپ لیا(78)۔

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾

فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور سیدھا راستہ نہ دکھایا(79)۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾

اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دلائی اور تم سے طور کے دائیں جانب پہنچنے کا چالیس راتوں کا وعدہ کیا۔ البقرہ۔51، الاعراف۔142 اور تمہیں مَنّ وسلویٰ۔ نباتاتی شیرینی اور پرندوں کا گوشت عطا فرمایا(80)۔

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾

کہ ان پاکیزہ اور انسانی طبائع کے لیے کیف اندوز چیزوں کو جو ہم نے تمہیں بطور رزق عطا کی ہیں، کھاؤ اور ضرورت کی حدود سے آگے نہ بڑھنا کہ میری طرف سے غضب......انعامات سے محرومی تم پر واجب ہوجائے اور جس پر میری طرف سے یہ محرومی واجب ہوجائے تو وہ پستیوں میں جا گرا(81)۔

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾

جو غلط طرزِ زندگی چھوڑ کر صحیح راستے پر آجائے اور مستقل

اقدار وحی پر ایمان لے آئے اور صلاحیّت پرور کام بھی کرتا رہے اور پھر راہ ہدایت پر ہی رہے تو میں اسے حفاظت عطا کرنے والا ہوں (82)۔

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾

اے موسیٰ علیہ السلام! تُو اپنی قوم کی طرف سے عُجلت میں کیوں چلا آیا (83)۔

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ وہ میرے نقشِ قدم پر ہی ہیں اور میں نے، اے میرے نشو ونما دینے والے! تیری طرف آنے میں جلدی اس لیے کی تا کہ میں تیرے مزید احکام وقوانین سے ہم آہنگ ہو جاؤں (84)۔

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿٨٥﴾

اللہ نے فرمایا کہ تیرے بعد، تیری قوم، ہمارے نزدیک، مصیبت میں گرفتار ہو گئی ہے اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے (85)۔

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۗ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ﴿٨٦﴾

موسیٰ علیہ السلام غضب ناک اور افسردہ خاطر ہو کر اپنی قوم کی طرف لوٹا۔ کہا کہ اے میری قوم! کیا تمہارے ربّ نے تم سے حسنات سے معمور زندگی کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا اُس عہد پر لمبا عرصہ گزر گیا تھا کہ بے صبر ہو گئے یا تم نے تہیّہ ہی کر لیا تھا کہ تمہارے ربّ کی نعمتوں سے محرومی تم پر واجب ہو جائے، اس لیے تم نے میرے ساتھ وعدہ خلافی کی (86)۔

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِىُّ ۙ ﴿٨٧﴾

کہنے لگے کہ ہم نے یہ عہد شکنی کچھ اپنے اختیار وارادہ سے تو نہیں کی بلکہ قوم کے سونے کے زیورات ہمیں

بوجھل ہو رہے تھے اور ہم نے انہیں اتار پھینکا۔ سامری نے بھی یہ خیال ہمارے Mind میں ڈالا تھا (87)۔

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ ۝٨٨

اور سامری نے اس سے ان کے لیے ایک بچھڑا بنایا، ایک ایسا جسم جو گائے کی سی آواز نکالتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمہارا اور موسیٰ کا الٰہ ہے۔ لیکن سامری اس بات کو بھول گیا تھا کہ اس کام کے نتائج Consequences کیا ہوں گے (88)۔

ع 4 13 13 اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝٨٩

کیا انہیں نظر نہیں آتا تھا کہ وہ ان کی بات کا جواب تو دے نہیں سکتا تھا اور نہ انہیں فائدہ یا نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتا تھا (89)۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۝٩٠

اس سے پہلے، ہارون علیہ السلام نے انہیں کہا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم یقیناً اس عمل سے مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔ تمہارا ربّ تو رحمٰن ہے۔ تم میری اتباع کرو اور میرے حکم کی تعمیل کرو (90)۔

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ۝٩١

کہنے لگے کہ جب تک موسیٰ علیہ السلام واپس نہ آجائے، ہم اسی کی پرستش پر قائم رہیں گے (91)۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۝٩٢ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ۝٩٣

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اے ہارون علیہ السلام! جب تُو دیکھ رہا تھا کہ یہ گمراہ ہو گئے ہیں تو تجھے کس بات نے روکا تھا کہ تم وہی کچھ نہ کرو جو ایسے حالات میں، مَیں کرتا۔ تو کیا تو نے میری نافرمانی کی؟۔ الاعراف ۔ 150(92-93)۔

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾

ہارون علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے ماں جائے! میری ڈاڑھی اور سر کے بال نہ پکڑ۔ مجھے علم تھا کہ تو کہے گا کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میرے فیصلے کا انتظار بھی نہ کیا۔الاعراف۔150، (94)۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اے سامری! تیرا کیا مقصد تھا؟(95)۔

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾

اس نے کہا کہ میری بصیرت ان کی کمزوریوں کی طرف گئی جنہیں یہ لوگ نہیں سمجھ پائے تھے۔لہٰذا، میں نے رسولؑ کے مسلک ومشرب سے تھوڑی سی چیز لی۔ پھر اسے ، حصولِ مقصد کے بعد، بے مصرف سمجھ کر پسِ پشت ڈال دیا۔ یوں، میرے دل نے یہ بات مجھے اچھی بنا کر دکھائی (96)۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جا، چلا جا یہاں سے۔اس زندگی میں تیرے لیے یہی سزا ہے کہ تم سے معاشرتی تعلقات منقطع کر لیے جائیں اور اس سزا میں تغیر و تبدّل نہیں کیا جائے گا۔ دیکھ، تُو اپنے جس الٰہ پر جما بیٹھا تھا، ہم اسے جلا دیں گے اور پھر اسے منتشر کر کے دریا بُرد کر دیں گے (97)۔

اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾

تم سب کا الٰہ تو اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور ہستی ایسی نہیں ے جس کا غلبہ واقتدار قبول کیا جائے اور جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔اس کا علم ہر شئے کو

	محیط ہے (98)۔
كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾	(اے رسول ﷺ!) یوں ہم تجھے سابقہ سرگزشتیں بیان کر رہے ہیں۔ ہم نے تجھے، اپنے یہاں سے، ذکر---اقوام وملل کے عروج وزوال کا ضابطہ، قرآن عطا فرمایا ہے (99)۔
مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾	جو کوئی بھی اس سے اعراض بَرتتا ہے، وہ مرنے پر ظورِ نتائج کے لیے یکبارگی اُٹھائے جانے کے روز، اس جرم اعراض کا بوجھ اٹھاتا ہے (100)۔
خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾	یہ ہمیشہ اسی حالت میں رہتے ہیں اور مرنے پر ظہورِ نتائج کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے دن یہ بوجھ بہت تکلیف دہ ہوتا ہے (101)۔
يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾	جس وقت صور پھونکا جاتا ہے اور مجرموں کو اس حال میں جمع کیا جاتا ہے کہ وہ اندھے ہوں۔ طٰہٰ۔ 125-124(102)۔
يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾	آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ تم دنیا میں دس ایک دن رہے ہوگے (103)۔
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ع 5 15/14	ہم اچھی طرح جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں جب کہ ان میں سے جو پختہ سمجھ والا ہے کہتا ہے کہ تم صرف ایک مدّت تک رہے ہو (104)۔
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾	(اے رسول ﷺ!) یہ تجھ سے پہاڑوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ انہیں بتادے کہ میرا ربّ،

انہیں اکھیڑ کر ریزہ ریزہ کردے گا۔الکہف۔47، الواقعہ۔5،المرسلات۔10،النبا۔20،التکویر۔3، (105)۔

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفۡصَفًا ۙ﴿۱۰۶﴾

پھر انہیں صاف، سپاٹ زمین بنا کر چھوڑے گا(106)۔

لَّا تَرٰى فِيۡهَا عِوَجًا وَّلَاۤ اَمۡتًا ؕ﴿۱۰۷﴾

تجھے وہاں کوئی ٹیلہ نظر آئے گا نہ کوئی ٹیڑھ اور ناہمواری (107)۔

يَوۡمَـئِذٍ يَّتَّبِعُوۡنَ الدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ فَلَا تَسۡمَعُ اِلَّا هَمۡسًا‏ ﴿۱۰۸﴾

اس روز، سب لوگ داعی کی اتباع میں ہوں گے جس کی دعوت میں کوئی نظریاتی ٹیڑھ نہیں۔کہف۔1، ہو گی۔آوازیں، رحمٰن کے روبرو، بےبسی کے عالم میں، پست پڑ جائیں گی۔سو، تُو ہلکی سی آہٹ کے سوا، کچھ نہ سن سکے گا(108)۔

يَوۡمَـئِذٍ لَّا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَرَضِىَ لَهٗ قَوۡلًا‏ ﴿۱۰۹﴾

اس روز کوئی بھی، کسی کی خاطر شہادت دیتے ہوئے، اس کے ساتھ مدد کے لیے کھڑا نہ ہو سکے گا ماسوائے اُس کے جس کو رحمٰن اجازت فرمائے۔مریم۔87، یونس۔3، البقرہ۔255، النبا۔38، اور اس کی شہادت کو approval دے(109)۔

يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِهٖ عِلۡمًا‏ ﴿۱۱۰﴾

وہ ان کے حال اور مستقبل کو جانتا ہے اور وہ اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔البقرہ۔255،(110)۔

وَعَنَتِ الۡوُجُوۡهُ لِلۡحَىِّ الۡقَيُّوۡمِ ؕ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ حَمَلَ ظُلۡمًا‏ ﴿۱۱۱﴾

اُس Ever Living اور قائم بالذّات، Self Living ہستی کے روبرو، چہرے عاجزی سے جھک جائیں گے اور جس نے ظلم --- قوانین الٰہی سے سرکشی

کا بارِ گراں اٹھایا ہوگا، وہ خاسر و نامراد رہ جائے گا (111)۔

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلۡمًا وَّلَا هَضۡمًا ﴿۱۱۲﴾

اور جو دین کی Absolute اقتدار پر ایمان رکھتا ہوگا اور اس نے صلاحیّت پرور کام بھی کئے ہوں گے، اسے حق تلفی کا خوف ہوگا نہ سلب ونہب کا (112)۔

وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفۡنَا فِيۡهِ مِنَ الۡوَعِيۡدِ لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ اَوۡ يُحۡدِثُ لَهُمۡ ذِكۡرًا ﴿۱۱۳﴾

اس انداز سے ہم نے فصیح عربی زبان میں اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور اس میں غلط طرزِ زندگی کے نتائج و عواقب کو دہرا دہرا کر بیان کیا ہے تاکہ لوگ ان سے بچیں بلکہ ان کو شرف وعظمت عطا ہو جائے (113)۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ ۚ وَلَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يُّقۡضٰٓى اِلَيۡكَ وَحۡيُهٗ ۫ وَقُلۡ رَّبِّ زِدۡنِىۡ عِلۡمًا ﴿۱۱۴﴾

عالی مرتبت، حقیقی اقتدار اور قوّتوں کا مالک، اللہ ہی ہے۔ (اے رسول ﷺ!) قرآن کے کسی حکم پر عمل کرنے میں عُجلت نہ کرتا آں کہ قرآن کا پورا حکم بذریعہ وحی، نہ دے دیا جائے اور دست بدعا رہا کر کہ اے میرے ربّ! مجھے علم میں آگے بڑھا (114)۔

ع 6 11 15

وَلَقَدۡ عَهِدۡنَاۤ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنۡ قَبۡلُ فَنَسِىَ وَلَمۡ نَجِدۡ لَهٗ عَزۡمًا ﴿۱۱۵﴾ ع

اس سے پہلے، ہم نے انسان کو مشاجرت کے قریب نہ جانے اور وحی کے تابع رہنے کا حکم دیا تھا۔ البقرہ۔ 35-38، مگر وہ اس بات کی حقیقت کو بھول گیا۔ ہم نے اس میں ارادہ کی پختگی نہ پائی (115)۔

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾

جب ہم نے ملائکہ ..... فرشتوں کو حکم دیا کہ انسان کے آگے جھک جائیں۔ اس کی برتری کو تسلیم کریں کہ تم مجبورِ محض ہو اور یہ آزادیٔ فکر و عمل کے باوجود تعمیلِ حکم کی

صلاحیّت سے بہرہ ور رہے۔ تو سب جھک گئے، ماسوائے ابلیس ...... انسان کے جذبات کے۔ انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا۔ البقرہ۔34، الاعراف۔11، الحجر۔31-30، صٓ۔74-73 (116)۔

فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾

ہم نے انسان کو آگاہ کردیا تھا کہ یہ ابلیس تیرا اور تیرے زوج، بیوی دونو کا دشمن ہے ۔ یہ تم دونوں کو جنّتی معاشرے سے نکلوا نہ دے اور تم مشقّتوں میں پڑ جاؤ (117)۔

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾

وہاں نہ تُو بھوکا رہے گا اور نہ بے لباس (118)۔

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾

وہاں پیاس کا خوف ہوگا اور نہ دھوپ کی تپش (119)۔

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾

لیکن شیطان...... انسان کے سرکش جذبات نے اس کے دل میں خودغرضی کے خیالات کو اُبھارا۔ کہا کہ اے انسان! کیا میں تجھے ایسی انفرادی مفاد پرستی کا شعور دوں جو حیات جاوید کا مظہر ہو اور ایسی حکومت کی نشان دہی کروں جو کبھی انحطاط پذیر نہ ہو۔ الاعراف۔20، (120)۔

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾

پس، دونو نے مشاجرت کا پھل کھالیا یعنی باہمی مشاجرت و افتراق کا شکار ہوگئے جس سے ان کے وہ اعمال و اقوال Evil inclinations آشکارا ہوگئے جن کی اصلیّت ظاہر ہونے پر شرم محسوس ہوئی اور وہ جنّتی معاشرہ کے ذرائع واسباب، سماجی حیثیت Social Status کے ذریعے، ان کی پے در پے، پردہ پوشی کرنے لگے۔ یوں، انسان نے اپنے ربّ کی حکم عدولی

ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيۡهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾

کی اور وہ دھوکا کھا گیا۔الاعراف۔22 (121)۔
پھر اس کے ربّ نے اسے ہدایتِ وحی کے لیے برگزیدہ کرلیا اور اس کی طرف توجہ فرما ہوکر اسے وحی کی رہنمائی عطا فرمائی۔البقرہ۔38-37،(122)۔

قَالَ اهۡبِطَا مِنۡهَا جَمِيۡعًاۢ بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ‌ ۚ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشۡقٰى ﴿۱۲۳﴾

اللہ نے حکم دیا کہ تم سب،اس مقام وحیثیت سے گر گئے ہو۔ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے ہو۔الاعراف۔23۔اب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آیا کرے گی۔جو اس ہدایت پر چلا،وہ گمراہ نہ ہوگا۔البقرہ۔38،نہ اسے جانکاہ مشقت اٹھانی پڑے گی(123)۔

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّنَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى ﴿۱۲۴﴾

جو میرے قوانین سے اعراض برتتا ہے،اس کی معیشت تنگ ہوجاتی ہے اور ہم مرنے پر اعمال کے سامنے لانے کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے روز اسے ایسی حالت میں اٹھاتے ہیں کہ نعماء سے محروم ہوتا ہے(20/124)۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِىۡۤ اَعۡمٰى وَقَدۡ كُنۡتُ بَصِيۡرًا ﴿۱۲۵﴾

وہ کہے گا کہ اے میرے ربّ! تُو نے مجھے نوازشات و نعما سے محروم کیوں کردیا حال آں کہ میں دنیاوی معاملات میں صاحب بصیرت تھا(20/125)۔

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتۡكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيۡتَهَا‌ ۚ وَكَذٰلِكَ الۡيَوۡمَ تُنۡسٰى ﴿۱۲۶﴾

اللہ فرمائے گا کہ تیرے پاس ہماری آیات آئی تھیں لیکن تُو نے ان سے بے اعتنائی برتی۔اسی طرح،آج کے دن تمہاری طرف سے توجہ ہٹالی گئی(126)۔

وَكَذٰلِكَ نَجۡزِىۡ مَنۡ اَسۡرَفَ وَلَمۡ يُؤۡمِنۡۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ‌ ؕ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبۡقٰى ﴿۱۲۷﴾

جو شخص سرکشی کرتے ہوئے اپنے ربّ کی آیات پر ایمان نہ لائے،ہم اسے ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔اُخروی زندگی کا عذاب تو بڑا اشدید اور دیرپا ہے ہی(127)۔

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ
فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ؑ﴿۱۲۸﴾

ع 7 13/16

کیا انہیں اس سے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ ان سے پہلے، ہم نے قانونِ مکافاتِ عمل کی رُو سے کتنی ہی اُمتیں مٹا ڈالیں جن کی سکونت گاہوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔ صاحبانِ عقل وبصیرت کے لیے اس میں قوانین مضمر ہیں (128)۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ
مُّسَمًّى ؕ﴿۱۲۹﴾

اگر اس سے پہلے، تیرے ربّ کا مہلت کا قانون نافذ نہ ہوتا اور نتائج کے سامنے آنے کے لیے ایک مدت مقرر نہ ہوتی تو انہیں عذاب آن چپکتا (129)۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ
وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾

لہٰذا، (اے رسول ﷺ!) جو باتیں یہ مخالفین بنا رہے ہیں، ان کو تحمّل سے برداشت کر اور اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو وجہِ حمد و ستائش بنانے کے لیے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے قبل یعنی صبح سے شام تک سرگرمِ عمل رہ: رات کے کچھ لمحوں میں، دن کے پہلے اور آخری حصے میں، تاکہ تیری تگ و تاز اپنے نتائج سے ہم آہنگ ہوجائے (130)۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ
زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ
وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾

ان مخالفین کے مختلف طبقوں کو ہماری طرف سے دنیاوی زندگی کی زیب و زینت کا سامان ملا ہوا ہے تاکہ اس سے ان کی ذات کی نمود کی پرکھ اور آزمائش ہوجائے تو، اے رسول ﷺ! تُو اس کی طرف رشک کی نگاہوں سے نہ دیکھ ۔الحجر۔88۔ ورنہ تیرے ربّ کی طرف سے ملنے والا رزق...... وہ تمام اسباب و ذرائع جن سے

انسانی جسم اور اس کی ذات کی نشوونما Perfection ہوتی جائے، کہیں بہتر اور باقی رہنے والے Lasting ہیں۔ القصص۔60، (131)۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾

تُو اپنے Followers کو دین کے نظام کے قیام کا حکم دیتا جا اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہ۔ ہم تجھ سے رزق کے طلب گار نہیں، بلکہ تجھے رزق، ہم دینے والے ہیں۔ بہترین مآل وانجام تو اللہ کے قوانین کی نگہداشت کرنے میں ہوتا ہے (132)۔

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾

یہ کُفّار مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ رسول ﷺ اپنے ربّ کی طرف سے ہمارے لیے کوئی نشانی کیوں نہیں لے آتا۔ ان سے دریافت کر کہ ان کے پاس کیا ایسی محکم دلیل جو عقلی یا محسوس طور پر واضح ہو، نہیں پہنچی جو پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے؟ (133)۔

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾

اگر ہم انہیں پہلے ہی کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یہ ضرور کہتے کہ اے ہمارے ربّ! تُو نے ہمارے پاس کوئی رسولؑ کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے قوانین کی اتباع کرتے قبل اس کے کہ ہم ذلیل و رُسوا ہوتے۔ المآئدہ۔19، (134)۔

ع 7 8 17

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾

ان سے کہہ دے کہ سب انجام کے منتظر ہیں، تم بھی انتظار کرو۔ تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ اور اعتدال کی راہ پر ہیں (135)۔

(۲۱) سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ

اٰیَاتُھَا ۱۱۲ — رُکُوْعَاتُھَا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجزء 17

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ﴿۱﴾

لوگوں کے اعمال کے حساب کا وقت قریب آتا جارہا ہے لیکن وہ اس سے اعراض برتتے ہوئے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں (1)۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۙ﴿۲﴾

یہ ذکر جس کی نظیر نہیں ملتی، ان کے پاس ان کے ربّ کی طرف سے صرف اس لیے آیا ہے کہ اسے سنیں سمجھیں، مگر یہ زندگی کے بے سود مشاغل میں پڑے ہوئے ہیں اور اس قرآن کو سنجیدگی سے Seriously لے ہی نہیں رہے الشعرا۔5۔(2)۔

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۳﴾

ان کے دل، زندگی کے اصل مقاصد سے توجہ ہٹانے والے غیر اہم کاموں میں مصروف ہیں۔اور یہ قانون شکن لوگ رازدارانہ انداز سے آپس میں سرگوشیاں کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ تو تمہاری ہی طرح کا ایک انسان ہے۔کیا تم جھوٹ کے فریب میں آجاؤ گے، حال آں کہ تم دیکھ بھال رہے ہو (3)۔

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۴﴾

اے رسول ﷺ! انہیں بتادے کہ میرا ربّ، کائنات میں پیدا ہونے والی ہر حرکت، جُنبش کو جانتا ہے۔وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے (4)۔

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ښ

اور وہ کہتے ہیں کہ اس کی باتیں پریشان خواب کی سی

فَلۡيَاۡتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ ۝5

ہیں اور اس نے یہ باتیں خود سے گھڑ لی ہیں بلکہ یہ تو شاعر ہے۔ لہٰذا، جس طرح پہلے انبیاء معجزے دے کر بھیجے گئے تھے، یہ بھی ہمارے پاس کوئی معجزہ لے آئے (5)۔

مَاۤ اٰمَنَتۡ قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا ۚ اَفَهُمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ ۝6

جو بستی ان سے پہلے ایمان نہ لائی وہ ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق ہلاکت میں پڑ گئی۔ تو کیا یہ ایمان لائیں گے؟ یعنی نہیں ایمان لائیں گے (6)۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝7

(اے رسول ﷺ!) تجھ سے پہلے بھی ہم نے آدمی ہی رسول بنا کر بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے۔ ان سے کہہ کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل کتاب سے پوچھ لو النحل۔43، یوسف۔109، (7)۔

وَمَا جَعَلۡنٰهُمۡ جَسَدًا لَّا يَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوۡا خٰلِدِيۡنَ ۝8

نہ ہم نے ان کے جسم ایسے بنائے تھے کہ وہ کھاتے پیتے نہ ہوں اور نہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے (8)۔

ثُمَّ صَدَقۡنٰهُمُ الۡوَعۡدَ فَاَنۡجَيۡنٰهُمۡ وَمَنۡ نَّشَآءُ وَاَهۡلَكۡنَا الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۝9

ہم نے ان کو اور جن کو ہم نے چاہا، مستبد قوتوں کی گرفت سے محفوظ رکھا اور اس طرح ہم نے ان سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دکھایا اور حدود شکن لوگوں کو ہلاک کر ڈالا (9)۔

لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ كِتٰبًا فِيۡهِ ذِكۡرُكُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝10 ع 1 10 1

ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب اتاری ہے جس میں تمہاری ہی سرگزشتیں ہیں۔ تم اس کی روشنی میں عقل و سمجھ سے کام کیوں نہیں لیتے الزخرف۔44-43، (10)۔

وَكَمۡ قَصَمۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ كَانَتۡ ظَالِمَةً وَّاَنۡشَاۡنَا بَعۡدَهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ۝11

اور ہمارے قانونِ مکافات نے کتنی ہی قانون شکن بستیوں کو ان کا شیرازہ بکھیر کر برباد کر دیا اور ہم نے ان

کے بعد دوسری قوم کو پیدا کر دیا (11)۔

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝١٢

جب اُنہوں نے ہمارے عذاب کو نمایاں طور پر محسوس کر لیا تو وہ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے (12)۔

لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝١٣

کہا گیا اب بھاگو نہیں اور اپنے گھروں کو اور جہاں تم عیش کیا کرتے تھے لوٹ آؤ تا کہ تم سے پوچھا جائے کہ یہ کچھ تم نے کس کی محنت سے حاصل کیا تھا التّکاثر۔8،(13)۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝١٤

کہہ اُٹھے، ہائے ہماری بدبختی! بے شک، ہم ہی ظلم ڈھانے والے تھے (14)۔

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝١٥

اُن کی چیخ و پکار یوں ہی جاری رہی، یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹے ہوئے کھیت اور بُجھے ہوئے شعلے کی طرح کر دیا (15)۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝١٦

اور ہم نے اس سلسلۂ ارض وسما کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، کھیل مشغلہ اور بے مقصد پیدا نہیں کیا (16)۔

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝١٧

اگر ہمارا ارادہ ایسا ہوتا کہ ہم اس کائنات کو کھیل مشغلہ بنائیں تو ہم اسے خود ہی ایسا بنا دیتے مگر ہم ایسا کرنے والے نہیں ہیں (17)۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝١٨

بلکہ ہم تو باطل پر حق کی ضربیں لگاتے رہتے ہیں اور وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے اور وہ شکست کھا کر مٹ جاتا ہے۔اے باطل پرستو! تباہی ہے تمہارے لیے اس تصوّر پر جو تم کائنات بالحق اور اس کے خالق کے

بارے میں قائم کیے ہوئے ہو (18)۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۚ﴿۱۹﴾

کائنات میں جو کچھ ہے، اسی کے پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرم عمل ہے۔ اس کے یہاں ملائکہ اس کی اطاعت سے سرتابی نہیں کرتے نہ ہی وہ اس اطاعت سے تھکتے ہیں التحریم۔6، (19)۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾

وہ شب وروز، اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں مسلسل سرگرمِ عمل رہتے ہیں اور کبھی سُستی نہیں دکھاتے (20)۔

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

کیا انہوں نے اس کُرۂ ارض پر اور الٰہ بنالیے ہیں جو انہیں مرنے کے بعد حیاتِ نو دے سکتے ہیں (21)۔

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

ان دونو، ارض وسما میں، اللہ کے سوا، اور الٰہ ہوتے تو دونو ارضِ وسما میں Dis-order پیدا ہوجاتا۔ لہٰذا، وہ اللہ، جس کے پاس ربوبیّتِ کائنات کا کنٹرول ہے، جن اَوصاف سے یہ اُسے متّصِف کرتے ہیں، وہ ان سے ارفع وماوراہے النحل۔51، الزخرف۔84، (22)۔

لَا يُسْـَٔـلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔـلُوْنَ ﴿۲۳﴾

وہ اللہ جو کچھ کرتا ہے، اس سے جواب دہی نہیں کی جاسکتی البتہ ان سے جواب دہی ہوگی (23)۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾

کیا انہوں نے، اس کو چھوڑ کر اور الٰہ بنالیے ہیں۔ (اے رسول ﷺ) ان سے کہہ کہ اس کے جواز کے لیے دلائل تو لاؤ المومنون۔117۔ یہ ذکر..... قرآن وہ ضابطۂ حیات ہے جس میں میرے عہد کے لیے بھی دین کی تفصیلات اور قوانین درج ہیں اور پہلی اُمّتوں کو

دیے گئے قوانین اور سرگزشتیں بھی۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ اس قرآن کے حقائق کو جان ہی نہیں رہے، اسی لیے اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں (24)۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝٢٥

ہم نے (اے رسول ﷺ!) تجھ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا تو اس کو بذریعہ وحی یہی بتایا جاتا کہ میرے سوا کوئی اور صاحبِ اقتدار ہستی نہیں جس کا غلبہ واقتدار قبول کیا جائے، جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ سو وہ میری محکومیّت اختیار کیا کریں (25)۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝٢٦ۙ

یہ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے بیٹا بنالیا ہے۔ وہ ان تصوّرات سے بلند ومنزّہ ہے۔ مریم۔88-35، الکھف۔4۔ بلکہ وہ انبیاء علیہم السّلام تو اس کے معزّز بندے ہیں (26)۔

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝٢٧

وہ کسی بات میں اس سے پیش قدمی نہیں کرتے اور صرف اسی کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں (27)۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝٢٨

اللہ، ان کے حال اور مستقبل کا علم رکھتا ہے۔ وہ معاونت کے لیے صرف اسی کا ساتھ دیتے ہیں They secord none except him, whom He pleases. جس کی سعی و کاوش اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہو۔ اور وہ اس کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتے رہتے ہیں (28)۔

ع 2 19 2 وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝٢٩ۧ

ان میں سے جو یہ کہے کہ میں اللہ کو چھوڑ کر، الٰہ ہوں تو ہم اسے جہنّم ہی کی سزا دیتے ہیں ظالمین---- اللہ کا

مقام کسی اور کو دینے والوں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (29)۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿30﴾

ہمارے قوانین سے انکار کرنے والوں نے کیا کبھی غور نہیں کیا کہ یہ زمین اور فضائے کائنات کا مادی ہیولیٰ کبھی باہم جڑے ہوئے تھے۔ہم نے انہیں الگ الگ کردیا الانبیا۔ 33 ، یٰسین۔ 40 ، النّور۔ 45، النٰزعات۔30،اور پانی سے ہر شئے کو زندگی بخشی۔کیا یہ اب بھی ہمارے قوانین پر ایمان نہیں لائیں گے (30)۔

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿31﴾

اور ہم نے زمین میں پہاڑ جمادیئے تاکہ یہ انسانوں کے ساتھ Violently ہِلے جُلے نہیں۔اور ہم نے پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستے بنادیئے تاکہ یہ منزلِ مقصود کا راستہ پاسکیں اَلنحل۔15، (31)۔

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿32﴾

اور ہم نے فضائے کائنات کو چھت کی طرح محفوظ بنایا ہے اور یہ لوگ پھر بھی اس کے قوانین اور نشانیوں کو تسلیم کرنے سے روگرداں ہیں (32)۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿33﴾

اُسی نے دن اور رات بنائے۔چاند اور سورج کو پیدا کیا، یہ شمس وقمر اپنے اپنے مدار Orbit میں تیزی سے تیرتے چلے جاتے ہیں (33)۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿34﴾

(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !) ہم نے تجھ سے پہلے کسی انسان کو حیاتِ جاوداں نہیں دی۔اگر تو وفات پاجائے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں (34)۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٥﴾

ہر متنفّس کو موت کا مزہ چکھنا ہے آلِ عمران۔185، اَلعنکبوت۔57۔ ہم شر اور خیر کی کٹھالی میں ڈال کر تمہیں مواقع بہم پہنچاتے رہتے ہیں کہ تم سب دیکھ لو کہ تمہاری حقیقی سیرت اور ذات کی کس حد تک نمود اور Development ہو رہی ہے۔ آخر الامر، تمہیں ہمارے قانونِ مکافاتِ عمل کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے (35)۔

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٦﴾

(اے رسول ﷺ!) جب یہ کفّار تجھے دیکھتے ہیں تو بس تمسخر اڑانے لگتے ہیں کہ یہی ہے نا وہ شخص جو تمہارے معبودوں کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ اور وہ رحمٰن کے ذکر کو پسند نہیں کرتے (36)۔

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾

انسان، خِلقی اعتبار سے نتیجہ جلد دیکھنے کا خواہش مند واقع ہوا ہے بنی اسرائیل۔11۔ تم مجھ سے عذاب دینے کی جلدی نہ مچاؤ ص آ۔16، العنکبوت۔54، اَلنحل۔1۔ میں عنقریب تمہیں اس کے اشارات اور علامتیں دکھاؤں گا یونس۔51، (37)۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾

یہ کہتے ہیں کہ اگر تم اپنی بات میں سچّے ہو تو بتاؤ کہ عذاب کی دھمکی کب پوری ہوگی (38)۔

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾

کاش! ان کفّار کو اُس وقت کا علم ہو جائے جب یہ اپنے چہروں اور پشتوں سے جہنّم کی آگ کو روک نہ سکیں گے اور نہ ان کو کوئی بچا سکے گا (39)۔

بَلْ تَأْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾

بلکہ وہ گھڑی اچانک آجائے گی اور انہیں حیرت زدہ کردے گی۔ یہ عذاب کی اس گھڑی کو ٹال نہ سکیں گے اور نہ انہیں مہلت ہی ملے گی (40)۔

ع 12 3 3

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾

(اے رسول ﷺ!) تجھ سے پہلے کے رسولوںؑ کا بھی مذاق اڑایا گیا۔ جس چیز یعنی اعمال کے نتائج اور تباہی کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، اس نے انہیں آن گھیرا۔ الانعام۔5، (41)۔

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾

(اے رسول ﷺ!) ان سے پوچھ کہ کون ہے جو دن رات رحمٰن کے سوا تمہاری حفاظت کرتا ہے۔ یہ سمجھیں گے کیا اور جواب دیں گے کیا، بلکہ یہ اپنے ربّ کے قانون سے ہی رُوگردانی کیے ہوئے ہیں (42)۔

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾

کیا ان کے اور الٰہ ہیں جو ان کو ہمارے مقابلے میں بچالیتے ہیں۔ وہ تو خود اپنی مدد کی طاقت بھی نہیں رکھتے اور نہ انہیں ہماری طرف سے کوئی حفاظت مل سکتی ہے۔ (43)

بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

بلکہ ہم نے انہیں اور ان کے آباء کو زمانہ دراز تک عیش وآرام سے لطف اندوز کرایا۔ اب یہ دیکھ نہیں رہے کہ ہم زمین ..... وسائلِ پیداوار اور رزق کے سرچشموں کو ان کے بڑے اشراف اور سرداروں کے ہاتھ سے نکال کر اِن کی ملکیّت کم کرتے جا رہے ہیں۔ کیا یہ پھر بھی ان وسائل پر بالادستی رکھ سکیں گے۔ الرّعد۔41، (44)۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اُنۡذِرُكُمۡ بِالۡوَحۡیِ ۖ وَلَا یَسۡمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنۡذَرُوۡنَ ﴿۴۵﴾	(اے رسول ﷺ!) ان پر واضح کردے کہ میں تمہیں وحی کی روشنی میں تمہارے غلط طرزِ زندگی کے نتائج سے Warn کر رہا ہوں مگر تنبیہہ پر کان نہ دھرنے والے...... بہرے کسی پکار کو نہیں سنتے باوجودیکہ انہیں کتنا ہی متنبّہ کیا جائے (45)۔
وَلَئِنۡ مَّسَّتۡهُمۡ نَفۡحَةٌ مِّنۡ عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوۡلُنَّ یٰوَیۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۴۶﴾	اگر انہیں تیرے ربّ کے عذاب کی ایک لپٹ بھی چھو جائے تو یہ کہنے لگیں کہ ہائے ہماری بدنصیبی! ہم ہی قانون شکن تھے (46)۔
وَنَضَعُ الۡمَوَازِیۡنَ الۡقِسۡطَ لِیَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ فَلَا تُظۡلَمُ نَفۡسٌ شَیۡـًٔا ؕ وَاِنۡ كَانَ مِثۡقَالَ حَبَّةٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ اَتَیۡنَا بِهَا ؕ وَكَفٰی بِنَا حٰسِبِیۡنَ ﴿۴۷﴾	اور ہم مرنے پر انسانوں کے یکبارگی اٹھنے کے وقت عدل کی میزانیں رکھ دیتے ہیں۔اعراف۔8۔ہم کسی شخص کے وزن میں ذرا بھی کمی بیشی نہیں کرتے۔اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوتا ہے تو ہم اسے لا حاضر کرتے ہیں۔الزلزال۔8-7۔اور ہم حساب کرنے کے لیے کافی ہیں (47)۔
وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسٰی وَهٰرُوۡنَ الۡفُرۡقَانَ وَضِیَآءً وَّذِكۡرًا لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۴۸﴾	ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام کو حق اور باطل میں امتیاز کرنے والا مستقل اقدار کا مجموعہ، تورات عطا کیا جو فی ذاتہٖ روشنی ہے اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرنے والوں کے لیے شرف وعظمت کا سرچشمہ (48)۔
الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَیۡبِ وَهُمۡ مِّنَ السَّاعَةِ مُشۡفِقُوۡنَ ﴿۴۹﴾	یہ متّقین وہ لوگ ہیں جو اعمال کے ان نتائج کے باعث جو ابھی مشہود ہو کر سامنے نہیں آئے، اپنے ربّ سے

ڈرتے رہتے ہیں اور ظہورِ نتائج کی گھڑی سے بھی ترساں رہتے ہیں (49)۔

ع 4 9 4

وَهٰذَا ذِكۡرٌ مُّبٰرَكٌ اَنۡزَلۡنٰهُ ؕ اَفَاَنۡتُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

یہ ذکر ...... قرآنِ حکیم انسانی ذات کی نشوونما اور استحکام کا سرچشمہ ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے۔ تو کیا تم اس کو تسلیم کرنے سے انکار کررہے ہو (50)۔

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ رُشۡدَهٗ مِنۡ قَبۡلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيۡنَ ﴿۵۱﴾ۚ

اس سے پہلے، ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو حکمت و بصیرت اور عقل کی پختگی عطا کی اور ہم اس عطا کی حکمت کو خوب جانتے تھے (51)۔

اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيۡلُ الَّتِيۡۤ اَنۡتُمۡ لَهَا عٰكِفُوۡنَ ﴿۵۲﴾

جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے پوچھا کہ یہ مورتیاں کیا ہیں جن کی پرستش پر تم جمے بیٹھے ہو؟ (21/52)۔

قَالُوۡا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيۡنَ ﴿۵۳﴾

کہنے لگے کہ ہم نے اپنے آباء کو ان کی پرستش کرتے پایا ہے (53)۔

قَالَ لَقَدۡ كُنۡتُمۡ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۵۴﴾

ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں کہا کہ یقیناً تم اور تمہارے باپ دادا صریحاً راہ گم کردہ رہے ہیں (54)۔

قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا بِالۡحَـقِّ اَمۡ اَنۡتَ مِنَ اللّٰعِبِيۡنَ ﴿۵۵﴾

کہنے لگے کہ کیا تو صحیح بات کررہا ہے یا محض دل لگی کر رہا ہے (55)۔

قَالَ بَلۡ رَّبُّكُمۡ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ الَّذِىۡ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۵۶﴾

ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ تمہارا ربّ تو وہ ہے جس نے ارض وسما --- کائنات کو ابتداً پیدا کیا اور وہ اس کی ہر شئے کو محکم طور پر صحیح راستے پر چلاتے اور نشوونما دیتے ہوئے تکمیل کی طرف لیے جارہا ہے اور میں اس نظام

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيۡدَنَّ اَصۡنَامَكُمۡ بَعۡدَ اَنۡ تُوَلُّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ۝٥٧

کی اس انداز سے ربوبیّت کا شاہد ہوں (56)۔
پھر زیرِ لب کہا کہ اللہ شاہد ہے کہ میں تمہارے چلے جانے کے بعد تمہارے بتوں کے ساتھ ضرور کوئی ہاتھ کروں گا (57)۔

فَجَعَلَهُمۡ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيۡرًا لَّهُمۡ لَعَلَّهُمۡ اِلَيۡهِ يَرۡجِعُوۡنَ ۝٥٨

ان کے چلے جانے کے کچھ دیر بعد اس نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ماسوائے ان کے بڑے بت کے، تا کہ وہ اس سے پوچھنے کے لیے اس کی طرف رجوع کریں (58)۔

قَالُوۡا مَنۡ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝٥٩

جب وہ واپس آئے تو کہنے لگے کہ ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کچھ کس نے کیا ہے؟ وہ شخص یقیناً ظالم ہے کہ اس نے کسی چیز کو اس کی اصل جگہ پر رہنے ہی نہیں دیا (59)۔

قَالُوۡا سَمِعۡنَا فَتًى يَّذۡكُرُهُمۡ يُقَالُ لَهٗۤ اِبۡرٰهِيۡمُ ۝٦٠

لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان کو ان کا تذکرہ کرتے سنا تھا جسے ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں (60)۔

قَالُوۡا فَاۡتُوۡا بِهٖ عَلٰۤى اَعۡيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡهَدُوۡنَ ۝٦١

وہ کہنے لگے کہ پھر اسے پکڑ کر لوگوں کے رُوبرُو لاؤ تا کہ وہ اس کے خلاف شہادت دیں (61)۔

قَالُوۡۤا ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ۝٦٢

انہوں نے پوچھا کہ اے ابراہیم علیہ السلام ! کیا تو نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟ (62)۔

قَالَ بَلۡ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيۡرُهُمۡ هٰذَا فَسۡـَٔلُوۡهُمۡ اِنۡ كَانُوۡا يَنۡطِقُوۡنَ ۝٦٣

ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ یقیناً یہ کام کسی نے کیا ہے۔ یہ ان میں سے سب سے بڑا ہے، اس سے پوچھو اگر یہ بول سکتے ہیں؟ (63)۔

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۙ﴿٦٤﴾

وہ اپنے آپ میں غور کرنے لگے پھر بولے کہ تم خود ہی غلط اندیشی کی تاریکیوں میں بھٹک رہے ہو (64)۔

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

ان کی سوچ پھر اُوندھی ہوگئی۔ کہنے لگے تُو تو جانتا ہی ہے کہ یہ بولتے نہیں (65)۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۭ﴿٦٦﴾

ابراہیم علیہ السلام نے کہا تو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اُن کی پرستش کرتے ہو جو نہ تو تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان (66)۔

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

تُف ہے تم پر اور اُن پر جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہو۔ کیا تم اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے (67)۔

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾

وہ بولے کہ اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو اس کو جلا دو الصّٰفّٰت۔97، اور اپنے معبودوں کو بچالو (68)۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۙ﴿٦٩﴾

ہم نے حکم دیا کہ اے آگ! ٹھنڈی اور ابراہیم علیہ السلام پر سلامتِ جاں ہوجا (69)۔

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ۚ

انہوں نے اسے نقصان پہنچانے کا منصوبہ باندھا لیکن ہم نے انہیں ناکام بنادیا اور ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے سے پہلے ہی بچالیا العنکبوت۔24، الصّٰفّٰت۔98، (70)۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾

اور ہم نے اسے اور لوط علیہ السلام کو نجات دے کر اُس سرزمین کی طرف رہنمائی فرمائی جسے ہم نے عالمِ انسانیّت کے لیے خیر اور فلاح کا سرچشمہ بنادیا تھا الصّٰفّٰت۔99، العنکبوت۔26، (71)۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾

اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا اسحاق اور پوتا، یعقوب علیہ السلام عطا فرمایا اور سب کو ہم نے صالحین کے زمرے میں شامل فرمایا العنکبوت۔27،(72)۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۚ ﴿۷۳﴾

اور ہم نے اُنہیں ہادی و امام کا منصب دیا۔ وہ ہمارے حکم سے لوگوں کی صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرتے تھے۔ ہم نے انہیں بذریعہ وحی ہدایت کی تھی کہ وہ ایسے کام کریں جن کا نتیجہ حال اور مستقبل کی سعادت مندیاں ہوں اور دین کا نظام قائم کریں اور زکوٰۃ---- نوعِ انسانی کی نشو ونما Development کا سامان بہم پہنچائیں۔ وہ سب، ہمارے قوانین و احکام کی، برضا ورغبت، اطاعت کرنے والے تھے (73)۔

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۙ ﴿۷۴﴾

اور ہم نے لوط علیہ السلام کو حکمت و دانائی اور ادراکِ حقیقت کی صلاحیّت عطا فرمائی اور اسے اس بستی سے محفوظ نکال لیا جس کے رہنے والے گھناؤنے اور رذیل کام کرتے تھے۔ وہ بڑی بدخصلت اور دین کے Pattern سے باہر نکل جانے والی قوم تھی (74)۔

ع 25 5 5 وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

اور اُسے ہم نے حریمِ رحمت میں داخل کرلیا۔ وہ بھی صالحین میں سے تھا (75)۔

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۚ ﴿۷۶﴾

اس سے پہلے نوح علیہ السلام نے ہمیں مدد کے لیے پکارا۔ ہم نے اس کی استدعا کو قبول کرلیا اور اسے اور اس کے followers کو عظیم کرب سے نجات دلائی (76)۔

وَنَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۷۷﴾	اور ہم نے اسے اُس قوم کے لوگوں سے محفوظ رکھا جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے تھے۔ وہ بڑی نانہجار قوم تھی۔ لہٰذا، ہم نے اُن سب کو غرقِ آب کر دیا (77)۔
وَدَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَـرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ﴿۷۸﴾	اور داؤد اور سلیمان علیہما السّلام کا واقعہ یاد کرو جب وہ دونو ایک کھیت کے قضیّے کا فیصلہ کر رہے تھے جس میں لوگوں کی بکریاں رات کے وقت منتشر ہو کر چر گئیں۔ ہم ان کے فیصلے کا مشاہدہ کر رہے تھے (78)۔
فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ۖ وَّسَخَّرۡنَا مَعَ دَاوٗدَ الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَالطَّيۡرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿۷۹﴾	ہم نے اُس لمحے سلیمان علیہ السلام کو فیصلہ سُجھا دیا۔ ان سب کو ہم نے حکمت و دانائی اور ادراکِ حقیقت کی صلاحیّت سے نوازا تھا۔ ہم نے سردارانِ قوم اور تیز رفتار گھوڑے داؤد علیہ السلام کے زیرِ فرمان کر دیئے تھے سبا۔10۔ وہ اپنے اپنے فرائض میں ہر وقت سرگرم عمل رہتے تھے۔ ہم نے ہی انہیں یہ برتری عطا کی تھی (79)۔
وَعَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّكُمۡ لِتُحۡصِنَكُمۡ مِّنۡۢ بَاۡسِكُمۡ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ شٰكِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾	ہم نے اسے تمہاری خاطر زرہ اور ہتھیار بنانے کی صلاحیّت اور استعداد عطا کی تا کہ تمہیں جنگ میں نقصان سے محفوظ رکھ سکے۔ تو کیا تم احسان مند ہو؟ (80)۔
وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىۡءٍ عٰلِمِيۡنَ ﴿۸۱﴾	اور تیز ہوا کو سلیمان علیہ السلام کے زیرِ فرمان کر دیا جو اس کی ضروریات کے مطابق اُس سرزمین کی سمت چلتی تھی جس میں ہم نے خیر اور فلاح کا سامان رکھ دیا تھا۔ ہم ہر شئے کو جاننے والے ہیں (81)۔

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿82﴾

اور سرکش اقوام کو بھی جو اس کی خاطر غوطہ زنی کر کے پانی کے نیچے اتر جاتے تھے ص آ ۔37۔ ان کے علاوہ اور خدمات بھی انجام دیتے تھے۔ اور ہم ان کے محافظ و نگہبان تھے (82)۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿83﴾

اور ایوّب علیہ السلام کو یاد کرو جب اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ مجھے سخت تکلیف لاحق ہوگئی ہے ص آ ۔41، اور تُو سب سے بڑھ کر رحمت فرمانے والا ہے (83)۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿84﴾

ہم نے اس کی استدعا قبول کر لی اور جس تکلیف میں وہ مبتلا تھا، اس سے دور فرمادی اور اسے اس کے Followers اور، ان جیسے اور ساتھی ملا دیے ۔ یہ ہماری طرف سے رحمت تھی ص آ ۔43۔ قانونِ الٰہی کی اطاعت کرنے والوں کے لیے اس میں موعظت وعبرت ہے (84)۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿85﴾

اور اسماعیل، ادریس اور ذوالکفل علیہم السّلام کو یاد کرو۔ یہ سب، ثابت قدم اور بُردبار تھے (85)۔

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿86﴾

ان سب کو ہم نے اپنی رحمت کے زمرے میں داخل فرمایا۔ یقیناً یہ صالحین میں سے تھے (86)۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿87﴾

اور ذُوالنّون حضرت یونس علیہ السلام کو بھی یاد کرو جب وہ اپنے لوگوں سے ناراض ہو کر چل دیا یہ خیال کرتے ہوئے کہ ہم اس سے کوئی مواخذہ نہ کریں گے۔ اس نے مشکلات میں ہمیں پکارا کہ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے جو غالب ومقتدر ہو اور تیری ذات تمام نقائص سے

منزّہ اور بلند ہے۔ یقیناً میں ہی قصوروار اور اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا ہوں (87)۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾

لہٰذا، ہم نے اس کی استدعا قبول کر لی اور اسے حُزن و کرب سے نجات دی۔ ہم یوں، مومنین کو حفاظت عطا کرتے ہیں (88)۔

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ ۚۖ

اور زکریا علیہ السلام کا واقعہ یاد کرو جب اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ اے میرے ربّ! مجھے تنہا نہ چھوڑ یئے گا۔ ہر چیز آپ کی مِلک ہے اور آپ اس میں سے بہترین عطا کرنے والے ہیں مریم۔6-5، (89)۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾

ہم نے اس کی درخواست قبول کر لی۔ اس کی بیوی کے بانجھ پن کی اصلاح کر دی اور اسے فرزند یحیٰیؑ عطا کیا۔ یقیناً یہ سب انبیاء شرف وفضیلت والے کاموں میں سبقت لے جانے والے تھے۔ وہ زندگی کی سرفرازیوں کی طلب میں غلطیوں سے ڈرتے، محتاط رہتے ہوئے ہمارے حضور دست بدعا رہتے اور ہمارے قوانین کے سامنے جھکے رہتے تھے (90)۔

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾

اور اُس خاتون کو یاد کرو جس نے اپنی عِفّت و عصمت کی حفاظت کی۔ ہم نے اسے انسانی اختیار وارادہ کی قوّتوں اور توانائیوں سے نوازا السجدہ۔9، اور اسے حفظِ عصمت اور اس کے بیٹے کو غیر دینی اور مشرکانہ عقائد کے خلاف جم جانے کے حوالے سے عالمِ انسانیت کے لیے ایک Symbol

بنادیا مریم ـ21، المومنون ـ50، (91)ـ

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾

تمہاری یہ اُمّت یقیناً، اُمّتِ واحدہ ہے یونس ـ19، البقرہ ـ213، المومنون ـ52، اور میں تم سب کا ربّ ہوں ـ لہٰذا، تم میری محکومیّت اختیار کیے رہو (92)ـ

ع 6 18 6 وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

مگر انہوں نے وحدتِ اُمّت کی Symbol کو پارہ پارہ کردیا ـ ان سب کو ہمارے قانونِ مکافاتِ عمل ہی کی طرف لوٹ کر آنا ہوگا (93)ـ

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾

پس جو کوئی حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتا ہے بشرطیکہ وہ مستقل اقدارِ وحی پر ایمان بھی رکھتا ہو تو اس کی تگ و تازِ زندگی بے نتیجہ نہیں رہے گی ـ ہم اس کے اعمال لکھتے جاتے ہیں مریم ـ79، یٰسین ـ12، الزخرف ـ80، الجاثیہ ـ29، قٓ ـ18، الانفطار ـ11-10، (94)ـ

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾

جو بستی ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق تباہ و برباد ہوجاتی ہے، اس کی بازآفرینی ناممکن ہے (95)ـ

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾

ایک وقت آئے گا کہ یاجوجیّت ماجوجیّت کی مظہر سرکش قوّتیں، بلند مقامات سے نکل کر تیزی سے آجائیں گی الکہف ـ94 (96)ـ

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾

اور قانونِ مکافات کا سچّا وعدہ قریب آجائے گا ـ اُس لمحے Absolute Values سے انکار کرنے والوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی ـ کہیں گے کہ

ہائے ہماری بدنصیبی! ہم اس انجام و مآل سے غفلت میں پڑے رہے بلکہ ہم ہی قانون شکن تھے (97)۔

اِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنۡتُمۡ لَهَا وٰرِدُوۡنَ ۝٩٨

تم اور جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہو، سب جہنّم کا ایندھن ہوں گے۔ تم اس میں داخل ہونے والے ہو (98)۔

لَوۡ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوۡهَا ؕ وَكُلٌّ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝٩٩

اگر یہ ایسی ہستیاں ہوتے جن سے خطرات میں پناہ حاصل کی جائے، تو داخلِ جہنّم نہ ہوتے۔ اب یہ سب ہمیشہ اس میں رہیں گے (99)۔

لَهُمۡ فِيۡهَا زَفِيۡرٌ وَّهُمۡ فِيۡهَا لَا يَسۡمَعُوۡنَ ۝١٠٠

وہاں ان کے لیے چیخنا چلّانا ہی ہے۔ اس کے علاوہ، وہ اور کچھ نہ سنیں گے (100)۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنۡهَا مُبۡعَدُوۡنَ ۙ ۝١٠١

جن لوگوں کا ہماری جانب سے سعادت مندیوں نے بڑھ کر استقبال کیا، وہی جہنّم سے دور رکھے گئے (101)۔

لَا يَسۡمَعُوۡنَ حَسِيۡسَهَا ۚ وَهُمۡ فِىۡ مَا اشۡتَهَتۡ اَنۡفُسُهُمۡ خٰلِدُوۡنَ ۚ ۝١٠٢

وہ جہنّم کی آہٹ بھی نہیں سنتے۔ جو جگہ ان کے مرغوب خاطر ہوتی ہے، وہاں وہ رہتے ہیں (102)۔

لَا يَحۡزُنُهُمُ الۡفَزَعُ الۡاَكۡبَرُ وَتَتَلَقّٰٮهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوۡمُكُمُ الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ۝١٠٣

انہیں آگ میں داخل ہونے کی سب سے بڑی گھبراہٹ حُزن زدہ نہیں کرتی اور ملائکہ ان کا استقبال کرتے ہیں جو ان سے کہتے ہیں کہ یہی ہے نا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا (103)۔

يَوۡمَ نَطۡوِى السَّمَآءَ كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلۡكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاۡنَاۤ اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِيۡدُهٗ ؕ وَعۡدًا عَلَيۡنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيۡنَ ۝١٠٤

جس دن ہم فضائی کُرّوں کو صحیفوں کی طرح لپیٹ دیں گے تو ہم انہیں نئی خِلقت دے دیں گے We will re-produce them جس طرح ہم نے انہیں

پہلی مرتبہ تخلیق کیا تھا ابراہیم ۔48۔ یہ ہمارا وعدہ، قانون ہے جو پورا ہو کر رہے گا اور ہم ایسا کریں گے (104)۔

وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِى الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّكۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوۡنَ ۝١٠٥

ہم نے ہر ضابطۂ حیات میں دین کے قوانین کی تفصیلات دے کر یہ قانون دے دیا تھا کہ ارض پر حکومت اور وسائلِ ارض کا مالک ہم اپنے صالح بندوں کو بنایا کرتے ہیں (105)۔

اِنَّ فِىۡ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ عٰبِدِيۡنَؕ ۝١٠٦

اس بات میں، اللہ کے قوانین کی مطابقت میں زندگی بسر کرنے والوں کے لیے ایک پیغامِ حقیقت مضمر ہے (106)۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝١٠٧

ہم نے، اے نبی ﷺ! تجھے عالم گیر انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے الاعراف۔158، تاکہ شرفِ انسانی: انسانی ذات کی نشوونما اور تکمیل Perfection ہو جائے (107)۔

قُلۡ اِنَّمَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝١٠٨

ان پر واضح کر دے کہ میری طرف اس امر کی وحی کی گئی ہے کہ تمہارا الٰہ صرف ایک ہی ہے۔ تو کیا اپنے آپ کو اس کے آگے Surrender کرنے کے لیے تیار ہو (108)۔

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُكُمۡ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنۡ اَدۡرِىۡۤ اَقَرِيۡبٌ اَمۡ بَعِيۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ ۝١٠٩

اگر یہ اس بات کو نہ مانیں تو انہیں بتا دے کہ میں نے تمہیں پورے طور پر In fairness آگاہ کر دیا ہے اور میں نہیں جانتا کہ ظہور نتائج کی جس گھڑی کے متعلق تمہیں متنبّہ کیا گیا ہے، وہ قریب ہے یا دور (109)۔

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

وہ ظاہر اور نمایاں بات کو بھی جانتا ہے اور اس کو بھی جسے تم چھپاتے ہو الاعلیٰ۔7۔(110)۔

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾

میں کیا جانوں۔ ہوسکتا ہے اس مہلت سے یہ مقصود ہو کہ تم ایک مدّت تک ساز و سامانِ زندگی سے منفعت اٹھالو یا یہ وقفہ تمہارے لیے کسی مصیبت کا باعث بن جائے (111)۔

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى ع 7 19 7
مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ النصف

رسول ﷺ نے عرض کی کہ اے ہمارے نشو و نما دینے والے! تُو ہم انسانوں کے جملہ معاملات کا فیصلہ عدل و انصاف کے ساتھ کردے۔ اے انسانو! ہمارا نشو و نما دینے والا رحمٰن ہے، جو تمہارے تصوّرات کے برعکس، ہنگامی انداز سے سامانِ نشو و نما عطا کرتے ہوئے، انسانی ذات کی Balanced Development میں مدد فرمانے والا ہے جو پختگی اور حسن کی مظہر ہو (112)۔

(۲۲) سُوْرَةُ الْحَجِّ

اٰيَاتُهَا ۷۸ — رُكُوْعَاتُهَا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾

اے انسانو! اپنے ربّ کے قوانین کی نگہداشت کرتے رہا کرو۔ قیامت کا ہلا کر رکھ دینے والا واقعہ بڑا سخت ہوگا (1)۔

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ

اُس روز تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی بدحواس ہو کر اپنے بچّے کو دودھ پلانا چھوڑ دے گی اور ہر حاملہ اپنا

بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝٢

حمل گرادے گی اور لوگ تجھے خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے مدہوش دکھائی دیں گے حال آں کہ وہ نشے میں نہ ہوں گے کیوں کہ اللہ کا عذاب ہوگا ہی بڑا سخت (2)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝٣

لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کے بارے میں، حقائق کے علم کے بغیر، بحث مباحثہ میں پڑا رہتا ہے حال آں کہ وہ سرکش جذبات کو Follow کر رہا ہوتا ہے (3)۔

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝٤

اس کے بارے میں ہمارا قانون ہے کہ جو جذبات کی رفاقت حاصل کرتا ہےتو وہ اُسے صحیح راستے سے ہٹا دیتے ہیں اور اسے جہنّم کی راہ پر ڈال دیتے ہیں (4)۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٥

اے انسانو! اگر تمہیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے میں کوئی شک ہوتو ذرا اس بات پر غور کرو کہ تمہیں ہم نے مٹّی سے پیدا کیا۔ النّسآ۔ 1، المومنون۔ 12، السجدہ۔ 7، الصّفٰت۔ 11، صٓ۔ 71، نوح۔ 17، پھر طویل مراحل کے بعد نطفہ سے۔ اس نطفہ سے گوشت کا لوتھڑا بنایا المومن۔ 67، القیامتہ۔ 38، العلق۔ 96۔ اس سے بعض نامکمّل رہ جاتا ہے اور بعض مکمّل بچّہ بن جاتا ہے المومنون۔ 12-13، فاطر۔ 11۔ یہ تفصیل اس لیے کہ تمہیں بالوضاحت، یہ مرحلہ وار سلسلۂ تخلیق بتادیں۔ ہم اپنی مشیّت کے مطابق ایک معیّن مدّت تک رحموں میں قرار بخشتے ہیں پھر بچّے کی صورت میں خارجی وجود دیتے ہیں تا کہ تم

اپنے شباب کو پہنچ جاؤ۔تم میں سے کوئی وفات پا جاتا
ہے اور کوئی عمر کے ردّی حصے میں پہنچ جاتا ہے کہ ہر شئے
کے علم کے بعد اسے کچھ یاد نہیں رہتا النحل۔70 اور تُو
زمینِ مردہ کو دیکھتا ہے کہ جب ہم اس پر پانی برساتے
ہیں تو وہ تروتازہ ہوکر پھولتی ہے اور ہر قسم کے تروتازہ
اور خوش نما پودے اُگاتی ہے (5)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ وَاَنَّهٗ يُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۙ‏﴿۶﴾

یہ حقائق اس لیے بیان ہوئے ہیں کہ اللہ ہی حق ہے جو
اشیاء کی تخلیق حکمت کے تقاضوں کے مطابق کرتا ہے۔
اور وہی مردہ اشیاء کو زندگی بخشتا ہے اور اس کی ازلی
ابدی قدرت ہر شئے کو محیط ہے (6)۔

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ فِيۡهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡعَثُ مَنۡ فِى الۡقُبُوۡرِ‏ ﴿۷﴾

اس میں کوئی شک نہیں، مرنے پر یکبارگی اُخروی زندگی
کی ظہورِ نتائج کی گھڑی آ کر رہتی ہے اور اللہ ان کو زندہ
کر کے اٹھا کھڑا کرتا ہےجو قبروں میں مدفون ہیں (7)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيۡرٍۙ‏ ﴿۸﴾

لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو بغیر علم، دلائل اور بغیر
روشن ضابطۂ حیات کے، اللہ کے بارے میں بحث
جھگڑا کرتا رہتا ہے۔الحج۔3، (8)۔

ثَانِىَ عِطۡفِهٖ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ لَهٗ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ‌ وَّنُذِيۡقُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَذَابَ الۡحَـرِيۡقِ‏ ﴿۹﴾

نخوت سے اپنی گردن موڑ کر چل دیتا ہے تاکہ خود تو صحیح
رَوِش سے بھٹکتا ہی ہے لوگوں کو بھی اللہ کے راستے سے
بھٹکا دے۔اس کے لیے اس دنیاوی زندگی میں رسوائی
ہے اور مرنے پر جس وقت یکبارگی اٹھا کھڑا کیا جاتا
ہے ہم اسے سب کچھ جلا کر تباہ کر دینے والے عذاب کا

مزہ چکھاتے ہیں (9)۔

ع 1 10 8 ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ١٠

اے انسان! یہ سزا اُن اعمال کی وجہ سے ہوگی جو تو نے آگے بھیجے۔ اور اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں (10)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ١١

لوگوں میں ایسا شخص بھی ہے جو اللہ کے احکام کی تعمیل تو کرتا ہے مگر اطاعت کے ایک کنارے پر لگے ہوئے کہ اگر اسے فائدہ پہنچتا ہے تو اس سے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر کوئی نقصان ہو جاتا ہے تو اپنی پہلی سمت کی طرف پھر جاتا ہے۔ اس شخص نے اپنی دنیا اور آخرت کا نقصان کر لیا۔ یہی تو صریحاً خسارہ ہے (11)۔

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ١٢

وہ اللہ کو چھوڑ کر اس کو پکارتا ہے جو نہ تو اسے کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ۔ یہی تو پرلے درجے کی گمراہی ہے (12)۔

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ١٣

وہ اسے پکارتا ہے جس کا ضرر اس کے مزعومہ نفع سے پہلے پہنچے۔ یقیناً یہ بُرا سرپرست ہے اور بُرا ساتھی (13)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ١٤

اللہ ان لوگوں کو جو مستقل اقدارِ وحی پر ایمان لائے اور ایسے کام کرتے رہے جن سے ان کی صلاحیتیں نمو پذیر ہوئیں اور معاشرے کا توازن بھی درست ہو گیا، ایسے باغات میں داخل فرماتا ہے جن کے زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا ہے اور جن کی شادابی سدا بہار ہے۔ اللہ وہی کرتا ہے جس بات کا اپنی مشیّت کے مطابق فیصلہ کرتا

ہے۔الحج۔18،البروج۔16،(14)۔

مَنۡ كَانَ يَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ فَلۡيَنۡظُرۡ هَلۡ يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ مَا يَغِيۡظُ ﴿15﴾

جس شخص کو یہ شک ہو کہ اللہ اس دنیا اور حیاتِ اُخروی میں اُس کی مدد نہیں کرے گا اور وہ اس امر پر مایوس اور برہم بھی ہو، تو اسے چاہیے کہ ایک رسّی کے ذریعے اپنے گھر کی چھت سے اپنے آپ کو لٹکا لے۔ پھر اُس رسّی کو کاٹ دے۔ پھر دیکھے کہ یہ تدبیر اس کی مایوسی کا مداوا کر کے اس کی برہمی کو فرو کر دے گی در آں حالیکہ اللہ کا فرمان ہے کہ میرے بندے میری رحمت سے مایوس نہ ہوں الزّمر۔53۔ پھر اللہ کی نصرت تو اعمال صالحہ سے مشروط ہے محمد۔7۔اس نصرت میں گمان اور مایوسی کا کیا سوال؟(15)۔

وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يُّرِيۡدُ ﴿16﴾

اس انداز سے ہم نے واضح آیات نازل فرمائی ہیں۔ اللہ اُسے ہدایت دیتا ہے جو ہدایت لینے کا ارادہ کرے(16)۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالصّٰبِـِٕيۡنَ وَالنَّصٰرٰى وَالۡمَجُوۡسَ وَالَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفۡصِلُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ﴿17﴾

وحی کی اقدار پر ایمان لانے والوں، یہودیوں، ستارہ پرستوں، نصارٰی، مجوسیوں اور مشرکوں کے درمیان اللہ قیامت کے روز فیصلہ فرمادے گا۔ اللہ یقیناً ہر شئے کا شاہد و نگران ہے(17)۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسۡجُدُ لَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ وَالشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ وَالنُّجُوۡمُ وَالۡجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيۡرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيۡرٌ حَقَّ عَلَيۡهِ

اے مخاطب کیا تو غور نہیں کر رہا کہ ارض و سما میں جو چیز بھی ہے، نیز سورج، چاند، ستارے، پہاڑ اور درخت اور تمام ذی حیات اور انسانوں کی ایک کثیر تعداد، اللہ

السجدۃ 6

الۡعَذَابُ ؕ وَمَنۡ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ مُّكۡرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفۡعَلُ مَا يَشَآءُ ؕ۩ ﴿۱۸﴾

کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ اور انسانوں کی اکثریّت پر اس کا عذاب واجب ہو چکا۔ اور جسے اپنے اعمال کے باعث، اللہ کے ہاں سے ذلّت ملے، اُسے عزّت وتکریم دینے والا کوئی نہیں۔ بلا شبہ، اللہ جو کرتا ہے، اپنے قانون کے مطابق کرتا ہے بروج۔16، حج۔14، (18)۔

هٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِىۡ رَبِّهِمۡ فَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِيَابٌ مِّنۡ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِيۡمُ ﴿۱۹﴾

یہ مومنین و کفّار کے دو گروہ ہیں۔ ان میں اپنے ربّ کے قوانین کے بارے میں بحث وکش مکش جاری ہے۔ تو جنہوں نے مستقل اقدار Permanent Values سے انکار کیا ان کی شخصیّت جہنّم کی آگ کے عذاب سے لخت لخت ہو جاتی ہے۔ ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جاتا ہے (19)۔

يُصۡهَرُ بِهٖ مَا فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ وَالۡجُلُوۡدُ ﴿۲۰﴾

اس سے ان کی جِلد اور جو کچھ ان کے شکموں میں ہے، گل پگھل جاتا ہے (20)۔

وَلَهُمۡ مَّقَامِعُ مِنۡ حَدِيۡدٍ ﴿۲۱﴾

ان کو سزا دینے کے لیے لوہے کے گُرز ہیں (21)۔

ع 12 2 9

كُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَا مِنۡ غَمٍّ اُعِيۡدُوۡا فِيۡهَا وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۲۲﴾

یہ جب بھی کرب کی وجہ سے وہاں سے نکلنا چاہتے ہیں تو انہیں پھر وہیں لوٹا دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس جلا دینے والے عذاب کا مزہ چکھو (22)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّلُـؤۡلُـؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا حَرِيۡرٌ ﴿۲۳﴾

جو لوگ مستقل اقدارِ وحی پر ایمان لائے اور ایسے کام بھی کرتے رہے جن سے ان کی صلاحیّتوں کی نشوونما ہوئی اور معاشرے کی ناہمواریاں بھی دور ہو گئیں، اللہ یقیناً

انہیں سدا بہار خزاں نا آشنا باغات میں داخل فرماتا ہے جن کی سطح کے نیز زیرِ زمین پانی جاری رہتا ہے۔ وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتیوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں۔ فاطر۔ 33، الدہر۔ 21، الکہف۔ 31، اور وہاں ان کا لباس ریشم کا ہے (23)۔

وَهُدُوۡۤا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الۡقَوۡلِ ۖۚ وَهُدُوۡۤا اِلٰى صِرَاطِ الۡحَمِيۡدِ ﴿۲۴﴾

ان کی رہنمائی پاکیزہ کلام، وحیِ الٰہی کی طرف کردی گئی تھی اور انہیں راہِ محمود پر ڈال دیا گیا تھا (24)۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ الَّذِىۡ جَعَلۡنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الۡعَاكِفُ فِيۡهِ وَالۡبَادِ‌ ؕ وَمَنۡ يُّرِدۡ فِيۡهِ بِاِلۡحَـادٍۢ بِظُلۡمٍ نُّذِقۡهُ مِنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۲۵﴾ ع 3 3 10

وہ لوگ جنہوں نے دین کی مستقل اقدار کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے اور مسجد الحرام سے جسے ہم نے سب انسانوں کے لیے خواہ وہ وہاں رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے، یکساں طور پر کھلا رکھا ہے، روکتے ہیں اور جو اس میں ظلم کے ساتھ اعتدال کی راہ سے ہٹ کر کج روی کا اظہار کرے، تو ان سب کو ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھاتے ہیں (25)۔

وَاِذۡ بَوَّاۡنَا لِاِبۡرٰهِيۡمَ مَكَانَ الۡبَيۡتِ اَنۡ لَّا تُشۡرِكۡ بِىۡ شَيۡــًٔا وَّطَهِّرۡ بَيۡتِىَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَالۡقَآئِمِيۡنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۲۶﴾

یاد کرو وہ وقت جب ہم نے اس گھر، خانۂ کعبہ کی جگہ کا تعیّن کر کے اسے ابراہیم علیہ السلام کے لیے سازگار بنا دیا اور اسے ہدایت کی کہ میرے علاوہ کسی اور کے قانون کی اطاعت نہ کرنا اور حقوقِ انسانیّت کی حفاظت کرنے والوں، نظام کا قیام عمل میں لانے والوں اور اللہ کے احکام وقوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والوں کے لیے، میرے گھر کو غیر دینی نظریات وتصوّرات سے

پاک ومنزّہ رکھنا البقرہ۔125،(26)۔

وَاَذِّنۡ فِى النَّاسِ بِالۡحَجِّ يَاۡتُوۡكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاۡتِيۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ ۙ﴿۲۷﴾

اور انسانوں کو حج کی دعوت دو۔ وہ تیرے پاس دُور دراز راستوں سے، پا پیادہ اور دبلی پتلی سواریوں پر آئیں گے (27)۔

لِّيَشۡهَدُوۡا مَنَافِعَ لَهُمۡ وَيَذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ فِىۡۤ اَيَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمۡ مِّنۡۢ بَهِيۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ‌ ۚ فَكُلُوۡا مِنۡهَا وَاَطۡعِمُوا الۡبَآٮِٕسَ الۡفَقِيۡرَ ﴿۲۸﴾

تاکہ مشاہدہ کرلیں اُن منفعتوں کا جو نظام اُن کے لیے فراہم کررہا ہے اور جو مویشی، چار پائے ہم نے اُنہیں عطا فرمائے ہوئے ہیں، اُن کو مقرّرہ دنوں میں اللہ کا نام لے کر ذبح کریں۔ خود بھی کھاؤ اور تنگ دست محتاجوں کو بھی کھلاؤ (28)۔

ثُمَّ لۡيَقۡضُوۡا تَفَثَهُمۡ وَلۡيُوۡفُوۡا نُذُوۡرَهُمۡ وَلۡيَطَّوَّفُوۡا بِالۡبَيۡتِ الۡعَتِيۡقِ ﴿۲۹﴾

پھر چاہیے کہ حج کے جملہ مناسک پورے کریں اور اپنے اوپر واجب کردہ فرائض ادا کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں (29)۔

ذٰلِكَ وَمَنۡ يُّعَظِّمۡ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ‌ ؕ وَاُحِلَّتۡ لَـكُمُ الۡاَنۡعَامُ اِلَّا مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ‌ فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ ۙ﴿۳۰﴾

یہ تو رہے یہ احکام: اور جو کوئی اللہ کی پابندیوں والے Sacred احکام کی تعظیم کرتا ہے تو یہ، اس کے ربّ کے نزدیک، اس کے لیے بہتر ہے۔ اور تمہارے لیے مویشی حلال کیے گئے ہیں ماسوائے ان کے جن کا ذکر تم سے المآئدہ۔3، میں کیا جا چکا ہے۔ اور ان جامد تصوّرات سے جو انسانی شرف......ذات کی نشو ونما میں رکاوٹ ہوں اور ان اقدامات سے جو صراطِ مستقیم سے ہٹے ہوئے ہوں، اجتناب کیا کرو (30)۔

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيۡرَ مُشۡرِكِيۡنَ بِهٖ‌ ؕ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ

ہر غلط رَوِش سے منہ موڑ کر اللہ کے مقرّر کردہ نصب

فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾

العین کی طرف آتے ہوئے اور اللہ کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کو شامل نہ کرتے ہوئے۔ اور جو کوئی اللہ کا شریک ٹھیرائے تو اُس کی حالت ایسی ہے گویا وہ آسمان سے گرے اور اسے کوئی پرندہ اچک لے یا ہوا اُسے دُور دراز جگہ میں پھینک دے (31)۔

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾

یہ امور پیشِ نظر رکھو۔ اور جو اللہ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے تو یہ بات دلوں کے تقوٰی کی مظہر ہے (32)۔

ع 4 8 11

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ ع

ان مویشیوں میں ایک معیّن عرصے تک تمہارے لیے کئی فائدے ہیں۔ پھر ان کے ذبح کرنے کا مقام بیت العتیق ہی ہے (33)۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾

ہم نے ہر اُمّت کے لیے طریقہ مقرّر کیا ہے کہ جو مویشی انہیں عطا کیے ہیں، ان کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیں۔ تم سب کا اِلٰہ، وہی ایک صاحبِ اقتدار ہستی ہے۔ سو اسی کے آگے اپنی شخصیّت کو Surrender کردو اور بندگانِ تسلیم و رضا کو اچھے ثمرات کی بشارت دے دیجئے (34)۔

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کے قوانین پیش کیے جاتے ہیں تو ان قوانین کی خلاف ورزی کے تصوّر سے ان کے دل دہل جاتے ہیں الانفال۔2 اور جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ان کے پائے استحکام میں لغزش نہیں آتی۔ یہ دین کا نظام قائم کرتے

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾

ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے زائد از ضرورت، دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے ہیں (35)۔

فربہ اور جسیم اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیاں بنایا ہے۔ ان میں تمہارے فائدے ہیں۔ انہیں ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا کرو۔ ذبح کرتے وقت قطار میں اس طرح کھڑے ہوں کہ ان کا ایک پاؤں بندھا ہوا اور تینوں پاؤں پر کھڑے ہوں۔ جب وہ کسی پہلو پر گر پڑیں اور ٹھنڈے ہو جائیں تو اُن میں سے خود بھی کھاؤ اور قناعت کرنے والے محتاجوں اور سوال کرنے والے محتاجوں کو بھی کھلاؤ۔ یہ مویشی ہم نے تمہارے تابع فرمان کر دیئے ہیں تا کہ تم اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو اللہ کے قوانین کے مطابق اور نوعِ انسانی کی ربوبیّت کے لیے صرف کرو (36)۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۚ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٧﴾

اللہ کو ان کا گوشت یا خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا تقوٰی پہنچتا ہے یعنی یہ کہ تم اللہ کے قوانین کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہو۔ ہم نے انہیں تمہارے تابع فرمان کر دیا ہے تا کہ ہماری طرف سے عطا کردہ رہنمائی کے مطابق ایسا معاشرہ، ایسا نظام قائم کر دو جس سے یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ فی الحقیقت اللہ کا قانون اور اس کا نظام ہی تمام نظامہائے عالم سے بلند و برتر ہے البقرہ۔185، المدثر۔3۔ اور انسانوں کی ذات کی کمیوں کو دُور کر کے

توازن و اعتدال پیدا کرنے والوں کو بشارت دے دو (37)۔

ع 5 / 5 / 12 الثلثة

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝۳۸

یقیناً اللہ اہلِ ایمان کی دشمنوں سے مدافعت کرتا رہتا ہے۔ وہ نا قابلِ بھروسا اور کفرانِ نعمت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اُن کی نہ حفاظت کرتا ہے اور نہ ان کے اعمال نتیجہ خیز ہو پاتے ہیں (38)۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰي نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُۨ ۝۳۹

جن کے ساتھ جنگ شروع کر دی گئی ہے، انہیں بھی دفاع میں جنگ کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے کیوں کہ اُن پر ظلم کیا گیا۔ اللہ، یقیناً ان کی مدد کرنے پر قادر ہے (39)۔

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۴۰

یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے گھروں سے ناحق و بلا جواز نکال دیا گیا صرف اتنی سی بات پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہماری ربوبیّت کا ضامن اللہ ہے۔ اگر اللہ، لوگوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے ہٹاتا نہ رہے تو خانقاہیں، نصاریٰ کے گرجے، یہودیوں کے معابد اور مسجدیں ڈھادی جائیں جن میں اللہ کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تو اس کی مدد کرے گا جو اُس کے دین کی مدد کرتا ہے۔ اللہ، یقیناً غالب اور قوّتوں کا مالک ہے (40)۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۴۱

وہ لوگ جن کو اگر ہم زمین میں حکومت و اقتدار عطا کریں تو وہ دین کا نظام Social Order in

consistence with Divine laws
قائم کرتے ہیں جس میں افرادِ معاشرہ اللہ کے قوانین کا اتّباع کرتے چلے جائیں اور زکوٰۃ .... انسانی ذات کی نشوونما کا سامان بہم پہنچا کر ان موانعات کو دور کر دیتے ہیں جو افراد کی نشوونما میں حائل ہوں۔ اور اللہ کا ضابطۂ قوانین جن باتوں کو صحیح قرار دیتا ہے، ان کے کرنے کے احکام جاری کرتے ہیں اور جن کو صحیح تسلیم نہیں کرتا، ان سے باز رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ آلِ عمران۔ 110-104، الاعراف۔ 157، التوبہ۔ 71۔ تمام امور کا انجام و مآل، اللہ کے قوانین کے مطابق ہوتا ہے (41)۔

وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۝٤٢

(اے رسول ﷺ!) اگر یہ لوگ تیری شخصیت و پیش کردہ تعلیم کو جھٹلاتے ہیں تو تجھے تعجّب نہیں ہونا چاہیے کہ ان سے پہلے قومِ نوح، عاد اور ثمود نے بھی اپنے انبیاء علیہم السّلام کو جھٹلایا تھا (42)۔

وَقَوْمُ اِبْرٰهِیْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝٤٣

اور ابراہیم اور لوط علیہما السلام کی قوموں نے بھی (43)۔

وَّاَصْحٰبُ مَدْیَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَیْتُ لِلْكٰفِرِیْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ۝٤٤

اور اصحابِ مدین نے بھی۔ اور موسیٰ علیہ السلام بھی جھٹلایا گیا۔ میں نے اِن، مستقل اقدارِ وحی سے انکار کرنے والوں کو اصلاح کی خاطر مہلت دی۔ جب انہوں نے وہی رَوِش جاری رکھی تو میرے قانونِ مکافات نے ان کی گرفت کر لی۔ سو کیسی تھی میری سزا (44)۔

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ
عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾

کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہمارے قانونِ مکافات نے ملیامیٹ کر دیا کیوں کہ ان کے رہنے والے سلب و نہب کرنے والے تھے۔ وہ اب اپنی چھتوں کے بل گری پڑی ہیں اور کنویں بیکار اور چونے سے بنے ہوئے محل ویران پڑے ہیں (45)۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ
بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ
وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾

کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ ان کے دل، یہ بربادیاں دیکھ کر سوچنے لگتے یا ان کے کان ان کی عبرت آموز داستان سنتے، لیکن اصل بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں میں دل اندھے ہوجاتے ہیں البقرہ۔171، الاعراف۔179، یونس۔43-42، (46)۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ
يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾

(اے رسول ﷺ!) یہ لوگ تجھ سے جلدی عذاب لے آنے کا کہہ رہے ہیں حال آں کہ اللہ اپنے قانون کے خلاف نہیں کرتا۔ قوموں کی اجتماعی تباہی اگر ایک دن میں ہی آ جانی ہو تو تیرے ربّ کے نزدیک، ایک دن اُن ایک ہزار سالوں کے برابر ہوتا ہے جن کا تم اپنے یہاں شمار کرتے ہو السجدہ۔5، (47)۔

ع 6 10 13
وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ
وَاِلَىَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ ع

کتنی ہی بستیاں تھیں جنہیں میں نے مہلت دی۔ وہ سرکش اور سلب و نہب کرنے والی تھیں۔ جب وہ باز نہ آئے تو میرے قانونِ مکافات نے انہیں پکڑ لیا الحج۔45-44۔ ان کا مآل و انجام بالآخر، میرے قانون کے مطابق ہی ہوا (48)۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ﴿۴۹﴾	(اے رسول ﷺ!) ان پر واضح کردے کہ اے انسانو! میں تو بس تمہیں غلط روی کے نتائج سے صاف طور پر متنبّہ کرنے والا ہوں (49)۔
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾	جو لوگ مستقل اقدارِ حق پر ایمان لائے اور انہوں نے ایسے صلاحیّت پرور کام کئے جن سے معاشرے میں بھی حسن و توازن قائم ہوگیا، ان کے لیے حفاظت ہے اور باشرف رزق بھی (50)۔
وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾	مگر جو لوگ ہماری آیات کی مخالفت کرتے اور اپنی دانست میں ان آیات کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے رہے تو یہی لوگ اہلِ جحیم ہیں جہاں ان کی ذات کی نشو و نما رک چکی ہے (51)۔
وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ﴿۵۲﴾	(اے رسول ﷺ!) تجھ سے پہلے، ہم نے جس رسولؑ یا نبیؑ کو بھیجا تو اس کے ساتھ یہی ہوا کہ جب وہ آیاتِ کتاب ان کے سامنے پیش کرتا تو مخالفینِ دین، اس کی پیش کردہ تعلیم میں اپنی خواہشات اور آرزوؤں کی آمیزش کردیتے تھے۔ لہٰذا، اللہ ان مخالفین کی آمیزش کو مٹا دیتا اور اپنی آیات کو پھر محکم بنا دیتا۔ اللہ صاحبِ حکمت اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے (52)۔
لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۙ﴿۵۳﴾	یہ سب اس لیے کہ جو آمیزش ان مخالفین کی طرف سے کی گئی، اس سے وہ لوگ جن کے دل سخت ہیں اور دلوں میں بیماری ہے، دھوکے اور خود فریبی میں پڑے رہیں۔

یہ سرکش لوگ اپنی عداوت اور عناد میں بہت دور نکل گئے ہیں (53)۔

وَّلِيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ اَنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَيُؤۡمِنُوۡا بِهٖ فَتُخۡبِتَ لَهٗ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝٥٤

اور صاحبِ علم جان لیں کہ یہ وحیِ الٰہی، تیرے ربّ کی جانب سے حق ہے۔ سو، انہیں چاہیے کہ اسی پر ایمان لائیں اور ان کے قلوب اس کے سامنے نرمی سے جھکے رہیں۔ اللہ تو بلاشبہ، صاحبِ ایمان لوگوں کو سیدھے اور توازن بدوش راستے کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے الفاتحہ۔5، (54)۔

وَلَا يَزَالُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغۡتَةً اَوۡ يَاۡتِيَهُمۡ عَذَابُ يَوۡمٍ عَقِيۡمٍ ۝٥٥

اور اس وحیِ الٰہی سے انکار کرنے والے تو ہمیشہ اس کے بارے میں شک میں ہی مبتلا رہتے ہیں یہاں تک کہ اچانک حق و باطل کی فیصلہ کن گھڑی آن پہنچتی ہے یا اُس دن کا عذاب جب نشوونماءِ ذات کی صلاحیّتیں سلب ہو جائیں (55)۔

اَلۡمُلۡكُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ ؕ فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ۝٥٦

جس دن فیصلہ کن اتھارٹی اللہ کی ہوگی۔ وہی ان کے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور صلاحیّت پرور کام کرتے رہے، وہ نعماء سے معمور باغاتِ جنّت میں ہیں (56)۔

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ۝٥٧ ع 7 9 14

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور انہیں جھوٹا کہا تو ان کے لیے رسوا کن عذاب ہی ہے (57)۔

وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوۡۤا اَوۡ مَاتُوۡا لَيَرۡزُ

اور جن لوگوں نے اللہ کے Cause کے لیے گھربار

قَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

چھوڑا پھر قتل کر دیئے گئے یا موت سے ہم کنار ہوئے، اللہ لازماً انہیں انسانی طبائع کے لیے کیف اندوز اور متوازن رزق عطا فرماتا ہے البقرہ۔154، آلِ عمران۔169۔ اللہ بہترین ہے رزق عطا فرمانے والوں میں Surely, Allah is Best of those who Provide۔(58)۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

وہ ضرور انہیں ایسی جگہ میں داخل کرتا ہے جو انہیں مرغوب اور انکی آرزوؤں سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔ اللہ ہر امر کا علم رکھنے والا اور ہمیشہ اصول اور قانون کے مطابق کام کرنے والا اور بُردبادہے (59)۔

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ
لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾

یہ تو ہوئے ان کے انعامات۔ اور جو شخص اتنا ہی Retaliate کرے جتنی اذیّت اسے دی گئی تھی، پھر اس سے مزید زیادتی کی گئی تو اللہ لازماً اس کی مدد فرماتا ہے۔ اللہ، یقیناً، سزا کے اثرات کو مٹانے والا اور ایسے اثرات سے شروع ہی میں بچائے رکھنے والا ہے النحل۔126، (60)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي
الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾

اس لئے کہ ظلم اور اس کی مدافعت اور روشنی اور تاریکی کے لیے اس کا قانون موجود ہے اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا رہتا ہے۔ اور وہ سننے والا اور ہر معاملے کی Insight بھی رکھتا ہے۔ (61)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ

کیوں کہ اللہ ہی حق ہے اور جسے یہ اس کو چھوڑ کر

الۡبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ﴿۶۲﴾

پکارتے ہیں، سرتاسر باطل ہے۔ یقیناً، اللہ عالی مرتبت اور عظمتوں کا مالک ہے (62)۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصۡبِحُ الۡاَرۡضُ مُخۡضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيۡفٌ خَبِيۡرٌ ﴿۶۳﴾

اے مخاطب! کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اللہ بلندیوں سے پانی برساتا ہے تو زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ بے شک، اللہ ہی ہے جو نشو و نما کے تدریجی اور غیر محسوس تغیّر کو رُو بعمل لاتا چلا جاتا ہے اور اس سے پوری طرح باخبر بھی ہے (63)۔

ع 8 7 15 لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿۶۴﴾

ارض و سما میں جو کچھ ہے، سب اسی کے پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے۔ اللہ یقیناً سزاوارِ حمد و ستائش ہے اور کائنات کی اس Functioning میں اسے کسی کی مدد کی احتیاج نہیں (64)۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَـكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ وَالۡفُلۡكَ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَيُمۡسِكُ السَّمَآءَ اَنۡ تَقَعَ عَلَى الۡاَرۡضِ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۶۵﴾

اے مخاطبِ انسان! کیا تو نے غور نہیں کیا اللہ نے ارض کی ہر چیز کو تمہارے لیے قانون کا پابند کر کے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے اور کشتی بھی اُس کے قانون کے مطابق، سمندر میں چلتی ہے اَلجاثیہ۔12، اور اس نے بارش کو تھاما ہوتا ہے کہ صرف اس کے اِذن یعنی قانون کے مطابق زمین پر برسے۔ اللہ، یقیناً نوعِ انسانی کی نشو و نما میں حائل موانعات کو دور کرنے والا اور خوش حالیوں میں اضافہ فرمانے والا ہے (65)۔

وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَحۡيَاكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَـكَفُوۡرٌ ﴿۶۶﴾

وہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی۔ پھر تمہیں موت دیتا ہے پھر تمہیں حیاتِ نَو عطا کرتا ہے۔ انسان تو بڑا

ناشکرا اور منکرِ حق واقع ہوا ہے (66)۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝٦٧

ہم نے ہر اُمّت کے لیے دین پر عمل پیرا ہونے کے طور طریقے اور اسالیب مقرّر کر دیئے ہیں جن کی وہ بجا آوری کریں۔ تو انہیں چاہیے کہ ان کے بارے میں، اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تجھ سے جھگڑا نہ کیا کریں۔ تو انہیں اپنے ربّ کے نظام ربوبیّت کی طرف دعوت دیتا رہ۔ بے شک، تو سیدھے اور متوازن راستے پر ہے (67)۔

وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٦٨

اگر وہ پھر بھی تجھ سے بحث مجادلہ کریں تو ان سے صرف اتنا کہہ دے کہ جو کچھ تم کر رہے ہو، اللہ کو اس کا خوب علم ہے (68)۔

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝٦٩

تم جن امور میں اختلاف کر رہے ہو، اللہ تمہارے درمیان مرنے پر نتائج کے سامنے لے آنے کے لیے یکبارگی اٹھا کھڑا کرنے کے روز فیصلہ کر دیتا ہے الحج۔56-17، (69)۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝٧٠

اے مخاطب انسان! کیا تُو نہیں جانتا کہ کائنات میں جو کچھ بھی ہے، اللہ کو اس کا علم ہے۔ یقیناً، یہ تمام سلسلہ، قانون کی زنجیروں میں منضبط ہے اور اسے قانون کے مطابق رُوبعمل رکھنا اللہ کے لیے آسان ہے (70)۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝٧١

یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارتے ہیں جن کی اللہ نے کوئی سند نہیں نازل کی نہ ہی انہیں تقلیداً کی جانے والی پرستش کی حقیقت کا کوئی پتا ہے۔ ظالمین اللہ کو اس کا صحیح مقام نہ دینے والوں کا کوئی مددگار نہیں ہوتا (71)۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا ع 9 8 16
اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۟

جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات پیش کی جاتی ہیں، تو تُو، اے رسول ﷺ! ان کفّار کے چہروں سے انکار کے آثار دیکھ لیتا ہے۔ جوان کے سامنے ہماری آیات پیش کرتے ہیں، لگتا ہے عنقریب یہ کفّار ان پر ٹوٹ پڑیں۔ انہیں کہہ دے کہ کیا میں تمہیں اِس انکار سے بدتر چیز کے متعلّق بتاؤں، وہ جہنّم ہے۔ اللہ نے کافروں سے اس کا وعدہ کیا ہوا ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے (72)۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا
لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۟

اے انسانو! ایک مثال بیان کی جارہی ہے۔ اسے غور سے سنو۔ تم اللہ کو چھوڑ کر جن کو پکارتے ہو، وہ ایک مکھی تک تو پیدا کر نہیں سکتے اگر چہ وہ سب مل کر جمع بھی ہوجائیں۔ اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ معبودوں سے مانگنے والے اور خود معبود کتنے بے بس ہیں؟ (73)۔

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۟

ان لوگوں نے اللہ کے قوانین اور قوّتوں کا اندازہ نہیں لگایا جیسا کہ اندازہ کرنے کا حق تھا۔ اللہ تو غالب ہے، قوّتوں کا مالک ہے (74)۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۟

اللہ، اپنا Message انبیاء تک پہنچانے کے لیے ملائکہ میں سے، اور انسانوں تک پہچانے کے لیے انسانوں میں سے رسولؑ منتخب فرمالیتا ہے۔ اللہ سننے والا اور ہر بات کی Insight رکھنے والا ہے (75)۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

وہ انسانوں کے حال اور مستقبل کو جانتا ہے۔ سب

الْاُمُوْرُ۝

معاملات اسی کے قوانین کی طرف refer کیے جاتے ہیں (76)۔

السجدۃ عند الشافعیؒ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝ۚ

اے ایمان والو! اپنے ربّ کے احکام وقوانین کے سامنے جھکے رہو، سجدہ ریز رہو اور اسی کے احکام کے مطابق چلتے ہوئے اپنی قوّتوں کو اُسی کے پروگرام کے مطابق صرف کیا کرو اور شرف وفضیلت والے کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ (77)۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا
ع 10 6 17 الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۝ۧ

اور اللہ کے Cause کے لیے جدّ وجُہد کرتے رہو جیسا جدّ وجُہد کرنے کا حق ہے۔اس نے تمہیں اس فریضے کے لیے منتخب کرلیا ہے۔اس نے تمہارے لیے دین کے معاملے میں کوئی قلبی اضطراب نہیں رہنے دیا۔ یہ تمہارے مُورثِ اعلیٰ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہی ہے۔ البقرہ۔135، آلِ عمران۔95،النساء۔125، الانعام۔161 ،یونس۔105 ، النحل۔123۔ اسی اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے: اس سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم سب پر نگران رہے اور تم انسانیت کے نگران رہو۔ دین کا نظام قائم کرو اور زکوٰۃ..... افرادِ معاشرہ کو انسانی ذات کی نشوونما Development کا سامان بہم پہنچاتے رہو اور اللہ کے قوانین سے مضبوطی سے متمسّک رہو۔وہی تمہارا کارساز ہے ۔ کتنا بہترین ہے کارساز اور بہترین مددگار (78)۔

آیاتها ۱۱۸ (۲۳) سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ رکوعاتها ٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الجزء 18

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾

یقیناً، مومن کامیاب ہیں (1)۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾

جو اپنی صلوٰۃ، نمازوں میں قلبِ سلیم کے ساتھ اللہ کے قوانین کے سامنے جھک جانے والے ہیں (2)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾

اور جو لغویات، بے ہودہ باتوں سے اعراض برتنے والے ہیں (3)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾

اور جو زکوٰۃ...... نوعِ انسانی کی نشوونما Growth یا Development کا سامان بہم پہنچا کر اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں اَلیل۔18، (4)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾

اور جو اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والے ہیں المعارج۔29، (5)۔

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾

ماسوائے اپنی بیویوں سے یا اُن کنیزوں سے جو اُن کے نکاح میں آچکی ہوں۔ وہ ان کے بارے میں قابلِ ملامت نہیں۔ المعارج۔30، (6)۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾

جو ان کے علاوہ کسی جنسی آسودگی کی خواہش کرے گا تو ایسے لوگ حدود سے تجاوز کرنے والے ہیں المعارج۔30، (7)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾

اور کامران ہیں وہ بھی جو اپنے عہدو پیمان اور ذمّہ داریوں اور اپنے یہاں رکھی گئی امانتوں کی حفاظت

کرنے والے ہیں المعارج۔32، (8)۔

وقف لازم

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَوٰتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ‌ۘ ﴿۹﴾

اور وہ جو اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں البقرہ۔238، (9)۔

اُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡوٰرِثُوۡنَۙ ﴿۱۰﴾

یہی لوگ وارث ہیں (10)۔

الَّذِيۡنَ يَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱﴾

یہ فردوس کے وارث ہوں گے۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے الاعراف۔43، الزخرف۔72، المعارج۔35، (11)۔

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ طِيۡنٍ‌ۚ ﴿۱۲﴾

ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا الانعام۔2، الحج۔5، الرحمٰن۔14، (12)۔

ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً فِىۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ ﴿۱۳﴾

پھر اسے ایک محفوظ مقام میں ٹھیرا کر نطفے کی صورت عطا کی (13)۔

ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَةَ مُضۡغَةً فَخَلَقۡنَا الۡمُضۡغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ خَلۡقًا اٰخَرَ‌ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَؕ ﴿۱۴﴾

پھر نطفے سے گوشت کے لوتھڑے Lump of flesh کی تخلیق کی۔ پھر گوشت کے لوتھڑے سے ہڈیاں پیدا کی پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا فاطر۔11، پھر اسے ایک اور ہی مخلوق بنادیا A New distinguished creation۔ سو، اللہ حسن و توازن کے ساتھ تخلیق کرنے والا، ثبات و استحکام اور نشوونما کا سرچشمہ ہے (14)۔

ثُمَّ اِنَّكُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوۡنَؕ ﴿۱۵﴾

ان مراحل کے بعد، تمہیں موت سے ہم کنار ہونا ہے (15)۔

ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۶﴾

پھر تم یقیناً، مرنے پر یکبارگی اٹھا کھڑا ہونے کے وقت

اٹھائے جاتے ہو (16)۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

ہم نے تمھارے اوپر اَن گنت اجرامِ فلکی بنا دیئے ہیں اور ہم اپنی کسی تخلیق سے بے خبر نہیں (17)۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

ہم بلندیوں سے اندازوں اور پیمانوں کے مطابق پانی برساتے ہیں پھر اسے زمین میں ٹھیرا دیتے ہیں اور ہم اسے Evaporate کر کے لے جانے پر بھی قادر ہیں (18)۔

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾

پھر اس پانی سے ہم نے تمھارے لیے انگوروں اور کھجوروں کے باغات اُگائے۔ تمھارے لیے ان میں کثیر مقدار میں پھل، میوے ہیں اور تم ان میں سے کھاتے ہو (19)۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

اور سینا کی وادی میں ایک درخت اُگتا ہے۔ اس میں سے تیل نکلتا ہے جو کھانے والوں کے لیے سالن کا کام دیتا ہے (20)۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور تمہارے لیے مویشیوں، چوپائیوں میں غور وفکر سے نتائج اخذ کرنے کے پہلو ہیں۔ ہم ان کے بطنوں سے تمھیں دودھ پلاتے ہیں اَلنحل۔66 اور ان جانوروں میں تمھارے لیے کثیر فوائد ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو۔ اَلنّحل۔5، (21)۔

ع 1 22 1 وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار بھی ہوتے ہو (22)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ اس

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٢٣﴾

نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں جس کے قانون کی تم اطاعت کرو۔ تو کیا تم نقصانات سے محفوظ رہ کر زندگی نہیں گزارتے (23)۔

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾

اس کی قوم کے سردار جو مستقل اقدارِ وحی کو تسلیم نہیں کرتے تھے، کہنے لگے یہ صرف تم جیسا انسان ہی تو ہے۔ چاہتا یہ ہے کہ تم پر برتری حاصل کر کے تمہیں Dominate کرے۔ اگر اللہ چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا۔ ہم نے اپنے پہلے باپ دادوں سے ایسی بات نہیں سنی (24)۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٢٥﴾

یہ ایسا شخص ہے جسے سَودا ہو گیا ہے۔ سو کچھ وقت تک اس کے انجام کا انتظار کرو (25)۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٢٦﴾

نوح علیہ السلام نے عرض کی اے میرے ربّ! آپ ہی میری مدد فرمایئے کیونکہ یہ تو مجھے اور میری تعلیم کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔ (26)۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٧﴾

لہٰذا ہم نے اسے بذریعہ وحی حکم دیا کہ ہماری زیرِ نگرانی، ہماری ہدایت کے مطابق، ایک کشتی بناؤ ھُود۔37۔ جب ہمارا حکم صادر ہو جائے اور وادی میں جمع شدہ پانی جوش مار کر اُبل پڑے تو اپنے Followers کے علاوہ ضرورت کی ہر چیز کے دو دو جوڑے کشتی میں رکھ لو ماسوائے تم میں سے اُن افراد کے جن کے متعلّق پہلے

فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور سرکش لوگوں کے بارے میں تو تم مجھ سے بات بھی نہ کرنا۔ وہ یقیناً غرق کیئے جائیں گے (27)۔

فَاِذَا اسۡتَوَيۡتَ اَنۡتَ وَمَنۡ مَّعَكَ عَلَى الۡفُلۡكِ فَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ نَجّٰنَا مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۸﴾

جب تُو اور تیرے ساتھی کشتی میں بیٹھ جائیں تو کہنا کہ سزاوارِ حمد و ستائش ہے اللہ کی ذات جس نے ہمیں سرکش قوم سے محفوظ کرلیا (28)۔

وَقُلۡ رَّبِّ اَنۡزِلۡنِىۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡمُنۡزِلِيۡنَ ﴿۲۹﴾

اور یہ آرزو بھی کرنا کہ اے میرے ربّ! ہمیں ایسی منزل پر اتارنا جو بابرکت ہو، جہاں استحکام بخش اسبابِ حیات کی کثرت، فراوانی اور معاشی سہولتیں بھی ہوں۔ تُو ہی منزل پر بہترین پہنچانے والا ہے Thou are the best of those who bring to land۔(29)

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنۡ كُنَّا لَمُبۡتَلِيۡنَ ﴿۳۰﴾

اس سرگزشت میں قوانین مضمر ہیں اور ہم اس طرح قوموں کی حقیقی سیرت اور نمودِ ذات کو سامنے لاتے رہتے ہیں (30)۔

ثُمَّ اَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِيۡنَ ﴿۳۱﴾

ان کے بعد، ہم ایک دوسری قوم کو پیدا کر کے منظر عام پر لے آئے (31)۔

فَاَرۡسَلۡنَا فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۳۲﴾

ع 2 10 2

اور انہی میں سے ایک پیغامبر ان کے پاس بھیجا کہ تم اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو اللہ کے پروگرام کی خاطر صرف کیا کرو۔ اس کے سوا تمھارا کوئی الٰہ نہیں۔ تو کیا تم اسی کے قوانین کو مصافِ زندگی میں پیشِ نظر رکھو

گے؟ (32)۔

وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ وَاَتۡرَفۡنٰهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ ۙ يَاۡكُلُ مِمَّا تَاۡكُلُوۡنَ مِنۡهُ وَيَشۡرَبُ مِمَّا تَشۡرَبُوۡنَ ۙ﴿۳۳﴾

ان کی قوم کے وہ سردار جنہیں ہم نے دنیاوی زندگی میں مرفّہ الحال کیا تھا اور جو منکرِ وحی تھے اور یومِ مکافات عمل کو جھٹلاتے تھے، کہنے لگے یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے۔ وہی کچھ یہ کھاتا ہے جیسا تم کھاتے ہو، وہی کچھ پیتا ہے جو تم پیتے ہو (33)۔

وَلَئِنۡ اَطَعۡتُمۡ بَشَرًا مِّثۡلَكُمۡ اِنَّكُمۡ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ۙ﴿۳۴﴾

اگر تم نے اپنے ہی جیسے انسان کی اطاعت کی تو اس صورت میں تم سراسر خسارے میں رہو گے (34)۔

اَيَعِدُكُمۡ اَنَّكُمۡ اِذَا مِتُّمۡ وَكُنۡتُمۡ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمۡ مُّخۡرَجُوۡنَ ۙ﴿۳۵﴾

تمہیں یہ کیا دھمکیاں دیتا رہتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے اور مٹّی اور ہڈیاں ہوجاؤ گے تو تم پھر سے زندہ کر کے اُٹھائے جاؤ گے۔ بنی اسرائیل۔49، المومنون۔82 ،النمل۔67، الصّفّٰت۔53، الواقعہ۔47، (35)۔

هَيۡهَاتَ هَيۡهَاتَ لِمَا تُوۡعَدُوۡنَ ۙ﴿۳۶﴾

کس قدر بعید از قیاس ہے یہ دھمکی جو تمہیں دی جارہی ہے (36)۔

اِنۡ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا نَمُوۡتُ وَنَحۡيَا وَمَا نَحۡنُ بِمَبۡعُوۡثِيۡنَ ۙ﴿۳۷﴾

زندگی تو صرف اِسی دنیا کی زندگی ہے کہ یہی ہمارا جینا ہے اور یہی مرنا اور ہمیں دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا (37)۔

اِنۡ هُوَ اِلَّا رَجُلُ اۨفۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحۡنُ لَهٗ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳۸﴾

یہ ایسا شخصؑ ہے جس نے اللہ کے ساتھ جھوٹ افترا کر کے منسوب کیا ہوا ہے اور ہم اس پر ایمان لانے والے نہیں (38)۔

قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِىۡ بِمَا كَذَّبُوۡنِ ﴿۳۹﴾

رسولؑ نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! تو ہی میری مدد فرما کیونکہ انہوں نے مجھے اور میرے پیغامِ رسالت

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۚ﴿۴۰﴾

کو جھٹلایا ہے۔ (39)۔

اللہ نے فرمایا کہ یہ بہت جلد اپنی سوچ پر نادم ہوں گے (40)۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

تو زلزلے کی ایک زوردار آواز نے ایک ٹھوس واقعہ کی صورت میں اُنہیں آن پکڑا۔ اور ہم نے انہیں خس و خاشاک کی طرح کر دیا۔ تباہی ہے سرکش قوم کے لیے (41)۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ؕ﴿۴۲﴾

ان کے بعد ہم کئی دوسری قومیں عرصۂ حیات میں لے آئے (42)۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ؕ﴿۴۳﴾

کوئی قوم قانونِ مکافات کی رو سے متعیّن مدّت سے نہ آگے جا سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔ یونس۔49، الرعد۔38، الحجر۔5، مُمتحنہ۔34، المنافقون۔11، (43)۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾

پھر ہم وقفوں سے متواتر اپنے رسولؑ بھیجتے رہے۔ جب کبھی کوئی رسولؑ اپنی قوم کے پاس آیا تو وہ اس کو جھٹلاتے رہے۔ ہم انہیں ایک کے بعد دوسری کو ہلاک کرتے رہے اور انہیں ایک داستانِ پارینہ بنا دیا۔ جو قوم دینی اقدار پر ایمان نہ لائے، اس کے لیے تباہی ہی ہے (44)۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۴۵﴾

پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اس کے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنی آیات اور واضح دلائل دے کر بھیجا (45)۔

اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا قَوۡمًا عَالِيۡنَ ۚ﴿۴۶﴾	فرعون اوراس کے سرداروں کی طرف۔انہوں نے سرتابی اختیار کی۔وہ تھے ہی بڑے مغرور وسرکش (46)۔
فَقَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ لِبَشَرَيۡنِ مِثۡلِنَا وَقَوۡمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوۡنَ ۚ﴿۴۷﴾	وہ کہنے لگے کہ کیا ہم ان دو، اپنے ہی جیسے انسانوں پر ایمان لے آئیں حال آں کہ ان دونو کی قوم ہماری غلام ہے (47)۔
فَكَذَّبُوۡهُمَا فَكَانُوۡا مِنَ الۡمُهۡلَكِيۡنَ ﴿۴۸﴾	انہوں نے ان دونو کے پیغامِ نبوّت کو جھوٹا کہا۔ وہ ہلاک شدہ قوموں میں سے ہوگئے (48)۔
وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ لَعَلَّهُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۹﴾	ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تھی تا کہ یہ لوگ اس سے رہنمائی حاصل کریں (49)۔
وَجَعَلۡنَا ابۡنَ مَرۡيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيۡنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبۡوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيۡنٍ ۠﴿۵۰﴾ ع 3 18 3	ہم نے عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم اوراس کی والدہ کوحق اور سچّائی کی ایک Symbol بنادیا اور دونو کو ہموار اور سر سبز وشاداب زمین میں بسایا جس میں آبِ رواں بھی موجود تھا (50)۔
يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوۡا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّىۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ ؕ﴿۵۱﴾	ہم نے ہدایت کی کہ اے پیغامبرو! حلال اورمرغوبِ طبع چیزوں میں سے کھاؤ اورایسے صلاحیّت پرور کام کروجن سے معاشرے میں حسن وتوازن قائم ہوجائے۔جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، مجھے اس کا علم ہوتا ہے (51)۔
وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۵۲﴾	یہی ہے تمھاری اُمّت: اُمّتِ واحدہ اور میں ہوں تمھاری ربوبیّت کا ضامن۔تم زندگی کے ہر گوشے میں میرے ہی قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو (52)۔
فَتَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ	لیکن انہوں نے اُمّت کی وحدت کو الگ الگ گروہ

فَرِحُوْنَ ۝٥٣

ہو کر، پارہ پارہ کر دیا۔ ہر گروہ اپنے اپنے یہاں خوش و مطمئن ہے کہ وہی حق پر ہے الروم۔32، (53)۔

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝٥٤

اے رسول ﷺ! انہیں ان کے خمارِ جہالت میں کچھ عرصہ کے لیے ڈوبے رہنے دے (54)۔

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝٥٥

کیا یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ یہ جو ہم انہیں اسی طرح مال اور اولاد میں کثرت سے آگے بڑھا رہے ہیں (55)۔

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝٥٦

تو گویا انہیں جلد جلد خوشحالیاں بہم پہنچاتے رہیں گے۔ بالکل نہیں۔ مگر یہ اصل بات کو سمجھ نہیں رہے (56)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝٥٧

جو لوگ اپنے ربّ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے خوف بداماں رہتے ہیں (57)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٥٨

اور جو اپنے ربّ کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں (58)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝٥٩

اور جو اپنے ربّ کے ساتھ کسی اور کے قانون کی اطاعت نہیں کرتے (59)۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝٦٠

اور جو لوگ، جتنا ان سے بَن پڑتا ہے، دیتے ہیں اور ان کے دل اس خیال سے لرزاں رہتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ کے ہاں Accountability کے لیے جانے والے ہیں (60)۔

اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝٦١

یہی لوگ ہیں جو خوش بختیوں کے حصول کے لیے سرگرمِ عمل رہتے ہیں اور ان کے لیے دوسروں پر سبقت لے جانے والے ہیں (61)۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ

ہم کسی فرد کو صرف اس لیے قانون کا مکلّف ٹھہراتے

وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝٦٢

ہیں کہ اس کی ذات میں وسعت پیدا ہوجائے البقرہ۔286،الانعام۔154،الاعراف۔42،اور ہمارے پاس اعمال نامے کی کتاب ہے، جو ہر بات سچ سچ بیان کردیتی ہے اور ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ الجاثیہ۔29،(62)۔

بَلۡ قُلُوۡبُهُمۡ فِىۡ غَمۡرَةٍ مِّنۡ هٰذَا وَلَهُمۡ اَعۡمَالٌ مِّنۡ دُوۡنِ ذٰلِكَ هُمۡ لَهَا عٰمِلُوۡنَ ۝٦٣

لیکن ان کے دل اس حقیقت سے غافل ہیں اور اس کے علاوہ بھی بہت سے قابل مواخذہ کام ہیں جو یہ کرتے رہتے ہیں (63)۔

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذۡنَا مُتۡرَفِيۡهِمۡ بِالۡعَذَابِ اِذَا هُمۡ يَجۡـئَرُوۡنَ ۝٦٤

یہاں تک کہ جب ہم ان میں سے دوسروں کی کمائی پر عیش اڑانے والوں اور لذات وشہوات میں بڑھتے چلے جانے والوں کو عذاب میں ماخوذ کرلیتے ہیں تو یہ مدد کے لیے چیختے چلاّتے ہیں النحل۔53،(64)۔

لَا تَجۡـئَرُوا الۡيَوۡمَ اِنَّكُمۡ مِّنَّا لَا تُنۡصَرُوۡنَ ۝٦٥

ان سے کہا جاتا ہے کہ آج واویلا نہ کرو۔ ہماری طرف سے تمہیں قطعاً کوئی مدد نہ ملے گی (65)۔

قَدۡ كَانَتۡ اٰيٰتِىۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فَكُنۡتُمۡ عَلٰۤى اَعۡقَابِكُمۡ تَـنۡكِصُوۡنَ ۝٦٦

ہماری آیات تمھارے سامنے پیش کی جاتی تھیں تو تم ایڑیوں کے بل پلٹ جاتے تھے (66)۔

مُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهۡجُرُوۡنَ ۝٦٧

انکار کرتے، اکڑتے، اینٹھتے ہوئے اور اللہ کی آیات کے حوالے سے قصے کہانیوں کے رنگ میں ہذیان بکتے تھے (67)۔

اَفَلَمۡ يَدَّبَّرُوا الۡقَوۡلَ اَمۡ جَآءَهُمۡ مَّا لَمۡ يَاۡتِ اٰبَآءَهُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝٦٨

کیا انہوں نے اللہ کے اس کلام پر تدبّر نہیں کیا؟ کیا اُن کے پاس وحی کی ایسی تعلیم آئی ہے جو ان کے آباء کے

پاس نہیں آئی تھی (68)۔

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾

یا انہوں نے اپنے رسولؑ کو جانا پہچانا نہیں کہ اس کے منکر بن رہے ہیں یونس۔16، (69)۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَاۗءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾

یا اس کے متعلّق کہتے ہیں کہ اسے سَودا ہوگیا ہے۔ بلکہ وہ تو ان کے پاس وحی لے کر آیا ہے مگر ان کی اکثریت حق کو ناپسند کرتی ہے (70)۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَاۗءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾ۭ

اگر حق، ان کی خواہشات اور آرزوؤں کی پیروی کرنے لگ جاتا تو کائنات اور جو کچھ اس میں ہے، درہم برہم ہوجاتا۔ بلکہ ہم نے انہیں ایسی چیز عطا فرمائی ہے جو شرف و عزّت اور عبرت و موعظت کا سرچشمہ ہے، تو یہ اس عظمت و سربلندی سے اعراض برت رہے ہیں (71)۔

اَمْ تَسْـَٔــلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ڰ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا تُو ان سے حق کے ابلاغ کا معاوضہ طلب کررہا ہے؟ تیرے ربّ کی طرف سے عطا بہترین ہے۔ سامانِ زیست بہم پہنچانے والوں میں وہ سب سے بہترین ہے (72)۔

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾ ع

تُو تو انہیں سیدھے اور متوازن راستے کی طرف دعوت دیتا رہتا ہے (73)۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾

اور جو لوگ یومِ آخرت پر یقین ہی نہیں رکھتے وہ صحیح راستے سے ہٹ رہے ہیں (74)۔

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾

اگر ہم ان کی یہ مصیبت دور کردیں اور اس مصیبت کے آزار سے ان کو حفاظت بھی عطا کردیں تو یہ پھر بھی

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ۝

حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ۝

ع 4 27 4

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۝

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۝

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ۝

اپنی سرکشی میں راہ گم کردہ و حیران، بڑھتے ہی چلے جائیں (75)۔

ہم نے انہیں عذاب میں ماخوذ کرلیا تو پھر بھی نہ تو یہ اپنے ربّ سے عاجزی کا اظہار کرتے ہیں اور نہ دل کے جھکاؤ کے ساتھ اس کے قانون کی اطاعت ہی اختیار کرتے ہیں (76)۔

یہاں تک کہ جب ہم ان پر شدید عذاب کے پھاٹک کھول دیں گے تو اس وقت یہ مایوسی کا شکار ہو جائیں گے (77)۔

اور اللہ ہی ہے جس نے تمہیں سننے، دیکھنے اور غور و فکر Mind کی صلاحیتیں عطا کیں مگر بہت تھوڑے ہیں ایسے جو ان صلاحیتوں کو ان کے صحیح مقاصد کے لیے استعمال میں لاتے ہیں النحل۔ 78، السجدہ۔ 9، الملک۔23،(78)۔

وہی ہے جس نے تم سب کو زمین میں پیدا کر کے پھیلا دیا اور اسی کی طرف تم جمع کیے جاتے ہو۔الملک۔24، (79)۔

وہی ہے جو زندگی عطا کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور رات اور دن کا یکے بعد دیگرے ادل بدل کر آنا بھی اُسی کے قانون کے مطابق ہے۔تو کیا تم سمجھتے نہیں (80)۔

بلکہ وہی باتیں کہتے چلے جاتے ہو جو پہلے لوگ کہا

کرتے تھے (81)۔

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾

کہتے ہیں کہ جب ہم مرجائیں گے اور ہڈیاں مٹّی ہوجائیں گے تو کیا ہم پھر زندہ کرکے اٹھائیں جائیں گے۔بنی اسرائیل۔49،المومنون۔35۔النحل۔67، الصّٰفّٰت۔53-16،قٓ۔3،الواقعہ۔47،(82)۔

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾

یہ دھمکیاں تو ہمیں، اوراس سے پہلے، ہمارے آباء کو بھی دی جاتی رہی ہیں۔یہ صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں (83)۔

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾

اے رسول ﷺ! ان سے پوچھ کہ اگر کچھ جانتے ہوتو بتلاؤ کہ یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے، کس کی خاطر بر سرِ عمل ہے؟ (84)۔

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾

توجھٹ سے کہہ دیتے ہیں کہ اللہ کے پروگرام کے لیے۔ ان سے پوچھ کہ پھر تم غوروفکر کیوں نہیں کرتے (85)۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾

ان سے پوچھ کہ متعدّد اجرامِ فلکی کو گردش دیتے ہوئے نقطۂ تکمیل کی طرف لے جانے والا کون ہےاورکائنات کی ربوبیّت پر اقتدارِاعلیٰ اور کنٹرول کس کا ہے؟ الرعد۔25، العنکبوت۔61،(86)۔

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾

یہ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ اللہ کا۔ان سے پوچھ کہ پھر اس کے قوانین پرغوروفکر کیوں نہیں کرتے ہو (87)۔

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾

ان سے پوچھ کہ اگر تم جانتے ہوتو بتلاؤ کہ وہ کون ہستی ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ہر شئے ہے اور جو پناہ

دینے والا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ (88)۔

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾

یہ جھٹ سے کہہ دیتے ہیں کہ اللہ ہی کا اقتدار ہے۔ ان سے پوچھ کہ پھر تمہیں کس بات سے دھوکا لگ جاتا ہے؟ (89)۔

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾

بلکہ ہم نے انہیں ایسی چیز دی ہے جو مبنی برحق ہے مگر زبان سے ہر حقیقت کا اقرار کرنے کے باوجود، دل سے نہیں مانتے۔ یہ ہیں ہی جھوٹے (90)۔

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾

اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا۔ الکہف۔4، مریم۔88-35، اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے ورنہ ہر الٰہ اپنی مخلوق کو اپنے ساتھ لے لیتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتا۔ جن اوصاف سے بھی یہ مُتّصف کر رہے ہیں، اللہ ان سے منزّہ و بالا ہے (91)۔

ع 15 5 5 عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾

وہ مشہود اور غائب کا جاننے والا ہے اور جو شرک یہ کر رہے ہیں اس سے بلند و ارفع ہے (92)۔

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾

اے رسول ﷺ! دست بدعا رہتے ہوئے کہہ کہ اے میرے ربّ! جن تباہ کن نتائج کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے، اگر آپ مجھے وہ دکھائیں (93)۔

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

تو اے میرے ربّ! پھر مجھے ان سرکش و قانون شکن لوگوں کے زُمرے میں شامل نہ کیجئے گا (94)۔

وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

جس عذاب کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے، وہ تجھے

دکھانے پر قادر ہیں۔ یونس۔46۔ الرعد۔40۔ الزخرف۔42(95)۔

اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَصِفُوۡنَ ﴿۹۶﴾

توحُسن کارانہ عمل سے برائی اورناہمواری کودور کرتا رہ۔ جو باتیں یہ بنارہے ہیں، ہم انہیں خوب جانتے ہیں(96)۔

وَقُلۡ رَّبِّ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیۡنِ ۙ﴿۹۷﴾

تیری آرزو بس یہ ہو کہ اے میرے ربّ! مجھے ان مخالفینِ دین کی تفرقہ انگیزی اور ان کے کچوکوں سے اپنی پناہ میں رکھئے(97)۔

وَاَعُوۡذُ بِكَ رَبِّ اَنۡ یَّحۡضُرُوۡنِ ﴿۹۸﴾

میرے ربّ جو اِیذا یہ مجھے پہنچائیں، اس سے بھی میں تیری پناہ کا طالب ہوں(98)۔

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الۡمَوۡتُ قَالَ رَبِّ ارۡجِعُوۡنِ ۙ﴿۹۹﴾

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئی ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے ربّ! مجھے دنیا میں واپس بھیج دے(99)۔

لَعَلِّیۡۤ اَعۡمَلُ صَالِحًا فِیۡمَا تَرَكۡتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنۡ وَّرَآئِهِمۡ بَرۡزَخٌ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

تاکہ جس زندگی کو میں چھوڑ آیا ہوں، اس میں، مَیں صلاحیت پرور کام کروں۔ قطعاً نہیں۔ یہ صرف اس کے کہنے کی بات ہے۔ ان کے پیچھے، دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک، ایک روک ہے، پیچھے نہیں جاسکتے(100)۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَیۡنَهُمۡ یَوۡمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾

جب صُور پھونکا جاتا ہے تو اس روز ان کی باہم رشتہ داریاں ختم ہوجاتی ہیں اور ایک دوسرے کے پرسانِ حال بھی نہیں ہوتے(101)۔

فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾

جن کے اعمالِ صالحہ کا پلڑا بھاری ہوتا ہے وہ کامیاب ہوتے ہیں۔ الاعراف۔8، القارعہ۔7-6، (102)۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ﴿۱۰۳﴾	اور جن کے اعمال صالحہ کا پلڑا ہلکا ہوتا ہے، وہ اپنی ذات کی نشوونما Development کا نقصان کر لیتے ہیں۔الاعراف۔9،القارعہ۔9-8۔وہ جہنّم میں ہمیشہ رہتے ہیں (103)۔
تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ﴿۱۰۴﴾	جہنّم کی آگ ان کے چہروں کو جھلس ڈالتی ہے اور وہاں ان کے چہرے مسخ ہو جاتے ہیں (104)۔
اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ﴿۱۰۵﴾	پوچھا جاتا ہے کہ کیا میری آیات تمہیں سنائی نہیں گئی تھیں لیکن تم ان کو جھٹلاتے تھے (105)۔
قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ﴿۱۰۶﴾	اقرار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی تھی اور ہم رہ گم کُردہ لوگ تھے (106)۔
رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ﴿۱۰۷﴾	اے ہمارے ربّ! اس میں سے ہمیں نکال۔اب کے ہم اگر دوبارہ تکذیب کریں تو ضرور سرکش ٹھیریں گے (107)۔
قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ﴿۱۰۸﴾	کہا جاتا ہے کہ دھتکارے ہوئے اس میں پڑے رہو اور مجھ سے بات بھی نہ کرو (108)۔
اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴿۱۰۹﴾	میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا بھی تھا جو عرض کیا کرتا تھا کہ اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لے آئے ہیں۔ہماری لغزش کے مُضِر اثرات سے ہمیں محفوظ رکھ اور حفاظت عطا فرماتے ہوئے ذات کی نشوونما کا سامان بہم پہنچا۔تجھ سے بہتر نشوونما کرنے والا اور کوئی نہیں (109)۔

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ۝۱۱۰

تم نے ان کا مذاق اڑانا شروع کر دیا یہاں تک کہ اس حرکت نے تمہیں ہمارے قوانین ہی سے غافل کر دیا اور تم ان پر قہقہے لگایا کرتے تھے (110)۔

اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۝۱۱۱

میں نے ان کے ثابت قدم رہنے کی جزا آج انہیں دے دی۔ وہی لوگ ہیں کامیاب وکامران (111)۔

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ۝۱۱۲

اللہ نے فرمایا کہ تم زمین میں کتنے برس رہے؟ (112)۔

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ۝۱۱۳

کہتے ہیں یہی کوئی ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ آپ حساب شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے (113)۔

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝۱۱۴

اللہ نے فرمایا کہ تم تھوڑا سا عرصہ ٹھیرے ہو۔ کاش! تم اس حقیقت کو جان لیتے (114)۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۝۱۱۵

کیا تم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ ہم نے تمہیں کسی مقصد اور غایت کے بغیر ہی پیدا کر دیا اور تمہیں ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہی نہیں؟ (115)۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۝۱۱۶

اللہ غالب ہے۔ ایسی قوّتوں کا مالک جو اعمال کے محکم اور تعمیری نتائج کا ضامن ہے۔ اس کے سوا کوئی اور صاحبِ اقتدار ہستی نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے، بغیر ذاتی منفعت کے فراواں، باشرف اور عزّت وتوقیر کی حامل ربوبیّت کے کنٹرول کا مالک ہے (116)۔

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ۝۱۱۷

اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور الٰہ کو بھی پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل ہے نہیں، اُس کا حساب اس

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع 6 26 6

کے نشوونما دینے والے کے یہاں محفوظ ہے۔ اللہ کی واحدانیّت سے انکار کرنے والے قطعاً فلاح نہیں پاتے (117)۔

اے رسول ﷺ! تیری آرزو و دعا یہ ہو کہ اے میرے ربّ! مجھے تخریبی قوّتوں کے نقصانات سے محفوظ رکھ اور ذات کی نشوونما کا سامان عطا فرما۔ صرف تو ہی بہترین نشوونما کرنے والا ہے (118)۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ (۲۴)

اٰيَاتُهَا ۶۴ — رُكُوْعَاتُهَا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾

یہ سورت ہم نے نازل فرمائی ہے اور اس کے اندر درج کردہ قوانین و احکام کے حدود کو متعیّن کر دیا ہے القصص۔85۔ اس میں آیات اتنی واضح انداز میں نازل کی ہیں تا کہ تم انہیں Memory میں محفوظ کر لو اور ہمیشہ پیشِ نظر رکھو (1)۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾

زانی مرد اور زانی عورت، دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ۔ اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے نظام میں تمہیں ان دونوں کے معاملے میں رحم Compassion، اللہ کے حکم پر عمل کرنے میں مانع نہ ہو اور مومنین میں سے ایک گروہ، ان دونوں کی سزا کو دیکھنے کے لیے موجود ہو (2)۔

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾

زانی مرد، صرف زانی عورت یا مشرک عورت سے ہی نکاح کرے۔ اور زانی عورت صرف زانی مرد اور مشرک مرد سے نکاح کرے، ورنہ مومنین پر تو یہ دونوں فعل ممنوع ہیں کہ وہ زانی مشرکہ عورت یا زانی مشرک مرد سے نکاح کریں۔ البقرہ۔221، (3)۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤﴾

جو لوگ شادی شدہ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں اور چار شاہد نہ پیش کر سکیں تو انہیں اَسّی کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی شہادت قبول نہ کرنا۔ ایسے ہی لوگ دین کے نظام کے قالب سے باہر نکل جانے والے ہیں (4)۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥﴾

اس سے مستثنٰی وہ لوگ ہیں جو اس کے بعد توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں تو اللہ لغزش کے مُضر اثرات کو دور کرنے اور سامانِ نشو ونما عطا کرنے والا ہے (5)۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾

جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور سوائے اپنی ذات کے ان کے پاس گواہ نہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک، اللہ کو حاضر و ناظر مان کر چار مرتبہ یہ گواہی دے کہ وہ تہمت لگانے کے معاملے میں سچّا ہے (6)۔

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٧﴾

اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ...... وہ نظامِ مملکت کی طرف سے فراہم کردہ سماجی حیثیت اور مراعات سے محروم کر دیا جائے (7)۔

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ

اور اگر عورت چار بار اللہ کو حاضر و ناظر جان کر یہ شہادت

اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ⑧

دے کہ وہ مرد جھوٹا ہے تو وہ عورت سزا سے بری الذمّہ ہو جائے گی (8)۔

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ⑨

اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر وہ مرد سچّا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ..... وہ، دین کے نظام کی طرف سے گرفت اور سزا کی مستوجب ہو گی (9)۔

ع 1 10 7

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ⑩

اور اللہ کا فضل اور رحمت تم پر کیوں نہ ہوتی: اللہ یقیناً غلط رَوِش چھوڑ کر اُس کی طرف آنے والے کی طرف اپنی رحمت کے ساتھ متوجّہ ہوتا ہے۔ ایسا وہ اپنی حکمت کے مطابق کرتا ہے (10)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ⑪

تمہی میں سے ایک گروہ ہے جو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے خلاف یہ بہتان گھڑ لایا ہے۔ تم اسے اپنے لیے شر نہ خیال کرو، بلکہ یہ تمہارے لیے خیر ہے۔ ان میں سے ہر شخص کا گناہ میں اتنا ہی حصّہ ہے جو اس نے کمایا اور جس نے ان میں سے گناہ کی زیادہ ذمّہ داری اپنے اوپر لی تو اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہو گا (11)۔

لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ⑫

جب تم نے اس بہتان کے بارے میں سنا تو صاحبِ ایمان مردوں اور عورتوں نے اپنے جی میں حسنِ ظن سے کیوں کام نہ لیا اور کہا ہوتا کہ یہ تو صریحاً بہتان طرازی ہے (12)۔

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ⑬

وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے۔ جب وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو اللہ کے یہاں یہی لوگ جھوٹے ہیں (13)۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۚ﴿۱۴﴾	اور جس انداز سے تم نے بھی ایسی باتوں میں لگ کر چرچے شروع کر دیئے تھے، اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تمہیں اس دنیا میں اور حیات اُخروی میں بھی سخت سزا ملتی (14)۔
اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾	تم اس بات کو دہراتے چلے گئے اور اپنی زبانوں سے ایسی بات کہہ رہے تھے جس کی حقیقت کا تمہیں علم نہ تھا اور اسے معمولی سی بات ہی سمجھ رہے تھے حال آں کہ وہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات تھی (15)۔
وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾	جب تم نے اس بات کو سنا تو تم نے کیوں نہ کہا کہ ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ایسی بات کہیں۔ اے اللہ! تیری ذات ہی منزّہ ہے۔ ہم شدّت سے تیری اطاعت میں رہتے ہیں۔ یہ بہت بڑا بہتان ہے (16)۔
يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴿۱۷﴾	اللہ تمہیں غلط انجام وعواقب سے متنبّہ کرتا ہے کہ اگر تم صاحبِ ایمان ہو تو اس طرح کی بات کو دوبارہ کبھی نہ کرنا (17)۔
وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾	اللہ تمہیں آیات واضح کر کے بیان کر رہا ہے۔ وہ ہر بات اور اس کی غرض وحکمت کو جانتا ہے (18)۔
اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾	جو لوگ چاہتے ہیں کہ صاحبِ ایمان لوگوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اللہ اس بات کی سنگینی کو جانتا ہے، لیکن تم نہیں جانتے (19)۔

ع 10/2 8

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

تم پر اللہ کا فضل اور رحمت کیوں نہ ہوتی النور۔14، اللہ تو ہے ہی مُضرتوں کو دور کرنے اور ذات کی نشوونما کے ساز وسامان بہم پہنچانے والا (20)۔

النصف

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾

اے اہلِ ایمان! تم سرکش جذباتِ انسانی کے پیچھے مت لگ جایا کرو۔ جو کوئی بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے تو، وہ تو بے حیائی اور ان کاموں کے لیے اکساتے ہیں جنہیں قرآنِ حکیم نے ناپسندیدہ قرار دیا ہے البقرہ۔69-168۔ اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کسی کی ذات کی نشوونما ہرگز نہ ہو پاتی۔ ہاں تزکیہ تو اللہ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ اللہ ہر بات کو سننے اور جاننے والا ہے (21)۔

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِى الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾

تم میں سے آسودہ حال اور معاشی طور پر خوشحال لوگ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ضمن میں اِفک پر دل برداشتہ ہو کر قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور اللہ کے Cause کے لیے گھر بار چھوڑنے والوں کو مالی مدد کے طور پر کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھالیں۔ بلکہ چاہیے کہ ان اِفک میں ملوّث افراد کی لغزش یا خامی سے صرفِ نظر کرتے ہوئے انہیں معاف کر دیں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھاری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے ان کے مُضر اثرات کو تم سے دور کر دے۔ اللہ تو ہے ہی مضر اثرات کو دور کرنے اور ذات کی نشوونما

کرنے والا (22)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

جو لوگ ان شادی شدہ مومن، پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں جو بدکرداری کی باتوں سے واقف تک نہ ہوں۔ النّور۔4 اُن پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے ..... وہ اس دنیا میں، دینی نظام کی طرف سے ملنے والی سماجی حیثیت Social Status، احترام اور مراعات سے، اور اُخروی زندگی کے انعامات وثمرات سے محروم رہتے ہیں اور ان کے لیے سخت عذاب بھی ہے (23)۔

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

اُس روز اُن کی زبانیں، ہاتھ اور پاؤں ان کاموں کی شہادت دیتے ہیں جو وہ کیا کرتے تھے۔ یٰسین۔65، حٰمٓ السجدہ۔20، (24)۔

يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾

اس دن، اللہ ان کا پورا پورا صلہ، عدل وانصاف کے عین مطابق دے دیتا ہے اور وہ جان جاتے ہیں کہ اللہ صریحاً مجسّم عدل ہے (25)۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ ع 3 6 9

حیاتِ اُخروی میں خبیث فحش کار عورتیں، فحش کار مردوں ہی کے ساتھ ہوتی ہیں اور فحش کار مرد، بدکردار عورتوں کے ساتھ۔ اور پاک دامن عورتیں، پاکباز مردوں کے ساتھ ہوتی ہیں اور پاکباز مرد، پاکدامن عورتوں کے ساتھ۔ یہ ان تہمتوں سے بری الذمّہ ہیں جو یہ فحش کار لوگ لگا رہے ہیں۔ ان کے لیے تہمتوں کے مُضر اثرات

سے حفاظت اور باشرف رزق ہے (26)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى
تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾

اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے سوا، دوسروں کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہوا کرو جب تک تم اجازت نہ حاصل کرلو اور اہلِ خانہ کو سلامتی کی دعا نہ دے لو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے تا کہ تم اللہ کے احکام و قوانین کو پیشِ نظر رکھو (27)۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ
لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اگر ان گھروں میں کسی کو موجود نہ پاؤ پھر بھی اندر نہ جاؤ جب تک تمہیں اس کی اجازت نہ مل جائے۔ اور اگر تمہیں لوٹ جانے کو کہا جائے تو واپس چلے جایا کرو۔ یہ امر، تمہاری بالیدگیٔ ذات کے لیے ہے۔ اللہ کو تمھارے اعمال کا علم ہوتا ہے (28)۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ
فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا
تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

تمھارے لیے اُن گھروں میں داخل ہونا کوئی حرج کی بات نہیں جن میں کوئی سکونت پذیر نہ ہو اور جہاں تمہارا مال سامان پڑا ہو۔ تم جن باتوں کو ظاہر کرتے ہو یا پوشیدہ رکھتے ہو، اللہ کو ان کا علم ہوتا ہے (29)۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا
يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

اے رسول ﷺ! مومنین کو بتا دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی عِفت کی بھی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے تزکیۂ ذات کے لیے ضروری ہے۔ اس ضمن میں جو تصنّع وہ برتتے ہیں، اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے (30)۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ
فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ اپنی نظریں جھکا کے رکھا کریں اور اپنی عصمتوں کو داغ دار نہ ہونے دیں اور اپنی

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ
الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا
يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ
وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

زیب و زینت کو ظاہر نہ کیا کریں ماسوائے اس کے جو اس میں سے فطری انداز سے خود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زیب و آرائش کو ظاہر نہ ہونے دیں ماسوائے اپنے شوہروں پر یا اپنے باپوں پر یا اپنے شوہروں کے باپوں پر یا اپنے بیٹوں پر یا خاوندوں کے یعنی حقیقی یا سوتیلے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر یا اپنے بھانجوں پر یا اپنی شناسا عورتوں پر یا اپنی کنیزوں پر یا مردوں میں ان خادموں پر جن کو نکاح کی احتیاج نہ ہو یا ان بچّوں پر جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے واقف نہیں۔ اور اپنے پاؤں، چلتے ہوئے زمین پر زور سے نہ مارا کریں کہ ان کی مخفی زینت و آرائش معلوم ہو جائے۔ اور اے ایمان والو! تم سب، اللہ کے ان احکام اور قوانین کی طرف رجوع کیے رہو تا کہ تمہارے اعمال کی کھیتیاں پروان چڑھ جائیں (31)۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾

اپنے یہاں کے مجرّد مرد و زن اور نیک سیرت غلاموں اور کنیزوں کے نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ تنگ دست ہوں گے تو اللہ ..... دین کا نظام اللہ کے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔ اللہ، صاحبِ قدرت اور ہر امر کا علم رکھنے والا ہے (32)۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ

جو لوگ نکاح کی استطاعت نہ رکھتے ہوں یا زوج کا

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ
مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ
اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ
يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾

انتظام نہ ہو سکے، وہ اپنے آپ کو اس وقت تک پاک دامن رکھیں جب تک کہ اللہ انہیں اپنے لطف وکرم سے خوش حال کر دے۔ اور جو تمہارے غلاموں میں سے پروانۂ آزادی طلب کریں تو انہیں آزادی کی تحریر دے دیا کرو اگر تمہیں اس امر میں بہتری نظر آئے۔ اور اللہ کے عطا کردہ مال میں سے انہیں بھی دے دیا کرو۔ اور اپنی کنیزوں کو اگر وہ اپنے آپ پر ضبط رکھنا چاہیں، تو دنیوی زندگی کا مفاد حاصل کرنے کی خاطر انہیں بدکاری پر مجبور مت کرو۔ اور جو اُنہیں اس امر پر مجبور کرتا ہے تو اللہ ان پر جبر کے بعد، انہیں نقصانات سے حفاظت عطا کرنے اور رجوع برحمت رہنے والا ہے (33)۔

ع 4 8 10
وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ
خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾

ہم نے تمہیں واضح قوانین واحکام دے دیئے ہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کے Contrasting واقعات و حالات کی Descriptions بھی دے دی ہیں۔ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرنے والوں کے لیے، ان میں غلط رَوش کے نتائج وعواقب سے محتاط رہنے کا سامان ہے (34)۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا
مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ
دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا
غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى

اللہ کائنات کے لیے سرچشمۂ نور ہے۔ یہ نور بوساطتِ وحی، کائنات کو محیط ہے۔ النّسا۔175، المآئدہ۔46-44-16-15، الاعراف۔157، ابراہیم۔1، الحدید۔9، التغابن۔8، الشوریٰ۔58۔ اس کے نور

نُوْرٌ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۙ﴿۳۵﴾

کی مثال ایسی ہے کہ ایک طاق ہو جس میں چراغ ہو۔ چراغ ایک فانوس میں ہو۔ فانوس گویا ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے جس میں نور کی ندیاں رواں ہوں۔ یہ ستارہ زیتون کے مبارک درخت کے روغن سے روشن کیا گیا ہو جس کی روشنی مشرق و مغرب سے ماورا، ہمہ جہت ہو۔ قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے اگرچہ اسے آگ نے چھوا نہ ہو۔ نور ہی نور، مجسّم نور۔ اللہ اپنے نورِ وحی سے ہر اس شخص کی رہنمائی کرتا ہے جو رہنمائی لینا چاہے۔ یوں اللہ، انسانوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے۔ اللہ ہر شئے کا علم رکھنے والا ہے (35)۔

فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ﴿۳۶﴾

یہ نورِ وحی اُن گھروں میں ضیابار رہتا ہے جن کے متعلق اللہ کا حکم ہے کہ انہیں ترفّع حاصل رہے اور ان میں اللہ کی صفات کا ذکر تذکرہ ہوتا رہے۔ ان کے رہنے والے صبح و شام یعنی ہمہ وقت، اس کے پروگرام کی تکمیل کی خاطر سرگرمِ عمل رہتے ہیں جو اس نے ان کے لیے متعیّن فرمایا ہوا ہے اَلّیل-20۔ (36)۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ﴿۳۷﴾

یہ وہ لوگ ہیں کہ نہ تجارت اور نہ معمول کی خرید و فروخت، انہیں اللہ کے قوانین اور نظامِ دین کے قیام اور زکوٰۃ ..... افرادِ معاشرہ کو ان کی ذات کی نشوونما Development کا سامان بہم پہنچانے سے غافل کر سکتی ہے۔ یہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جب

دل اور آنکھوں کی کیفیت یکسر تلپٹ ہو جاتی ہے (37)۔

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٨

تا کہ اللہ انہیں ان اعمال کی حسین جزا دے جو انہوں نے کیے اور اپنے فضل و کرم سے اس میں اضافہ بھی فرما دے۔ جو مشیّت کے مطابق لینا چاہے اللہ اسے حساب سے زیادہ بھی رزق دیتا ہے (38)۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ
مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْــًٔـا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ
فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٣٩ۙ

جن لوگوں نے اقدارِ وحی کا انکار کیا ان کے اعمال صاف چٹیل میدان میں اس چمکتی ہوئی ریت کی مانند ہیں جسے پیاسا پانی خیال کرے حتّٰی کہ جب وہ اس کے قریب جاتا ہے تو کچھ بھی نہیں پاتا۔ اس وقت وہ صرف اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل کو اپنے پاس موجود پاتا ہے جو اس کی سعیٔ لا حاصل کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے۔ اللہ کا قانونِ مکافات جلد حساب کرنا شروع کر دیتا ہے (39)۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّـجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ
فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ
يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ
مِنْ نُّوْرٍ ۝٤٠ؑ
ع 5 6 11

یا اُن کے اعمال سمندر کے گہرے پانی میں ان تاریکیوں کی طرح ہیں جنہیں اور تاریکیاں موج در موج ڈھانپ رہی ہوں اور ان کے اوپر بادل چھا رہے ہوں۔ یوں تہہ در تہہ اندھیرے۔ جب آدمی اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اسے دیکھ نہ پائے۔ جس کے لیے اللہ روشنی بہم نہ پہنچائے اس کے لیے روشنی کہاں؟ (40)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ

اے مخاطب! کیا تو نے غور نہیں کیا کہ ارض و سما ...... کائنات کی ہر چیز اور پر پھیلائے ہوئے پرندے بھی،

عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾

اللہ کے متعیّن کردہ فرائض کی سرانجام دہی میں پوری شدّت اور تیزی سے مصروفِ عمل رہتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے فرائض منصبی اور دوائرِ جدّ وجُہد کا پورا پورا علم ہے۔ جو فرائض وہ انجام دے رہے ہیں، اللہ کو ان کا علم ہوتا ہے (41)۔

وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۴۲﴾

کائنات میں اقتدارِ اعلیٰ، Sovereignty اللہ ہی کی ہے۔ ہر چیز اسی کے قانون کی طرف رجوع کرتی، لوٹتی ہے (42)۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزۡجِىۡ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيۡنَهٗ ثُمَّ يَجۡعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الۡوَدۡقَ يَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِهٖ‌ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ جِبَالٍ فِيۡهَا مِنۡۢ بَرَدٍ فَيُـصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَصۡرِفُهٗ عَنۡ مَّنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرۡقِهٖ يَذۡهَبُ بِالۡاَبۡصَارِ ﴿۴۳﴾

اے مخاطب! کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اللہ بادلوں کو آہستگی اور نرمی سے چلاتا ہے۔ پھر انہیں باہم ملا دیتا ہے۔ پھر اوپر تلے رکھ کر، دبیز بادل کی شکل دے دیتا ہے۔ پھر تو دیکھتا ہے کہ اس کے درمیان سے بارش نکلتی ہے۔ وہ بلندیوں سے، پہاڑ جیسے بادلوں میں سے اَولے گراتا ہے۔ جن پر گراتا ہے، اپنی مشیّت کے مطابق اسے گراتا ہے اور اپنی مشیّت کے مطابق ہی ان سے ہٹا دیتا ہے جن سے ہٹانا چاہے۔ قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھوں میں خیرگی پیدا کر دے (43)۔

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴿۴۴﴾

اللہ دن اور رات کو اَدل بدل کرتا رہتا ہے۔ ان امور میں صاحبانِ بصیرت کے لیے ان دیکھے نتائج تک پہنچنے کے پہلو ہیں (44)۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنۡ مَّآءٍ‌ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰى

اللہ نے ہر متنفّس کی تخلیق پانی سے کی الانبیاء۔30۔

بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾

ان میں سے کچھ پیٹ کے بل چلتے ہیں اور کچھ دو پاؤں اور کچھ چار پاؤں پر۔ اللہ جو چاہتا ہے، تخلیق کرتا ہے۔ اللہ کا قانون ہر شئے پر قادر ہے (45)۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾

ہم نے واضح آیات نازل کر دی ہیں۔ اور جو چاہتا ہے اللہ اسے سیدھے اور متوازن راستے کی طرف رہنمائی فرما دیتا ہے (46)۔

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ
مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

یہ لوگ دعوٰی کرتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول---- دینی مملکت پر ایمان لائے اور دل کی پوری پوری رضامندی اور کشاد سے اللہ کے احکام وقوانین کی اطاعت بھی کرتے ہیں پھر ان میں سے ایک فریق، اس اِدِّعا کے بعد، پھر جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ مومن ہیں ہی نہیں (47)۔

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾

جب انہیں اللہ اور رسول ﷺ...... دینی مملکت کی طرف بلایا جاتا ہے کہ وہ، ان کے درمیان متنازعہ امور میں فیصلہ کر دے تو ان میں سے ایک گروہ منہ موڑ کر چل دیتا ہے (48)۔

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ؕ

اور اگر فیصلہ ان کے حق میں ہونا ہو تو اطاعت کیش بنے لپکے آتے ہیں (49)۔

ع 6 10 12
اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ع
الثلثة

کیا ان کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے یا شک میں مبتلا ہیں یا انہیں اس بات کا خوف ہے کہ اللہ اور رسول...... نظامِ مملکت نظام ان کی حق تلفی کر دے گا۔

ایسا نہیں، بلکہ یہ لوگ ہیں ہی نظام کے مخالف اور سرکش (50)۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥١﴾

مومنوں کا جواب کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول......مملکت کے نظام کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے مابین متنازعہ امور کا فیصلہ کردیا جائے، یہ ہوتا ہے کہ ہم نے یہ دعوت سن لی اور ہم دل کی پوری رضامندی اور کشادگی سے اللہ کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ کامیاب وکامران ہیں (51)۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿٥٢﴾

جوشخص اللہ اور رسول...... دینی مملکت کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ کے قوانین کی خلافِ ورزی کے نتائج سے ڈرتا اور اس کے قوانین سے ہم آہنگ بھی رہتا ہے تو ایسے ہی لوگ مقصدِ زندگی کو Achieve کرنے والے بامراد ہیں (52)۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٣﴾

یہ اللہ کی بڑی سخت قسمیں اٹھاتے ہیں کہ اگر ہمیں حکم ملے تو ہم جنگ کے لیے نکلیں گے۔ ان سے، اے رسول ﷺ! کہہ دے کہ قسمیں نہ اُٹھاؤ۔ دین کے احکام کی عملی Obedience چاہئے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے (53)۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَي الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٥٤﴾

ان سے کہہ دے کہ اللہ اور رسولؐ......دین کے نظام کی اطاعت کرو۔ اگر تم روگردانی کروگے تو رسول ﷺ کے ذمّے تو اتنا ہی ہے جو اس کی ذمے داری ہے اور

تمہارے ذمے اتنا ہے جو تمہارے لیے لازم کیا گیا ہے۔ اگر اس کی اطاعت کرو گے تو راہِ ہدایت پر رہو گے اور رسول ﷺ کے ذمے تو صرف پیغامِ وحی کا واضح اور صاف صاف ابلاغ، Communicate کر دینا ہی ہے (54)۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝55

جو لوگ دین کی اقدار پر ایمان لائیں اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کریں ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین میں حکومت عطا دیتا ہے جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دی اور ان کے اس دین کو جسے اس نے ان کے لیے منتخب و پسند فرمایا، استحکام عطا کرتا ہے اور ان کی حالتِ خوف کو امن میں بدل دیتا ہے۔ وہ اپنی صلاحیتوں اور قوّتوں کو میرے دین کی خاطر بروئے کار لاتے ہیں اور کسی معاملے میں بھی میرے قانون کے ساتھ کسی اور کے قانون کی اطاعت نہیں کرتے۔ ہاں، اگر اس کے بعد جو ان اقدار سے منکر ہو جاتا ہے تو ایسے ہی لوگ دائرہ حق سے باہر نکل جانے والے ہیں (55)۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝56

تم دین کا نظام Social Order Consistent with the Divine Laws قائم کرو اور اس میں زکوٰۃ ...... افرادِ معاشرہ کی ذات کی نشوونما کا سامان بہم پہنچاؤ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرتے

رہو تا کہ تمہاری ذات کی تکمیل Perfection ہو سکے (56)۔

ع 7 7 13
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝57

اے مخاطب! تُو یہ قطعاً خیال نہ کر کہ یہ کفار ہمیں زمین میں بے بس کر دیں گے۔ ہرگز نہیں۔ ان کا ٹھکانا جہنّم کی آگ ہے اور وہ بڑا ابُرا انجام ہے (57)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ڜ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝58

اے ایمان والو! تمہارے غلام اور تم میں وہ لڑکے جو ابھی بلوغت کو نہ پہنچے ہوں، تین مواقع پر تم سے اجازت طلب کیا کریں: فجر کی صلوٰۃ سے پہلے اور ظہر کے وقت جب تم آرام کے لیے کپڑے اتار دیتے ہو اور عشاء کی صلوٰۃ کے بعد۔ یہ تمہارے لیے پردے، Privacy کے تین اوقات ہیں۔ ان اوقات کے علاوہ، نہ تم پر اور نہ اُن پر کوئی اعتراض ہے کیوں کہ تمہارا، ایک دوسرے کے یہاں آنا جانا رہتا ہے۔ یوں، اللہ تمہارے لیے احکام کو واضح کر کے بیان کرتا ہے۔ وہ ہر امر اور اس کی حکمت، Rationale کو بھی جانتا ہے (58)۔

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝59

جب تم میں سے یہ لڑکے سنِّ بلوغ کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اسی طرح اجازت طلب کیا کریں جس طرح ان سے پہلے اجازت لیا کرتے تھے۔ اس انداز سے اللہ، تمہیں آیات بالوضاحت بیان فرماتا ہے۔ اللہ ہر امر کا جاننے والا اور صاحبِ حکمت ہے (59)۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ

اُن معمّر عورتوں پر، جو حیض سے مایوس اور نکاح کی اُمّید

عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ
بِزِيْنَةٍؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ﴿۶۰﴾

نہ رکھتی ہوں، کوئی حرج نہیں اگر وہ اپنی چادریں اتار دیں بشرطیکہ وہ اپنی زیب وزینت کوظاہر کرنے والی نہ ہوں الاحزاب۔33۔اور اگر وہ اس سے بھی اجتناب برتیں تو ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔اللہ ہر بات کا سننے والا جاننے والا ہے (60)۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا
عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ
بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ
مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا
جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًاؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى
اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةًؕ كَذٰلِكَ ع 8
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴿۶۱﴾ 4 14

نہ نابینا پر، نہ لنگڑے پر، نہ مریض پر اور نہ تم پر کوئی حرج ہے کہ کھاؤ پیو اپنے گھروں سے یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے خالوؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اپنے دوست کے گھر سے یا ان گھروں سے جو تمہاری انتظامی تحویل میں ہوں۔تم پر کوئی حرج نہیں اگر تم سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔ جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلامتی کی دعا دیا کرو؛ پاکیزہ دعا جو اللہ کی مقرّر کردہ النور۔27، ذات کی نشوونما اور استحکام کا سرچشمہ ہے۔اللہ اس انداز سے تمہارے لیے اپنی آیات صاف صاف بیان فرماتا ہے تا کہ تم سمجھ لو (61)۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا
مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُؕ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول......دین کے نظام پر ایمان رکھتے ہیں اور جب وہ کسی اجتماعی کام کے لیے رسول ﷺ کے ساتھ ہوتے ہیں، جب تک اُس ﷺ

وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۶۲

سے اجازت نہ لے لیں، جاتے نہیں۔ اے رسول ﷺ! جو لوگ تجھ سے اجازت لے لیتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جو اللہ اور رسولؐ .... دین کے نظام پر ایمان رکھتے ہیں۔ جب وہ اپنے کسی کام کے سلسلے میں تجھ سے جانے کی اجازت طلب کریں تو ان میں سے جسے تو چاہے، اجازت دے دے اور اللہ سے ان کے لیے حفاظت طلب کرلیا کر۔ بے شک اللہ حفاظت اور ذات کے لیے سامان نشو ونما عطا فرمانے والا ہے (62)۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاۗءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاۗءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۭ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۶۳

رسول ﷺ کی طرف سے کسی فریضے کے ضمن میں بلاوا Call کو اُس Call یا بلاوے کی طرح مت لیا کرو جیسا تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ اللہ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو ایک دوسرے کی آڑ میں چپکے سے کھسک جاتے ہیں۔ لہٰذا، احتیاط برتیں وہ لوگ جو اس کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں مبادا وہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں یا انہیں دردناک سزا ملے (63)۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۭ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۶۴ ع 9 3 15

یاد رکھو! جو کچھ ارض وسما میں ہے اللہ کے کائناتی پروگرام کو بروئے کار لانے کے لیے سرگرم عمل ہے اَلنجم۔31۔ وہ خوب جانتا ہے جس رَوِش پر تم چل رہے ہو۔ اور جس دن وہ سب اس کے یہاں لوٹائے جاتے ہیں، وہ انہیں بتا دیتا ہے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اور ہر چیز اللہ کے احاطۂ علم کے اندر ہے (64)۔

سُوۡرَۃُ الۡفُرۡقَانِ (٢٥)

اٰیَاتُہَا ٧٧ — رُکُوۡعَاتُہَا ٦

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرَا ۙ﴿۱﴾

سرچشمۂ نشوونما، ثبات اور استحکام ہے وہ ذات جس نے حق اور باطل میں امتیاز کرنے والا ضابطۂ حیات، قرآن اپنے بندے پر نازل فرمایا تاکہ وہ عالم گیر انسانیّت کو اس کے غلط طرزِ زندگی اور اس کے تباہ کن نتائج سے اَنذار کرنے والا ہو الاعراف۔158، الانبیاء۔107، (1)۔

الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقۡدِیۡرًا ﴿۲﴾

وہ ذات جس کو ارض وسما، کل کائنات پر Sovereignty حاصل ہے۔ اس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا مریم۔88-35، الکہف۔4، اور نہ ہی اس کی Sovereignty میں کوئی اس کا Partner ہے۔ اس نے ہر شئے کی تخلیق فرمائی اور اس کے لیے قوانین مقرّر فرما دیئے (2)۔

وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِـہَۃً لَّا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّہُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ وَلَا یَمۡلِکُوۡنَ لِاَنۡفُسِہِمۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا وَّلَا یَمۡلِکُوۡنَ مَوۡتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوۡرًا ﴿۳﴾

لوگوں نے اس کو چھوڑ کر اور الٰہ بنا رکھے ہیں۔ وہ کسی شئے کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود تخلیق کردہ ہیں اور اپنی ذات کے لیے کسی نفع یا نقصان کا اختیار بھی نہیں رکھتے۔ نہ انہیں موت دینے اور زندگی بخشنے کا کوئی اختیار ہے اور نہ مر کر دوبارہ زندہ کرنے کا (3)۔

معانقۃ 10

وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفۡکُ ۨافۡتَرٰىہُ وَاَعَانَہٗ عَلَیۡہِ قَوۡمٌ اٰخَرُوۡنَ ۚۛ فَقَدۡ جَآءُوۡ ظُلۡمًا وَّزُوۡرًا ۚۛ﴿۴﴾

اقدارِ دین سے انکار کرنے والے کہتے ہیں کہ قرآن، جھوٹ موٹ کی باتیں ہیں جو اس شخص نے گھڑ لی ہیں

اور کچھ لوگوں نے اس کی اس کام میں اعانت کی ہے۔ یہ لوگ خود جھوٹ کہہ رہے ہیں اور اپنی ذات کا نقصان کر رہے ہیں (4)۔

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۵

کہتے ہیں کہ یہ قرآن، پہلے لوگوں کی تخیلی داستانیں ہیں جنہیں یہ شخص لکھ لکھا لیتا ہے اور صبح وشام یہ کہانیاں اسے لکھوائی جاتی ہیں، Dictate کرائی جاتی ہیں (5)۔

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶

اے رسول ﷺ! ان پر واضح کر دے کہ یہ قرآن اس نے نازل فرمایا ہے جو ارض وسما ..... کائنات کے تمام اسرار کو جانتا ہے۔ وہ حفاظت اور سامانِ نشوونما عطا کرنے والا ہے (6)۔

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷

یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا پیتا بھی ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا بھی ہے۔ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا جو اس کے ساتھ لوگوں کو انذار کرتا (7)۔

اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸

یا اسے کوئی خزانہ ملتا یا اس کا کوئی باغ ہوتا جس سے یہ کھایا کرتا۔ اور ان حدود شکن لوگوں نے یہ تک کہا کہ تم تو ایک جھوٹے، فریب خوردہ شخص کے پیچھے لگ گئے ہو (8)۔

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۹ ع 1 9 16

اے رسول ﷺ! ذرا غور کر، یہ تیرے بارے میں کیسی کیسی مثالیں دے رہے ہیں۔ حقیقت ان پر گڈمڈ ہوگئی ہے اور وہ اس تک پہنچنے کی کوئی صورت نہیں پا رہے (9)۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰

وہ مبارک ہستی اگر چاہے تو جس باغ کی یہ بات کر رہے ہیں، تیرے لیے اس سے کہیں بہتر، خزاں نا آشنا

	سدا بہار باغات جن کے زیر زمین پانی رواں دواں رہتا ہے اور محل عطا فرما دے (10)۔
بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۫ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۚ﴿۱۱﴾	ایسی باتیں یہ اس لیے کہتے رہتے ہیں کہ یہ یومِ مکافات عمل کو جھٹلا رہے ہیں اور جو اعمال کے نتائج کے سامنے آ جانے والی گھڑی کو جھٹلائے، ہم نے اُس کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے (11)۔
اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿۱۲﴾	جب یہ آگ دور سے انہیں دیکھے گی تو یہ لوگ اس کا جوش وخروش اور اس کے بھڑکنے کی آواز سنیں گے (12)۔
وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۭ﴿۱۳﴾	جب انہیں جکڑ کر کسی تنگ جگہ سے اس میں پھینکا جائے گا تو وہاں وہ، موت کو پکاریں گے (13)۔
لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾	ان سے کہا جائے گا کہ آج تم ایک موت کو نہیں، بہت سی موتوں کو بلاؤ (14)۔
قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾	اے رسول ﷺ! ان سے پوچھ کہ ذرا بتاؤ کہ کیا یہ حالت اچھی ہے یا وہ دائمی جنّت بہتر ہے جس کا متّقیوں سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ یہ ان کے اعمال کی جزا ہوگی اور ان کا منتہٰی (15)۔
لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾	اس میں وہ دائماً رہیں گے۔ اس میں اُن کے لیے ہر وہ چیز ہوگی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ اس وعدے کی تکمیل، تیرے نشو ونما دینے والے پر لازم ہے حٰمٓ السجدہ۔31، الزخرف۔71، (16)۔
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۭ﴿۱۷﴾	جس دن انہیں، اور ان کو جن کی یہ اللہ کو چھوڑ کر، پرستش کرتے ہیں، اکٹھا کیا جاتا ہے تو اللہ ان سے پوچھتا ہے

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾

کہ کیا تم میرے ان بندوں کو راہِ ہدایت سے بھٹکاتے تھے یا وہ سیدھے راستے سے خود بھٹک گئے تھے؟ (17)۔
معبودانِ باطل کہتے ہیں کہ ہمیں یہ کب زیب دیتا تھا کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو رفیق و کارساز بنا لیتے۔ تیری ذات تو ایسے تصوّرات سے منزّہ و بلند ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تیری طرف سے انہیں اور ان کے آباء کو سامانِ زیست اس فراوانی سے ملا کہ انہوں نے تیرے قوانین کو ہی فراموش کر دیا۔ وہ قوم تھی ہی نقصان اٹھانے اور ہلاک ہونے والی (18)۔

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾

سن لو کہ تم جو کچھ کہتے ہو ان معبودوں نے تمہاری باتوں کی تردید کر دی۔ اب تم میں اتنی طاقت نہیں کہ تم اپنی اس حالت کو تبدیل کر لو اور مدد حاصل کر سکو۔ تم میں سے جس نے بھی ظلم کیا--- اپنے معبودوں کو اللہ کا مقام دیا، ہم انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھاتے ہیں (19)۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾

ع 2 11/17

اے رسولؐ! ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسولؑ بھیجے تو وہ بھی کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ الفرقان۔ 8 - 7، ہمارے نزدیک تم اُن رسولوںؑ پر ایمان لانے یا ایک دوسرے کو صحیح راستے سے ہٹا کر غلط راستے پر لگا دینے کے سلسلے میں ایک دوسرے کی آزمائش ہو، الفرقان۔ 7۔ کیا تم ایمان لا کر ثابت قدم رہو گے؟ تیرا ربّ صاحبِ بصیرت ہے Has insight of everything (25/20)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝۲۱

ان لوگوں نے جو ہمارے قانونِ مکافاتِ عمل کا سامنا کرنے سے خوف محسوس نہیں کرتے، کہتے ہیں کہ ہم پر ملائکہ کا نزول کیوں نہیں ہوتا یا ہم اپنے ربّ کو کیوں نہیں دیکھ سکتے البقرہ-55۔ یہ لوگ اپنے آپ میں بڑے مغرور بنے اور حد سے بہت دور نکل چکے ہیں (21)۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝۲۲

جس روز یہ ملائکہ کو دیکھیں گے، وہ دن مجرموں کے لیے کسی خوشی کا دن نہ ہوگا۔ ان کا نزول تو ان کی سزا کے لیے ہوگا۔ کہیں گے کہ آج ہم اور ملائکہ کے درمیان کوئی روک حائل ہو جائے (22)۔

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝۲۳

ہم ان کے اعمال کی طرف متوجّہ ہو کر انہیں گرد و غبار بنا کر بکھیر دیں گے۔ میزانِ عدل میں ان کا کوئی وزن نہ ہوگا (23)۔

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝۲۴

اس دور میں اہلِ جنّت کی عارضی جائے قیام اور دوپہر کو آرام و استراحت کی جگہ بہترین ہوگی (24)۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝۲۵

جس روز فضائی کرّے آتش بداماں گیسوں کے ذریعے ٹوٹ پھوٹ جائیں گے اور پے در پے ملائکہ کا نزول ہوگا (25)۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۣالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝۲۶

کفّار کے اس زُعم کے خلاف کہ زندگی صرف دنیاوی زندگی ہے اور ہم مٹّی اور ہڈیاں بن کر دائمی زندگی میں نہیں اٹھائے جائیں گیا النّحل-67 ،الواقعہ-47 ،

اُس دور میں رحمٰن کی Sovereignty ایک حقیقتِ ثابتہ بن کر سامنے آجائے گی الانفطار-19۔ زندگی کا تسلسل، ایک ہنگامی Emergent Evolution کے ذریعے ایک دوسری ہی زندگی میں تبدیل ہوجائے گا جس کا تعلّق عام ارتقائی ذریعہ Progressive Evolution سے منقطع ہوجائے گا اور کافروں پر وہ دن بڑا کٹھن ہوگا (26)۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝٢٧

اس وقت ظالم اپنے دونوں ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں نے بھی رسول ﷺ کے ساتھ صحیح راستہ اختیار کیا ہوتا (27)۔

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝٢٨

ہائے میری بدنصیبی! کاش میں نے فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا (25/28)۔

لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝٢٩

واقعی، اسی نے اس سرچشمۂ موعظت وعبرت قرآن سے، جب کہ یہ میرے پاس پہنچ چکا تھا، بہکا دیا۔ دین کا مخالف شخص تو انسان کو ہمیشہ بے یارومددگار چھوڑ دیا کرتا ہے (25/29)۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝٣٠

اور رسول ﷺ عرض گزار ہوگا کہ اے میرے ربّ! واقعتاً، میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ کر اسے اپنے خود ساختہ نظریات ومعتقدات میں جکڑ رکھا تھا کہ اس کی منزّہ تعلیم اپنی قوتِ درُوں سے منظرِ عام پر نہ آسکے (30)۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ

یوں ہمارے نزدیک، مجرم لوگ اپنے خود ساختہ

وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿31﴾	اعتقادات کو Follow کرتے ہوئے ہر نبیؑ کی دعوت کے دشمن و مخالف بن جاتے تھے۔ تیرا ربّ تجھے صحیح راستے پر چلانے اور تیری مدد کرنے کے لیے کافی ہے (25/31)۔
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿32﴾	کفّار کہنے لگے کہ یہ قرآن ان پر یک بارگی کیوں نہیں نازل کر دیا گیا۔ ہم نے اس قرآن کو تدریجاً اور عمدہ ترتیب، تناسب اور نظم کے ساتھ اُتارا ہے المزمّل-4 تاکہ ذمّہ داریوں کا بوجھ متوازن رکھ کر ہم اسے تیرے دل کے لیے موجبِ ثبات واستحکام بنائے رکھیں (32)۔
وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿33﴾	تدریجاً تنزیلِ وحی کے خلاف جو اعتراض بھی یہ تیرے پاس لائیں، ہم تجھے اس کے ردّ میں صحیح، حکمت ومصالح کے عین مطابق اور بہترین توجیہہ و وضاحت مہیّا کر چکے ہیں (33)۔
اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿34﴾ ع 3/14/1	جن لوگوں کو اوندھے منہ جہنّم کی طرف دھکیل کر لے جایا جاتا ہے، وہ صحیح راستے سے بہت دور جا پڑے تھے۔ ان کا ٹھکانا بہت بُرا ہے (34)۔
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿35﴾	ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب، ضابطۂ حیات عطا کیا اور اس کے بھائی ہارون علیہ السلام کو اس کا معاون و مددگار بنا دیا طٰہٰ-30-29۔ (35)۔
فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿36﴾	پھر ہم نے حکم دیا کہ تم دونو اس قوم کے پاس جاؤ جس نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہوا ہے۔ ان کے منفی ردِّ عمل

پر ہم نے انہیں تباہ و ہلاک کر دیا (36)۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚ ﴿۳۷﴾

اور نوح علیہ السلام کی قوم کو بھی جب اس نے اپنے رسولوںؑ کی شخصیّت و تعلیم کو جھوٹا کہا، ہم نے انہیں غرقاب کر دیا اور انہیں انسانیت کے لیے تباہی کی ایک علامت Symbol بنا دیا۔ سرکش لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار رکھا ہوا ہے (37)۔

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾

اور قومِ عاد، ثمود، اصحابُ الرّس اور ان کے درمیانی عرصے میں جو بہت سی اقوام گزریں ان کا انجام بھی ایسا ہی ہوا (38)۔

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ؗ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾

ان تمام کو ہم نے تباہ و برباد کر دیا اور ہر ایک کو تباہی کی مثال بنا دیا (39)۔

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾

یہ، یقیناً اس بستی کے پاس سے کئی بار گزرے ہیں جس پر ہم نے ہلاکت کی یورش کی۔ کیا یہ انہیں دیکھتے نہیں رہتے۔ دیکھتے تو ہیں مگر دوبارہ جی اٹھنے کے بعد مکافاتِ عمل کا سامنا کرنے کا انہیں کوئی خوف ہی نہیں (40)۔

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾

اے رسول ﷺ! جب یہ تجھے دیکھتے ہیں تو بس آپ کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ ہے وہ شخص جسے اللہ نے رسولؐ بنا کر بھیجا ہے الانبیا-36؟ (41)۔

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

اغلب تھا کہ یہ ہمارے خداؤں سے ہمیں برگشتہ کر دیتا اگر ہم اُن پر ثابت قدمی سے جمے نہ رہتے۔ یہ لوگ

جب عذاب کو دیکھ لیں گے تو انہیں پتا چل جائے گا کہ راہِ ہدایت سے کون بھٹکا ہوا تھا (42)۔

أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ ۚ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾

اے رسول ﷺ! کیا تو نے دیکھا اُس شخص کو جس نے اپنے جذبات ہی کو الٰہ بنا رکھا ہے؟ کیا تو اس کا ذمّہ دار ہوسکتا ہے؟ (43)۔

ع 4 10 2 أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٤﴾

کیا تو سمجھتا ہے کہ ان میں سے اکثر کچھ سننے یا سمجھنے کی صلاحیّت رکھتے ہیں؟۔ یہ تو نرے حیوانوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ راہ گم کردہ الاعراف-179۔ (44)۔

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾

کیا تو نے اپنے ربّ کی قدرت پر غور کیا کہ وہ کس طرح سایہ کو طول دیتا اور پھیلاتا چلا جاتا ہے؟ اگر اس کا قانون ایسا ہوتا تو وہ اسے ساکن کر دیتا۔ ہم نے سایہ کے اس انداز سے پھیلاؤ کو سمجھنے کے لیے سورج کو دلیل بنایا ہے (45)۔

ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾

پھر ہم تھوڑا تھوڑا کر کے، سکیڑ کر اُسے اپنی طرف سمیٹتے چلے جاتے ہیں (46)۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾

وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ Covering بنایا النّبا اور نیند کو سکون واستراحت کا ذریعہ النّبا-9 اور دن کو کاربارِ حیات کے لیے زمین میں پھیل جانے کے لیے النّبا-11۔ (47)۔

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ

اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت...... بارش سے پہلے

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۝48

خوش خبری دینے کے لیے بھیجتا ہے۔ پھر ہم بلندیوں سے Distilled, pure اور پاکیزہ پانی برساتے ہیں (48)۔

لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّنُسْقِیَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ۝49

تاکہ اس سے ہم زمین مردہ کو زندگی بخشیں اور جو کثیر تعداد میں چرنے چگنے والے جانور اور انسان ہم نے پیدا کیے ہیں، ان کو اس سے پلائیں (49)۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَیْنَهُمْ لِیَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤی اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝50

ہم نے ان حقائق کو دہرا دہرا کر مختلف پیرایوں میں ان کے لیے بیان کیا ہے تاکہ یہ سمجھ سکیں لیکن اکثر لوگوں کو کفر اور انکار کے سوا، اور کوئی بات پسند ہی نہیں (50)۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ۝51

اگر ہم چاہتے تو ہر بستی، Town میں انذار کرنے والا بھیج دیتے مگر ہماری مشیّت سے یہ امر خارج ہے کیوں کہ مُحَمَّد” رَّسُوْلُ الله کو تو جملہ عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیج دیا گیا ہے الانبیا-107۔ (51)۔

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا ۝52

اے رسول ﷺ تو کفّار کی باتوں کو نہ مان بلکہ ان کی مخالفت کا پوری قوّت سے ڈٹ کر مقابلہ کر التّحریم-9۔ (52)۔

وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝53

وہی ہے جو دو دریاؤں کو اس طرح رواں اور جاری کر دیتا ہے کہ ایک شیریں اور دوسرا سخت کھاری ہوتا ہے اور دونوں کے درمیان ایک آڑ، مضبوط روک بنا دیتا ہے فاطر-12، الرحمٰن-20۔ (53)۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ

اسی نے انسان کو پانی سے زندگی بخشیا لمومنون-12،

وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾

فاطر-18، الصّٰفّٰت-11، المومن-67، صٓ-71۔ یوں اس کا Origin ایک ہے۔ پھر اُسے اپنے اور بیوی کے نسب کے حوالے سے ایک رشتۂ رشتہ داری میں پرو دیا۔ تیرا ربّ، اس دوطرفہ رشتہ داری کو، ایک قالب میں ڈھال کر موافقت و مطابقت پیدا کرنے والا ہے (54)۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾

لوگ اللہ کو چھوڑ کر اور خداؤں کی پرستش کرتے ہیں جو ان کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ دین کی اقدار کو تسلیم نہ کرنے والا، اپنے ربّ کے مقابلے میں، اپنے خود ساختہ خداؤں کا مددگار بنتا ہے Aids the cause of un-truth (55)۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٥٦﴾

ہم نے اے رسول ﷺ! تجھے صرف Absolute Values کے خلاف زندگی بسر کرنے والوں کو بھیانک نتائج سے متنبّہ کرنے اور ان کے مطابق چلنے والوں کو حسین نتائج کی بشارت دینے والا بنا کر بھیجا ہے (56)۔

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾

ان پر واضح کردے کہ میں تم سے تنذیر کا اور کوئی عوض معاوضہ نہیں مانگتا سبا-47 ماسوائے اس کے، کہ جو چاہے اپنے ربّ کا راستہ اختیار کرلے۔ میرا صلہ یہی کافی ہے (57)۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى

تو اس ہستی کے قوانین پر بھروسا رکھ جو فی ذاتہٖ زندہ ہے

بِهٖ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ خَبِیۡرًا ﴿۵۸﴾

اور جسے موت نہیں۔ اور اس کے دین کے پروگرام کوموجب حمد وستائش بنانے کے لیے مسلسل تگ و تاز کرتا رہ، سرگرمِ عمل رہ۔ وہ اپنے بندوں کی لغزشوں سے باخبر رہنے کے لیے کافی ہے۔ اُسے کسی مددگار کی احتیاج نہیں (58)۔

الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَهُمَا فِیۡ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ۚۛ اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔلۡ بِهٖ خَبِیۡرًا ﴿۵۹﴾

جس نے اس ارض وسما اور جو کچھ ان کے مابین ہے، Six Eras میں تخلیق کیا ھُود-7، السّجدہ-4، الاعراف-54، یونس-73، قٓ-38، الحدید-4، پھر اس کا مرکزی کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ یہ ہے رحمٰن----اپنی مخلوق کو ہنگامی emergent انداز میں نئی ہیئت عطا فرمانے اور نشوونما کرنے والا۔ اے مخاطب! تو اپنی ضروریات کی طلب اس سے کر جو اپنی ہر مخلوق کے ہر ہنگامی تقاضے سے باخبر ہے الرحمٰن-29۔ (59)۔

ع 16 5 3 وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمُ اسۡجُدُوۡا لِلرَّحۡمٰنِ قَالُوۡا وَمَا الرَّحۡمٰنُ ۗ اَنَسۡجُدُ لِمَا تَاۡمُرُنَا وَزَادَهُمۡ نُفُوۡرًا ۩ ﴿۶۰﴾

السجدۃ 7

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کے قوانین کے سامنے اپنا سرِ تسلیم خم کر دو تو کہتے ہیں کہ کون رحمٰن؟ کیا ہم اس لیے اس کے آگے اپنی شخصیّت کو جھکا دیں کہ تو ہمیں حکم دے رہا ہے؟ اس بات سے ان کی نفرت اور بڑھ جاتی ہے (60)۔

تَبٰرَكَ الَّذِیۡ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوۡجًا وَّجَعَلَ فِیۡهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیۡرًا ﴿۶۱﴾

سرچشمۂ استحکام ونشوونما ہے وہ ذات جس نے بلندیوں میں بروج بنائے اور اس میں آفتاب اور روشن ومنور چاند بنایا (61)۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝٦٢

وہی رات اور دن کو اس طرح وجود میں لایا کہ وہ ایک دوسرے کے بعد نمودار ہوتے رہتے ہیں۔ ہر اس فرد کے لیے جو چاہے تو اللہ کے ان مظاہر پر غور وفکر کرے آلِ عمران 91-190 بلکہ اللہ کے قوانین کی پوری پوری اطاعت کرتے ہوئے اپنی مضمر صلاحیّتوں کی نشوونما کرلے (62)۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝٦٣

رحمٰن کے بندے تو وہ ہیں جو زمین میں عاجزی اور شخصیّت کے جھکاؤ کے ساتھ چلتے ہیں اور جب کبھی جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ امن وسلامتی کی دعا دیتے ہوئے آگے بڑھ جاتے ہیں (63)۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝٦٤

اور جو اطاعت شعاری میں سرِ تسلیم خم کرتے اَور اعتدال وتوازن اَور استحکام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو بروئے کار لانے کے لیے راتوں کو مشاورت کرتے ہیں، (64)۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝٦٥

اور جو عرض گزار رہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنّم کے عذاب کو دور ہی رکھیو۔ جہنّم کا عذاب بڑا شدید ہے جو پیچھا نہیں چھوڑتا (65)۔

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝٦٦

اس میں مستقل طور پر ٹھیرنا ہو یا عارضی، بے شک جہنّم بڑی بری جگہ ہے (66)۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝٦٧

جو جب انفاق کرتے ہیں تو نہ بے جا خرچ کرتے ہیں اور نہ مناسب خرچ میں تنگی کرتے ہیں۔ اس کے بین

بین، توازن واعتدال پر رہتے ہیں (67)۔

وَالَّذِيۡنَ لَا يَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ وَلَا يَزۡنُوۡنَ‌ ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ يَلۡقَ اَثَامًا ۙ‏ ﴿۶۸﴾

جو اللہ کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو نہیں پکارتے اور نہ کسی جان کو قتل کرتے ہیں ماسوائے عدلیہ کے ذریعے عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے۔ اور نہ ہی زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو کوئی ناحق قتل یا زنا ایسا کام کرتا ہے وہ گناہ کی سزا پاتا ہے اور اس کی شخصیّت مضمحل ہو کر نشوونما پانے میں دوسروں سے پیچھے رہ جاتی ہے (68)۔

يُّضٰعَفۡ لَهُ الۡعَذَابُ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَيَخۡلُدۡ فِيۡهٖ مُهَانًا ۖ ﴿۶۹﴾

مرنے پر یکبارگی اُٹھائے جانے کے دن اُس کا عذاب دو چند کر دیا جاتا ہے اور وہ اس میں ذلّت کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے (69)۔

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًـا فَاُولٰٓـئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا‏ ﴿۷۰﴾

ماسوائے اس کے جس نے غلط رَوِش چھوڑ کر صحیح راستہ اختیار کر لیا اور مستقل اقدارِ وحی پر ایمان رکھا اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتا رہا۔ یہی لوگ ہیں جن کے اعمال کی ناہمواریوں کو اللہ، متوازن حسن کارانہ اعمال میں بدل دیتا ہے ھود-114۔ اور اللہ تو ہے ہی سیّات کے مُضِر اثرات کو دور فرمانے اور رحمت فرمانے والا ہے البقرہ-160، آلِ عمران-89، مَریَم-60، طٰہٰ-82، القصص-67، (70)۔

وَمَنۡ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًـا فَاِنَّهٗ يَتُوۡبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا‏ ﴿۷۱﴾

اور جس نے توبہ کر کے صحیح راستہ اپنا لیا اور صلاحیّت پرور کام کرتا رہا تو اس نے یقیناً اللہ کے قوانین کی طرف

رجوع کرلیا جیسا رجوع کرنا چاہیے (71)۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝

رحمٰن کے بندے جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اگر کبھی لغو چیز کے پاس سے گزریں تو باوقار طریقے سے گزر جاتے ہیں (72)۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝

جب ان کے سامنے اُن کے ربّ کی آیات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے آگے اندھے اور بہرے، بغیر سوچے سمجھے سرِ تسلیم خم نہیں کر دیتے (73)۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

اور ان کے لبوں پر یہ آرزو رہتی ہے کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد کی جانب سے آنکھوں کی ٹھنڈک، مسرّت واطمینان عطا فرما اور ہمیں متّقین کا پیش رَو بنادے (74)۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۙ ۝

ایسے لوگوں کی جزا، زیست کی فراوانیاں، سرفرازیاں اور یہاں، دنیاوی زندگی سے وہاں، آخرت تک سطح زندگی کا بلند ہوتے چلے جانا ہے العنکبوت-58، سبا-37، الزّمر-20، الانشقاق-19، کیونکہ وہ اپنے مطمح زندگی کے حصول کی خاطر استقامت اور ثابت قدمی سے مسلسل سرگرمِ عمل رہے اور وہاں ان کا استقبال دعا سے کیا جاتا ہے کہ ان کی کوششیں ثمر بار ہو جائیں، ان کی صلاحیتوں کی پوری پوری نشو ونما ہو جائے اور وہ ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے، بلندیوں کی طرف بڑھتے چلے جائیں (75)۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۝۷۶

کتنی حسین ہے وہ مستقل جائے قیام۔ وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے (76)۔

ع 6 17 4 قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَكُوْنُ لِزَامًا ۝۷۷

اے رسول ﷺ! انہیں بتادے کہ اگر تم میرے ربّ کے قوانین کی اطاعت نہیں کرتے اور اس سے مدد طلب نہیں کرتے تو میرے ربّ کو تمہاری کیا پرواہ ہے؟ تم نے اس کے Message کو جھٹلایا ہے نا۔ لہٰذا، اس کی سزا تمہارے گلے کا ہار بنی رہے گی (77)۔

الربع

(۲۶) سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ

اٰیَاتُهَا ۲۲۷ — رُکُوْعَاتُهَا ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المنزل 5

طٰسٓمّٓ ۝۱

طٰسٓمّٓ (1)۔

تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝۲

یہ ایک روشن اور واضح کتاب کی آیات ہیں (2)۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝۳

شائد تو، اے رسول ﷺ!، اپنے آپ کو اس غم میں ہلاک کر ڈالے گا کہ یہ ایمان نہیں لا رہے (3)۔

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِیْنَ ۝۴

اگر ہم چاہیں تو آسمان سے کوئی ایسی نشانی، معجزہ اُتار دیں جسے دیکھ کر وہ ایمان کے لیے سرِ تسلیم خم کر دیں مگر یہ ہمارا قانون نہیں (4)۔

وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِیْنَ ۝۵

اور رحمٰن کی طرف سے جو بھی وحی کی نئی تعلیم ان کے پاس پہنچے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں الانعام-9، الانبیا-2، (5)۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَیَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۶

انہوں نے وحی کی تعلیم کی تکذیب کی لہٰذا، جن بھیانک

نتائج کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، وہ اُن تک پہنچ کر رہے گا الانعام-5، (6)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ⑦

کیا اُنہوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں ہر نوع کی عمدہ کتنی ہی چیزیں پیدا کی ہیں (7)۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ⑧

ان میں قوانین مضمر ہیں۔ لیکن اکثر لوگ انہیں تسلیم بالیقین نہیں کرتے (8)۔

ع 1 9 5 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑨

تیرے ربّ کا قانون غالب ہے اور رحمت کا مظہر بھی (9)۔

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑩

جب تیرے ربّ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ سرکش قوم کے پاس جاؤ (10)۔

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ⑪

فرعون کی قوم کے پاس کہ ان کی زندگی اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ کیوں نہیں (11)۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ⑫

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ اے میرے نشوونما دینے والے! مجھے خدشہ ہے کہ وہ میری شخصیّت اور تعلیم کو جھٹلائیں گے طٰہٰ-45، (12)۔

وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ⑬

اور میں اظہار میں دقّت اور رکاوٹ محسوس کرتا ہوں اور میری زبان روانی سے نہیں چلتی۔ لہٰذا، ہارون علیہ السلام کو میری ہمراہی میں دے دیجئے طٰہٰ-29-30، (13)۔

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ⑭

میرے ذمّے ان کا ایک جرم بھی ہے القصص-15۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھے قتل نہ کر دیں (14)۔

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ⑮

اللہ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ تم دونو ہمارے احکامات

لے کراس کے پاس جاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہر بات کوسن رہے ہوتے ہیں (15)۔

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦

سو، تم دونو فرعون کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ ہم ربُّ العالمین کے پیغامبر ہیں (16)۔

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝١٧

کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ہمراہ بھیج دے طٰہٰ-47، (17)۔

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝١٨

فرعون نے یہ باتیں سن کر کہا کہ کیا ہم نے اپنے یہاں تمہاری پرورش نہیں کی جب تو بچہ تھا اور تو نے ہمارے ساتھ عمر کے کئی سال بسر کیئے (18)۔

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝١٩

اور تو نے جس فعل کا ارتکاب کیا سو کیا ہی، مگر تو احسان فراموش بھی ہے (19)۔

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝٢٠

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اس کام کا ارتکاب مجھ سے ایسے میں ہوا کہ مجھے اندازہ ہی نہیں تھا کہ اس سے یہ کچھ ہو جائے گا (20)۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢١

جب مجھے تم لوگوں سے خوف محسوس ہوا تو میں تمھارے یہاں سے بھاگ گیا۔ اس کے بعد میرے ربّ نے مجھے وحی کی قوّتِ فیصلہ مرحمت فرمائی اور زُمرۂ مرسلینؑ میں شامل فرمالیا (21)۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝٢٢

اور تو مجھ پر اپنا یہی احسان جتلا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے (22)۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٣

فرعون نے پوچھا کہ عالمین کے ربّ کی حقیقت واصلیّت کیا ہے؟ طٰہٰ-49، (23)۔

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٢٤

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ وہ تو پستیوں اور بلندیوں اور جو کچھ ان کے مابین ہے، اس کی نشو ونما کرنے اور تکمیل تک پہنچانے والا ہے۔ اگر تم علم و تحقیق کے بعد یقین کرنے والے ہو تو تمہاری سمجھ میں یہ بات آجائے گی (24)۔

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝٢٥

فرعون نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا کہ کیا تم سن نہیں رہے، یہ شخص کیا کہہ رہا ہے (25)۔

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٢٦

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ وہ تو تمہارا بھی اور تمہارے پہلے آباء کا بھی ربّ ہے (26)۔

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝٢٧

فرعون نے کہا کہ یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، یقیناً دیوانہ ہے (27)۔

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٢٨

موسیٰ علیہ السلام نے جواب میں کہا کہ اگر تم عقل سے سمجھو تو وہ تو مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا نشو ونما دینے والا ہے (28)۔

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝٢٩

فرعون نے کہا کہ اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو الٰہ بنایا تو میں ضرور تجھے قید میں ڈال دوں گا (29)۔

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٠

موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ خواہ میں تجھے واضح اور روشن دلائل بھی پیش کر دوں؟ (30)۔

قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٣١

فرعون نے کہا کہ اگر تو سچّا ہے تو لے آ (31)۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝٣٢

لہٰذا، موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ اسی وقت ایک لمبا اژدھا بن گیا الاعراف-107، طٰہٰ-20، (32)۔

ع 2/24 6

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيۡضَآءُ لِلنّٰظِرِيۡنَ ۝٣٣

اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے سفید تھا الاعراف-108، القصص-32، (33)۔

قَالَ لِلۡمَلَاِ حَوۡلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيۡمٌ ۝٣٤

فرعون نے اپنے آس پاس بیٹھے ہوئے سرداروں سے کہا کہ واقعی یہ ایک ماہر جادوگر ہے الاعراف-109، (34)۔

يُّرِيۡدُ اَنۡ يُّخۡرِجَكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ بِسِحۡرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ ۝٣٥

یہ، چاہتا یہ ہے کہ تمہیں اپنے جادو کے زور سے، تمہیں، تمہاری سرزمین سے نکال باہر کرے۔ اب تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟ الاعراف-110، (35)۔

قَالُوۡۤا اَرۡجِهۡ وَاَخَاهُ وَابۡعَثۡ فِى الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِيۡنَ ۝٣٦

انہوں نے مشورہ دیا کہ اسے اور اس کے بھائی کے معاملہ کو ذرا مؤخّر رکھیں اور شہروں میں ہرکارے بھیج دیں الاعراف-111، (36)۔

يَاۡتُوۡكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيۡمٍ ۝٣٧

تاکہ سب ماہر جادوگروں کو تیرے پاس لے آئیں الاعراف-112، (37)۔

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيۡقَاتِ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۝٣٨

ایک خاص جگہ پر ایک دن مقرّر کرنے کے لیے سب جادوگر جمع ہوگئے (38)۔

وَّقِيۡلَ لِلنَّاسِ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّجۡتَمِعُوۡنَ ۝٣٩

اور لوگوں سے کہا کہ کیا تم اس روز سب اکٹھے ہو جاؤ گے (39)۔

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنۡ كَانُوۡا هُمُ الۡغٰلِبِيۡنَ ۝٤٠

کہ اگر جادوگر مقابلے میں غالب رہیں تو ہم ان کا جلوس نکالیں (40)۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوۡا لِفِرۡعَوۡنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجۡرًا اِنۡ كُنَّا نَحۡنُ الۡغٰلِبِيۡنَ ۝٤١

جب سب جادوگر آ گئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب و فاتح رہیں تو ہمارا انعام کیا ہوگا؟ الاعراف-113، (41)۔

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝٤٢

فرعون نے کہا کہ ہاں۔اورتم اُس صورت میں مقرّبین کے زُمرے میں شامل ہوجاؤ گےالاعراف-114،(42)۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝٤٣

موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے کہا کہ تم جو کچھ ڈالنا چاہتے ہو،ڈالوالاعراف-116،(43)۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝٤٤

انہوں نے اپنی رسّیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور بولے کہ فرعون کے جاہ وجلال کی قسم! یقیناً ہم ہی غالب رہیں گے (44)۔

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝٤٥

پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ جو کچھ انہوں نے بنایا تھا اسے نگلنے لگاالاعراف-117،(45)۔

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝٤٦

جادوگر سجدے میں گر پڑےالاعراف120،(46)۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٧

بول اٹھے کہ ہم کائنات کے ربّ پر ایمان لے آئے الاعراف-121،(47)۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝٤٨

جو موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام کا بھی ربّ ہے الاعراف-122،(48)۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۜ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٤٩

فرعون بولا کہ تم میری اجازت سے پہلے ہی ایمان لے آئے ہو۔ یہ تم سے بھی بڑا جادوگر ہے جس نے تمہیں جادو کا فن سکھایا ہے۔تمہیں اس حرکت کا انجام جلد ہی معلوم ہوجائے گا۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دوں گا اور تم سب کو پھانسی پر لٹکا دوں گا الاعراف 24-123،(49)۔

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۡ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝٥٠

جادوگر بولے کہ کوئی بات نہیں۔ہم اپنے ربّ کے قانون

کی طرف لوٹ رہے ہیں الاعراف-125،(50)۔

ع 3 18 7 اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿51﴾

ہمیں امید ہے کہ ہمارا ربّ ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا کیونکہ ہم قومِ فرعون میں سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں (51)۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿52﴾

پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ میرے بندوں کو رات کے وقت یہاں سے لے جا۔ کیونکہ تمہارا تعاقب کیا جائے گا الدّ خان-23،(52)۔

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿53﴾

فرعون نے سارے شہروں میں ہرکارے روانہ کیے (53)۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿54﴾

کہ یہ قلیل سی جماعت ہے (54)۔

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿55﴾

انہوں نے ہمیں برہم و برافروختہ کردیا ہے (55)۔

وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿56﴾

ہم اسلحہ بند لشکر ہیں (56)۔

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿57﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿58﴾

ہم نے ان کی عسکری قوّت کے باوجود، انہیں باغات اور چشموں اور مال و دولت اور باعزّت قیام گاہوں سے نکال دیا الدّ خان 27-25، (58-57)۔

كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿59﴾

یہ تو ہوا اُن کے ساتھ۔ پھر ہم نے ان نعمتوں کا بنی اسرائیل کی بعد کی Generations کو الدّ خان-28 وارث بنادیا الاعراف-137،(59)۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿60﴾

ان فرعونیوں نے طلوعِ آفتاب کے وقت ان کا تعاقب کیا (60)۔

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿61﴾

جب دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کہنے لگے کہ ہم یقیناً پکڑے گئے (61)۔

قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۶۲﴾

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ میرا ربّ میرے ساتھ ہے۔ وہ یقیناً اس صورتِ حال سے نکلنے کی راہ بتادے گا (62)۔

فَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ﴿۶۳﴾

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی رہنمائی دی کہ اپنی جماعت کو لے کر دریا کی طرف جا طٰہٰ-77، الدّخان-24۔ پانی ہٹ کر پیچھے چلا گیا تھا اور ہر حصّۂ خشکی بڑے تودے کی مانند بن گیا تھا (63)۔

وَ اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ﴿۶۴﴾

اور ہم دوسرے گروہِ فرعون کو وہیں ان کے قریب لے آئے (64)۔

وَ اَنْجَیْنَا مُوْسٰی وَ مَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۶۵﴾

موسیٰ علیہ السلام اور ان کے سب ساتھیوں کو ہم نے بچالیا (65)۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ؕ ﴿۶۶﴾

دوسروں کو ہم نے غرقاب کردیا (66)۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۶۷﴾

ان واقعات میں قوانین مضمر ہیں لیکن اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں (67)۔

ع 4 17 8 وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۶۸﴾

تیرا ربّ، سامان نشوونما عطا کرنے والا ہے اور اس کا قانون غالب ہے (68)۔

وقف لازم

وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِیْمَ ﴿۶۹﴾

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تو انہیں ابراہیم علیہ السلام کی سرگزشت بیان کر (69)۔

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾

جب اس نے اپنے والد اور اس کی قوم سے پوچھا کہ تم کس کی پوجا کرتے ہو؟ الاعراف-85، (70)۔

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِیْنَ ﴿۷۱﴾

کہنے لگے کہ ہم بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور ہم ان کی

پرستش پر ہمیشہ جمے رہیں گے (71)۔

قَالَ هَلۡ یَسۡمَعُوۡنَكُمۡ اِذۡ تَدۡعُوۡنَ ۝
ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ جب تم انہیں پکارتے ہوتو یہ تمہاری بات کو سنتے ہیں؟ (72)۔

اَوۡ یَنۡفَعُوۡنَكُمۡ اَوۡ یَضُرُّوۡنَ ۝
یا تمہیں کوئی نقصان یا فائدہ پہنچا سکتے ہیں؟ (73)۔

قَالُوۡا بَلۡ وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ یَفۡعَلُوۡنَ ۝
وہ بولے کہ ہم نے تو اپنے آباء کو ایسا ہی کرتے پایا (74)۔

قَالَ اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ۝ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمُ الۡاَقۡدَمُوۡنَ ۝
ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تم نے کبھی سوچا بھی کہ تم کس کی پرستش کرتے ہو: تم اور تمہارے اگلے وقتوں کے آباواجداد بھی؟ (76-75)۔

فَاِنَّهُمۡ عَدُوٌّ لِّیۡۤ اِلَّا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝
تو وہ میرے دشمن ہیں، میرے مشن سے متصادم ہیں ماسوائے ربّ العالمین کے جو میرا دوست وکارساز ہے (77)۔

الَّذِیۡ خَلَقَنِیۡ فَهُوَ یَهۡدِیۡنِ ۝
جس نے مجھے پیدا فرمایا اور وہی مجھے رہنمائی عطا کرتا ہے (78)۔

وَالَّذِیۡ هُوَ یُطۡعِمُنِیۡ وَیَسۡقِیۡنِ ۝
اور وہی مجھے کھانے پینے کو دیتا ہے (79)۔

وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ یَشۡفِیۡنِ ۝
اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے (80)۔

وَالَّذِیۡ یُمِیۡتُنِیۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡنِ ۝
اور وہی مجھے موت دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا (81)۔

وَالَّذِیۡۤ اَطۡمَعُ اَنۡ یَّغۡفِرَ لِیۡ خَطِیۡٓـَٔتِیۡ یَوۡمَ الدِّیۡنِ ۝
اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جزا وسزا کے دن میری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا (82)۔

رَبِّ هَبۡ لِیۡ حُكۡمًا وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ۝
اے میرے ربّ! مجھے فیصلہ کرنے کی صلاحیت اور قوّتِ نافذہ عطا فرما اور مجھے صالحین سے وابستہ کردے (83)۔

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿84﴾	اور مجھے ایسا مقام عطا کردے کہ بعد میں آنے والے لوگ مجھے عزّت وستائش سے یاد کریں (84)۔
وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿85﴾	اور نعماء کی حامل جنّت کا مجھے وارث بنادے (85)۔
وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿86﴾	اور میرے والد کو ان کی لغزشوں اور خطاؤں کے نقصانات سے محفوظ فرما۔ وہ بلاشبہ، راہ گم کردہ لوگوں میں سے ہے اَلتَّوبہ-114، ابراہیم-41، مَریَم-47، اَلْمُمتحنة-4، (86)۔
وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿87﴾	اور مجھے ظہورِ نتائج کے دن شرمسار نہ کیجئے گا (26/87)۔
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿88﴾	جس روز مال کام آئے گا اور نہ اولاد (88)۔
اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿89﴾	ماسوائے اس کے جو اطاعت اور شخصیّت کے جھکاؤ کے ساتھ اپنی شخصیّت کی نشوونما کرکے اللہ کے حضور حاضر ہوگا (89)۔
وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿90﴾	اور جنّت متّقین کے قریب کردیا جائے گا (90)۔
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿91﴾	اور وحی کی شاہراہ کو چھوڑ کر بھٹکے ہوئے لوگوں کے سامنے جہنّم نمایاں ہوکر آجائے گی (91)۔
وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿92﴾	اور ان سے پوچھا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کی تم پرستش کیا کرتے تھے؟ (92)۔
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿93﴾	اللہ کو چھوڑ کر۔ کیا آج وہ تمہاری مدد کرسکتے ہیں یا اپنے لیے مدد کے محتاج ہیں (93)۔
فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿94﴾	وہ، اور حق کی راہ چھوڑ کر بھٹک جانے والے، اس میں

اُوندھے منہ پھینکے جائیں گے (94)۔

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾
اور ابلیس کا پیر وکار سارا لشکر بھی (95)۔

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾
وہ وہاں آپس میں بحث جھگڑا کر رہے ہوں گے اور کہیں گے (96)۔

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾
کہ اللہ کی قسم! یقیناً ہم ہی صریحاً گمراہی میں پڑے ہوئے تھے (97)۔

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾
جب ہم تمہیں ربّ العالمین کے برابر و ہمسر سمجھتے تھے (98)۔

وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾
اور ہمیں صرف مجرمین نے ہی گمراہ کیا (99)۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾
ہمارا کوئی سفارشی Intercessor نہیں ہے (100)۔

وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾
اور نہ کوئی غم خوار دوست (101)۔

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾
اے کاش! ہمیں پھر دنیا میں واپس جانے کا موقع مل جائے تو ہم مومنین میں سے ہو جائیں الزُّمر-58، (102)۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾
ان تمام امور میں قوانین مضمر ہیں۔ لیکن اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں (103)۔

ع 5 36 9
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾
یقیناً تیرا ربّ غالب ہے اور ذات کی نشو ونما کا سامان بہم پہنچانے والا ہے (104)۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾
قوم نوح علیہ السّلام نے اپنی رسولوںؑ کی تعلیم اور مشن کو جھٹلایا (105)۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾
جب ان کے قبیلے کے فرد نوح علیہ السلام نے ان سے

پوچھا کہ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی کیوں بسر نہیں کرتے؟ (106)۔

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝١٠٧	میں تمہارا رسولؐ ہوں جس پر تم مطمئن ہو کر اعتماد کر سکتے ہو (107)۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝١٠٨	تم مجھے Follow کرتے ہوئے اللہ کے قوانین و احکام کو زندگی کے ہر لمحے پیشِ نظر رکھا کرو (108)۔
وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝١٠٩	میں تم سے وحی کے اس Message کا کوئی اجر معاوضہ طلب نہیں کر رہا۔ میرا اجر تو ربّ العالمین کے یہاں ہے (109)۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝١١٠	تم صرف میری اطاعت کرتے ہوئے اللہ کے قوانین کی نگہداشت کرتے چلے جاؤ (110)۔
قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَ اتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝١١١	کہنے لگے کہ کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں حال آں کہ تیری اتباع تو صرف گھٹیا قسم کے لوگ کر رہے ہیں (111)۔
قَالَ وَ مَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝١١٢	نوح علیہ السلام نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ ان کے Professions یا ذرائع معاش کیا کیا ہیں (112)۔
اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝١١٣	ان کا حساب تو میرے ربّ کے ذمّے ہے۔ کاش تم اس بات کو سمجھ لو (113)۔
وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝١١٤	میں ایمان لانے والوں کو حقیر سمجھ کر اپنے سے دور نہیں ہٹاؤں گا الانعام-52، (114)۔
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝١١٥	میں تو صرف صاف صاف غلط طرزِ زندگی کے بھیانک نتائج وعواقب سے آگاہ کرنے والا ہوں (115)۔

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝١١٦

کہنے لگے کہ اے نوح علیہ السلام! اگر تو ان باتوں سے باز نہ آیا تو ہم تجھ سے قطع تعلق کر کے تجھے شہر بدر کر دیں گے (116)۔

النصف

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝١١٧

نوح علیہ السلام نے عرض کی اے میرے ربّ! میری قوم میرے مشن اور تعلیم کو جھوٹا کہہ رہی ہے (117)۔

فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١١٨

تو میرے اور ان کے مابین قطعی فیصلہ فرما دے اور مجھے، اور میرے ساتھی مومنین کو، ان سے حفاظت میں رکھیئے (118)۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝١١٩

سو، ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو کھچا کھچ بھری ہوئی کشتی کے ذریعے بچالیا (119)۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۝١٢٠

بعد میں باقی رہ جانے والوں کو ہم نے غرقِ آب کر دیا (120)۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٢١

ان تمام واقعات میں قوانین پوشیدہ ہیں لیکن اکثر لوگ ان قوانین پر ایمان نہیں لاتے (121)۔

ع 6 18 10

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝١٢٢

آپ کا ربّ تو یقیناً غلبہ وقوّت کا مالک اور انسانی ذات کی کمیوں کو دور کر کے نشو ونما عطا کرنے والا ہے (122)۔

كَذَّبَتْ عَادُ ١لْمُرْسَلِيْنَ ۝١٢٣

قومِ عاد نے بھی اپنے رسولوںؑ کی تعلیم کو جھوٹا کہا (123)۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝١٢٤

جب ان کے قبیلے کے ایک فرد ہُود علیہ السلام نے اُن سے کہا کہ تم زندگی کے نقصان رساں پہلوؤں سے محتاط رہتے ہوئے اللہ کے قوانین کی اتباع کیوں نہیں کرتے؟ (124)۔

اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝١٢٥

میں تمھاری طرف رسولؑ ہوں جس پر مطمئن ہو کر اعتماد و بھروسا کیا جا سکتا ہے (125)۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝١٢٦

سو تم مجھے Follow کرو اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرو (126)۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٢٧

میں تم سے اس ابلاغ کا کوئی اجر معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو ربّ العالمین کے پاس محفوظ ہے (127)۔

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۝١٢٨

تم ہر اونچے ٹیلے پر یہ کیا یادگار قسم کی عمارت بنا ڈالتے ہو جس کا کوئی مصرف نہیں ہوتا (128)۔

وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝١٢٩

اور رہائش کے لیے محلات تعمیر کرتے ہو گویا تم ان میں ہمیشہ رہو گے (129)۔

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝١٣٠

اور جب تم کسی کی گرفت کرتے ہو تو بڑے ظالمانہ طریقے سے کرتے ہو (130)۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝١٣١

تم ان کاموں کو ترک کر کے میری اطاعت کرو اور اللہ کے قوانین کو زندگی کے ہر قدم پر پیشِ نظر رکھا کرو (131)۔

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝١٣٢

اور اس ذات کے احکام و قوانین سے ہم آہنگ رہو جس نے تمھیں سامانِ زیست فراوانی سے عطا کیا جس کا تمھیں علم بھی ہے (132)۔

اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۝١٣٣

اس نے تمھاری مال مویشی اور آل اولاد سے مدد فرمائی (133)۔

وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝١٣٤

باغات اور چشموں سے (134)۔

اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝١٣٥

میں تمھارے بارے میں بڑے دن، یومِ ظہورِ نتائج

کے عذاب سے ڈرتا ہوں (135)۔

قَالُوۡا سَوَآءٌ عَلَيۡنَاۤ اَوَعَظۡتَ اَمۡ لَمۡ تَكُنۡ مِّنَ الۡوٰعِظِيۡنَۙ‏ ﴿۱۳۶﴾

وہ کہنے لگے کہ خواہ تو ہمیں وعظ ونصیحت کر یا نہ کر، ہمارے لیے برابر ہے (136)۔

اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الۡاَوَّلِيۡنَۙ‏ ﴿۱۳۷﴾

یہ تو پہلے لوگوں کا پرانا من گھڑت طریقہ ہے ص-7، (137)۔

وَمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِيۡنَ‌ۚ‏ ﴿۱۳۸﴾

ہمیں کوئی عذاب نہ ہوگا (138)۔

فَكَذَّبُوۡهُ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيَةً‌ ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ‏ ﴿۱۳۹﴾ ع 7 18 11

انہوں نے اسے یعنی ہُود علیہ السلام کی شخصیّت اور تعلیم کی تکذیب کی، لہٰذا، وہ ہمارے قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق ہلاک کردیئے گئے۔ ان واقعات میں قوانین مضمر ہیں۔ پھر بھی اکثر لوگ ان قوانین پر ایمان نہیں لاتے (139)۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ‏ ﴿۱۴۰﴾

آپ کا ربّ تو بلاشبہ غالب ہے اور انسانی ذات کے لیے سامانِ نشوونما بہم پہنچانے والا ہے (140)۔

كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۖ‌ۚ‏ ﴿۱۴۱﴾

قومِ ثمود نے رسولوںؑ کی تعلیم کی تکذیب کی (141)۔

اِذۡ قَالَ لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ‌ۚ‏ ﴿۱۴۲﴾

جب ان کے قبیلے کے ایک فرد صالح علیہ السلام نے ان سے کہا کہ تم اللہ کے قوانین کی مطابقت میں رہ کر زندگی کیوں بسر نہیں کرتے (142)۔

اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌۙ‏ ﴿۱۴۳﴾

میں تمہاری طرف رسولؑ ہوں جس پر بے خوف ومطمئن ہو کر اعتماد کر سکتے ہو (143)۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ‌ۚ‏ ﴿۱۴۴﴾

تم میرا کہا مانو اور اللہ کے قوانین کی زندگی کے ہر گوشے میں نگہداشت کیا کرو (144)۔

وَمَاۤ اَسۡـَٔـلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ‌ ۚ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَؕ‏ ﴿۱۴۵﴾

میں تم سے اس ابلاغ وحی پر کوئی اجر معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر تو ربّ العالمین کے یہاں ہے (145)۔

اَتُتۡرَكُوۡنَ فِىۡ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِيۡنَۙ‏ ﴿۱۴۶﴾

کیا تمہیں یہاں آسائش اور فراوانیوں میں اسی طرح امن اور اطمینان سے رہنے دیا جائے گا (146)۔

فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍۙ‏ ﴿۱۴۷﴾

ان باغات اور چشموں میں (147)۔

وَّزُرُوۡعٍ وَّنَخۡلٍ طَلۡعُهَا هَضِيۡمٌ‌ۚ‏ ﴿۱۴۸﴾

اور سرسبز و شاداب کھیتوں اور نرم و لطیف خوشوں والے کھجور کے درختوں کے سائیوں میں (148)۔

وَتَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا فٰرِهِيۡنَ‌ۚ‏ ﴿۱۴۹﴾

تم پہاڑوں میں بڑی مہارت اور فخر سے گھر تراشتے ہو (149)۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ‌ۚ‏ ﴿۱۵۰﴾

تم میرا کہا مانو اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کیا کرو (150)۔

وَلَا تُطِيۡعُوۡۤا اَمۡرَ الۡمُسۡرِفِيۡنَۙ‏ ﴿۱۵۱﴾

وقت، دولت اور توانائیوں کو ضائع کرنے والوں کے پیچھے نہ لگو (151)۔

الَّذِيۡنَ يُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا يُصۡلِحُوۡنَ‏ ﴿۱۵۲﴾

جو سرزمین میں فساد برپا کرتے رہتے ہیں اور معاشرے کے حسن و توازن کو قائم نہیں رہنے دیتے (152)۔

قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مِنَ الۡمُسَحَّرِيۡنَ‌ۚ‏ ﴿۱۵۳﴾

وہ کہنے لگے کہ تو یقیناً فریب خوردہ لوگوں میں سے ہے (153)۔

مَاۤ اَنۡتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۖۚ فَاۡتِ بِاٰيَةٍ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ‏ ﴿۱۵۴﴾

تُو ہماری طرح کا انسان ہی تو ہے۔ اگر تُو اپنے دعوٰی رسالت میں سچّا ہے تو کوئی نشانی معجزہ لا کے دکھا (154)۔

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرۡبٌ وَّلَكُمۡ شِرۡبُ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ‌ۚ‏ ﴿۱۵۵﴾

صالح علیہ السلام نے کہا کہ یہ اونٹنی ہے۔ پانی پینے کی ایک

	باری اس کی اور ایک مقررہ وقت کو پینے کی باری تمہاری اَلشّمس-13، (155)۔
وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾	اسے کوئی گزند نہ پہنچانا ورنہ تم بڑے دن کے عذاب میں ماخوذ ہو جاؤ گے (156)۔
فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾	انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ پھر لگے پچھتانے اَلشّمس-14، (157)۔
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾	سو کچھ عرصے بعد، عذاب نے انہیں آن پکڑا۔ ان واقعات میں قوانین مضمر ہیں پھر بھی اکثر لوگ ان قوانین پر ایمان نہیں لاتے (158)۔
ع 19 8 12 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾	آپ کا ربّ بے شک غالب اور رحمت فرمانے والا ہے (159)۔
كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾	لوط علیہ السلام کی قوم نے رسولوںؑ کی تعلیم کی تکذیب کی (160)۔
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾	جب ان کے قبیلے کے ایک فرد لوط علیہ السلام نے انہیں کہا کہ تم اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی کیوں بسر نہیں کرتے (161)۔
اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾	میں تمہاری طرف رسول ہوں جس پر تم بے خوف ہو کر اعتماد کر سکتے ہو (162)۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾	تم میری بات مانو اور زندگی کے نقصان رساں پہلوؤں سے محتاط رہ کر زندگی بسر کیا کرو (163)۔
وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ	میں اس ابلاغ وحی کے لیے تم سے کوئی اجر نہیں طلب کرتا۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾
میرا اجر تو ربّ العالمین کے یہاں محفوظ ہے(164)۔

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾
کیا تم دنیا و جہاں سے الگ جنسی تسکین کے لیے مردوں سے رجوع کرتے ہو؟ الاعراف-80، النَّمل-55، (165)۔

وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾
اور تم ان عورتوں کو، جنہیں تمہارے ربّ نے تمہارے لیے تمہارا زوج کیا ہے، چھوڑ دیتے ہو۔ بلکہ تم ہو ہی حدود شکن قوم الاعراف-81، ھود-78، (166)۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾
بولے کہ اے لوط! اگر تو ان باتوں سے باز نہ آیا تو تجھے ملک بدر کر دیا جائے گا الاعراف-82، (167)۔

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿۱۶۸﴾
لوط علیہ السلام نے کہا کہ میں تمہاری کرتوتوں سے بیزار ہوں اور تم سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہتا(168)۔

رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾
اے میرے ربّ! مجھے اور میرے Followers کو ان کرتوتوں سے جو یہ کرتے ہیں، محفوظ رکھیئے (169)۔

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾
سو ہم نے اسے، اور اس کے سب Followers کو بچالیا (170)۔

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾
ماسوائے اُس بڑھیا، اُس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی (171)۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾
کہ ہم نے پیچھے رہ جانے والوں کی بیخ کنی کردی (172)۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾
ہم نے ان پر آتش فشاں پہاڑ کے پتھروں کی بارش برسائی الاعراف-84۔ جنہیں تباہی سے متنبہ کیا گیا، ان کے لیے یہ تباہ کن بارش تھی (173)۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۴﴾	ان تمام امور میں قوانین پوشیدہ ہیں۔ پھر بھی اکثر لوگ ان پر ایمان نہیں لاتے (174)۔
ع 9 16 13 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۷۵﴾	غلبہ و اقتدار تیرے ربّ کو حاصل ہے اور وہ رحمت فرمانے والا ہے (175)۔
كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۶﴾	اصحابُ الایکہ، قومِ شعیب علیہ السلام نے رسولوںؑ کی تعلیم کو جھٹلایا (176)۔
اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾	جب شعیب علیہ السلام نے ان سے کہا کہ تم اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کیوں نہیں کرتے (177)۔
اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۷۸﴾	میں تمہاری طرف رسولؑ ہوں جس پر تم مطمئن ہو کر اعتماد کر سکتے ہو (178)۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾	تم میرا کہنا مانو اور اللہ کے احکام وقوانین کو زندگی کے ہر قدم پر پیشِ نظر رکھا کرو (179)۔
وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۰﴾	میں تم سے اس رسالت کا کوئی اجر نہیں طلب کرتا۔ میرا اجر تو ربّ العالمین کے یہاں ہے (180)۔
اَوْفُوا الْكَیْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ﴿۱۸۱﴾	ناپ پورا رکھا کرو اور کم ناپنے والے نہ بنو الانعام-152، الاعراف-85، ھُود 84، (181)۔
وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ﴿۱۸۲﴾	اور ایسے ترازو سے تولا کرو جس کا توازن equilibrium درست ہو بنی اسرائیل-35، (182)۔
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۱۸۳﴾	لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو نہ سرزمین میں انتشار وفساد پھیلاتے پھرو (183)۔
وَاتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۸۴﴾	اس ہستی کے قوانین کی مطابقت میں رہو جس نے تمہیں

اور پہلی Generations کو پیدا کیا (184)۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝١٨٥
بولے تو یقیناً فریب خوردہ شخص ہے (185)۔

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝١٨٦
تو ہمارے جیسا ہی ایک انسان ہے اور ہم تجھے جھوٹا ہی سمجھتے ہیں (186)۔

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝١٨٧
اگر تو اپنی دھمکیوں میں سچّا ہے تو اجرامِ فلکی کا کوئی ٹکڑا ہم پر گرا دے (187)۔

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١٨٨
شعیب علیہ السلام نے کہا کہ میرے ربّ کو خوب علم ہے جو تم کرتے رہتے ہو (188)۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝١٨٩
انہوں نے شعیب علیہ السلام کی تعلیم اور شخصیّت کو جھوٹا بتلایا، سوانہیں اس دن کے عذاب نے آن پکڑا جب ان کے اعمال کے تباہ کن نتائج ان پر پوری طرح چھا گئے۔ یقیناً یہ بڑے بھیانک دن کا عذاب تھا (189)۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٩٠
ان امور و تفاصیل میں قوانین کی کارفرمائی ہے پھر بھی اکثر لوگ ان قوانین پر ایمان نہیں لاتے (190)۔

ع 10 16 14 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝١٩١
آپ کا ربّ یقیناً غالب اور رحمت فرمانے والا ہے (191)۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٩٢
یہ قرآن، ربّ العالمین کی طرف سے نازل فرمودہ ہے (192)۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝١٩٣
اسے روح الامین جبرئیل علیہ السّلام لے کر اُترا ہے البقرہ-97، النّحل-102، (193)۔

عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝١٩٤
اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تیرے قلب پر تا کہ تو انسانوں کو غلط

طرزِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرنے والا ہو (194)۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾
فصیح و بلیغ Plain and Perspicuous عربی زبان میں (195)۔

وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾
اس کی تعلیم پہلے صحیفوں میں بھی موجود ہے الاعلیٰ-18، (196)۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾
کیا ان مشرکین مکّہ کے لیے یہ نشانی کافی نہیں کہ قرآن کی حقّانیت کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں (197)۔

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾
اگر ہم اسے کسی غیر عرب پر نازل کرتے (198)۔

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾
پھر وہ اُسے ان کے سامنے پیش کرتا تو یہ پھر بھی ایمان نہ لاتے (199)۔

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾
یوں، ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق انکار Denial، مجرموں کے دلوں میں اتر گیا (200)۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾
یہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک المناک عذاب کو سامنے دیکھ نہ لیں (201)۔

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾
وہ عذاب تو اُنہیں اچانک آلے گا اور انہیں اس کا شعور تک نہ ہوگا (202)۔

فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾
پھر کہیں گے کہ کیا ہمیں مہلت مل سکتی ہے؟ (203)۔

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾
کیا اب بھی یہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچاتے ہیں (204)۔

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾
اے مخاطب کیا تو نے اس بات پر غور کیا کہ اگر ہم انہیں

کچھ برس تک سامانِ زیست کی فراوانی سے لطف اندوز ہونے دیں (205)۔

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۙ﴿۲۰۶﴾

پھر انہیں وہ عذاب آن پکڑے جس سے انہیں ہم ڈرایا کرتے ہیں (206)۔

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ؕ﴿۲۰۷﴾

تو جس سامانِ زیست سے یہ Enjoy کیا کرتے تھے، وہ ان کے کسی کام نہ آئے گا (207)۔

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۛ﴿۲۰۸﴾

ہم نے کسی بستی کو تباہ کیا تو پہلے انہیں ان کی غلط روی سے آگاہ کرنے والے بھیجے تھے (208)۔

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾

یہ نصیحت اور یاددہانی تھی۔ ہم ناانصافی کرنے والے نہیں (209)۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾

اِس قرآن کو کاہن اور نجومی لے کر نہیں اترے (210)۔

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؕ﴿۲۱۱﴾

یہ ان کے شایانِ شان ہی نہ تھا اور نہ وہ ایسا کر ہی سکتے تھے (211)۔

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ؕ﴿۲۱۲﴾

انہیں یہ توفیق بھی نہیں کہ اس قرآن کو سنیں الحجر-17 ، الصّٰفٰت-8، (212)۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۚ﴿۲۱۳﴾

لہٰذا، اے مخاطب! تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خود ساختہ الٰہ کو نہ پکارا کر، مبادا تو بھی سزا پانے والوں میں سے ہو جائے (213)۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۙ﴿۲۱۴﴾

اے رسول ﷺ! پہلے اپنے معاشرے میں سے ان لوگوں کو غلط طرزِ زندگی کے نتائج سے متنبہ کر جو تیرے زیادہ قریب ہیں (214)۔

وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ﴿۲۱۵﴾

تو مومنین میں سے ان کو جو تیری اتباع کرتے ہیں، لطف وکرم سے اپنے سایۂ عاطفت میں لیے رکھ الحجر-88، (215)۔

فَاِنۡ عَصَوۡكَ فَقُلۡ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۚ﴿۲۱۶﴾

جو تیری اتباع نہ کریں اور تیری نافرمانی کریں تو انہیں کہہ دے کہ میں تمہارے ان کاموں سے لاتعلق اور بری الذّمہ ہوں جو تم کرتے رہتے ہو (216)۔

وَتَوَکَّلۡ عَلَی الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲۱۷﴾

اور اس ہستی پر بھروسا رکھ جو قوتوں کی مالک اور رحمت فرمانے والی ہے (217)۔

الَّذِیۡ یَرٰىكَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ ﴿۲۱۸﴾ۙ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیۡنَ ﴿۲۱۹﴾

تو دین کے نظام کے لیے مصروفِ جِدّ وجُہد ہونے کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے المدثر-2 اور پھر اللہ کے قوانین کے آگے اپنی شخصیّت کو جھکا دینے والے رفقاء کے درمیان چلتا پھرتا سرگرمِ عمل رہتا ہے تو، تُو اس رحیم کی نگاہوں میں ہوتا ہے (219-218)۔

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۲۲۰﴾

وہ سن رہا ہوتا ہے، جان رہا ہوتا ہے (220)۔

هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ عَلٰی مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیۡنُ ﴿۲۲۱﴾ؕ

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ دین کی مخالف قوتیں کس پر نازل اور مہربان ہوتی ہیں؟ (26/221)۔

تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیۡمٍ ﴿۲۲۲﴾ۙ

ہر جھوٹ افتراء کرنے والے گناہ گار پر مہربان ہوتی ہیں (222)۔

یُّلۡقُوۡنَ السَّمۡعَ وَاَکۡثَرُهُمۡ کٰذِبُوۡنَ ﴿۲۲۳﴾ؕ

یہ سنی سنائی جھوٹی باتوں پر کان لگائے رہتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے، کذب باف ہوتے ہیں (223)۔

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ؕ

اور رہے شعراء تو راہ گم کردہ لوگ ہی ان کی باتوں میں

آ کران کے پیچھے لگ جاتے ہیں (224)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۙ﴿۲۲۵﴾

کیا تُو دیکھتا نہیں وہ اُس اونٹ کی طرح جسے پیاس کی بیماری ہو، ہر وادی میں مارے مارے پھرتے رہتے ہیں (225)۔

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۙ﴿۲۲۶﴾

اور ایسی باتیں کہتے رہتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے (226)۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا
اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ ع 11 36 15

ماسوائے ان لوگوں کے جو Absolute Values پر ایمان لاتے ہیں اور معاشرے میں حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے ہیں جن سے اُن کے مضمر جوہروں کی نمود ہو جائے اور اللہ کے قوانین کو کثرت سے پیشِ نظر رکھتے ہیں اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد دین کے نظام سے مدد طلب کر کے انصاف حاصل کرتے ہیں۔ اور ظالم، عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس انجام کو لوٹائے جائیں گے (227)۔

اٰیَاتُھَا ۹۳ — (۲۷) سُوْرَةُ النَّمْلِ — رُکُوْعَاتُھَا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱﴾

طٰسٓ ۔ یہ قرآن یعنی واضح اور روشن کتاب کی آیات ہیں (1)۔

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۲﴾

یہ مومنوں کے لیے سراپا ہدایت اور صحیح رَوِشِ زندگی کے خوش گوار نتائج کی بشارتوں کا سرچشمہ ہے (2)۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۳

جو دین کا نظام قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ........ انسانی ذات کی نشوونما کا سامان بہم پہنچا کر ان معانعات کو دور کرتے رہتے ہیں جو ذات کی Development میں حائل ہوں اور یومِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں لقمان-4، (3)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۴ؕ

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم ان کے اعمال ان کی نظروں میں خوشنما بنا دیتے ہیں اور وہ راہ گم کردہ، حیران وسرگرداں پھرتے رہتے ہیں (4)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۵

یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے بدترین عذاب ہے اور وہ آخرت میں سراسر نقصان اٹھانے والے ہیں (5)۔

الثلثة

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۶

اے رسول ﷺ! بے شک آپ کو یہ قرآن اس ہستی کی طرف سے ملا ہے جو ہر بات کا علم رکھنے والی اور قوانین کی غرض و غایت Rationale بھی دینے والی ہے (6)۔

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۷

جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے۔ میں اس سے راستے کا پتا نشان معلوم کرتا ہوں یا آگ کا ایک انگارا لاتا ہوں تا کہ تم اپنے آپ کو گرم کر لو طٰہٰ-10، القصص-29، (7)۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۸

جب وہ اس آگ کے قریب پہنچا تو اسے ندا دی گئی کہ وہ مقام جہاں آگ ہے کوہِ طور اور، وہ سرزمین جو اس کے ارد گرد ہے بابرکت ارضِ فلسطین ہے القصص-29۔

لہٰذا اللہ کے، جو عالمگیر انسانیت کی ربوبیّت کا ضامن ہے، پروگرام کی تکمیل میں مصروفِ جدّ وجُہد ہو جا جو تجھے دیا جا رہا ہے (8)۔

یٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُۙ ﴿٩﴾

اے موسیٰ علیہ السلام! میں اللہ ہوں جس کا قانون غالب اور مبنی بر حکمت ہے القصص-30، (9)۔

وَ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۖۗ ﴿١٠﴾

اپنا عصا رکھ دے طٰہٰ-19۔ جب اس عصا کو تیزی سے حرکت کرتے دیکھا جیسے زرد رنگ سیاہ چشم سانپ ہو الاعراف-107، طٰہٰ-19، الشّعرا-32، تو موسیٰ علیہ السلام پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ حکم ہوا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! ڈر نہیں۔ ہمارے حضور، مرسلینؑ کو کوئی خوف نہیں ہوسکتا (10)۔

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿١١﴾

ماسوائے اُس شخص کے جو اپنی ذات کا نقصان کر بیٹھے مگر زیادتی کے بعد حسن وتوازن پیدا کرلے تو میں یقیناً درگزر کرنے اور رحمت فرمانے والا ہوں (11)۔

وَ اَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿١٢﴾

اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال۔ وہ کسی خرابی کے بغیر سفید نکلے گا الاعراف-108، طٰہٰ-22۔ فرعون اور اس کی قوم کے لیے یہ نو نشانیوں میں سے دو ہیں بنی اسرائیل-101۔ وہ دائرہ حق سے نکل جانے والے لوگ ہیں (12)۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌۚ ﴿١٣﴾

جب ہماری بصیرت افروز نشانیاں ان کے پاس پہنچیں تو کہنے لگے کہ یہ تو صریحاً جادو ہے (13)۔

ع 1 14 16

وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾

انہوں نے اپنی سرکشی اور حدود شکنی کے باعث ان نشانیوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دلوں کو حقیقت کا یقین ہو گیا تھا۔ سو دیکھو ان مفسدین کا کیسا انجام ہوا (14)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾

ہم نے داؤد اور سلیمان علیہما السّلام کو علمِ وحی عطا کیا۔ ان کے لبوں پر یہ الفاظ آ گئے کہ سزاوارِ ستائش و تحسین ہے وہ اللہ جس نے ہمیں بہت سے مومن بندوں پر علم وحی عطا کر کے فضیلت عطا فرمائی (15)۔

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا
مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾

اور سلیمان علیہ السلام کو داؤد علیہ السلام کا جانشین بنایا اور سلیمان علیہ السلام نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ ہمیں گھوڑ سواروں کے رسالہ، Cavalry کی Maintenance کا علم دیا گیا ہے الانبیاء-79، سبا-10 اور دنیا کی ہر چیز عطا کی گئی ہے۔ یہ یقیناً واضح فضل و کرم ہے (16)۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ
فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

سلیمان علیہ السلام کے لیے Cavalry اور جنّ وانس پر مشتمل لشکر تشکیل دیئے گئے۔ سو، وہ فوجی امور کے ماہر اور نظم وضبط کے پابند تھے (17)۔

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْ
خُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾

ایک وقت ایسا آیا کہ جب یہ لشکر کسی مہم جوئی کے سلسلے میں وادئ نمل کے قریب سے گزرا تو قبیلہ نمل کی ایک خاتون نے اپنے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اے قبیلہ نمل! اپنی محفوظ پناہ گاہوں میں چلے جاؤ۔ سلیمان علیہ السلام اور اس کا لشکر کہیں تمہیں اس بات سے

بے خبر کہ تمہارا تعلق ان کے مخالفین سے ہے یا نہیں، کچل نہ ڈالے (18)۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ
اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ
اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

سلیمان علیہ السلام اس عورت کی بات سن کی خوشی سے مسکرایا اور عرض کیا اے میرے ربّ! میری ذات میں اتنا نظم وضبط پیدا فرما دے کہ میں اس مملکت اور قوّتِ نافذہ کو جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی، تیرے قوانین کے مطابق صرف میں لاؤں اور میں معاشرے میں ایسا حسن وتوازن پیدا کردوں جو تیرے قوانین واحکام سے ہم آہنگ ہو اور تو مجھے اپنی رحمتِ خاص سے زُمرۂ صالحین میں داخل فرما دے (19)۔

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ
مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۰﴾

ایک روز سلیمان علیہ السلام نے Cavalry کا جائزہ لیا اور بولا کہ میں سردار ہُد ہُد کو نہیں دیکھ رہا یا وہ Absent ہے؟ (20)۔

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾

میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا اسے سزائے موت دوں گا یا اُسے غیر حاضری کی واضح Justification پیش کرنی ہوگی (21)۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ
وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾

زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ آ گیا۔ اس نے بتایا کہ میں نے ایسی بات معلوم کی ہے جو آپ کو معلوم نہیں۔ میں سلطنت سبا کے بارے میں ایک یقینی خبر آپ کے پاس لایا ہوں (22)۔

اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

میں نے دیکھا کہ ایک عورت اُن پر حکمرانی کرتی ہے

وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾

اور اُسے ہر نوع کا ساز و سامان میسّر ہے اور اسے کامل اقتدار Sovereignty حاصل ہے (23)۔

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾

میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ اُن کے جذبات نے اُن کے کاموں کو اُن کے لیے بڑا پسندیدہ اور خوشنما بنا رکھا ہے اور یوں انہیں صحیح راستے سے روکا ہوا ہے۔ لہٰذا وہ راہِ ہدایت کی طرف نہیں آپاتے (24)۔

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾

وہ اُس اللہ کے آگے سجدہ ریز کیوں نہیں ہوتے جو ارض و سما میں سے رزق کے پوشیدہ خزانے نکالتا ہے اور جو اُن باتوں کو بھی جانتا ہے جنہیں تم چھپاتے یا ظاہر کرتے ہو (25)۔

السجدة 8

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾

وہ اللہ، جس کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں اور جس کا اقتدار کائنات پر چھایا ہوا ہے۔ وہ نشو و نما دینے والا اور ربوبیّت پر عظیم کنٹرول کا مالک ہے (26)۔

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ ہم تحقیق کر کے دیکھ لیں گے کہ تو سچ کہہ رہا ہے یا کہ تُو جھوٹا ہے (27)۔

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾

میرا یہ خط لے جا۔ اُسے انہیں پہنچادے۔ پھر اُن سے ذرا ہٹ کر کھڑا ہو جانا، دیکھنا کہ اُن کا Response کیسا ہے؟ (28)۔

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾

خط پہنچا۔ ملکۂ سبا نے خط پڑھ کر کہا کہ اے سردارو! مجھے ایک Courteous اور Polite مکتوب بھیجا

گیا ہے (29)۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۳۰﴾

یہ سلیمان علیہ السلام کی جانب سے ہے۔ اور وہ یہ کہ: ''میری مملکت کے نظام کا مقصود یہ ہے کہ اللہ کی صفتِ رحیمیّت و رحمانیّت کا ظہور ہو جائے جس میں انسانیّت کی طبیعی زندگی اور ان کی ذات کی مضمر صلاحیّتوں کی عمومی طور پر Progressive، اور ہنگامی ضرورت کے وقت شدّت اور غلبہ کے ساتھ Emergent انداز میں نشوونما Development ہوتی چلی جائے'' (30)۔

ع 2 17 17 اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

میں نے جو نظامِ الٰہی قائم کیا ہے اُس سے سرکشی اختیار نہ کرو اور اللہ کے قوانین و احکام کی مطیع و فرمانبردار بن کر چلی آؤ (31)۔

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾

کہنے لگی اے سردارو! مجھے اس معاملے میں مشورہ دو کیوں کہ میں کسی بات کا حتمی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم سب موجود نہ ہو (32)۔

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾

انہوں نے کہا کہ ہم بڑے قوی اور سخت جنگجو ہیں۔ حکم کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔ غور کرلیں کہ آپ کیا حکم دیتی ہیں (33)۔

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾

کہنے لگی کہ بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہو جاتے ہیں تو اسے تہس نہس کر ڈالتے ہیں اور اُس کے اربابِ عزّت و تکریم کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ بھی اسی طرح

	ہی کریں گے (34)۔
وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ۝	میں اُن کی طرف ایک تحفہ بھیجتی ہوں۔ دیکھتی ہوں کہ ایلچی کیا جواب لے کر واپس آتے ہیں (35)۔
فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ٘ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ۝	جب قاصد سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچا تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم مال و دولت سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ اللہ نے جو کچھ مجھے عطا فرمایا ہے وہ اُس سے کہیں بہتر ہے جو کچھ تمہیں دیا ہے۔ بلکہ تم تو اپنے تحفے پر فخر محسوس کرتے ہو گے (36)۔
اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ۝	اسے ان کے پاس واپس لے جا۔ ہم اُن کی طرف لشکر لے کر آ رہے ہیں جس کے مقابلہ کی ان میں تاب نہیں۔ اور ہم انہیں ذلیل کر کے وہاں سے نکال باہر کریں گے اور وہ ذلیل و رُسوا ہو جائیں گے (37)۔
قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ۝	سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اے سردارو! تم میں سے کون ہے جو اُس کے پایۂ تخت کی مرکزی قوّت کو توڑے گا قبل اس کے کہ وہ Submit کر کے میرے یہاں آ جائیں (38)۔
قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ۝	جنّوں میں سے ایک زبردست شہ زور اور معاملہ فہم نے کہا کہ پیشتر اس کے کہ آپ اپنی اس نشست سے اُٹھیں، میں یہ مہم سر کر لوں گا۔ میں اس مہم جوئی کے لیے صاحبِ قوّت اور قابلِ اعتماد بھی ہوں (39)۔
قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ	ایک اور شخص جس کے پاس وحی کا علم تھا بولا میں اس کام

اَنۡ يَّرۡتَدَّ اِلَيۡكَ طَرۡفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ ۖ لِيَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡكُرُ اَمۡ اَكۡفُرُ ؕ وَمَنۡ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشۡكُرُ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیۡ غَنِیٌّ كَرِيۡمٌ ﴿۴۰﴾

کو آپ کے پلک جھپکنے سے بھی پہلے یعنی اس سے بھی تھوڑے وقت میں انجام دے سکتا ہوں۔ جب مہم کے اختتام پر سلیمان علیہ السلام نے مال و دولت اپنے سامنے رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے ربّ کے فضل سے ہوا ہے تاکہ اس سے میری حقیقی سیرت سے ظاہر ہو جائے کہ میں اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو ان کے صحیح مصرَف میں لاتا ہوں یا غلط استعمال کرتا ہوں کہ جو شخص عطا کردہ نعمتوں کو نوعِ انسانی کی ربوبیّت کے لیے کھلا رکھتا ہے تو اس سے اس کی اپنی ذات کی مضمر صلاحیتوں کی ہی نشوونما ہوتی ہے لقمان-12، الّیل-18 اور جو اُسے چھپا چھپا کے رکھتا ہے تو اس سے اُس کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔ میرا ربّ تو بلاشبہ بے احتیاج اور بغیر کسی ذاتی غرض و منفعت کے، بلند و باشرف نفع بخشی کا سرچشمہ ہے (40)۔

قَالَ نَكِّرُوۡا لَهَا عَرۡشَهَا نَـنۡظُرۡ اَتَهۡتَدِیۡۤ اَمۡ تَكُوۡنُ مِنَ الَّذِيۡنَ لَا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۱﴾

سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ اس کے پایہ تخت کی ہیئت بگاڑ کر رکھ دو۔ ہم دیکھیں کہ وہ راہِ راست پر آجاتی ہے یا انہی میں سے ہو جاتی ہے جو سیدھا راستہ اختیار نہیں کرتے (41)۔

فَلَمَّا جَآءَتۡ قِيۡلَ اَهٰكَذَا عَرۡشُكِ ؕ قَالَتۡ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ اُوۡتِيۡنَا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهَا وَكُنَّا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۴۲﴾

جب وہ شکست کھا کر سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی تو اس سے پوچھا گیا کہ کیا یہی تھی تیری مملکت کی شوکت و ثروت؟ کہنے لگی کہ ہاں تھی تو ایسی ہی۔ ہمیں اس سے پہلے آپ کی حشمت و شوکت کا علم ہو گیا تھا۔ ہم اب

آپ کے مطیع وفرمانبردار ہیں (42)۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾

اور جن چیزوں کی وہ اللہ کو چھوڑ کر پرستش کرتی تھی اُنہوں نے اُسے ایمان لانے سے روک رکھا تھا۔ وہ کافر قوم سے تھی (43)۔

قِيْلَ لَهَا ادْخُلِى الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ
ع 3 13 18 قَوَارِيْرَ ۬ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ
سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع

اُسے محل میں جانے کی دعوت دی گئی۔ جب اس نے اسے دیکھا تو اس کے بلّوریں فرش کو گہرا پانی خیال کیا اور وہ گھبرائی۔ سلیمان علیہ السلام نے بتایا کہ یہ چکنے شیشے کا فرش ہے۔ بولی اے میرے ربّ! میں اپنی ذات پر ظلم ڈھاتی رہی ہوں اور اب میں سلیمان علیہ السلام کی معیّت میں اُس اللہ کے آگے اپنی شخصیّت کو سرنگوں کرتی ہوں جو کائنات کی ربوبیّت کا ضامن ہے (44)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

ہم نے قومِ ثمود کی طرف ان کے قبیلے کے ایک فرد صالح علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا کہ تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو تو وہ ......صاحبِ ایمان اور مخالفِ دین...... دو مخالف ومتخاصم گروہوں میں بٹ گئے (45)۔

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

صالح علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم! تم حسن کارانہ کام کرنے سے پہلے ہی معاشرے میں ناہمواریاں پیدا کرنے میں تیز ہوگئے ہو۔ تم اللہ سے حفاظت کیوں نہیں طلب کرتے تاکہ تمہاری ذات کی نشوونما ہوتی رہے (46)۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

کہنے لگے کہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو شگونِ بد

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ۝

سمجھتے ہیں۔ صالح علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری بدبختی تو اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق ہے بلکہ تم ایسی قوم ہو جسے صحیح راستے سے ہٹا کر غلط راستے پر لگا دیا گیا ہے (27/47)۔

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ۝

اس شہر میں نو اشخاص کا ایک گروہ تھا جو سرزمین میں فساد برپا کیے رکھتے تھے اور وہ امن و سلامتی والا کوئی کام نہیں کرتے تھے (48)۔

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ۝

انہوں نے کہا کہ آؤ اللہ کی قسم کھا کر یہ عہد کریں کہ صالح علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کو رات کے وقت حملہ کر کے اُنہیں ہلاک کر ڈالیں۔ پھر ان کے لواحقین سے کہہ دیں گے کہ ہم تو اُن کے ساتھیوں کی ہلاکت کے وقت موجود ہی نہ تھے اور ہم سچ کہہ رہے ہیں (49)۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۝

وہ ایک خفیہ سازش کر رہے تھے اور ہم نے بھی ایک تدبیر سوچ لی تھی جس کا انہیں شعور تک نہ ہوا (50)۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ۝

غور کرو ان کی خفیہ سازش کا کیسا برا انجام ہوا۔ ہمارے قانونِ مکافات نے انہیں اور ان کی ساری قوم کو تباہ کر کے رکھ دیا (51)۔

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۝

یہ ہیں ان کے گھر جو ویران پڑے ہیں کیوں کہ وہ لوگوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔ سمجھنے والوں کے لیے ان واقعات میں قوانین مضمر ہیں (52)۔

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۝

ہم نے ایمان والوں کو بچا لیا کہ وہ اللہ کے قوانین کی

اتباع کر کے ان سے ہم آہنگ زندگی بسر کرنے والے تھے (53)۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾

اور لوط علیہ السلام کا واقعہ یاد کرو جب اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو حال آں کہ تم سمجھتے بوجھتے بھی ہو (54)۔

اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو؟ بلکہ تم تو بڑی جاہل قوم ہو الاعراف-80، الشعرا-165، (55)۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾

اس کی قوم کا جواب تھا تو صرف یہ کہ انھوں نے کہا کہ لوط علیہ السلام کے Followers کو اپنے شہر سے نکال دو الشعرا-167۔ یہ لوگ بڑے پاکباز بنتے ہیں (56)۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

ہم نے اسے اور ان کے ساتھیوں کو بچالیا ماسوائے اُس کی اہلیہ کے۔ ہم نے فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ پیچھے رہ جانے والی ہوگی الشعرا-71-170، (57)۔

ع 4 14 19 وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع

ہم نے ان پر آتش فشاں پہاڑ کے پتھروں کی بارش برسائی الشعرا-173۔ جنہیں ہلاکت سے متنبہ کیا گیا تھا اُن پر یہ بڑی تباہ کن بارش تھی (58)۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

اے رسول ﷺ! یہ اعلان کر دے کہ ستائش و تحسین کی سزاوار صرف اللہ کی ذات ہے اور سلام ہو ان پر جنہیں اس نے منتخب و برگزیدہ بنالیا۔ سوچو کہ کیا اللہ کی ذات عظیم و ارفع ہے یا وہ لوگ جنہیں یہ اس کا ہمسر و مثیل ٹھیراتے ہیں (59)۔

الجزء 20

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ
السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ
اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ۝٦٠

وہ کون ہے جس نے ارض وسماء...... کائنات کو پیدا کیا اور تمہارے لیے بلندیوں سے پانی برساتا ہے۔ پھر ہم نے اس سے حسین وخوش نما باغات اُگائے۔ تمہارے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ تم ان درختوں کو اُگا سکتے کہ اِن کی روئیدگی کا قانون تمہارا نافذ کردہ نہیں۔ تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے جو یہ کچھ کرسکتا۔ پھر بھی یہ لوگ دوسروں کو اللہ کا ہمسر ٹھیراتے ہیں (60)۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ
لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ
اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ۝٦١

وہ کون ہے جس نے زمین کو قیام کرنے کی جگہ بنایا اور اس میں سمندر، دریا بہادیئے اور زمین میں پہاڑ بطور لنگر جمادیئے کہ زمین کی حرکت متوازن رہے۔ اور دو سمندروں کے درمیان آڑ بنادی الفرقان۔ 53، الرحمٰن۔ 20-19۔ تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور صاحبِ اقتدار ہستی بھی ہے جو ایسا کرسکے۔ پھر بھی اکثر لوگ ان حقائق سے بےعلم ہیں (61)۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ
يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَذَكَّرُوْنَ ؕ۝٦٢

بھلا وہ کون ہے جو بےبس و مجبور کی دعا کو جب وہ اس کو پکارتا ہے اور اس کے قوانین کی اتباع کرتا ہے، نتیجہ خیز بنادیتا ہے اور تکلیف کو دور کردیتا ہے اور تمہیں زمین میں ایک دوسرے کے Successor بناتا اور نظام کے قیام کے لیے حکومت عطا کردیتا ہے النور۔ 55۔ تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ بھی ہے جو ایسا کرسکتا ہے؟ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو غوروفکر کرتے ہیں (62)۔

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ
بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ؕ﴿۶۳﴾

بھلا وہ کون ہے جو تمہیں بحر و بر کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور کون بارانِ رحمت سے پہلے ہواؤں کو نوید افزا بنا کر بھیجتا ہے۔ کیا ہے کوئی اللہ کے ساتھ اور الٰہ جو یہ کچھ کرے؟ جن کو یہ لوگ اللہ کا شریکPartner بناتے ہیں، وہ ان سے غالب اور عظیم ہے (63)۔

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾

بھلا وہ کون ہے جو ابتداً تخلیق کرتا ہے، پھر اسے گردشیں دے کر مختلف مراحل سے گزار کر اس کو ابتدا سے آخری نقطۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ اور کون ہے جو تمہیں بارش اور زمین سے رزق الجاثیہ۔5 بہم پہنچاتا ہے۔ کیا ایسا کرنے کے لیے اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے؟ اگر سچّے ہو تو صداقت کی دلیل پیش کرو (64)۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا
اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾

اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں جو غیب جانتا ہو۔ اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ مرنے کے بعد کب اٹھائے جائیں گے (65)۔

ع 5 8 1 بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ
بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ع ﴿۶۶﴾

آخرت کے متعلّق ان لوگوں کو بذریعہ وحیِ الٰہی مسلسل اور پیہم علم پہنچتا رہا ہے لیکن اس کے باوجود، یہ اس کے بارے میں شک میں ہیں، بلکہ اندھوں کی طرح یہ بہرے اور تاریکی میں ہیں (66)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور کفّار کہتے ہیں کہ ہم اور ہمارے آباء جب مٹّی ہو جائیں گے تو کیا ہمیں زندہ کر کے نکالا جائے گا الم

	منون۔82،الصّٰفٰت۔53-16،محمد۔19،قٓ۔3، الواقعہ۔47،(67)۔
لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾	یہ دھمکی تو اس سے پہلے ہمیں اور ہمارے آباء کو بھی دی جاتی رہی ہے۔ یہ صرف پہلے لوگوں کے من گھڑت قصے کہانیاں ہیں (68)۔
قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾	اے رسول ﷺ! ان سے کہہ کہ زمین میں چل پھر کر دیکھ لیں کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوا (69)۔
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾	تُو ان کا غم نہ کھا اور نہ ان مخالفینِ دین کی سازشوں سے تنگ دل ہوا کر (70)۔
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾	یہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ وہ تباہی کی دھمکی کب پوری ہوگی؟ (71)۔
قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾	انہیں بتادے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ تباہی جس کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو اس کا کچھ حصّہ تمہارے پیچھے آ ہی رہا ہو (72)۔
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾	تیرا ربّ تو یقیناً انسانوں پر فضل و کرم فرمانے والا ہے۔ اس کے باوجود اکثر لوگ اطاعت اور احسان مندی کے جذبات کا اظہار نہیں کرتے (73)۔
وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾	تیرا ربّ جانتا ہے جو ان کے سینے چھپا کر رکھتے ہیں یا ظاہر کر دیتے ہیں الانعام۔3،ھود۔5،ابراہیم۔38، اَلنّمل۔25،الحدید۔6(74)۔
وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾	پستیوں اور بلندیوں میں ہر غائب، غیر مشہود چیز، واضح

قوانین کے احاطہ میں ہے (75)۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾

یہ قرآن، بنی اسرائیل کے سامنے ایسے بہت سے حقائق بیان کر رہا ہے جن میں وہ باہم اختلافات کرتے رہتے ہیں (76)۔

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾

اور یہ قرآن، مومنین کے لیے سرچشمۂ ہدایت اور مجسّم رحمت ہے (77)۔

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾

اے رسول ﷺ! یقیناً تیرا ربّ، ان کے درمیان عدل وانصاف اور حکمت کے مطابق حتمی فیصلہ فرما دے گا۔ وہ صاحبِ غلبہ اور ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے (78)۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾

لہٰذا تُو، اللہ کے قوانین پر ہی بھروسا رکھا کر۔ یقیناً تو صریحاً حق پر ہے (79)۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾

تُو، ان کو نہیں سنا سکتا جو عقل وشعور سے کام نہ لیں اور جمود کا شکار ہوں اور نہ اُن سننے سمجھنے کی صلاحیت سے کام نہ لینے والے بہروں کو سنا سکتا ہے جب وہ سُنی ان سُنی کر کے پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ الرُّوم۔52، (80)۔

وَمَاۤ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾

نہ ہی تُو، وحی کی رہنمائی چھوڑ کر مارے مارے پھرنے والے بصیرت کے اندھوں کو الحج۔46، راہِ راست پر لا سکتا ہے۔ تو صرف اُن کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ ان کے آگے سرِ تسلیم خم کیے رہتے ہیں (81)۔

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ

جب ان کے اعمال کی نتیجہ خیزی کا وقت آن پہنچے گا

تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع 16 6 2	النّمل ۔85 تو ہم مملکت کے اندر سے ایسے جنگ جُو نوع کے لوگ پیدا کر کے منظرِ عام پر لے آئیں گے جو ان کے ملّی وجود کو کچو کے لگا لگا کر زخم خوردہ کر دیں گے کیونکہ وہ لوگ ہماری آیات کی حقّانیت پر یقین نہیں رکھتے تھےالانعام ۔65 (82)۔
وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾	ایک روز ہم ہر اُمّت میں سے،فوج درفوج ان لوگوں کو اکٹھا کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے تو اس وقت وہ اگلی منازل میں بڑھنے سے روک دیئے جائیں گےحٰمٓ السجدہ ۔19، المآئدہ ۔10، (83)۔
حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾	یہاں تک کہ جب وہ پیش ہُوئے،تو اللہ نے فرمایا کہ کیا تم میری آیات کو جھٹلاتے رہے حال آں کہ تم نے ہماری آیات کو سمجھا ہی نہیں تھا یونس ۔39،تو تم اس کے علاوہ کرتے کیا رہے تھے (84)۔
وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾	جب ان کے اعمال کے نتائج ان کے سامنے لائے گئے النّمل ۔82، کیوں کہ انہوں نے اللہ کی حدود سے تجاوز کر کے اپنی ذات کا نقصان کرلیا تھا،تو وہ آگے سے کچھ بول نہ سکے (85)۔
اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾	کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم نے رات کو اس لیے بنایا کہ اس میں آرام و راحت حاصل کرسکیں اور دن کو کار بارِ زندگی کے لیے روشن النّبا ۔10-9، ان امور میں ان لوگوں کے لیےقوانین مضمر ہیں جو ان پر ایمان

وَيَوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ فَفَزِعَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰهُ‌ ؕ وَكُلٌّ اَتَوۡهُ دٰخِرِيۡنَ ۝

رکھتے ہیں (86)۔

جس روز صُور پھونکا جاتا ہے تو ارض وسما میں ہر چیز گھبرا اُٹھتی ہے اَلنّٰزِعات ـ 6، ماسوائے ان کے جو اللہ کی مشیّت کے مطابق گھبراہٹ سے دوچار نہیں ہوتے الزُّمر ـ 68، النّمل ـ 89، اور سب مطیع و عاجز ہو کر حاضر ہو جاتے (87)۔

وَتَرَى الۡجِبَالَ تَحۡسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِىَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ‌ ؕ صُنۡعَ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اَتۡقَنَ كُلَّ شَىۡءٍ‌ ؕ اِنَّهٗ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝

اے مخاطب تُو پہاڑوں کو دیکھ کر خیال کرتا ہے کہ یہ مستحکم طور پر جمے ہوئے ہیں مگر یہ بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ یہ اللہ کا کرشمہ ہے جس نے ہر شئے کو نہایت کمال مہارت سے درست اور محکم بنایا ہے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے (88)۔

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيۡرٌ مِّنۡهَا‌ ۚ وَهُمۡ مِّنۡ فَزَعٍ يَّوۡمَئِذٍ اٰمِنُوۡنَ ۝

جو کوئی حسن کارانہ عمل لے کر آتا ہے تو اس کو اُس سے بہتر ملتا ہے الانعام ـ 161، اور وہ اس روز خوف اور گھبراہٹ سے محفوظ اور امن میں ہوتے ہیں (89)۔

وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فِى النَّارِ‌ ؕ هَلۡ تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝

اور جو کوئی معاشرتی توازن بگاڑنے والے اعمال لے کر آتے ہیں تو انہیں منہ کے بل آگ میں پھینک دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تمہیں انہی کاموں کا صلہ دیا جا رہا ہے جو تم کرتے رہتے تھے (90)۔

اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الۡبَلۡدَةِ الَّذِىۡ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَىۡءٍ‌ ۚ وَّاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۝

رسول ﷺ فرمائے گا مجھے تو صرف یہ حکم دیا گیا کہ میں اسی شہر مکّہ جس کو اس نے حُرمت والا بنایا ہے، کے ربّ کی محکومیّت اختیار کیے رہوں۔ اسی کے قوانین کے

مطابق چلوں اور اپنی قوّتوں اور صلاحیتوں کو اُس کے پروگرام کے مطابق صرف کروں۔ اور ہر شئے اسی کے قوانین کے مطابق سرگرمِ عمل ہے اور یہ بھی کہ میں اس کے قوانین کے سامنے سب سے پہلے سرِ تسلیم خم کرنے والوں کے لیے نمونہ بنوں الانعام۔164، (91)۔

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

اور یہ کہ میں اس قرآن کی اتباع کرتا رہوں۔ جو راہِ ہدایت پر رہتا ہے تو وہ اپنی ذات کے لیے ہی ہدایت پاتا ہے اور جو کوئی وحی کو چھوڑ کر غلط راہ پر چل نکلے گا تو میں تو صرف غلط طرزِ زندگی کے بھیانک نتائج سے متنبّہ کرنے والا ہوں (92)۔

ع 7 11 3 وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ سزاوارِ ستائش و تحسین صرف اللہ ہی ہے۔ وہ ہر لحظہ، حمد و ستائش کی مظہر اپنی نشانیاں دکھاتا رہتا ہے جنہیں تم دیکھتے پہچانتے بھی ہو۔ تیرا ربّ لوگوں کے اعمال سے غافل و بے خبر نہیں ہوتا (93)۔

(۲۸) سُوْرَةُ الْقَصَصِ

اٰيَاتُهَا ۸۸ — رُكُوْعَاتُهَا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾

طٰسٓمّٓ اللہ حکیم، علیم کا ارشاد ہے (1)۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾

یہ روشن کتاب کی آیات ہیں (2)۔

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ

اے رسول ﷺ! ہم تجھے، موسیٰ علیہ السلام و فرعون کی

يُّؤْمِنُوْنَ﴿۳﴾	داستان سے کچھ ٹھیک Narrate کرتے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو Permanent Values پر یقین رکھتے ہیں (3)۔
اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ﴿۴﴾	یقیناً فرعون مملکت میں بڑا سرکش بن گیا تھا۔ وہ اس کے باشندوں کو گروہوں پارٹیوں میں تقسیم کرتا رہتا تھا۔ ان میں سے ایک گروہ کو کمزور کرتا جاتا تھا۔ ان کے بیٹوں کو توقتل کردیتا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا البقرہ۔49، الاعراف۔141-127، ابراہیم۔6، القصص۔9، المومن۔25۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو معاشرے کے صحیح متوازن نظام کو درہم برہم کرتے رہتے تھے (4)۔
وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ﴿۵﴾	ہم چاہتے تھے کہ جن لوگوں کو مملکت میں کمزور و حقیر بنا دیا گیا تھا، اُن پر احسان کریں اور انہیں قیادت عطا کریں اور حکومت کا وارث بنا دیں (5)۔
وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ﴿۶﴾	انہیں مملکت میں استحکام عطا کردیں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لاؤلشکر کو ایسے حالات سے دو چار کردیں جن کا انہیں کھٹکا لگا رہتا تھا (6)۔
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴿۷﴾	ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اُسے دودھ پلاتی رہ۔ جب اس کے متعلّق کوئی اندیشہ لاحق ہو تو اُسے دریا میں ڈال دینا اور کسی قسم کا خوف اور حُزن محسوس نہ کرنا۔ ہم لازماً اُسے واپس

تمہارے پاس پہنچا دیں گے اور اُسے زمرۂ مرسلین میں شامل کر دیں گے (7)۔

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝٨

موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے حکمِ الٰہی کی تعمیل کر دی۔ جب وہ صندوق موجوں میں تیرتے ہوئے نظر آیا تو اُسے فرعون کے لوگوں نے اُٹھا لیا کہ انجامِ کار Ultimately وہ اُن کا دشمن اور ان کے لیے رنج و حُزن کا باعث بن جائے۔ فرعون، ہامان اور ان دونوں کے ساتھی غلطی کر رہے تھے (8)۔

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩

فرعون کی بیوی نے کہا کہ یہ بچّہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اسے قتل نہ کرنا۔ ہوسکتا ہے یہ ہمارے لیے کسی نفع بخشی کا ذریعہ بن جائے یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنا لیں۔ جو کچھ وہ سوچ رہے تھے، اُس کے انجام کو جانتے نہیں تھے (9)۔

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٠

ادھر موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا دل بے چین ہو گیا۔ قریب تھا کہ وہ یہ راز افشا کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو صبر و ضبط کی توفیق دے کر مضبوط نہ کر دیتے تاکہ اس کا مستقل اقدار پر یقین رہے (10)۔

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۡ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝١١

اس نے اپنی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلتی جائے۔ لہٰذا وہ اسے دور سے دیکھتی رہی اور فرعون کے لوگوں کو محسوس نہ ہوا کہ وہ صندوق کا پیچھا کر رہی ہے (11)۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ
عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾

بچّے کے واپس آنے سے پہلے ہی ہم نے ایسا کر دیا کہ وہ دودھ پلانے والیوں کا دودھ نہ پیئے۔ موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسے گھر والوں کا پتا بتاؤں جو تمہارے لیے اس کی پرورش کریں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں گے (12)۔

ع 13 1 4 فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع
ربع

فرعون کے گھر والوں نے اسے کفالت و دودھ پلانے کے لیے اس گھر میں دے دیا۔ سو ہم نے اُسے واپس اس کی ماں کے پاس پہنچا دیا تا کہ بچّے کو دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ حُزن زدہ نہ رہے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ یقیناً سچّا ہوتا ہے۔ اکثر لوگ اس حقیقت کو سمجھتے نہیں (13)۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾

جب وہ متناسب قوای اور سیرت کے اعتدال کے ساتھ ساتھ اپنے شباب کو پہنچا تو ہم نے اُسے علم و دانش اور قوّتِ فیصلہ سے نوازا۔ ہم توازن و اعتدال کے ساتھ زندگی بسر کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (14)۔

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ
فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ
عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ
عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ
عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

وہ شہر میں اس وقت داخل ہوا جب اس کے رہنے والوں کی اس کی طرف کوئی توجّہ نہ تھی، Un-noticed by the poeple of the city۔ اُس نے دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھا۔ ایک اس کی قوم سے تھا اور دوسرے کا تعلّق دشمن قوم سے تھا۔ اس کی قوم کے آدمی نے موسیٰ علیہ السلام کو اس آدمی کے خلاف مدد کے

لیے پکارا جو دشمن کی قوم سے تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسے گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا۔ کہنے لگا کہ یہ کام تو جذبات کے تحت سرزد ہو گیا۔ یہ تو ایسے دشمن ہیں جو صریحاً بہکا دینے والے ہیں (15)۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝١٦

عرض کی اے میرے ربّ! میں نے اپنی ذات کا نقصان کر لیا۔ مجھے اس کے مُضر اثرات سے حفاظت عطا فرما۔ لہٰذا، اللہ نے اس سے درگزر فرمایا۔ وہ یقیناً حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے (16)۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۝١٧

موسیٰ علیہ السلام عرض کرنے لگا کہ میرے ربّ! چونکہ تو نے مجھ پر کرم اور احسان فرمایا ہے، اب میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا (17)۔

فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآىِٕفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ۝١٨

وہ صبح کے وقت ڈرتے، دیکھتے بھالتے شہر میں داخل ہوا تو اچانک وہ شخص جس نے کل اس سے مدد طلب کی تھی، پھر اسے چیختے ہوئے مدد کے لیے پکار رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تو یقیناً گمراہ اور صریحاً جھگڑالو ہے (18)۔

فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖۗ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَ مَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ۝١٩

سو، جب اس نے ارادہ کیا کہ اس شخص پر، جو ان دونو کی دشمن قوم سے تھا، جھپٹے تو وہ کہنے لگا کہ اے موسیٰ کیا تُو مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہے جیسے کل تو نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا؟ تو صرف یہی چاہتا ہے کہ ملک میں سخت گیر اور ظالم بن کر رہے اور نہیں چاہتا کہ معاشرے میں اصلاح

ومصالحت کرے (19)۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

شہر کے آخری گوشے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ کہنے لگا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! سرکردہ لوگ تیرے متعلّق مشورے کر رہے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ تو یہاں سے نکل جا۔ میں تیرے خیرخواہوں میں سے ہوں۔(20)۔

ع 2 8 5 فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ ع

وہ ڈرتے اور دیکھتے جھانکتے وہاں سے نکلا۔ عرض کی کہ میرے ربّ! اس سرکش اور ظالم قوم سے مجھے محفوظ رکھیے (21)۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾

جب اس نے مدین کا رُخ کیا تو دل میں کہنے لگا کہ اُمّید ہے میرا ربّ سیدھے اور متوازن راستے کی طرف میری رہنمائی کرے گا (22)۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِىْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۫ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾

جب وہ مدین کے پیاؤ پر پہنچا تو دیکھا لوگوں کا ایک انبوہ مویشیوں کو پانی پلا رہا ہے۔ ان سے الگ اس نے دو عورتوں کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو روکے ہوئے ہیں۔ اُن سے پوچھا کہ تمہارا کیا معاملہ ہے؟ دونوں نے کہا کہ جب تک یہ چرواہے اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر واپس نہ چلے جائیں، ہم پانی نہیں پلا سکتیں۔ اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے (23)۔

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾

اس نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا اور سائے کی طرف آ گیا۔ عرض کی میرے نشوونما دینے والے! جو فضل بھی آپ میرے اوپر کریں، میں اس کا محتاج

ہوں (24)۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ
يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ
وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٢٥

کچھ دیر بعد ان دونو میں سے ایک شرم وحیا سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔ کہنے لگی کہ میرے باپ نے تجھے بلایا ہے کہ تو نے ہمارے مویشیوں کو پانی پلایا ہے، اس کا تمہیں صلہ دے۔ جب موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس پہنچا اور اپنا سارا ماجرا اس کے سامنے بیان کیا، اس نے کہا کہ ڈرو نہیں۔ تو ظالم قوم سے بچ کر نکل آیا ہے (25)۔

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ
اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۝٢٦

ان دونوں میں سے ایک خاتون نے کہا کہ اے میرے محترم باپ! اسے ملازم رکھ لیجئے۔ جو بھی موزوں آدمی آپ ملازم رکھیں وہ ہے جو صاحبِ قوّت ہو اور دیانت دار بھی (26)۔

قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى
اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ
عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ
شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٢٧

اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا تجھ سے نکاح کردوں اس شرط پر کہ تو میرے یہاں آٹھ سال تک میری خدمت میں رہے۔ اگر تو دس سال پورے کردے تو یہ تیری مرضی۔ میں تجھے تکلیف میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ تو مجھے انشاءاللہ معاملات میں کھرا پائے گا (27)۔

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا
عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝٢٨ ع 3 7 6

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ معاملا میرے اور آپ کے مابین طے ہوا۔ ان دونوں میں سے جو میعاد بھی میں پوری کرلوں تو میری جانب سے وعدہ خلافی متصوّر نہ

ہوگی۔ ہم نے جو اقرار کیا ہے اس پر اللہ شاہد ونگران ہے (28)۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوۡسَى الۡاَجَلَ وَسَارَ بِاَهۡلِهٖۤ اٰنَسَ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ نَارًا‌ ۚ قَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِخَبَرٍ اَوۡ جَذۡوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾

موسیٰ علیہ السلام نے جب مقرّرہ مدّت پوری کرلی اور اپنی اہلیہ کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوا تو طور کی جانب آگ دیکھی۔ اپنی اہلیہ سے کہا کہ تم ذرا ٹھہرو، میں نے آگ دیکھی ہے طٰہٰ ۔10، النّمل ۔7۔ شاید میں وہاں سے راستے کا کوئی پتا نشان معلوم کروں یا آگ کا ایک انگارا لاؤں تا کہ تم تاپ سکو (29)۔

فَلَمَّاۤ اَتٰٮهَا نُوۡدِىَ مِنۡ شَاطِیٴِ الۡوَادِ الۡاَيۡمَنِ فِى الۡبُقۡعَةِ الۡمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنۡ يّٰمُوۡسٰۤى اِنِّىۡۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ‏ ﴿۳۰﴾

جب اس کے پاس آیا، بابرکت مقام پر وادی کے دائیں کنارے سے، ایک درخت سے ندا آئی، اے موسیٰ علیہ السلام! میں ہوں اللہ، ربُّ العالمین طٰہٰ ۔12، (30)۔

وَاَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ‌ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهۡتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدۡبِرًا وَّلَمۡ يُعَقِّبۡ‌ ؕ يٰمُوۡسٰٓى اَقۡبِلۡ وَلَا تَخَفۡ‌ ۖ اِنَّكَ مِنَ الۡاٰمِنِيۡنَ ﴿۳۱﴾

اپنا عصا ڈال دے طٰہٰ ۔19، النّمل ۔10۔ جب اسے دیکھا تو وہ تیزی سے حرکت کر رہا تھا جیسے سانپ ہو۔ الاعراف ۔107، طٰہٰ ۔20، الشعرا ۔32۔ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ آواز آئی، اے موسیٰ علیہ السلام! سامنے آؤ اور ڈرو نہیں۔ تو یقیناً ہر طرح سے امن میں اور محفوظ ہے (31)۔

اُسۡلُكۡ يَدَكَ فِىۡ جَيۡبِكَ تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ وَّاضۡمُمۡ اِلَيۡكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهۡبِ‌ فَذٰنِكَ بُرۡهَانٰنِ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ‌ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِيۡنَ ﴿۳۲﴾

اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال، یہ بغیر کسی تکلیف کے، سفید نکلے گا الشعرا ۔33، النّمل ۔12، الاعراف ۔108، طٰہٰ ۔22۔ خوف سے مضطرب نہ ہو اور سکون اور اطمینان

سے رہ جیسے پرندہ حالتِ امن میں اپنے بازو سمیٹ لیتا ہے۔ یہ دو دلائل ہیں تیرے ربّ کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کے لیے۔ یقیناً وہ دین کے نظام کے قالب سے باہر نکل جانے والی قوم ہیں (32)۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ۝٣٣

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ میرے ربّ! میں نے ان کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا۔ اس لئے ڈرتا ہوں کہ وہ بھی مجھے قتل کر دیں (33)۔

وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْٓ ز اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ۝٣٤

میرا بھائی ہارون علیہ السلام جو اظہار میں مجھ سے زیادہ فصیح ہے، میرا امدادگار بنا کر اسے میرے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ وہ میری باتوں کی تصدیق کرے طٰہٰ ۔30-29۔ مجھے ڈر ہے کہ میری شخصیّت اور میرے پیغام کو جھٹلائیں گے (34)۔

معانقة 11

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْكُمَا ۚ بِاٰیٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝٣٥

اللہ نے فرمایا کہ ہم جلد ہی تیرے بھائی کو تیرا مضبوط دست و بازو بنا دیں گے۔ اور ہم، تم دونوں کو قوانین کے دلائل سے غلبہ و قوّت عطا کر دیں گے کہ ان کے ہاتھ تم تک نہ پہنچ سکیں، وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ ہماری آیات لے کر جاؤ۔ تم اور تمہارے Followers ہی غالب رہیں گے (35)۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًی وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ۝٣٦

سو جب موسیٰ علیہ السلام ہمارے واضح اور روشن دلائل لے کر ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے یہ تو صرف گھڑا ہوا Fabricated جھوٹ ہے۔ ہم نے اپنے پہلے آباو

اجداد سے تو ایسی باتیں کبھی سنی نہیں (36)۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میرا ربّ خوب جانتا ہے کہ کون اس کے یہاں سے ہدایت لے کر آیا ہے اور آخر الامر، انجام کس کا اچھا ہے۔ سرکش اور قانون شکن یقیناً کامیاب نہ ہوں گے (37)۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾

فرعون نے کہا اے درباریو! میں تو اپنے سوا، تمہارے کسی الہٰ کو نہیں جانتا۔ اے ہامان! ذرا آگ سے اینٹیں پکوا کر میرے لیے ایک اونچی عمارت تعمیر کراؤ تا کہ اس پر چڑھ کر میں موسیٰ کے الہٰ کا سراغ لگا سکوں۔ میں تو اسے یقیناً جھوٹا ہی خیال کرتا ہوں (38)۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾

اس نے اور اس کے ساتھیوں نے مملکت میں، بغیر استحقاق کے، حکومت قائم کر رکھی تھی اور سمجھتے تھے کہ انہیں مکافاتِ عمل کے لیے ہمارے پاس پیش نہیں ہونا ہے (39)۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

آخر الامر ہمارے قانونِ مکافات نے اسے اور اس کے لاؤلشکر کی گرفت کر لی اور انہیں سمندر میں غرق کر دیا۔ دیکھ لو ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا (40)۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

ہم نے انہیں ایسا قائد بنا دیا تھا جو لوگوں کو جہنّم کی آگ کی طرف ہی بلاتے رہتے تھے اور مرنے پر ظہورِ اعمال کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے روز ان کا کوئی مدد گار نہ ہوگا (41)۔

ع 4 14 7 وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿٤٢﴾

ہم نے ان کے پیچھے اسی دنیاوی زندگی میں لعنت لگا دی...... زندگی کی انسانیت ساز نعما اور شادابیوں سے محروم کردیا اور مرنے پر یکبارگی اٹھائے جانے اور اعمالِ سوء کے سامنے آجانے کے روز تو وہ ذلیل اور دھتکارے ہوئے ہوں گے ہی (42)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٣﴾

کئی پہلی اُمتوں کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کردینے کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتابِ قوانین عطا کی۔ یہ نوعِ انسانی کے لیے بصیرت افروز، روشن علم، سراپا ہدایت اور مجسّم رحمت تھی تا کہ وہ اسے زندگی کے کسی گوشے میں نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دیں (43)۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٤٤﴾

اے رسول ﷺ! تُو، طور کے مغرب کی جانب موجود نہ تھا جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو قانونِ وحی عطا کیا اور نہ تُو اُس موقع کا شاہد ہی تھا (44)۔

وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٥﴾

ہم نے کئی اُمّتیں پیدا کیں۔ ان پر طویل عرصہ گزر گیا۔ اور تُو اے رسول ﷺ! اہلِ مدین میں بھی موجود نہ تھا کہ ہماری آیتیں ان کے سامنے پیش کرتا۔ بلکہ ہم ہی رسولوںؑ کو بھیجنے والے ہیں (45)۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٦﴾

اور جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ندا دی تو اس وقت بھی تُو، طور کی جانب موجود نہ تھا۔ یہ تو تیرے ربّ کی رحمت تھی کہ تو اس قوم کو غلط طرزِ زندگی کے غلط نتائج سے متنبّہ کرے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی آگاہ کرنے

والا نہیں آیا تھا تاکہ وہ عبرت وموعظت حاصل کریں السّجدہ۔3، یٰسین۔6، (46)۔

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴿۴۷﴾

کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں ان کے اعمال کے باعث انہیں کوئی مصیبت لاحق ہو تو وہ کہنے لگیں کہ اے ہمارے ربّ! تو نے ہمارے پاس کوئی رسولؑ کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے قوانین کو Follow کرتے اور زُمرۂ مومنین میں سے ہوجاتے (47)۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْآ اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ﴿۴۸﴾

جب ہماری جانب سے ان کے پاس وحی حق پہنچی تو کہنے لگے کہ انہیں، محمد ﷺ کو بھی ویسے ہی قوانینِ وحی کیوں نہیں دیئے گئے جیسے ان سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو عطا کیے گئے تھے۔ ان سے پوچھ کہ ان سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو جو قوانینِ وحی دیئے گئے تھے تو کیا ان کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کیا گیا تھا؟ انھوں نے انہیں موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام کو ایک دوسرے کے مددگار Supporters، دو جھوٹے جادوگر قرار دیا تھا۔ انھوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم کسی کو نہیں مانتے (48)۔

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴿۴۹﴾

اے رسول ﷺ! ان سے کہہ کہ اگر تم اپنے موقّف میں سچے ہو تو پھر مِن جانبِ اللہ کوئی کتاب لاؤ جو دونوں کتابوں، تورات وقرآن، سے بہتر رہنمائی دینے والی ہو تو میں اس کی پیروی کرنے لگ جاؤں گا (49)۔

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝50

ع 5 8 8

اگر یہ تیرا چیلنج قبول نہ کریں تو سمجھ لو کہ یہ اللہ کی عطا کردہ ہدایت کو چھوڑ کر صرف اپنی خواہشات کی ہی پیروی کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ راہ گم کردہ اور کون ہے جو اللہ کی طرف سے رہنمائی کے بغیر اپنی خواہشات و جذبات کے پیچھے لگ جائے۔ اللہ کے قوانین سے سرکشی برتنے والوں کو اللہ کی طرف سے ہدایت نہیں ملا کرتی (50)۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝51

ہم اپنا کلام، اپنی وحی، Continuously لوگوں تک پہنچاتے رہے ہیں تاکہ وہ اسے شاہراہِ زندگی میں ہر لحظہ اپنے پیشِ نظر رکھیں (51)۔

النصف

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝52

جن لوگوں کو ہم نے اس قرآن سے پہلے کتاب دی تھی، وہ اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں (52)۔

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝53

اور جب یہ قرآن ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو وہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ یہ ہمارے نشوونما دینے والے کی طرف سے حق ہے۔ ہم اس سے پہلے ہی اللہ کے احکام و قوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کر چکے ہیں (53)۔

اُولٰۗىِٕكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝54

یہی لوگ ہیں کہ جن کو دو چند اجر دیا جاتا ہے اس لیے کہ یہ دین کے پروگرام پر استقامت اور استقلال سے کاربند رہے اور معاشرے کی ناہمواریوں کو حسن کارانہ عمل سے دور کرتے رہے ہیں ھُود-114 اور ہمارے

عطا کردہ رزق میں سے ضرورت سے زائد، دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے تھے (54)۔

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ز سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ز لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾

اور جب کوئی لغو بات سنتے ہیں تو اس سے پہلو تہی کر جاتے ہیں اوران سے کہہ دیتے ہیں کہ تم اپنے اعمال کے ذمّے داراور ہم اپنے اعمال کے سَلام" عَلَیْکُمْ۔ ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے الفرقان-63، (55)۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ج وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

اے رسول ﷺ! تُو جس سے محبت رکھے یہ تیرے اختیار میں نہیں کہ اسے راہِ راست پر بھی لے آئے بلکہ اللہ بھی راہِ ہدایت پر اسے ہی لاتا ہے جو ہدایت لینا چاہے البقرہ۔272، الحج۔16 اور وہ اچھی طرح جانتا ہے جو ہدایت پانے والے ہیں (56)۔

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ط اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

یہ عُذر پیش کرتے ہیں کہ اگر ہم تیرے ساتھ راہِ ہدایت پر چلیں، تو اپنے ملک میں ہی مخالفین کی طرف سے اُچک لیے جائیں گے۔ ان سے کہیے کہ کیا ہم نے انہیں امن والے حرم یعنی مکّہ میں مستحکم طور پر آباد نہیں کیا جہاں ہماری طرف سے ہر نوع کے پھل میوے اور رزق کھنچے چلے آتے ہیں البقرہ۔126-125۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو بھی سمجھ نہیں پاتے (57)۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ج فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ط وَكُنَّا نَحْنُ

کتنی ہی بستیاں جو سامانِ معیشت کی فراوانیوں پر اتراتی تھیں، ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے مٹ گئیں۔ یہ

الْوٰرِثِيْنَ ۝٥٨

ہیں اُن کے گھر جن میں ان کے بعد بہت کم سکونت اختیار کی گئی۔ اب ہم ہی ان کے وارث ہیں (58)۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝٥٩

اے رسول ﷺ! تیرا ربّ بستیوں کو اس وقت تک برباد نہیں کرتا جب تک ان بستیوں کے مرکزی مقام پر رسولؑ نہ بھیجے جو ان کے سامنے ہماری آیات ...... ہمارے احکام وقوانین پیش کرے۔ ہم بستیوں پر تباہی صرف اُس وقت لاتے ہیں کہ ان کے باسی سرکش اور قانون شکن ہو جائیں (59)۔

ع 6 10 9

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٦٠

اے انسانو! جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے تو وہ صرف اسی دنیاوی زندگی کی وقتی ضروریات اور اس کی زیب و زینت کے لیے ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے یہاں ہے وہ اس سے کہیں بہتر اور تغیّر نا آشنا Ever-lasting ہے اعلیٰ-17۔ تو تم سمجھتے کیوں نہیں ہو کیا؟ (60)۔

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝٦١

کیا وہ شخص جس سے ہم نے حسین وعدہ کیا ہے اس زندگی اور اُخروی زندگی کی نعما اور شادابیوں کا النّور ر-55 اور وہ اسے پا بھی لیتا ہے، اس شخص کی مثل ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف اسی دنیاوی زندگی کے لیے سامانِ زیست دیا اور آخرت میں اس کا کوئی حصّہ نہیں ہے۔ مرنے پر یکبارگی اٹھائے جانے کے روز وہ مجرموں کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے (61)۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ

اور اس دن اللہ انہیں پکار کر دریافت فرماتا ہے تا کہ جن

تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾

شریکوں کا تمہیں بڑا زُعم تھا، وہ اب کہاں ہیں؟ (62)۔

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۫ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾

وہ لوگ، جن پر جرم ثابت ہو چکا ہوگا، کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! یہی ہیں وہ جن کو ہم نے گمراہ کیا۔ ہم نے انہیں اسی طرح ہی گمراہ کیا جس طرح ہم گمراہ ہوئے۔ ہم آپ کے سامنے ان سے بیزار و لاتعلّق ہوتے ہیں۔ یہ ہماری پیروی نہیں کیا کرتے تھے (63)۔

وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾

ان سے کہا گیا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ۔ سو، انہوں نے اُنہیں پکارا مگر انہوں نے ان کو جواب تک نہ دیا اور وہ عذاب کو دیکھ رہے تھے۔ کیا اچھا ہوتا اگر وہ ہدایت یافتہ ہوتے (64)۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾

اس دن، لوگوں کو پکار کر پوچھا جائے گا کہ تم نے رسولوںؑ کے Message کا کیا جواب دیا تھا۔ تمہارا Response کیا تھا الاعراف۔6، المرسلات۔11 (65)۔

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾

اس روز کوئی بھی Excuse ان پر Obscure ہو جائے گا یعنی ان کی سمجھ میں نہیں آئے گا کہ کیا عذر پیش کریں اور بدحواسی کے باعث ایک دوسرے سے پوچھ نہ سکیں گے (66)۔

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾

جس نے غلطی کا احساس کر کے صحیح رَوش اختیار کر لی اور دین کی اقدار پر ایمان لے آیا اور ایسے کام کرتا رہا جن سے اس کی مضمر صلاحیّتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرہ میں بھی حسن و توازن قائم ہو جائے تو یقیناً وہ

کامیاب و کامران لوگوں میں ہوتا ہے البقرہ۔160، آلِ عمران۔89،مریم۔60 (67)۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٦٨

اے مخاطب! تیرا ربّ اپنی مشیّت کے مطابق ہر چیز کی تخلیق کرتا ہے اور انتخابِ طبیعی Natural Selection کا قانون، کہ کس چیز کو اپنی طبیعی مدّت پوری کر کے فنا ہو جانا ہے اور کون سی چیز اسکی جگہ معرضِ وجود میں آجائے گی، اسی کا جاری ہے۔ منتخب کردہ کو یہ اختیار قطعاً حاصل نہیں۔ یہ اپنی دانست میں ایسے اختیارات اپنے خود ساختہ خداؤں سے وابستہ کرتے ہیں۔ اللہ ان کے ان تمام غلط تصوّرات سے بہت دور، بلند و ارفع ہے (68)۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝٦٩

اور تیرا ربّ جانتا ہے جو ان کے سینے چھپائے رہتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کردیتے ہیں ھود۔5، النمل۔94، التّغابن۔4 (69)۔

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ز وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٧٠

اور وہ ہی اللہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ اوّل و آخر، ستائش و تحسین صرف اُسی کے لیے ہے۔ اور حقِّ حکومت بھی صرف اسی کو حاصل ہے اور اسی کے قانون کی طرف تمہارا ہر معاملہ Refer کیا جاتا ہے (70)۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى

اے رسول ﷺ! ان سے کہہ کہ تم ذرا سوچو کہ اگر اللہ تم

يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ ﴿۷۱﴾

پر دائمی طور پر رات کو قیامت کے دن تک طویل کر دے تو اللہ کے سوا اور کون الٰہ ہوگا جو تمہارے لیے روشنی بہم پہنچادے۔ کیا تم اس بات کو سن سمجھ نہیں رہے ہو؟ (71)۔

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمُ النَّهَارَ سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِلَيۡلٍ تَسۡكُنُوۡنَ فِيۡهِ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۷۲﴾

ان سے پوچھو کہ اگر اللہ تمہارے لیے قیامت کے دن تک لگاتار، دن کو طویل بنادے تو اللہ کے سوا کون اور الٰہ ہے جو تمہارے لیے رات کو لے آئے جس میں تم آرام کرتے ہو۔ تو تم بصیرت سے کام کیوں نہیں لیتے؟ (72)۔

وَمِنۡ رَّحۡمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾

وہ صرف اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن کو وجود میں لایا تا کہ تم ان میں آرام کرلو اور تلاشِ معاش کرو اور تم اپنی مضمر صلاحیتوں کی پوری پوری نشو ونما کر سکو (73)۔

وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۷۴﴾

اور ایک روز اللہ انہیں مخاطب کر کے فرمائے گا کہ تمہارے وہ خدا کہاں ہیں جنہیں تم میرے برابر کا شریک خیال کیا کرتے تھے القصص۔62 (74)۔

7 15 10 ع وَنَزَعۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا فَقُلۡنَا هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ فَعَلِمُوۡۤا اَنَّ الۡحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۷۵﴾

اور ہم ہر اُمّت میں سے ایک گواہ پیش کریں گے اور ان مشرکین سے کہیں گے کہ تم اپنے نظریات کے حق میں کوئی دلیل ہے تو لاؤ۔ سو وہ جان لیں گے کہ حق صرف اللہ کی ذات ہے اور جو نظریات یہ گھڑ لیا کرتے تھے، وہ سب غائب ہو جائیں گے (75)۔

إِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ إِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓأُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ ۤ إِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾

قارون، موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے ہی تھا مگر وہ ان پر جور وستم کرتا تھا۔ اور ہم نے اسے اتنے خزانے ...... دولت دی تھی کہ آدمیوں کا ایک طاقتور جتھہ اُن کی چابیوں کو بمشکل اٹھا سکتا تھا۔ جب اس کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا کہ اس دولت پر اتراؤ نہیں۔ اللہ یوں اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا (76)۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَآ أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٧٧﴾

جو کچھ تجھے اللہ نے عطا فرمایا ہوا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر ...... مستقبل کی دائمی زندگی حاصل کرنے کی کوشش کر۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تو دنیاوی زندگی کا ساز و سامان تیاگ دے بلکہ دوسروں پر احسان کر۔ ان کی کمیوں کو دُور کر جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان فرمایا ہوا ہے۔ سرزمین میں فساد نہ مچا۔ اللہ فساد پیدا کرنے والوں کو پسند نہیں کیا کرتا (77)۔

قَالَ إِنَّمَآ أُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۖ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّأَكْثَرُ جَمْعًا ۖ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٧٨﴾

اس نے کہا کہ جو کچھ مجھے ملا ہے، میرے ذاتی علم و ہنر کی بدولت ملا ہے۔ کیا اسے اتنا بھی علم نہیں تھا کہ اللہ نے اس سے پہلے کئی قومیں نیست و نابود کر دیں جو جمیعت وقوّت میں اس سے بھی کہیں زیادہ قوی تھیں۔ اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں کچھ دریافت کرنے کی ضرورہی نہ ہوگی الرحمٰن۔39(78)۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ أُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ إِنَّهٗ لَذُوْ

سو، ایک دن وہ زیب و زینت کے ساتھ اپنے لوگوں کے سامنے نکلا۔ وہ لوگ جو دنیاوی زندگی کے مال و

حَظٍّ عَظِيۡمٍ ﴿۷۹﴾

دولت کے خواہش مند تھے، کہنے لگے، اے کاش! جو کچھ قارون کو دیا گیا ہے، ویسا ہی ہمیں بھی نصیب ہوتا۔ بے شک، وہ خوش بخت ہے (79)۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَيۡلَكُمۡ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيۡرٌ لِّمَنۡ
اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰٮهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾

ان لوگوں نے جو ادراکِ حقیقت کے علم سے بہرہ ور تھے، کہا، افسوس ہے تمہاری دانست پر! جو شخص وحی کی مستقل قدروں پر ایمان رکھے اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام بھی کرتا رہے، اس کے لیے اللہ کی طرف سے اجر اس سے کہیں بہتر ہے۔ وہ اجر صرف انہی کو ملتا ہے جو اپنے نصب العین کے حصول کے لیے استقامت اور استقلال سے سرگرمِ عمل رہیں (80)۔

فَخَسَفۡنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الۡاَرۡضَ ۖ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنۡ فِئَةٍ
يَّـنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُنۡتَصِرِيۡنَ ﴿۸۱﴾

ہم نے اسے اور اس کے دولت سے معمور گھر کو زمین میں غرق کر دیا۔ اس کے جتھے میں سے اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرنے والا کوئی نہ تھا اور نہ وہ اپنے آپ کو بچا سکا (81)۔

وَاَصۡبَحَ الَّذِيۡنَ تَمَنَّوۡا مَكَانَهٗ بِالۡاَمۡسِ يَقُوۡلُوۡنَ وَيۡكَاَنَّ
اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ ۚ لَوۡلَاۤ
اَنۡ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيۡكَاَنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۲﴾ ع 8/7/11

وہ لوگ جو کل تک اس کے مال و ثروت کی تمنّا کیا کرتے تھے، کہنے لگے، ہم تو کچھ اور سمجھ رہے تھے، معاملہ یوں نکلا کہ اللہ اپنے قانون کے مطابق، اپنے بندوں میں سے کسی کو کشادہ سے رزق دیتا ہے اور کسی کو نپا تُلا۔ اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہم بھی نیست و نابود ہو جاتے۔ افسوس! اب پتا چلا کہ جو لوگ اللہ کی نعمتوں کو چھپا چھپا کر رکھتے ہیں اور انسانیّت کی

ربوبیّت کے لیے صَرف نہیں کرتے، اُن کی کھیتیاں پروان نہیں چڑھا کرتیں (82)۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾

یہ آخرت کا گھر...... مستقبل کی زندگی اور اس کی آسائشیں ہم ان کے لیے مخصوص کردیتے ہیں جو زمین میں سرکشی اور فساد پیدا کرنے کے خواہش مند نہیں ہوتے اور بہترین مآل وانجام تو متّقین کے لیے ہے جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہتے ہیں (83)۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

جو کوئی ایک حسن کارانہ عمل لے کر آتا ہے تو اسے، اس سے بہتر ملتا ہے۔ اور جو کوئی برا عمل لاتا ہے تو برائی کرنے والوں کو صرف اُن کے اعمال کا صلہ ہی ملتا ہے الانعام۔160 (84)۔

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾

اے رسول ﷺ! وہ ہستی، جس نے اس قرآن کے احکام وقوانین اوران احکام پر پورا پورا عمل کرنے کے حدود کا تیرے لیے تعیّن کردیا ہے، التّور۔1، وہی تجھے منزلِ مقصود یعنی اخروی زندگی کے اعلیٰ مدارج تک پہنچا دے گی۔ بتادے کہ میرا ربّ بخوبی جانتا ہے کہ کون ہدایت یافتہ ہوکر آیا ہے اور کون صریحاً گمراہی میں ہے☆ (85)۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

اے رسول ﷺ! تجھے تو خیال بھی نہ تھا کہ تجھے یہ کتاب دی جائے گی۔ یہ تو تیرے ربّ کی رحمت ہے۔ لہٰذا، تو

☆ نوٹ: بعض نے لوٹانے سے مراد مکّہ کی طرف لوٹانا لیا ہے جو ایک مومن ومتّقی کے لیے محدود وعارضی منزلِ مقصود ہے۔ اس کے مشن کی حتمی اور حقیقی منزل تو اُخروی زندگی کے اعلیٰ درجات ہیں۔ ایسے ہی لوگ فائزون ومفلحون ہیں۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾

کُفّار کو اپنے رازوں سے مطّلع نہ ہونے دینا (86)۔

اللہ کے قوانین مل جانے کے بعد کوئی تجھے ان پر عمل پیرا ہونے سے روکنے نہ پائے۔ تو اپنے نشوونما دینے والے کے نظامِ ربوبیّت کی طرف دعوت دیتا رہ اور اس نظام میں کسی دوسرے نظام کی آمیزش سے شرک کا مرتکب نہ ہو جانا (87)۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

وقف لازم — ع 9 6 12 — الثلثة

اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خود ساختہ الٰہ کو نہ پکارنا۔ اس کے سوا اور کوئی الٰہ ہے ہی نہیں، ماسوائے اس کی ذات کے، ہر شئے انحطاط پذیر ہے الرحمٰن ۔26۔ حقِ حکومت صرف اُسی کو حاصل ہے اور اُسی کے قانون کی طرف تمہیں رجوع کرنا چاہیے (88)۔

(۲۹) سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ

اٰیَاتُهَا ۶۹ — رُکُوْعَاتُهَا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾

اللہ علیم و حکیم کا ارشاد ہے کہ (1)۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾

کیا لوگ یہ خیال کیے بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا کہہ دینے پر کہ ہم اقدارِ وحی پر ایمان لے آئے ہیں، چھوٹ جائیں گے اور انہیں کش مکشِ حیات کی آزمائش کے مراحل سے گزار کر ان کے دعوٰءِ ایمان کی پرکھ نہیں کی جائے گی البقرہ۔ 214، آل عمران۔ 142، التّوبہ۔16 (2)۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝۳	ان سے پہلے بھی ہمارے Law of trial & probation کی رو سے، لوگوں کی آزمائش ہوتی رہی ہے تا کہ اللہ ان کی حقیقت معلوم کرادے کہ کون ان میں اپنے ایمان میں سچّے ہیں اور کون جھوٹے (3)۔
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۴	جن لوگوں نے معاشرے میں برائیوں کا ارتکاب کیا اور ناہمواریاں پیدا کیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہم سے بچ کر نکل جائیں گے۔ کیسا غلط فیصلہ کر رہے ہیں؟ (4)۔
مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵	جو شخص اللہ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کا اُمّید وار ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کا مقرّرہ وقت ضرور آ کر رہتا ہے۔ اللہ تو ہر بات کو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے (5)۔
وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶	اور جو شخص اللہ کے cause کی خاطر مشقّت اٹھاتا ہے، اس میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا البقرہ۔218، تو وہ اپنی ذات کے فائدے کے لیے کرتا ہے۔ اللہ تو ساری کائنات سے بے نیاز ہے (6)۔
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷	جو لوگ Absolute Values پر ایمان لاتے اور صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں تو ہم ان کی ذات کی ناہمواریوں کو دور کر دیتے ہیں اور ان کے اعمال کا حسین بدلہ دیتے ہیں (7)۔
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ	ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حسنِ سلوک کا حکم دیا

بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸

ہے اور اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تُو کسی کو میرا شریک ٹھہرائے جس کے متعلّق تجھے کوئی علم نہ ہو تو تُو ان دونوں کا کہنا نہ ماننا لقمان۔15-14۔تم سب کو میری جانب ہی لوٹ کر آنا ہے۔ پھر میں تمہیں بتا دوں گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے (8)۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝۹

ہاں جولوگ ہمارے قوانین پر ایمان لاتے ہیں اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے ہیں تو ہم انہیں زمرہ صالحین میں شامل کرتے ہیں (9)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰

لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں لیکن جب اللہ کے Cause کے لیے انہیں کوئی آزمائش آتی ہے تو لوگوں کی طرف سے دی جانے والی اذیّت کو اللہ کے عذاب کی مانند قرار دینے لگتے ہیں اور جب تیرے ربّ کی جانب سے مدد آجائے تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہوتا ہے، کیا اللہ کو اس کا علم نہیں ہوتا؟ (10)۔

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۱

اور اللہ یقیناً ایمان والوں کو ظاہر کرادیتا ہے اور منافقین کو بھی (11)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۲

اور کافر، اہلِ ایمان سے کہتے ہیں کہ ہمارے راستے، مسلک پر چلو۔ہم تمہاری خطاؤں کا بوجھ اٹھالیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ان کی خطاؤں کا ذرّہ بھر بار نہیں

اٹھانے کے۔ یہ جھوٹے ہیں (12)۔

ع 13 1 13 وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۙ وَلَيُسْـَٔلُنَّ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾

یہ اپنا بوجھ تو اٹھاتے ہی ہیں ساتھ ہی ان کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھائیں گے اَلنَّحل ۔25۔ جو جھوٹ یہ گھڑا کرتے تھے، قیامت کے روز ان کے بارے میں ان سے باز پرس ہوگی (13)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ
اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ

ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ وہ ان میں ڈھائی سو کم پچاس سال یعنی دوسو سال رہا* آخر الامر، انہیں طوفان نے آلیا اور وہ تھے ہی بڑے سرکش (14)۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾

سو، ہم نے نوح علیہ السلام اور کشتی میں سوار سب کو بچالیا اور اس کشتی کو اہلِ عالم کے لیے حق اور صداقت کی ایک Symbol بنا دیا (15)۔

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور ابراہیم علیہ السلام کی داستان سامنے لاؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو اور اسی کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کیا کرو۔ اگر تم حقیقت کو سمجھتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے (16)۔

☆ سَــنَة'' کا اطلاق فصل پر بھی ہوتا ہے جو سال میں چار ہوتی ہیں۔ اس پہلو سے اَلفَ سَــنَة'' ڈھائی سو سال بنتے ہیں جو خَمْسِيْنَ عَاماً یعنی 50 سال کم کردینے سے دوسو سال رہ جاتے ہیں

Arabic-English Lexicone

by

Edward William Lane

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝١٧

تم اللہ کو چھوڑ کر بُتوں کی پرستش کرتے ہو اور اُن کی خدائی مقتدرت کے جھوٹے تصوّرات تراشتے رہتے ہو حال آں کہ جن کی اللہ کے سوا تم عبودیّت اختیار کیے ہوئے ہو، وہ تمہیں رزق بہم پہنچانے کی ذرا بھی قدرت واختیار نہیں رکھتے۔ تم اللہ کے یہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کے قوانین کے مطابق اپنی قوّتوں اور صلاحیتوں کو صرف کیا کرو اور اس کے شکر گزار رہو۔ تمہیں اسی کے قانونِ مکافات کی طرف لوٹ کر جانا ہے (17)۔

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝١٨

تُم ان باتوں کو جھٹلاؤ تو تم سے پہلی اُمتوں نے بھی اللہ کے احکام وقوانین کو جھوٹا کہا تھا۔ اور رسولؑ کے ذمّے تو صرف واضح انداز میں اللہ کے پیغام کو پہنچا دینا ہوتا ہے (18)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝١٩

کیا انہوں نے کبھی اس امر پر غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ تخلیق کی ابتدا، اس کے نقطۂ آغاز سے کرتا ہے پھر اسے گردشوں کے مختلف مراحل سے گزار کر نقطۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ ایسا کرنا اللہ کے لیے بڑا آسان ہے یونس۔34-4، اَلنّمل۔64، الرُّوم۔27-11، البروج۔13 (19)۔

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٠

اے ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیے کہ ذرا زمین میں چلیں پھریں اور دیکھیں کہ اللہ کس طرح اوّلین بار تخلیق کی ابتدا کرتا ہے Originates Creation

یونس-34 پھراس تخلیق کونشو ونما دیتے، پروان چڑھاتے ہوئے ایک نئی زندگی کی ہئیت عطا کردیتا ہے المومنون۔14، یونس۔34، کیوں کہ اللہ کو ہر شئے پر قدرت اور کنٹرول حاصل ہے (20)۔

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿21﴾

وہ زندگی کی نعما سے محروم کردیتا ہے جوان سے محروم ہونا چاہے اور جو ذات کی نشو ونما چاہے، اسے سامانِ نشو ونما عطا کردیتا ہے البقرہ۔284، آل عمران۔129، المآئدہ۔40، الفتح۔14۔ تمہیں اس کے قانون کی طرف ہی پلٹ کر جانا ہوتا ہے (21)۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۡ وَمَا　ع 2 9 14
لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿22﴾

تم اُس سے اس ارض وسما میں کہیں بھی بچ کر نہیں جا سکتے۔ تمہارا، اللہ کے سوا، کوئی مددگار اور دوست نہیں ہے (22)۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ
رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿23﴾

اور جو لوگ اللہ کی آیات اور اپنے اعمال کے لیے اس کے سامنے جواب دہی کے منکر ہیں، تو یہی لوگ ہیں جو میری رحمت سے مایوس ہیں اور انہی کے لیے درد ناک عذاب ہے (23)۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ
فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿24﴾

ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے پاس ان دلائل کا کوئی جواب نہ تھا سوائے یہ کہنے کے کہ اسے قتل کردو یا اسے جلادو۔ سو، اللہ نے اُسے آگ سے محفوظ رکھا الصّٰفّٰت۔97، الانبیاء۔69۔ صاحبِ ایمان لوگوں کے لیے ان امور میں قوانین مضمر ہیں (24)۔

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۙ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾

ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں کہا کہ تم نے اس دنیاوی زندگی میں اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو باہمی محبت کی چیز بنالیا ہے۔ پھر مرنے پر اعمال کے سامنے لانے کے لیے یکبارگی اُٹھا کھڑا کرنے کے روز، تم ایک دوسرے سے اس مَوَدّت کا انکار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرو گے؛ ایک دوسرے کو Curse کرو گے۔ تمہارے مطلق رہنے کی جگہ جہنّم ہوگی اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا (25)۔

وقف لازم

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾

لوط علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لایا۔ اُس نے کہا کہ میں اپنے ربّ کے قوانین کی طرف رجوع کر رہا ہوں الصّٰفّٰت ۔99۔ وہی بے شک مغلوب ہونے سے محفوظ رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے (26)۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾

ہم نے ابراہیم الصّٰفّٰت ۔101، کو اسحاق علیہ السلام بیٹا، اور یعقوب علیہ السلام پوتا، عطا فرمایا اور اس کی اولاد میں سرفرازیٔ نبوّت اور کتاب کو جاری رکھا النساء 54 اور اُسے اِسی دنیاوی زندگی میں بھی اس کا اجر عطا کیا اور اُخروی زندگی میں بھی زُمرۂ صالحین میں ہوگا (27)۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾

اور لوط علیہ السلام کا تذکرہ کرو جب اس نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا جہان والوں میں سے کسی نے نہیں کیا النمل ۔54، الاعراف ۔80، (28)۔

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ

کیا تم مردوں سے فعل بد کرتے ہو اور یوں افزائش

فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا
ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾

نسلِ انسانی کے راستے بند کرتے ہو الاعراف۔81، النمل۔54، اور اپنی کھلی مجلسوں میں بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو۔ اس کی قوم کا جواب میں صرف یہ کہنا تھا کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچّے ہو تو اللہ کا عذاب لے آؤ (29)۔

ع 3 8 15 قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾ ع

لوط علیہ السلام نے عرض کی کہ میرے ربّ! معاشرے کا نظم خراب کرنے والے ان لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرمایئے (30)۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا
مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ ۚۖ

جب ہمارے فرستادے ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیٹے کی بشارت لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس بستی کے مکینوں کو ہلاک کرنے جا رہے ہیں۔ بے شک اس کے باشندے حدود شکن ہیں (31)۔

قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ٞ
لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ٞ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۲﴾

ابراہیم علیہ السلام نے کہا ان میں تو لوطؑ بھی موجود ہے۔ کہنے لگے کہ جو جو بھی اس آبادی میں ہیں، ہمیں ان کا بخوبی علم ہے۔ ہم اسے اور اس کے Followers کو ضرور بچالیں گے ماسوائے اس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے (32)۔

وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ
ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ
اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۳﴾

اور جب ہمارے فرستادے لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو وہ انہیں دیکھ کر بڑا مغموم ہوا اور ان کی حفاظت کے سلسلے میں اپنے آپ کو بے بس پایا۔ انہوں نے لوط علیہ السلام سے کہا کہ خوفزدہ ہو اور نہ مغموم۔ ہم تجھے اور تیرے پیروکاروں کو بچالیں گے ماسوائے تیری بیوی کے جو

پیچھے رہ جانے والی ہے (33)۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾

ہم اس آبادی کے باشندوں پر خارجی حوادث سے آنے والی تباہیاں لانے والے ہیں کیوں کہ یہ دین کے دائرے سے باہر نکل جانے والے ہیں (34)۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾

ہم نے ان میں، عقل وفہم سے کام لینے والوں کے لیے تباہیوں کے واضح آثار چھوڑے ہیں الذّٰرِیات۔37، (35)۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾

اہلِ مَدیَن کے پاس ان کی قوم کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی محکومیّت اختیار کرو اور یومِ آخرت کے متعلّق اچھی اُمّید وابستہ رکھو، پر اُمّید رہو اور مملکت میں فساد نہ پھیلاتے پھرو (36)۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

لیکن انہوں نے اس کی شخصیّت وتعلیم کو جھٹلایا تو اُنہیں زلزلہ نے آلیا۔ وہ اپنے گھروں میں بے حس وحرکت پڑے کے پڑے رہ گئے (37)۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۗ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۙ﴿۳۸﴾

اسی طرح قومِ عاد اور قومِ ثمود کی سرگزشت کو یاد کرو۔ اُن کی بربادی ان کے گھروں سے تمہیں واضح طور پر نظر آرہی ہے۔ ان کے سرکش جذبات ان کے اعمال کو انہیں بڑے خوشنما بنا کر دکھاتے تھے اور یوں انہیں صحیح راستے سے روکتے حال آں کہ وہ فہم وبصیرت رکھتے تھے (38)۔

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۗ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى

قارون، فرعون اور ہامان کی سرگزشت یاد کرو۔ موسیٰ علیہ السلام

بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۚ﴿٣٩﴾

ان کے پاس واضح، روشن دلائلِ وحی لے کر آیا۔ وہ مملکت میں سرکش بنے ہوئے تھے۔ لیکن وہ ہم سے تو بچ کر نہ جا سکے (39)۔

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٠﴾

آخر الامر، ان میں سے ہر ایک کی اس کے جرم کے باعث ہمارے قانونِ مکافات نے گرفت کی۔ ان میں کسی پر کنکریاں برسانے والی آندھی چلائی۔ ان میں سے بعض کو زلزلہ نے آن پکڑا اور بعض کو زمین میں دھنسا کر نیست و نابود کر دیا اور کچھ کو غرقِ آب کر دیا۔ اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود اپنے جانوں پر ظلم ڈھاتے رہے (40)۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾

وقف لازم

جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور کارساز بنا لیے، ان کی مثال مکڑی کی سی ہے۔ اس نے گھر بنایا۔ گھروں میں کمزور ترین گھر مکڑی کا ہوتا ہے۔ کاش یہ لوگ اس بات کو جان لیتے (41)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤٢﴾

جس چیز کو بھی یہ، اللہ کو چھوڑ کر، پکارتے ہیں اللہ اسے جانتا ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے اور اس کا غلبہ مبنی بر حکمت ہوتا ہے (42)۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾

یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کر رہے ہیں۔ صرف صاحبِ علم لوگ ہی سمجھتے ہیں (43)۔

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۧ﴿٤٤﴾

ع 4 14 16

اللہ نے تو ارض و سما...... کائنات ایک حقیقتِ ثابتہ کے طور پر، حکمت کے تقاضوں کے مطابق پیدا کی ہے۔ اس میں مومنین کے لیے قوانین مُضمر ہیں (44)۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

الجزء 21

(اے رسول ﷺ!) اس کتاب میں جو کچھ تیری طرف وحی کیا گیا ہے، انہیں پڑھ کر بتا دے اور دین کے نظام کا قیامِ عمل میں لا۔ دین کا نظامِ بخل وحدود اللہ سے تجاوز اور عقل خود بیں کی فریب کاریوں سے روک دیتا ہے۔ اور اللہ کا وحی کردہ ذکر، قرآن الحجر۔9-6، عظمتوں کا حامل ہے اور تم لوگ اللہ کے قوانین کے نفاذ اور عمل میں جو بناوٹ اور تصنّع کرتے رہتے ہو اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے (45)۔

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖ ۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

اہلِ کتاب سے صرف حسین ومعتدل انداز سے بحث کیا کر ماسوائے ان کے جو اُن میں قانون شکن ہیں۔ یہ دلائل Arguments سے قائل ہونے والے نہیں۔ اور ان اہلِ کتاب سے کہہ دے کہ ہم اس وحی پر، جو ہماری طرف اتاری گئی ہے اور تمہاری طرف بھی، ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا اور تمہارا الٰہ ایک ہی ہے اور ہم اُسی کے قوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کیے رہتے ہیں (46)۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

ہم نے اے رسول ﷺ! یہ کتاب قرآن بھی انہی خطوط Pattern پر تیری طرف نازل کیا ہے۔ جن کو ہم نے کتاب دی تھی، وہ بھی اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور ان اہلِ مکّہ میں سے بھی اِس پر ایمان لائے ہوئے ہیں۔ ہماری آیات سے انکار تو صرف کفّار ہی کر رہے ہیں (47)۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ
اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

اس سے پہلے تُو کتاب کو پڑھنا نہ جانتا تھا اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتا تھا۔ اگر ایسی صورت ہوتی تو قرآن کو باطل قرار دینے والے یہ لوگ ضرور شک کرتے کہ تو نے اسے اپنے یہاں سے لکھ لیا ہے الشُّوریٰ۔52، (48)۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا
يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

بلکہ یہ وہ روشن اور واضح آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں پہلے سے محفوظ ہیں جن تک وحی کا علم پہنچ چکا ہے۔ ہماری آیات کا انکار تو صرف قانون شکن لوگ ہی کر رہے ہیں (49)۔

وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر اس کے ربّ کی طرف سے معجزے کیوں نہیں اتارے گئے۔ اے رسول ﷺ! ان پر واضح کر دے کہ معجزات تو اللہ کے اختیار میں ہیں۔ میں تو صرف بالوضاحت غلط طرزِ زندگی کے غلط نتائج سے متنبّہ کرنے والا ہوں (50)۔

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع 5/7/1

کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تیری طرف کتاب نازل کی ہے۔ ان کے سامنے پیش بھی کی جا رہی ہے۔ اس میں صاحبِ ایمان لوگوں کے لیے رحمت اور سامانِ عبرت و موعظت موجود ہے (51)۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا
بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

ان سے کہہ دے کہ تمہارے اور میرے درمیان فیصلہ کرنے والا اللہ کافی ہے جو جانتا ہے جو کچھ زمین اور بلندیوں میں ہے اور جو لوگ باطل نظامِ فکر اور نظامِ

	زندگی پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے قوانین کا انکار کرتے ہیں تو یہی نقصان اٹھانے والے ہیں (52)۔
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾	یہ تجھ سے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں۔ اگر قانونِ مکافات کے مطابق اعمال کے نتائج سامنے آنے کے لیے ایک وقت مقرّر نہ ہوتا تو وہ عذاب ان پر آ چکا ہوتا۔ وہ اُن پر اچانک ہی آ جائے گا اور انہیں پتا بھی نہ چلے گا (53)۔
يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ۙ	یہ تجھ سے عذاب کو جلدی لانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جہنّم تو ان کافروں کو گھیرے ہوئے ہے اَلتَّوبہ۔49، اَلنّٰزِعات۔36، اَلِانفطار۔16، (54)۔
يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾	اُس دن عذاب اُن پر ہر طرف سے چھا جائے گا، ان سے کہا جائے گا کہ اب اپنے اعمال کا مزہ چکھو (55)۔
يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾	اے میرے صاحبِ ایمان بندو! میری زمین بڑی کشادہ ہے اَلنِّسآء۔97۔ یہاں نہیں تو کہیں اور ہجرت کر جاؤ جہاں میرے احکام وقوانین کے مطابق زندگی بسر کر سکو؛ اپنی تمام صلاحیتوں اور قوّتوں کو صرف میرے متعیّن کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے بروئے کار لا سکو (56)۔
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾	ہر متنفّس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، پھر تمہیں ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کا آجانا ہے الانبیاء۔35، آلِ عمران۔185، (57)۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۖ ﴿۵۸﴾

اور جو لوگ ایمان لاتے اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے رہتے ہیں، ہم اُن کو جنّت کے اُن بلند مقامات میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ٹھیراتے ہیں۔ وہاں وہ ہمیشہ قیام پذیر رہیں گے الزمر۔20،سبا۔37،الفرقان۔75، یہاں، دنیاوی زندگی سے وہاں آخرت تک، زیست کی فراوانیوں کے ساتھ، زندگی کی جوئے رواں مسلسل آگے بڑھتی اور سطحِ زندگی، ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی بلند ہوتی چلی جاتی ہے الِانشقاق۔19۔عملِ صالح کرنے والوں کا کتنا عمدہ اجر ہے (58)۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے نشوونما دینے والے کے قوانین پر کامل بھروسا رکھتے ہیں اور اپنے نصبُ العین کے حصول کے لیے ہر مشکل کا جم کر مقابلہ کرتے ہوئے مسلسل استقامت اور ثابت قدمی سے سرگرمِ عمل رہتے ہیں (59)۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾

کتنے ہی ذی حیات ایسے ہیں جو اپنا رزق اپنے ساتھ اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ کا ئناتی نظامِ ربوبیّت کے توسّط سے انہیں، اور تمہیں بھی رزق بہم پہنچاتا ہے بنی اسرائیل۔31،الانعام۔152۔وہ ہر بات کو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے (60)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ

اے رسول ﷺ! اگر تو اُن مستقل اقدارِ وحی سے انکار کرنے

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٦١﴾

والوں سے پوچھے کہ زمین اور فضائی کرّوں کو کس ہستی نے پیدا کیا لقمان۔31، المومنون۔85-84، الزّمر۔38 اور سورج اور چاند کو قانون کا پابند کر کے گردش میں رکھا ہوا ہے، تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ تو ان سے کہو کہ پھر اُس ہستی کو چھوڑ کر کہاں بہکے پھرتے ہو؟ (61)۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٢﴾

اللہ اپنے بندوں میں سے اُسے کشائش سے رزق عطا کرتا ہے جو زیادہ محنت کر کے زیادہ رزق لینا چاہے اور کم محنت والے کو نپا تُلا ہی۔ محنت کم ہے یا زیادہ...... اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے (62)۔

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ ع 6 12 2

اگر تُو ان سے دریافت کرے کہ وہ کون ہے جو بلندیوں سے پانی برساتا ہے اور زمین کو اُس کے مردہ بنجر ہو جانے کے بعد، زندگی بخشتا ہے تو یہ ضرور کہتے ہیں کہ اللہ۔ تو کہہ دے کہ سزاوارِ ستائش و تحسین تو اللہ ہی ہے۔ پھر بھی اکثر لوگ سمجھتے نہیں (63)۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ربع

اس دنیاوی زندگی ..... مفاداتِ عاجلہ کی زندگی کی کیفیّت تو ایسی ناپائیدار لذّت و مسرّت جیسی ہے جو زندگی کے اصل مقاصد کو نگاہوں سے اوجھل کر دے اور اس کے دوائرِ جدّ وجہد کا نتیجہ کچھ نہ نکلے۔ اور حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے جو اچانک ایک نئی صورت اختیار کر لیتی ہے جو حرکتِ پیہم اور سعئ مسلسل ہے۔ کاش یہ لوگ اس حقیقت کو سمجھ لیتے (64)۔

فَاِذَا رَكِبُوۡا فِى الۡـفُلۡكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَـهُ الدِّيۡنَ ۚ
فَلَمَّا نَجّٰٮهُمۡ اِلَى الۡبَـرِّ اِذَا هُمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ۙ﴿۶۵﴾

ان کی کیفیت یہ ہے کہ جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ سے یہ دعا مانگ رہے ہوتے ہیں کہ ہم ہر طرف سے منہ موڑ کر، اطاعت کو صرف تیرے لیے ہی مختص کر چکے ہیں۔ پھر جب وہ اُن کو بحفاظت خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو اللہ کو چھوڑ کر اللہ کی ہمسر بنائی ہوئی ہستیوں کے ممنون ہوتے ہیں (65)۔

لِيَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوۡا ۗ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۶﴾

کہ جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہوا ہے، اس کی ناشکری کریں اور اس سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔ انہیں بہت جلد اس فکر و رَوِش کا انجام معلوم ہو جائے گا (66)۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنۡ
حَوۡلِهِمۡ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَةِ اللّٰهِ يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۶۷﴾

کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ ہم نے اُس حرمِ پاک یعنی مکّہ کو امن کا مسکن بنا دیا جس کے قرب و جوار میں لوگوں کو اُچک لیا جاتا تھا القصص۔57۔ کیا اُن کا ایمان، باطل نظریاتِ زندگی پر ہی رہے گا اور اللہ کی عطا فرمودہ نعمتوں کی ناشکری کرتے رہیں گے (67)۔

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ كَذَّبَ
بِالۡحَـقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَـيۡسَ فِىۡ جَهَـنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۶۸﴾

اور اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا اور کون ہوگا جو اللہ کی ذات کے بارے میں جھوٹ گھڑے یا جب حق، وحی اس کے پاس پہنچے تو اُسے جھٹلائے۔ تو کیا مستقل اقدارِ دین سے انکار کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں؟ (68)۔

ع 7 6 3 وَالَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا فِيۡنَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ
لَمَعَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۶۹﴾ ع

جو لوگ ہمارے متعیّن کردہ Cause کے لیے جدّ وجہد کرتے رہتے ہیں، ہم ان کی رہنمائی دنیوی و

اُخروی حسنہ کے راستوں کی طرف کر دیتے ہیں ابراہیم۔ 12۔ اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرتے ہیں (69)۔

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ (۳۰)

اٰیاتُھَا ۶۰ — رُکُوْعَاتُھَا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۚ ۝١	اللہ حکیم و علیم کا ارشاد ہے (1)۔
غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ ۝٢	رومی مغلوب ہو گئے (2)۔
فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۙ ۝٣	قریب کی سرزمین میں اور اپنے مغلوب ہو جانے کے بعد غالب آجائیں گے (3)۔
فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ ۝٤	چند برس کے اندر ہی۔ پہلے بھی اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق اور بعد میں بھی۔ اور ایک روز مومنین بھی فرحت سے ہم کنار ہوں گے (4)۔
بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ ۝٥	اللہ کی مدد سے۔ وہ اس کی مدد کرتا ہے جو مدد کا مستحق ہو اور مدد لینا چاہے۔ وہ قوّی، غالب اور سامانِ نشوونما عطا کر کے ظاہری اور باطنی کمی کو پورا کرنے والا ہے (5)۔
وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٦	مومنین کی مدد کرنا اللہ کا وعدہ ہے الرّوم۔ 47۔ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ اکثر لوگ اس حقیقت کو جانتے نہیں (6)۔

يَعۡلَمُوۡنَ ظَاهِرًا مِّنَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ‌ۖۚ وَهُمۡ عَنِ الۡاٰخِرَةِ هُمۡ غٰفِلُوۡنَ‏ ۷

یہ ،صرف ایسی دنیاوی زندگی کے پیشِ پاافتادہ مفادات کو ہی حاصل زندگی جانتے ہیں اور آخرت کی دائمی زندگی سے یکسر غافل ہیں (7)۔

اَوَلَمۡ يَتَفَكَّرُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ‌ ۗ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَـقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى‌ ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمۡ لَـكٰفِرُوۡنَ‏ ۸

کیا انہوں نے اپنے من میں کبھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ اللہ نے زمین اور فضائی کرّوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اسے Solid حقیقت اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق اور ایک متعیّن مدّت تک کے لیے ہی تخلیق کیا ہے تاکہ ہر چیز مختلف مراحل سے گزرتی ہوئی اپنے نقطۂ تکمیل کو پہنچ جائے اور ہر فرد کو اس کے اچھے یا برے عمل کا نتیجہ مل جائے اور اس کی حق تلفی نہ ہو یونس۔4، الجاثیہ۔22، النّجم۔31۔ لوگوں کی اکثریّت اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کو تسلیم ہی نہیں کرتی (8)۔

اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ ؕ كَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الۡاَرۡضَ وَعَمَرُوۡهَاۤ اَكۡثَرَ مِمَّا عَمَرُوۡهَا وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ‌ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ؕ‏ ۹

کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا۔ وہ معاشرتی قوّت وشوکت میں ان سے بڑھ کر تھے۔ اُنہوں نے سرزمین میں خوب زراعت کی اور اس کے دفائن وخزائن سے بھرپور استفادہ کیا اور اسے ان لوگوں سے زیادہ آباد کیا۔ اُن کے پاس، ان کے رسولؑ واضح قوانین لے کر آئے۔ اللہ تو ایسا نہیں کہ وہ ان کے حقوقِ انسانیّت غصب کر لیتا، بلکہ وہ خود اپنی ذات پر ظلم ڈھاتے اور اس کی

نشوونما کا نقصان کر لیتے تھے فاطر۔44(9)۔

1 ع 10 4 ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ۠ ﴿١٠﴾

آخر الامر، جنہوں نے معاشرے کا توازن ابتر کر دیا تھا، ان کا اپنا انجام بھی بُرا ہوا کہ وہ اللہ کی آیات کو جھٹلاتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے (10)۔

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿١١﴾

اللہ ہی تخلیق کی ابتدا کرتا ہے پھر اسے مختلف مراحلِ زندگی سے گزار کر نقطۂ آغاز سے نقطۂ تکمیل تک پہنچا دیتا ہے یونس۔34-10، النّمل۔64، الاعنکبوت۔19، الرُّوم۔27، البروج۔13۔ اسی طرح تم بھی اُسی کی طرف لوٹائے جاتے ہو (11)۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٢﴾

اور مرنے پر جس وقت ظہورِ نتائج کی گھڑی آن موجود ہوتی ہے، مجرم مایوس ہو جاتے ہیں (12)۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٣﴾

وہ شرکاء جن کو وہ اللہ کا ہمسر قرار دیتے تھے، ان کی سفارش نہیں کر سکتے بلکہ وہ ان شرکاء کو اللہ کا ہمسر ماننے سے انکار کر دیتے ہیں (13)۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿١٤﴾

اور جس روز مرنے پر ظہور نتائج کے لیے یکبارگی اٹھا کھڑا کیا جاتا ہے، اس دن یہ جدا ہو کر منتشر ہو جاتے ہیں (14)۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿١٥﴾

اور جو لوگ اقدارِ وحی پر ایمان رکھتے تھے اور صلاحیّت پرور کام کیا کرتے تھے وہ جنّت کے باغ میں حسن و جمال اور عمدہ حیات پرور موسیقی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، (15)۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور جنہوں نے Absolute Values سے انکار کیا اور ہماری آیات اور قوانینِ مکافاتِ عمل کا سامنا کرنے کو جھٹلایا تو وہ عذاب میں مبتلا ہیں (16)۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

اللہ نے جو فرائض تمہارے لیے متعیّن کیے ہیں، تمہیں صبح و شام ان کے لیے سرگرمِ عمل رہنا ہے...... یا...... تم صبح کرتے ہو اور شام، اللہ کی ذات تمہارے وقت و زمان کے ان تصوّرات سے بلند و ماوراء ہے (17)۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور جب تم زوالِ آفتاب سے صبح تک اور صبح سے ظہر کے وقت میں داخل ہوتے ہو یعنی ہمہ وقت کائنات میں اُسی کی ذات سزاوارِ ستائش و تحسین ہے (18)۔

ع 2 9 5 يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾

وہی عدم سے زندگی کو وجود میں لاتا ہے اور زندہ کو موت سے ہمکنار کر دیتا ہے اور جس طرح زمین کو اس کے بنجر اور مردہ ہونے کے بعد حیاتِ نَو دے دیتا ہے؛ اسی طرح تمہیں بھی زمین سے زندہ کر کے نکالا جاتا ہے، (19)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

یہ امر اس کے قوانین میں سے ہے کہ تمہاری خِلقت کی ابتدا مٹّی سے کی، پھر جب تم پیکرِ بشریّت میں آ گئے تو تم زمین میں پھیل گئے ہو النسا۔1، الملک۔24، (20)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور یہ حقیقت بھی اس کے قوانین کی مظہر ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس Sex سے النساء۔1، تمہارے لیے جوڑے، مرد عورت پیدا کیے کہ تم اُن سے تسکین و راحت حاصل کرو اور تم میں باہمی مودّت پیدا کردی

اور تمہیں ایک دوسرے سے اس طرح جوڑ دیا کہ ایک دوسرے کی کمی کو پورا کرتے ہوئے باہمی تکمیلِ ذات Perfection کا موجب بن جاؤ۔ غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں قوانین کی کارفرمائی ہے (21)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

زمین اور فضائی کُرّوں کی تخلیق اور تمہاری زبانوں Languages اور رنگوں Complexions کا اختلاف وتنوّع بھی اس کے قوانین ہی کی رو سے ہے۔ اہلِ علم کے لیے ان میں قوانین موجود ہیں (22)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور تمہارا رات کے وقت سونا اور دن میں اس کا فضل یعنی تلاشِ معاش کرنا بھی اس کے قوانین کی کارفرمائی میں سے ہے۔ متوجّہ ہو کر تدبّر کرنے والوں کے لیے ان امور میں قوانین پوشیدہ ہیں (23)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور اس کا بادلوں میں چمکنے والی بجلی سے دوچار کرنا کہ اس سے نقصان کا احساس بھی ہوتا ہے اور نفع کی اُمّید بھی، اس کے قوانین کی رو سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اور وہ بلندیوں سے پانی برساتا ہے اور اسے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ عقل وفہم والوں کے لیے ان امور میں قوانین موجود ہیں (24)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖق مِّنَ الْاَرْضِ ۖق اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾

اور زمین اور فضائی کرّوں کا اپنے مداروں میں قائم ہو جانا بھی اس کی بصیرت افروز نشانیوں میں سے ہے۔ پھر جب وہ تمہیں ندا دیتا ہے تو تم زمین میں سے

نکل پڑتے ہو (25)۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾

ارض وسما میں ہر چیز اسی کے پروگرام کی تکمیل کی لیے سرگرمِ عمل ہے اور کامل فرماں پذیری کرتے ہوئے اپنی قوّتوں کو ضائع کیے بغیر صرف اسی کے پروگرام کے لیے صرف کررہی ہے (26)۔

ع 3 8 6 وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ
وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
ربع الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾

وہی ہستی ہے جو اشیاء کی ابتداً تخلیق کرتی ہے، پھر انہیں زندگی کے مختلف مراحل سے گزار کر تکمیل تک پہنچاتی ہے یونس۔4، البرُوج۔13، اور یہ کام اس کے لیے بڑا آسان ہے۔ اور اس کے قوانین کے مطابق ارض و سما میں تشکیل پانے والا Structure عظیم ہے۔ اور وہ ذات اس پر حکمت کے ساتھ غالب ہے (27)۔

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ
تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

اللہ تمہارے لیے تمہی میں سے ایک مثال بیان فرماتا ہے۔ جو سامانِ زندگی ہم نے تمہیں عطا کیا ہوا ہے، کیا تمہارے ملازم Subordinates اس میں تمہارے حصّہ دار ہوتے ہیں کہ تم اور وہ اس میں برابر اور مساوی حیثیّت رکھتے ہوں؟ اور تم ان سے اس طرح اپنے آپ کو خائف محسوس کرو جس طرح تم آپس کی حیثیّت کے لوگوں سے محسوس کرتے ہو۔ اگر نہیں، تو اللہ کو تمہارے خود ساختہ شرکاء سے ڈر کیسا اور وہ اس کے ہمسر کیسے ہو سکتے ہیں۔ عقل و فکر سے کام لینے والوں کے لیے ہم یوں اپنی آیات واضح کرکے بیان کرتے

ہیں (28)۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَہۡوَآءَہُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ۚ فَمَنۡ یَّہۡدِیۡ مَنۡ اَضَلَّ اللّٰہُ ؕ وَ مَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۲۹﴾

شرکاء کی بات تو رہی ایک طرف، بلکہ یہ قانون شکن لوگ، بغیر کسی علم و برہان کے محض اپنی خواہشات اور جذبات کی پیروی کر رہے ہیں۔ لہٰذا جو ٹیڑھا راستہ اختیار کرے الصّف ۔5، اللہ اسے گمراہ چھوڑ دیتا ہے تو اسے کون راہِ ہدایت دکھا سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کے کوئی مددگار نہیں ہوتے ہیں (29)۔

فَاَقِمۡ وَجۡہَکَ لِلدِّیۡنِ حَنِیۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰہِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡہَا ؕ لَا تَبۡدِیۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ ٭ۙ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿٭ۙ۳۰﴾

اللہ نے جس طرح اپنے قانونِ تخلیق کے مطابق، ہر شئے کو ابتداً تخلیق کیا اسی قانون کے مطابق، انسانوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے عملِ تخلیق Process of Creation میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ لہٰذا تُو (اے مخاطب) ہر غلط رَوِشِ زندگی سے منہ موڑ کر، یکسو ہو کر، اپنی پوری شخصیّت کا رُخ دینِ حنیف کی طرف کر۔ یہی دینِ مُحکم، مُحکم نظامِ زندگی ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو سمجھتے نہیں (30)۔

مُنِیۡبِیۡنَ اِلَیۡہِ وَ اتَّقُوۡہُ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ لَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿ۙ۳۱﴾

اسی کی طرف رخ کیے ہوئے، تم اسی اللہ کے قوانین کی نگہداشت کرتے رہو اور دین کا نظام قائم کرو اور اللہ کے سوا کسی اور کے قانون کی اطاعت کرنے والوں میں نہ ہو جانا (31)۔

مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا ؕ کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡہِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۳۲﴾

اُن میں سے جنہوں نے اپنے دین کو فرقوں ٹکڑیوں میں بانٹ دیا اور گروہ در گروہ ہو گئے۔ ہر گروہ اپنے

	یہاں کے نظامِ نظریات پر خوش ہے الانعام۔160، اَلمومنون۔53، اَلشّوریٰ۔13 (32)۔
وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾	جب انسانوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے نشو ونما دینے والے کی طرف رجوع ہو کر اسی کو پکارنے لگتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں اپنی جناب سے رحمت کا ذائقہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ دوسری ہستیوں کو اللہ کا مثیل وہمسر بنانے لگ جاتا ہے (33)۔
لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾	تاکہ ہمنے جو کچھ انہیں عطا کیا ہوا ہے اس کے منکر ہو کر اسے اپنے شرکاء سے منسوب کر دیں۔ لہٰذا تم ان عطایا سے لطف اندوز ہو لو۔ جلد ہی تمہیں اس شرک کا انجام معلوم ہو جائے گا الاعنکبوت۔66 (34)۔
اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾	کیا ہم نے ان پر کوئی سند اتاری ہے جو ان کے شرک کی تائید کرتی ہے (35)۔
وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾	جب ہم انسانوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو یہ حد درجہ مسرور ہو جاتے ہیں اور جب ان کی زندگی میں ان کے اپنے ہاتھوں کوئی بگاڑ یا ابتری پیدا ہو جاتی ہے تو ان پر مایوسی چھا جاتی ہے (36)۔
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾	کیا انہوں نے مشاہدہ نہیں کیا کہ اللہ، اپنی مشیت یعنی اپنے قانون کے مطابق، کسی کو کشادا اور وسعت سے رزق عطا کرتا ہے اکسی کو ناپا تُلا۔ صاحبِ ایمان لوگوں کے لیے ان امور میں قوانین مضمر ہیں (37)۔

فَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ وَالۡمِسۡکِیۡنَ وَابۡنَ السَّبِیۡلِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ ۫ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۸﴾

تم قریبی رشتہ داروں، ان مسافروں کو جن کا زادِراہ ختم ہو چکا ہو اور ان لوگوں کو جن کا چلتا ہوا کاربار رک جائے، ان کا حق دیتے رہا کرو المعارج۔25-24۔ یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اس منزل Goal کے حصول کے طلب گار ہیں جس کا تعیّن اللہ نے کر دیا ہے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہیں (38)۔

وَمَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّیَرۡبُوَا۠ فِیۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرۡبُوۡا عِنۡدَ اللّٰہِ ۚ وَمَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوۃٍ تُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ ﴿۳۹﴾

جو سرمایہ تم دوسروں کے سرمائے میں لگا دیتے ہو Lay out کر دیتے ہو کہ اس سے تمہاری Investment بڑھ جائے گی تو جان لو کہ اللہ کے نزدیک اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ اور جو مال تم دوسرے انسانوں کی طبیعی زندگی کی پرورش Nourishment اور ان کی ذات کی نشوونما Development یا Growth کے لیے دیتے ہو اس مقصد کے پیشِ نظر کہ تم اس منزل تک پہنچ جاؤ جو اللہ نے مقرّر کر رکھی ہے یعنی تمہاری اپنی ذات کی نشوونما اور صلاحیتوں کی نمود تو ایسے لوگ ہی ہیں جو اپنے صرف کردہ مال سے کئی گنا زیادہ حاصل کر لیتے ہیں البقرہ۔ 276-275، آلِ عمران۔130 (39)۔

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ ثُمَّ رَزَقَکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ؕ
ھَلۡ مِنۡ شُرَکَآئِکُمۡ مَّنۡ یَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِکُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ
سُبۡحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۴۰﴾ ع

ع 4 13 7

صرف اللہ ہی ایسی ہستی ہے جس نے تمہیں خِلقت بخشی، پھر تمہیں سامانِ زیست عطا فرمایا؛ پھر تمہیں موت سے ہمکنار کر دیتا ہے اور آخرالامر، تمہیں اٹھا زندہ کرتا ہے۔ کیا تمہارے خود ساختہ شرکاء میں بھی کوئی ہے جو ان

کاموں میں سے کوئی کام بھی کرسکتا ہو۔اس کی ذات ان
تمام غلط تصوّرات سے جو یہ اپنے شریکوں کے بارے
میں قائم کیے ہوئے ہیں بہت دور اور بلند ہے (40)۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ
لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤١﴾

انسانوں کی بداعمالیوں کے باعث بحروبر یعنی ہر جہت
میں، نظامِ زندگی میں بگاڑ اور ابتری پھیل گئی ہے کہ یہ
اپنے کچھ اعمال کی سزا کا مزہ چکھیں۔شاید یہ صحیح روشِ
زندگی کی طرف پلٹ آئیں (41)۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿٤٢﴾

اے رسول ﷺ! ان سے کہہ کہ زمین میں چلو پھرو اور
پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا، اسے دیکھو۔ان کی اکثریّت
مشرک ہی تھی (42)۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا
مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿٤٣﴾

لٰہذا اے انسان! تو اپنی پوری شخصیّت کو استقامت سے
اس متوازن اور محکم دین پر جمائے رکھ الرُّوم۔30
قبل اس کے کہ ظہورِ نتائج کا وہ دن آجائے جسے اللہ بھی
ٹالے گا نہیں۔ اس روز لوگ متفرّق ہوکر جدا جدا
ہوجائیں گے الرُّوم۔14 (43)۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ
يَمْهَدُوْنَ ۙ﴿٤٤﴾

جس نے بھی Permanent Values سے
انکار کیا تو اس کے انکار کا وبال اسی کی ذات پر پڑتا
ہے اور جس نے حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے
کام کیے تو وہ اپنی ذات کے لیے ہی آسائشیں بہم
پہنچاتے ہیں (44)۔

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

تاکہ جو ایمان لائے اور صلاحیّت پرور کام کرتے رہے

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٥﴾

اللہ انہیں اپنے فضل سے اس کا صلہ دے۔ اللہ، وحی کی اقدار کو تسلیم نہ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اُن کی نہ تو صلاحیتوں کی نمود ہوتی ہے اور نہ ہی اعمال نتیجہ خیز ہو پاتے ہیں (45)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٤٦﴾

اور یہ امر بھی اس کے قوانین میں سے ہے کہ وہ بارش کی بشارت دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے تا کہ تمہیں اپنی رحمت، بارش کے ثمرات سے لطف اندوز کرائے اور اس کے قانون کی رُو سے کشتیاں چلیں اور تم اُس کے یہاں تلاش معاش کر سکو اور تمہیں تمہاری تگ و تاز کے بھرپور نتائج مل جائیں (46)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾

اے رسول ﷺ! تجھ سے پہلے ہم نے رسولوںؑ کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا۔ وہ ان کے پاس واضح قوانین لے کر آئے۔ ہم نے ان میں سے اُن کو سزا دی جنہوں نے جرم کا ارتکاب کیا۔ رہے مومنین، تو ان کی مدد کرنا ہم پر واجب ہے (47)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَاۗءِ كَيْفَ يَشَاۗءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ وہ بادلوں کو اوپر اٹھاتی ہیں۔ پھر وہ ان بادلوں کو اپنی مشیّت کے مطابق بلندیوں میں پھیلا دیتا ہے اور انہیں ٹکڑوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ تو دیکھتا ہے کہ ان کے درمیان میں سے بارش ٹپکنے لگتی ہے۔ پھر جب اسے اپنی مشیّت کے مطابق، اپنے بندوں پر برساتا ہے تو وہ خوشیاں منانے

لگتے ہیں (48)۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝٤٩

اور ان پر بارش برسنے سے پہلے تو وہ بالکل مایوس ہو چکے تھے (49)۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٥٠

اے انسان! تو اللہ کی رحمت کے آثار ملاحظہ کر کہ کس طرح زمین کو اس کے مردہ اور بنجر ہو جانے کے بعد حیاتِ نو عطا کر دیتا ہے۔ بے شک، وہی مُردوں کو زندگی بخشنے والا ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے (50)۔

وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝٥١

اور اگر ہم ایسی گرم یا...... سرد ہوا بھیج دیں اور وہ دیکھیں کہ اُن کی سرسبز کھیتیاں جھلس کر زرد پڑ گئی ہیں تو وہ اس کے بعد ناشکری پر اتر آئیں (51)۔

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝٥٢

لہٰذا، اے رسول ﷺ! ان کو جن کے دل مردہ ہو چکے ہوں الحج۔46 اور اُن بہروں کو جو کانوں سے سننے کا کام نہ لیں یونس۔43-42 اپنا پیغام نہیں سنا سکتا جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں (52)۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝٥٣ ع 5 13 8

سیدھی راہ کھو کر جو اندھے ہیں، تو اُن کو ہدایت نہیں دے سکتا۔ تو صرف ان کو پیغامِ الٰہی سنا سکتا ہے جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہی اپنی شخصیّت کو جھکائے رکھتے ہیں (53)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ

اللہ ہی ہے جب تمہیں پیدا کرتا ہے تو تم ناتواں سے ہوتے ہو۔ پھر اس ضُعف کے بعد تمہیں صاحبِ قوّت

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿٥٤﴾

بنا دیتا ہے۔ اس قوّت و طاقت کے بعد بڑھاپا اور کمزوری وارد کر دیتا ہے۔ وہ اپنے قانون کی رو سے ہی ہر چیز کو اندازوں اور پیمانوں کے مطابق بناتا ہے۔ وہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور ہر چیز پر اقتدار و اختیار رکھنے والا ہے (54)۔

قرء حفص بضم الضاد و فتحها فی الثلاثہ لکن الضم مختار 12

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۚ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿٥٥﴾

اور مرنے پر ظہور نتائج کا وقت آ جاتا ہے تو مجرمین قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ وہ دوبارہ جی اٹھنے تک دنیا میں گھڑی بھر کے لیے رہے تھے یہ دنیا کی زندگی میں بھی اسی طرح بہک جاتے تھے۔ (55)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٦﴾

اور صاحبِ علم و ایمان کہیں گے کہ تم اللہ کے قانون کے مطابق دوبارہ ہی اٹھنے کے وقت تک اس حالت میں رہے ہو۔ یہ دوبارہ جی اٹھنے کا دن ہی تو ہے لیکن تم اس حقیقت کو مان نہیں رہے تھے (56)۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾

سو، آج کے دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہ دے گی اور نہ ہی وہ معذرت کر کے اللہ کو راضی کر سکیں گے (57)۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾

ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں، حقائق کو ہر طرح کی مثالیں دے کر بیان کر دیا ہے النّور۔34، الزّمر۔27۔ اگر تُو ان کے پاس کوئی بھی قانونِ الٰہی پیش کرے، دین کی اقدار سے انکار کرنے والے کہہ دیں گے کہ تم لوگ جھوٹے ہو (58)۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾

جو حق کو نہیں سمجھتے، اللہ کا قانونِ مکافات یوں، ان کے دلوں پر مہر لگا دیا کرتا ہے البقرہ۔7، محمد۔16، المنافقون۔3، (59)۔

ع 6 7 9

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾

تُو اپنے پروگرام پر استقامت سے کاربند رہ اور مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے، تمہارے پاؤں میں لغزش نہ آنے پائے اور مستقل اقدار پر یقین نہ رکھنے والے تجھے، مشن میں ہلکا اور عزم میں ڈھیلا نہ سمجھنے لگیں۔ اللہ کا وعدہ سچّا ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے (60)۔

اٰیاتُها ٣٤ (٣١) سُوْرَةُ لُقْمٰنَ رُكُوْعَاتُهَا ٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾

اللہ علیم و حکیم کا ارشاد ہے (1)۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾

یہ پُر حکمت کتاب کی آیات ہیں (2)۔

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾

حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کے لیے سراپا ہدایت اور مجسّم رحمت ہے (3)۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾

جو صلوٰۃ کا نظام قائم کرتے ہیں کہ افرادِ معاشرہ اللہ کے قوانین کا اتباع کرتے چلے جائیں اور زکوٰۃ ...... انسانی ذات کی نشوونما کا سامان بہم پہنچاتے ہیں اور ان موانعات کو دور کر دیتے ہیں جو افراد کی ذات کی نشوونما میں حائل ہوں اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں

	البقرہ۔4-2،النمل۔3(4)۔
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۵	یہ لوگ اپنے ربّ کے نزدیک ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں البقرہ۔5(5)۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۝۶	اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو ایسی باتوں کو مقصودِ حیات بنالیتا ہے جو اصل مقصدِ زندگی کو نگاہوں سے اوجھل کر کے غیر اہم کاموں میں مشغول کر دیں تا کہ یہ دوسروں کو لاعلمی میں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے اور اللہ کی طرف جانے والے کا مذاق اڑائے۔ انہی کے لیے ذلّت آمیز عذاب ہے (6)۔
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۝۷	جب ایسے شخص کے سامنے ہماری آیات پیش کی جاتی ہیں تو تکبّر میں منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں یا اس کے کان بہرے ہوں۔ اسے دردناک عذاب کی خبر دے دے (7)۔
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۙ۝۸	جو لوگ Absolute Values پر ایمان لائے اور صلاحیّت پرور کام کرتے رہے ان کے لیے جنّت کے باغات ہیں جن میں دائمی نعمتیں موجود ہیں (8)۔
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝۹	ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ غالب اور اس کا غلبہ حکمت پر مبنی ہے (9)۔
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ۝۱۰	اس نے بغیر ستونوں کے فضائی کُرّوں کو پیدا کیا جنہیں تم دیکھ رہے ہو الرّعد۔2 اور زمین میں پہاڑ جما دیئے کہ یہ تمہیں لیے ڈولتی نہ رہے النمل۔15،الانبیا۔31 اور

ع 1 11 10

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ
بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۠ (11)

اس میں ہر نوع کے ذی حیات پھیلا دیئے۔اور ہم نے
بلندیوں سے پانی برسایا، پھر اس سے ہم نے زمین میں ہر
نوع کی کتنی ہی عمدہ چیزیں پیدا کر دیں اَلشُّعرا۔7 (10)۔
یہ تو رہی اللہ کی خِلقت۔اب مجھے دکھاؤ کہ اس کے سوا،
اوروں نے کیا چیز تخلیق کی؟ دکھائیں کیا؟ بلکہ اپنے
ذہن کی پیدا کردہ توہّم پرستیوں کے اندھیروں میں
بھٹکنے والے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں (11)۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ
فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ (12)

ہم نے لقمان کو، عدل وانصاف کی روشنی میں فیصلہ
دینے کی صلاحیّت عطا کی کہ اللہ کی اس عطا کردہ نعمت کو
اس کے قوانین کے مطابق صرف کرے۔ جو کوئی اللہ
کی نعما کو اللہ کے احکام کے مطابق صرف کرتا ہے،
انہیں بے نقاب رکھتا ہے تو اُس سے خود اس کی ذات کی
مضمر صلاحیتّوں کی نشو ونما ہو جاتی ہے۔اور جو کوئی انہیں
چھپا کر رکھتا ہے تو اللہ کو تو ان چیزوں کی احتیاج ہے ہی
نہیں۔وہ تو سزاوارِ ستائش وتحسین ہے (12)۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕۚ
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (13)

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا
کہ میرے فرزند! اللہ کا کسی کو شریک نہ بنانا۔اللہ کے سوا
کسی کے قانون کی اطاعت نہ کرنا۔شرک یقیناً ظلمِ عظیم
ہے (13)۔

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی
وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ ؕ

ہم نے انسان کو حکم دیا کہ وہ میرا اور اپنے والدین کا
احسان مند ہو کہ اس کی ماں نے اسے انتہائی نقاہت

النصف

اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾

کے ساتھ اپنے شکم میں اٹھائے رکھا اور دو سال اس کے دودھ چھوٹنے میں لگے البقرہ۔233،الاحقاف۔15۔ بالآخر، تمہیں میرے قانونِ مکافات کی طرف ہی رجوع کرنا ہے (14)۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

اور اگر وہ، تمہاری لاعلمی کی بنا پر، تمہیں مجھے چھوڑ کر اُوروں کے قانون کی اطاعت کرنے کے لیے مجبور کریں تو ان کا کہنا نہ ماننا الاعنکبوت۔8۔البتہ دنیاوی زندگی میں ان کے ساتھ رہنا اور ان سے نیک سلوک کرتے ہوئے ان کی حفاظت کرتے رہنا اور اس شخص کی پیروی کرنا جو معاملاتِ زندگی میں میرے قوانین سے رہنمائی لیتا ہے۔آخرالامر یم میرے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آتے ہو۔ میں تم سب کو بتا دیتا ہوں جو کچھ تم کرتے رہے تھے (15)۔

یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾

اے میرے فرزند! اگر تمہارا کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہوگا اور وہ کسی چٹان میں یا بلندیوں میں یا زمین میں موجود ہوتا ہے تو بھی اللہ اسے لا دکھاتا ہے الزلزال۔8-7۔ اللہ یقیناً باخبر اور باریک بین ہے (16)۔

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾

اے میرے فرزند! نظامِ صلوٰۃ قائم کرنا اور وہ امور جنہیں وحی قابلِ قبول قرار دے، ان کی تلقین کرتے رہنا اور جن امور کو ناپسندیدہ قرار دے، ان سے منع کرنا اور جو تکلیف بھی تجھے پہنچے تو اس وقت ثابت قدم رہنا،

گھبرا کر ڈولنا نہیں۔ یہ بات معاملاتِ زندگی میں پختگیٔ عزم کی مظہر ہے (17)۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝١٨

رعونت میں لوگوں سے بے رُخی نہ کرنا اور زمین پر فرطِ طرب سے اکڑ کر نہ چلنا۔ اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو ذہنی بڑائی میں مبتلا ہو اور ذاتی جوہروں سے عاری مگر اضافی نسبتوں پر ناز کرے (18)۔

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝١٩ ع 2/8/11

اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز کو دھیما رکھنا۔ بلاشبہ آواز میں ناگوارترین آواز گدھے کی ہوتی ہے (19)۔

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ۝٢٠

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ جو کچھ زمین میں اور فضائی بلندیوں میں ہے، اللہ نے اُسے قوانین کا پابند بنا کر تمہارے تابع تسخیر کر دیا ہے اور اس نے تمہیں فراخی اور کثرت سے اپنی نعمتیں عطا کیں: ظاہری اور باطنی یعنی خارج میں Objectively موجود اور Subjectively انسان کی شخصیّت میں مضمر قوّتیں اور صلاحیّتیں۔ اور لوگوں میں سے ایسا شخص بھی ہے جو اللہ کے احکام کے بارے میں بحث و جدل کرتا رہتا ہے حال آں کہ نہ اس کے پاس علم ہوتا ہے نہ ہدایت اور نہ روشن ضابطۂ حیات (20)۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝٢١

جب انہیں کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے، اسے Follow کرو تو کہہ دیتے ہیں کہ نہیں، بلکہ ہم تو اسی کو Follow کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباء کو

عمل پیرا پایا ہے خواہ ایسا کرنے کے لیے ان کو خواہشات وجذبات ہی اُکساتے ہوں جو اُن کو جہنّم کے بھڑکتے ہوئے عذابِ نار کی طرف ہی لیے جارہے ہوں (21)۔

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾

جوشخص اپنی پوری شخصیّت کو اللہ کے قوانین کے آگے جھکا دیتا Surrender کردیتا ہے اور اپنی ذات میں حسن وتوازن پیدا کرنے کے ساتھ دوسروں کی زندگی میں بھی توازن واعتدال پیدا کرتا چلا جائے البقرہ۔112 تو اس نے گویا ایسے سہارے، ایسے قانونِ زندگی کو تھام لیا جس پر کامل بھروسا کیا جاسکے البقرہ۔256۔تمام امور اللہ کے قوانین کے مطابق ہی انجام پذیر ہوتے ہیں (22)۔

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾

اور جوکوئی اللہ کے ابدی قوانین کوتسلیم نہ کرے تو (اے رسول ﷺ!) اس کا انکار تجھے حزن زدہ نہ کردے۔وہ ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہی آتے ہیں۔ہم انہیں بتادیتے ہیں جو کچھ انہوں نے کیا۔اعمال تو کجا، اللہ ان کے سینوں میں چھپے خیالات کا بھی علم رکھتا ہے (23)۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾

ہم انہیں سامانِ زیست سے تھوڑی سی زندگی کے لیے لطف اندوز ہونے دیتے ہیں۔پھر ہم انہیں بے بس کرکے سخت عذاب کی طرف لے جاتے ہیں (24)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

اگر تو ان سے دریافت کرے کہ زمین اور فضائی کُرّوں کو کس نے پیدا کیا تو یہ لازماً یہی کہتے ہیں کہ اللہ نے الاعنکبوت۔61۔ تو انہیں بتا دے کہ ستائش و تحسین اللہ ہی کے لیے ہے، ان کے لیے نہیں جن کو اللہ کو چھوڑ کر اپنے خدا سمجھتے ہو۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے (25)۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

جو کچھ بھی کائنات میں ہے سب اللہ کے متعیّن کردہ کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے تاکہ ہر ذی حیات کو اس کی محنت کے نتائج ملتے چلے جائیں ورنہ اللہ کی ذات تو سزاوارِ حمد و ستائش ہے اور ہر نوع کی احتیاجات سے بے نیاز ہے یونس۔4، الرّوم۔8، الجاثیہ۔22، اَلنَّجم۔31 (26)۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

اگر تمام روئے زمین کے درخت قلمیں بن جائیں اور سمندر ان کی سیاہی، اور اس کے بعد اور کئی ایسے سمندر بھی ہوں، اللہ کے قوانین اور ان کی تفاصیل ختم نہ ہو سکیں۔ اللہ غالب اور اُس کا غلبہ آمرانہ نہیں حکمت پر مبنی ہے الکہف۔109 (27)۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾

تمہاری پیدائش اور، مرنے کے بعد، تمہیں حیاتِ نَو دے کر اٹھایا جانا، کسی ایک نفس کو زندگی عطا کر کے وجود میں لانے کی مانند ہے البقرہ۔117، النمل۔40، یٰسین۔82۔ اللہ ہر امر کا فہم و تدبّر اور اس کی بصیرت

Insight رکھنے والا ہے (28)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٩﴾

اے مخاطب! کیا تو نے ملاحظہ نہیں کیا کہ اللہ، رات کو آہستہ آہستہ دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں۔ اور سورج اور چاند کو ایک لگے بندھے قانون کے مطابق چلا رہا ہے الرّعد۔2، الزُّمر۔5 ۔ ہر ایک، ایک مقرّرہ مدّت تک کے لیے رواں دواں ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر بھی ہے (29)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٣٠﴾ ع 3 11 12

یہ سلسلۂ شمس وقمر یونس۔5، اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اُس کو چھوڑ کر، جن کو یہ مدد کے لیے پکارتے ہیں، سب باطل ہیں۔ اور اللہ، صاحبِ عظمت اور اقتدارِ اعلیٰ Sovereignty کا مالک ہے (30)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣١﴾

اے مخاطب کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کشتی، سمندر میں اللہ کے عطا کردہ سامان کو لیے ہوئے چلتی ہے تاکہ وہ تمہیں اپنے قوانین کی کارفرمائی دکھائے۔ اللہ کے قوانین پر ثابت قدم اور اس کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے والوں کے لیے اس میں قوانین مضمر ہیں (31)۔

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٢﴾

اور جب موجیں اُن پر سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو خالصتاً اللہ کے مطیع وفرماں پذیر ہو کر صرف اسی کو مدد کے لیے پکارتے ہیں۔ لیکن جب ہم انہیں نجات دے کر خشکی پر لے آتے ہیں تو ان میں سے کچھ میانہ روی پر قائم رہتے ہیں اور ہماری آیات کا انکار صرف وہی

لوگ کرتے ہیں جو ناشکرے اور عہد شکن ہوں (32)۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ
عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۣ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۳۳

اے انسانو! اپنے نشو ونما دینے والے کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو اور اس دن سے ڈرو جب باپ اپنے بیٹے کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ بھی کام آسکے گا۔ اللہ کا قانونِ مکافاتِ عمل، یقیناً سچا اور اٹل ہے۔ لٰہذا، دنیاوی زندگی اور اس کے مفاداتِ عاجلہ، آخرت کے مقابلے میں تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دیں اور نہ تمہیں کوئی دھوکا دینے والا اللہ کے قانون کی طرف سے دھوکے میں مبتلا کردے (33)۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ
مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا ع 4 4 13
تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝۳۴

ظہورِ نتائج کی گھڑی...... قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے۔ وہی بارش برساتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور کوئی انسان نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا اور نہ ہی کسی انسان کو پتا ہے کہ وہ کس خطۂ زمین میں موت سے ہمکنار ہوگا۔ اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے (34)۔

اٰیَاتُهَا ۳۰ (۳۲) سُوْرَةُ السَّجْدَةِ رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝۱

میں اللہ، بہترین علم رکھنے والا ہوں (1)۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲

یہ کتاب، تمام کائنات کو نشو ونما دینے اور تکمیل تک پہنچانے والے ربّ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جس

میں ایسی کوئی بات نہیں جو انسانی دل میں کسی قسم کی الجھن اور اضطراب و کشمکش باقی رہنے دے الفاتحہ۔2،(2)۔

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ ۚ بَلۡ هُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّآ اَتٰىهُمۡ مِّنۡ نَّذِيۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ لَعَلَّهُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ۝٣

کیا وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اسے اس شخص نے اپنی طرف سے Fabricate کرلیا ہے۔ قطعاً نہیں، بلکہ اے رسول ﷺ! یہ تیرے ربّ کی طرف سے حق، ٹھوس سچّائی ہے تاکہ تو اُس قوم کو غلط طرزِ زندگی کے عواقب سے آگاہ کردے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی Warn کرنے والا نہیں آیا تھا تاکہ یہ راہِ ہدایت پر آجائیں القصص۔46، یٰسین۔6(3)۔

اَللّٰهُ الَّذِيۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِيۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ ؕ مَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيۡعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوۡنَ ۝٤

یہ اللہ ہی ہے جس نے فضائی کُرّوں اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے، چھے ارتقائی Evolutionary ادوار Eras میں پیدا کیا اور ان پر مرکزی کنٹرول قوّت وغلبہ کے ساتھ، اپنے ہاتھ میں لے لیا الاعراف۔54، یونس۔3۔ اس کے سوا نہ تمہارا کوئی مددگار و دم ساز ہے اور نہ باہم معاونت کرنے والا۔ تو تم غور وفکر کیوں نہیں کرتے (4)۔

يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الۡاَرۡضِ ثُمَّ يَعۡرُجُ اِلَيۡهِ فِيۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗۤ اَلۡفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ۝٥

وہ عالمِ امر سے اپنی سکیم، اپنے پروگرام کا آغاز، اس کے انجام و منتہٰی پر نظر رکھتے ہوئے، زمین یعنی پست ترین سطح سے کرتا ہے۔ پھر وہ سکیم، Progressive & Ascending ارتقائی مناظر سے گزرتے ہوئے ایسے Eras الاعراف۔54، ھود۔7، یونس۔3،

الفرقان۔59، قٓ۔38، الحدید۔4، میں اوپر کو تکمیل کی طرف اٹھتی جاتی ہے جس کا ایک مرحلہ، تمہارے شمار کے مطابق، ایک ایک ہزار سال کا ہوتا ہے الحج۔47 (5)۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ﴿۶﴾

یہ ہے وہ ہستی جو سامنے موجود اشیاء اور ان اشیاء کا بھی علم رکھتی ہے جو ابھی، انسانی نگاہوں کے سامنے مشہود ہو کر نہیں آئیں۔ وہ صاحبِ غلبہ و قوّت اور تکمیل کی خاطر عمومی انداز میں، مسلسل سامانِ نشو و نما بہم پہنچانے والا ہے (6)۔

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۚ﴿۷﴾

وہی ہے جس نے تمام اشیاء کو حسن و توازن کے ساتھ تخلیق کیا اور انسان کی تخلیق کی ابتدا Inorganic Matter مٹّی سے کی یٰسین۔2، المومنون۔12، الصّٰفّٰت۔11، صٓ۔71، الرحمٰن۔14 (7)۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ﴿۸﴾

پھر حقیر سے پانی کے جوہر سے اس کی نسل کا سلسلہ آگے بڑھایا (8)۔

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾

پھر اسے تناسب و توازن سے آراستہ کیا اور اپنی طرف سے الوہیّاتی توانائی۔ اسے انسانی قوّتیں اور توانائیاں عطا کر دیں اور تمہیں سماعت، بصارت اور دل Mind عطا کیا۔ بہت کم لوگ ہیں جو احسان مند ہو کر ان کو اللہ کے قوانین کے مطابق استعمال میں لاتے ہیں الملک۔23، (9)۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ

یہ کہتے ہیں کہ جب ہم مٹّی میں خلط ملط ہو جائیں گے تو

بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

از سرِنو پیدا کیے جائیں گے الرّعد۔5، المومنون۔ 82-35، النّمل۔67،اصّٰفّت۔16، قٓ۔3، الواقعہ۔47۔صرف یہی نہیں، بلکہ یہ اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کے ہی منکر ہیں (10)۔

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع 1 11 14

اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ موت کا فرشتہ تمہیں موت دیتا ہے جس کے ذمے تمہیں موت دینا ہے۔ پھر تم اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر جاتے ہو (11)۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

کاش، تم تصوّر کر سکو اُس لمحے کا جب مجرمین ندامت سے سر جھکائے ہوئے، اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور سمجھ لیا۔ ہمیں یقین آ گیا کہ نتائج ٹھوس حقیقت بن کر سامنے آ گئے ہیں۔ ہمیں دنیا میں واپس بھیج۔ ہم اب صلاحیّت پرور کام کریں گے المومنون 100-99 (12)۔

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾

اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو خود ہی راہِ ہدایت پر ڈال دیتے مگر انسان آزادی سے بہرہ ور کیا گیا ہے کہ وہ غلط اور صحیح...... دونو راستوں میں سے جسے چاہے اختیار کر لے الدّھر۔3۔ جو غلط رَوِشِ زندگی کا انتخاب کرتے ہیں تو ہمارا یہ فرمان، ایک حقیقتِ ثابتہ بن کر سامنے آ جاتا ہے کہ ہم ایسے تمام جنّ و انس سے جہنّم کو بھر دیں گے

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

الاعراف۔179،ھود۔119،صٓ۔84(13)۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ تم نے مکافاتِ عمل کے اس دن کو فراموش کر رکھا تھا۔لہٰذا، سزا کا مزہ چکھو۔اب ہم تمہیں قابلِ اعتنا نہیں سمجھتے۔ اپنے اعمال کے عوض ہمیشہ کا عذاب چکھو(14)۔

السجدۃ 9

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

ہماری آیات پر صرف وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کے سامنے ان قوانین کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے تو وہ سرکشی اختیار نہیں کرتے بلکہ ان کے سامنے جھک جاتے ہیں اور اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو وجہِ ستائش و تحسین بنانے کے لیے سرگرمِ عمل ہو جاتے ہیں(15)۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

وہ اپنے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں اور کسی نقصان کے احساس سے ڈرتے ہوئے اور اپنے اعمال کے حسین نتائج کی اُمّید میں، اپنے ربّ کو پکارتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے زائد از ضرورت، دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے ہیں(16)۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا سامان مخفی رکھا گیا ہے۔ یہ ان کے اعمال کا صلہ ہوگا(17)۔

وقفِ غفران

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾

کیا جو شخص مومن ہے، وہ فاسق کی مانند ہو سکتا ہے؟ یہ

قطعاً یکساں نہیں ہو سکتے (18)۔

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۱۹

جو لوگ Permanent Values پر ایمان لاتے ہیں اور صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں ان کی منزل جنّت کے باغات ہیں۔ ان کے اعمال کے عوض، یہ ان کی مہمان نوازی ہوگی حٰمٓ اَلسَّجدہ۔32،(19)۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۲۰

اور جو لوگ دین کے قالب سے باہر نکل گئے، ان کا مرجع جہنّم کی آگ ہے۔ جب بھی وہ چاہتے ہیں کہ اس سے باہر نکل آئیں، انہیں پھر اس میں دھکیل دیا جاتا ہے اور ان سے کہا جاتا ہے کہ جس نارِ جہنّم کو تم جھٹلایا کرتے تھے، اب اس کے عذاب کا مزہ چکھو (20)۔

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۲۱

ہم انہیں، بڑے عذاب سے پہلے، قریبی دنیاوی زندگی کے عذاب کا مزہ چکھاتے ہیں تا کہ وہ صحیح نہجِ زندگی کی طرف رجوع کر لیں (21)۔

ع 2 11 15

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۲۲

اور اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا اور کون ہوگا کہ جس کے سامنے اس کے ربّ کی آیات پیش کی جائیں تو وہ ان سے منہ پھیر کر چل دے۔ ہم مجرموں کو یقیناً سزا دیتے ہیں (22)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۲۳

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا کی۔ سو، اے مخاطب انسان! تو اس کتاب کے موسیٰؑ کو ملنے کے سلسلے میں شک میں نہ پڑنا۔ ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے سر چشمۂ ہدایت بنایا ہے (23)۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور ہم نے انہی میں سے بعض کو Leading Role دیا۔ وہ استقامت و ثابت قدمی سے مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے، ہمارے حکم سے مسلسل دوسروں کی رہبری کرتے رہے۔ وہ ہمارے قوانین پر یقینِ کامل رکھنے والے تھے (24)۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾

جن امور میں یہ لوگ باہم اختلاف کرتے رہتے ہیں، اے رسول ﷺ! تیرا ربّ مرنے پر اعمال کو سامنے لانے کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے روز ان کے مابین فیصلہ فرما دیتا ہے (25)۔

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾

کیا اس سے ان پر یہ امر واضح اور روشن نہیں ہوا کہ ان سے قبل، کتنی ہی قومیں ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق مٹ گئیں جن کے گھروں کے کھنڈرات میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔ تاریخ کے ان واقعات میں ہمارے قوانین جھلک رہے ہیں۔ تو یہ فہم و تدبّر کیوں نہیں کرتے (26)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

الثلثة

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم پانی کو بنجر زمین کی طرف لے جاتے ہیں۔ اُس سے روئیدگی و کھیتی کو اُگاتے ہیں جس میں سے یہ بھی کھاتے ہیں اور ان کے مال مویشی بھی۔ یہ بصیرت سے کام کیوں نہیں لیتے (27)۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾

اے رسول ﷺ! یہ پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچّے ہو تو بتاؤ

حتمی فیصلے کی گھڑی کب آئے گی (28)۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾

انہیں بتا دے کہ فیصلے کے دن کافروں کو ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ انہیں مزید مہلت ہی دی جائے گی (29)۔

ع 3 8 16 فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

تُو ان سے الگ ہو جا اور ان کے انجام کا انتظار کر۔ یہ بھی انتظار کریں (30)۔

ایاتها ۷۳ (۳۳) سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ رکوعاتها ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿١﴾

اے نبی ﷺ! اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنا اور کافروں اور منافقین کے کہنے میں نہ آنا۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے اور اس کا ہر امر حکمت پر مبنی ہوتا ہے (1)۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ﴿٢﴾

تو صرف اسی کی اتّباع کرتا رہ جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف وحی کی جاتی ہے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے (2)۔

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٣﴾

اللہ کے قوانین پر ہی کامل بھروسا رکھ۔ اللہ، جو تیری اور تیرے مشن کی نگرانی کر رہا ہے، تمام تخریبی عناصر سے تیری حفاظت بھی کرے گا اور منزلِ مقصود پر بھی پہنچا دے گا (3)۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا
جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا
جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝٤

تیرے سینے میں ایک دل رکھا ہے تو ایسا نہیں کہ اللہ نے کسی آدمی کے دو دل بنائے ہوں اور نہ تمہاری وہ بیویاں جنہیں تم غصے میں مائیں کہہ دیتے ہو، تمہاری مائیں بن جاتی ہیں المجادلہ۔2، اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹے تمہارے حقیقی بیٹے بن جاتے ہیں۔ یہ صرف تمہارے کہنے کی باتیں ہیں۔ اللہ تو صحیح بات فرماتا ہے اور وہ سیدھی شاہراہِ زندگی کی طرف رہنمائی دیتا ہے (4)۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا
اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ
قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٥

تم، ان منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسوب کر کے بلایا کرو۔ یہ امر، اللہ کے نزدیک، مبنی برعدل ہے۔ اگر تمہیں ان کے باپوں کا علم نہ ہو تو تمہارے دینی بھائی اور دوست ہی ہیں۔ اگر تم سے اس معاملے میں نادانستہ غلطی سرزد ہو جائے تو تم پر کوئی گرفت نہیں۔ ہاں اگر تم ایسا دل کے ارادے سے کرو، تو گرفت ہوگی۔ اللہ لغزش و خطا کے نقصان رساں اثرات سے محفوظ رکھنے والا ہے تاکہ تمہاری ذات کی نشوونما ہوتی رہے (5)۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ
اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ
كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا
اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝٦

مومنین کی جانوں پر، ان کی نسبت، نبی ﷺ کا حق مقدم ہے اور اس ﷺ کی بیویاں ان کی ماؤں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور قریبی رشتہ دار، نسبی رشتوں کے حوالے سے، مومنوں اور مہاجرین کی نسبت، اللہ کی کتاب کی رو

سے، ایک دوسرے پر زیادہ حق رکھتے ہیں ماسوائے
تمہارے ان دوستوں کے جن کے لیے تم کچھ حُسنِ
سلوک کرنا چاہو۔اس ضمن میں کتاب یعنی قرآن میں
احکام مذکور ہیں البقرہ۔180 (6)۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ
وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا
مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ⑦

اور ہم نے انبیاء (علیہم السّلام) سے اور اے
رسول ﷺ! تجھ سے، نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابنِ
مریم (علیہم السّلام) سے عہد لیا اور عہد بھی پختہ
آلِ عمران۔81، الشوریٰ۔13 (7)۔

ع 1 8 17
لِّيَسْــَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا اَلِيْمًا ۧ⑧

تا کہ اللہ، اپنے عہد کو سچ کر دکھانے والوں سے ان کے
قول وعمل کی سچّائی کے متعلّق دریافت کرے۔ دین کی
اقدار سے انکار کرنے والوں کے لیے ہم نے دردناک
عذاب تیار کر رکھا ہے (8)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ
جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ⑨

اے اہلِ ایمان! اس احسان کو یاد کرو جو اللہ نے تم پر کیا
جب دشمن کے لشکر تم پر چڑھ آئے تھے تو ہم نے اُن پر
تیز آندھی چلادی اور ایسے لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہیں
آرہے تھے۔ اور جو کچھ تم کر رہے تھے، اللہ دیکھ رہا
تھا (9)۔

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ
الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
الظُّنُوْنَا ⑩

اور جب وہ ہر طرف سے تم پر چڑھ آئے تھے اور تمہاری
آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں اور کلیجے منہ کو آ گئے تھے
اور تم اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے
لگے تھے البقرہ۔214، آلِ عمران۔ 142،

اَلتّوبہ۔16، الاعنکبوت۔2، (10)۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿١١﴾

اس لمحے یہ بات واضح ہوگئی کہ مومنوں کی حقیقی سیرت میں کس قدر استحکام اور ان کی مضمر صلاحیتّوں کی کتنی نشوونما Development ہوئی ہے۔ وہ جھنجھوڑ دیئے گئے تھے (11)۔

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢﴾

منافق، اور وہ جن کے دلوں میں منافقت کا مرض تھا، یہاں تک کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے وعدہ، صرف غلط اُمّید دلا کر، دھوکا دینے کے لیے کیا تھا (12)۔

وَإِذْ قَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾

ان میں سے ایک گروہ تو یہ کہہ رہا تھا کہ، اے مدینہ والو! تم دشمن کے سامنے ٹھہر نہ سکو گے۔ لہٰذا، لوٹ چلیں۔ ان میں سے ایک گروہ تو نبی ﷺ سے رخصت کی اجازت طلب کر رہا تھا کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حال آں کہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے۔ وہ صرف جنگ سے فرار چاہتے تھے (13)۔

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿١٤﴾

اور اگر مدینہ کے اطراف سے کفّار کے لشکر ان پر آ گھُستے اور ان سے مسلم عساکر کے خلاف فتنہ انگیزی کے لیے کہا جاتا تو جھٹ سے تیار ہو جاتے اور ذرا بھی توقّف نہ کرتے (14)۔

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ﴿١٥﴾

حال آں کہ انھوں نے اس سے پہلے اللہ سے عہد کیا ہوا تھا کہ وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ کے ساتھ کیے

گئے عہد کی باز پرس ہوا کرتی ہے بنی اسرائیل۔34، (15)۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٦﴾

اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ اگر تم موت یا جنگ سے بھاگتے ہو تو تمہارا یہ فرار تمہیں کوئی فائدہ نہ دے سکے گا۔ اگر تم یوں جان کو بچا بھی لو تو زندگی کے مال متاع سے، قلیل ترین مدّتِ زندگی تک ہی لطف اٹھا سکو گے (16)۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧﴾

انہیں بتا دے کہ اگر اللہ تمہیں سزا دینے کا ارادہ کرلے تو کون تمہیں اس سے بچا سکتا ہے یا وہ تم پر رحمت فرمانا چاہے تو کون اسے روک سکتا ہے۔ انہیں اللہ کے سوا کوئی دوست و مددگار نہ ملے گا (17)۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٨﴾

اللہ، تم میں سے اُن کو خوب جانتا ہے جو مومنوں کو جنگ سے روکتے ہیں اور ان کو بھی جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ جنگ چھوڑ کر ہماری طرف آ جاؤ۔ اور جنگ میں صرف تھوڑے ہی حصّہ لیتے ہیں (18)۔

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ښ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَي الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٩﴾

تمہارے ساتھ مل کر جنگ میں حصّہ لینے کے معاملے میں بڑے تنگ دل واقع ہوئے ہیں۔ جب جنگ کا خوف ان پر چھا جائے تو تُو دیکھے گا کہ یہ تیری طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس شخص کی طرح چکرا رہی ہوتی ہیں جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پھر جب جنگ کا خوف جاتا رہتا ہے تو یہ تم پر

زبانوں سے طعنوں کے تیر ونشتر چلاتے ہیں گویا دشمن کے خطرے کو انہی نے تو فرو کیا تھا۔ یہ مالِ غنیمت کے بڑے حریص ہیں۔ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں۔ اسی لیے اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔ ایسا کرنا اللہ کے لیے بڑا ہی آسان ہے (19)۔

یَحۡسَبُوۡنَ الۡاَحۡزَابَ لَمۡ یَذۡهَبُوۡا ۚ وَاِنۡ یَّاۡتِ الۡاَحۡزَابُ
یَوَدُّوۡا لَوۡ اَنَّهُمۡ بَادُوۡنَ فِی الۡاَعۡرَابِ یَسۡاَلُوۡنَ عَنۡ اَنۡۢبَآئِكُمۡ ؕ ع 2 12 18
وَلَوۡ كَانُوۡا فِیۡكُمۡ مَّا قٰتَلُوۡۤا اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۲۰﴾ ع

یہ خیال کر رہے ہیں کہ ابھی تک دشمن کے لشکر نہیں گئے حال آں کہ وہ کب کے جا چکے ہیں۔ اور اگر دشمن کے جتھے پلٹ کر آ ہی جائیں تو یہ تمنّا کریں گے کہ وہ صحرائی بدّوؤں کے ساتھ رہ رہے ہوتے اور تمہارے حالات کے متعلّق لوگوں سے پوچھ رہے ہوتے؛ اور اگر یہ تمہارے ساتھ شامل ہوتے تو ان میں بہت تھوڑے ہی جنگ میں حصّہ لیتے (20)۔

لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ كَانَ
یَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیۡرًا ﴿۲۱﴾ ط

انہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ کے قوانین سے ماوراء ذاتی خواہشات کے تابع زندگی بے ثمر ہے۔ تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی شخصیّت اور زندگی بہترین ماڈل ہے اور ہر اس شخص کے لیے جو میدانِ جنگ میں ثابت قدم رہے اور اللہ کے قوانین کو عملاً غالب کرنے اور اللہ کے قانونِ مکافات Law of Accountability کو Face کرنے کا آرزومند ہو اَلۡمُمۡتَحِنَه (21)۔

وَلَمَّا رَاَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡاَحۡزَابَ ۙ قَالُوۡا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَرَسُوۡلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمۡ اِلَّاۤ اِیۡمَانًا

جب مومنین نے لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہاں! یہ ہے وہ لشکرِ غنیم جس کے متعلّق اللہ اور رسول ﷺ ……

وَّتَسْلِيْمًا ؕ﴿۲۲﴾

دین کے نظام نے بتادیا تھا کہ ان مخالفین سے تمہاری مُڈ بھیڑ ہوگی اور اللہ اور رسول ﷺ نے سچ فرمایا تھا۔ اس سے ان مومنین کے ایمان اور جذبۂ سپردگی میں اضافہ ہی ہوا (22)۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ﴿۲۳﴾

مومنوں میں ایسے جواں مرد بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو اپنے قول وعمل سے سچ ثابت کردکھایا۔ ان میں سے بعض نے اپنا وعدہ پورا کردیا اور ان میں سے کچھ اس کے منتظر ہیں۔ ان کے عہد میں ذرا تبدیلی نہیں ہوئی (23)۔

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۲۴﴾

تاکہ اللہ، اپنے عہد میں سچّے ثابت ہونے والوں کو ان کے صدقِ عہد کی جزا عطا فرمائے اور اگر اس کے قانون کا تقاضا ہوا تو منافقین کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول کرلے۔ اللہ یقیناً توبہ کرنے والوں کی لغزش کے مضر اثرات سے حفاظت فرمانے والا اور ذات کی نشو ونما کا سامان بہم پہنچانے والا ہے (24)۔

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ﴿۲۵﴾

اور اللہ نے کافروں کو واپس لوٹا دیا کہ ان کا غُصّہ دبے کا دبا رہ گیا اور مال و دولت بھی ان کے ہاتھ نہ لگا اور اللہ نے مومنین کو جنگ سے بھی محفوظ رکھا۔ اللہ غالب اور زبردست قوّتوں کا مالک ہے (25)۔

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

اہلِ کتاب میں سے جن لوگوں نے کفّار کی مدد کی تھی،

صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ؕ﴿۲۶﴾	انہیں اللہ نے ان کے مستحکم قلعوں سے نکال باہر کیا اور ان کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دیا۔ ایک گروہ کو تم قتل کر رہے تھے اور دوسرے گروہ کو قیدی بنا رہے تھے (26)۔
وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ؕ﴿۲۷﴾ ع 3 7 19	ان کی زمینوں، گھروں اور مال و دولت کا تمہیں وارث بنا دیا اور اُس سرزمین کا بھی جس تک ابھی تمہارے قدم نہیں پہنچے تھے۔ اللہ نے ہر شئے کے لیے قانون نافذ کر رکھے ہیں جن کے مطابق یہ سب کچھ ہوا (27)۔
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾	اے نبی ﷺ اپنی ازواجِ مطہّرات سے کہہ دے کہ اگر تم اس دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت اور اس طبیعی زندگی کے مفاداتِ عاجلہ کی آرزومند ہو تو آؤ! میں تمہیں مال و متاع دے کر حسن کارانہ انداز سے قیدِ نکاح سے آزاد کر دوں (28)۔
وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾	اور اگر تم اللہ اور رسول ﷺ اور آخرت کے گھر...... مستقبل کی دائمی زندگی کی خواہش مند ہو تو جان لو کہ تم میں سے حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والیوں کے لیے اللہ نے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے (29)۔
يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾	اے نبی ﷺ کی بیبیو! تم میں سے جس نے کسی کھلی نازیبا حرکت کا ارتکاب کیا تو اسکے لیے دو چند عذاب ہوگا۔ یہ امر، اللہ کے لیے کوئی مشکل نہیں (30)۔

الجزء 22

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿31﴾

اور تم میں سے جو کوئی بھی اپنی صلاحیتوں اور قوّتوں کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھتے ہوئے اللہ اور رسول ﷺ ...... دین کے نظام کے لیے صرف کرے گی اور صلاحیّت پرور کام بھی کرتی رہے گی تو ہم اسے، اس کا دو چند اجر عطا کریں گے اور اس کے لیے باشرف رزق بھی تیار کر رکھا ہے (31)۔

يٰنِسَآءَ النَّبِىِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿32﴾

اے نبی ﷺ کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ تمھیں بڑا محتاط اندازِ زیست اپنانا ہوگا۔ لہٰذا تم اپنی گفتگو میں نرمی اور لوچ نہ دکھایا کرو کہ جس کے دل میں مرض ہو Is lecherous hearted اس کا نفس تمہاری طرف میلان اور جھکاؤ پیدا کرنے لگے اور باوقار طریقے سے بات کیا کرو (32)۔

وَقَرْنَ فِىْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿33﴾

اپنے گھروں میں متانت اور وقار سے رہو اور سابقہ دورِ جاہلیّت کے اطوار کی طرح اپنے حسن و زینت کی اس انداز سے نمائش نہ کرو جس سے مَردوں کے جذبات میں تحرّک اور اشتعال پیدا ہو اور نظامِ صلوٰۃ و زکوٰۃ کے قیام میں شامل رہو اور اللہ اور رسولؐ ...... دین کے نظام کی اطاعت کرتی رہو۔ اے نبی ﷺ کے گھر والو! اللہ چاہتا ہے کہ ان معانعات کو دور کر دے جو تمہاری ذات کی نشو و نما میں حائل ہوں اور تمھیں پاکیزگیٔ قلب و نگاہ کے پیکر بنا دے (33)۔

ع 4 7 1 وَاذۡكُرۡنَ مَا يُتۡلٰى فِىۡ بُيُوۡتِكُنَّ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالۡحِكۡمَةِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ لَطِيۡفًا خَبِيۡرًا ﴿۳۴﴾

تمہارے گھروں میں اللہ کی جن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے انہیں، اوران کی غرض وغایت، حکمت کو ہرلحظہ پیشِ نظر رکھا کرو۔ اللہ کو ہر بات کی، باریک بینی کی حدتک، خبرہوتی ہے (34)۔

اِنَّ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَ الۡمُسۡلِمٰتِ وَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ
وَالۡقٰنِتِيۡنَ وَالۡقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيۡنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيۡنَ
وَالصّٰبِرٰتِ وَالۡخٰشِعِيۡنَ وَالۡخٰشِعٰتِ وَالۡمُتَصَدِّقِيۡنَ وَالۡمُتَصَدِّقٰتِ
وَالصَّآئِمِيۡنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالۡحٰفِظِيۡنَ فُرُوۡجَهُمۡ وَالۡحٰفِظٰتِ
وَالذّٰكِرِيۡنَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً
وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۳۵﴾

اللہ نے ان کے لیے حفاظت اور اجرِ عظیم مہیّا کررکھا ہے:.......

- ...... جو مرد اور عورتیں اللہ کے قوانین کے آگے اپنے آپ کو Surrender کیے رکھیں؛
- ...... وہ مرد اور عورتیں جو اللہ کے قوانین کی محکمیّت اور اعمال کی نتیجہ خیزی پر یقینِ کامل رکھیں؛
- ...... وہ مرد اور عورتیں جو اپنی صلاحیّتوں کو محفوظ رکھتے ہوئے انہیں صرف اللہ کے قوانین کے مطابق صرف کریں؛
- ...... وہ مرد اور عورتیں جو اپنے قول اور عمل میں سچّے ہوں؛
- ...... وہ مرد اور عورتیں جو اپنے نصب العین کے حصول کے لیے استقامت اور ثابت قدمی سے مسلسل سرگرمِ عمل رہیں؛
- ...... اللہ کے احکام وقوانین کے سامنے قلبِ سلیم سے جھک جانے والے مرد اور عورتیں؛
- ...... اپنا واجب، Due چھوڑ کر اپنی طرف سے کچھ

بطورِ بخشش دے دینے والے مرد اور عورتیں؛

...... اپنے آپ پر کنٹرول رکھنے اور غلط راستوں سے روک لینے والے مرد اور عورتیں؛

...... اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں؛

...... وہ مرد اور عورتیں جو اللہ کے قوانین کو کثرت اور شدّت سے ہر لحظہ پیشِ نظر رکھیں (35)۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝٣٦

جب اللہ اور اس کا رسول...... دینی مملکت کسی معاملے میں کوئی فیصلہ نافذ کرے تو کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنا اختیار برتے النساء۔65، الحُجرات۔1۔ یہ نافرمانی ہوگی۔ اور جو کوئی بھی اللہ اور رسول...... دینی مملکت کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ صریح گمراہی میں جا پڑتا ہے (36)۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝٣٧

اے رسول ﷺ! جب تُو نے اُس شخص سے جس پر اللہ نے احسان فرمایا تھا اور تُو نے بھی کہا کہ اپنی بیوی کو زوجیّت میں رہنے دے اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہے اور تُو بھی اپنے دل میں وہ بات مخفی رکھے ہوئے تھا جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تُو لوگوں سے اس امر میں اندیشہ محسوس کر رہا تھا، حال آں کہ صرف اللہ ہی مقدّم ہے جس کے احکام کی خلافِ ورزی کے نتائج سے تجھے ڈرنا چاہیئے۔ لہٰذا، جب زید نے اس

سے قطع تعلّق کرنے کا حتمی فیصلہ کرلیا تو ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تاکہ مومنین پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے شادی کرنے میں کوئی اعتراض نہ رہے جب وہ، منہ بولے بیٹے، ان کو طلاق دینے کے فیصلے کو حتمی شکل دے دیں۔ اور اللہ کا قانون تو بر سرِ عمل آ کر رہتا ہے (37)۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ۟ ﴿٣٨﴾

جس کام کو اللہ نے نبی ﷺ کے لیے جائز قرار دے دیا ہو، اسے کرنے میں نبی ﷺ پر کوئی حرج نہیں۔ اس سے پیشتر کے انبیاء کے بارے میں بھی اللہ کا یہی قانون رہا ہے۔ اور اللہ کا حکم تو اس کے مقرّر کردہ اصول کے مطابق ہی ہوتا ہے (38)۔

اِلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿٣٩﴾

وہ انبیاء جو اللہ کا پیغامِ وحی پہنچاتے رہے ہیں، اُسی کے قانون کی خلافِ ورزی سے ڈرتے تھے، اور سوائے اللہ کے، کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ اللہ حساب لینے کے لیے کافی ہے (39)۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٤٠﴾ ع 5 6 2

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، تو زید کے حقیقی باپ کیسے بن گئے جس کی مطلّقہ بیوی سے نکاح کرنا ان کے لیے حرام ہو جاتا۔ وہ تو اللہ کا پیغامِ وحی پہنچانے والے تھے اور، انبیاء میں سب سے آخری نبی بھی۔ وہ اس وحی کے خلاف کیسے جا سکتے تھے۔ اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے (40)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾	اے ایمان والو! اللہ کے قوانین کو کثرت اور شدّت سے پیشِ نظر رکھا کرو (41)۔
وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾	اور اُسی کے پروگرام کی تکمیل کے لیے صبح وشام تگ و تاز کرتے رہو، سرگرم عمل رہو الفتح۔9 (42)۔
هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾	وہی ہے جو خود، اور اس کے ملائکہ، فرشتے بھی تمہارے پروگرام کی تائید کرتے ہیں اور باعثِ نصرت ہیں الاحزاب۔56 تاکہ تمہیں غلط اندیشیوں کی تاریکیوں سے نکال کر وحی کی روشنی میں لے آئے ابراہیم۔1۔وہ تو مومنین کے لیے مجسّم رحمت ہے (43)۔
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾	جس روز وہ اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل کا سامنا کرتے ہیں تو سلامتی کی دعا سے ان کا استقبال کیا جاتا ہے اور ان کے لیے اجرِ عظیم تیار ہوتا ہے (44)۔
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾	اے نبی ﷺ! ہم نے تجھے نگران، غلط رَوِش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرنے اور صحیح راستے پر چلنے والوں کو حسین ثمرات کی بشارت دینے والا بنا کے بھیجا ہے (45)۔
وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾	اور اس کے حکم کے مطابق اللہ کے دین کی طرف دعوت دینے والا اور مبلّغِ وحی کے حوالے سے مجسّم درخشاں آفتاب (46)۔
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾	اور مومنین کو بشارت دے دے کہ ان کے لیے اللہ کے یہاں فضیلت اور بڑی خوش حالیاں ہوں گی (47)۔
وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ	اور ان کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آنا اور ان

عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾

کی ایذارسانی کی پرواہ نہ کرنا اور صرف اللہ کے قوانین پر ہی بھروسا رکھنا کیونکہ اللہ کے قانون پر بھروسا ہی کافی ہے (48)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾

اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرلو پھر انہیں چھونے سے قبل ہی طلاق دے دو تو تمہارے لیے ان کی عدّت کی مدّت کا شمار کرنا ضروری نہیں۔ تم انہیں کچھ مال و متاع دے کر حسن کارانہ انداز سے رخصت کردیا کرو البقرہ۔236 (49)۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۟ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۚ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾

اے نبی ﷺ! ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال قرار دے دی ہیں جن کے مہر تو نے ادا کردیئے ہیں اور وہ کنیزیں بھی حلال ہیں جو نزولِ قرآن کے وقت یا اس سے پہلے عربوں کے معاشرے میں تھیں اور اللہ نے تجھے عطا کیں۔ نیز، تجھ پر تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموؤں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں، یہ سب جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی اور، کوئی مومن عورت جو اپنے آپ کو بغیر مہر کے نبی ﷺ کی زوجیّت میں دے دے اور نبی ﷺ اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہے، تیرے لیے حلال ہیں۔ یہ خصوصیّت، دوسرے مومنین سے قطع نظر، صرف تیرے لیے ہے تاکہ تجھ پر کوئی اعتراض نہ رہے۔ دوسرے مومنین کی ازواج اور کنیزوں کے

بارے میں کیا حدود مقرّر کی ہیں ہمیں ان کا پورا علم ہے
النِّساء-3۔ بہرکیف اللہ کسی لغزش کے لیے حفاظت اور
رحمت فرمانے والا ہے (50)۔

تُرۡجِیۡ مَنۡ تَشَآءُ مِنۡهُنَّ وَتُـٔۡوِیۡۤ اِلَيۡكَ مَنۡ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابۡتَغَيۡتَ مِمَّنۡ عَزَلۡتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكَ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤى اَنۡ تَقَرَّ اَعۡيُنُهُنَّ وَلَا يَحۡزَنَّ وَيَرۡضَيۡنَ بِمَاۤ اٰتَيۡتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا فِیۡ قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَلِيۡمًا ﴿۵۱﴾

تجھے اختیار ہے ان میں جسے چاہے اپنے یہاں رکھ لے اور جسے چاہے الگ کر دے۔ ان میں سے جسے تو نے الگ کر دیا تھا، اگر دوبارہ زوجیّت میں لانا چاہے تو تجھ پر ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس سے، توقّع ہے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور انہیں قبولِ خاطر ہو جو تو انہیں عطا کر دے کہ ان کا قلبی اضطراب ختم ہو جائے گا۔ تمہارے دلوں میں جو بھی ارادہ، خیال آتا ہے، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے اور کسی کی کج اندیشی پر فوراً بھڑک نہیں جاتا، حد درجہ بُردبار ہے (51)۔

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنۡۢ بَعۡدُ وَلَاۤ اَنۡ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَكَ حُسۡنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ يَمِيۡنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ رَّقِيۡبًا ﴿۵۲﴾ ع 6/12/3

اس کے بعد، تیرے لیے کسی عورت سے نکاح حلال نہیں ہوگا نہ اپنی ازواج میں سے اور بیویاں Replace کرنا جائز ہوگا اگرچہ ان کا حسن تجھے کتنا ہی پسند ہو۔ البتہ ان کنیزوں کو جو تیرے نکاح میں آ چکیں، تم تبدیل کر سکتے ہو کیونکہ انہیں مستقل ازواج رکھنے کے بجائے، آزاد کرنا ہوتا تھا۔ اللہ ہر بات پر نظر رکھے ہوئے ہوتا ہے (52)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتَ النَّبِىِّ اِلَّاۤ اَنۡ

اے ایمان والو! نبی ﷺ کے گھروں میں صرف اس

يُّؤۡذَنَ لَكُمۡ اِلٰى طَعَامٍ غَيۡرَ نٰظِرِيۡنَ اِنٰٮهُ ۙ وَلٰـكِنۡ اِذَا دُعِيۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡا فَاِذَا طَعِمۡتُمۡ فَانْتَشِرُوۡا وَلَا مُسۡتَاۡنِسِيۡنَ لِحَدِيۡثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمۡ كَانَ يُؤۡذِى النَّبِىَّ فَيَسۡتَحۡىٖ مِنۡكُمۡ وَاللّٰهُ لَا يَسۡتَحۡىٖ مِنَ الۡحَـقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡـئَلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰ لِكُمۡ اَطۡهَرُ لِقُلُوۡبِكُمۡ وَقُلُوۡبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمۡ اَنۡ تُؤۡذُوۡا رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنۡ تَـنۡكِحُوۡۤا اَزۡوَاجَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰ لِكُمۡ كَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَظِيۡمًا ﴿۵۳﴾

وقت داخل ہوا کرو جب تمہیں کھانا تیار ہونے پر مدعو کیا جائے ایسا نہ ہو کہ تم، پہلے جا کر کھانا تیار ہونے کے انتظار میں بیٹھ جاؤ بلکہ جب تمہیں بلایا جائے تو اندر چلے جاؤ۔ اور جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور باتوں میں لگے، بیٹھے نہ رہو۔ تمہاری یہ بات نبی ﷺ کے لیے اذیّت کا موجب بنتی ہے۔ وہ تمہیں حیاء کے باعث نہیں کہتا لیکن اللہ کو حق بات کہنے سے کوئی عار نہیں۔ اور جب تم نبی ﷺ کی ازواج سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کی اوٹ سے مانگو۔ یہ، ان کے اور تمہارے لیے، پاکیزگیٔ قلب کی بات ہے۔ تمہیں یہ قطعاً زیب نہیں دیتا کہ تم اللہ کے رسول ﷺ کو کسی نوع کی اذیّت پہنچاؤ اور نہ ایسا کرو کہ رسول ﷺ کے بعد، ان کی ازواج سے کبھی بھی نکاح کرو۔ بے شک تمہارا ایسا کرنا، اللہ کے نزدیک، سنگین ترین grievous عمل ہے (53)۔

اِنۡ تُبۡدُوۡا شَيۡـئًا اَوۡ تُخۡفُوۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ﴿۵۴﴾

چاہے تم کچھ ظاہر کرو یا مخفی رکھو اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے (54)۔

لَا جُنَاحَ عَلَيۡهِنَّ فِىۡۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبۡنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخۡوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبۡنَآءِ اِخۡوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبۡنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيۡنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدًا ﴿۵۵﴾

خواتین کے لیے کوئی ہرج کی بات نہیں اگر وہ اپنے باپوں، اپنے بیٹوں، اپنے بھائیوں، اپنے بھتیجوں، اپنے بھانجوں، اپنے گھر کی دوسری شناسا عورتوں اور گھریلو (لڑکے یا عورتیں) ملازموں کے سامنے آئیں النّور ر۔31۔ پھر بھی

وہ محتاط رہیں اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہیں۔ اللہ یقیناً ہر بات کا مشاہدہ کرر ہا ہوتا ہے (55)۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

اللہ اور اس کے ملائکہ، فرشتے نبی ﷺ کے مشن اور اس کے پروگرام کی تحسین اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس کی کوششوں کو پروان چڑھاتے ہیں $\frac{33}{43}$ ۔ اے اہلِ ایمان! تم بھی اس کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں اس کا ساتھ دو، اس کے دست و بازو بنو اور کامل جذبۂ تسلیم کے ساتھ اس کی پوری پوری اطاعت کرو الاعراف۔157 (56)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

جو لوگ اللہ اور رسول ...... دینی مملکت کو نقصان پہنچاتے ہیں، ان پر اللہ کی لعنت ...... اللہ کے یہاں وہ دنیا اور آخرت کی سرفرازیوں اور شادابیوں سے محروم کر دیئے جاتے ہیں اور ان کے لیے ذلیل کن عذاب تیار کر رکھا ہے (57)۔

ع 7 6 4

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

اور جو لوگ صاحبِ ایمان مردوں اور عورتوں کو بغیر ان کے کسی جرم کے، ایذا پہنچاتے ہیں وہ، بہتان طرازی کے جرم اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہیں (58)۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَاۗءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور جملہ صاحبِ ایمان عورتوں کو ہدایت کر دے کہ باہر نکلا کریں تو اپنے اوپر اپنی چادریں اوڑھ لیا کریں۔ اس طرح وہ بآسانی پہچان لی جایا کریں گی۔ لہٰذا، انہیں تنگ نہیں کیا جائے

لَئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ فِيۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ وَّالۡمُرۡجِفُوۡنَ فِي الۡمَدِيۡنَةِ لَنُغۡرِيَنَّكَ بِهِمۡ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوۡنَكَ فِيۡهَاۤ اِلَّا قَلِيۡلًا ۖۛ ﴿۶۰﴾

گا۔ اللہ لغزش کے اثرات سے حفاظت دینے والا ہے تا کہ تمہاری ذات کی نشو ونما جاری رہے (59)۔
اور منافقین اور شہر میں فتنہ پھیلانے والی خبریں اڑانے والے، اور جن کے قلب ونگاہ کا توازن بگڑ گیا ہو، باز نہ آئیں تو ہم انہیں سزا دینے کے لیے تجھے ان کے پیچھے لگا دیں گے۔ وہ، پھر تیرے پاس تھوڑا عرصہ ہی ٹھہر سکیں گے (60)۔

معانقة 12

مَّلۡعُوۡنِيۡنَ ۚۛ اَيۡنَمَا ثُقِفُوۡۤا اُخِذُوۡا وَقُتِّلُوۡا تَقۡتِيۡلًا ﴿۶۱﴾

یہ لعنتی ہیں۔ جہاں کہیں بھی یہ ملیں یہ پکڑے جائیں گے اور اِنہیں بے رحمی سے قتل کر دیا جائے گا (61)۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلُ ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ﴿۶۲﴾

الربع

ایسے لوگوں کے بارے میں جو پہلے گزر چکے ہیں، اللہ کا یہی حکم اور قانون رہا ہے۔ اور تو اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہ پائے گا فاطر۔43، الفتح۔23 (62)۔

يَسۡـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوۡنُ قَرِيۡبًا ﴿۶۳﴾

اے نبی ﷺ! تجھ سے لوگ نتائج کے سامنے آ جانے والی گھڑی کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں۔ ان سے کہہ دے کہ اس کا علم صرف اللہ کو ہے۔ تجھے کیا معلوم شائد وہ گھڑی قریب ہی ہو (63)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الۡكٰفِرِيۡنَ وَاَعَدَّ لَهُمۡ سَعِيۡرًا ۙ ﴿۶۴﴾

یقیناً اللہ نے کافروں پر لعنت بھیجی اور اُن کو اپنی نوازشات سے محروم قرار دے دیا ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے (64)۔

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوۡنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ۚ ﴿۶۵﴾

اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں وہاں سے نکلنے میں کوئی مددگار اور دوست نہ ملے گا (65)۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾

جس روز وہ آگ میں اوندھے منہ پھینکے جاتے ہیں، کہتے ہیں ہائے ہماری بدنصیبی! ہم نے اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی (66)۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم اپنے لیڈروں کے اور بزعمِ خویش بڑے لوگوں کے پیچھے لگے رہے۔انہوں نے ہمیں صحیح راستے سے بھٹکا دیا (67)۔

ع 8 10 5
رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ ع

اے ہمارے ربّ! انہیں دگنا عذاب دیجئے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرمائیے...... انہیں نعمتوں اور شادابیوں سے سختی سے محروم کردیجئے (68)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾

اے اہلِ ایمان! تم ان لوگوں، بنی اسرائیل کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو پریشان کیا تھا الصّفّ۔5۔ ان باتوں کے پیشِ نظر جو وہ موسیٰ علیہ السلام سے کہتے تھے اللہ نے انہیں اُن سے لاتعلّق کردیا۔موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نزدیک صاحبِ عزّت تھا (69)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾

اے اہلِ ایمان! اللہ کے قوانین کو نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دیا کرو اور صاف، سیدھی اور متوازن بات کیا کرو، $\frac{4}{9}$ (70)۔

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾

اس طرح اللہ تمہارے اعمال کو بھی درست اور متوازن بنادے گا اور تمہاری لغزشوں کے مُضر اثرات سے تمہیں محفوظ بھی رکھے گا۔اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ...... دینی مملکت کی اطاعت کرے گا تو وہ عظیم کامیابی

Achievement حاصل کرلے گا (71)۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۟ۙ

ہم نے زمین، پہاڑوں اور اجرامِ فلکی کو فرائض و ذمّہ داریوں کے ادا کرنے میں اختیار و ارادہ کی آزادی کی امانت پیش کی تو انہوں نے اس امانت کو لینے سے انکار کر دیا کہ کہیں اس امانت میں خیانت نہ کر بیٹھیں اور خیانت کے اس تصوّر سے ڈر گئے۔ لیکن انسان نے فکر و عمل کی آزادی کی امانت کا بوجھ اٹھا لیا اور اس امانت میں خیانت کی۔ بے شک یہ بڑا ہی جاہل ہے اور خود اپنی ہی ذات کا نقصان کر لینے والا ہے الحشر۔21 (72)۔

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟ؒ

ع 9 5 6

اختیار و ارادہ کی امانت کو اس لیے پیش کیا تا کہ اللہ اس میں خیانت کرنے والے منافق مرد اور عورتوں اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں کو امانت میں خیانت کی سزا دے اور صاحبِ ایمان مردوں اور عورتوں پر اپنی نوازشات کے ساتھ متوجّہ رہے۔ اللہ تو لغزش کے نقصان رساں اثرات سے حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے (73)۔

اٰیَاتُهَا ۵۴ (۳۴) سُوْرَةُ سَبَاٍ رُكُوْعَاتُهَا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۟

ستائش و تحسین اُس اللہ کے لیے ہے جس کے پروگرام کی تکمیل کے لیے زمین اور بلندیوں میں جو کچھ ہے، سرگرمِ عمل ہے الجُمعۃ۔1، الصّٰفّٰت۔1، الحدید۔1، اور

اس پروگرام کا مآل، انجام بھی اسی کی حمد وتحسین کا مظہر ہے اور وہ اس کی حکمت اور غرض وغایت سے بھی باخبر ہے (1)۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۗ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝٢

وہ جانتا ہے جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس میں سے خارج ہوتی ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو کچھ بلندیوں سے نیچے آتا ہے اور جو چیز ارتقائی منازل میں اوپر کو اٹھتی ہے۔ وہ ہر چیز کی نشوونما کرنے والا اور حفاظت عطا کرنے والا ہے (2)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَأْتِيْنَا السَّاعَةُ ۗ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَأْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَآ أَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرُ إِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٣

کفّار کہتے ہیں کہ ہم پر اعمال کے نتائج کے سامنے آجانے والی گھڑی نہیں آئے گی۔ اے رسول ﷺ تُو بتادے کیوں نہیں۔ میرا ربّ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ وہ ضرور تم پر آکر رہے گی۔ وہ عالم الغیب ہے۔ زمین اور بلندیوں میں ذرہ برابر کوئی چیز بھی اس کے قانون کی دسترس سے باہر نہیں رہ سکتی؛ کوئی بات چھوٹی ہو یا بڑی سب کا واضح کتابِ قوانین میں اندراج موجود ہے یونس۔61 (3)۔

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٤

تاکہ اللہ ایمان لانے اور صلاحیت پرور کام کرنے والوں کو عوض اجر دے یونس۔ 4، الرُّوم۔ 8، الجاثیہ۔22، النّجم۔31۔ ان کے لیے تخریبی نتائج سے حفاظت اور باشرف رزق ہے (4)۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

جو لوگ ہمارے قوانین کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے

مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ۝۵

رہتے ہیں کہ اس طرح ہمیں بے بس کر دیں، ان کے لیے ایسا دردناک عذاب ہوگا جو انہیں پیہم اضطراب میں رکھے (5)۔

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ۝۶

اور صاحبِ علم لوگ جانتے ہیں کہ جو کچھ تیری طرف تیرے ربّ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، وہ ایک ٹھوس حقیقت، Solid Truth ہے جو حکمت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ اُس ہستی کی طرف سے رہنمائی دینے والا ہے جو سزاوارِ حمد ہے اور جس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی (6)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ۝۷

اور دین کی اقدار سے انکار کرنے والے کہتے ہیں کہ ہم تمہیں ایک ایسے شخص کے متعلّق بتائیں جو تمہیں متنبّہ کرتا رہتا ہے کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم پھر از سرِ نو پیدا کئے جاؤ گے المومنون۔82-35، النّمل۔67، الصّفّت۔53-16، الواقعہ۔47 (7)۔

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ۝۸

یا تو اس نے اللہ کے بارے میں جھوٹی بات گھڑ لی ہے یا اسے جنون ہو گیا ہے۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے گمراہی میں دور جا پڑتے ہیں اور ان کی زندگی عذاب ناک ہو جاتی ہے (8)۔

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ۝۹ ع 1/9/7

جو کچھ زمین اور بلندیوں میں ان کے سامنے ہے یا ان سے اوجھل، کیا انہوں نے اس پر کبھی نظر نہیں ڈالی کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں نیست و نابود کر دیں یا

اجرامِ فلکی سے ایک ٹکڑا ان پر گرادیں۔ ہمارے اس عظیم سلسلۂ کائنات سے یہ باہر جانہیں سکتے۔ان امور میں ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ کے قوانین سے راہنمائی لیتا ہے اور اپنی صلاحیتوں کو اسی کے قوانین کے مطابق صرف کرتا ہے،قوانین مضمر ہیں (9)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿۱۰﴾

اور داؤد علیہ السّلام کو ہماری طرف سے فضیلت حاصل تھی النّمل ۔15 اور ہم نے حکم دے رکھا تھا کہ اے سردارانِ قوم! تم داؤد علیہ السلام کے ساتھ مع گھوڑ سوار رسالے Cavalry کے،مصافِ زندگی میں اطاعت گزاری کرتے ہوئے ہمارے ہی قانون کی طرف رجوع کیے رہنا الانبیاء۔79۔ اور ہم نے اسے لوہے کونرم کرنے کافن بھی دیا تھا (10)۔

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِى السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾

اور ہدایت کی تھی کہ کشادہ اور لمبی زرہیں تیار کرو اور اندازہ رکھوکہ زرہ کی کڑیاں درست طور پرسوراخوں میں آتی جائیں اوران ذرائع ولوازمات سے انسانیّت کے معاملات کومتوازن انداز سے سنوارنے کی کوشش کرتے ہو۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو میں دیکھتا رہتا ہوں (11)۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ

ہم نے ہوا کوسلیمان علیہ السلام کے تابع فرمان کردیا تھا کہ اس کی کشتیاں ایک ماہ کی مسافت ایک دن کے پہلے حِصّہ ،صبح میں طے کر لیتی تھیں اور اتنی ہی مسافت دن

مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾

کے دوسرے حصّے، شام کو طے کر لیتیں اور ہم نے اس کے لیے تانبے کے ذخائر مہیا کر دیئے تھے اور جنّوں میں سے بھی اس کے ربّ کے حکم کے مطابق اس کی نگرانی میں اس کے امورِ مملکت کی انجام دہی میں لگے رہتے ص ـ37، الانبیاء ـ 82، اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے سرتابی کرتا، ہم اسے سخت ترین سزا کا مزہ چکھاتے (12)۔

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾

وہ ان کے حسبِ منشاء مضبوط قلعے، تزئین کے لیے قدرتی مناظر کی تصاویر، حوض نما بڑے لگن اور ایک جگہ مضبوطی سے جمی ہوئی Fixed دیگیں تیار کرتے۔ اے آلِ داؤد تم حصولِ نعمت کے ان اسباب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارے قوانین کے مطابق عمل کرو۔ ہمارے بندوں میں سے تھوڑے ہی ہیں جو ہماری عطا کردہ نعمتوں کو ہمارے قوانین کے مطابق صرف میں لاتے ہیں (13)۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ؕ ﴿۱۴﴾

جب ہماری طرف سے سلیمان علیہ السلام کی موت کا فیصلہ نافذ ہوگیا تو ماسوائے دابۃ الارض ...... نالائق جانشین بیٹے رَحُبعام (تورات، سلاطین-۱، باب ۱۱، آیت ۴۳) کے جو اس مملکت کو دیمک کی طرح کھا رہا تھا، لوگوں کو کسی علامت پر بتدریج غور فکر کے بعد پتا چلا کہ فی الواقع سلطنت زوال پذیر ہے۔ لہٰذا، جب یہ

سلطنت کمزور ہوکر گری تو جنّوں پر یہ حقیقت منکشف ہوگئی۔ کہنے لگے کہ اگر ہم، فہم سے اوجھل، یہ بات پہلے جان لیتے تو خدمت کے اس ذلّت آمیز عذاب میں نہ رہتے (14)۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾

قومِ سبا کے مساکن سے ان کی سطوت اور زوال و انحطاط کے آثار نمایاں ہیں۔ دائیں اور بائیں جانب د وباغ تھے کہ اپنے ربّ کے عطا کردہ اس رزق کو کھاؤ اور اس کے احسان مند رہو۔ یہ ہے شہر جس میں عمدہ اور مرغوب خاطر سامانِ رزق کی فراوانی ہے اور یہ ہے تمہاری ربوبیّت کا ضامن ربّ جو تخریبی عناصر سے حفاظت میں رکھتے ہوئے تمہاری طبیعی زندگی کے لیے رزق عطا کرنے اور تمہاری ذات کی نشوونما کرنے والا ہے (15)۔

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾

انہوں نے ہمارے فرمان کی پرواہ نہ کی اور روگردانی کرنے لگے تو ہم نے زور کا سیلاب بہایا اور ان کے دو باغوں کی حالت ایسے دو باغوں میں بدل گئی جن کے پھل کڑوے کسیلے تھے اور ان میں جھاڑ اور بیری کے چند درخت ہی رہ گئے (16)۔

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾

یہ ان کی احسان فراموشی کی سزا تھی جو ہم نے انہیں دی۔ احسان فراموشی کی سزا اس کے سوا کیا اور بھی ہو سکتی ہے؟ (17)۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

اور ہم نے اُن کے، اور اُن بستیوں کے درمیان جنہیں ہم نے بابرکت بنایا تھا، کتنی منتشر بستیاں پھیلا دیں اور ان میں ہم نے مسافت کی منزلیں مقرّر کر دی تھیں کہ ان میں، دن میں اور رات کے وقت، امن و امان سے آؤ جاؤ (18)۔

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾

لیکن ان کی کرتُوتوُں کا تقاضا تھا کہ ان میں اور دوُریاں حائل ہو جائیں۔ یوں، انہوں نے اپنے اوپر ظلم ڈھایا۔ لہٰذا ہم نے انہیں بھولی ہوئی داستان بنا دیا اور ان کا شیرازہ منتشر کر دیا۔ قومِ سبا کی داستان میں ہر اُس قوم کے لیے، جو اپنے صحیح نصبُ العین پر استقلال اور استقامت سے کاربند رہے اور اس کی کوششیں بھرپور نتائج پیدا کریں، قوانین پوشیدہ ہیں (19)۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾

ابلیس--- ان کے جذبات نے اپنی وسوسہ انگیزی کو سچّا کر دکھایا۔ لہٰذا وہ، ماسوائے ان میں سے مومنین کے ایک گروہ کے، سب جذبات کے پیچھے لگ گئے (20)۔

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ ع 2 12 8

ابلیس--- ان کے جذبات، کو اُن پر کوئی غلبہ تو حاصل نہیں تھا مگر ہم اس سے یہ دکھانا چاہتے تھے کہ ان میں کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور کون اس بارے میں شک میں پڑا ہوا ہے۔ (اے رسول ﷺ!) ہر بات تیرے ربّ کی نگاہوں میں ہوتی ہے (21)۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ

انہیں کہہ کہ تم ذرا اُن ہستیوں کو بلاؤ تو سہی جنہیں تم اللہ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝٢٢	کا ہمسر خیال کرتے ہو۔ اُنہیں تو اس کائنات میں ذرا بھی قوّت و اقتدار حاصل نہیں۔ نہ ہی وہ کائنات کے نظام میں اللہ کے شریک Partners ہیں اور نہ ہی ان میں سے کوئی اللہ کے نظامِ کائنات میں مدد کرسکتا ہے (22)۔
وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝٢٣	اللہ کے نزدیک کسی کی مدد کی خاطر شہادت، صرف اسی کی نفع بخش ہوتی ہے جس کو اللہ نے اجازت دی ہو۔ جب لوگوں کے دلوں کی گھبراہٹ دور ہوجاتی ہے تو وہ شہادت دینے والوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے ربّ نے کیا حکم فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ عدل و انصاف اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق فیصلہ فرمادیا ہے اور وہ بڑی عظمتوں اور حاکمیّتِ اعلیٰ کا مالک ہے (23)۔
قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢٤	(اے نبی ﷺ!) ان سے پوچھ کہ اس کائنات میں تمہیں رزق بہم پہنچانے والا کون ہے۔ یہ کیا جواب دیں گے، تُو ہی بتادے کہ اللہ۔ تم میں یا ہم میں سے کوئی ایک تو ہے جو یا تو ہدایت پر ہے یا صریحاً گمراہی میں (24)۔
قُلْ لَّا تُسْـَٔــلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔــلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٢٥	تُو ان پر واضح کردے کہ نہ تو تم سے ہمارے جرموں کی بازپرس ہوگی اور نہ ہم سے تمہاری کرتُوتوُں کی (25)۔
قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۝٢٦	انہیں یہ بھی بتادے کہ ہمارا ربّ ہمیں جمع کرلیتا ہے پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمادیتا ہے۔ وہ

ہر بات کا علم رکھنے والا اور بہترین فیصلہ کرنے والا ہے He is the Best Judge (26)۔

قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾

ان سے پوچھ کہ ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ وہ شریک جنہیں تم نے اللہ کا ہم پلّہ قرار دیا ہوا ہے۔ تم ایسا ہرگز نہ کرسکو گے۔ کیوں کہ صرف اللہ ہی ہے جو کائنات میں غالب ہے اور وہ بھی آمرانہ انداز سے نہیں، حکمت کے ساتھ (27)۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

اے رسول ﷺ! ہم نے تجھے پوری انسانیت کے لیے، اعمال صالحہ کے حسین ثمرات کی بشارت دینے والا اور غلط طرزِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے متنبّہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اکثر انسان اس حقیقت کو سمجھتے نہیں (28)۔

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾

یہ پوچھتے ہیں کہ اگر تم اپنی بات میں سچّے ہو تو بتاؤ تباہی یا عذاب کی تمہاری دھمکی کب وقوع پذیر ہوگی (29)۔

ع 3 9 قُلْ لَّكُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

9 النصف

انہیں بتا دے کہ تم سب کے لیے ظہورِ نتائج کا ایک دن مقرّر ہے جس سے تم ایک گھڑی تاخیر کرسکتے ہو اور نہ آگے جاسکتے ہو الحجر۔5، المومنون۔43، المنافقون۔11 (30)۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ اِۨلْقَوْلَ ۚ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾

کفّار کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہیں لانے کے اور نہ اُس پر جو اِس سے پہلے موجود ہے۔ (اے رسول ﷺ!) کاش! تو وہ منظر تصوّر میں لائے جب یہ ظالمین اپنے ربّ کے روبرو کھڑے کیے جاتے ہیں۔

ایک دوسرے پر الزام دھرتے ہیں۔ سماجی حیثیت سے کمزور، اُن سے جو بڑا بنا کرتے تھے، کہتے ہیں کہ اگر تم لوگ نہ ہوتے تو ہم ضرور صاحبِ ایمان ہوتے (31)۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

متکبّر لوگ، دبے ہوئے کمزور لوگوں سے جواب میں کہتے ہیں کہ نظامِ ہدایت تمہارے پاس آجانے کے بعد اسے قبول کرنے سے کیا ہم نے تمہیں روکا تھا؟ بلکہ تم تو خود ہی اس منصفانہ نظام کو چھوڑ کر سلب و نہب Expliotation میں پڑے ہوئے تھے (32)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

دبے ہوئے لوگ لیڈروں سے کہتے ہیں کہ یہ تمہاری شب و روز کی فریب کاریاں تھیں جب تم ہمیں کہا کرتے تھے کہ ہم اللہ کی وحدانیّت کا انکار کر دیں اور دوسری طاقتوں کو اس کی مثل و نظیر قرار دیں۔ یہ لوگ جب عذاب کو دیکھ لیتے ہیں تو اندر ہی اندر ندامت محسوس کرتے ہیں۔ ان کفّار کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیتے ہیں۔ کیا ان کے اعمال کی سزا اس کے سوا کوئی اور ہوسکتی ہے؟ (33)۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

ہم نے کسی بستی میں جسے بھی انہیں غلط نظامِ زندگی کے عواقب سے Warn کرنے والا بھیجا تو وہاں کے تن آسان اور دوسروں کی کمائی پر عیش اڑانے والے طبقے نے یہی کہا کہ جو پیغام وحی تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اسے تسلیم نہیں کرتے (34)۔

وَقَالُوۡا نَحۡنُ اَكۡثَرُ اَمۡوَالًا وَّاَوۡلَادًا ۙ وَّمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِيۡنَ ﴿۳۵﴾

اور یہ بھی کہتے کہ ہم کیوں ڈریں۔ تمہاری نسبت ہمارے پاس مال اور اولاد کی کثرت ہے۔ ہمیں عذاب میں ماخوذ نہیں کیا جا سکتا (35)۔

قُلۡ اِنَّ رَبِّىۡ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾

ع 4 6 10

اے رسول ﷺ! ان پر واضح کردے کہ تم مال و دولت پر فخر و مباہات کا اظہار کرتے ہو حال آں کہ یہ مال و دولت......رزق تو میرا ربّ تمہیں اور تمہاری اولاد کو دیتا ہے الانعام۔152، بنی اسرائیل۔31 لیکن کشائش سے اُسے دیتا ہے جو اس کے قانون کے مطابق، زیادہ محنت کرتا ہے ورنہ تھوڑی محنت کرنے والے کو نپا تلا ہی۔ لوگوں کی اکثریت اس قانون سے لاعلم ہے (36)۔

وَمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ بِالَّتِىۡ تُقَرِّبُكُمۡ عِنۡدَنَا زُلۡفٰٓى اِلَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۙ فَاُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ جَزَآءُ الضِّعۡفِ بِمَا عَمِلُوۡا وَهُمۡ فِى الۡغُرُفٰتِ اٰمِنُوۡنَ ﴿۳۷﴾

تمہارا مال اور تمہاری اولاد بھی تمہیں ہمارا قرب نہیں دلا سکتی۔ ہاں جو مستقل اقدار وحی پر ایمان رکھتا اور صلاحیّت پرور کام کرتا ہے تو ایسے ہی لوگوں کے لیے ان کے اعمال کا کئی گنا صلہ ہے۔ وہاں امن و سلامتی میں، سامانِ زیست کی فراوانیوں اور سرفرازیوں کے ساتھ، ان کی زندگی کی جوئے رواں مسلسل آگے بڑھتی جاتی ہے اور سطحِ زندگی بلند بھی ہوتی جاتی ہے الفرقان۔75، العنکبوت۔58، الزّمر۔20، الِانشقاق۔84 (37)۔

وَالَّذِيۡنَ يَسۡعَوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰٓـئِكَ فِى الۡعَذَابِ مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾

اور جو لوگ ہمارے قوانین کی مخالفت کرکے ہمیں بے بس کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہی لوگ مبتلائے عذاب کیے جاتے ہیں (38)۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

اے رسول ﷺ! واضح کر دے کہ میرا ربّ اپنی مشیّت، قانون کے مطابق اپنے بندوں میں سے کسی کو رزق وسعت سے عطا کرتا ہے اور کسی کو ناپا تُلا سبا۔36۔اور جو کچھ تم اپنی ضروریات سے زائد، نظام کے توسّط سے، دوسرے مستحق لوگوں کو دے دیتے ہو اس سے تمہارے مال میں کمی نہیں آجاتی بلکہ اللہ اس میں اِس انداز سے اضافہ فرما دیتا ہے جیسے خزاں میں گرنے والے پتّوں کی جگہ نئے برگ و بار آجاتے ہیں البقرہ۔261۔اور اللہ سب سے بہتر رزق عطا کرنے والا ہے Allah is the Best Provider (39)۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

جس روز ان سب کو اکٹھا کیا جاتا ہے پھر ملائکہ، فرشتوں سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا یہی لوگ ہیں جو تمہاری پرستش کیا کرتے تھے (40)۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

وہ کہتے ہیں کہ تو ہی ہمارا دم ساز و مالک ہے نہ کہ یہ، اور تیری ذات تو شرک کے ان تصوّرات سے بلند و ماورا ہے۔ اس کے برعکس، یہ اُن جنّوں کی، جن سے یہ مرعوب تھے، پرستش کیا کرتے تھے۔ان میں سے اکثر لوگوں کا تو ایمان ہی ان پر تھا (41)۔

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ

ان سے کہا جاتا ہے کہ آج کے دن تم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کو فائدہ یا نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں

بِهَا تُكَذِّبُوۡنَ ۝٤٢

رکھتا اور ہم ان سے جنہوں نے ہماری اقدار سے سرکشی برتے رکھی، کہتے ہیں کہ جہنّم کی آگ کے جس عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے، اس کا مزہ چکھو (42)۔

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّصُدَّكُمۡ عَمَّا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُكُمۡ ۚ وَقَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفۡكٌ مُّفۡتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ ۙ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝٤٣

اور جب ہماری واضح آیات انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک شخص ہے جو یہی چاہتا ہے کہ جن ہستیوں کی تمہارے آباء پرستش کیا کرتے تھے، ان سے تمہیں روک دے۔ یہ، یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ یہ پیش کر رہا ہے، یہ محض اس کا من گھڑت ہے۔ اور جب حق ان کے پاس آ گیا تو یہ کفّار کہتے ہیں کہ یہ صریحاً جھوٹ ہے (43)۔

وَمَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ كُتُبٍ يَّدۡرُسُوۡنَهَا وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ قَبۡلَكَ مِنۡ نَّذِيۡرٍ ۝٤٤

من گھڑت کیا چیز ہوسکتی ہے؟ ہم نے انہیں نہ کوئی ضابطے کی کتابیں دیں جن کو یہ پڑھتے پڑھاتے ہوں اور نہ اے رسول ﷺ! تجھ سے پہلے کوئی ان کے پاس غلط طرزِ زندگی کے Consequences سے متنبّہ کرنے والا بھیجا تھا اَلسَّجدہ۔3 (44)۔

ع 5 9 11

وَكَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۙ وَمَا بَلَغُوۡا مِعۡشَارَ مَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ فَكَذَّبُوۡا رُسُلِىۡ ۟ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ۝٤٥

یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ان سے پہلے لوگ بھی ہماری نازل کردہ وحی کو جھٹلاتے رہے ہیں۔ حال آں کہ جتنا شکوہ وثروت اُنہیں ہم نے دیا تھا، اِنہیں تو اُس کا عشرِ عشیر، دسواں حصّہ بھی نہیں ملا۔ اس کے باوجود، انھوں نے میرے رسولوںؑ کی شخصیّت اور وحی کے پیغام

کوجھٹلایا۔سو میری سزا کیسی تھی (45)۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَعِظُکُمۡ بِوَاحِدَۃٍ ۚ اَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ مَثۡنٰی وَ فُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوۡا ۟ مَا بِصَاحِبِکُمۡ مِّنۡ جِنَّۃٍ ؕ اِنۡ ہُوَ اِلَّا نَذِیۡرٌ لَّکُمۡ بَیۡنَ یَدَیۡ عَذَابٍ شَدِیۡدٍ ﴿۴۶﴾

کہہ کہ میں تمہیں صرف ایک ہی نصیحت کی بات کہتا ہوں کہ تم اللہ کے لیے، ایک ایک، دو دو کر کے کھڑے ہو جاؤ اور سوچو، غور و فکر کرو۔ تمہیں پتا چل جائے گا کہ تمہارے رفیقؐ کو جنون لاحق نہیں جیسا تم خیال کرتے ہو۔ یہ تو تمہیں سخت عذاب سے قبل از وقت متنبہ کرنے والا ہے (46)۔

قُلۡ مَا سَاَلۡتُکُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ فَہُوَ لَکُمۡ ؕ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ﴿۴۷﴾

انہیں یہ بھی بتا دے کہ میں نے تم سے اگر کوئی اجر مانگا ہے تو وہ تم اپنے پاس رکھو۔ میرا اجر تو اللہ کے یہاں ہے۔ اور وہ ہر بات کا مشاہدہ کر رہا ہے (47)۔

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ ۚ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ﴿۴۸﴾

انہیں آگاہ کر دے کہ میرا ربّ، باطل پر حق کی ضربیں لگا تا رہتا ہے الانبیاء۔18۔ وہ غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے کہ باطل کو ایک روز شکست ہو کر رہتی ہے (48)۔

قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ مَا یُبۡدِئُ الۡبَاطِلُ وَ مَا یُعِیۡدُ ﴿۴۹﴾

انہیں مزید بتا دے کہ حق یعنی اللہ کا ٹھوس تعمیری قانون، قرآن حکیم کی صورت میں، آ گیا ہے اور باطل نہ تو کسی چیز کی تخلیق Creation کی صلاحیّت رکھتا ہے اور نہ ایسا ہی کر سکتا ہے کہ اپنی Creation کو مختلف مراحل سے گزار کر اسے تکمیل کی طرف لے جائے (49)۔

قُلۡ اِنۡ ضَلَلۡتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰی نَفۡسِیۡ ۚ وَ اِنِ

انہیں بتا دے کہ اگر تم خیال کرتے ہو کہ میں غلط راستے

اهۡتَدَیۡتُ فَبِمَا یُوۡحِیۡۤ اِلَیَّ رَبِّیۡ ؕ اِنَّهٗ سَمِیۡعٌ قَرِیۡبٌ ﴿۵۰﴾	پر ہوں تو اس کا وبال میری جان پر ہی پڑے گا۔ اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اُس وحی کی بدولت ہے جو میرا ربّ میری طرف بھیجتا ہے۔ وہ یقیناً قریب ہی ہوتا ہے اور سن رہا ہوتا ہے (50)۔
وَلَوۡ تَرٰۤی اِذۡ فَزِعُوۡا فَلَا فَوۡتَ وَاُخِذُوۡا مِنۡ مَّکَانٍ قَرِیۡبٍ ﴿ۙ۵۱﴾	کاش! تُو ذرا تصوّر میں لائے وہ منظر کہ جب یہ گھبرائے ہوئے ہوتے ہیں اور معاملہ ان کے ہاتھ سے نکل چکا ہوتا ہے اور یہ قریب ہی سے یعنی بڑی آسانی سے قانون کی گرفت میں آجاتے ہیں (51)۔
وَّقَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿ۚۖ۵۲﴾	وہ اس وقت کہتے ہیں کہ ہم اس وحیِ حق پر ایمان لے آئے۔ وہ اب ایمان کو کیسے پا سکتے ہیں کہ اس دنیاوی زندگی سے بہت دُور، وہ انکی دسترس سے نکل چکا (52)۔
وَّقَدۡ کَفَرُوۡا بِهٖ مِنۡ قَبۡلُ ۚ وَیَقۡذِفُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ مِنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۵۳﴾	اس سے پہلے تو یہ اس وحی کو تسلیم کرنے سے انکار ہی کرتے رہے ہیں اور حق کے نظام کو قریب آ کر دیکھنے کے بجائے دور ہی سے اس کی عیب چینی کرتے رہے ہیں (53)۔
وَحِیۡلَ بَیۡنَهُمۡ وَبَیۡنَ مَا یَشۡتَهُوۡنَ کَمَا فُعِلَ بِاَشۡیَاعِهِمۡ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا فِیۡ شَکٍّ مُّرِیۡبٍ ﴿ع۵۴﴾ ع 6 9 12	اِن میں، اور اُن چیزوں کے درمیان، بُعد پیدا کر دیا جاتا ہے جن کی اِنہیں طلب ہوتی ہے جس طرح ان سے پہلے، اِن جیسے لوگوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔ وہ بھی بے چینی اور اضطراب پیدا کرنے والے شک میں پڑے رہتے تھے (54)۔

سُوۡرَۃُ فَاطِرٍ (۳۵)

اٰیَاتُہَا ۴۵ — رُکُوۡعَاتُہَا ۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیۡۤ اَجۡنِحَۃٍ مَّثۡنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱﴾

تحسین اور ستائش اُس اللہ کے لیے ہے جو اوّلیں مرتبہ کائنات کی تخلیق کرنے والا اور پیغام رساں ملائکہ کو وجود میں لانے والا ہے جو دو، تین تین اور چار چار پروں والے ہیں۔ وہ اپنی تخلیق میں اپنی مشیّت، قانون کے مطابق مزید اضافے بھی کرتا رہتا ہے He adds to His creation according to His Laws۔ یقیناً اللہ نے ہر شئے کے لیے قانون بنا دیئے ہیں جن پر اُس کا مکمّل کنٹرول ہے (1)۔

مَا یَفۡتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَۃٍ فَلَا مُمۡسِکَ لَہَا ۚ وَمَا یُمۡسِکۡ ۙ فَلَا مُرۡسِلَ لَہٗ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۲﴾

اللہ اپنی رحمت کے جن دروازوں کو انسانوں کے لیے کھول دے، کوئی انہیں بند نہیں کرسکتا اور جسے وہ روک دے، اسے اُس کے بعد، کوئی کھولنے والا نہیں۔ وہ قوّتوں اور حکمت پر مبنی غلبہ کا مالک ہے (2)۔

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ ؕ ہَلۡ مِنۡ خَالِقٍ غَیۡرُ اللّٰہِ یَرۡزُقُکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۫ۖ فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۳﴾

اے انسانو! تم ان نعمتوں کو یاد کرو جو اللہ نے تم کو عطا کیں۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تمہیں زمین سے اور کائناتی قانون کے مطابق رزق عطا کرتا ہے۔ اُس پر اس کے سوا کسی اور کا کنٹرول اور اقتدار نہیں۔ تو پھر تم کدھر اُلٹے پھرے جاتے ہو (3)۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴﴾

اے رسول ﷺ! یہ لوگ اگر تیری شخصیّت اور تعلیم کو جھٹلا رہے ہیں تو یہ کوئی تعجّب کی بات نہیں۔ تجھ سے پہلے رسولوںؑ کو بھی جھٹلایا گیا۔ تمام معاملات اللہ کے قانون کی طرف ہی Refer ہوتے ہیں (4)۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٙ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾

اے انسانو! اُخروی زندگی کی خوشگواریوں اور نعماء الحدید۔10 کا اللہ کا حسین وعدہ سچّا ہے المآئدہ۔9، الاعراف۔44، التّوبہ۔72، مریم۔61۔ لہٰذا دنیاوی زندگی...... مفاداتِ عاجلہ تمہیں فریب خوردہ نہ بنادیں اور نہ کوئی دھوکا دینے والا تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے اور غفلت میں ڈال دے الاعنکبوت۔64 (5)۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ؕ﴿۶﴾

دین کے نظام کا مخالف اور سرغنہ، تمہارا دشمن ہے۔ تم اُسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔ وہ اپنے گروہ کو بلاتا ہے کہ وہ اس کے جہنّم کے ساتھی بن جائیں (6)۔

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ۬ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۷﴾ ع 1/7 13

جن لوگوں نے دین کی اقدار سے انکار کیا، اُن کے لیے شدّت کا عذاب ہے اور جنھوں نے دین کی Permanent Values کو تسلیم کیا اور صلاحیّت پرور کام کرتے رہے، ان کے لیے حفاظت اور بہت بڑا اجر ہے (7)۔

اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَیْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾

کیا وہ شخص جس کا بُرا عمل اُس کے لیے خوشنما بنادیا گیا ہو اور وہ اُسے خوبصورت دکھائی دے، صحیح رَوِش پر ہو سکتا ہے؟ لہٰذا جو گمراہ ہونا چاہے، اللہ کے قانون کے

مطابق وہ غلط راہ پر جا پڑتا ہے اور جو ہدایت لینا چاہے اللہ کا قانون اسے صحیح راستہ دکھا دیتا ہے۔ سو، تُو اے رسول ﷺ! ان کے لیے اپنی جان نہ گھلا۔ یہ، جو کچھ بناوٹ، دکھاوا کر رہے ہیں اللہ کو یقیناً اس کا علم ہے (8)۔

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۞

اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ وہ بادلوں کو اوپر اُٹھاتی ہیں پھر ہم انہیں اڑا کر مردہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے زمین کو اس کے بنجر ہونے کے بعد حیاتِ نو عطا کر دیتے ہیں۔ تمہارا بھی تنِ مردہ سے اُٹھ کھڑا ہونا ایسا ہی ہوگا (9)۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۞

جو کوئی بھی قوّت اور غلبہ کا آرزومند ہے تو غلبہ اور قوّت تو صرف اللہ کی ذات کے لیے ہی مختص ہے۔ مثبت اور خوش گوار نظریۂ زندگی Ideology، اللہ کے مقرّر کردہ قانون کی متعیّن رفتار کے مطابق، پروان چڑھتا ہوا بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ البتہ انسان کا عملِ صالح، اسے تیزی سے رفعت آشنا کر دیتا ہے۔ جو لوگ معاشرے میں ناہمواریاں پیدا کرنے والے کاموں کی تدبیروں میں لگے رہتے ہیں، ان کے لیے شِدّت کا عذاب ہی ہوگا اور اُن کی تدبیر بے نتیجہ رہ جائے گی (10)۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ
اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ
وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِیْ
كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾

اللہ نے پست تر سطح یعنی مٹّی سے تمہاری تخلیق کی ابتدا کی الانعام۔2۔ پھر طویل ترین مراحل کے بعد حیات، انسانی پیکر میں پہنچی اور تمہاری پیدائش نطفہ سے کی اور تمہیں نر اور مادہ کے جوڑے بنایا النسآء۔1۔ اور جو عورت بھی Pregnant ہوتی ہے اور بچّے کو جنتی ہے تو اس کا اُسے علم ہوتا ہے۔ کسی لمبی عمر والے کی عمر میں اضافہ اور کسی کی عمر میں کمی صرف قانون کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ اللہ کے لیے ایسا کرنا بڑا آسان ہے (11)۔

وَمَا يَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ ۖۗ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ
وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا
وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ
مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

دو دریا ایک جیسے نہیں ہوتے کہ ایک نہایت شیریں ہے، پینے میں خوشگوار تو دوسرا سخت کھاری الفرقان۔53۔ تم ہر ایک میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور آرائش کا سامان، موتی وغیرہ نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور اے مخاطب! تو دیکھتا ہے کہ کشتی اس میں پانی کو چیرتے ہوئے چلی جاتی ہے تاکہ تم سامانِ معیشت حاصل کر سکو اور احسان مندر ہو (12)۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖؗ كُلٌّ يَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ
اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا
يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ ﴿۱۳﴾

وہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں اور سورج اور چاند کو قانون کا پابند کر کے رواں دواں رکھا ہوا ہے۔ ہر ایک، ایک مقرّ رہ مدّت تک کے لیے گردش میں ہے الرَّعد۔2، الزّمر۔5۔ ایسا کرنے والا تمہارا اللہ ہے جو نشو و نما کرتے ہوئے ہر چیز کو نقطۂ آغاز سے منزلِ تکمیل تک لیے جاتا ہے۔ ان سب پر

کنٹرول، Sovereignty اُسی کی ہے جو قاعدے اور قانون کے مطابق ہے۔ اور وہ ہستیاں جنہیں تم، اس کو چھوڑ کر مدد کے لیے پکارتے ہو، ذرّہ بھر بھی اس نوع کا اختیار نہیں رکھتیں (13)۔

ع 2 7 14 الثلثة

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا
اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۗ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۗ وَلَا
يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾

اگر تم انہیں آواز دو تو تمہاری دعا کو سن نہیں سکتیں۔ اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں جواب نہیں دے سکتیں اور وہ مرنے پر ظہورِ نتائج کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے روز تمہارے شرک سے انکار کر دیں گی۔ ان باتوں سے اے رسول ﷺ! تجھے اللہ، خبیر کی طرح کوئی مطلّع نہیں کر سکتا (14)۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ
الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾

اے انسانو! تم تو اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تو سزاوارِ تحسین وستائش ہے اور ہر قسم کی احتیاج سے بے نیاز (15)۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

اگر وہ چاہے تو تمہیں منظر سے ہٹا دے اور ایک نئی مخلوق کو سامنے لے آئے (16)۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾

اور ایسا کرنا اللہ کے لیے ذرا بھی مشکل نہیں (17)۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۗ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا
لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۗ اِنَّمَا تُنْذِرُ
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۗ وَمَنْ
تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

کوئی شخص، کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا الانعام۔ 165، بنی اسرائیل۔15، الزّمر۔7، النّجم۔38۔ اور اگر کوئی بوجھ سے دبا ہوا، اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے کسی کو بلاتا ہے تو اُس میں سے کچھ بھی نہیں اُٹھایا جاتا ہے اگرچہ وہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی ہو۔ اے رسول ﷺ!

تیری تنذیر Warning صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو اپنے ربّ کے قوانین کی خلاف ورزی کے اُن نتائج سے ڈرتے رہتے ہیں جو ابھی مشہود ہو کر سامنے نہیں آئے ہوتے یٰسٓ۔11، النّٰزِعات۔45، اور دین کا نظام قائم کرتے ہیں۔ اور جو کوئی ذات کی بالیدگی، استحکام اور نشوونما کرتا ہے تو اپنی ذات کے لیے کرتا ہے۔ تمام امور اللہ کے قوانین کے مطابق ہی انجام پذیر ہوتے ہیں (18)۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿19﴾

اندھا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے (19)۔

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿20﴾

اور نہ نور اور تاریکیاں (20)۔

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿21﴾

اور نہ سایہ اور نہ دھوپ (21)۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿22﴾

اور نہ مردہ اور زندہ برابر ہو سکتے ہیں ھود۔24، الرّعد۔16۔ اللہ جس کو چاہے سنا سکتا ہے اور اے رسول ﷺ! تُو انہیں نہیں سنا سکتا جو قبروں میں مدفون ہیں (22)۔

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿23﴾

تُو تو صرف غلط طرزِ زندگی کے نقصان رساں نتائج سے آگاہ کرنے والا ہے (23)۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿24﴾

تجھے تو ہم نے وحی دے کر اس لئے بھیجا ہے کہ صحیح روش پر چلنے والوں کو اچھے نتائج کی بشارت دے دے اور قانونِ الٰہی کے خلاف چلنے والوں کو تباہ کن نتائج سے آگاہ

کر دے۔ کوئی اُمّت ایسی نہیں جس میں کوئی Warn کرنے والا نہ گزرا ہو یونس۔ 47، الرّعد۔ 7، النّمل۔36 (24)۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ
جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾

اگر یہ لوگ تیری ذات اور Message کو جھٹلا رہے ہیں تو کوئی تعجّب کی بات نہیں۔ ان سے پہلے لوگ بھی جھٹلاتے رہے ہیں۔ اُن کے پاس، اُن کے رسولؑ واضح کتاب، صحیفے اور روشن دلائل لے کر آتے رہے ہیں (25)۔

ع 3 12 15 ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾

جنہوں نے انہیں تسلیم کرنے سے انکار کیا، میرے قانونِ مکافات نے انہیں پکڑ لیا۔ سو کیسی تھی میری سزا؟ (26)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ
ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾

کیا تو دیکھتا نہیں کہ اللہ، بلندیوں سے پانی برساتا ہے۔ پھر ہم اس سے مختلف نوع اور رنگوں کے پھل پیدا کرتے ہیں اور پہاڑوں میں بھی قطع کرتی ہوئی مختلف تہیں Layers ہیں، مختلف رنگوں میں، سفید اور سرخ اور کالی بھجنگ (27)۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ
كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾

اور اسی طرح، انسانوں، مویشیوں اور زمین پر رینگنے والے جانوروں کے رنگ بھی طرح طرح کے۔ اللہ کے بندوں میں سے صرف گہرا اور پختہ علم رکھنے والے ہی اللہ کی قدرتوں اور صنّاعی کو جان اور سمجھ سکتے ہیں۔

اللہ قوّتوں کا مالک ہے اور یہ قوّتیں تخریب کے لیے نہیں، حفاظت کے لیے ہیں (28)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ﴿۲۹﴾

جولوگ اللہ کی کتاب کو پڑھتے، اُس کی اتّباع کرتے اور نظامِ صلٰوۃ قائم کرتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے زائد از ضرورت، دوسرے ضرورت مندوں کو پوشیدہ اور اعلانیہ دے دیتے ہیں، وہ ایسی تجارت کی اُمّید رکھتے ہیں جس میں خسارہ نہیں ہوگا الرّعد۔22 (29)۔

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾

تاکہ اللہ ان کو، ان کا پورا پورا اجر عطا فرمادے بلکہ اپنے فضل سے اس میں اضافہ بھی کردے۔ وہ حفاظت عطا فرمانے اور انسانی کوششوں کے بھرپور نتائج بھی عطا کرنے والا ہے (30)۔

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾

اور اے رسول ﷺ! جو کتاب ہم نے تیری طرف بذریعہ وحی بھیجی ہے، وہ حقائق اور سچّائیوں کا سرچشمہ اور ان اصولوں اور اقدار کی اپنے عملی نظام سے تصدیق کرنے والی ہے البقرہ۔97، الانعام۔93، جو اس سے پہلے موجود ہیں۔ اللہ اپنے بندوں کے احوال سے باخبر اور ان احوال کی Insight رکھنے والا ہے (31)۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾

جن لوگوں کو ہم نے اپنے برگزیدہ بندوں کے توسّط سے کتاب کا وارث بنایا ان میں سے کچھ اسے نظر انداز کرکے اپنی ذات کی نشوونما کا نقصان کر لینے والے

ہیں۔ ان میں سے کوئی میانہ رَو ہیں اور کچھ اللہ کے حکم کی تعمیل میں حال اور مستقبل کی زندگی کی خوشگواریوں کی خاطر سبقت لے جانے والے ہیں۔ یہ اللہ کا ان پر بہت بڑا فضل وکرم ہے (32)۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ﴿۳۳﴾

وہ راحت وآرام والے باغوں میں داخل ہوتے ہیں۔ وہاں، انہیں سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جاتے ہیں اور وہاں ان کا لباس ریشم کا ہے الکھف۔31، الحج۔23 (33)۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ﴿۳۴﴾

وہ کہتے ہیں کہ ستائش وتحسین ہے اللہ کے لیے جس نے ہم سے فکرِ معاش سے پیدا ہونے والا حُزن دور فرما دیا۔ یقیناً ہمارا ربّ حفاظت عطا کرنے اور محنت کا پورا پورا نتیجہ دینے والا ہے (34)۔

الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾

جس نے اپنے فضل سے ہمیں ابدی اور دائمی جائے قیام پر پہنچا دیا۔ یہاں جس میں نہ ہمیں جسمانی مشقت اور تھکن چھوتی ہے اور نہ تکان (35)۔

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ﴿۳۶﴾

البتہ جن لوگوں نے دین کی Permanent Values سے انکار کیا، ان کے لیے جہنّم کی آگ ہے۔ نہ ان کا کام ہی تمام کیا جاتا ہے کہ وہ مر جائیں ابراہیم۔17، طٰہٰ۔74، الْاَعْلٰی۔13، اور نہ ان کے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔ ہم ہر بڑے

منکرِ حق کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (36)۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ ع 4 11 16

وہاں، وہ مدد کے لیے چیختے پکارتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں یہاں سے نکال۔ ہم صلاحیّت پرور کام کریں گے، ایسے نہیں جیسے ہم پہلے کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ کیا ہم نے تمہیں طویل عمر نہیں دی تھی کہ جو عبرت و موعظت حاصل کرنا چاہتا، کر لیتا اور تمہارے غلط طرزِ زندگی کے عواقب سے آگاہ کرنے والا بھی آیا تھا۔ سو، اب اپنے کیے کا مزہ چکھو۔ اب قانون شکن لوگوں کا کوئی مددگار نہیں (37)۔

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اللہ، کائنات کی ہر اس شئے کا علم رکھنے والا ہے جو انسان کی نگاہوں سے اوجھل ہو۔ وہ تو سینوں میں مستور باتوں کو بھی جانتا ہے البقرہ۔284، الحدید۔6 (38)۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝

وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں دین کے نظام کے قیام کی خاطر حکومت عطا کی الحج۔41۔ سو، جس نے اس نظام کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تو اس انکار کے مضمرات اُسی کی جان پر پڑتے ہیں۔ اور ان کفّار کا انکار، ان کے ربّ کے نزدیک، نفرت اور بے زاری میں اضافہ ہی کرتا ہے اور ان کے انکار سے اُن کی ذات کا نقصان اور بڑھتا ہے (39)۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ

اے رسول ﷺ! ان سے پوچھ کہ تم نے اپنے وہ شریک

اَرُوۡنِىۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَهُمۡ شِرۡكٌ فِى السَّمٰوٰتِ‌ ۚ اَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ كِتٰبًا فَهُمۡ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنۡهُ‌ ۚ بَلۡ اِنۡ يَّعِدُ الظّٰلِمُوۡنَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا اِلَّا غُرُوۡرًا ۝۴۰

کبھی دیکھے بھی ہیں جن کو تم، اللہ کو چھوڑ کر، پکارتے ہو؟ ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی وہ کچھ جو انہوں نے زمین میں تخلیق کیا یا ان اجرامِ فلکی کی تخلیق ہی میں ان کا کوئی حصّہ ہے۔ یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہو اور اس میں سے وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے واضح دلائل پر چل رہے ہوں؟ دلائل کہاں، بلکہ اُلٹا یہ سرکش و نافرمان، دین کے نظام کی مخالفت میں اپنے ساتھیوں میں ایک دوسرے کو ماورائے نظام کی زندگی کی آسائشوں کی غلط امیدیں دلا کر دھوکے میں ڈالے رکھتے ہیں لقمان۔11، سبا۔27، الاحقاف۔4 (40)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمۡسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا ۚ وَلَئِنۡ زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَكَهُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيۡمًا غَفُوۡرًا ۝۴۱

یقیناً اللہ ہی زمین اور اجرامِ فلکی کو تھامے ہوئے ہے کہ یہ اپنے دوائر سے اِدھر اُدھر نہ ہوں۔ اگر یہ اپنے مقام سے ہٹنے لگیں تو اسکے بعد کوئی نہیں جو انہیں تھام سکے۔ وہ ان کو محفوظ انداز میں اصول اور قانون کے مطابق چلانے والا ہے (41)۔

وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ جَآءَهُمۡ نَذِيۡرٌ لَّيَكُوۡنُنَّ اَهۡدٰى مِنۡ اِحۡدَى الۡاُمَمِ‌ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ نَذِيۡرٌ مَّا زَادَهُمۡ اِلَّا نُفُوۡرَا ۙ ۝۴۲

یہ کفّار، اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر اِن کے پاس کوئی غلط طرزِ زندگی سے متنبّہ کرنے والا آیا تو وہ کسی بھی قوم سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں گے الانعام۔158۔ جب ان کے پاس متنبّہ کرنے والا آ گیا تو ان کی نفرت مزید بڑھ گئی (42)۔

اِۨسۡتِكۡبَارًا فِى الۡاَرۡضِ وَمَكۡرَ السَّيِّئِ‌ ؕ وَلَا يَحِيۡقُ الۡمَكۡرُ

سرزمین میں اور زیادہ سرکشی اور گھناؤنی سازشیں کرنے

السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهۡلِهٖ ؕ فَهَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۚ فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحۡوِيۡلًا ﴿۴۳﴾

لگے۔گھناؤنی سازش خودسازش کرنے والے کو ہی لے ڈوبتی ہے۔تو کیا یہ لوگ یہ دیکھنے کے منتظر ہیں کہ ان سے پہلی اُمّتوں کو ہم نے کس دستور اور قانون کے مطابق Deal کیا تھا؟ تُو اے رسول ﷺ! دیکھے گا کہ ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ کسی قانون کو دوسرے قانون سے بدل دے، Replace کردے اور نہ ہی تُو اللہ کے کسی قانون میں کوئی تغیّر یعنی ترمیم و اضافہ ہی پائے گا بنی اسرائیل۔77، الاحزاب۔62، الفتح۔23 (43)۔

اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَكَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعۡجِزَهٗ مِنۡ شَىۡءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيۡمًا قَدِيۡرًا ﴿۴۴﴾

کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں تاکہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ حال آں کہ وہ قوّت و ثروت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھے۔اور اللہ ایسا نہیں کہ کائنات میں کوئی شئے اُسے بے بس کردے۔وہ تو ہر بات کا علم رکھنے اور ہر شئے پر قدرت و اقتدار رکھنے والا ہے (44)۔

وَلَوۡ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوۡا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهۡرِهَا مِنۡ دَآبَّةٍ وَّلٰـكِنۡ يُّؤَخِّرُهُمۡ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيۡرًا ﴿۴۵﴾ ع 5 8 17

اگر اللہ، انسانوں کے غلط اعمال پر عُجلت میں ان کا مواٗخذہ کرنے لگتا تو کسی انسان کو بھی نہ چھوڑتا النّحل۔61، مگر وہ قانونِ مکافات کے مطابق، عمل کا نتیجہ سامنے آنے کی مدّت تک گرفت کو التوا میں رکھتا ہے۔تو جب ان کی مدّت پوری ہوجاتی ہے تو پھر ان کی گرفت کرتا ہے۔اللہ، یقیناً اپنے بندوں کی بصیرت Insight رکھتا ہے (45)۔

سُوْرَةُ يٰسٓ (٣٦)

اٰيَاتُهَا ٨٣ — رُكُوْعَاتُهَا ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ۚ﴿١﴾

اے رسول ﷺ جس سے ہم مخاطب ہیں (1)۔

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿٢﴾

یہ مجسّم حکمت قرآن اس امر کا شاہد ہے (2)۔

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿٣﴾

کہ تُو، بلاشبہہ، زُمرۂ مرسلینؑ میں سے ہے (3)۔

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ﴿٤﴾

صراطِ مستقیم پر ہے الفاتحہ۔6 (4)۔

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿٥﴾

یہ قرآن اُس ہستی کا نازل فرمودہ ہے جو غالب اور قوّتوں کی مالک اور عمومی انداز میں مسلسل سامانِ نشوونما بہم پہنچانے والی ہے (5)۔

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾

تاکہ اس کے ذریعے تُو اُس قوم کو غلط طرزِ زندگی کے تباہ کن عواقب سے آگاہ کردے جن کے آباء کی طرف کوئی Warn کرنے والا نہیں آیا السجدہ۔3، القصص۔46۔ اسی وجہ سے یہ بھی غافل Un-mindful چلے آرہے ہیں (6)۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾

ان میں سے اکثر کے متعلّق یہ امر ثابت ہوچکا کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے (7)۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾

ہمارے قانونِ مکافات نے اُن کی ضد اور ہٹ دھرمی کو ان کی گردنوں کے طوق بنادیا ہے جو تنگ ہوکر گویا ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچ گئے ہوں اور ان کے سر کھنچاؤ کی وجہ سے اوپر کو تنے ہوئے ہیں (8)۔

وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡهِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَیۡنٰهُمۡ فَهُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ﴿۹﴾	یوں، ضدا ور ہٹ دھرمی ایسے اسباب و عناصر ان کے راستے میں حائل ہو گئے ہیں کہ ان کی بصیرت پر پردہ پڑ گیا ہے۔ انہیں کوئی صحیح بات سمجھ میں ہی نہیں آتی؛ بصیرت سے محروم ہو گئے ہیں (9)۔
وَسَوَآءٌ عَلَیۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ﴿۱۰﴾	اور یہ امر یکساں ہے کہ تو انہیں Warn کرے یا نہ کرے۔ یہ ایمان نہیں لانے کے البقرہ۔6(10)۔
اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكۡرَ وَخَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ ۚ فَبَشِّرۡهُ بِمَغۡفِرَةٍ وَّاَجۡرٍ كَرِیۡمٍ﴿۱۱﴾	تُو تو صرف ایسے شخص کو متنبّہ کر سکتا ہے جو اس ذکر...... قرآن کی اتّباع کرے اور رحمٰن کے قوانین کی خلاف ورزی کے اُن نتائج سے ڈرتا رہے جو ابھی مشہود ہو کر سامنے نہیں آئے الانبیاء۔ 49، فاطر۔ 18، الحدید۔25، الملک۔12، النّزٰعات۔45۔ ایسے شخص کو حفاظت اور باشرف اجر کی بشارت دے دے (11)۔
ع 1 12 18 اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَنَكۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَاٰثَارَهُمۡ ؕ وَكُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰهُ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ﴿۱۲﴾ وقف غفران	یقیناً ہم ہی قوّتِ عمل سے محروم، جمود کے شکار انسانوں کو فعال زندگی عطا کرتے ہیں اور ہم ان کے اعمال اور ان کے نتائج کو جو وہ مستقبل کے لیے آگے بھیجتے ہیں، لکھتے جاتے ہیں الجاثیہ۔29، اور ہم نے ہر شئے کو شمار کر کے واضح نامۂ اعمال کے احاطے میں لے رکھا ہے (12)۔
وقف لازم وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡیَةِ ۘ اِذۡ جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ۚ﴿۱۳﴾	اے رسول ﷺ! تُو انہیں ایک بستی کے لوگوں کی مثال بیان کر جب ان کے پاس رسولؑ آئے (13)۔
اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمُ اثۡنَیۡنِ فَكَذَّبُوۡهُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَیۡكُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ﴿۱۴﴾	جب پہلے ہم نے انکے پاس دو رسولؑ بھیجے تو انہوں نے ان دونو کی شخصیّت اور پیغام کو جھٹلایا۔ ہم نے ایک تیسرے

رسولؑ سے ان دونو کو تقویّت دی۔ ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف رسولؑ بنا کر بھیجے گئے ہیں (14)۔

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾

بستی والے کہنے لگے کہ تم تو ہماری ہی طرح کے انسان ہو اور رحمٰن نے کوئی شئے بھی نازل نہیں کی۔ تم صرف جھوٹ بول رہے ہو (15)۔

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾

رسولوںؑ نے جواب میں کہا کہ ہمارا ربّ جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف واقعتاً بھیجے گئے ہیں (16)۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾

اور ہمارے ذمّے تو پیغامِ وحی کا واضح طور پر Communicate کر دینا ہی ہے (17)۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾

وہ کہنے لگے کہ ہم تو تم کو منحوس ہی سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں شہر بدر کر دیں گے اور تمہیں ہماری طرف سے سخت اذیّت پہنچے گی (18)۔

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾

رسولوںؑ نے کہا کہ تمہاری نحوست تو تمہارے اعمال کی وجہ سے ہے۔ اگر تمہیں نصیحت کی جاتی ہے تو کیا یہ ہماری نحوست ہوئی؟ تم تو ایک سرکش اور فسادی قوم ہو (19)۔

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ۙ

اتنے میں ایک شخص شہر کے آخری حصّے سے دوڑتا ہوا آیا۔ کہنے لگا اے میرے ہم قوم لوگو! ان رسولوںؑ کی اتّباع کرو (20)۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

ان کی اتّباع کرو کہ یہ راہِ راست پر ہیں اور یہ تم سے اس کے عوض کوئی اجر تو مانگتے نہیں (21)۔

الجزء 23

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾	میں یہ کیسے کرسکتا ہوں کہ جس ہستی نے مجھے پیدا فرمایا میں اس کی محکومیّت اختیار نہ کروں حال آں کہ تمہارا ہر قدم اسی کی طرف اُٹھ رہا ہے (22)۔
ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾	کیا میں اسے چھوڑ کر کوئی دوسرے الٰہ بنالوں کہ اگر میری کسی لغزش پر رحمٰن کا قانونِ مکافات مجھے کسی مصیبت میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو اسکے سوا، ان خود ساختہ خداؤں کی مدد مجھے کچھ فائدہ پہنچاسکتی ہے اور نہ وہ مجھے اس مصیبت سے نجات دلاسکتے ہیں (23)۔
اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾	اگر میں ایسا کروں تو اس صورت میں، میں صریحاً گمراہی میں جاپڑوں گا (24)۔
اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾	میں تو تمہارے نشوونما دینے والے پر ایمان لائے ہوئے ہوں۔ میری باتوں کو دھیان سے سنو (25)۔
قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾	اسے یہ نوید ملی کہ تمہارے لیے جنّت ہے۔ وہ کہنے لگا کہ کاش! میرے ہم قوم لوگ اس بات کو سمجھ لیتے (26)۔
بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾	کہ میرے ربّ نے مجھے، حفاظت عطا فرمادی ہے اور مجھے صاحبِ شرف وفضیلت لوگوں کے زمرے میں شامل فرمالیا ہے (27)۔
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾	اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر اوپر سے کوئی پتھر نہیں برسائے اور نہ ہمیں اس کی ضرورت تھی (28)۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝٢٩

وہ تو صرف زلزلے کا زوردار دھماکا تھا اور وہ بجھے ہوئے انگاروں کی طرح خاموش مردہ پڑے رہ گئے (29)۔

وقف غفران

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٠

صد افسوس ان بندوں پر۔ ان کے پاس جو رسولؑ بھی آیا، انہوں نے اس کا مذاق ہی اڑایا (30)۔

ع 2 20 1

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝٣١

کیا ان لوگوں کو علم نہیں کہ ان سے پہلے ہمارے قانون مکافات نے کئی اُمّتوں کو ملیا میٹ کر دیا ہے۔ وہ ان کے پاس مطلقاً لوٹ کر آئے نہیں (31)۔

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝٣٢

وہ کُل، سب کے سب ہمارے حضور حاضر کیے گئے (32)۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝٣٣

یہ بنجر زمین، ان کی توجّہ اللہ کے قوانین کی طرف دلانے کے لیے ایک نشانی Symbol ہے۔ ذرا غور کرو کہ ہم نے اسے زندہ اور فعال بنا دیا اور اس میں سے غلّہ پیدا کیا۔ اس میں سے وہ کھاتے ہیں (33)۔

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝٣٤

اس میں ہم نے کھجور اور انگوروں کے باغات اگائے اور اس میں چشمے جاری کر دیئے (34)۔

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝٣٥

تا کہ یہ، اس کے میوہ جات کھائیں۔ یہ کچھ انہوں نے نہیں بنایا۔ تو کیا یہ احسان مند نہیں ہوتے؟ (35)

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٦

بلند ہے وہ ذات جس نے انواع واقسام کی چیزیں پیدا کیں اس سے جو زمین اُگاتی ہے اور وہ بھی جن کا تمہیں ابھی علم نہیں ہے اور خود تمہیں بھی پیدا کیا کہ تم مختلف طبائع اور مزاج کے ہو (36)۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيۡلُ ۖۚ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ مُّظۡلِمُوۡنَۙ ﴿۳۷﴾

ان کے لیے رات بھی اللہ کی قدرت کی ایک Symbol ہے۔ ہم دن کو رات میں سے اس طرح نکال لیتے ہیں کہ رات میں دن کی روشنی کا ذرا سا نشان بھی نہیں رہتا۔ سو، یہ تاریکی میں رہ جاتے ہیں (37)۔

وَالشَّمۡسُ تَجۡرِىۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِؕ ﴿۳۸﴾

اور سورج بھی کہ اپنی منزل Destination کی طرف رواں دواں رہتا ہے۔ یہ علیم اور غالب ہستی کا قانون ہے (38)۔

وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِيۡمِ ﴿۳۹﴾

اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرّر کردی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی سوکھی ٹیڑھی شاخ کی مانند ہوجاتا ہے (39)۔

لَا الشَّمۡسُ يَنۡۢبَغِىۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّيۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِىۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۴۰﴾

اور سورج کی یہ مجال نہیں کہ گردش میں چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے آگے جا سکتی ہے۔ سب سیّارے اپنے اپنے مدار Orbit میں رواں دواں ہیں الانبیاء۔33، اَلشّمس۔2(40)۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّيَّتَهُمۡ فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِۙ ﴿۴۱﴾

اور یہ امر بھی ان کے لیے ہماری مقتدرت کی ایک نشانی ہے کہ ہم نے ان کی اس عہد کی نسل کے لوگوں کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا بنی اسرائیل۔3(41)۔

وَخَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ مَا يَرۡكَبُوۡنَ ﴿۴۲﴾

اور ان چیزوں کی مانند اور ایسی چیزیں تخلیق کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں (42)۔

وَاِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡهُمۡ فَلَا صَرِيۡخَ لَهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡقَذُوۡنَۙ ﴿۴۳﴾

اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرقاب کردیں۔ پھر نہ ان کا کوئی فریادرس ہو اور نہ انہیں بچانے والا (43)۔

اِلَّا رَحۡمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۴۴﴾

ماسوائے ہماری رحمت کے، اور ایک مقرّرہ وقت تک کے لیے سامان پرورش بھی ہے (44)۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّقُوۡا مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡكُمۡ وَمَا خَلۡفَكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۴۵﴾

پس انہیں کہا جاتا ہے کہ اپنے گردو پیش کے نقصان رساں پہلوؤں سے محتاط رہتے ہوئے زندگی بسر کرو تاکہ تمہاری ذات کی نشو ونما ہوتی رہے (45)۔

وَمَا تَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ مِّنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِمۡ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ ﴿۴۶﴾

ان منکرین کے پاس ان کے ربّ کے قوانین میں سے کوئی قانون بھی آیا انہوں نے اس سے روگردانی کی الانعام۔4(46)۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنُطۡعِمُ مَنۡ لَّوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطۡعَمَهٗۤ ‌ۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۴۷﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو رزق تمہیں اللہ نے دیا ہے اس میں سے دوسرے ضرورت مندوں کے لیے بھی مختص رکھو تو یہ کفّار، اہلِ ایمان سے کہتے ہیں کہ ہم انہیں کھانے کو دیں جن کو اگر اللہ چاہے تو خود انہیں سامانِ پرورش مہیّا کردے۔ ایسا کہنے والو! تم صریحاً گمراہی میں پڑے ہو (47)۔

وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۸﴾

اے رسول ﷺ! یہ تجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر تم اپنی باتوں میں سچّے ہو تو بتاؤ موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے اور مکافاتِ عمل کا وعدہ کب آئے گا یونس۔48، الملک۔25(48)۔

مَا يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً تَاۡخُذُهُمۡ وَهُمۡ يَخِصِّمُوۡنَ ﴿۴۹﴾

وعدہ نہیں، بلکہ یہ صرف اس یک بارگی آجانے والے عذاب کے منتظر بیٹھے ہیں جو جب انہیں آن دبوچے گا تو یہ پھر باہم جھگڑا کرتے رہ جائیں گے (49)۔

ع 3 18 2 فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ٥٠ ؏

انہیں اتنی ہمّت بھی نہیں ہوگی کہ یہ اپنے ہم نسب لوگوں کے پاس واپس آسکیں یا انہیں کسی امر کی وصیّت کر سکیں (50)۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ٥١

اور صُور پھونکا جاتا ہے تو قبروں میں سے تیزی سے نکل کر اپنے ربّ کی طرف دوڑتے ہیں (51)۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ٥٢

وقف لازم وقف غفران وقف منزل

کہتے ہیں، ہائے ہماری بدنصیبی! ہماری خواب گاہوں میں سے کس نے ہمیں اٹھا کھڑا کیا۔ کہتے ہیں کہ یہ ہے وہ جس کا وعدہ رحمٰن نے کیا تھا اور مرسلینؑ نے سچ کہا تھا (52)۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ٥٣

وہ صرف ایک زوردار آواز ہوتی ہے، پھر وہ فوراً سب کے سب، ہمارے حضور حاضر ہو جاتے ہیں (53)۔

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥٤

ارشادِ باری ہوتا ہے کہ آج کے دن کسی شخص کی حق تلفی نہیں کی جائے گی اور صرف تمہارے اعمال کا بدلہ ہی دیا جائے گا (54)۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ٥٥

اُس دن اہلِ جنّت مصروفیات میں شیریں کلامی کرتے ہیں (55)۔

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ٥٦

وہ، اور ان کی ہم مشرب وہم ذوق بیویاں/ ساتھی سایوں میں، گدّے دار تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھتے ہیں (56)۔

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ٥٧

ان کے لیے وہاں پھل ہیں اور وہ کچھ بھی جس کی وہ تمنّا کرتے ہیں (57)۔

سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾

ربِّ رحیم کی طرف سے ارشاد ہوتا ہے سَلٰم'' یعنی خطرات سے محفوظ، امن اور سلامتی میں اور تمہاری کوششیں ثمر بار ہوئیں (58)۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

حکمِ الٰہی ہوتا ہے، اے مجرمو! آج تم چھٹ کر الگ ہو جاؤ (59)۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۶۰﴾

اے اولادِ آدم! کیا میں نے تمہیں ہدایت نہیں کی تھی کہ تم شیطان ...... اپنے جذبات کی پیروی نہ کرنا۔ وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں البقرہ۔168، یوسف۔5 (60)۔

وقف غفران

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾

اور میرے قوانین کی اطاعت کرتے ہوئے اپنی تمام صلاحیتوں اور قوّتوں کو میرے متعیّن کردہ مقصد کے حصول کے لیے صرف کرنا۔ یہی سیدھی اور توازن بدوش راہ ہے الفاتحہ۔1 (61)۔

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾

شیطان--- تمہارے جذبات نے تمہاری کثیر تعداد کو غلط راہوں پر ڈال دیا۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے تھے (62)۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

یہ ہے وہ جہنّم جس سے تم کو متنبّہ کیا جاتا تھا (63)۔

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾

آج اس میں داخل ہو جاؤ کیوں کہ تم دین کی اقدارِ مطلقہ کو تسلیم کرنے سے انکار کیا کرتے تھے (64)۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾

اس دن ہم نے ان کو بولنے سے روک دیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں سے سرزد اعمال ہی ان کے جرائم کی شہادت بن گئے النور۔24، حٰم السّجدہ۔20 (65)۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾

اگر ہماری مشیّت ایسی ہوتو ہم ان کی آنکھیں بے نور کردیں۔ پھر راستے میں آگے بڑھیں تو کیسے دیکھ پائیں (66)۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰی مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾

اور اگر ہم چاہیں تو ان کی قوّت ومقتدرت کو مبدّل بدّر ماندگی کردیں اور وہ کہیں کے نہ رہیں (67)۔

ع 4 17 3

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور جو ہمارے یہاں سے لمبی عمر پاتا ہے تو طبیعی قوٰی کے لحاظ سے پھر انحطاط کی طرف آجاتا ہے۔ کیا یہ اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے (68)۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾

ہم نے نبی ﷺ کو شاعری نہیں سکھائی اور یہ اس ﷺ کے شایانِ شان بھی نہیں الحاقہ۔41۔ جو کچھ یہ تمہیں دے رہا ہے، یہ صرف قرآنِ مبین ہے اور سرچشمۂ عبرت وموعظت (69)۔

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾

تاکہ یہ اس کے ذریعے اس کو جو عقل وشعور کی سطح پر زندہ ہے، غلط طرزِ زیست کے عواقب سے متنبّہ کردے اور دین کی اقدار کو نہ ماننے والوں پر اِتمامِ حُجّت ہو جائے (70)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾

کیا یہ لوگ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ ہم نے ان کے لیے یہ مویشی اپنی طرف سے احسان وانعام کے طور پر پیدا کیے۔ انہیں ان پر غلبہ وتسلط حاصل ہے (71)۔

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾

انہیں ان کا مطیع وفرمانبردار بنادیا ہے۔ ان میں سے بعض پر سواری کرتے ہیں اور بعض کو یہ کھاتے بھی

ہیں اَلنَّحل ۔5، المومنون ۔21 (72)۔

وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۚ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾

ان مویشیوں میں ان کے لیے کئی منفعتیں ہیں المومن۔ 80 اور پینے کی چیز، دودھ بھی۔ کیا یہ احسان مند نہیں ہوتے؟ (73)۔

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٧٤﴾

پھر بھی یہ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے الٰہ بنا لیتے ہیں تا کہ وہ ان کی مدد کریں (74)۔

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾

یہ الٰہ، ان کی مدد کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے اور یہ خود ساختہ الٰہ، مشرکوں کا لشکر ہیں جو مبتلائے عذاب ہوں گے (75)۔

وقف لازم

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾

لہٰذا، جو باتیں یہ بڑھ چڑھ کر بناتے رہتے ہیں، ان سے (اے رسول ﷺ)! تو حُزن زدہ نہ ہو۔ جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں یا چھپاتے ہیں، ہم سب جانتے ہیں (76)۔

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٧٧﴾

کیا انسان اس حقیقت کو جانتا نہیں کہ ہم نے اسے ایک نطفے سے پیدا کیا ہے۔ اب، یہ بڑا بحث و مجادلہ کرنے والا بنا ہوا ہے اَلنَّحل ۔4 (77)۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾

ہمارے بارے میں طرح طرح کی باتیں بناتا رہتا ہے اور اپنی خِلقت کی حقیقت کو بھول جاتا ہے کہ ایک نطفے سے پیدا کیا گیا ہے۔ کہتا ہے کہ ان ہڈیوں کو دراں حالیکہ یہ گل سڑ جائیں گی، کون زندہ کر سکتا ہے بنی اسرائیل ۔98، اصّٰفّٰت ۔16، الواعقہ ۔47، اَلقِیٰمَته ۔3 (78)۔

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِيٓ أَنْشَأَهَآ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۙ﴿٧٩﴾

اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ انہیں وہی ہستی زندہ کرے گی جس نے انہیں پہلی مرتبہ زندگی عطا کی تھی۔ وہ تخلیق کے سارے مراحل اور Process کا علم رکھتی ہے (79)۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَآ أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾

جس نے تمہاری خاطر سرسبز درختوں میں آگ یعنی جلنے کی خاصیّت رکھ دی ہے پھر تم اس سے آگ سلگاتے ہو (80)۔

وقف غفران أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾

جس ہستی نے زمین اور فضائی کُرّوں کو پیدا کیا ہے، کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے اور انسانوں کو پیدا کر سکے۔ بے شک وہ ایسا کر سکتا ہے۔ بلکہ وہ تو عظیم خالق اور ہر شیئ کا علم رکھنے والا ہے (81)۔

إِنَّمَآ أَمْرُهُۥٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَنْ يَّقُولَ لَهُۥ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾

جب وہ کسی شیئ کو معرضِ وجود میں لانے کا ارادہ کرتا ہے وہ صرف اسے وجود میں آنے کا حکم دے دیتا ہے اور وہ شیئ وجود پذیر ہونا شروع ہو جاتی ہے البقرہ۔117، آل عمران۔47، النّحل۔40، مریم۔35 (82)۔

ع 5 16 4 فَسُبْحٰنَ الَّذِي بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

لہٰذا، ہر عیب سے منزّہ، ارفع اور بلند ہے وہ ذات جس کو ہر شیئ پر کامل کنٹرول حاصل ہے اور تمہارے تمام امور اسی کے قانون کی طرف Refer ہوتے ہیں (83)۔

المنزل 6

سُوۡرَۃُ الصّٰٓفّٰتِ (۳۷)

اٰیَاتُہَا ۱۸۲ رُکُوۡعَاتُہَا ۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا ۙ﴿۳﴾	ذکر یعنی قرآنِ حکیم کی اتباع کرنے والی مجاہدین کی صف بستہ جماعتیں جو سرکش و مخالف طاقتوں کو عسکری قوّت سے ان کی دست درازیوں سے روکتی ہیں، اس حقیقت پر شاہد ہیں (3-1)۔
اِنَّ اِلٰـہَکُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾	کہ تمہارا الٰہ جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے اور جس کے قانون کی اطاعت ضروری ہے، صرف ایک ہے (4)۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾	وہ، فضائی کُرّوں اور زمین اور جو کچھ ان کے مابین ہے، ان سب کو تبدیلیوں کے مختلف مراحل سے گزار کر نشوونما دیتے ہوئے تکمیل تک پہنچانے والا اور طلوعِ آفتاب کے تمام نقاط کا ربّ ہے Rabb of every point at the rising of the sun. (5)۔
اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَۃِۣ الۡکَوَاکِبِ ۙ﴿۶﴾	ہم نے قریبی بلندی کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا ہے الملک۔5 (6)۔
وَحِفۡظًا مِّنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾	اور اُسے ہر کاہن کی قیاس آرائیوں، اٹکلوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے الحجر۔17-16 (7)۔
لَا یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی وَیُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ کُلِّ جَانِبٍ ٭ۖ﴿۸﴾	یہ کاہن اور نجومی مَلَاِ الۡاَعۡلٰی ......مُدبّراتِ الٰہیہ

کے یہاں سے کوئی سُن گُن حاصل نہیں کر سکتے اور انہیں ہر طرف سے دور رکھا جاتا ہے الحجر۔18 (8)۔

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿٩﴾

یہ، قیاس آرائیوں کے باعث، حقائقِ اُمورِ الٰہیہ سے دور ہی رہتے ہیں اور ان کے لئے دائمی عذاب ہوگا الملک۔5، الجنّ۔8 (9)۔

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾

کوئی کاہن، یوں ہی قیاس کی رو سے کوئی ذرا سی بات اُچک لے الجنّ۔9، تو اس کے پیچھے علم و نور کا شہابِ ثاقب لگ جاتا ہے جو توہّم پرستی کی تاریکی کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے (10)۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾

اے رسول ﷺ! ان سے پوچھ کہ کیا ان کی خِلقت کٹھن ہے یا دوسری اشیاء کی جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے؟ النّٰزعات۔27، مشکل کس امر کی؟ ہم نے تمہاری تخلیق چپچپی مٹّی سے ہی تو کی ہے الانعام۔2، المومنون۔12، السّجدہ۔7، صٓ۔71، الرّحمٰن۔14 (11)۔

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿١٢﴾

تُو، ان کی باتوں پر تعجّب کا اظہار کر رہا ہے اور یہ ہیں کہ تیرے ان بیان کردہ حقائق کا تمسخر اڑا رہے ہیں (12)۔

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿١٣﴾

اور جب ان کے سامنے قوانین پیش کیے جاتے ہیں تو غور و فکر ہی نہیں کرتے (13)۔

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿١٤﴾

اور جب اللہ کے قانون ہی کی مظہر کسی علامت Symbol کو دیکھتے ہیں تو اسے مذاق سمجھتے ہیں (14)۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾

اور کہتے ہیں کہ یہ صاف جادو ہے (15)۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۱۶

ہم جب مر جائیں گے اور ہم، اور ہماری ہڈیاں مٹی ہو کر رہ جائیں گی تو کیا ہم زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے بنی اسرائیل۔98-49، المومنون۔82، الواقعہ۔47، اَلْقِیٰمہ۔3، (16)۔

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝۱۷

اور ہمارے آبا و اجداد بھی؟ (17)۔

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝۱۸

اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ ہاں، اُس وقت تم سب مطیع اور بے بس ہو کر رہ جاتے ہو (18)۔

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۱۹

اس لمحے صرف جھڑک والی ایک زوردار آواز ہوتی ہے اور وہ بس دیکھتے رہ جاتے ہیں (19)۔

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۲۰

اور کہہ اٹھتے ہیں کہ ہائے ہماری بدنصیبی! یہ ہے ظہورِ نتائج کا دن (20)۔

ع 21 1 5 هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۲۱

ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ ہے تمام اُمور کے فیصلے کا دن جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (21)۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝۲۲

الربع مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝۲۳

حکم ہوتا ہے کہ ظالموں اور ان کے ساتھیوں کو اور اُن کو جن کی یہ اللہ کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے تھے، اکٹھا کرلو اور انہیں جہنّم کے راستے کی طرف لے چلو (23-22)۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝۲۴

ذرا انہیں یہاں ٹھہراؤ۔ ان سے کچھ پوچھا جائے گا (24)۔

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝۲۵

کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کر رہے (25)۔

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝۲۶

جواب کیا دیں گے بلکہ وہ اس روز احساس جرم سے

	جھکے ہوئے ہوتے ہیں (26)۔
وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾	اور آپس میں متوجّہ ہوکر ایک دوسرے سے سوال و جواب کررہے ہوتے ہیں (27)۔
قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾	اپنے لیڈروں سے کہتے ہیں کہ تم بڑے زورآور بن کر ہمارے پاس آیا کرتے تھے تاکہ ہمیں اپنا ہم مشرب بنالیں (28)۔
قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾	وہ جواب میں کہتے ہیں کہ ہم اس طرح تمہیں اپنا ہم مشرب کیسے بنالیتے۔ اصل بات یہ ہے کہ تم مومن ہی نہیں تھے (29)۔
وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾	ہمارا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں بلکہ تم خود سرکشی پر اترے ہوئے تھے (30)۔
فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾	اب ہمارے ربّ کا قانونِ مکافات ہم پر حق ثابت ہوگیا۔ اب ہمیں عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا (31)۔
فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾	ہم نے تمہیں تباہ و برباد کیا۔ ہم خود بھی گمراہ تھے (32)۔
فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾	الغرض، اس روز وہ سب عذاب میں شراکت دار ہیں (33)۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾	ہم مجرمین کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا کرتے ہیں (34)۔
اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾	جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں تو یہ تکبّر سے اکڑتے تھے (35)۔
وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾	اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک شاعر اور مجنون شخص کی خاطر اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں؟ (36)۔

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾	بلکہ حقیقت یہ تھی کہ یہ رسول ﷺ اُن کے پاس حق لے کر آ گیا ہے اور مرسلینؑ کی لائی ہوئی تعلیم کی عملی نظام سے تصدیق کرتا ہے (37)۔
اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾	اب یقیناً تم دردناک عذاب کا مزہ چکھو گے (38)۔
وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾	تمہیں صرف تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا (39)۔
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾	ماسوائے اللہ کے ان بندوں کے جو ہماری رَوِشِ خاص پر چلنے والے ہیں (40)۔
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾	یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے متعیّن Determined / recognised رزق ہوگا جس سے انسانی ذات کی نشوونما ہوتی جائے (41)۔
فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾	نیز، ہر قسم کے پھل بھی۔ اور وہ صاحبِ عزّت وتکریم ہوں گے (42)۔
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾	سرسبز وشاداب اور نعمتوں والے باغات میں ہوں گے (43)۔
عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾	گدّے دار تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے (44)۔
يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾	ایسے مشروبِ جنّت سے لبریز ساغروں کا ان میں دَور چل رہا ہوگا جو شفّاف اور پینے والوں کے لیے پُرلذّت ہوگا (45-46)۔
لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾	اس میں نہ سرمستی ہوگی اور نہ ان کے لیے سرگرانی (47)۔

وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ ۙ﴿۴۸﴾	اور ان کے پاس خوبصورت آنکھوں والی اور اپنی نگاہوں کو حیا کی وجہ سے سمٹا کر رکھنے والیاں ہوں گیص۔52،الرحمٰن۔56(48)۔
كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ﴿۴۹﴾	گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے انڈے ہوں یعنی معروضی آلائشوں سے مبرّا اور بے داغ کردار کی مالک (49)۔
فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۵۰﴾	یہ اہلِ جنّت ایک دوسرے سے متوجّہ ہوکر باہمی گفتگو کریں گے (50)۔
قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ اِنِّىۡ كَانَ لِىۡ قَرِيۡنٌ ۙ﴿۵۱﴾	ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ساتھی ہوا کرتا تھا (51)۔
يَّقُوۡلُ اَءِنَّكَ لَمِنَ الۡمُصَدِّقِيۡنَ ﴿۵۲﴾	وہ مجھے کہا کرتا تھا کہ کیا تو بھی اس بات کو سچ ماننے والوں میں سے ہے؟ (52)۔
ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيۡنُوۡنَ ﴿۵۳﴾	کہ جب ہم مٹّی اور ہڈیاں ہوکر رہ جائیں گے تو کیا ہمیں جزا اور سزا ہوگی (53)۔
قَالَ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ ﴿۵۴﴾	دوسرا اس سے کہے گا کہ کیا تم جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو؟ (54)۔
فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِىۡ سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۵۵﴾	جب اس نے جھانک کر دیکھا تو اسے جہنّم کے وسط میں پایا (55)۔
قَالَ تَاللّٰهِ اِنۡ كِدۡتَّ لَتُرۡدِيۡنِ ۙ﴿۵۶﴾	پہلا کہہ اٹھے گا کہ اللہ کی قسم! قریب تھا کہ وہ مجھے بھی ہلاکت میں ڈال دیتا (56)۔
وَلَوۡلَا نِعۡمَةُ رَبِّىۡ لَـكُنۡتُ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ ﴿۵۷﴾	اگر میرے ربّ کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی مبتلائے

	عذاب ہوتا (57)۔
اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝۵۸	کیا اب تو ہمیں مرنا نہیں ہوگا؟ (58)۔
اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝۵۹	بجز ہماری پہلی موت کے، اور نہ ہمیں کوئی عذاب دیا جائے گا (59)۔
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۶۰	یقیناً یہی ہے وہ عظیم کامیابی (60)۔
لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝۶۱	عمل کرنے والوں کو ایسی ہی عظیم کامیابی کے لیے عمل کرنا چاہیے (61)۔
اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝۶۲	کیا یہ مہمان نوازی Entertainment اچھی ہے یا شجرۃُ الزّقوم، طعامِ اہلِ نار، یعنی ایسا کھانا جس سے پیٹ تو بھر جائے مگر جسم وذات کی نشوونما Nourishment نہ ہو الدّخان۔44-43 الواقعہ۔52-51 (62)۔
اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝۶۳	اسے ہم نے ظالموں کے لیے عذاب کی چیز بنایا ہے (63)۔
اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝۶۴	یہ شجرۃ الزّقوم جہنّم کی تہہ میں اگتا ہے (64)۔
طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝۶۵	اس کے شگوفے سانپوں کے سروں سے مشابہ ہوتے ہیں (65)۔
فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝۶۶	انہیں لامحالہ یہ کھانا پڑے گا اور وہ اسی سے شکم پری کریں گے (66)۔
ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝۶۷	اوپر سے ان کے لیے کھولتے ہوئے کثافت زدہ پانی کا آمیزہ ہوگا (67)۔
ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝۶۸	پھر انہیں جحیم کی طرف لوٹنا ہوگا (68)۔

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾

وہاں انہوں نے اپنے راہ گم کردہ آباواجداد کو پایا (69)۔

فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾

جن کے نقوشِ قدم پر یہ، شدّتِ شوق سے اور بے تابانہ بھاگے چلے جاتے تھے (70)۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾

اِس سے قبل، پہلے لوگوں کی اکثریّت بھی صحیح راستے سے بھٹک گئی تھی (71)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾

ہم نے ان میں Warn کرنے والے بھیجے تھے (72)۔

ع 2 53 6 فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾

انہوں نے ان تنبیہات کو درخورِ اعتناء نہ سمجھا۔ سو، دیکھ، اُن متنبّہ کیے جانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ (73)۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾

بجز اللہ کے ان بندوں کا جو عام لوگوں کی رَوِش سے الگ ہوکر اللہ کے قوانین کی راہ پر چلنے والے تھے (74)۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾

نوح علیہ السلام نے ہمیں پکارا۔ ہم بہترین جواب دینے والے Response کرنے والے ہیں (75)۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾

ہم نے اسے اور اس کے Followers کو کربِ عظیم سے بچالیا (76)۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾

اور ہم نے اس کی نسل میں سے لوگوں کا سلسلہ باقی رہنے دیا (77)۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾

اور بعد میں آنے والوں میں ہم نے اس کا تذکرہ جاری رکھا (78)۔

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾

اہلِ عالم میں نوح علیہ السلام پر سلام ہو (79)۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾

اپنی ذمّہ داری سے بڑھ کر فریضہ ادا کرنے والوں کو ہم جزا بھی اُن کے عمل کے مطابق ہی دیا کرتے ہیں

اصّٰفّٰت ۔105(80)۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾
وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا(81)۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾
ہم نے دوسرے لوگوں کو غرقاب کر دیا(82)۔

وقف لازم

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ م
اور ان کی رَوِش پر چلنے والا ابراہیم علیہ السلام بھی تھا(83)۔

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾
جب وہ قلبِ سلیم---اللہ کے قوانین کے آگے جھک جانے والے دل کے ساتھ اپنے ربّ کی بارگاہ میں حاضر ہوا(84)۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ ج
جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ تم کس کی پرستش کرتے ہو؟(85)۔

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ ط
کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اپنے تراشیدہ خداؤں کو الٰہ سمجھتے ہو؟(86)۔

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾
ربُّ العالمین کے بارے میں تمہارا نظریہ کیا ہے؟(87)۔

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ لا
پھر اس نے ستاروں پر نظر ڈالی(88)۔

فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾
کہا کہ میں تمھارے ان ستاروں سے بھی بے زار ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو الانعام۔8(89)۔

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾
انہوں نے اس کی بات سنی اور مڑ کر چلے گئے(90)۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ ج
سو، وہ چپکے سے ان کے خود ساختہ خداؤں کی طرف گیا اور ان سے پوچھا کہ تم کھانے پینے کی سامنے رکھی ہوئی چیزوں کو کھاتے کیوں نہیں ہو(91)۔

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾
تمھیں کیا ہو گیا کہ بولتے بھی نہیں(92)۔

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًاۢ بِالْيَمِيْنِ ۝٩٣

پھر پوری قوّت سے ان پر ضرب لگائی (93)۔

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝٩٤

وہ اس کی طرف تیزی سے دوڑتے ہوئے آئے (94)۔

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝٩٥

ابراہیم علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ کیا تم خود تراشیدہ، خداؤں کی پرستش کرتے ہو؟ (95)۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٩٦

حالانکہ تمہیں تو اللہ نے پیدا کیا ہے اور تم کیا کر رہے ہو؟ اپنی ہی بنائی ہوئی چیزوں کے آگے جھکتے ہو (96)۔

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝٩٧

وہ فیصلہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ایک عمارت بناؤ اور اُس میں اسے بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دو (97)۔

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝٩٨

انہوں نے ایک تدبیر رُوبعمل لانی چاہی مگر ہم نے اسے ناکام بنا کر انہیں نیچا دکھایا الانبیاء-70 (98)۔

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝٩٩

ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے ربّ کی طرف رجوع کرتا ہوں الاعنکبوت-26۔ وہ جلد ہی میری رہنمائی فرمائے گا (99)۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠٠

التجا کی کہ اے میرے نشوونما دینے والے! مجھے ایسی اولاد عطا فرما جو حسن کارانہ توازن سے زندگی بسر کرنے والی ہو (100)۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝١٠١

ہم نے اسے ایک متین و بُردبار بیٹے کی بشارت دی (101)۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ
اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ
سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝١٠٢

جب وہ اس کے ساتھ کام کاج کی عمر کو پہنچا تو اس نے کہا کہ اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ تُو بتا کہ تیرا اس بارے

میں کیا خیال ہے؟ اس نے کہا کہ اے ابّا! جس بات کا آپ کو حکم ہوا ہے، اسے کر گزریئے۔ انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے (102)۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝١٠٣
جب دونوں نے اس حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا تو اس نے بیٹے کو ٹیلے پر کنپٹی کے بل لٹا دیا (103)۔

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝١٠٤
ہم نے آواز دی اے ابراہیم علیہ السلام! (104)۔

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٠٥
تُو نے خواب کو اپنے عمل سے سچ کر دکھایا۔ اپنی ذمّہ داری سے بڑھ کر کچھ کرنے والوں کو ہم جزا بھی انکے عمل کے مطابق ہی دیا کرتے ہیں (105)۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝١٠٦
یہ ابراہیم علیہ السلام کی حقیقی سیرت اور اس کی ذات کی نمود کی پرکھ کا ایک واضح موقع تھا (106)۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝١٠٧
لہٰذا، ہم نے اسے ایک عظیم قربانی، بیت اللہ کی پاسبانی Devotion کے لیے بچا لیا (107)۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝١٠٨
اور یہ فریضہ بعد میں آنے والوں پر بھی عائد رکھا، ان کے سپرد کر دیا (108)۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝١٠٩
ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو (109)۔

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝١١٠
ہم حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں (110)۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١١١
وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا (111)۔

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١١٢
ہم نے اسے اسحاق علیہ السلام کی بشارت دی جسے نبوّت سے سرفراز کیا گیا اور وہ صالحین میں سے تھا (112)۔

ع 3 39 7 وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾

اور ہم نے اسے اور اسحاق علیہ السلام کو برکتوں سے نوازا۔ اور ان دونوں کی نسل میں سے حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والے بھی تھے اور واضح طور پر اپنی جانوں پر ظلم ڈھانے والے بھی (113)۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

اور ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام پر احسان فرمایا (114)۔

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾

ان دونوں، اور اُن کی قوم کو عظیم کرب سے نجات دلائی (115)۔

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

اور ہم نے ان کی مدد فرمائی۔ لہٰذا وہ مخالفین پر غالب رہے (116)۔

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

اور ہم نے ان دونو کو زندگی کے حقائق کو نمایاں اور واضح کرنے والی کتاب عطا کی (117)۔

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾

اور دونو کی صراط مستقیم کی طرف راہنمائی فرمائی (118)۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

اور دونوں کے پُر صُعوبت مشن کا تذکرہ آنے والی نسلوں کے لیے باقی رکھا (119)۔

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام پر سلام ہو (120)۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

اعتدال کے ساتھ زندگی بسر کرنے اور معاشرے میں حسن و توازن پیدا کرنے والوں کو ہم ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں (121)۔

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

یہ دونوں ہی ہمارے مومن بندوں میں سے تھے (122)۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

اور الیاس علیہ السلام بھی زُمرۂ مرسلینؑ میں سے تھا (123)۔

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی کیوں بسر نہیں کرتے؟ (124)۔
اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾	کیا تم بعل بُت کو تو مدد کے لیے پکارتے ہو اور جو حسین ومتوازن انداز میں زندگی کی تخلیق کرنے اور اسے وجود میں لانے والا ہے التّین ۔ 94، الاعلیٰ ۔ 2 اسے تم چھوڑ دیتے ہو؟ (125)۔
اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾	یعنی وہ اللہ جو تمہاری، اور تمہارے پہلے آباء کی ربوبیّت کرنے والا ہے (126)۔
فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾	لیکن انہوں نے الیاس علیہ السلام کی شخصیّت اور اُس کی پیش کردہ تعلیم کو جھٹلایا۔ سو، وہ مبتلائے عذاب کیے گئے (127)۔
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾	ماسوائے اللہ کے ان بندوں کے جو عام لوگوں کی رَوِش سے ہٹ کر ہماری رَوِشِ خاص پر چلنے والے ہیں (128)۔
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾	اور ہم نے الیاس علیہ السلام کا تذکرہ آنے والے لوگوں میں رہنے دیا (129)۔
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾	الیاس علیہ السلام پر سلام ہو (130)۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾	ہم محسنین ۔۔۔ اپنی ذات میں حُسن وتوازن پیدا کرنے کے ساتھ دوسروں کی ذات میں بھی توازن واعتدال پیدا کرنے والوں کو، ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (131)۔
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾	یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا (132)۔
وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾	اور لوط علیہ السلام بھی زُمرۂ مرسلینؑ میں سے تھا (133)۔

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَۙ۝۱۳۴	ہم نے اسے اور اس کے جملہ Followers کو عذاب سے بچالیا (134)۔
اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ۝۱۳۵	ماسوائے اس بڑھیا، (زوجہ لوطؑ) کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی (135)۔
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ۝۱۳۶	پھر ہم نے دوسروں کو جو پیچھے رہ گئے تھے، تباہ کر دیا (136)۔
وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَۙ۝۱۳۷	تم ان کے اجڑے اور تباہ حال مساکن پر صبح اور رات کے وقت گزرتے رہتے ہو۔ کیا سمجھتے نہیں ہو (137-138)۔
ع 4 25 8 وَبِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝۱۳۸	
وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ۝۱۳۹	اور یونس علیہ السلام بھی زُمرۂ مرسلینؑ میں سے تھا (139)۔
اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِۙ۝۱۴۰	جب وہ اپنے فرائضِ منصبی چھوڑ کر بھری ہوئی کشتی کی جانب بھاگا (140)۔
فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَۚ۝۱۴۱	کمزور و ناتواں ہونے کے باعث، اس کا پاؤں پھسل گیا اور وہ لغزش کھا کر دریا میں گرا (141)۔
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ۝۱۴۲	بڑی مچھلی نے اسے اپنے منہ میں کھینچا اور اس کا الزام اسی پر تھا (142)۔
فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَۙ۝۱۴۳ لَلَبِثَ فِىْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَۚ۝۱۴۴ (النصف)	اگر وہ پوری قوّت سے جدّ وجُہد کرنے والا نہ ہوتا تو اس وقت تک اس کے پیٹ میں پڑا رہتا جب تک اس کے باہر آنے کے موانعات دور نہ کردیئے جاتے (143-144)۔
فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌۚ۝۱۴۵	لہٰذا، ہم نے اسے کھلی جگہ پر ڈال دیا دراں حالیکہ وہ کمزور ہو گیا تھا (145)۔

وَّاَنۡۢبَتۡنَا عَلَيۡهِ شَجَرَةً مِّنۡ يَّقۡطِيۡنٍ ۚ﴿۱۴۶﴾	اوراس پر چوڑے پتّوں والا پودا سا یہ فگن کردیا(146)۔
وَاَرۡسَلۡنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلۡفٍ اَوۡ يَزِيۡدُوۡنَ ۚ﴿۱۴۷﴾	ہم نے اسے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف رسولؑ بنا کر بھیجا تھا(147)۔
فَاٰمَنُوۡا فَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ؕ﴿۱۴۸﴾	سو، وہ مستقل اقدار Values پر ایمان لائے اور ہم نے انہیں ایک مدّت تک کے لیے سامانِ زندگی عطا کیا(148)۔
فَاسۡتَفۡتِهِمۡ اَلِرَبِّكَ الۡبَنٰتُ وَلَهُمُ الۡبَنُوۡنَ ۙ﴿۱۴۹﴾	اے رسول ﷺ! ذرا ان سے پوچھ کہ تیرے ربّ کے لیے تو بیٹیاں ہوں اور ان کے لیے بیٹے (149)۔
اَمۡ خَلَقۡنَا الۡمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمۡ شٰهِدُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾	یا ہم نے ملائکہ کو عورتیں بنایا تو کیا یہ اُس وقت موجود تھے؟(150)
اَلَاۤ اِنَّهُمۡ مِّنۡ اِفۡكِهِمۡ لَيَقُوۡلُوۡنَ ۙ﴿۱۵۱﴾	ذرا دیکھو، یہ من گھڑت باتیں کہہ رہے ہیں(151)۔
وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾	کہ اللہ کی اولاد ہے۔البقرہ۔116،بنی اسرائیل۔40-111،الکہف۔4،مریم۔88-35، یقیناً یہ جھوٹ بکتے ہیں(152)۔
اَصۡطَفَى الۡبَنٰتِ عَلَى الۡبَنِيۡنَ ؕ﴿۱۵۳﴾	کیااس نے بیٹوں پر بیٹیوں کوترجیح دی ہے؟(153)۔
مَا لَكُمۡ ۟ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾	تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسے فیصلے کرتے ہو؟(154)۔
اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۚ﴿۱۵۵﴾	کیا تم سمجھتے سوچتے نہیں ہو؟(155)۔
اَمۡ لَكُمۡ سُلۡطٰنٌ مُّبِيۡنٌ ۙ﴿۱۵۶﴾	یا کیا تمہارے پاس کوئی واضح سند اس امر پر ہے؟ (156)۔
فَاۡتُوۡا بِكِتٰبِكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۵۷﴾	اگر تم سچے ہو تو ایسی کوئی دستاویز اپنے یہاں سے پیش کرو(157)۔

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ﴿۱۵۸﴾

یہ فرشتوں اور اللہ کے مابین نسبی رشتہ جوڑ رہے ہیں حال آں کہ فرشتے جانتے ہیں کہ یہ مبتلائے عذاب ہوں گے (158)۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ﴿۱۵۹﴾

جن اوصاف سے بھی یہ متصف کر رہے ہیں، اللہ اُن سے بلند و ماورا ہے (159)۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

ماسوائے اللہ کے ان بندوں کے جو ایسی طرزِ فکر سے ہٹ کر صرف اللہ کے قوانین کی راہ پر چلنے کے لیے مختص ہو چکے ہوں (160)۔

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۱۶۱﴾ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۙ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾

لہٰذا، اے کفّار! تم اور جن کی تم پرستش کرتے ہو، اللہ کے مخلص بندوں میں سے کسی کو، اللہ کی راہ سے بہکا نہیں سکتے، ماسوائے ان کے جو خود جہنّم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں گرنے والا ہو (161-163)۔

وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۙ﴿۱۶۴﴾

اللہ کے مخلص بندے کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کے لیے متعیّن مرتبہ ومقام ہے (164)۔

وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۚ﴿۱۶۵﴾

اور ہم اللہ کے پروگرام کی تکمیل کی خاطر ہر لحظہ صف بستہ رہتے ہیں (165)۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

اور اس مقصد کے لیے سرگرمِ عمل رہنے والے ہیں (166)۔

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۙ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾

اور کفّار یہ کہا کرتے تھے کہ پہلے لوگوں سے ہمیں اگر کوئی کتاب وحی مل گئی ہوتی تو ہم اللہ کے مخلص بندے بن جاتے (167-169)۔

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ﴿۱۷۰﴾	جب انہیں وحی کردہ ضابطۂ حیات دے دیا گیا تو اسے تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ اس انکار کا انجام، یہ عنقریب جان لیں گے (170)۔
وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ﴿۱۷۱﴾	اور ہم پہلے ہی اپنے بندوں کو، جو ہمارا پیغامِ وحی پہنچانے والے تھے، یہ قانون دے چکے ہیں (171)۔
اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ﴿۱۷۲﴾	کہ انہی کی مدد کی جائے گی (172)۔
وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴿۱۷۳﴾	اور یقیناً ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا (173)۔
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ﴿۱۷۴﴾	سو، اے رسول ﷺ! تُو کچھ وقت تک، ان سے اعراض برت (174)۔
وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ﴿۱۷۵﴾	اور ان کے انجام پر نظر رکھ۔ یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے (175)۔
اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ﴿۱۷۶﴾	کیا یہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں؟ (176)۔
فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ﴿۱۷۷﴾	جس روز یہ عذاب ان کی آنکھوں کے سامنے آن وارد ہوگا تو جن کو اس سے متنبّہ کیا جاتا تھا، ان کے لیے وہ صبح ہلاکت خیز ہوگی (177)۔
وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ﴿۱۷۸﴾	سو، اے رسول ﷺ! تو کچھ وقت تک کے لیے ان سے کنارہ کش ہی رہ (178)۔
وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ﴿۱۷۹﴾	اور ان کے انجام کو دیکھتا رہ۔ یہ بھی جلد ہی دیکھ لیں گے (179)۔
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ﴿۱۸۰﴾	تیرا ربّ جو غلبہ اور قوّت واقتدار کا مالک ہے، اُن

اوصاف سے ماوراء اور بلند ہے جن سے یہ تیرے ربّ کو متصف کر رہے ہیں $\frac{6}{101}$ (180)۔

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ۚ181

اور مرسلینؑ پر سلام ہو (181)۔

ع 5 44 9 وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ۧ182

اور ستائش و تحسین تو صرف اُس اللہ کے لیے ہے جو کائنات کی ربوبیّت اور نشو ونما کا ضامن ہے (182)۔

سُوْرَةُ صٓ (۳۸)

اٰيَاتُهَا ۸۸ | رُكُوْعَاتُهَا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ؕ1

اللہ کے قوانین واحکام سچے ہیں۔ یہ قرآن، سراپا عبرت وموعظت اور شرف وعزّت، اس حقیقت پر شاہد ہے (1)۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝2

کہ اس قرآن سے انکار کرنے والے، قوّت کے نشے میں، مخالفت پر اتر آئے ہیں (2)۔

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝3

ان سے پہلے ہمارے قانونِ مکافات نے کئی اُمّتوں کو ہلاک کر دیا۔ وہ بھی لگے داد فریاد کرنے لیکن پیچھے ہٹنے اور بھاگ کر کہیں پناہ لینے کا وقت نہیں رہا تھا (3)۔

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۡ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ۖۚ4

انہیں تعجّب ہوا ہے کہ ان کے پاس، ان کے غلط طرزِ زندگی کے عواقب سے تنبیہہ کرنے والا آ گیا ہے اور وہ ہے بھی انہی میں سے ق-2۔ تو یہ کفّار کہنے لگے ہیں کہ یہ شخص باطل کو حق بنا کر پیش کر رہا ہے اور بڑا جھوٹا ہے (4)۔

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾	یہ بات بھی عجیب ہے کہ یہ بہت سے خداؤں کی بجائے صرف ایک ہستی کو الہٰ، صاحبِ اقتدار قرار دے رہا ہے (5)۔
وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ يُّرَادُ ﴿۶﴾	ان میں سے بڑے سردار جلدی سے کہنے لگے کہ چلو اس کے یہاں سے، اور اپنے خداؤں پر جمے رہو۔ یقیناً اس کا مدّعا کچھ اور ہے He has designed something against you. (6)۔
مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚۖ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾	ہم نے کسی پہلے مذہب میں تو کوئی ایسی بات سنی نہیں۔ یہ محض ایک من گھڑت بات ہے (7)۔
ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿۸﴾	کیا ہم میں سے صرف اسی پر ہی یہ ذکر، قرآن اتارا گیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ کفّار میرے ذکر--- مجموعۂ قوانین کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ابھی عذاب کا مزہ چکھا نہیں (8)۔
اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ﴿۹﴾	اے رسول ﷺ! کیا ان کے پاس تیرے ربّ کی رحمت کے خزانے ہیں جو قوّتوں کا مالک ہے، جو بغیر کسی عوض بہت عطا کرنے والا ہے (9)۔
اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ فَلْيَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾	یا ارض وسما اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، ان کی مِلک ہے؟ اگر ان کا زُعم ایسا ہی ہے تو ان سے کہیے کہ اپنے وسائل وذرائع یعنی قوّت میں اور اضافہ کرلیں (10)۔
جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾	یہ بھی ایک لشکر ہے جو پہلے لشکروں کی طرح شکست سے دوچار ہوگا (11)۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾

ان سے پہلے قومِ نوح علیہ السلام اور عاد کی قوم اور صاحبِ لشکر فرعون نے بھی انبیاء کی تکذیب کی تھی (12)۔

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْــَٔيْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾

اور قوم ثمود، قومِ لوط اور اصحاب الایکہ یعنی شعیب علیہ السلام کی قوم نے اسی طرح تکذیب کی۔ یہ بھی بڑے بڑے لشکر تھے (13)۔

ع 14 1 10
اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ ع

ان سب نے رسولوںؑ کی شخصیّت اور تعلیم کو جھٹلایا۔ سو، میری سزا ان پر لازم ہوگئی (14)۔

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾

یہ ایسی تباہی کے منتظر ہیں جو یک بارگی آتی ہے اور رکتی نہیں (15)۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾

یہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! یومِ حساب سے پہلے ہی ہمارا حساب چکا دیجئے (16)۔

اِصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں، کہنے دے۔ تُو اپنے مشن پر ثابت قدم رہ اور صاحبِ قوّت و وقار، ہمارے بندے داوٗد علیہ السلام کا تذکرہ کر۔ وہ بلاشُبہہ ہمارے قوانین کی طرف رجوع کرنے اور انکی اطاعت کرنے والا تھا (17)۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾

ہم نے بڑے بڑے سرداروں کو ان کے تابع فرمان کر دیا تھا۔ وہ ان کے ساتھ، دن رات، اس کے امورِ مملکت کی انجام دہی میں سرگرمِ عمل رہتے تھے (18)۔

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾

اور تیز رفتار گھوڑوں کا رسالہ بھی۔ سب اسی کی کمان میں، اس کے زیرِ فرمان رہتے تھے الانبیاء۔ 79،

سبا-10(19)۔

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾

ہم نے اُس کی حکومت کو استحکام عطا کیا اور اختلافی امور میں فیصلہ کرنے والی وحی اور جچے تلے اور فیصلہ کن انداز میں بات کرنے کی صلاحیّت بھی عطا کی (20)۔

وقف لازم

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ ۙ

اے رسول ﷺ! کیا تجھے ان جھگڑا کرنے والوں کی خبر پہنچی جب وہ دیوار پھاند کر حجرے Private chamber میں داخل ہوئے (21)؟

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾

جب داوٗد علیہ السلام کے پاس آئے تو وہ ان سے گھبرا سا گیا۔ وہ بولے، مت ڈریئے۔ ہم مقدّمہ کے دو فریق ہیں۔ ہم میں سے ایک نے دوسرے سے ناانصافی کی ہے۔ ہمارے مابین عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ فرما دیجئے اور ناانصافی کرتے ہوئے کسی ایک جانب نہ جھک جانا اور متوازن رُوِش کی طرف ہماری رہنمائی کر دیجئے (22)۔

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۣ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۣ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾

یہ، میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک۔ یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کر دے اور باتوں میں مجھے دباتا ہے (23)۔

السجدة 10

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدة

داوٗد علیہ السلام نے کہا کہ اس نے تیری دُنبی کو اپنی دُنبیوں میں شامل کرنے کا مطالبہ کر کے تمہاری حق تلفی کی ہے۔ اکثر کاروباری شرکاء ایک دوسرے کا مال غصب کر لیتے ہیں ماسوائے ایسے لوگوں کے جو مستقل اقدارِ

دین پر ایمان رکھیں اور ایسے کام کریں جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہوں اور ان سے معاشرہ میں حسن وتوازن قائم رہے اور ناہمواریاں دور ہوجائیں۔ ایسے لوگ تھوڑے ہیں۔ داؤد علیہ السلام نے جان لیا کہ ہم نے اس واقعہ سے، اسے یہ موقع بہم پہنچایا ہے جس سے معلوم ہوجائے کہ ان کی مضمر صلاحیتوں اور حقیقی سیرت کی کس حد تک نمود ہوئی ہے۔ لہٰذا، اس نے اپنے ربّ سے، ہر تخریبی قوّت کے شر سے حفاظت طلب کی اور اس کے قوانین کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کے روبرو جھک گیا (24)۔

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾

ہم نے اس سے اس معاملہ میں کسی ممکنہ تخریبی اثر سے حفاظت عطا فرمادی۔ اسے، ہمارے یہاں قُرب و منزلت حاصل تھی اور خوش گواریوں کی توازن بدوش منزل Destination بھی (25)۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع 2 12/11

اے داؤد علیہ السلام! ہم نے تجھے زمین میں حکومت عطا کی ہے، سو، تُو لوگوں کے مابین عدل وانصاف کے ساتھ فیصلے کیا کر اور انسانوں کے جذبات اور خواہشات کے پیچھے نہ لگ جانا کہ وہ تجھے اللہ کے راستے سے بہکا دیں گے۔ جو لوگ اللہ کے راستے سے بہک جاتے ہیں، ان کے لیے شدّت کا عذاب ہوگا کیونکہ انہوں نے یومِ حساب کو فراموش کر دیا تھا (26)۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۭ﴿۲۷﴾

ہم نے اس ارض وسما اور جو کچھ ان کے درمیان ہے باطل۔۔۔ایسا نہیں بنایا کہ اس کی تخلیق سے کوئی تعمیری نتیجہ نہ نکلے یونس۔4، الرّوم۔8، ایسا گمان اُن لوگوں کا ہے جو وحی کی اقدار کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔ان انکار کرنے والوں کے لیے جہنّم کی تباہی ہے (27)۔

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۡ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾

کیا ہم ان لوگوں کو جو Permanent Values پر ایمان لائے اور معاشرے میں حسن و توازن پیدا کر کے ناہمواریاں دور کرتے رہے، ان کی مانند قرار دے دیں گے جو سرزمین میں فساد برپا کرتے رہتے ہیں؟ یا ہم ایسے لوگوں کو جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر اپنی ذات میں استحکام Integration پیدا کر لیں، ان جیسا قرار دے دیں گے جن کی شخصیّت تشتّت اور انتشار کی مظہر ہو، Dis-integrated ہو اور جو انسانیّت میں انتشار پیدا کر کے اسے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیں (28)۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

اے رسول ﷺ! ہم نے تیری طرف ایسی کتاب نازل کی جو انسانی ذات کی نشوونما، ثبات اور استحکام کا سرچشمہ ہے تا کہ صاحبانِ عقل و بصیرت اس کی آیات پر تدبّر کریں اور عبرت و موعظت حاصل کریں (29)۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۭ﴿۳۰﴾

ہم نے داؤد علیہ السلام کو سلیمانؑ، فرزند عطا فرمایا جو عمدہ ذہنی صلاحیتوں کا حامل اور ہمارے قوانین کی اطاعت

کرنے والا تھا (30)۔

اِذۡ عُرِضَ عَلَیۡهِ بِالۡعَشِیِّ الصّٰفِنٰتُ الۡجِیَادُ ﴿۳۱﴾

جب سہ پہر کے وقت اس کے سامنے سے اصیل تیز رفتار گھوڑے گزارے گئے (31)۔

فَقَالَ اِنِّیۡۤ اَحۡبَبۡتُ حُبَّ الۡخَیۡرِ عَنۡ ذِکۡرِ رَبِّیۡ ۚ حَتّٰی تَوَارَتۡ بِالۡحِجَابِ ﴿۳۲﴾

گھوڑوں کو دیکھ کر کہنے لگا کہ اپنے ربّ کے قوانین کو عملاً غالب کرنے کی خاطر ان گھوڑوں سے پیار کرتا ہوں۔ بہرحال وہ اس کے سامنے سے گزرتے نظروں سے غائب ہو گئے (32)۔

رُدُّوۡهَا عَلَیَّ ؕ فَطَفِقَ مَسۡحًۢا بِالسُّوۡقِ وَ الۡاَعۡنَاقِ ﴿۳۳﴾

اس نے حکم دیا کہ انہیں پھر سے میرے سامنے لائیے۔ تو وہ ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرنے لگا (33)۔

وَ لَقَدۡ فَتَنَّا سُلَیۡمٰنَ وَ اَلۡقَیۡنَا عَلٰی کُرۡسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾

ہم نے اس کے نالائق بیٹے، بے روح پیکر رَحُبِعام کو اس کی مسندِ اقتدار پر اس کا جانشین بنا کر سلیمان علیہ السلام کو آزمائش میں ڈالا (توریت، سلاطین-1، باب 11، آیت 43، سبا، آیت ۱۴) مگر اس نے بے صلاحیّت بیٹے سے مایوس ہو کر ہمارے قوانین کی طرف رجوع ہو کر انہی کو مرکزِ توجہ بنائے رکھا (34)۔

قَالَ رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ هَبۡ لِیۡ مُلۡکًا لَّا یَنۡۢبَغِیۡ لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

اور عرض گزار ہوا کہ اے میرے ربّ! مجھ سے درگزر فرما اور مجھے ایسی حکومت عطا فرما کہ میرے بغیر اس کی مثال نہ مل سکے۔ تُو ہی یقیناً حکومت عطا فرمانے والا ہے (35)۔

فَسَخَّرۡنَا لَهُ الرِّیۡحَ تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِهٖ رُخَآءً حَیۡثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾

ہم نے ہوا کو اسکے تابع فرمان کردیا تھا Made subservient for him ۔ جدھر کا وہ ارادہ کرتا

تھا، وہ نرمی اور سبک رفتاری سے اس کی ضرورت کے مطابق، چلتی تھی سبا-12، الانبیا-81 (36)۔

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾

اور سرکش وحشی قبائل بھی؛ کوئی معمار اور کوئی غوطہ خور (37)۔

وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾

کچھ دوسرے قبائل کے لوگ جوان کے احکام کے پابند رہتے تھے (38)۔

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾

اے سلیمان علیہ السلام! یہ خدّام ہماری عطا ہیں۔ تو چاہے تو انہیں احساناً آزاد کردے یا بغیر متعیّن مدّت کے روکے رکھ (39)۔

ع 3/4/12 وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾

ہمارے نزدیک اسے قُرب حاصل تھا اور حسنِ عمل کے نتائج بھی (40)۔

وقف لازم وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے بندے ایوب علیہ السلام کا تذکرہ کر۔ جب اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ اس کی اذیّت، نیز تکان اور پیاس کی شدّت نے نڈھال کردیا ہے $\frac{21}{83}$ (41)۔

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾

حکم ہوا کہ تیزی سے آگے بڑھ۔ آگے رہا پینے اور غسل کرنے کے لیے ٹھنڈا پانی (42)۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾

اور ہم نے واپس ملا دیئے اسے اس کے پیروکار Followers اور ان جیسے اور رفقاء بھی۔ یہ ہماری رحمت تھی۔ اور صاحبانِ عقل و بصیرت کے لیے اس میں عبرت وموعظت ہے (43)۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾	مزید رہنمائی کی کہ جڑی بوٹی کے چند تنکے لے اور ان سے علاج کر اور علاج بالدّ وا سے ہٹ کر توہّم پرستیوں کے باطل نظریات کی طرف مائل نہ ہو۔ ہم نے اسے بڑا ثابت قدم پایا۔ وہ تھا بھی عمدہ ذہنی صلاحیتوں کا حامل اور ہمارے قوانین کی طرف رجوع کرنے والا (44)۔
وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾	اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے بندوں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السّلام کا تذکرہ کر۔ یہ سب احسان فرمودہ اور بصیرت کے مالک تھے (45)۔
اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾	اور ہم نے انہیں عام لوگوں کی رَوِش سے الگ کر کے، اپنے قوانین پر چلنے کے لیے مختص کر لیا تھا اور وہ مستقبل کی زندگی اور اس کے مآل و انجام کو پیش نظر رکھتے تھے (46)۔
وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾	یہ ہمارے نزدیک مخلص اور منتخب افراد تھے (47)۔
وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾	اور اسماعیل، یسع اور ذوالکفل علیہم السّلام کا تذکرہ کر۔ یہ سارے، منتخب افراد میں سے تھے (48)۔
هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۙ﴿۴۹﴾	یہ ان انبیاء کرام علیہم السّلام کے حالات و وقائع ہیں۔ بے شک جو لوگ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہیں، ان کے لیے نتائج کی حسین منزل Destination موجود ہے (49)۔
جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾	یعنی قیام و راحت کے جنّت کے سرسبز و شاداب باغات، جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہیں (50)۔

مُتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾	ان میں تکیہ لگائے بیٹھے ہیں اور وہاں طرح طرح کے پھل اور مشروبات طلب کر رہے ہیں (51)۔
وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ اَتۡرَابٌ ﴿۵۲﴾	اور ان کے پاس، شرم حیا کی پیکر، مزاج وخصوصیات میں مماثلت کی حامل خواتین ہیں الصّٰفّٰت۔ 48، الرّحمٰن۔56 (52)۔
هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِيَوۡمِ الۡحِسَابِ ﴿۵۳﴾	یہ ہے سب کچھ جس کا تم سے یومِ حساب یعنی مرنے پر ظہورِ نتائج کے دن کے لیے وعدہ کیا جاتا تھا (53)۔
اِنَّ هٰذَا لَرِزۡقُنَا مَا لَهٗ مِنۡ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾	یہ ہماری طرف سے رزق، سامانِ نشو ونما ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا (54)۔
هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيۡنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾	یہ تو رہا اہلِ جنّت کے لیے۔ اور سرکش و قانون شکن لوگوں کے لیے ایسا ٹھکانا، ایسی منزل ہے جہاں ان کی صلاحیتیں اور توانائیاں، کوئی تعمیری نتیجہ مرتب کیے بغیر منتشر ہو رہی ہیں (55)۔
جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ۚ فَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۵۶﴾	یعنی جہنّم: اس میں داخل ہیں۔ یہ کتنا تکلیف دہ ٹھہرنے کا مقام ہے (56)۔
هٰذَا ۙ فَلۡيَذُوۡقُوۡهُ حَمِيۡمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾	یہ ہے ان کی منزل: یہاں پئیں کھولتا ہوا یا شدید یخ ٹھنڈا پانی النّبا۔25 (57)۔
وَّاٰخَرُ مِنۡ شَكۡلِهٖۤ اَزۡوَاجٌ ﴿۵۸﴾	اور اسی طرح ملتی جلتی اور سزائیں (58)۔
هٰذَا فَوۡجٌ مُّقۡتَحِمٌ مَّعَكُمۡ ۚ لَا مَرۡحَبًۢا بِهِمۡ ؕ اِنَّهُمۡ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾	یہ ایک اور گروہ ہے جو تمہارے ساتھ تیزی سے شامل ہو رہا ہے۔ اُسے خوش آمدید کہنے کی ضرورت نہیں۔ یہ یقیناً جہنّم میں پڑنے والے ہیں (59)۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۟ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝۶۰

پہلے سے موجود کہتے ہیں یہ ہوتم۔ تمہارے لیے ہمارے دل میں کوئی وسعت و کشادنہیں۔ تم ہی نے ہمارے لیے یہ جہنّم تیار کرائی ہے۔ یہ بہت بُری منزل ہے (60)۔

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِی النَّارِ ۝۶۱

کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! جولوگ ہمارے لیے یہ سارا عذاب لانے کا موجب بنے ہیں، ان کے لیے جہنّم کا عذاب دوگنا کردیجئے الاعراف۔38 (61)۔

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝۶۲ؕ

اور کہتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ جن لوگوں کو ہم شرارتی شمار کیا کرتے تھے، وہ ہمیں نظر نہیں آرہے (62)۔

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝۶۳

ع 4 24 13

جن کا ہم دنیا میں مذاق اڑایا کرتے تھے یا ہماری نظریں چوک رہی ہیں کہ وہ دکھائی نہیں دیتے (63)۔

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝۶۴ؑ

جن مومنین کا یہ تمسخر اڑایا کرتے تھے، ان کا جہنّم سے محفوظ رہنا ایک ایسی بات تھی جو حقیقت بن کر سامنے آ گئی۔ اس پر اہلِ نار، جہنّمی آپس میں بحث و جدل کررہے ہیں کہ یہ کیسے ہوگیا (64)۔

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖۗ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۶۵ۚ

اے رسول ﷺ! تُو بتادے کہ میں تو فقط غلط طرزِ زندگی کے Consequences سے آگاہ کرنے والا ہوں۔ اس یگانہ Unique اللہ کے سوا اور کوئی الٰہ، صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے اور جس کا قانون سب پر غالب ہے (65)۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝٦٦

ایسی قوّتوں کا مالک کہ ارض وسما اوران کے مابین ہر شئے کو نئی نئی تبدیلیوں سے گزار کر، بتدریج نشوونما دیتے ہوئے اس طرح تکمیل کی طرف لے جانے والا کہ وہ تخریبی عناصر سے محفوظ بھی رہے البُر وج۔13 (66)۔

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝٦٧
اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝٦٨

اے رسول ﷺ! تو انہیں بتا دے یہ عظیم اہمیّت کا اعلان ہے، جس سے تم، سمجھے بغیر، منہ موڑے ہوئے ہو (67-68)۔

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝٦٩

کفّار کے بڑے بڑے سردار، جب اس عظیم اعلان کے متعلّق بحث و جھگڑا کر رہے تھے، تو مجھے اس کا کوئی علم نہ تھا، نہ مجھے ان کے بحث جھگڑے سے کوئی سروکار (69)۔

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧٠

میں تو یہ جانتا ہوں کہ مجھے وحی کے ذریعے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں صرف واضح طور پر متنبّہ کر دینے والا ہوں کہ غلط طرزِ زندگی کے نتائج، آخرالامر، تباہ کن ہوں گے (70)۔

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝٧١

اے رسول ﷺ! جب تیرے ربّ نے ملائکہ، فرشتوں سے کہا کہ میں آب و گِل سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں $\frac{15}{28}$ (71)۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝٧٢

جب میں اس کی ذات میں تناسب و توازن پیدا کر کے، اسے صلاحیتوں کی حامل منفرد Personality عطا کر دوں السّجدہ۔9 تو تم اُس کے آگے جھک جانا الحجر۔29۔اس کی برتری کو تسلیم کرنا کہ تم مجبورِ محض ہو

اور یہ آزادیٔ فکر و عمل کے باوجود تعمیلِ حکم کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے۔ (72)۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ۝ۙ

تو سب فرشتے اس کے آگے جھک گئے الحجر۔32 (73)۔

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ۝

ماسوائے ابلیس انسان کے جذبات کے۔ انہوں نے سرکشی اختیار کی اور وہ انکاری رہے البقرہ۔34، الاعراف۔11 (74)۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ۝

اللہ نے استفسار فرمایا کہ اے ابلیس! کس چیز نے تجھے اس کے آگے جھکنے سے روکا الاعراف۔12، جس کی تخلیق میں نے حسن و وقار سے کی التّین۔4۔ تو نے حکم سے سرتابی کی۔ کیا تُو اس بشر سے اپنے آپ کو برتر سمجھتا ہے؟ (75)۔

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۝

وہ بولا، میں اس سے بہتر ہوں۔ آپ نے مجھے آگ سے شعلہ صفت پیدا کیا اور اُسے مٹّی سے الاعراف۔12 (76)۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ۝ۚۖ

حکم ہوا، دور ہو جا یہاں سے۔ تجھ سے قطعِ تعلّق کیا جا رہا ہے اعراف۔13، الحجر۔34 (77)۔

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۝

تجھ پر میری لعنت ہے۔۔۔ تُو انسانوں کے دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک، میری طرف سے زندگی کی انسانیت ساز شادابیوں سے محروم رہے گا الحجر۔35 (78)۔

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۝

اس نے درخواست کی کہ میرے ربّ! دوبارہ زندگی عطا

کرنے کے دن تک مجھے مہلت دیجئے الاعراف۔14، الحجر۔36(79)۔

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَۙ۝

اللہ نے فرمایا کہ تجھے مہلت دی جاتی ہے الاعراف۔15، الحجر۔37(80)۔

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۝

مقرّرہ وقت کے دن تک (81)۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَۙ۝

کہنے لگا، آپ کے غلبہ واقتدار کی قسم! میں ان سب کو صحیح راستے سے بھٹکاؤں گا الاعراف۔16، الحجر۔39(82)۔

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ۝

ماسوائے ان میں سے آپ کے مخلص بندوں کے الحجر۔40(83)۔

قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ۝ۚ

اللہ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے اور میرا یہ فرمان بھی حقیقتِ ثابتہ بن کر سامنے آجائے گا (84)۔

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۝

کہ میں تجھے، اور جو تیرے نقشِ قدم پر چلیں گے، سب سے جہنّم کو بھردوں گا الاعراف۔18 (85)۔

قُلْ مَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۝

اے رسول ﷺ! واضح کر کے بتادے کہ میں اس ابلاغِ مبین کے لیے تم سے کسی معاوضے کا طلب گار نہیں ہوں اور میں یہ فریضہ شیفتگی سے انجام دے رہا ہوں، دکھاوے کی خاطر نہیں (86)۔

ع 5 24 14 اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ۝ۧ

یہ تمام اقوامِ عالم کے لیے ضابطۂ قوانین ہے اور تم کچھ وقت گزرنے کے بعد، اس کے قوانین کی صداقت جان لوگے (87-88)۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ (٣٩)

اٰيَاتُهَا ٧٥ — رُكُوْعَاتُهَا ٨

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ①

یہ کتاب اُس اللہ کی طرف سے اتاری گئی ہے جو غلبہ و اقتدار کا مالک ہے اور اس کا اقتدار آمرانہ کے بجائے مبنی بر حکمت ہے (1)۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ②

اے رسول ﷺ! ہم نے یہ کتاب تیری طرف حکمت کے تقاضوں کے مطابق اتاری ہے۔ لہٰذا، تُو اللہ کی محکومیّت، خالص اسی کی اطاعت اور فرماں پذیری کرتے ہوئے اختیار کر (2)۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ (وقف لازم)

یاد رکھو! خالص اطاعت اسی اللہ کے لیے ہے اور لوگ اُسے چھوڑ کر مددگار بنا لیتے ہیں یہ کہتے ہیں ہم ان کی پرکشش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کا قرب دلا دیں گے۔ یقیناً اللہ، ان کے مابین ان باتوں کا فیصلہ فرما دیتا ہے جن میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔ اللہ کی طرف سے، جھوٹے اور دین کی اقدار کے حد درجہ منکر کو ہدایت نہیں ملا کرتی (3)۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ④

اگر اللہ کسی کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا، منتخب کر لیتا۔ مگر وہ ان تصوّرات سے منزّہ و بلند ہے۔ وہ اللہ ایک، یگانہ Unique ہے اور جس کا قانون سب پر غالب ہے، جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل و ادراک متحیّر رہ جاتے ہیں (4)۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤

اُس نے کائنات کو Solid Reality کے طور پر تخلیق فرمایا ہے یونس۔5، جو تعمیری نتائج مرتّب کرنے والی ہے۔ وہ رات کو دن پر لپیٹتا رہتا ہے اور دن کو رات پر اور سورج اور چاند کو اپنے قانون کا پابند کر کے گردش میں رکھے ہوئے ہے۔ ہر ایک، ایک معیّن میعاد تک رواں دواں ہے الرّعد۔2، فاطر۔13۔ یہ حقیقت یاد رکھو اس کا قانون غالب ہے اور کائنات کو بڑی حفاظت سے چلا رہا ہے (5)۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ⑥

اس نے تمہیں ایک Life cell سے پیدا کیا جس کے اندر نر اور مادہ، دونو کے موروثے موجود ہوتے ہیں۔ پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا النسا۔1، الانعام۔99، الاعراف۔189 اور تمہیں مویشی عطا کیے جن کے آٹھ جوڑے ہیں الانعام۔145-144۔ وہ تمہاری تخلیق تمہاری ماؤں کے شکموں، مشیمہ، رحم اور پیٹ کے تین اندھیروں میں اس انداز سے کرتا ہے کہ تمہیں، حشو و زوائد کو دور کر کے، ایک توازن و تناسب عطا کرتا ہے۔ یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہیں اس طرح نشوونما دیتے ہوئے تکمیل تک لے جاتا ہے۔ سارا اختیار و اقتدار اسی کا ہے۔ اس کے سوا، اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے۔ تو، تم کدھر پھرے جاتے ہو؟ (6)۔

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

اگر تم ان حقائق سے انکار کرو گے تو اللہ تو تمہارے تسلیم و رضا کا محتاج نہیں۔ البتہ وہ اپنے بندوں کی ناشکری

اُخۡرٰی ؕ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمۡ مَّرۡجِعُکُمۡ فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ⑦

کو پسند نہیں کرتا۔ اور اگر تم احسان مندی کے جذبات کا اظہار کرو تو اس کا قانون تم سے ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا، کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھاتا الانعام۔165، بنی اسرائیل۔15، فاطر۔18، النّجم۔38۔ آخرالامر، تمھیں اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہوتا ہے۔ وہ تمھیں بتا دیتا ہے جو تم کیا کرتے تھے۔ وہ یقیناً تمہارے سینوں میں مستور باتوں کا علم بھی رکھتا ہے (7)۔

وَ اِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّہٗ مُنِیۡبًا اِلَیۡہِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَہٗ نِعۡمَۃً مِّنۡہُ نَسِیَ مَا کَانَ یَدۡعُوۡۤا اِلَیۡہِ مِنۡ قَبۡلُ وَ جَعَلَ لِلّٰہِ اَنۡدَادًا لِّیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ؕ قُلۡ تَمَتَّعۡ بِکُفۡرِکَ قَلِیۡلًا ٭ۖ اِنَّکَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ⑧

جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے ربّ کی طرف رجوع ہوتے ہوئے، اُسے پکارنے لگتا ہے، پھر جب وہ اسے اپنے یہاں سے سامانِ آسائش عطا کر دیتا ہے تو پہلے جس تکلیف کے باعث اسے پکار رہا تھا، اُسے بھول جاتا ہے اور اللہ کے مدِّ مقابل، اُس کی مثل ونظیر بنالیتا ہے تاکہ دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے بہکا دے۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کہہ دے کہ تھوڑے دنوں ناشکری کر کے سامانِ زندگی سے لطف اندوز ہولے۔ تُو، یقیناً اہلِ جہنّم میں سے ہے (8)۔

اَمَّنۡ ہُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیۡلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا یَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَۃَ وَ یَرۡجُوۡا رَحۡمَۃَ رَبِّہٖ ؕ قُلۡ ہَلۡ یَسۡتَوِی الَّذِیۡنَ یَعۡلَمُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ⑨

ع 1 9 15

ایسا شخص صحیح رَوِش زندگی پر ہے یا وہ جو اپنی صلاحیتوں کو نہایت احتیاط اور استقامت سے محفوظ رکھتے ہوئے صرف اللہ کے قوانین کے مطابق صرف کرتا ہے اور اللہ کی اطاعت کوشی میں کھڑے اور جھکتے ہوئے، رات کی کچھ گھڑیاں بسر کرتا ہے آخرت، مستقبل کی زندگی کے

انجام سے ترساں رہتا ہے اور اپنے ربّ کی رحمت سے اُمّید رکھتا ہے۔ اے رسول ﷺ! ان سے پوچھ کہ کیا علم والے اور لاعلم برابر ہوتے ہیں؟ صرف صاحبانِ عقل و بصیرت ہی تفکّر کرتے ہیں (9)۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾

انہیں بتادے کہ فرمانِ الٰہی ہے کہ اے میرے بندو! جو دین کی اقدارِ مطلقہ پر ایمان لائے ہو، اپنے نشوونما دینے والے کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو۔ جو لوگ حسن کارانہ اندازِ زیست اختیار کرلیتے ہیں اُن کی یہی دنیاوی زندگی حسنات ۔۔۔ راحتوں اور آسائشوں کی مظہر بن آجاتی ہے۔ اگر اس جگہ ایسی زندگی بسر کرنا ممکن نہ رہے تو کسی اور خطۂ زمین میں چلے جاؤ۔ اللہ کی زمین بڑی وسیع ہے $\frac{29}{56}$۔ حسن کارانہ اندازِ زیست پر استقامت سے عمل پیرا رہنے والوں کو حساب کے علاوہ بھی اجر دیا جاتا ہے (10)۔

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾

انہیں بتادے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی اطاعت وفرماں پذیری کرتے ہوئے اسی کی محکومیّت اختیار کیے رہوں الزُّمر-3-2 (11)۔

وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾

اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے، اللہ کے قوانین کے آگے جھک کر دوسروں کے لیے نمونہ، مقتدا بنوں الانعام-164 (12)۔

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾

بتادے کہ اگر میں اپنے ربّ کی نافرمانی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (13)۔

قُلِ اللّٰهَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّهٗ دِيۡنِىۡ ۙ﴿۱۴﴾	واضح کردے کہ میں اپنی اطاعت کو خالص اسی کے لیے وقف کرتے ہوئے اللہ کی محکومیّت میں رہ کر اپنی قوّتوں کو اسی کے پروگرام کے مطابق صرف کرتا ہوں (14)۔
فَاعۡبُدُوۡا مَا شِئۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۵﴾	تم اسے چھوڑ کر جس ہستی کی چاہے اطاعت کرو، یہ نقصان کی راہ ہے۔ ان پر واضح کردے کہ نقصان اٹھانے والے وہ ہیں جنہوں نے مرنے پر ظہورِ نتائج کے لئے یکبارگی اٹھائے جانے کے روز اپنے اور اپنے ہم مسلک ساتھیوں کو گھاٹے میں رکھا۔ یاد رکھو! یہ صریحاً خسارا ہے (15)۔
لَهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنۡ تَحۡتِهِمۡ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۱۶﴾	ان کے اوپر بھی اور نیچے بھی آگ کے شعلے ہیں۔ اس سے اللہ، اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے۔ اے میرے بندو! اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہو کر اس سے بچ جاؤ (16)۔
وَالَّذِيۡنَ اجۡتَنَبُوا الطَّاغُوۡتَ اَنۡ يَّعۡبُدُوۡهَا وَاَنَابُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الۡبُشۡرٰى ۚ فَبَشِّرۡ عِبَادِ ۙ﴿۱۷﴾	اور جو لوگ طاغوت ۔۔۔ ہر غیر اللہ نظام و طاقت کا حکم ماننے سے اجتناب برتتے ہیں اور ہر فیصلہ کے لیے اللہ کے قوانین کی طرف رجوع کرتے ہیں، ان کے لئے حسین نتائج کی بشارت ہے۔ تُو، میرے بندوں کو یہ بشارت دے دو (17)۔
الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ هَدٰٮهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۸﴾	جو حکم کو توجّہ سے سنتے ہیں، پھر انتہا پسندی سے نہیں، متوازن انداز سے اس کی تعمیل کرتے ہیں، الاعراف۔145، الزّمر۔55۔ یہی لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت عطا فرما دی اور یہی ہیں صاحبانِ عقل و بصیرت (18)۔
اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَيۡهِ كَلِمَةُ الۡعَذَابِ ؕ اَفَاَنۡتَ تُنۡقِذُ مَنۡ	بھلا جس شخص پر عذاب کا حکم واجب ہو گیا تو اے رسول

فِي النَّارِ ﴿19﴾

صلی اللہ علیہ وسلم، کیا تُو اسے جہنّم کی آگ سے بچا سکتا ہے؟ (19)۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿20﴾

البتہ جو لوگ اپنے ربّ کے احکام کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھتے ہیں، ان کے لیے بالاخانے اور مزید بلند مقامات ہیں جن کے نیچے نہریں رواں رہتی ہیں۔ ان کی سطحِ زندگی یہاں، دنیا سے حیاتِ آخرت تک آگے بڑھتی اور حسن وخوبی سے ارتقائی منازل طے کرتی جاتی ہے الفرقان۔ 75، الاعنکبوت۔58، سبا37، الانشقاق۔19۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا آلِ عمران۔8 (20)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿21﴾

ع 2 12/16

اے مخاطب! کیا تو دیکھتا نہیں کہ اللہ بلندیوں سے پانی برساتا ہے۔ پھر اُسے زمین پر چشموں کی صورت میں رواں کر دیتا ہے۔ پھر اُس کے ذریعے مختلف نوع کی فصلیں اُگاتا ہے۔ پھر فصلیں خشک ہونے لگتی ہیں۔ تُو اُسے زرد پڑتے دیکھتا ہے۔ پھر اُسے چورا چورا کر دیتا ہے۔ صاحبانِ عقل وبصیرت کے لیے ان امور میں قوانین مضمر ہیں (21)۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿22﴾

جس کا سینہ اللہ، اسلام کے لیے کھول دیتا ہے الانعام۔126، اسے اللہ کی طرف سے صحیح بات کو سمجھنے، قبول کرنے کی استعداد اور حق کو اختیار کر لینے کی جرأت عطا ہو جاتی ہے، تو وہ، گویا اپنے ربّ کی وحی کی روشنی میں آ جاتا ہے۔ کیا وہ ان کے برابر ہو جاتا ہے جن کے دل اللہ کے قوانین کو، شرحِ صدر کے مقابلے میں، قبول

کرنے کے لیے سخت ہیں؟ ان کے لیے تباہی ہے۔ ایسے ہی لوگ صریحاً گمراہی میں ہیں (22)۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِيۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَقُلُوۡبُهُمۡ اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿۲۳﴾

اللہ نے عمدہ کلام نازل فرمایا ہے یعنی ایسی کتاب جس کی ساری تعلیم کڑی در کڑی مربوط ہے اور یہ تاریخی حقائق وشواہد کو تشبیہہ کے رنگ میں دہرا دہرا کر اور متضاد چیزوں کو سامنے لا کر Juxtaposing انداز میں واضح کرتی ہے الحجر۔87۔ جو لوگ اپنے ربّ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتے رہتے ہیں، اُن کے بدن پر خلاف ورزی کے احساس سے کپکپی چھا جاتی ہے پھر ان کے دل اور بدن اللہ کے قوانین کی باز آفرینی سے نرم وگداز ہو جاتے ہیں۔ یہ ہے اللہ کی طرف سے ہدایت۔ وہ اُس کتاب کے توسّط سے ہر اس شخص کی رہنمائی کرتا ہے جو رہنمائی لینا چاہے۔ اور جو شخص اللہ کی طرف جانے والا راستہ کھودے، اسے ہدایت دینے والا کون ہے؟ (23)۔

اَفَمَنۡ يَّتَّقِىۡ بِوَجۡهِهٖ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ وَقِيۡلَ لِلظّٰلِمِيۡنَ ذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۲۴﴾

بھلا ایسا شخص کون ہے جو مرنے پر ظہورِ اعمال کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے دن کے شدید عذاب سے بچنے کے لیے اپنے پورے جسم اور جاہ ومرتبہ کو ڈھال بنانا چاہے۔ یہ چیزیں عذاب سے بچا نہیں سکتیں گی بلکہ قانون شکن لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے، اس کا عذاب بھگتو (24)۔

كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتٰىهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ

ان سے پہلے لوگوں نے بھی اللہ کے پیغام کو جھٹلایا تو ان

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٥﴾

پر عذاب ایسی سمتوں سے آیا کہ ان کی سمجھ شعور میں بھی نہ آ سکتا تھا (25)۔

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾

سو، اللہ نے انہیں اسی دنیاوی زندگی میں ذلّت کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے ہی۔ کاش! یہ لوگ یہ بات سمجھ لیتے (26)۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾

ہم نے اس قرآن میں، انسانوں کے لیے ہر بات، ہر طرح کی مثالوں کے ذریعے بیان کردی ہے تا کہ یہ عبرت وموعظت حاصل کریں (27)۔

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٢٨﴾

وہ قرآن جو واضح عربی زبان میں ہے جس کی تعلیم میں کوئی ٹیڑھ، پیچ وخم نہیں تا کہ یہ اس کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر ان کے مطابق زندگی بسر کر سکیں (28)۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٩﴾

اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے۔ ایک آدمی ہے جس کے کئی مشترک بدخو اور جھگڑالو، آقا ہیں اور، ایک دوسرے آدمی نے کسی ایک آقا کے لیے اپنے آپ کو مختص Devote کر لیا ہے۔ تو کیا یہ دونو ایک جیسے ہیں؟ ستائش وتحسین صرف اللہ کے لیے ہے۔ لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں (29)۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿٣٠﴾

اے رسول ﷺ! تجھے موت سے ہمکنار ہونا ہے اور انہیں بھی مرجانا ہے (30)۔

ع 3 10 17 ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿٣١﴾

پھر مرنے پر اعمال کے سامنے آجانے کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے روز، تم آپس میں اپنے ربّ کے حضور، ایک دوسرے پر الزام دیتے ہوئے جھگڑو گے (31)۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝٣٢

الجزء 24

اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا اور کون ہوگا جو اللہ سے جھوٹ منسوب کرتا ہے اور وحی کی صداقت کو، جب وہ اُس تک پہنچ جائے، جھٹلاتا ہے۔ کیا وحی کی اقدار سے انکار کرنے والوں کا ٹھکانا جہنّم نہیں؟ (32)۔

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝٣٣

جس نے وحی کی صداقت پیش کی اور اسے اپنے عمل سے سچ کر دکھایا تو ایسے ہی لوگ ہیں جن کی زندگی اللہ کے قوانین سے پوری پوری ہم آہنگ ہے (33)۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٤

ان کو، اُن کے ربّ کے یہاں سے وہ کچھ ملتا ہے جسے وہ چاہتے ہیں۔ حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کے لیے ایسی ہی جزا ہے (34)۔

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٣٥

تا کہ اللہ، اُن کے اعمال کی ناہمواریاں دور کر دے اور انہیں اُن حسن وتوازن پیدا کرنے والے کاموں کا اجر عطا فرمائے جو وہ کیا کرتے تھے (35)۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝٣٦

کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟ اے رسول ﷺ! یہ کفّار تیرے نزدیک، دوسرے خود ساختہ خداؤں کے مقابلے میں اللہ کے مقام کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جو اللہ کی راہ سے بھٹک جائے اسے ہدایت دینے والا کون ہے؟ (36)۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝٣٧

اور جسے اللہ ہدایت دے دے تو اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ صاحبِ قوّت اور جرم کی سزا دینے والا

نہیں؟ (37)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ
اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ
اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ
بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ
عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝٣٨

اگر اے رسول ﷺ! تُو اِن سے پوچھے کہ اس کائنات کو کس نے پیدا کیا تو جھٹ سے کہہ دیتے ہیں کہ اللہ نے الاعنکبوت۔61۔ تُو ان سے پوچھ کہ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر اللہ مجھے ضرر پہنچانا چاہے تو جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو، وہ اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر اللہ مجھے رحمت سے نوازنا چاہے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ ان سے کہہ دے کہ اللہ کے بعد، مجھے کسی اور کی ضرورت نہیں۔ بھروسا کرنے والے اُسی کے قوانین پر ہی بھروسا کیا کرتے ہیں (38)۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۙ۝٣٩

انہیں بتادے کہ اے میرے قوم کے لوگو! تم اپنی جگہ اپنی استطاعت بھر کام کیے جاؤ اور میں اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہتا ہوں۔ جلد ہی تم جان لوگے الانعام۔135، ھود۔121-93، (39)۔

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝٤٠

کہ زندگی کی خوش گواریوں سے محرومیاں کسے ملتی ہیں جن سے وہ ذلیل و رُسوا ہوجائے اور پھر زندگی کی شیرینیوں سے متمتّع ہونے کی صلاحیّت ہی نہ رہے۔ اور کون ہے جس پر دائمی عذاب واجب ہوجاتا ہے الانعام۔135، ھود۔93، (40)۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ

اے رسول ﷺ! ہم نے تجھ پر انسانیت کے لیے، یہ کتاب نازل کی ہے جو قانونِ حفظ و بقا اور عدل و

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾

انصاف کے عین مطابق اور زمانے کے تقاضوں کا ساتھ دینے والی ہے۔ جو راہِ ہدایت پر رہتا ہے تو وہ اپنی ذات کے لیے ہی کرتا ہے، اور جو سیدھی راہ سے بھٹکتا ہے تو اس کی گمراہی کا وبال اسی کی ذات پر پڑتا ہے۔ تو اُن کے لیے ذمّہ دار نہیں ہے (41)۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

اللہ، انسانوں کا موت کے وقت، اور جن کی موت نہ آئی ہو، ان کا نیند کے دروان، شعور سلب کر لیتا ہے۔ پھر جن کی موت کا فیصلہ کر لیتا ہے، ان کے شعور کو روک لیتا ہے اور دوسروں کا شعور ایک مقرّ رہ مدّت تک کے لیے جاری کر دیتا ہے۔ غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس بات میں قوانین مضمر ہیں (42)۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾

کیا انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر، سفارشی اور مددگار بنا لیے ہیں۔ ان سے، اے رسول ﷺ! پوچھ کہ خواہ وہ کسی شئے پر نہ اختیار رکھتے اور نہ ہی عقل و فہم رکھتے ہوں (43)۔

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾

انہیں بتا دے کہ ہر جہت سے مدد و معاونت ...... باہمگی۔۔۔اللہ کی ہی ہے کیوں کہ کل کائنات پر اقتدار Sovereignty اسی کی ہے۔ تم، آخر الامر، اسی کے قانونِ مکافات Law of Accountability کی طرف لوٹ کر جاتے ہو (44)۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ

جب بے مثل و یگانہ Unique اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، منقبض

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٥﴾

ہوجاتے ہیں بنی اسرائیل۔46، اور جب، اس کے سوا دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ خوش ہوجاتے ہیں (45)۔

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾

اے رسول ﷺ! تو کہہ کہ اے اللہ! اے کائنات کو اوّلین بار وجود میں لانے والے؛ حاضر اور ہر اس چیز کا علم رکھنے والے جو ابھی نظروں سے اوجھل ہے اور مشہود ہوکر سامنے نہیں آئی؛ تُو ہی اپنے بندوں کے مابین اُن امور کا فیصلہ فرماتا ہے جن میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں (46)۔

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿٤٧﴾

اور اگر اِن قانون شکن اور سرکش لوگوں کے پاس کرّۂ ارض کا سب کچھ ہو اور اتنا ہی اس کے ساتھ اور بھی، اور وہ مرنے پر ظہور نتائج کے لیے یکبارگی اٹھا کھڑا کیے جانے کے وقت بدترین عذاب کے عوض فدیہ دینا چاہیں تو وہ قبول نہیں کیا جاتا آل عمران۔91۔ بلکہ اللہ کی طرف سے وہ سب کچھ ظاہر کردیا جاتا ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کرتے تھے (47)۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٨﴾

اور وہ بد اعمالیاں، جو وہ کیا کرتے تھے ان پر ظاہر ہوجاتی ہیں اور جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے، وہ انہیں گھیرے میں لے لیتا ہے (48)۔

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ ۭ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾

جب انسان کو کوئی اذیّت پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے۔ پھر جب ہم اسے اپنے یہاں سے آسائش عطا کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے میرے علم کی بنا پر

حاصل ہوئی ہے۔ اس سے ان کی پرکھ ہو جاتی ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو جانتے نہیں (49)۔

قَدۡ قَالَهَا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝

ان سے پہلے کے لوگ بھی اسی طرح کہتے تھے مگر ان کا کیا کرایا ان کے کسی کام نہ آیا اَلَّیل۔11، اللّھب۔2 (50)۔

فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوۡا ؕ وَالَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ هٰٓؤُلَاۤءِ سَيُصِيۡبُهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوۡا ۙ وَمَا هُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ۝

ان کی پیدا کردہ ناہمواریوں کے نتائج نے انہیں آلیا اور ان میں سے جو حدود اللہ سے تجاوز کرنے اور اپنی ذات کا نقصان کرنے والے ہیں، انہیں بھی ان کی بداعمالیوں کی سزا مل کر رہتی ہے۔ وہ اللہ کے قانون مکافات کو شکست نہیں دے سکتے او نہ بچ کر نکل سکتے ہیں (51)۔

اَوَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ ع 5 11 2

کیا انہوں نے اس بات کو سمجھا نہیں کہ اللہ اُسے کشادگی سے رزق دیتا ہے جو زیادہ محنت کر کے وسعت کے ساتھ رزق لینا چاہے اور کم محنت والے کو نپا تُلا الرّعد۔26، بنی اسرائیل۔30، القصص۔82، العنکبوت۔62، الرّوم۔37، سبا۔39-36، الشوریٰ۔12۔ مستقل اقدار پر ایمان رکھنے والوں کے لیے ان امور میں قوانین پوشیدہ ہیں (52)۔

قُلۡ يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۝

اے رسول ﷺ! میرے بندوں کو بتادے کہ جو اپنی جانوں پر زیادتی کر بیٹھے ہیں وہ اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہوں۔ اللہ یقیناً جملہ لغزشوں کے مضر اثرات ونتائج سے حفاظت عطا فرما دیتا ہے۔ وہ حفاظت اور

نشو ونما عطا فرمانے والا ہے (53)۔

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝٥٤

تم اپنے ربّ کے قوانین کی طرف رجوع کیا کرو اور قبل اس کے کہ تم پر عذاب آپہنچے اور تمہیں مدد نہ مل سکے، اسی کے قوانین کے سامنے جھکے رہو (54)۔

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٥٥

اور جو وحی تمہارے ربّ کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے، اس کی متوازن انداز سے اتّباع کرتے رہو قبل اس کے کہ عذاب تمہیں دفعتاً آلے اور تمہیں اس بات کا پتا بھی نہ چلے (55)۔

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝٥٦

اُس لمحے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ صد حیف اُس کوتاہی پر جو اللہ کے راستے پر چلنے میں، میں نے کی جس کی طرف اس نے مجھے دعوت دی تھی اور میں ذلّت اٹھانے والوں میں ہوگیا (56)۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝٥٧

یا یہ کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دے دیتا تو میں بھی متقین ...... اللہ کے قوانین واحکام کی اتّباع کرنے اور ان کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں میں ہوتا (57)۔

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٥٨

یا عذاب کو دیکھ کر یہ کہتا کہ کاش! مجھے دوبارہ دنیاوی زندگی کی طرف واپس لوٹ جانا ہوتا تو میں بھی حسن وتوازن پیدا کرنے والے کام کرنے والوں میں ہوتا (58)۔

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٥٩

بالکل نہیں۔ تیرے پاس یقیناً میری آیات پہنچیں۔ تُو نے ان کو جھٹلایا اور سرکشی اختیار کی اور ان کا انکار کرنے والوں میں ہوگیا (59)۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ
مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۶۰

جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ جھوٹ باتیں منسوب کیں، اے رسول ﷺ! تو اُن کی موت کے بعد نتائج اعمال کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے روز دیکھے گا کہ ان کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔ کیا سرکشی برتنے والوں کا ٹھکانا جہنّم میں نہیں ہے (60)۔

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۶۱

جنہوں نے اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کی ہوتی ہے، اللہ اُن کو، ان کی کامیابی کے باعث تباہیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ انہیں کوئی تکلیف چھوتی بھی نہیں اور نہ وہ حُزن زدہ ہوتے ہیں (61)۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۶۲

اللہ ہی ہر شئے کی تخلیق کرنے والا ہے اور ہر شئے کا نگران جس کے قانون پر پورا پورا بھروسا کیا جاسکے (62)۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۶۳ ع

ع 6 11 3

کائنات کے خزانوں کا وہی مالک ہے اور جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں، وہی نقصان اٹھانے والے ہیں (63)۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝۶۴

اے رسول ﷺ! ان سے پوچھ کہ اے جاہلو! کیا تم مجھے یہ کہتے ہو کہ میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کے قانون کی اطاعت کروں (64)۔

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ
اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۶۵

ہم نے تیری طرف اور تجھ سے پہلے لوگوں کی طرف بھی بذریعہ انبیاء، پیغامِ وحی بھیجا تھا۔ اگر تُو مجھے چھوڑ کر کسی اور کے قانون کی اطاعت کرے گا تو تیرے عمل بھی ضائع ہوجائیں گے اور تُو نقصان اٹھانے والوں میں

سے ہو جائے گا (65)۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

بلکہ تُو اپنی قوّتوں کو اللہ کے متعیّن کردہ پروگرام کے لیے ہی مختص رکھ کہ تیری کوششیں بھرپور نتائج کی حامل بن جائیں (66)۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾

اِن لوگوں نے اللہ کے اختیار و اقتدار کا اندازہ، جیسا کرنا چاہیئے تھا، نہیں کیا الحج۔ 74، اور قیامت کے روز، سارے وسائل و ذرائع رزق جن پر انسان قبضہ جمائے ہوئے ہیں، اُس کے قبضہ میں ہوں گے اور اجرامِ فلکی بھی اس کی قوّتوں سے لپٹے ہوئے ہوں گے الانبیا۔104۔ یہ لوگ، ایسی قوّتوں اور اقتدار میں اپنے خود ساختہ خداؤں کو بھی شریک کرتے ہیں۔ اللہ، ان کے ان تصوّرات سے بلند و ماوراء ہے (67)۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي
الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا
هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور صُور پھونکا جاتا ہے۔ سو، کائنات کی ہر چیز ہوش کھو کر گر جاتی ہے ماسوائے اس کے جو اللہ کی مشیّت کی رُو سے گھبراہٹ سے دوچار نہ ہو النّمل۔87۔ پھر دوسری بار صُور پھونکا جاتا ہے تو یک لخت اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور دیکھتے کے دیکھتے رہ جاتے ہیں (68)۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ
بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾

اور زمین، اپنے ربّ کے نور سے جگمگا اُٹھتی ہے اور نامۂ اعمال سامنے رکھ دیا جاتا ہے الکہف۔49 اور انبیاء اور شہادت دینے والے حاضر کیے جاتے ہیں اور لوگوں کے مابین عدل و انصاف کے مطابق فیصلہ کر دیا

جاتا ہے اور انصاف اور ان کے حقوق میں ذرا بھی کمی بیشی نہیں کی جاتی ہے (69)۔

ع 7 7 4 وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝

اور ہر شخص نے جو جو عمل کیا ہوتا ہے، اسے اس کا پورا پورا بدل دے دیا جاتا ہے۔ اور وہ اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ یہ کرتے رہتے ہیں (70)۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور کفّار کو چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں جہنّم کی طرف ہانک کر لے جایا جاتا ہے۔ جب وہ اس کے پاس پہنچتے ہیں تو اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنّم کے محافظ انہیں مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ کیا تمہارے پاس تمہی میں سے، رسولؑ نہیں آئے تھے جو تمہارے سامنے تمہارے ربّ کی آیات پیش کرتے تھے اور تمہیں اِس دن کا سامنا کرنے سے متنبّہ کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہاں آئے تو تھے، لیکن کفّار پر حکمِ عذاب حقیقت بن کر رہا (71)۔

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

ان سے کہا جاتا ہے کہ جہنّم کے طبقات میں داخل ہو جاؤ۔ تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ سو، سرکشوں کا یہ کیسا برا ٹھکانا ہے (72)۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝

اور اپنے ربّ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرنے والوں کو جنّت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جاتا ہے۔ جب وہ جنّت کے پاس پہنچتے ہیں اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے محافظ

ان سے کہتے ہیں سَلام'' عَلَیْکُمْ تم خوش بخت ہو۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو جاؤ (73)۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾

وہ اہلِ جنّت کہتے ہیں سزاوارِ تحسین وستائش ہے اللہ جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور جہاں ہم چاہیں، ہمیں جنّت کی سرزمین کو سازگار بنا کے اُس کا وارث بنا دیا۔ سو عمل کرنے والوں کا یہ کتنا عمدہ اجر ہے (74)۔

ع 8 5 5 وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

تم دیکھو گے کہ ملائکہ...... عالمِ امر کی قوّتیں، کائنات کے کنٹرول کے مرکز Throne of power کا احاطہ کیے ہوئے ہوتی ہیں، اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو وجہِ حمد وستائش بنانے کے لیے ہمہ وقت سر گرمِ عمل۔ لوگوں کے درمیان حق وعدل کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور اعلان کیا جاتا ہے کہ ستائش و تحسین صرف اللہ کے لیے ہی ہے جو تمام اقوامِ عالم کی ربوبیّت کا ضامن ہے (75)۔

اٰیَاتُهَا ۸۵ (۴۰) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ رُكُوْعَاتُهَا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾

حمید، مجید، تعریف اور ستائش کے مالک اور سامانِ ربوبیّت کو نہایت کثرت اور فراوانی سے دینے والے کا ارشاد ہے (1)۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾

کہ یہ کتاب، غلبہ واقتدار کے مالک اور کامل علم رکھنے

والے اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے (2)۔

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِى الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۳

وہ اصلاح کے بعد، لغزش کے مُضر اثرات کو مٹانے والا، توبہ قبول فرمانے والا، جرم کی سخت سزا دینے والا، صاحبِ قوّت ہے۔ اس کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے جس عظمتوں کے سامنے انسانی عقل وادراک متحیّر رہ جاتے ہیں۔ آخری منزل، منتہائے سفر اسی کے قانونِ مکافات کی طرف ہے (3)۔

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِى الْبِلَادِ ۝۴

اللہ کی آیات میں جھگڑے اور تنازعات، صرف وہی نکالتے رہتے ہیں جو ان آیات کے منکر ہیں۔ اے رسول ﷺ! ان کا شہروں میں کرّ وفر سے رہنا بسنا، آنا جانا تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے کہ شاید یہی صحیح رَوشِ زندگی اور کامرانی کی راہ ہے (4)۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۵

ان سے پہلے قومِ نوحؑ نے اللہ کے قوانین کو جھٹلایا تھا اور ان کے بعد دین کی مخالف جماعتوں نے۔ اور ہر اُمّت نے اپنے رسولؑ کی گرفت کرنے کا قصد کیا اور وہ اس سے باطل پر رہتے ہوئے جھگڑتے رہتے تھے تاکہ اُسے حق کی راہ سے ہٹا دیں۔ لہٰذا، میرے قانونِ مکافات نے ان کو پکڑ لیا۔ سو، میری سزا کیسی تھی (5)۔

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ

اور یوں، تیرے ربّ کا قانونِ مکافات، کفّار پر حقیقتِ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَصْحٰبُ النَّارِ ۝٦

ثابتہ بن کر سامنے آ گیا کہ وہ اہلِ جہنّم ہیں (6)۔

وقف لازم

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا
وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا
وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝٧

عالمِ امر و خلق کی جن قوّتوں الزّمر۔75, نے اقتدارِ اعلیٰ اور قوّتِ تصرُّف کو بروئے کار لانے کی ذمّہ داری اپنے اوپر لی ہوئی ہے، وہ اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو وجہِ تحسین وستائش بنانے کے لیے ہمہ وقت سرگرمِ عمل رہتی ہیں اور اس کے قوانین پر ایمان بھی رکھتی ہیں اور اہلِ ایمان کے لیے حفاظت بھی طلب کرتی رہتی ہیں الشّوریٰ۔5 اور دعا گو رہتی ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تیری ربوبیّت، رحمت اور تیرا علم ہر شئے کو محیط ہے۔ تُو اُن کو جو غلط رَوِش کو چھوڑ کر تیرے راستے پر چلیں، جہنّم کے عذاب سے محفوظ رکھ (7)۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ
صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٨

اے ہمارے ربّ! انہیں راحت وآرام والے باغات میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کے والدین، ان کی بیویوں اور اُن کی اولاد میں سے جنہوں نے صلاحیّت پرور کام کیے، انہیں بھی داخل فرما۔ بیشک، حکمت پر مبنی غلبہ واقتدار تیرے ہی قانون کو حاصل ہے (8)۔

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ
ع 1 9 6 رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩

انہیں، ہلاکتوں سے بچالے۔ اور جس کو تُو، اُس دن ہلاکت سے بچالے تو گویا تُو نے اس پر رحمت فرمائی۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی Achievement

ہے (9)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝١٠

جنہوں نے اقدارِ دین کو تسلیم کرنے سے انکار کیا، انہیں پکار کر کہا جاتا ہے کہ جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا اور تم انکار کر دیا کرتے تھے، آج اللہ کو تم سے کہیں زیادہ نفرت اور بے زاری ہے جتنی تمہیں اپنے آپ سے ہے (10)۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝١١

وہ کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! تو نے ہمیں دو مرتبہ زندگی عطا کی اور دو مرتبہ موت دی البقرہ۔28۔ ہم اپنے جرائم کا اعتراف کرتے ہیں۔ کیا یہاں سے نکلنے کی بھی کوئی صورت ہے؟ (11)

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝١٢

جواب ملتا ہے کہ تمہارے یہاں پہنچنے کی وجہ یہ ہے کہ جب تمہیں اللہ وحدہٗ کی طرف بلایا جاتا تھا تو ادھر آنے سے انکار کر دیتے اور اگر اُس کے ساتھ دوسرے شریک بنا دیئے جاتے تو تم مان جاتے الزُّمر۔45۔ حقِّ حکومت، Sovereignty تو اللہ ہی کی ہے جو عظمت واقتدارِ اعلیٰ کا مالک ہے (12)۔

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝١٣

وہی ہے جو تمہیں اپنے قوانین کی علامات Symbols دکھاتا چلا جاتا ہے اور تمہارے لیے بلندیوں سے بارش برساتا ہے الجاثیہ۔5۔ ان امور پر صرف وہی غور وفکر کرتے ہیں جو اللہ کے قوانین سے

	راہنمائی لیتے ہیں (13)۔
فَادۡعُوا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾	تو، خواہ کفّار کو ناگوار گزرے، تم اللہ کو، خالص اسی کی فرماں پذیری کرتے ہوئے، پکارتے رہو (14)۔
رَفِیۡعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الۡعَرۡشِ ۚ یُلۡقِی الرُّوۡحَ مِنۡ اَمۡرِہٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ لِیُنۡذِرَ یَوۡمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾	وہ بلند مرتبوں والا، نظامِ کائنات کے مرکزی کنٹرول--- اقتدارِ اعلیٰ کا مالک ہے۔ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اپنے امر سے وحی عطا فرماتا ہے☆ تاکہ وہ یومِ مکافاتِ عمل کا سامنا کرنے سے متنبّہ کر سکے النّحل۔2 (15)۔
یَوۡمَ ہُمۡ بٰرِزُوۡنَ ۚ لَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡہُمۡ شَیۡءٌ ؕ لِمَنِ الۡمُلۡکُ الۡیَوۡمَ ؕ لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ الۡقَہَّارِ ﴿۱۶﴾	جس دن، انکے مخفی نتائجِ اعمال نمایاں ہوکر سامنے آجاتے ہیں، ان کی کوئی بات اللہ سے پوشیدہ نہیں ہوتی۔ سوال ہوتا ہے کہ پہلے، دنیا میں تو تم اس کے منکر ہوجاتے تھے لیکن آج بتاؤ کہ کامل اختیار و اقتدار کس کا ہے؟ اقرار کرتے ہیں کہ اللہ کا جو واحد، یگانہ Unique ہے، جس کا قانون سب پر غالب ہے (16)۔
اَلۡیَوۡمَ تُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ ؕ لَا ظُلۡمَ الۡیَوۡمَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۱۷﴾	آج ہر نفس کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جاتا ہے۔ آج کسی کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ یقیناً اللہ، اعمال کا نتیجہ جلد ہی...... اعمال کے سرزد ہونے کے ساتھ ہی، مرتّب کرنا شروع کردیتا ہے البقرہ۔202، آل عمران۔199، الرَّعد۔41 (17)۔

☆ $\frac{40}{15}$ سلسلۂ نزولِ وحی محمّدؐ نبی آخر الزّماں پر ختم کرکے نبوّت کا باب ہمیشہ کے لیے بند کردیا گیا۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۗ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۗ ﴿۱۸﴾

اے رسول ﷺ! تو انہیں اس قریب آنے والے دن سے متنبّہ کر دے جس دن سخت مضطرب ہو کر دل اُچھل کر حلق تک آ رہے ہوتے ہیں۔ ظالموں کا نہ کوئی غم خوار رفیق ہوتا ہے اور نہ سفارشی جس کی سفارش مانی جا سکے (18)۔

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾

وہ نظروں کی خیانت کو اور جو کچھ تم سینوں میں چھپاتے ہو، اسے بھی جانتا ہے (19)۔

ع 2 11 7

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۗ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾

اور اللہ ہر بات کو واضح کر کے اس کا فیصلہ حق یعنی عدل وانصاف کے ساتھ کر دیتا ہے کہ وہ قانون بنانے اور نافذ کرنے والی اتھارٹی ہے۔ اور جن کو یہ، اللہ کو چھوڑ کر، پکارتے ہیں کسی امر کا فیصلہ نہیں کر سکتے کہ وہ خود قانونِ مکافاتِ عمل کے تابع ہیں۔ اللہ یقیناً ہر بات کو سننے والا اور ہر معاملہ کی بصیرت Insight رکھنے والا ہے (20)۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۗ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾

کیا وہ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا۔ وہ مملکت میں ان سے شان وشوکت کے آثار اور قوّت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھے۔ لیکن اللہ کے قانونِ مکافات نے انہیں، ان کے جرائم کے باعث پکڑ لیا۔ اور ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا (21)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾

یہ اس لئے ہوا کہ ان کے رسولؑ، ان کے پاس واضح دلائل لے کر آتے تھے مگر انہوں نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا، اللہ کے قانونِ مکافات نے اُن کی گرفت کر لی۔ وہ یقیناً صاحبِ قوّت اور سخت سزا دینے والا ہے (22)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲۳﴾

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی آیات اور روشن دلائل دے کر بھیجا (23)۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾

فرعون، ہامان اور قارون کی طرف۔ لیکن وہ کہنے لگے کہ یہ تو کوئی جادوگر اور نہایت جھوٹا شخص ہے (24)۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾

جب وہ ہماری طرف سے وحی لے کر ان کے پاس آیا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ جو لوگ موسیٰ کے ساتھ ایمان لائے ہیں، ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو البقرہ۔49، الاعراف۔127-141، ابراہیم۔6، القصص۔4-9۔ اور کفّار کی ہر تدبیر بے نتیجہ رہ جاتی ہے (25)۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ
اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ
الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾

فرعون نے کہا کہ مجھے روکو نہیں، مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر ڈالوں اور وہ اپنے ربّ کو بلا لے۔ مجھے تو ڈر ہے کہ وہ کہیں تمہارا دین نہ بدل ڈالے یا ملک میں فساد نہ پھیلا دے (26)۔

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے اور تمہارے ربّ کی

ع 3 7 8 لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾

پناہ طلب کرتا ہوں ہر اُس متکبّر کے استبداد سے جو یومِ حساب پر ایمان نہیں رکھتا (27)۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾

ایک مردِ مومن نے، جو آلِ فرعون سے تھا اور اپنے ایمان کو مخفی رکھے ہوئے تھا، کہا کہ تم ایک آدمی کو صرف اِس لئے قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا نشوونما دینے والا اللہ ہے اور وہ تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اس کی ذات پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچّا ہے تو جس عذاب سے اس نے تمہیں ڈرایا ہے، وہ تمہیں پہنچ کر رہے گا۔ اللہ کی طرف سے یقیناً کسی جھوٹے اور زمین میں فساد ڈالنے والے کو ہدایت نہیں ملا کرتی (28)۔

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾

اے میری قوم کے لوگو! آج تمہاری حکومت ہے اور ملک میں تم ہی غالب ہو لیکن ہمیں اللہ کے عذاب سے، جب وہ ہمیں آلے گا، کون بچائے گا۔ فرعون نے جواب میں کہا کہ میں تمہیں وہی بات کہتا ہوں جو میں سچ سمجھتا ہوں۔ میں تو تمہاری صرف سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کر رہا ہوں (29)۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾

اور صاحبِ ایمان شخص نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! میں تمہارے لیے بھی دین کی مخالف جماعتوں

جیسی عقوبت اور سزا اسے ڈرتا ہوں (30)۔

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝٣١

جیسا حال، قومِ نوح، عاد، ثمود اور اُن کے بعد آنے والے لوگوں کا ہوا۔ اللہ تو بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا (31)۔

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝٣٢

اور اے میری قوم کے لوگو! میں تمہارے بارے میں اُس دن سے ڈرتا ہوں جب تم ایک دوسرے کو مدد کے لیے پکارو (32)۔

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝٣٣

جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے۔ تمہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ اور جو اللہ کے راستے سے بھٹک جائے اسے ہدایت دینے والا کون ہے؟ (33)

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝٣٤

اس سے پیشتر، تمہارے پاس یوسف علیہ السلام واضح اور روشن دلائلِ وحی لے کر آیا۔ تو جو کچھ وہ لے کر آیا، تم اسکے متعلّق شک میں ہی پڑے رہے۔ جب وہ وفات پا گیا تو تم کہنے لگ گئے کہ اس کے بعد اللہ کوئی رسول نہیں بھیجے گا جو تمہیں روکے ٹوکے۔ یوں شک کرنے والا اور حدود شکن شخص اللہ کے راستے سے بھٹک جاتا ہے (34)۔

اِۨلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝٣٥

ایسے لوگ، بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہی نہ ہو، اللہ کی آیات میں جھگڑے اور تنازعات نکالتے رہتے ہیں المومن۔56۔ یہ بات اللہ اور صاحبِ ایمان لوگوں کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے۔ یوں، ہر

متکبّر اور مستبد کے دل پر اللہ کے قانونِ مکافات کی طرف سے مہر لگ جایا کرتی ہے یعنی وہ سمجھنے اور صحیح نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیّت سے محروم ہوجاتا ہے (35)۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۙ﴿۳۶﴾

فرعون نے کہا کہ اے ہامان! میرے لیے ایک اونچا محل بنا تا کہ میں اس پر چڑھ کران راستوں تک پہنچوں (36)۔

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ ع 4 10 9

بلند راستوں تک، پھر میں موسیٰ کے الٰہ کو جھانک کر دیکھوں۔ حال آں کہ میں اسے یقیناً، جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔ یوں، فرعون کو اس کا ہر برا کام اچھا ہی نظر آتا تھا اور وہ اسے صحیح راستے سے روک دیتا تھا۔ اور فرعون کی ہر تدبیر صرف تباہی کا پیش خیمہ تھی (37)۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾

وہ شخص جو دین کی اقدار پر ایمان لائے ہوئے تھا کہنے لگا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم میرے نقشِ قدم پر چلتے جاؤ۔ میں سیدھے راستے کی طرف تمہاری راہنمائی کروں گا (38)۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾

اے میری قوم کے لوگو! یہ دنیاوی زندگی تو صرف تھوڑے عرصے تک لطف اندوزی کے لیے ہے اور یہ باقی رہنے والی نہیں۔ یقیناً اُخروی زندگی ہمیشہ رہنے والا مقام ہے (39)۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ

جو کوئی بُرا کام کرتا ہے، اُسے اس کے برابر ہی سزا دی جاتی ہے الانعام۔161، الشّوریٰ۔40۔ اور جو صلاحیّت

الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	پرور کام کرتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ صاحبِ ایمان ہو، تو ایسے ہی لوگ جنّت میں داخل ہوتے ہیں۔ وہاں، اُنہیں بے حساب رزق دیا جاتا ہے النساء۔124، (40)۔
النصف وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝	اے میری قوم کے لوگو! تمہارا رَوِیہّ میرے ساتھ کیسا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے جہنّم کی طرف بلاتے ہو (41)۔
تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝	تم مجھے یہ کہتے ہو کہ میں اللہ کی ہستی کا انکار کردوں اور میں اس کے ساتھ ایسی ہستی کو اس کا ہمسر قرار دوں جس کا مجھے کوئی علم ہی نہیں۔ اس کے برعکس، میں تمہیں ایسی ہستی کی طرف بلاتا ہوں جس کے قانون کو غلبہ و اقتدار حاصل ہے اور تخریبی قوّتوں سے تمہیں اپنے قانون کی حفاظت بھی عطا کرنے والی ہے (42)۔
لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝	یہ بات بالکل واضح ہے کہ جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو، اس کے شایانِ شان ہی نہیں کہ اُسے، اس دنیا اور آخرت میں مدد کے لیے پکارا جائے اور ہمیں یقیناً اللہ کے قانونِ مکافات ہی کی طرف لوٹنا ہے اور قانون کی حدود سے تجاوز کرنے والے ہی جہنّمی ہیں (43)۔
فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝	جو کچھ میں تمہیں کہہ رہا ہوں تم عنقریب اسے یاد کروگے۔ میں اپنے معاملے کا فیصلہ اللہ پر چھوڑتا

	ہوں۔ اللہ بے شک، بندوں کے حالات کی بصیرت Insight رکھنے والا ہے (44)۔
فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوۡا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِۚ﴿۴۵﴾	اللہ نے اُسے ان اذیتّوں سے محفوظ رکھا جن کے لیے وہ لوگ تدبیریں کرتے تھے اور بدترین عذاب نے آلِ فرعون کو گھیر لیا الاعراف۔133 (45)۔
اَلنَّارُ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ ۚ اَدۡخِلُوۡۤا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ﴿۴۶﴾	قانونِ مکافات کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جس کا، دنیاوی زندگی میں، وہ صبح وشام سامنا کرتے ہیں؛ اور جس روز مرنے پر یکبارگی ظہورِ نتائج کی گھڑی...... آ گئی، حکم ہوا کہ آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں جھونک دو (46)۔
وَاِذۡ يَتَحَآجُّوۡنَ فِى النَّارِ فَيَقُوۡلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمۡ تَبَعًا فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ عَنَّا نَصِيۡبًا مِّنَ النَّارِ﴿۴۷﴾	اور جب وہ جہنّم کی آگ میں آپس میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں تو کمزور لوگ، طاقتور لوگوں سے کہتے ہیں ہم تو تمہارے پیروکار Followers تھے۔ تو کیا تم ہم سے آگ کا کچھ حصّہ دور کر سکتے ہو؟ ابراہیم۔21 (47)۔
قَالَ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا كُلٌّ فِيۡهَاۤ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ حَكَمَ بَيۡنَ الۡعِبَادِ﴿۴۸﴾	وہ طاقتور لوگ جواب میں کہتے ہیں کہ ہم سب ہی اس نارِ جہنّم کے اندر ہیں۔ اللہ نے، بندوں کے مابین فیصلہ ہی فرما دیا ہوا ہے (48)۔
وَقَالَ الَّذِيۡنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادۡعُوۡا رَبَّكُمۡ يُخَفِّفۡ عَنَّا يَوۡمًا مِّنَ الۡعَذَابِ﴿۴۹﴾	اور دوزخی، جہنّم کے محافظوں سے کہتے ہیں اپنے ربّ سے التجا کرو کہ کچھ عرصے کے لیے ہی ہمارے عذاب میں تخفیف فرما دے (49)۔

ع 5 13 10

قَالُوۡۤا اَوَلَمۡ تَكُ تَاۡتِيۡكُمۡ رُسُلُكُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوۡا بَلٰى ؕ قَالُوۡا فَادۡعُوۡا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الۡكٰفِرِيۡنَ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾

وہ جواب میں کہتے ہیں کہ کیا تمہارے پاس، تمہارے رسولؑ وحی کے واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہاں آئے تو تھے۔ محافظ کہتے ہیں پھر تم خود ہی دعا کرو۔ کافروں کی دعا بے سود ہی ہوتی ہے (50)۔

اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَيَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡاَشۡهَادُ ۙ﴿۵۱﴾

ہم یقیناً اپنے رسولوںؑ اور مومنین کی اس دنیاوی زندگی میں مدد کرتے ہیں اور اُس دور میں بھی مدد کریں گے جب گواہ، گواہی دینے کے لیے کھڑے ہوں گے (51)۔

يَوۡمَ لَا يَنۡفَعُ الظّٰلِمِيۡنَ مَعۡذِرَتُهُمۡ وَلَهُمُ اللَّعۡنَةُ وَلَهُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾

اُس دور میں قانون شکن اور سرکش لوگوں کی معذرت انہیں کوئی فائدہ نہ دے گی اور اُن کا مقدّر، بدترین جائے قیام اور قانونِ مکافاتِ عمل کی رو سے لعنت...... زندگی کی شادابیوں سے محرومی ہوگی (52)۔

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡهُدٰى وَاَوۡرَثۡنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡكِتٰبَ ۙ﴿۵۳﴾

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی ہدایت عطا کی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا (53)۔

هُدًى وَّذِكۡرٰى لِاُولِى الۡاَلۡبَابِ ﴿۵۴﴾

جو سراپا روشنی اور صاحبانِ عقل و بصیرت کے لیے سر چشمۂ عبرت و موعظت ہے (54)۔

فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِكَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ بِالۡعَشِىِّ وَالۡاِبۡكَارِ ﴿۵۵﴾

سو، اے رسول ﷺ! تو اپنے نصب العین کے حصول کی خاطر ثابت قدمی سے، مسلسل سرگرمِ عمل رہ۔ مثبت نتائج کے لیے اللہ کا وعدہ سچّا ہے۔ تو اپنے خلاف کفّار کے اتّہامات پر حفاظت طلب کر محمّد۔19، الفتح۔2 اور صبح شام اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو وجہِ حمد وستائش

بنانے کے لیے پوری پوری تگ وتاز کرتا رہ (55)۔

إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۙ إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَا هُمْ بِبَالِغِيهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٥٦﴾

جولوگ اللہ کی آیات میں ان کے پاس کسی آئی ہوئی سند، دلیل کے بغیر، تنازعات اور جھگڑے نکالتے رہتے ہیں المومن۔35، یقیناً ان کے دلوں میں اقتدار کی خواہش ہے جو یہ کبھی نہ پاسکیں گے۔ سو، تو اُے رسول ﷺ! ایسے زُعمِ اقتدار سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگتا رہ۔ وہ یقیناً سننے والا اور بصیرت رکھنے والا ہے (56)۔

لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾

انسانوں کی تخلیق کی نسبت کائنات کی تخلیق ایک Gigantic work ہے۔ لوگوں کی اکثریّت اس حقیقت کو سمجھتی نہیں (57)۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۙ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا مَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾

اندھا اور بینا، برابر نہیں ہوتیفاطر۔19 اور نہ مومنین اور صلاحیّت پرور کام کرنے والے ناہمواریاں پیدا کرنے والوں کے برابر ہوسکتے ہیں صٓ۔28۔ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو ان باتوں پر غور وفکر کرتے ہیں (58)۔

إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾

مرنے پر یکبارگی ظہورِ نتائج کی گھڑی یقیناً آکر رہتی ہے۔ اس میں شک قطعاً نہیں۔ پھر بھی لوگوں کی اکثریّت اس پر ایمان نہیں رکھتی (59)۔

ع 6 10 11 وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾

تمہارے ربّ نے فرمایا، تم میرے قوانین کی اتباع کرو، میں تمہاری سعی وعمل کو نتیجہ خیز بنادوں گا۔ جولوگ

میرے احکام کی بجا آوری سے سرکشی برتتے ہیں، وہ، ذلّت کے ساتھ داخلِ جہنّم ہوتے ہیں (60)۔

اَللّٰهُ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۶۱﴾

وہ اللہ ہی ہے جو تمہارے لیے رات کو وجود میں لایا تاکہ تم اس میں سکوں پذیر ہوسکو اور دن کو کسبِ معاش کے لیے روشن بنایا النّبا۔11-10۔ اللہ تو انسانوں کو معاشی خوشحالیاں عطا کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ احسان مندی کے جذبات کا اظہار نہیں کرتے (61)۔

ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ خَالِـقُ كُلِّ شَىۡءٍ‌ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۖ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۶۲﴾

یہ ہے تمہارا اللہ، تمہاری نشو ونما کرنے والا، ہر شئے کا خالق۔ اس کے سوا، کوئی اور الٰہ نہیں ہے جس کا غلبہ و اقتدار قبول اور جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ تو تم کدھر پھرے جاتے ہو؟ (62)۔

كَذٰلِكَ يُؤۡفَكُ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجۡحَدُوۡنَ ﴿۶۳﴾

اسی طرح وہ لوگ بھی جو اللہ کی آیات کا دانستہ انکار کرتے تھے، اپنی جہت سے پھر جاتے تھے (63)۔

اَللّٰهُ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ وَرَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ‌ ؕ ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ ۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۶۴﴾

اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے عارضی جائے قیام اور فضائے کائنات کو چھت بنایا اور تمہاری ایسی صورت گری کی جو مکمل توازن اور اعتدال لیے ہوئے ہے اور تمہیں پاکیزہ اااور انسانی طبائع کے لیے کیف اندوز رزق عطا فرمایا۔ یہ ہے تمہارا اللہ، تمہاری نشو ونما کرتے ہوئے تکمیل کی طرف لے جانے والا۔ لہٰذا، سرچشمۂ نشو ونما واستحکام ہے وہ اللہ جو عالم گیر انسانیت کی ربوبیّت

کا ضامن ہے (64)۔

هُوَ الۡحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادۡعُوۡهُ مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۵﴾

وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی الہٰ نہیں۔ اس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے اور جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل وادراک متحیّر رہ جاتے ہیں سو، خالص اُسی کی اطاعت اور فرماں پذیری کرتے ہوئے اُسی کو پکارو۔ ستائش وتحسین صرف اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے جو عالم گیر ربوبیّتِ انسانیہ کا ضامن ہے (65)۔

قُلۡ اِنِّیۡ نُهِیۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الۡبَیِّنٰتُ مِنۡ رَّبِّیۡ ۫ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اُسۡلِمَ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۶﴾

اے رسول ﷺ! تُو کہہ دے مجھے تو جب کہ میرے پاس میرے ربّ کی طرف سے وحی کے واضح دلائل آ چکے ہیں، اُن کی اطاعت سے منع کر دیا گیا ہے جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر مدد کے لیے پکارتے ہو۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں عالم گیر انسانیّت کی ربوبیّت کرنے والے کے قوانین کے آگے اپنی ذات کو جھکائے رکھوں (66)۔

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخۡرِجُکُمۡ طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّکُمۡ ثُمَّ لِتَکُوۡنُوۡا شُیُوۡخًا ۚ وَمِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّتَوَفّٰی مِنۡ قَبۡلُ وَلِتَبۡلُغُوۡۤا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾

وہی ہے جس نے تمہیں طویل مراحل کے بعد مٹّی سے پیدا کیا الاحزاب۔12، فاطر۔11، الصّٰفّٰت۔11 صٓ۔71۔ پھر نطفہ سے، پھر گوشت کے لوتھڑے سے الحج۔5، اَلۡقِیٰمَة۔38، العلق۔2۔ پھر تمہیں بچّے کی صورت میں رحمِ مادر سے باہر لاتا ہے کہ تم اپنی جوانی کو

پہنچتے ہو اور بعد ازاں بڑھاپے کو پہنچ جاتے ہو۔ اور تم میں سے بعض کو پہلے ہی وفات دے دی جاتی ہے کہ تم قانون کے مطابق مقرّرہ مدّت کو پہنچ جاتے ہو۔ تا کہ تم ان مراحلِ زندگی پر غور و تدبّر کرو الحج۔5، المومنون۔14، اَلۡقِیٰمَة۔38-37 (67)۔

ع 7 8 12

هُوَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ‌ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؏ ۶۸

وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت سے ہمکنار کرتا ہے۔ جب وہ کسی شئے کی تخلیق کا فیصلہ کر لیتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ "وجود میں آجا" لہٰذا وہ وجود میں آنا شروع ہو جاتی ہے البقرہ۔117، آلِ عمران۔59-47، یٰسین۔82، الانعام۔73، النّحل۔40، مریم۔35، (68)۔

معانقة 13

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصۡرَفُوۡنَ ۶۹ ۚ ۛ

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیات میں جھگڑے نکالتے رہتے ہیں۔ یہ کس طرح بھٹک جاتے ہیں (69)۔

اَلَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِالۡكِتٰبِ وَبِمَاۤ اَرۡسَلۡنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ۷۰ ۙ

یہ وہ لوگ ہیں جو کتاب کو یعنی قرآن کو جھٹلاتے ہیں اور اُن کتب کو بھی جنہیں ہم نے رسولوںؑ کے ساتھ بھیجا۔ وہ اس تکذیب کا انجام عنقریب جان لیتے ہیں (70)۔

اِذِ الۡاَغۡلٰلُ فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسۡحَبُوۡنَ ۷۱ ۙ

جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوتی ہیں۔ انہیں گھسیٹ کر لے جایا جاتا ہے (71)۔

فِى الۡحَمِيۡمِ ۙ ثُمَّ فِى النَّارِ يُسۡجَرُوۡنَ ۷۲ ۚ

کھولتے ہوئے پانی میں، پھر وہ دوزخ کی آگ میں جھونک دیئے جاتے ہیں (72)۔

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾

پھر ان سے پوچھا جاتا ہے کہ کہاں ہیں وہ جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر اس کا شریک ٹھہرایا کرتے تھے۔ وہ جواب میں کہتے ہیں کہ وہ ہم سے غائب ہوگئے، بلکہ ہم اس سے پہلے کسی کو بھی مدد کے لیے نہیں پکارتے تھے۔ یوں، اللہ کافروں کو ہلاک کرتا ہے (74-73)۔

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾

یہ ہلاکت اس وجہ سے تھی کہ تم زمین پر اکڑ کر چلتے اور اتراتے، ناز کیا کرتے تھے جس کا تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا تھا (75)۔

اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾

اب جہنّم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ۔ وہاں ہمیشہ رہو گے۔ تکبّر کرنے والوں کے لیے یہ بدترین قیام گاہ ہے (76)۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾

اے رسول ﷺ! تُو اپنے مشن کے حصول کی خاطر ثابت قدمی سے عمل پیرا رہ۔ اللہ کا، اعمال کے نتائج کا وعدہ، یقیناً سچّا ہے۔ خواہ ہم تجھے اس سزا میں سے کچھ حصّہ دکھا دیں جس سے انہیں ڈرایا جا تا رہا یونس۔46، المومنون۔95، الزُّخرُف۔42، یا اس سے پہلے ہی تجھے وفات دے دیں، یہ بچ کر کہیں جا نہیں سکتے۔ انہیں ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے (77)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا

ہم نے تجھ سے پہلے بھی رسولؑ بھیجے تھے۔ ان میں سے

عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ
لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ ع 8 10/13
قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿78﴾

بعض کا ہم نے تجھ سے تذکرہ کیا ہے اور بعض کا نہیں۔ کسی رسولؑ کے اختیار میں نہیں تھا کہ وہ کوئی آیت۔۔۔ اللہ کے حکم کے بغیر لے آئے۔ جب اللہ کا قانون آجاتا ہے تو عدل وانصاف کے مطابق فیصلہ کردیا جاتا ہے۔ اُس وقت، باطل پر چلنے والے سراسر نقصان میں رہ جاتے ہیں (78)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا
تَاْكُلُوْنَ ﴿79﴾

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے مویشی پیدا کیے تاکہ تم ان میں کسی پر سواری کرو اور بعض کو تم کھاتے بھی ہو النّحل۔5 (79)۔

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ
وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿80﴾

ان میں، تمہارے لیے منفعتیں ہیں تاکہ تم ان پر سامان وغیرہ لاد کر منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤ اور تم ان پر اور، کشتیوں پر سوار ہوکر چلتے پھرتے ہو النّحل۔7 (80)۔

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿81﴾

یوں وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے جن سے تمہاری توجہ اس کے قانون کی طرف منعطف ہوجائے۔ تو تم اللہ کی کون کون سی نشانیوں Symbols کا انکار کرو گے؟ (81)۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً
وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿82﴾

کیا یہ منکر لوگ، زمین میں چلتے پھرتے نہیں تاکہ یہ مشاہدہ کرلیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا۔ وہ ان سے قوّت وثروت اور زمین میں شان وشکوہ میں کہیں بڑھ کر تھے۔ جوانہوں نے کمایا جمع کیا وہ ان کے کسی کام

نہ آیا الحاقہ۔28، اَلَّیل۔11، اللّٰہَبِ۔2 (82)۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾

جب ان کے رسولؑ ان کے پاس وحی کے واضح دلائل لے کر آئے تو وہ اپنے علم پر نازاں رہے اور جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، اس نے انہیں گھیر لیا (83)۔

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾

پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم یکتا Unique اللہ پر ایمان لے آئے اور جن کو ہم اللہ کا شریک ٹھہرایا کرتے تھے، ان سے بیزار ہو کر قطع تعلّق کرتے ہیں (84)۔

ع 9 7 14 فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو ان کا ایمان ان کے کسی کام نہ آیا۔ یہی قانون ہے اللہ کا جو اس کے بندوں میں جاری و نافذ رہا ہے۔ اُس وقت، کافر سراسر گھاٹے میں رہے (85)۔

اٰيَاتُهَا ۵۴ (۴۱) سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ رُكُوْعَاتُهَا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾

حمید، مجید: تعریف اور ستائش کے مالک اور سامانِ ربوبیّت کو نہایت کثرت اور فراوانی سے دینے والے کا ارشاد ہے کہ الاحقاف۔1۔ الجاثیہ 1۔ المومن۔1، الشوریٰ۔1، الزّخرف۔1، الدّخان۔1 (1)۔

تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾

یہ کتاب اُس ہستی کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو

عمومی مسلسل Progressive اور ہنگامی Emergent ارتقاء کے قوانین کے مطابق ہر شئے کو سامانِ نشوونما...... سامانِ رحمت بہم پہنچانے والا ہے (2)۔

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٣

یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیات نکھار کر، الگ الگ کر کے، Distinctly بیان کی گئی ہیں۔ یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے اُن لوگوں کے لیے جو علم وفہم رکھتے ہیں (3)۔

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝٤

یہ غلط طرزِ زندگی کے گھناؤنے نتائج سے آگاہ کر دینے والا اور صحیح طرزِ زندگی کے اچھے نتائج کی بشارت دینے والا ہے۔ اس کے باوجود، ان میں سے اکثر لوگ اس سے روگردانی کرتے ہیں، نہ سنتے ہیں اور نہ غور وتدبّر کرتے ہیں (4)۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝٥ الثلثة

اور کہتے ہیں جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے، ہمارے دل اس کا کوئی اثر قبول نہیں کرتے۔ ہمارے کانوں میں بھاری پن ہے یعنی ہم نہیں سنتے بنی اسرائیل۔46۔ تیرے اور ہمارے مابین ایک اوٹ ہے۔ تُو اپنا کام کر، ہم اپنی مرضی کے مطابق کام کرتے رہیں گے (5)۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝٦

اے رسول ﷺ! تُو بتا دے کہ میں تمہاری طرح کا ہی ایک انسان ہوں، البتہ میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے

کہ تمہارا الٰہ، وہی ایک یکتا Unique الٰہ ہے۔ لٰہذا، تم اسی کی طرف جانے والا متوازن راستہ اختیار کرو اور کسی ممکنہ لغزش کی صورت میں اسی سے حفاظت طلب کرتے رہو۔ اور مشرکوں کے لیے تو تباہی ہی ہے (6)۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ۝

جو زکٰوۃ ...... انسانوں کی نشوونما کا سامان بہم نہیں پہنچاتے جس سے ان کی طبیعی زندگی اور اُن کی ذات کی بالیدگی Development ہو اور وہ آخرت، مستقبل کی زندگی کے منکر ہیں (7)۔

ع 1 8 15

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ۝

یقیناً جو لوگ اقدارِ مطلقہ پر ایمان رکھتے ہیں اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے رہتے ہیں، ان کے لیے ایسا اجر ہے جو انہیں بطور استحقاق ملے گا اور منقطع نہیں ہوگا التّین ۔7 (8)۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۝

اے رسول ﷺ! ان سے پوچھو کہ تم اُس ذات کا انکار کر رہے ہو جو زمین کو دو مراحل Eras میں وجود میں لائی اور تم ہو کہ دوسروں کو اس کا ہمسر و مدِّ مقابل ٹھہراتے ہو۔ یہ وہ ہستی ہے جو کائنات Physical Worlds کی ہر شئے کی نشوونما کرتے ہوئے نقطۂ آغاز سے تکمیل تک لے جاتی ہے (9)۔

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ۝

اور اس پر پہاڑ جما دیئے الرّعد۔3، اور انہیں دوام اور استحکام عطا کر دیا اور زمین میں تمام چیزوں کے پیمانے

اور اندازے مقرّر کر دیئے تاکہ ضرورت مند حیات کو چار* Eras میں، اسکے طبیعی تقاضوں کے مطابق متوازن سامانِ نشوونما Nourishment بہم پہنچتی رہے (10)۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝۱۱

پھر فضائے کائنات کی طرف توجّہ فرمائی اور وہ سرتاسر دھواں سی تھی۔ اُسے، اور زمین سے فرمایا کہ رضامندی سے یا بادلِ نخواستہ، حکم کے تابع رہو۔ دونوں نے عرض کی کہ ہم بطیبِ خاطر تعمیل کے لیے حاضر ہیں الرّعد۔15 (11)۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِىْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِىْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۱۲

لہٰذا، دو مراحل Eras میں لاتعداد فضائی کُرّوں کو وجود عطا کیا اور اُن کے لیے قوانین مقرّر کر دیئے اور ہر فضائی کُرّے کے Structure میں اس کا وہ قانون بذریعہ حکمِ وحی رکھ دیا جس کے مطابق اُسے ایک نظم و ضبط کے ساتھ سرگرمِ عمل رہنا ہے۔ اور دنیا کے اوپر قریبی فضا کو ستاروں سے مزیّن کر دیا اور انہیں محفوظ کر دیا الصّٰفّٰت۔7-6۔ یہ ہے ہر شئے کا علم رکھنے والے غالب کا قانون اور پیمانے (12)۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝۱۳

اے رسول ﷺ! اگر یہ لوگ پھر بھی ایسی ہستی کو تسلیم کرنے سے اعراض برتیں تو ان سے کہہ دے کہ میں تمہیں قوم عاد اور ثمود کو ملنے والے مہلک عذاب جیسے عذاب سے متنبّہ کرتا جا رہا ہوں (13)۔

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

جب ان کے پاس، یکے بعد دیگرے، رسولؑ آئے کہ اللہ کے سوا کسی کے قانون کی اطاعت نہ کیا کرو تو وہ کہنے لگے کہ اگر ہمارا ربّ چاہتا تو انذار کے لیے ضرور فرشتے اتارتا۔ جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو، ہم ہرگز اس کو تسلیم کرنے والے نہیں (14)۔

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

سو قومِ عاد نے بھی ملک میں، بلا جواز واستحقاق حکومت قائم کر رکھی تھی اور کہتے تھے کہ ہم سے قوّت میں بڑھ کر اور کون ہے؟ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ اللہ، جس نے انہیں پیدا کیا، وہ ان سے زیادہ قوّتوں کا مالک ہے۔ یہ، ہماری آئتوں کا انکار ہی کرتے رہے ہیں (15)۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

سو، ہم نے سخت سردی کے ایاّم میں، یخ ٹھنڈی ہوا چلا دی تا کہ اس دنیاوی زندگی میں، ہم انہیں ذلّت آمیز عذاب کا مزہ چکھائیں اور آخرت کا عذاب تو اس سے بڑھ کر ذلیل کن ہوگا۔ اور اُن کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی (16)۔

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾

رہے ثمود، تو ہم نے ان کی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کی لیکن انہوں نے ہدایت کے بدلے بصیرت کے اندھے پن کو ترجیح دی۔ سو، رُسوا کن مہلک عذاب نے انکی کرتوتوں کی وجہ سے انہیں آلیا (17)۔

ع 2 10 16 وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾

ہم نے اُن لوگوں کو جو ایمان لے آئے تھے، محفوظ رکھا۔

وہ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرتے تھے (18)۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝١٩

اور جس وقت اللہ کے دین کے نظام کے دشمنوں کو جمع کر کے جہنّم کی آگ کی طرف ہانک کر لے جایا جاتا ہے تو وہ، وہاں روک لیے جاتے ہیں (19)۔

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢٠

یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب پہنچتے ہیں تو اُن کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کے بدن، ان کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ وہ اپنے اعمال کے باعث، خود مجسّم شاہد بن جاتے ہیں النور۔24، یٰسین۔65 (20)۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٢١

وہ اپنے جسموں سے پُوچھتے ہیں کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی؟ وہ کہتے ہیں کہ اُسی اللہ نے ہمیں قوّتِ گویائی عطا کی جس نے ہر شئے کو قوّتِ اظہار دی۔ اور اُسی نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اور اسی کے قانونِ مکافات......Law of accountability کی جانب تم لوٹ کر جا رہے ہو (21)۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٢٢

تم اس خیال سے اپنے آپ کو نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہارے سارے جسم تمہارے خلاف گواہی دیں گے، بلکہ تم تو یہ گمان کرتے تھے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے کاموں کا تو علم ہی نہیں ہے (22)۔

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

تمہارے اِسی گمان نے جو تم اپنے ربّ کے بارے میں

مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

کیا کرتے تھے، تمہیں تباہ و برباد کردیا۔ سو، تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگئے (23)۔

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾

اگر وہ رک جاتے پھر بھی نارِ جہنّم ہی ان کا ٹھکانا ہے۔ اور اگر وہ ناراضگی دور کرکے رضائے الٰہی چاہیں بھی تو ان کی معذرت قبول نہ ہوگی (24)۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

ع 3 7 17

ہم نے ان کے ساتھی، ان کے ساتھ چپکا رکھے ہیں جو ان پر مَستو لی رہتے ہیں۔ وہ ان کے گذشتہ اور موجودہ اعمال کو خوبصورت بنا کے بتاتے رہتے ہیں الزّخرف۔36۔ اور ان پر عذاب کا حکم حق ثابت ہوگیا جس طرح جِنّ و انس کی گذشتہ قوموں پر ثابت ہوا تھا۔ وہ سب بھی نقصان اٹھانے والے تھے الاحقاف۔18 (25)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور کفّار کہتے رہتے ہیں کہ اس قرآن کو نہ سنا کرو اور پڑھے جانے کے دوران شور مچا دیا کرو تا کہ تم ان پر غالب رہو (26)۔

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

ہم کفّار کو شدید عذاب کا مزہ ضرور چکھاتے ہیں اور بد اعمالیاں جو وہ کرتے تھے ان کی بھی ہم انہیں ضرور سزا دیتے ہیں (27)۔

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾

اللہ کے دین کے نظام کے دشمنوں کی سزا یہ نارِ جہنّم ہے۔ اسی میں، ان کے ہمیشہ رہنے کا ٹھکانا ہے۔ یہ سزا ہے اس بات کی کہ وہ ہماری آیتوں سے انکار کیا کرتے

تھے (28)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾

کافر کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! جنّ وانس میں سے وہ لوگ ہمیں دکھایئے جنہوں نے ہمیں بدراہ کیا۔ ہم انہیں اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں گے تاکہ وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہوجائیں (29)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

جو لوگ اس امر کا اقرار و اعلان کرتے ہیں کہ ہماری ربوبیّت کا ضامن اللہ ہے اور اس کی صفتِ ربوبیّت کو رُوبعمل لانے کے نصبُ العین پر استقامت سے جم جاتے ہیں تو ان پر ملائکہ، ملکوتی قوّتوں کا نزول ہوتا ہے جو اُن کے لیے تسکینِ خاطر اور تثبیتِ قلب کا موجب بنتی ہیں اور ان سے کہتی ہیں کہ کسی قسم کا خوف محسوس کرو اور نہ حُزن الاحقاف۔13 اور اُس جنّت کی بشارت لو جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے (30)۔

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ ط

ہم اس دنیوی زندگی اور حیاتِ آخرت میں بھی تمہارے دوست و دم ساز ہیں۔ وہاں، تمہارے لیے وہ کچھ ہے جو تمہارے مرغوبِ خاطر ہے اور وہ کچھ بھی جو تم طلب کرو گے (31)۔

ع 4 7 18 نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ ع

یہ نعما ہیں جن سے غفور و رحیم کی طرف سے تمہاری میزبانی کی جائے گی آلِ عمران۔198 (32)۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

اس شخص سے زیادہ حُسن کی مظہر بات کس کی ہوگی جس

وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۳۳

نے اللہ کے دین کے نظام کی طرف بلایا اور خود ایسے کام کیے جن سے اس کی مضمر صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے میں حسن و توازن بھی قائم ہو جائے اور کہے کہ میں اپنی پوری ذات کو اللہ کے قوانین کے سامنے جھکائے ہوئے ہوں (33)۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝۳۴

حسن و توازن اور ناہمواری و ابتری ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اے مخاطب! ناہمواریوں کا تدارک، حسن و توازن پیدا کرنے والے کاموں سے کر 23/96-114۔ تُو دیکھے گا کہ وہ شخص کہ تیرے اور اُس کے مابین عداوت ہے، گویا تیرا غمخوار دوست بن جائے گا (34)۔

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝۳۵

اِس حسنِ سلوک کی توفیق اُسے ہی ملتی ہے جو برائی کو حسن کارانہ انداز سے دور کرتے ہوئے استقامت سے جادۂ حق پر چلے جاتا ہے۔ تاہم، یہ توفیق بڑے ہی خوش بخت کو نصیب ہوتی ہے (35)۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۳۶

اگر شیطان۔۔۔انفرادی مفاد پرستی کا جذبہ، ایسی بات تیرے دل میں ڈالے جس سے خرابی کا اندیشہ ہو، تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کر اعراف 7/200۔ وہ یقیناً سننے اور جاننے والا ہے (36)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ

یہ رات اور دن، چاند اور سورج، اللہ کے قوانین کی نشانیوں Symbols میں سے ہیں۔ سورج اور چاند

كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿37﴾

کو سجدہ مت کرو۔ اگر تم اسی کی محکومیّت اختیار کیے ہوئے ہو تو اُس اللہ کے رُوبرُو سجدہ ریز رہو جس نے انہیں پیدا کیا ہے (37)۔

السجدة 11

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۩ ﴿38﴾

اگر یہ کفّار، سجدہ ریز ہونے کے بجائے سرکشی پر اتر آئیں تو اللہ ان کا محتاج نہیں۔ تیرے ربّ کے یہاں کائناتی قوّتیں، اس کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے دن رات، ہمہ وقت مصروفِ تگ و تاز رہتی ہیں البقرہ۔30، الزّمر۔75، المومن۔7 اور وہ کبھی بھی اکتاتی، دل برداشتہ نہیں ہوتیں (38)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿39﴾

اور اُسی کے قوانین کی نشانیوں میں سے تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک پڑی ہوتی ہے۔ جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو نشو ونما پائے ہوئے سبزے سے لہلہانے لگتی ہے۔ یقیناً، اسی نے اسے حیاتِ نَو بخشی۔ وہ مردہ ...... عقل وشعور سے کام نہ لینے والے انسانوں کو بھی وحی کے نور سے فعال زندگی عطا کرنے والا ہے الانعام۔123۔ وہ ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے (39)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿40﴾

جو لوگ ہماری آیات کے بارے میں اعتدال کی راہ چھوڑ کر ایک جانب جھکاؤ کر لیتے ہیں Go to extreme، وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ کیا وہ شخص جو مرنے کے بعد ظہورِ نتائج کے وقت یکبارگی اٹھا کھڑا کر کے جہنّم کی آگ میں ڈال دیا جاتا ہے، بہتر ہے یا وہ جو حفاظت

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِالذِّكۡرِ لَمَّا جَآءَهُمۡ‌ ۚ وَاِنَّهٗ لَـكِتٰبٌ عَزِيۡزٌ ۙ‏ ﴿۴۱﴾

اور امن میں رہے۔ جیسی تمہاری مرضی ہے کرتے رہو۔ وہ تمہارے اعمال کی بصیرت رکھتا ہے (40)۔

جن لوگوں نے ذکر، قرآن کو، جب وہ ان کے پاس آ گیا، تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو اس سے قرآن کی تعلیم کی Negation نہیں ہوسکتی۔ یہ، بلاشبہہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں غالب آنے کی قوّت ہے (41)۔

لَّا يَاۡتِيۡهِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِهٖ‌ ؕ تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ حَكِيۡمٍ حَمِيۡدٍ‏ ﴿۴۲﴾

باطل کسی بھی جہت و گوشے میں اس کا سامنا نہیں کرسکتا ہے Can't face it at all۔ یہ اس ہستی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جو تعریف وستائش کی مالک ہے اور قانون کی حکمت اور غرض وغایت بھی بتانے والی ہے (42)۔

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدۡ قِيۡلَ لِلرُّسُلِ مِنۡ قَبۡلِكَ‌ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ وَّذُوۡ عِقَابٍ اَلِيۡمٍ‏ ﴿۴۳﴾

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے بھی وہی پیغام Message پہنچانے کے لیے کہا گیا ہے جو تجھ سے پہلے رسولوںؑ کو کہا گیا تھا الشوریٰ۔2۔ بے شک، تیرا ربّ مخالفین کی تخریب سے حفاظت عطا کرنیوالا ہے اور مخالفین کو دردناک سزا دینے والا بھی ہے (43)۔

ع 5 12 19

وَلَوۡ جَعَلۡنٰهُ قُرۡاٰنًا اَعۡجَمِيًّا لَّقَالُوۡا لَوۡلَا فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعۡجَمِىٌّ وَّعَرَبِىٌّ ؕ قُلۡ هُوَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ فِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرٌ وَّهُوَ عَلَيۡهِمۡ عَمًى‌ ؕ اُولٰٓـئِكَ يُنَادَوۡنَ مِنۡ مَّكَانٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۴۴﴾

قرء حفص بتسهيل الهمزة الثانية 12

اگر ہم یہ قرآن، عجمی یعنی مبہم اور غیر فصیح زبان میں بھیجتے تو یہ کفّار ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں کھول کر کیوں بیان نہیں کی گئیں۔ کیا ممکن ہے کہ یہ قرآن، غیر عرب غیر فصیح زبان میں ہو اور واضح بھی یعنی ہر بات کو صاف

صاف بیان کرنے والا بھی ہو؟ اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ یہ قرآن تو ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔ البتہ جو ایمان ہی نہیں رکھتے، ان کے کانوں میں بہرہ پن ہٰحٰمٓ السّجدہ۔5۔ وہ اسے نہیں سنتے اور یہ ان پر غیر واضح اور مشتبہ رہتا ہے۔ انہیں سنانا ایسا ہی ہے گویا، انہیں کسی دور کے مقام سے ندا دی جا رہی ہو (44)۔

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ فَاخۡتُلِفَ فِیۡہِ ؕ وَلَوۡلَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ لَقُضِیَ بَیۡنَہُمۡ ؕ وَاِنَّہُمۡ لَفِیۡ شَکٍّ مِّنۡہُ مُرِیۡبٍ ﴿۴۵﴾

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا کی۔ اس میں بھی اختلاف کیا گیا۔ اگر تیرے ربّ کا مہلت کا قانون پہلے سے متعیّن نہ ہو گیا ہوتا تو ان کے اعمال کے نتائج ساتھ کے ساتھ سامنے آ جاتے اور ان کے مابین فیصلہ کر دیا جاتا۔ یہ اس بارے میں بے چین کر دینے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں کہ اقدار کے مطابق ہمارے اعمال کے نتائج اب تک سامنے کیوں نہیں آ رہے (45)۔

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِہٖ ۚ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَیۡہَا ؕ وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ﴿۴۶﴾

جو شخص حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتا ہے تو اس کا فائدہ اس کی اپنی ذات کو پہنچتا ہے اور جو ناہمواریاں پیدا کرتا ہے تو اس کا وبال بھی اسی کی ذات پر پڑتا ہے الجاثیہ۔15۔ تیرا ربّ، بندوں کے اعمال میں کمی بیشی کرنے والا ہرگز نہیں (46)۔

اِلَيۡهِ يُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ
اَكۡمَامِهَا وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ
وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ اَيۡنَ شُرَكَآءِىۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا
مِنۡ شَهِيۡدٍ ۚ ﴿۴۷﴾

الجزء 25

مرنے پر ظہورِ نتائج کے دن کا علم اُسی کو ہے۔ اور کوئی پھل اور پھول اپنے خول یا غلاف سے نکلتے ہیں اور کوئی Female حاملہ ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے تو یہ اُس کے علم سے ہوتا ہے۔ اور جس دن وہ انہیں ندا دے کر پوچھتا ہے کہ کہاں ہیں وہ ہستیاں جنہیں تم میری قوّتوں اور اقتدار میں شریک سمجھتے تھے، وہ کہتے ہیں کہ ہم پہلے ہی آپ سے عرض کر چکے ہیں وہ ہمیں کہیں دکھائی نہیں دیتیں (47)۔

وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ
مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۴۸﴾

جن کو وہ پہلے مدد کے لیے پکارا کرتے تھے، وہ ان سے غائب ہو جاتے ہیں اور انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ ان کے لیے اب بھاگ کر کہیں پناہ لینے کی کوئی جگہ نہیں (48)۔

لَا يَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَيۡرِ ۡ وَاِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ
فَيَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾

انسان دنیا کے مال و دولت کی طلب سے اکتاتا ہی نہیں اور اگر کہیں کوئی تکلیف چھو جائے تو زندگی سے مایوس اور نا اُمّید ہو جاتا ہے العٰدیات۔8، التّکاثُر۔2-1 (49)۔

وَلَـئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ
لَيَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِىۡ ۙ وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَـئِنۡ
رُّجِعۡتُ اِلٰى رَبِّىۡۤ اِنَّ لِىۡ عِنۡدَهٗ لَلۡحُسۡنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا ۙ وَلَنُذِيۡقَنَّهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ
غَلِيۡظٍ ﴿۵۰﴾

اگر ہم اسے، تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں تو کہتا ہے کہ یہ میری کوشش اور محنت کا نتیجہ ہے ھُود۔10۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ مرنے پر دوبارہ زندہ کر کے ظہورِ نتائج کی گھڑی آئے گی اور اگر میں اپنے رب کی طرف واپس بھیجا گیا تو اس کے یہاں میرے لیے آسائشیں اور راحتیں ہی ہوں گی۔ سو، ہم کفّار کو جتا دیتے ہیں جو کرتوتیں وہ کرتے رہے تھے اور انہیں

سخت عذاب کا مزہ چکھاتے ہیں (50)۔

وَ اِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾

جب ہم انسان کو کسی نعمت سے نوازتے ہیں تو اعراض برتتے ہوئے پہلوتہی کرنے لگتا ہے اور جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو طول طویل دعائیں مانگنے لگ جاتا ہے بنی اسرائیل۔83 (51)۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾

اے رسول ﷺ! تُو ان سے کہہ کہ تم ذرا سوچو اور بتاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو اور حقیقتاً ہے بھی، پھر تم اس پر ایمان لانے سے انکار کردو تو جو اس کی مخالفت میں بہت دور تک چلا گیا ہو اس سے زیادہ راہ گم کردہ اور کون ہوسکتا ہے؟ (52)۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾

ہم انہیں عنقریب زمین اور بلندیوں کے اطراف و جوانب میں اور خود ان کی اپنی ذات میں، اپنی نشانیاں دکھاتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ سائنسی علوم کے روز افزوں انکشافات کے نتیجے میں ان پر یہ بات روشن ہوجائے کہ اس قرآن کے بیان کردہ حقائق واقعتاً سچے ہیں الشّورٰی۔29۔ کیا یہ بات تیرے ربّ کے بارے میں کافی نہیں کہ وہ ہر شئے پر نگران ہے (53)۔

ع 6 10 1 اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾

یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ لوگ اپنے ربّ کے قانونِ مکافاتِ عمل کا سامنا کرنے سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو! اس کا قانون ہر شئے کو محیط ہے (54)۔

سُوۡرَةُ الشُّوۡرٰی (۴۲)

اٰيَاتُهَا ۵۳ — رُكُوۡعَاتُهَا ۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾

حمید، مجید حٰمٓ السّجدہ ۔1 (1)۔

عٓسٓقٓ ﴿۲﴾

علیم، سمیع، قدیر کا فرمان ہے (2)۔

كَذٰلِكَ يُوۡحِيۡۤ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۙ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳﴾

اے رسول ﷺ! اللہ، جس کا قانون غالب اور مبنی بر حکمت ہے، تیری طرف اس انداز سے وحی بھیج رہا ہے جس طرح، تجھ سے پہلے انبیاء کی طرف بھی پیغامِ رسالت وحی کیا تھا (3)۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۴﴾

کائنات میں جو کچھ ہے، سب اسی کے پروگرام کی تکمیل کے لیے مصروفِ عمل ہے۔ وہ رفعتوں اور عظمتوں کا مالک ہے اور انسان کو شرف کی بلندیاں اور زندگی کی بنیادی قوّتیں عطا کرنے والا ہے (4)۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡ فَوۡقِهِنَّ وَالۡمَلٰۤئِكَةُ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَيَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵﴾

قریب تھا کہ اجرامِ فلکی ان کے اوپر سے پھٹ پڑتے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اور ملائکہ، فرشتے...... اپنے نشوونما دینے والے کی صفتِ ربوبیّت کو وجۂ حمد و ستائش بنانے کے لیے تگ و تاز کرتے، سرگرمِ عمل رہتے ہیں اور اہلِ زمین کے لیے تخریبی قوّتوں سے حفاظت کا باعث بنتے ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اللہ تخریبی قوّتوں کے اثرات سے حفاظت اور نشوونما عطا کرنے والا ہے (5)۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦﴾

اور جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا کارساز بنا رکھا ہے اللہ ان پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ اے رسول ﷺ! تُو ان کے لیے ذمّہ دار نہیں ہے (6)۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴿٧﴾

اور ہم نے تیری طرف یہ قرآن واضح عربی زبان میں وحی کیا ہے تاکہ تُو اُمّ القرٰی۔۔۔، مکّہ اور اس کے گرد و نواح میں بسنے والوں کو ان کے غلط طرزِ زندگی کے گھناؤنے نتائج سے متنبّہ کر دے اور سب کو جمع کرنے کے دن سے بھی آگاہ کر دے جس کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ایک گروہ جنّت میں ہوگا اور دوسرا بھڑکائی ہوئی آگ، جہنّم میں (7)۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٨﴾

اگر اللہ کی مشیّت ایسی ہوتی تو وہ از خود انہیں اُمّتِ واحدہ بنا دیتا مگر اللہ کا یہ قانون نہیں المآئدہ۔48۔ فکر و عمل کی آزادی کے ساتھ انسانیّت کو خود اُمّتِ واحدہ کے قالب میں ڈھلنا ہوتا ہے۔ اَور جو شخص چاہتا ہے، اللہ اسے رحمت میں داخل کرتا ہے ورنہ ظالموں کا تو کوئی دوست اور مددگار نہیں ہوتا (8)۔

ع 1 9 2 اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٩﴾

کیا ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور مددگار و دم ساز بنا رکھے ہیں۔ لیکن اللہ ہی حقیقی کارساز ہے اور وہی عقل و شعور سے کام نہ لینے والے مُردوں کو وحی کے نور سے زندگی بخشتا ہے الانعام۔123 اور اسی کا قانون ہر شئے پر حاوی اور غالب ہے (9)۔

وَمَا اخۡتَلَفۡتُمۡ فِيۡهِ مِنۡ شَىۡءٍ فَحُكۡمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ‌ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّىۡ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ ‌ۖ وَاِلَيۡهِ اُنِيۡبُ ﴿۱۰﴾

اور تم کسی معاملے میں اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے قانون کے مطابق ہونا چاہئے اَلنِّسَاء۔59۔ وہی اللہ میرا ربّ ہے۔ میں اسی کے قانون پر بھروسا کرتا ہوں اور اسی کے قانون سے رہنمائی لیتا ہوں (10)۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ جَعَلَ لَـكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا وَّمِنَ الۡاَنۡعَامِ اَزۡوَاجًا‌ ۚ يَذۡرَؤُكُمۡ فِيۡهِ‌ ؕ لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ ‌ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ﴿۱۱﴾

وہ کائنات کو اوّلین بار وجود میں لانے والا ہے۔ اس نے تمہی میں سے تمہارے جوڑے بنائے اور مویشیوں میں سے بھی۔ اس طرح وہ تمہیں پھیلاتا رہتا ہے Multiplies you۔ اس کی مثل کوئی شے نہیں۔ وہ سننے والا اور بصیرت Insight رکھنے والا ہے (11)۔

لَهٗ مَقَالِيۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ‌ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۲﴾

کائنات کے خزانے اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ جو اپنی محنت سے وسعت سے رزق لینا چاہے، اس کا رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جو کم لینا چاہے اسے نپا تُلا ہی دیتا ہے۔ اسے ہر شئے کا علم حاصل ہے الرّعد۔17، بنی اسرائیل۔ 30، القصص۔ 82، الرّوم۔ 37، الزُّمر۔52، سبا۔36، العنکبوت۔62، (12)۔

شَرَعَ لَـكُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوۡحًا وَّالَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ وَمَا وَصَّيۡنَا بِهٖۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى وَعِيۡسٰٓى اَنۡ اَقِيۡمُوا الدِّيۡنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوۡا فِيۡهِ‌ ؕ كَبُرَ عَلَى الۡمُشۡرِكِيۡنَ مَا تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَيۡهِ‌ ؕ اَللّٰهُ يَجۡتَبِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يُّنِيۡبُ ﴿۱۳﴾

اس نے تمہارے لیے وہ دین، نظامِ زندگی نمایاں اور واضح کر دیا ہے جس کا اس نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا اور جسے ہم نے اے رسول ﷺ، تیری طرف وحی کیا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السّلام کو حکم دیا تھا کہ اس نظام زندگی کا قیام عمل میں لانا اور اس میں تفرقہ نہ پیدا کر لینا۔ جس نظامِ زندگی کی طرف

تُو مشرکین کو دعوت دے رہا ہے، وہ ان پر بڑا گراں گزرتا ہے۔ اللہ اپنی مشیّت کے مطابق نبوّت کے لئے برگزید فرما لیتا ہے اور، جو ہمیشہ اللہ کے قانون کی طرف رجوع کرتا ہے، اسے راہِ ہدایت دکھا دیتا ہے (13)۔

وَمَا تَفَرَّقُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًاۢ بَيۡنَهُمۡ‌ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡرِثُوا الۡكِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِيۡبٍ ۝١٤

وہ اپنے پاس علمِ وحی آجانے کے بعد، محض باہمی حسد کے باعث فرقوں میں بٹ گئے۔ اگر تیرے ربّ کی طرف سے اعمال کے نتائج مرتّب ہوکر سامنے آجانے کی ایک مدّت مقرّر نہ ہوتی تو ان کے مابین کب کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور ان کے بعد جن لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا گیا، وہ اضطرابِ نفس میں مبتلا رکھنے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں (14)۔

فَلِذٰلِكَ فَادۡعُ‌ۚ وَاسۡتَقِمۡ كَمَاۤ اُمِرۡتَ‌ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ‌ۚ وَقُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ كِتٰبٍ‌ۚ وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَيۡنَكُمۡ‌ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمۡ‌ؕ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ‌ؕ لَا حُجَّةَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ‌ؕ اَللّٰهُ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا‌ۚ وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ۝١٥

مگر اے رسول ﷺ! تو اسی دین کی طرف دعوت دیتا رہ۔ اور جیسا تجھے حکم دیا گیا ہے، سیدھی راہ پر گامزن رہ اور ان کی خواہشات کے پیچھے نہ لگنا۔ اور انہیں بتا دے کہ اللہ نے جو کتاب نازل کی ہے، میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے مابین عدل کروں۔ اللہ ہی ہمارا اور تمہارا نشو ونما دینے والا ہے۔ ہم اپنے اعمال کے ذمّہ دار ہیں اور تم اپنے اعمال کے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان جھگڑا کس بات کا۔ اللہ ہم سب کو یکجا کر دیتا ہے اور اسی کے قانونِ مکافات کی طرف ہی ہم لوٹ کر جاتے ہیں (15)۔

وَالَّذِيۡنَ يُحَآجُّوۡنَ فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا اسۡتُجِيۡبَ لَهٗ حُجَّتُهُمۡ دَاحِضَةٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ وَّلَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ﴿۱۶﴾

اور جو لوگ اللہ کے دین کے بارے میں مین میخ نکالتے رہتے ہیں بعد اس کے کہ اس دین کو بطورِ نظامِ زندگی قبول کرلیا گیا، ان کے ربّ کے نزدیک، انکی حجّت بازی بودی اور بے کار ہے؛ اور ان کی ان کے ربّ کی طرف سے گرفت ہوگی اور ان کے لیے شدید عذاب بھی ہوگا (16)۔

اَللّٰهُ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ وَالۡمِيۡزَانَ ؕ وَمَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيۡبٌ ﴿۱۷﴾

اللہ ہی ہے جس نے کتاب عدل وانصاف اور حکمت کے تقاضوں کے عین مطابق نازل کی اور معاشرے میں توازن قائم رکھنے کا ایک عملی نظام اور معیار: اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ شاید موت پر ظہورِ نتائج کا وقت قریب ہی ہو (17)۔

يَسۡتَعۡجِلُ بِهَا الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مُشۡفِقُوۡنَ مِنۡهَا ۙ وَيَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهَا الۡحَـقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُمَارُوۡنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۱۸﴾

جو لوگ اس ظہورِ نتائج کی ساعت پر ایمان ہی نہیں رکھتے، وہ "السَّـــاعَةُ" کے لیے جلدی مچا رہے ہیں الصّٰفّٰت ۔176، حال آں کہ جو اس پر یقین رکھتے ہیں، وہ اس سے ترساں رہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ ایک حقیقتِ ثابتہ ہے جو سامنے آکر رہتی ہے۔ یاد رکھو! جو لوگ مرنے پر یکبارگی ظہورِ نتائج کی گھڑی کو جھٹلا رہے ہیں، وہ گمراہی میں بہت دور چلے گئے ہیں (18)۔

ع 2 10 3 اَللّٰهُ لَطِيۡفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡقَوِىُّ الۡعَزِيۡزُ ﴿۱۹﴾

اللہ، اپنے بندوں کے بارے میں حد درجہ نرمی برتنے والا Benignant ہے نیز رہنمائی دینے میں نرم اور نہایت لطیف انداز اختیار کرنے والا ہے۔ جو اپنی

مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَۃِ نَزِدۡ لَہٗ فِیۡ حَرۡثِہٖ ۚ وَمَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡیَا نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا وَمَا لَہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنۡ نَّصِیۡبٍ ﴿۲۰﴾

مشیّت، قانون کے مطابق رزق عطا کرتا ہے۔ وہ صاحبِ قدرت اور غلبہ واقتدار کا مالک ہے (19)۔

جو شخص اُخروی زندگی کے ماحصل کا خواہاں ہو، ہم اس کی Earnings میں اور اضافہ کر دیتے ہیں البقرہ۔201، بنی اسرائیل۔19 اور جو دنیاوی زندگی کی کھیتی کا طالب ہو، ہم اس میں سے اسے دے دیتے ہیں البتہ حیاتِ آخرت میں اس کا کوئی حصّہ نہیں البقرہ۔200 (20)۔

اَمۡ لَہُمۡ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَہُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا لَمۡ یَاۡذَنۡۢ بِہِ اللّٰہُ ؕ وَلَوۡلَا کَلِمَۃُ الۡفَصۡلِ لَقُضِیَ بَیۡنَہُمۡ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾

کیا ان کے ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے کوئی نظامِ زندگی تجویز کر رکھا ہے جن شرکاء کی اللہ نے سَنَد نازل نہیں کی۔؟ اگر مہلت کے بعد فیصلے کا قانون پہلے سے مقرّر نہ ہوا ہوتا الشُّورٰی۔14 تو ان میں کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہی ہے (21)۔

تَرَی الظّٰلِمِیۡنَ مُشۡفِقِیۡنَ مِمَّا کَسَبُوۡا وَہُوَ وَاقِعٌۢ بِہِمۡ ؕ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیۡ رَوۡضٰتِ الۡجَنّٰتِ ۚ لَہُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ ﴿۲۲﴾

اے مخاطب! تُو دیکھتا ہے کہ ظالم اپنے اعمال کے انجام سے ڈر رہے ہیں اور وہ محسوس شکل میں ان کے سامنے آ کر رہے گا۔ اور جو ایمان لائے اور ایسے کام کرتے رہے جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ تھے، وہ جنّت کے سرسبز وشاداب باغات میں ہیں۔ انہیں اپنے ربّ کے یہاں سے جو چاہتے ہیں، ملتا ہے۔ یہ اللہ کا بڑا فضل ہے (22)۔

ذٰلِكَ الَّذِيۡ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى ؕ
وَمَنۡ يَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِيۡهَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ
شَكُوۡرٌ ﴿۲۳﴾

یہی وہ فضل ہے جس کی اللہ، اپنے ان بندوں کو بشارت دیتا ہے جو مستقل اقدار پر ایمان لاتے اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے رہتے ہیں۔ اے نبی ﷺ! تُو واضح کردے کہ میں تم سے اس ابلاغ و تنذیر کا کوئی اجر نہیں طلب کر رہا ماسوائے اس کے کہ تم اپنے رشتے ناطے کے حقوقِ مؤدّت ادا کرتے رہو (الفُرقان 25/57)۔ اور جو شخص اپنی محنت سے سامانِ راحت وآسائش حاصل کرتا ہے، ہم ان میں مزید اضافہ کرتے جاتے ہیں۔ اللہ بے شک حفاظت اور کوششوں کے بھرپور نتائج کا عطا کرنے والا ہے (23)۔

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنۡ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخۡتِمۡ
عَلٰى قَلۡبِكَ ؕ وَيَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَيُحِقُّ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ
اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے اپنی طرف سے افترا کرکے اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کیا ہے۔ اے رسول ﷺ! اگر تُو ایسا کرتا تو، اللہ اپنے قانون کے مطابق، تیرے قلب کو وحی کے لیے سربمُہر کردیتا۔ اللہ باطل کو نیست و نابود کردیتا ہے اور حق کو اپنے قانون کی رو سے Establish کردیتا ہے یونس۔82۔ وہ، یقیناً سینوں میں مستور باتوں کا علم رکھنے والا ہے (24)۔

وَهُوَ الَّذِىۡ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَعۡفُوۡا عَنِ
السَّيِّاٰتِ وَيَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ۙ ﴿۲۵﴾

وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور غلطیوں سے درگزر کرتا ہے۔ اور تم جو کچھ بھی کرتے رہتے ہو، اسے جانتا ہے (25)۔

وَيَسۡتَجِيۡبُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيۡدُهُمۡ

اور جو لوگ ایمان لائیں اور صلاحیّت پرور کام کرتے

مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَالۡكٰفِرُوۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ﴿٢٦﴾

رہیں، ان کے اعمالِ صالحہ کو نتیجہ خیز بنا دیتا ہے اور اپنے فضل سے ان کے ثمرات کو مزید بڑھا بھی دیتا ہے۔ البتہ کافروں کے لیے شدید عذاب ہے (26)۔

وَلَوۡ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزۡقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَلٰـكِنۡ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرٌۢ بَصِيۡرٌ ﴿٢٧﴾

دین کا نظام، افرادِ مملکت کو ضروریات کے مطابق...... سامانِ زیست فراہم کرتا ہے۔ ایسا کرنے کی ذمّے داری اس پر ہے۔ اگر یہ نظام فراخی سے یعنی ضرورت سے زائد دینے لگے تو لوگ حدود فراموشی اور مملکت میں فساد برپا کرنے پر اُتر آئیں۔ لیکن وہ اندازے اور پیمانے کے مطابق By measures رزق کی تقسیم کرتا ہے۔ اللہ، اپنے بندوں کی ضروریات کا معروضی علم بھی رکھتا ہے اور بصیرت Insight بھی (27)۔

وَهُوَ الَّذِىۡ يُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا قَنَطُوۡا وَيَنۡشُرُ رَحۡمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الۡوَلِىُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿٢٨﴾

اور وہی ہے جو، لوگوں کے نااُمّید ہو جانے کے بعد، بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت ......سامانِ زیست کو پھیلا دیتا ہے اور ستائش و تعریف کا مالک وہی کارسازِ حقیقی ہے (28)۔

ع 3 10 4
وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَثَّ فِيۡهِمَا مِنۡ
ربع
دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمۡعِهِمۡ اِذَا يَشَآءُ قَدِيۡرٌ ﴿٢٩﴾ ع

تخلیقِ ارض اور اجرامِ فلکی اور جو جاندار ان میں پھیلا دیئے گئے ہیں، اس کی ایسی نشانیوں میں سے ہیں جو توجّہ کو خالق اور اس کے قوانین کی طرف منعطف کرا دیتے ہیں اور جب چاہے، وہ ان کو ملا دینے پر بھی قادر ہے حٰمٓ السّجدہ۔53 (29)۔

وَمَاۤ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ

جو مصیبت بھی تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی لائی

وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍؕ ۝٣٠

ہوئی ہوتی ہے النسآ۔79، اور بہت سی فرو گزاشتوں سے تو وہ درگزر فرما دیتا ہے (30)۔

وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۖۚ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ۝٣١

تم قانون کی خلاف ورزی کر کے زمین میں بچ نہیں سکتے اور نہ ہی اللہ کو چھوڑ کر تمہارا کوئی دوست اور مددگار ہے (31)۔

وَمِنۡ اٰيٰتِهِ الۡجَوَارِ فِى الۡبَحۡرِ كَالۡاَعۡلَامِؕ ۝٣٢

اور اس کے قانون کی Symbols ،نشانیوں میں سے سمندر میں چلنے والی پہاڑوں کی مانند کشتیاں ہیں (32)۔

اِنۡ يَّشَاۡ يُسۡكِنِ الرِّيۡحَ فَيَـظۡلَـلۡنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍۙ ۝٣٣

اگر وہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے اور یہ کشتیاں سمندر کے اوپر کھڑی کی کھڑی رہ جائیں۔ان امور میں اللہ کے قوانین مضمر ہیں ہر اُس شخص کے لیے جو اپنے پروگرام پر استقامت سے کاربند ہے اور جس کی کوششیں بھرپور نتائج کی حامل بنتی چلی جائیں (33)۔

اَوۡ يُوۡبِقۡهُنَّ بِمَا كَسَبُوۡا وَيَعۡفُ عَنۡ كَثِيۡرٍ ۝٣٤

یا وہ لوگوں کی کرتوتوں کے باعث ان کشتیوں کو تباہ و برباد کر دے۔ وہ بہت سی لغزشوں سے درگزر فرما دیا کرتا ہے (34)۔

وَّيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ۝٣٥

اور جو لوگ ہماری آیات میں مین میخ نکالتے رہتے ہیں، جان لیں کہ ان کے لیے بھاگ کر پناہ لینے کی کوئی جگہ نہیں ہے (35)۔

فَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ۚ ۝٣٦

جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے یہ متاع --- صرف دنیا کی زندگی کی ضروریات کے لیے ہے القصص۔60،اور صاحبِ ایمان اور اپنے نشو و نما دینے والے ربوبیّت کے ضامن

کے قوانین پر بھروسا رکھنے والوں کے لیے جو کچھ اللہ کے یہاں موجود ہے، وہ بہترین، باقی رہنے والا اور تغیّر ناآشنا ہے (36)۔

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝٣٧

یہ بڑے جرائم اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں اور اگر کبھی انہیں کسی پر غصّہ آجائے تو وہ اسے معاف کردیتے ہیں (37)۔

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣٨

اور اپنے ربّ کی اطاعت اختیار کیے رہتے ہیں اور نظامِ صلوٰۃ کا قیامِ عمل میں لاتے ہیں اور ان کے سارے کام باہمی مشاورت سے انجام پذیر ہوتے ہیں آلِ عمران۔159، اور ہم نے جو رزق انہیں عطا فرمایا ہوا ہے اس میں سے زائد از ضرورت، دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دیتے رہتے ہیں (38)۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝٣٩

اور جب کبھی ان پر زیادتی ہوتی ہے تو وہ اپنی حفاظت اور دفاع کرتے ہیں (39)۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝٤٠

اور جرم کی سزا، جرم کے مطابق ہی ہو proportionate to the evil۔ لیکن جو درگزر کردے اور کمیاں دور کردے تو اس کا اجر اللہ کے یہاں محفوظ ہے۔ یقیناً وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (40)۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝٤١

اور جو اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد نظامِ عدل کے توسّط سے انتقام لیتا ہے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں (41)۔

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾

اُن لوگوں پر، جو انسانوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں عدل وانصاف کے برعکس، حدود شکنی کرتے رہتے ہیں، یقیناً گرفت ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے (42)۔

ع 4 14 5 وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾

اور جو کوئی تحمّل اور بُردباری اور درگزر سے کام لے تو یہ بات معاملات میں پختگی اور عزیمت کی مظہر ہے (43)۔

وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾

اور جو اللہ کی راہ چھوڑ کر غلط راستے پر چلا جائے تو اس کے بعد اس کا کون دوست وکارساز ہوگا؟ اے مخاطب تو دیکھتا ہے جب ظالم عذاب کو سامنے دیکھتے ہیں تو پوچھتے ہیں کہ کیا یہاں سے دنیا کو لوٹنے کی کوئی صورت ہوسکتی ہے؟ (44)۔

وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ ﴿٤٥﴾

تو دیکھ رہا ہے کہ وہ جہنّم کے عذاب کے سامنے لائے جاتے ہیں، وہ ذلّت کی وجہ سے عاجزی اختیار کیے ہوتے ہیں اور کنکھیوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ کوئی انہیں دیکھ تو نہیں رہا۔ اور صاحبِ ایمان لوگ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد ظہور نتائج کے لیے یکبارگی اٹھ کھڑے ہونے کے وقت نقصان میں رہنے والے وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی ذات کی نشوونما کا نقصان کرلیا اور اپنے ہم مشرب ساتھیوں کا بھی۔ یاد رکھو! ظالم، مستقل اور ابدی عذاب میں ہیں (45)۔

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۗ

اور اللہ کے سوائے ان کا کوئی دوست نہیں ہے جو ان کی

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٦﴾

مدد کر سکے۔ اور جو اللہ کی راہ چھوڑ کر گمراہ ہو جائے اس پر صحیح راہ نہیں کھل سکتی (46)۔

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿٤٧﴾

اپنے ربّ کی اطاعت، فرماں پذیری اختیار کرلو پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔ اس دن تمہاری کوئی پناہ گاہ بھی نہیں ہوگی اور کوئی اس صورتِ حال کو بدلنے والا بھی نہ ہوگا (47)۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿٤٨﴾

اگر یہ لوگ پھر بھی رُوگردانی کریں تو ہم نے تجھے اے رسول ﷺ! ان کا ذمّے دار بنا کر نہیں بھیجا۔ تیرا فریضہ تو صرف پیغامِ الٰہی کا پہنچا دینا Communicate کر دینا ہے۔ اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس سے خوش ہو جاتا ہے۔ اور اگر اسے اپنے ہی ہاتھوں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو انسان منکرِ حق اور ناشکرا بن جاتا ہے ھُود۔9، الرّوم۔36-33 (48)۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿٤٩﴾

ارض و سما پر اقتدارِ کلّی، Sovereignty اللہ ہی کی ہے۔ جو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے۔ اپنی مشیّت، قانون کے مطابق، کسی کو لڑکیاں اور کسی کو لڑکے عطا کرتا ہے (49)۔

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾

یا لڑکے اور لڑکیاں ملا جلا کر دیتا ہے۔ اور اپنی مشیّت کے مطابق کسی کو بانجھ ہی رہنے دیتا ہے۔ وہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور قانون مقرر کرنے والا ہے (50)۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ

کسی انسان کا استحقاق نہیں کہ اللہ اس سے کلام فرمائے۔

حِجَابٍ اَوۡ يُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَيُوۡحِىَ بِاِذۡنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِىٌّ حَكِيۡمٌ ﴿۵۱﴾	ہاں وہ خود بذریعہ وحی یا حجاب کے پیچھے سے البقرہ۔253، النساء۔164، یا کوئی وحی پہنچانے والا رسولؑ انسانوں کے پاس بھیجے۔ سو، وہ اپنے حکم سے جو چاہے، وحی بھیجے۔ وہ صاحبِ عظمت اور صاحبِ حکمت ہے (51)۔
وَكَذٰلِكَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ مَا كُنۡتَ تَدۡرِىۡ مَا الۡكِتٰبُ وَلَا الۡاِيۡمَانُ وَلٰكِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهۡدِىۡۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۵۲﴾	اے رسولﷺ! اسی Process سے ہم نے، اپنے امر سے، تیری طرف وحی بھیجی۔ تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے العنکبوت۔48؟ لیکن ہم نے وحی کو نور کی ہئیت عطا کر دی، اُس سے ہم اپنے بندوں کو اپنی مشیّت کے مطابق راہِ ہدایت دکھا دیتے ہیں۔ اور تُو یقیناً صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے (52)۔
ع 5 10 6 صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيۡرُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵۳﴾	اُس اللہ کے صراطِ مستقیم کی طرف جس کے پروگرام کی تکمیل کی خاطر کائنات کی ہر چیز مصروفِ تگ و تاز ہے۔ غور سے سن لو کہ تمام امور اللہ کے قوانین کے مطابق انجام پذیر ہوتے ہیں، اللہ کے قوانین کی طرف ہی Refer ہوتے ہیں (53)۔

اٰيَاتُهَا ٨٩ (٤٣) سُوۡرَةُ الزُّخۡرُفِ رُكُوۡعَاتُهَا ٧

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾	حمید، مجید کا ارشاد ہے کہ حٰم السّجدہ۔1 (1)۔
وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ﴿۲﴾	حقائق کو کھول کر بیان کرنے والی یہ کتاب Code

of life اس حقیقت پر شاہد ہے کہ (2)۔

اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۚ﴿۳﴾

ہم نے اس قرآن کو واضح اور فصیح عربی زبان میں بھیجا ہے تا کہ تم سمجھ سکو (3)۔

وَاِنَّهٗ فِىۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِىٌّ حَكِيۡمٌ ؕ﴿۴﴾

اور یہ ہمارے یہاں سے، بلند اور حکمت سے لبریز قانون کی اصل و بنیاد ہے (4)۔

اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِيۡنَ ﴿۵﴾

تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ چونکہ تم ایک نادان سی قوم ہو، اس لیے ہم تم سے، اعراض برتتے ہوئے اس کتاب کو تم پر لاگو نہیں کریں گے (5)۔

وَكَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِىٍّ فِى الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۶﴾

پہلی اُمتوں میں ہم نے کتنے ہی نبیؑ بھیجے (6)۔

وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۷﴾

ان کے پاس جو نبیؑ بھی آیا، وہ ان کی شخصیّت اور Message کا مذاق اڑایا کرتے (7)۔

فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۸﴾

جو ان میں زیادہ زور آور تھے انہیں ہمارے قانونِ مکافات نے سخت گرفت کر کے نیست و نابود کر دیا اور پہلی اُمتوں کی طرح ان کا حال بھی قصہء ماضی بنا (8)۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَـقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ۙ﴿۹﴾

اے نبی ﷺ! اگر تو ان سے پوچھے کہ ارض و سما۔۔۔اس کائنات کو کس نے تخلیق کیا تو یقیناً کہتے ہیں کہ انہیں علیم اور صاحبِ غلبہ ہستی نے پیدا کیا العنکبوت۔61 (9)۔

الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّجَعَلَ لَـكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۚ﴿۱۰﴾

جس نے تمہارے لیے زمین کو ہموار، مسطّح بنایا اور تمہارے لیے اس میں راستے بنا دیئے تا کہ تم اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جایا کرو (10)۔

وَالَّذِىۡ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً

اور جو بلندیوں سے اندازے کے مطابق پانی برساتا

مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾

ہے، اس سے ہم زمینِ مردہ کو حیاتِ نو عطا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی زندہ کر کے زمین سے نکالے جاتے ہوالاعراف۔57،الرّوم۔19 (11)۔

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾

اور جس نے ہر نوع کی چیزیں پیدا کیں اور ہماری وحی کی رہنمائی میں کشتیاں وجود میں آئیں اور تمہارے لیے مویشی پیدا کیے جن پر تم سوار ہوتے ہو (12)۔

لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾

تا کہ تم ان کی پشتوں پر جم کر بیٹھ سکو۔ جب تم ان پر پوری طرح جم کر بیٹھ جاؤ تو اپنے ربّ کی نعمت کو یاد کیا کرو اور اعتراف کرو کہ بلند ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے ان چیزوں کو ہمارے تابع فرمان بنادیا ورنہ ہم میں اتنی طاقت کہاں تھی کہ ہم ان پر قابو پا سکتے (13)۔

وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿١٤﴾

اور ہمارا ہر قدم اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کی طرف ہی اٹھ رہا ہے (14)۔

ع 1 15 7 وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾

یہ، اللہ کے بندوں میں سے کسی کو اللہ کی ہستی کا جزو Partner قرار دیتے ہیں۔ انسان یقیناً کھلا منکرِ حق ہے (15)۔

أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾

کیا اُس نے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں پسند کیں اور تمہارے لیے بیٹے مخصوص کر دیئے ہیں؟ (16)۔

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾

جس اولاد کی مثال یہ، رحمٰن کی طرف منسوب کرتے ہیں ،اگر اسی بات کی اطّلاع ان میں سے کسی کو دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور سخت غمگین ہو جاتا ہے

	النَّحل-58 (17)۔
اَوَمَنۡ یُّنَشَّؤُا فِی الۡحِلۡیَۃِ وَھُوَ فِی الۡخِصَامِ غَیۡرُ مُبِیۡنٍ ﴿۱۸﴾	کیا اللہ کے لیے ایسی اولاد پسند کرتے ہیں جس کی پرورش زیورات میں ہوئی ہو اور بحث و تمحیص میں بات بھی واضح طور پر بیان نہ کرسکتی ہو (18)۔
وَجَعَلُوا الۡمَلٰٓئِکَۃَ الَّذِیۡنَ ھُمۡ عِبٰدُ الرَّحۡمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَھِدُوۡا خَلۡقَھُمۡ ؕ سَتُکۡتَبُ شَھَادَتُھُمۡ وَیُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۱۹﴾	اور انہوں نے ملائکہ، فرشتوں کو عورتیں قرار دے دیا ہے جو رحمٰن کے فرماں بردار بندے ہیں۔ کیا یہ، ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ ان کی ایسی شہادتیں ہم ضبطِ تحریر میں لاتے جارہے ہیں اور اُن سے اِن کے متعلق باز پرس بھی کی جائے گی (19)۔
وَقَالُوۡا لَوۡ شَآءَ الرَّحۡمٰنُ مَا عَبَدۡنٰھُمۡ ؕ مَا لَھُمۡ بِذٰلِکَ مِنۡ عِلۡمٍ ٭ اِنۡ ھُمۡ اِلَّا یَخۡرُصُوۡنَ ﴿۲۰﴾	مشرکین کہتے ہیں کہ اگر رحمٰن چاہتا، اس کی مشیّت ہوتی تو ہم ان ملائکہ کی پرستش نہ کرتے۔ انہیں نہیں معلوم کہ رحمٰن کی مشیّت کے کیا معنی ہیں۔ یہ محض اس بارے میں اپنی اٹکلیں دوڑاتے رہتے ہیں (20)۔
اَمۡ اٰتَیۡنٰھُمۡ کِتٰبًا مِّنۡ قَبۡلِہٖ فَھُمۡ بِہٖ مُسۡتَمۡسِکُوۡنَ ﴿۲۱﴾	کیا اس سے پہلے ہم نے انہیں ایسی تعلیم کی حامل کوئی کتاب دی ہوئی ہے جس سے وہ وابستگی اختیار کیے ہوئے ہیں (21)۔
بَلۡ قَالُوۡۤا اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّۃٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِھِمۡ مُّھۡتَدُوۡنَ ﴿۲۲﴾	بلکہ خود ہی اقرار کررہے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء کو ایک مسلک پر عمل پیرا پایا ہے اور ہم انہی کے نقوشِ قدم پر چل رہے ہیں (22)۔
وَکَذٰلِکَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ فِیۡ قَرۡیَۃٍ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡھَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّۃٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤی	اے رسول ﷺ! اسی سلسلۂ انبیاء کے ضمن میں، تجھ سے پہلے، ہم نے جب بھی کسی بستی میں غلط طرزِ زندگی

اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿٢٣﴾

سے متنبّہ کرنے والا بھیجا تو آسودگی میں بدمست اور دوسروں کی کمائی پر عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے والوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے اپنے آباء Ancestors کو ایک مسلک پر چلتے ہوئے پایا ہے اور ہم اُنہی کے نقوشِ قدم پر چل رہے ہیں (23)۔

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۗ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٢٤﴾

انذار کرنے والا کہتا کہ جس رَوشِ زندگی پر تم نے اپنے آباء کو چلتے پایا ہے خواہ میں اس کی نسبت صحیح رہنمائی بھی تمہارے پاس لے آؤں تو تم پھر بھی غلط رَوش نہ چھوڑو گے؟ وہ کہتے کہ جو رہنمائی بھی تجھے دے کر بھیجا گیا ہے، ہم اسے تسلیم ہی نہیں کرتے (24)۔

ع 2 10 8

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾

لہٰذا، ہم نے اُن کو اُن کے جرائم کی سزا دی۔ ذرا دیکھو، وحی کی تعلیم کی تکذیب کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا (25)۔

النصف

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٦﴾

جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ جن چیزوں کی تم پرستش کرتے ہو، میں ان سے بیزار اور لاتعلّق ہوں (26)۔

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿٢٧﴾

بجز اُس ہستی کے جس نے مجھے پیدا فرمایا۔ یقیناً وہی میری رہنمائی کرتا ہے (27)۔

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾

اور وہ نظریۂ توحید کو اپنی آنے والی نسلوں Posterity میں چھوڑ گیا تا کہ وہ اس کی طرف رجوع کیا کریں (28)۔

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٩﴾

میں نے انہیں اور ان کے آباء کو ضروریاتِ زندگی فراوانی سے عطا کیں یہاں تک کہ ان کے پاس وحی

آ گئی اور اس وحی کو واضح ترین انداز میں پہنچانے والا رسول بھی (29)۔

وَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَقُّ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾

اور جب وحی ان کے پاس آ گئی تو وہ کہنے لگے کہ یہ جھوٹ ہے اور ہم اسے ماننے کے نہیں (30)۔

وَقَالُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡيَتَيۡنِ عَظِيۡمٍ ﴿۳۱﴾

اور کہنے لگے کہ یہ قرآن دو بڑے شہروں، طائف اور مکّہ میں سے کسی آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا (31)۔

اَهُمۡ يَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّكَ‌ؕ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّعِيۡشَتَهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ وَرَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا‌ؕ وَرَحۡمَتُ رَبِّكَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾

ذرا دیکھو، کیا تیرے ربّ کی دولت وثروت یہ بانٹتے ہیں؟ اس دنیاوی زندگی میں ان کا سامانِ معیشت ان میں ہم تقسیم کرتے ہیں ۔ اور استعداد کے فرق کی رو سے، ایک دوسرے پر مراتب میں فوقیت بھی ہم ہی دیتے ہیں تاکہ ایک، دوسرے سے کام لیتا رہے۔ جو کچھ بھی یہ جمع کر رہے ہیں، تیرے ربّ کی رحمت اس سے بدرجہا بہتر ہے (32)۔

وَلَوۡلَاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ يَّكۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُيُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيۡهَا يَظۡهَرُوۡنَ ۙ﴿۳۳﴾

اگر سارے انسانوں کو ایک اُمّت نہ بننا ہوتا البقرہ۔213، یونس۔19 اور ہمارا قانون ایسا ہوتا کہ یہ، ایمان کی بنیاد پر اُمّتِ واحدہ کے بجائے، گروہ درگروہ اور رحمٰن کے منکر ہوتے تو جو بھی رحمٰن کے منکر ہوتے ہم ان کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے ہیں، چاندی کی بنا دیتے (33)۔

وَلِبُيُوۡتِهِمۡ اَبۡوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيۡهَا يَتَّكِـُٔوۡنَ ۙ﴿۳۴﴾

اور ان کے گھروں کے دروازے اور پلنگ بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں چاندی کے بنا دیتے (34)۔

ع 3 10 9

وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾

اور سونے کے۔ یہ سب کا سب، صرف دنیا کی زندگی کی ضروریات کا ساز و سامان ہے اور اُخروی زندگی تو اے رسول ﷺ! تیرے ربّ کے یہاں متّقین کے لیے ہے جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں (35)۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾

اور جو شخص رحمٰن کی طرف سے ہٹ کر کسی دوسرے کے قانون کو اختیار کر لے، ہم اس پر دین کے نظام کے مخالفین کو غالب و مستولی کر دیتے ہیں اور وہی اس کے ساتھی اور رفیق ہوتے ہیں حٰمٓ السّجدہ۔25 (36)۔

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور ان کے یہ رفیق، انہیں صحیح راستے سے روکتے ہیں مگر یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ صحیح رَوش پر ہیں (37)۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾

حتّٰی کہ جب وہ ہمارے پاس آتا ہے تو اپنے ساتھی سے کہتا ہے اے کاش! میرے اور تیرے درمیان حد درجہ دُوری حائل ہوتی۔ تُو تو بہت ہی بُرا ساتھی ہے (38)۔

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾

آج کے دن تمہیں کچھ حاصل نہ ہوگا کیوں کہ تم زیادتیاں کیا کرتے تھے۔ آج تم عذاب میں Equally شامل ہو (39)۔

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾

اے نبی ﷺ! کیا تُو سُنی اَن سُنی کرنے والے بہروں کو سنا سکتا ہے یا بصیرت کے اندھوں کو یونس۔42 راہِ ہدایت دکھا سکتا ہے جب وہ صریحاً راہ گم کردہ ہوں۔ (40)۔

فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنۡهُمۡ مُّنۡتَقِمُوۡنَ ۙ﴿۴۱﴾ اَوۡ نُرِيَنَّكَ الَّذِىۡ وَعَدۡنٰهُمۡ فَاِنَّا عَلَيۡهِمۡ مُّقۡتَدِرُوۡنَ ﴿۴۲﴾

اے نبی ﷺ! اگر ہم تجھے دنیا کے منظر سے ہٹا دیں یا تجھے اسی زندگی میں وہ عذاب دکھا دیں جس سے ہم انہیں ڈراتے آرہے ہیں، تو بھی ہم ان کو، ان کے جرائم کی سزا دیں گے۔ ہمیں ان پر قدرت حاصل ہے یونس۔46، الرّعد۔40، المومنون۔95، المومن۔77 (41-42)۔

فَاسۡتَمۡسِكۡ بِالَّذِىۡۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ‌ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۴۳﴾

لہٰذا جو وحی تیری طرف بھیجی گئی ہے، تُو اس سے مضبوطی سے وابستہ رہ۔ یقیناً تُو صراطِ مستقیم پر ہے (43)۔

وَاِنَّهٗ لَذِكۡرٌ لَّكَ وَلِقَوۡمِكَ‌ ۚ وَسَوۡفَ تُسۡـئَلُوۡنَ ﴿۴۴﴾

یہ قرآن، تیرے اور تیری قوم کے لوگوں کے لیے ایک ضابطۂ قوانین Code of life ہے۔ مصافِ زندگی میں اسے ہر لحظہ پیشِ نظر رکھنے کے حوالے سے، تم سب سے مستقبل قریب میں باز پرس کی جائے گی (44)۔

ع 4 10 10 وَسۡـئَلۡ مَنۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلۡنَا مِنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ اٰلِهَةً يُّعۡبَدُوۡنَ ﴿۴۵﴾

تجھ سے پہلے، ہم نے جو اپنے رسولؑ بھیجے، اے نبی ﷺ! تُو ان سے یعنی ان کی پیش کردہ وحی کی تعلیم سے دیکھ لے کہ کیا ہم نے رحمٰن کے سوا، اور الٰہ قرار دیئے ہیں جن کی محکومیّت اختیار کی جائے (45)۔

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۶﴾

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی آیات دے کر بھیجا۔ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا کہ میں عالم گیر انسانیت کی ربوبیّت کرنے والے ربّ کا رسولؑ ہوں (46)۔

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا يَضۡحَكُوۡنَ ﴿۴۷﴾

سو، جب وہ ان کے پاس ہماری آیات لے کر آیا تو وہ

فوراً اس کا مذاق اڑانے لگے (47)۔

وَمَا نُرِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكۡبَرُ مِنۡ اُخۡتِهَا ۚ وَاَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡعَذَابِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۸﴾

ہم کوئی قانون ان کے سامنے لاتے تو صرف اس لیے کہ وہ اس سے پہلے کی......اس کی مثیل وہم صفت فکری دلیل سے بہتر ہوتا تھا لیکن انہوں نے درخورِ اعتنا نہ سمجھا تو ہم نے انہیں عذاب میں ماخوذ کرلیا کہ شاید وہ قانونِ مکافات کی طرف رجوع کرلیں (48)۔

وَقَالُوۡا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۹﴾

وہ کہنے لگے کہ اے صاحبِ علم وپیشوا! تُو اپنے ربّ سے ہمارے لیے یہ دعا کر کہ جس عذاب کے ٹلنے کا اُس نے تجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے، وہ ہم سے ٹل جائے۔ ہم ضرور راہِ ہدایت پر آجائیں گیالاعراف۔134 (49)۔

فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِذَا هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ ﴿۵۰﴾

جب ہم نے ان سے عذاب کو ہٹالیا تو وہ فوراً عہد شکنی پر اتر آئے الاعراف۔135 (50)۔

وَنَادٰى فِرۡعَوۡنُ فِىۡ قَوۡمِهٖ قَالَ يٰقَوۡمِ اَلَيۡسَ لِىۡ مُلۡكُ مِصۡرَ وَهٰذِهِ الۡاَنۡهٰرُ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِىۡ ۚ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۵۱﴾

اور فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کیا کہ اے میری قوم کے لوگو! کیا مصر اور ان نہروں پر جو میرے انتظام میں بہہ رہی ہیں، مجھے حاکمیّتِ اعلیٰ حاصل نہیں؟ تم غور کیوں نہیں کرتے (51)۔

اَمۡ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ هُوَ مَهِيۡنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيۡنُ ﴿۵۲﴾

کیا میں اس ذلیل شخصؑ سے بہتر نہیں ہوں، اور وہ واضح طور پر اظہارِ مدّعا بھی نہیں کرسکتا (52)۔

فَلَوۡلَاۤ اُلۡقِىَ عَلَيۡهِ اَسۡوِرَةٌ مِّنۡ ذَهَبٍ اَوۡ جَآءَ مَعَهُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ مُقۡتَرِنِيۡنَ ﴿۵۳﴾

اسؑ پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے یا اسؑ کے جلو میں صف در صف ملائکہ، فرشتے کیوں نہیں آئے (53)۔

فَاسۡتَخَفَّ قَوۡمَهٗ فَاَطَاعُوۡهُ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِيۡنَ ﴿۵۴﴾

اس نے اپنی قوم کے لوگوں کی عقل وفکر کو سطح ہیں بنادیا، سو، وہ اس کے پیچھے لگ گئے۔ وہ لوگ تھے ہی فاسق (54)۔

فَلَمَّاۤ اٰسَفُوۡنَا انۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ﴿۵۵﴾

لہٰذا، جب انہوں نے اپنے کو ہمارے غضب کا سزاوار بنالیا تو ہم نے انہیں ان کے جرموں کی سزادی اور سب کو غرقاب کردیا (55)۔

ع 5 11 11 فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۵۶﴾

اور انہیں ماضی کی داستانِ پارینہ بنادیا اور آنے والے لوگوں کے لیے ایک مثال (56)۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُكَ مِنۡهُ يَصِدُّوۡنَ ﴿۵۷﴾
وَقَالُوۡۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَيۡرٌ اَمۡ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوۡهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ
بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُوۡنَ ﴿۵۸﴾

جب عیسیٰ علیہ السلام ابنِ مریم کی مثال بیان کی جاتی ہے تو اے رسول ﷺ! تیری قوم کے منکرین Disbelievers چیختے چلاّتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ہمارے الٰہ بہتر ہیں یا وہ، ابنِ مریم؟ یہ مثال وہ صرف تجھ سے جھگڑنے کی خاطر ہی بیان کررہے ہیں۔ اصل بات کو سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو (57/58)۔

اِنۡ هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ وَجَعَلۡنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ؕ﴿۵۹﴾

وہ تو اللہ کے قوانین کے آگے جھکنے والا ایک فرد تھا۔ ہم نے اس پر، نبوّت سے سرفراز کرکے، فضل وکرم اور احسان فرمایا اور نبی اسرائیل کے لیے اعلیٰ سیرت کا ایک Model بنادیا (59)۔

وَلَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ مَّلٰٓـئِكَةً فِى الۡاَرۡضِ يَخۡلُفُوۡنَ ﴿۶۰﴾

اگر ہم چاہتے تو تمہاری جگہ فرشتے زمین پر آباد کردیتے اور وہ، یکے بعد دیگرے، جانشین بنتے چلے جاتے (60)۔

وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ ؕ هٰذَا

اور قیامت کا علم تو یقیناً اسی اللہ کو ہے $\frac{43}{85}$ سو، تم اس

صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿٦١﴾

بارے میں کسی تردّد میں نہ پڑ جایا کرو اور میری ہی اتباع کرتے رہو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے (61)۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿٦٢﴾

سرکش جذبات، کہیں تمہیں اس بات سے روک نہ دیں۔ وہ یقیناً تمہارے کھلے دشمن ہیں (62)۔

وَلَمَّا جَآءَ عِيۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿٦٣﴾

جب عیسیٰ علیہ السلام واضح قوانین لے کر آیا تو فرمایا میں تمہارے پاس Code of wisdom لایا ہوں جو فیصلہ میں عدل وانصاف کو ملحوظ رکھنے والا ہے تاکہ تم جن بعض امور میں اختلاف کرتے ہو، میں ان میں مستور حقائق کو ظاہر کردوں۔ لہٰذا تم اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہو اور مجھے Follow کرتے چلے جاؤ (63)۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿٦٤﴾

اللہ ہی میرا اور تمہارا نشوونما دینے والا ہے۔ سو اپنی قوّتوں اور صلاحیتوں کو اسی کے قوانین ہی کے مطابق صرف کیا کرو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے (64)۔

فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ ۚ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ يَوۡمٍ اَلِيۡمٍ ﴿٦٥﴾

پھر مختلف گروہ باہم اختلاف کرنے لگے۔ قانون شکن لوگوں کے لیے دردناک عذاب کے دن ہلاکت ہی ہوگی (65)۔

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿٦٦﴾

کیا یہ لوگ صرف ظہورِ نتائج کی گھڑی کے آنے کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک آجائے اور انہیں پتا بھی نہ چلے (66)۔

ع 6 11 12 اَلۡاَخِلَّآءُ يَوۡمَئِذٍۢ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿٦٧﴾

اُس روز ماسوائے متّقین کے، گہرے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں (67)۔

يٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٨﴾

اللہ فرماتا ہے، اے میرے بندو! آج تمہیں کوئی خوف

ہوگا اور نہ حزن (68)۔

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ ۚ۝٦٩

جو ہمارے قوانین پر ایمان لاتے اور ان قوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کیے رہتے تھے (69)۔

اُدۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ۝٧٠

تم اور تمہارے ہم ذوق ساتھی، مسرور وفرحاں، جنّت میں داخل ہو جاؤ (70)۔

يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَكۡوَابٍ ۚ وَفِيۡهَا مَا تَشۡتَهِيۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡيُنُ ۚ وَاَنۡتُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۚ۝٧١

ان پر سونے کے بڑے پیالوں اور جام کا دَور چلتا ہے اور وہاں ہر من پسند چیز ہے جو دیکھنے میں بھی لذّت بخش ہو۔ اور تم وہاں ہمیشہ رہو گے (71)۔

وَتِلۡكَ الۡجَـنَّةُ الَّتِىۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝٧٢

یہی وہ جنّت ہے جس کے تم، اپنے اعمال کے عوض، وارث بنا دیئے گئے ہو (72)۔

لَـكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِيۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۝٧٣

وہاں تمہارے لیے بکثرت میوہ جات ہیں جن میں سے تم کھاؤ گے (73)۔

اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ۖ۝٧٤

مجرمین، جہنّم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے (74)۔

لَا يُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَهُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ۚ۝٧٥

ان سے جہنّم کے عذاب کی شدّت میں کمی نہیں کی جاتی۔ وہاں وہ مایوس پڑے ہوتے ہیں (75)۔

وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِيۡنَ ۝٧٦

ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی ذات پر ظلم ڈھانے والے تھے (76)۔

وَنَادَوۡا يٰمٰلِكُ لِيَـقۡضِ عَلَيۡنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ مّٰكِثُوۡنَ ۝٧٧

وہ، داروغۂ جہنّم سے کہتے ہیں کہ اپنے ربّ سے کہو کہ ہمارا خاتمہ ہی کر ڈالے۔ وہ جواب میں کہتا ہے کہ تمہیں یہاں ہی رہنا ہوگا (77)۔

لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَـقِّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَكُمۡ لِلۡحَـقِّ كٰرِهُوۡنَ ۝٧٨

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ حق ہماری طرف سے تم

تک آ گیا تھا لیکن تم میں سے اکثر پر حق، گراں گزرتا تھا (78)۔

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ؁

اے رسول ﷺ! ہاں اگر ان کفّار نے تمہارے خلاف کوئی مضبوط Planning کر لی ہے تو ہم نے بھی مستحکم فیصلہ کر لیا ہے (79)۔

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ؁

کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کے رازوں اور خفیہ مشوروں کو سن نہیں رہے؟ کیوں نہیں، بلکہ ہمارے فرستادے، ان کے پاس بیٹھے لکھتے بھی رہتے ہیں (80)۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ؁

اے رسول ﷺ! ان پر واضح کر دے کہ اگر رحمٰن کے کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے اظہارِ نفرت کرنے والا ہوتا (81)۔

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ؁

کائنات کی ربوبیّت کرنے والا؛ اس نظامِ ربوبیّت کے مرکزی کنٹرول پر محکم گرفت رکھنے والا، جن صفات سے یہ اسے متّصف کرتے ہیں، ان سے بلند و ارفع ہے (82)۔

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ؁

اے رسول ﷺ! انہیں، ان کے حال پر چھوڑ دے کہ یہ بے مقصد، بلانتیجہ اور فضول باتوں میں الجھے رہیں یہاں تک کہ وہ دن ان کے سامنے آ جائے جس سے ان کو متنبّہ کیا جاتا ہے (83)۔

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ؁

پستیوں میں بھی وہی الٰہ ہے اور فضائے کائنات میں بھی وہی الٰہ ۔۔۔ صاحبِ اقتدار ہے جس کی عظمتوں کے

سامنے عقل وادراک متحیر رہ جاتے ہیں۔ جو صاحبِ حکمت ہے اور وہ Ever knowing بھی ہے (84)۔

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾

ثبات، استحکام اور نشوونما کی مظہر ہے وہ ذات کہ بلندیوں اور پستیوں اور ان کے مابین، اسی کی Sovereignty، اسی کا اقتدار ہے۔ مرنے کے فوراً بعد ظہورِ نتائج کی گھڑی کا علم بھی اُسے ہی ہے۔ اور اسی کے قانونِ مکافات ہی کی طرف تم لوٹتے ہو (85)۔

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾

جن کو یہ لوگ، اللہ کو چھوڑ کر، مدد کے لیے پکارتے ہیں، وہ گواہی دینے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے ماسوائے اس کے جو سچی گواہی دے البقرہ۔ 255 اور اُسے وہ لوگ جانتے بھی ہوں جن کے حق میں گواہی دی جائے (86)۔

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾

اے رسول ﷺ! اگر تو ان سے پوچھے کہ انہیں کس ہستی نے پیدا کیا تو یقیناً یہی کہتے ہیں کہ اللہ نے۔ تو ان سے پوچھو کہ پھر کدھر الٹے پھرے جاتے ہو (87)۔

وقف لازم

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾

اور رسول ﷺ کا دردمندانہ انداز سے یہ کہنا کہ اے میرے نشوونما دینے والے! یہ ہیں میری قوم کے لوگ جو دین کی اقدار پر ایمان نہیں لا رہے (88)۔

ع 7 22 13

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾

ارشادِ باری تعالیٰ ہوگا کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دے اور سلامتی کی دعا دے دے۔ مستقبل قریب میں یہ انجام دیکھ لیں گے (89)۔

سُوۡرَةُ الدُّخَانِ (۴۴)

اٰيَاتُهَا ۵۹ — رُكُوۡعَاتُهَا ۳

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

۱۲ حٰمٓ ۚ۝۱

حمید، مجید کا ارشاد ہے حٰمٓ السّجدہ۔1 (1)۔

وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ۝۲

یہ کتابِ مبین، قرآن شاہد ہے اس حقیقت کا (2)۔

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ ۝۳

کہ ہم نے اسے ایسی رات میں نازل کیا البقرہ۔185، القدر۔1 جو اس تنزیل کے توسّط سے نوعِ انسانی کے لیے سرچشمۂ ثبات، استحکام اور نشو ونما بن گئی۔ ہم یقیناً مکافاتِ عمل سے متنبّہ کرتے چلے آرہے ہیں (3)۔

فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ۙ۝۴

اس میں، تمام مبنی بر حکمت قوانین کو واضح اور نکھار کر بیان کر دیا گیا ہے (4)۔

اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ۚ۝۵

ہر قانون ہماری طرف سے نافذ کیا گیا ہے۔ ہم ہی رسولوںؑ کو بھیجتے رہے ہیں (5)۔

رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۙ۝۶

یہ سلسلۂ رُسُل تیرے ربّ کی طرف سے رحمت ہے۔ وہ، یقیناً سننے والا اور Ever knowing ہے (6)۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۘ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ ۝۷ وقف لازم

اگر تم علم و تحقیق کی بنا پر یقین رکھتے ہو تو وہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کی، تسلسل کے ساتھ، نشو ونما کرنے والا ہے (7)۔

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝۸

اس کے علاوہ کوئی اور الٰہ نہیں جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت سے ہمکنار کرتا ہے۔ تمہارا بھی اور تمہارے پہلے آباء

Ancestors کا بھی ربّ ہے (8)۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩

لیکن یہ، منکرینِ وحی، پھر بھی شک میں پڑے ایسے کاموں میں مشغول ہیں جن کا حاصل کچھ نہیں (9)۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠

اے مخاطب! تُو اُس عہد کا انتظار کر جب ساری فضا میں خشک سالی کی وجہ سے دھواں ہی دھواں نظر آئے گا...... مصائب وآلام عام ہو جائیں گے (10)۔

يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١١

اور انسانوں پر چھا جائیں گے۔ یہ عذاب الیم ہی تو ہوگا (11)۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝١٢

اُس وقت پکاریں گے کہ اے ہمارے ربّ! ہم سے یہ عذاب دور کر دے۔ ہم تیرے دین کی اقدار پر ایمان لاتے ہیں (12)۔

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣

یہ کہاں عبرت حاصل کریں گے حال آں کہ ان کے پاس رسولؐ آ گیا ہے جو پیغامِ رسالت واضح اور کھول کر بیان کرنے والا ہے (13)۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝١٤ وقف لازم

دیکھو! انہوں نے پھر پیغامِ حق سے منہ پھیر لیا اور کہتے یہ ہیں کہ یہ شخص جنوں زدہ ہے اور اسے کسی نے یہ باتیں سکھا دی ہیں (14)۔

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآىِٕدُوْنَ ۝١٥ وقف لازم

ہم عذاب کو چندے دور تو کر دیں مگر تم پھر پچھلی رَوِش کی طرف پلٹ جاؤ گے (15)۔

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝١٦

ایک روز ہم ان کی سخت گرفت کریں گے۔ ہم جرم کی سزا یقیناً دیا کرتے ہیں (16)۔

وَلَقَدۡ فَتَنَّا قَبۡلَهُمۡ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ وَجَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ كَرِيۡمٌ ۙ ﴿۱۷﴾

ہم نے اس سے پہلے، قومِ فرعون کو بھی مواقع فراہم کیے کہ وہ اپنی حقیقی سیرت کی پرکھ کر لیں اور ان کے پاس نرم خُو، خلیق اور وسیع الظّرف رسول علیہ السلام آیا (17)۔

اَنۡ اَدُّوۡۤا اِلَىَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۙ ﴿۱۸﴾

اس نے کہا کہ اللہ کے ان بندوں، بنی اسرائیل کو میرے حوالے کر دو۔ میں تمہارا ایسا رسول ہوں جس پر تم امن، اطمینان اور حفاظت کی خاطر اعتماد کر سکتے ہو (18)۔

وَّاَنۡ لَّا تَعۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۚ ﴿۱۹﴾

اور اللہ کے احکام کے خلاف سرکشی اختیار نہ کرو۔ میں تمہارے پاس رَوشن دلائل لے کر آیا ہوں (19)۔

وَاِنِّىۡ عُذۡتُ بِرَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ اَنۡ تَرۡجُمُوۡنِ ﴿۲۰﴾

میں اپنے اور تمہارے ربّ کی پناہ لیے ہوئے ہوں تا کہ ایسا نہ ہو کہ تم مجھ سے قطع تعلّق کر کے ملک بدر کر دو (20)۔

وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِىۡ فَاعۡتَزِلُوۡنِ ﴿۲۱﴾

اگر تم میری طرف سے پیش کردہ دینی اقدار پر ایمان نہیں لاتے تو تم میرے مشن سے کنارہ کش رہو (21)۔

الثلثة فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ قَوۡمٌ مُّجۡرِمُوۡنَ ﴿۲۲﴾

پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ربّ سے مخاطب ہو کر عرض کی کہ یہ بلاشبہہ مجرم قوم کے لوگ ہیں (22)۔

فَاَسۡرِ بِعِبَادِىۡ لَيۡلًا اِنَّكُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ۙ ﴿۲۳﴾

اللہ کی جانب سے حکم ہوا کہ میرے بندوں، بنی اسرائیل کو راتوں رات لے جا۔ یقیناً تمہارا تعاقب کیا جائے گا طٰہٰ۔77، الشّعرا۔52 (23)۔

وَاتۡرُكِ الۡبَحۡرَ رَهۡوًا ؕ اِنَّهُمۡ جُنۡدٌ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۲۴﴾

دریا نے جو راستہ خشک ہو کر بلند اور کشادہ کر دیا ہے، تو،

انہیں وہاں سے لے جاطٰہٰ۔77، الشّعرا۔63 وہ لشکر غرق کردیا جائے گا (24)۔

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿۲۵﴾
وہ فرعونی بہت سے باغات اور چشمے چھوڑ گئے (25)۔

وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ﴿۲۶﴾
اور سرسبز کھیتیاں اور عمدہ رہائش گاہیں (26)۔

وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۙ﴿۲۷﴾
اور نعمائے زندگی جن میں وہ مزے کر رہے تھے الشّعرا۔58-57 (27)۔

كَذٰلِكَ ۣ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾
یہ تو ہوا اُن کے ساتھ، اور ان کے بعد دوسرے لوگوں، بنی اسرائیل کو ہم نے اِن چیزوں کا وارث بنادیا الشّعرا۔59 (28)۔

ع 1 29 14 فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۧ﴿۲۹﴾
اور فرعونیوں پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ انہیں تلافی کے لئے مہلت ہی دی گئی (29)۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۙ﴿۳۰﴾
اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلّت آمیز عذابِ زندگی سے نجات عطا کی (30)۔

مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾
فرعون سے بھی۔ وہ سرکش اور حدود شکن انسانوں میں بہت بڑھا ہوا تھا (31)۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۳۲﴾
ہم نے بنی اسرائیل کو ان کے استحقاق کو جانتے ہوئے انہیں اقوامِ عالم میں برگزیدہ کردیا (32)۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰۗـؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾
اور ہم نے انہیں قوانینِ زندگی عطا کیے جن پر عمل پیرا ہونے سے ان کی حقیقی سیرت اور مضمر جوہروں کی نمود کے واضح مواقع تھے (33)۔

اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ﴿۳۴﴾
یہ کفّارِ مکّہ قریش، کہتے ہیں کہ (34)۔

اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ﴿۳۵﴾	یہ ہماری پہلی ہی موت ہےاور ہم دوبارہ نہیں زندہ کیے جا سکتے (35)۔
فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۶﴾	اگر تم اپنی بات میں سچّے ہو تو ہمارے آباء کو زندہ کر کے لاؤ (36)۔
اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ؗ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۳۷﴾	ذرا موازنہ کر کے دیکھو کہ کیا یہ لوگ بہتر ہیں یا تُبّع کی قوم، اور ان سے پہلے کے لوگ۔ ہمارے قانون مکافات نے ان سب کو نیست و نابود کر دیا۔ وہ بھی یقیناً مجرم صفت لوگ تھے (37)۔
وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۳۸﴾	ہم نے پستیوں اور بلندیوں اور جو کچھ ان کے مابین ہے، بے مقصد اور کھیل تماشا نہیں بنایا (38)۔
مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾	ہم نے انہیں ایک Solid حقیقت یونس۔4، اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق تخلیق کیا ہے تاکہ انسانوں کے اعمال کے محکم اور تعمیری نتائج مرتّب ہو کر سامنے آتے رہیں الرُّوم۔8، الجاثیہ۔22، النجم۔31۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ اس حقیقت کو سمجھتے نہیں (39)۔
اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۙ﴿۴۰﴾	ان سب کے لیے فیصلے کا دن، ایک مقرّرہ وقت پر ہی ہوتا ہے (40)۔
یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْـًٔا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۙ﴿۴۱﴾	اُس روز کوئی دوست، کسی دوست کے ذرا کام نہیں آتا اور نہ ہی اُن کو کوئی بچا سکتا ہے الزّخرف۔67 (41)۔

13 ع 2 15
اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿۴۲﴾
ماسوائے اُن لوگوں کے جن کو اللہ اپنی رحمت سے نوازدے۔ بے شک، وہ غالب اور رحمت فرمانے والا ہے (42)۔

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ ۙ﴿۴۳﴾
زقوم کا درخت الصّٰفّٰت ۔62، الواقعہ ۔52 (43)۔

طَعَامُ الۡاَثِيۡمِ ﴿ۛ۴۴﴾
یہ ان کا کھانا ہے جن کی صلاحیّتیں افسرُدہ و پژمرُدہ اور قوّتیں مضمحل ہوکر ذات کی نشوونما رُک چکی ہوگی، (44)۔

معانقة 14
كَالۡمُهۡلِ ۚ يَغۡلِىۡ فِى الۡبُطُوۡنِ ۙ﴿۴۵﴾
پگھلے ہوئے تانبے کی مانند پیٹوں میں جوش مارے گا (45)۔

كَغَلۡىِ الۡحَمِيۡمِ ﴿۴۶﴾
کھولتے ہوئے پانی کی طرح (46)۔

خُذُوۡهُ فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰى سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ﴿ۖۗ۴۷﴾
حکم ملے گا کہ اسے پکڑ لو اور بے دردی سے گھسیٹ کر جہنّم کے وسط میں لے آؤ (47)۔

ثُمَّ صُبُّوۡا فَوۡقَ رَاۡسِهٖ مِنۡ عَذَابِ الۡحَمِيۡمِ ؕ﴿۴۸﴾
پھراس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب انڈھیل دو (48)۔

ذُقۡ ۖۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡكَرِيۡمُ ﴿۴۹﴾
کہا جائے گا لے، چکھ۔ تُو، بڑا طاقت ور اور باعزّت بنا ہوا تھا (49)۔

اِنَّ هٰذَا مَا كُنۡتُمۡ بِهٖ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾
یہ ہے وہ کچھ جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے (50)۔

اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ مَقَامٍ اَمِيۡنٍ ۙ﴿۵۱﴾
متّقین، یقیناً ایسے مقام میں ہیں جہاں انہیں پورا پورا اطمینان، امن اور حفاظت حاصل ہے (51)۔

فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۚۙ﴿۵۲﴾
یعنی باغات اور چشموں کے مابین الذّٰریات ۔15، الطُّور ۔17 (52)۔

يَّلۡبَسُوۡنَ مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ۚۙ﴿۵۳﴾
اعلیٰ قسم کا باریک اور دبیز ریشمی لباس زیبِ تن کیے ہوئے، آمنے سامنے بیٹھتے ہیں (53)۔

ایسی ہے ان کی پذیرائی۔ اور ہم، پاکیزہ عقل وفراست of Pure and clean intellect والوں کو ان کے ہم نشین ورفقاء بنادیتے ہیں الطّور۔20(54)۔

يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيۡنَ ۝

وہاں، وہ امن و اطمینان سے ہر نوع کے پھل طلب کرلیا کرتے ہیں (55)۔

لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا الۡمَوۡتَ اِلَّا الۡمَوۡتَةَ الۡاُوۡلٰى ۚ وَوَقٰٮهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ۝

وہاں، انہیں پہلی موت کے سوا، اور موت نہیں آئے گی اور انہیں جحیم کے عذاب سے بچالیا الطّور۔18(56)۔

فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝

اے رسول ﷺ! یہ تیرے ربّ کا فضل ہے۔ یہی عظیم کامیابی ہے (57)۔

فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ۝

ہم نے قرآن کو تیری زبان میں سہل کردیا ہے تاکہ غوروفکر کرکے اسے زندگی کے ہر شعبہ میں، ہر لحظہ پیشِ نظر رکھیں اور اس کے مطابق فیصلے کیا کریں (58)۔

ع 3 17 16 فَارۡتَقِبۡ اِنَّهُمۡ مُّرۡتَقِبُوۡنَ ۝

تُو بھی نتائج کے لیے منتظر رہ اور یہ بھی انتظار کریں (59)۔

اٰیاتہا ۳۷ (۴۵) سُوۡرَةُ الۡجَاثِيَةِ رکوعاتہا ۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حٰمٓ ۝

حمید، مجید حٰمٓ السّجدہ۔41، کا ارشاد ہے کہ (1)۔

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۝

یہ کتاب، قرآن اُس اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جو مبنی برحکمت غلبہ واقتدار کا مالک ہے (2)۔

اِنَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ ۝

یقیناً کائنات میں، مومنین کے لیے نشانیاں Symbols

ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں جو ان کی توجہ اللہ اور اس کے قوانین کی طرف منعطف کراتی رہتی ہیں (3)۔

وَفِىۡ خَلۡقِكُمۡ وَمَا يَبُثُّ مِنۡ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ۙ‏ ﴿۴﴾

خود تمہاری تخلیق میں اور، اُن جانداروں میں جو پھیلا دیے گئے ہیں، اُن لوگوں کے لیے قوانین مضمر ہیں جو علم و تحقیق کی بنا پر کائناتی قوانین پر یقین رکھتے ہیں (4)۔

وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ‏ ﴿۵﴾

دن اور رات کے ادل بدل کر یکے بعد دیگرے آنے، اور بلندیوں سے بارش برسانے اور اُس سے زمینِ مردہ کو حیات نَو بخشنے، اور ہواؤں کے رخ کو ایک سمت سے دوسری سمت کی طرف پھیر دینے میں اُن لوگوں کے لیے قوانین کی علامات ہیں جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں (5)۔

تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَـتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَـقِّ‌ ۚ فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤۡمِنُوۡنَ‏ ﴿۶﴾

اے رسول ﷺ! یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم تجھے ٹھوس Solid حقائق کے ساتھ بیان کر رہے ہیں۔ لہٰذا، یہ لوگ، اللہ اور اس کی آیات کے بعد، کون سی ایسی بات ہے جس پر ایمان لائیں گے (6)۔

وَيۡلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍۙ‏ ﴿۷﴾

ہر جھوٹے اور مجرم کے لیے ہلاکت ہی ہے (7)۔

يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا‌ ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ‏ ﴿۸﴾

وہ اُن آیات کو جو اُسے سنائی جاتی ہیں، سنتا تو ہے پھر بھی تکبّر سے اپنی ضد پر اڑ جاتا ہے گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ اے رسول ﷺ! اسے دردناک عذاب کی نوید دے دے (8)۔

وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰيٰتِنَا شَيۡـئَا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ
عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ؕ ⑨

جب ہماری آیات میں سے کچھ کا اسے علم ہوتا ہے تو ان کا مذاق اڑانے لگتا ہے۔ انہی جیسے لوگوں کے لیے ذلّت آمیز عذاب ہے (9)۔

مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مَّا كَسَبُوۡا شَيۡـئًا وَّلَا
مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ؕ ⑩

ان کے آگے جہنّم ہے۔ ان کا کیا کرایا ان کے کسی کام نہیں آئے گا اور نہ وہ لوگ جنہیں، یہ اللہ کو چھوڑ کر، اپنا مددگار بنائے ہوئے ہیں۔ ان کے لیے سخت عذاب ہوگا (10)۔

ع 1 11 17 هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ لَهُمۡ عَذَابٌ
مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ⑪

یہ قرآن سراپا ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے ربّ کی آیات کے منکر ہیں ان کے لیے ایسا دردناک عذاب ہے جو انہیں اضطرابِ پیہم میں رکھتا ہے (11)۔

اَللّٰهُ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَـكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِىَ الۡفُلۡكُ فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ
وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۚ ⑫

اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے دریا کو تمہارے تابع فرمان Sub-Servient کر دیا ہے کہ اس میں اس کے قانون کے مطابق کشتیاں چلیں اور تم اس میں سے سامانِ معیشت حاصل کر سکو اور تم مختلف اسباب و ذرائع سے فائدہ اٹھا سکو (12)۔

وَسَخَّرَ لَـكُمۡ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا
مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ⑬

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کی ہر چیز کو اس نے قانون کا پابند بنا کے تمہارے زیرِ تسخیر کر دیا ہے He has made sub-servient to you۔ غور و فکر کرنے والوں کے لیے ان میں قوانین مضمر ہیں (13)۔

قُلْ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَغۡفِرُوۡا لِلَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ اَيَّامَ اللّٰهِ

اے رسول ﷺ اہل ایمان سے کہہ دے کہ اُن لوگوں

لِيَجْزِيَ قَوْمًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

سے جو اللہ کی طرف سے ملنے والی عقوبتوں اور سزاؤں سے بے خوف ہو رہے ہیں، درگزر کرتے رہیں تا کہ اللہ، ایسے لوگوں کو خود انکے کیے کی سزا دے (14)۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾

جو صلاحیّت پرور کام کرتا ہے تو اپنی ذات کے فائدے کے لیے کرتا ہے اور جو برائی کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا وبال اس کی ذات پر ہی پڑتا ہے حٰمٓ سجدہ۔46۔ آخر الامر، تمہیں اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کی طرف ہی جانا ہوتا ہے (15)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب عطا کی اور اُسے نافذ کرنے کے لیے حکومت بھی دی اور ان میں نبوّت کو جاری رکھا الانعام۔90، اور انہیں پسندیدہ اور مرغوبِ طبع سامانِ زیست عطا کیا اور اقوامِ عالم پر انہیں فضیلت دے کر سرفراز کیا (16)۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾

اور انہیں ہم نے واضح قوانین واحکام دیئے تو انہوں نے، وحی کا علم آ جانے کے بعد، باہم حسد وعناد کی بنا پر آپس میں اختلاف پیدا کرلیا۔ اے رسول ﷺ! تیرا ربّ، مرنے کے بعد ظہورِ اعمال کے لیے یکبارگی اٹھ کھڑے ہونے کے وقت، انکے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دیتا ہے جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے (17)۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

ہم نے تمہیں وحی کی واضح راہ پر لگا دیا ہے۔ لہٰذا، تو اسی پر گامزن رہ اور جو حق کو نہیں سمجھے، تو ان کی خواہشات کی

پیروی نہ کرنا (18)۔

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾

یہ لوگ، اللہ کے مقابلے میں تیرے کسی کام نہیں آ سکتے۔ یہ حدود شکن لوگ تو ایک دوسرے کے دوست ہی ہیں اور اللہ متّقین کا دوست اور مددگار ہے جو اس کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں (19)۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

یہ انسانوں کے لیے واضح دلائل، کھلے کھلے حقائق ہیں اور علم ویقین کی بناء پر ایمان رکھنے والوں کے لیے سراپا ہدایت اور رحمت کا سرچشمہ ہیں الاعراف۔203 (20)۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ
كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ
وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع

ع 2 10 18

کیا جو لوگ جرائم کے مرتکب ہو رہے ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا قرار دے دیتے ہیں جو اقدارِ وحی پر ایمان لاتے اور صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں؟ کیا ان دونو گروہوں کا جینا اور مرنا ...... ساری زندگی ایک جیسی ہوتی ہے؟ بڑا ہی غلط فیصلہ ہے جو یہ کر رہے ہیں (21)۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ
نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

اللہ نے ارض وسما۔۔۔کائنات کو بامقصد اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق پیدا کیا ہے تا کہ ہر شخص کو اس کے عمل کا نتیجہ مل جائے یونس۔4، النّجم۔31 اور اُن کی حق تلفی نہیں کی جاتی (22)۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ
وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ

اے مخاطب! کیا تو نے کبھی اس شخص کے متعلّق غور کیا ہے جس نے اپنی خواہشات ہی کو الٰہ بنا لیا ہے، اور وہ

فَمَنۡ يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۳﴾

سب کچھ جانتے ہوئے بھی اللہ کے راستے سے بھٹک جاتا ہے اور اللہ کے قانونِ مکافات کی طرف سے اس کے کانوں اور دل پر مہر لگ جاتی اور اس کی آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے المنافقون۔3۔ اَلنَّحل۔108 اللہ کے بغیر، کون ہے جو اسے ہدایت دے سکے۔ کیا تم غور وفکر نہیں کرتے؟ (23)۔

وَقَالُوۡا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا نَمُوۡتُ وَنَحۡيَا وَمَا يُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ ۚ وَمَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ ﴿۲۴﴾

یہ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو صرف اسی دنیا کی زندگی ہے۔ یہیں ہمیں جینا اور یہیں مرجانا ہے۔ یہ صرف وقت Time ہی ہے جو Through deterioration ہمیں فنا کر دیتا ہے۔ انہیں حقیقت کا کوئی علم نہیں۔ یہ محض ظن وگمان سے کام لے رہے ہیں (24)۔

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۵﴾

جب انہیں ہماری واضح آیات پیش کی جاتی ہیں تو ان کے پاس یہ کہنے کے سوا اور کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہمارے آباء کو زندہ کر کے لے آؤ (25)۔

قُلِ اللّٰهُ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يَجۡمَعُكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ ع 3 5 19

اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ اللہ ہی نے تمہیں زندگی دی ہے، وہی تمہیں موت دے دیتا ہے۔ پھر مرنے پر دوبارہ زندہ کر کے ظہورِ نتائج کے لیے اٹھائے جانے کے وقت، جس میں کوئی شبہ نہیں، تمہیں اکٹھا کر لیتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو سمجھتے

	نہیں (26)۔
وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ يَوۡمَئِذٍ يَّخۡسَرُ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۲۷﴾	کائنات پر اقتدارِ کلّی اللہ ہی کا ہے اور مرنے پر جس وقت یکبارگی دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاتا ہے، اس روز یہ باطل کوش خسارے میں رہتے ہیں (27)۔
وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۟ كُلُّ اُمَّةٍ تُدۡعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۸﴾	تو ہر ایک قوم کو عاجزی اور درماندگی کے عالم میں دیکھتا ہے۔ سب قوموں کو ان کے اعمال نامے کی طرف بلایا جاتا ہے۔ انہیں کہا جاتا ہے کہ آج تمہیں، ان اعمال کا نتیجہ دیا جا رہا ہے جو تم کرتے رہے ہو (28)۔
هٰذَا كِتٰبُنَا يَنۡطِقُ عَلَيۡكُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾	یہ ہے ہمارا مرتّب کردہ اعمال نامہ۔ تمہیں ہر بات ٹھیک ٹھیک بتا رہا ہے۔ جو کچھ تم کیا کرتے تھے، ہم لکھتے جاتے تھے (29)۔
فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدۡخِلُهُمۡ رَبُّهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۳۰﴾	لہٰذا، جو لوگ وحی کی اقدار پر ایمان لائے اور صلاحیّت پرور کام کرتے رہے، ان کا ربّ، انہیں اپنے سایۂ رحمت میں داخل فرما لیتا ہے۔ یہ ایک نمایاں کامیابی Achievement ہے (30)۔
وَاَمَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۟ اَفَلَمۡ تَكُنۡ اٰيٰتِىۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فَاسۡتَكۡبَرۡتُمۡ وَكُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۳۱﴾	اور رہے کفّار، تو اُن سے کہا جاتا ہے کہ کیا تمہیں، میری آیات پیش نہیں کی جاتی رہیں مگر تم تکبّر سے منہ پھیر لیتے تھے۔ تم لوگ تھے ہی مجرم (31)۔
وَاِذَا قِيۡلَ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا قُلۡتُمۡ مَّا نَدۡرِىۡ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحۡنُ بِمُسۡتَيۡقِنِيۡنَ ﴿۳۲﴾	جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچّا ہے اور مرنے پر یکبارگی دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے کا بلا ریب ظہور ہوگا تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے دوبارہ

زندہ کر کے اٹھایا جانا کیا ہوتا ہے۔ ہم تو اسے ایک وہم سا خیال کرتے ہیں اور ہم اس پر یقین کرنے والے نہیں (32)۔

وَبَدَا لَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۳﴾

اوران کے اعمالِ بد جو وہ کیا کرتے تھے، کھل کر ان کے سامنے آگئے اور جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، اس نے انہیں آن گھیرا (33)۔

وَقِيۡلَ الۡيَوۡمَ نَنۡسٰٮكُمۡ كَمَا نَسِيۡتُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا وَمَاۡوٰٮكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۳۴﴾

اوران سے کہا جاتا ہے کہ آج ہم تمہیں قابل اعتنا نہیں سمجھتے جس طرح تم نے آج کے دن کے سامنا کرنے کی پرواہ نہیں کی تھی۔ تمہارا ٹھکانا جہنّم کی آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں (34)۔

ذٰلِكُمۡ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتۡكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا‌ ۚ فَالۡيَوۡمَ لَا يُخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۳۵﴾

یہ اس وجہ سے کہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق بنایا ہوا تھا اور دنیاوی زندگی نے تمہیں مبتلائے فریب کر رکھا تھا۔ آج، انہیں اس نارِ جہنّم سے نہیں نکالا جائے گا اور نہ ان سے راضی ہو کر ان سے عذاب دور کیا جائے گا الرّوم۔57(35)۔

فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۳۶﴾

لہٰذا، ستائش و تحسین اللہ ہی کے لیے ہے پستیوں اور بلندیوں کا ربّ ہے اور Innumerable physical worlds کی ہر شے کی ربوبیّت کا بھی ضامن ہے الفاتحہ۔1 (36)۔

ع 4 11 20 وَلَهُ الۡكِبۡرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ ۖ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۷﴾

اور ارض و سماء ، جملہ کائنات میں اقتدارِ اعلیٰ Sovereignty اُسی کی ہے اور وہ مبنی بر حکمت غلبے اور قوّتوں کا مالک ہے (37)۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ (٤٦)

اٰیَاتُهَا ٣٥ — رُکُوْعَاتُهَا ٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الجزء 26

حٰمٓ ۚ ①

حمید، مجید حٰمٓ السّجدہ۔1، کاارشاد ہے کہ (1)۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ②

کتاب کا نازل کیا جانا اُس اللہ کی طرف سے ہے جوآمریت کے بجائے مبنی برحکمت غلبہ واقتدار کا مالک ہے (2)۔

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③

ہم نے اس زمین اُورفضائی کرّوں اور جو کچھ ان کے مابین ہے، ایکSolid حقیقت کےطور پر یونس۔4، اور ایک مقرّرہ مدت تک کے لیے تخلیق کیا ہے الرّعد۔2، الرُّوم۔8، الجاثیہ۔22، النّجم۔31 اور جو لوگ اس حقیقت سے انکار کرتے ہیں جب انہیں متنبّہ کیا جاتا ہے کہ ان کے غلط اعمال کا نتیجہ وہ نہیں نکلے گا جو وہ چاہتے ہیں تو وہ منہ پھیر کر چل دیتے ہیں (3)۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ④

اے رسول ﷺ! ان سے پوچھ کہ کیاتم نے اس بات پر کبھی غور کیا ہے کہ جن کوتم اللہ کو چھوڑ کر مدد کے لیے پکارتے ہوانہوں نے زمین میں کون سی چیز پیدا کی ہے یا ان کی فضائی کُرّوں کی تخلیق میں کوئی شراکت ہے۔ ذرا مجھے دکھاؤ تو لقمان۔11، سبا۔27، فاطر۔40۔ اس سے پہلے کسی صحیفہ، آسمانی میں اس امر کا کوئی تذکرہ ہے تو وہ بھی مجھے دکھاؤ یا کوئی علمی دلیل ہے تو لاؤ اگرتم

اپنے عقائد میں سچے ہو (4)۔

وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ يَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَنۡ لَّا يَسۡتَجِيۡبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ وَهُمۡ عَنۡ دُعَآئِهِمۡ غٰفِلُوۡنَ ۝5

اُس شخص سے زیادہ راہ گم کردہ اور کون ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اس ہستی کو مدد کے لیے پکارتا ہے Invokes beside Allah، جو قیامت کے دن تک بھی اس کی پکار کا جواب تک نہیں دے سکتی بلکہ وہ تو ان کی پکار سے ہی غافل ہے (5)۔

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوۡا لَهُمۡ اَعۡدَآءً وَّكَانُوۡا بِعِبَادَتِهِمۡ كٰفِرِيۡنَ ۝6

اور جب انسانوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے تو ان کے یہ خدا، ان کے دشمن بن جاتے ہیں اور ان کی پرستش سے انکار کر دیتے ہے (6)۔

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ ۙ هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝7

جب ہماری واضح آیات انہیں پیش کی جاتی ہیں تو اس حق کے بارے میں جب وہ ان کے پاس آ گیا، یہ کفّار کہتے ہیں کہ یہ تو صریحاً جھوٹ ہے (7)۔

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ ؕ قُلۡ اِنِ افۡتَرَيۡتُهٗ فَلَا تَمۡلِكُوۡنَ لِىۡ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـــًٔا ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَا تُفِيۡضُوۡنَ فِيۡهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيۡدًا ۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ؕ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۝8

بلکہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اسے خود ہی اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ اگر میں نے اسے اپنے پاس سے Fabricate کر لیا ہو تو مجھے اس جرم کی پاداش میں اللہ سے بچانے کے لیے تمہارے پاس تو کوئی اختیار ہے نہیں۔ وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم مشغول رہتے ہو۔ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والا اور شاہد، وہی کافی ہے۔ اور وہ حفاظت اور نشو ونما دینے والا ہے (8)۔

قُلۡ مَا كُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ اَدۡرِىۡ مَا يُفۡعَلُ بِىۡ

بتا دے کہ میں رسولوںؑ میں کوئی نیا رسولؑ تو نہیں ہوں۔

وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	مجھ سے پہلے بھی رسولؑ آتے رہے ہیں ۔ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھ کیا برتاؤ ہوگا۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں صرف واضح طور پر Warn کرنے والا ہوں (9)۔
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع 1 10 1	ان یہود سے دریافت کر کہ کیا تم نے اس بات پر غور کیا ہے کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس سے انکار کرو حٰمٓ السّجدہ ۔52، حال آں کہ بنی اسرائیل میں سے ایک عیسیٰؑ ابنِ مریم نے اس جیسی وحی کی تعلیمات کی شہادت دی تھی الصّف ۔6 (عہد نامہ عتیق، استثنٰی، باب 18، آیت 18) اور وہ اس پر ایمان بھی لایا مگر تم ہو کہ اسے تسلیم کرنے سے سرکشی کیے جاتے ہو۔ اللہ کی طرف سے سرکش لوگوں کو ہدایت نہیں ملا کرتی (10)۔
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝	اور کافر، مومنوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر یہ قرآن فضیلت وکرم اور حال اور مستقبل کی شادابیوں کا سرچشمہ ہوتا تو یہ اس پر ایمان لانے میں ہم سے سبقت نہ لے جاسکتے یعنی ہم ان سے پہلے اس پر ایمان لاتے ۔ اب جبکہ یہ کفار اس سے ہدایت یافتہ ہیں ہی نہیں تو کہہ رہے ہیں کہ یہ ایسی خودساختہ چیز ہے جو قدیم سے چلی آرہی ہے (11)۔
وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ	اس قرآن سے پہلے موسیٰؑ کو دی جانے والی کتاب ہدایت

مُصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾

اور سرچشمۂ رحمت تھی اور یہ کتاب قرآن، فصیح عربی زبان میں اس کی تعلیم کی صداقت کی اپنے عملی نظام سے تصدیق کرنے والا ہے تا کہ قانون شکن لوگوں کو ان کی غلط طرزِ زندگی کے عواقب سے متنبّہ کر دے اور حسن کارانہ اندازِ زیست والوں کو خوش گوار نتائج کی بشارت دے دے (12)۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾

جو لوگ اللہ کی صفتِ ربوبیّت کو اپنا نصبُ العین بنانے کا اعلان کرتے ہیں اور اِس اعلان پر ثابت قدمی سے جم جاتے ہیں، انہیں کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ حزن حٰمٓ السَّجدہ۔30 (13)۔

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾

یہی لوگ اہلِ جنّت ہیں۔ اس میں وہ ہمیشہ رہتے ہیں۔ یہ جزا ہے ان کے اعمال کی جو وہ کیا کرتے تھے (14)۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾

ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں نے اسے اپنے شکم میں تکلیف سے اٹھائے رکھا اور تکلیف سے ہی اسے جنا۔ اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے تک تیس مہینے لگے لقمان۔14، یہاں تک کہ جب وہ بلوغت کو پہنچتا اور چالیس برس کا ہوتا ہے تو عرض گزار ہوتا ہے کہ اے میرے ربّ! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں، اس فضل و احسان کا شکر ادا کروں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمایا اور ایسے صلاحیّت پرور کام کروں جو تیرے قوانین سے ہم آہنگ

ہوں اور میری اولاد کو صالح بنا۔ میں تیرے قوانین کی طرف ہی رجوع کرتا ہوں اور تیرے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کئے ہوئے ہوں (15)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝16

یہی ہیں وہ لوگ جن کے حسن کارانہ اعمال کو ہم شرف قبولیّت بخشتے ہیں اور ان کی لغزشوں سے درگزر کرتے ہیں۔ یہ ہیں اہلِ جنّت۔ یہ سچّا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا ہے (16)۔

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ښ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝17

اور وہ شخص بھی ہے جو اپنے والدین سے کہتا ہے کہ افسوس ہے تم دونوں پر، کہ مجھے ڈراتے رہتے ہو کہ میں مرنے کے بعد زندہ نکال کھڑا کیا جاؤں گا حال آں کہ مجھ سے پہلے کتنی ہی قومیں گزر چکی ہیں، ان میں سے کوئی زندہ نہیں کیا گیا۔ اور وہ دونوں، اس کے حق میں اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرا ستیاناس! اس بات کو سچ مان۔ اللہ کا وعدہ سچّا ہے۔ تُو کہتا ہے کہ یہ پہلے لوگوں کے قصوّں کہانیوں کے سوا کچھ نہیں (17)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝18

جنّ وانس میں سے یہی ہیں وہ لوگ جو پہلے گزر چکے ہیں اور جن پر اللہ کا عذاب واجب ہو چکا۔ یہ سرتا سر خسارے میں رہے حٰم السّجدہ۔25 (18)۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝19

ہر فرد کے لیے اس کے اعمال کے مطابق درجے ہیں الانعام۔132 اور ان کے اعمال کا بدلہ انہیں پورا پورا دیا جاتا ہے اور ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی (19)۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ؑ﴿۲۰﴾ ع 2 10 2	اور جس وقت کفّار کو جہنّم کی آگ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو ان سے کہا جاتا ہے کہ تم نے دنیاوی زندگی کا سارا من پسند سامانِ زیست لے لیا اور اُس سے لطف اندوز بھی ہو چکے۔ لیکن آج کے دن تمہیں رسوا کن عذاب کی سزا ملے گی کیوں کہ تم سر زمین میں، بغیر استحقاق کے، حاکمیت قائم کیے ہوئے تھے اور تم دائرہ دین سے باہر نکل جاتے تھے (20)۔
وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾	اے رسول ﷺ! قومِ عاد کے بھائی ہود علیہ السّلام کا تذکرہ کیجئے۔ جب اس نے یمن اور حضر موت کے درمیان وادیٔ احقاف میں اپنی قوم کو اس کی غلط رَوِشِ زندگی سے متنبّہ کیا حال آں کہ ان سے پہلے بھی اور بعد میں بھی کئی ایسے Warn کرنے والے گزر چکے تھے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی محکومیّت اختیار نہ کرو اور اپنی قوتوں کو اس کے پروگرام کے مطابق صرف کیا کرو۔ میں تمہارے لیے ایک بڑے دن، یومِ ظہورِ نتائج کے عذاب سے اندیشہ محسوس کرتا ہوں (21)۔
قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾	وہ کہنے لگے کہ کیا تُو اس لیے ہمارے پاس آیا ہے کہ ہمیں ہمارے خداؤں سے ہٹا دے۔ اگر تُو اپنی باتوں میں سچّا ہے تو پھر وہ عذاب لے آ جس سے تو ہمیں ڈراتا رہتا ہے (22)۔
قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ	ہود علیہ السّلام نے کہا اس عذاب کا علم تو اللہ کے پاس

وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ﴿۲۳﴾	ہے۔ میں تو اس پیغامِ وحی کو جو مجھے دیا گیا ہے، تمہیں پہنچا رہا ہوں۔ البتہ مجھے تم ایک جاہل قوم دکھائی دیتے ہو (23)۔
فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ۙ	جب انہوں نے بادل کو اپنی وادیوں کی جانب آتے دیکھا تو بولے کہ یہ ہم پر برسنے والا بادل ہے۔ حال آں کہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے۔ یہ تیز و تندُ ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے (24)۔
تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ﴿۲۵﴾	یہ اپنے ربّ کے قانون کے مطابق ہر شئے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے گی۔ پھر ان کی حالت ایسی ہوگئی کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ ہم مجرم قوم کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (25)۔
وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ڮ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ﴿۲۶﴾ۧ ع 3/6/3	ہم نے انہیں، ایسا تمکّن واقتدار عطا کیا تھا کہ تمہیں بھی نہیں دیا تھا اور انہیں سمع، بصر اور قلب کی صلاحیتیں عطا کی تھیں جو Conceptual knowledge کا سرچشمہ ہیں۔ لیکن ان کی یہ صلاحیتیں سمع، بصر اور قلب ان کے کسی کام نہ آئیں کیوں کہ وہ اللہ کی آیات کا، سمجھتے جانتے ہوئے بھی، انکار کر دیا کرتے تھے اور جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، اس نے انہیں آن گھیرا (26)۔
وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ	اور شہر کی تمہاری ساری مضافاتی زندگی ہمارے قانونِ

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿27﴾

مکافات کی وجہ سے تباہ و برباد ہوکر رہ گئی۔ ہم نے آیات کے مختلف پہلوؤں کو دہرا کر، بار بار لوٹا کر بیان کیا ہے تا کہ یہ صحیح رَوِش کی طرف رجوع کرلیں (27)۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿28﴾

جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے خود ساختہ خداؤں کا قُرب حاصل کرنے کی کوشش کی، ان خداؤں نے انکی مدد کیوں نہ کی بلکہ الٹا ان سے روپوش ہوگئے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ عقیدہ، ان کا خودساختہ Fabricated تھا اور وہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے (28)۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿29﴾

جِنّوں کے ایک گروہ کو ہم نے تیری طرف متوجّہ کیا کہ وہ قرآن سنیں الجنّ۔1۔ جب وہ وہاں پہنچے تو کہنے لگے، خاموش ہوکر سنو۔ جب قرآن پیش کیا جاچکا تو وہ اپنی قوم کی طرف قرآن کے حقائق کی تکذیب کے نتائج سے آگاہ کرنے کے لیے لوٹ گئے (29)۔

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿30﴾

مخاطب ہوئے کہ اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے موسٰیؑ کے بعد ایک ایسی کتاب کی تعلیم سنی ہے جو اُس تعلیم اور اُن مستقل اقدار کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے یہاں موجود ہیں۔ حق اور صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتی ہے (30)۔

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿31﴾

اے ہماری قوم کے لوگو! اللہ کے نظام کی طرف بلانے والے کی دعوت کو قبول کرو اور اللہ پر ایمان لے آؤ۔ وہ تمہاری لغزشوں کے مُضِر اثرات کو مٹادے گا اور تمہیں

دردناک عذاب سے محفوظ رکھے گا (31)۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ
وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾

اور جو کوئی داعی اِلیٰ اللہ کی دعوت کو قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں کہیں بچ نہیں سکے گا اور اللہ کے سوا، اس کے کوئی رفیق و کارساز نہیں ہوں گے۔ ایسے ہی لوگ صریحاً گمراہی میں ہیں (32)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ وہ اللہ جس نے کائنات کو پیدا کیا، ان کی تخلیق سے تھک نہیں گیا اور اس امر پر قادر ہے کہ مُردوں کو زندگی عطا کر سکے ق۔38-15، بلکہ اسے تو ہر شئے پر قدرت حاصل ہے (33)۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا
بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور جس وقت کفّار کو جہنّم کی آگ کے سامنے لایا جاتا ہے تو ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہیں جس جہنّم سے متنبّہ کیا جاتا تھا کیا وہ حقیقتِ ثابتہ بن کر تمہارے سامنے نہیں آ گئی؟ وہ کہتے ہیں کہ ہاں، ہمارا ربّ اس حقیقت پر شاہد ہے۔ تو ان سے کہا جاتا ہے کہ اب عذاب کا مزہ چکھو کیوں کہ تم اس عذاب سے انکار کر دیا کرتے تھے (34)۔

ع 4 9 4 فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ
لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا
الربع سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

اے رسول ﷺ! تُو اپنے پروگرام پر استقامت اور ثابت قدمی سے کاربند رہ جیسا صاحبِ عزم و استقلال رسولؑ سرگرمِ عمل رہے اور تُو ان کُفّار کا انجام دیکھنے کے لیے بے قرار نہ ہو۔ یہ، جب اس عذاب کو جس سے انہیں ڈرایا جاتا تھا، سامنے دیکھ لیں گے تو یہ خیال کریں

گے کہ وہ دنیا میں گویا دن کی ایک ساعت ہی کے لیے ٹھہرے تھے۔ آپ کے ذمّے صرف پیغامِ وحی کا پہنچا دینا communication ہے۔ تو کیا فاسق لوگوں کے علاوہ بھی کسی کو تباہ و برباد کیا جائے گا؟ (463/35)۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ (٤٧)

اٰیاتُھَا ٣٨ — رُکُوْعَاتُھَا ٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝١

جن لوگوں نے دین کی اقدار سے انکار کیا اور دوسروں کو اللہ کے راستے سے روکتے رہے، اللہ کے یہاں ان کے اعمال ضائع ہوگئے (1)۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝٢

اور جو لوگ ایمان لائے اور ایسے کام کرتے رہے جن سے ان کی ذات کی صلاحیتیں بیدار ہوجائیں اور معاشرے میں حسن و توازن پیدا ہوجائے، اور جو وحی محمد ﷺ پر نازل کی گئی اور وہ ان کے ربّ کی طرف سے حق تھی، اس پر ایمان لے آئے، اللہ نے ان کی ذات کی ناہمواریاں دور کردیں اور ان کے حالات و معاملات کو سنوار دیا (2)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝٣

ایسا اس لیے کہ کافر تو باطل کی اتباع کرتے تھے اور اہلِ ایمان حق یعنی اپنے ربّ کی طرف سے وحی کی پیروی کرتے رہے۔ اللہ، اس انداز سے By Contrast انسانوں کو ان کی زندگی کے حالات و کوائف بیان کرتا

ہے (3)۔

ع 13 فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ
اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً
حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛۚ ذٰلِكَ ؕۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ
مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۠ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴

وقد يبتدا بقوله ذٰلك ط ولكن حسن اتصاله بما قبله و يوقف على ذٰلك ط

جب تمہارا کفّار سے میدانِ جنگ میں آمنا سامنا ہوجائے تو ان کی گردنیں اڑادو اور جب انہیں مغلوب کرلو تو سختی سے قابو میں کرلو اور انہیں قیدی بنالو۔ بعدازاں، انہیں احساناً رہا کردو یا فدیہ لے کر، یہاں تک کہ جنگ ختم ہوکر حالتِ امن ہوجائے۔ تمہارے لئے تو یہ حکم ہے۔ اگر اللہ کی مشیّت کا تقاضا ایسا ہوتا تو وہ خود ہی ان سے انتقام لے لیتا لیکن وہ تمہیں ایسے مواقع بہم پہنچاتا ہے تاکہ تم دیکھ لو، پرکھ لو کہ تم میں سے بعض میں، دشمن کے خلاف مزاحمتوں کا مقابلہ کرنے کی کس قدر صلاحیّت پیدا ہوچکی ہے۔ اور جو لوگ دین کے نظام کی خاطر قتل کیے گئے، اللہ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہیں ہونے دیتا (4)۔

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۵

انہیں منزلِ مقصود تک پہنچا دیتا ہے اور ان کی تمنّا پوری ہوجاتی ہے (5)۔

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝۶

انہیں جنّت میں داخل فرما دیتا ہے جس کا تعارف انہیں قرآنِ حکیم کی وساطت سے کرایا جاچکا ہے (6)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ
اَقْدَامَكُمْ ۝۷

اے اہلِ ایمان! اگر تم اللہ کے دین کے نظام کے قیام و استحکام میں معاون بنو گے تو اللہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں ثابت قدمی اور استحکام عطا فرمائے گا (7)۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۸

اور جو دین کی اقدار کو تسلیم نہیں کرتے، ان کے لیے تباہی

ہے اور ان کے اعمال کو اللہ ضائع کر دیتا ہے (8)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٩

ایسا اس لیے کہ اللہ نے جو کچھ بذریعہ وحی نازل کیا ہے، یہ اسے پسند نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا، ان کے اعمال ضائع کر دیئے (9)۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝١٠

کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ یہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا۔ اللہ نے ان کی بیخ کنی کر دی اور کفّار کا حال بھی ویسا ہی ہوا (10)۔

ع 1 11 5

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝١١

یہ اس لیے کہ مومنین کا دوست و کارساز تو اللہ ہے اور کافروں کا کوئی دوست نہیں ہوتا (11)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝١٢

جو لوگ اقدارِ دین پر ایمان لے آئے اور ایسے کام کرتے رہے جن سے انسانی ذات کی صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے میں حسن و توازن پیدا ہو جائے، اللہ انہیں ایسے باغاتِ جنّت میں داخل فرماتا ہے جو سدا بہار ہیں اور جن کے زیر زمین پانی رواں دواں رہتا ہے۔ اور رہے کفار، تو وہ زندگی کی مادی منفعتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور حیوانات کی طرح کھاتے پیتے بھی ہیں۔ ان کی زندگی حیوانی سطح کی ہے۔ ان کی منزل جہنّم ہے (12)۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝١٣

اے نبی ﷺ! کتنی ہی بستیاں قوّت و شوکت میں تیرے اس شہر سے کہیں بڑھ کر تھیں جس سے تجھے نکال دیا۔ ہمارے قانونِ مکافات نے انہیں نیست و نابود

کر دیا۔ان کو بچانے والا کوئی نہ تھا (13)۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٤﴾

کیا وہ شخص جو اپنے ربّ کی طرف سے ملنے والے روشن دلائلِ وحی پر جما ہوا ہو، اُس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اپنی خواہشات ہی کی پیروی کر رہا ہو اور اس کے بداعمال اسے حسین دکھائی دے رہے ہوں (14)۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿١٥﴾

جس جنّت کا متّقین سے وعدہ کیا گیا ہے، اس کی مثال یوں سمجھو کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جس کا مزہ بگڑتا نہیں، اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ متغیّر نہیں ہوتا اور عصارۂ انگور سے تیار شدہ مشروب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے لذّت بخش ہے اور مُصفّٰی شہد کی نہریں ہیں اور ان کے لیے وہاں ہر طرح کے پھل ہیں اور ان کے ربّ کی طرف سے ہر طرح کی حفاظت بھی۔ یہ متّقی، کیا اُس شخص کی مانند ہوں گے جو ہمیشہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اسے کھولتا ہوا گرم پانی پینے کو دیا جائے گا جو اسکی انتڑیوں کو کاٹ ڈالے گا (15)۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۣ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٦﴾

اے نبی ﷺ ! ان، تیری باتیں سننے والوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو تیری طرف کان لگائے رہتے ہیں الاعراف۔198، یونس۔42۔ جب تیرے یہاں سے باہر نکلتے ہیں تو جن لوگوں کے پاس قرآن حکیم کی تعلیم تھی، ان سے پوچھتے ہیں کہ یہ شخص ابھی ابھی کیا کہہ رہا تھا؟ یہی ہیں وہ لوگ جن کے دلوں پر اللہ کے

قانونِ مکافات کی طرف سے مہر لگ گئی۔ یہ غور وفکر کی صلاحیت سے محروم ہو گئے اور یہ اپنے جذبات کی پیروی کر رہے ہیں (16)۔

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾

اور جو لوگ صحیح رَوِشِ زندگی پر ہوں، اللہ انہیں ہدایت میں اور آگے بڑھا دیتا ہے اور انہیں، زندگی کے مُضرِ پہلوؤں سے حفاظت عطا کرتا ہے (17)۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾

تو کیا یہ لوگ ہلاکت انگیز انقلاب کا ہی انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اچانک ہی ان پر وارد ہو جائے جس کی علامتیں تو آ ہی چکی ہیں۔ جب یہ انقلاب انہیں آ ہی لے گا تو ان کا عبرت حاصل کرنا کس کام آئے گا (18)۔

ع 2 8 6

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع

اے مخاطب! تُو یقین رکھ کہ اللہ کے سوا اور کوئی صاحب اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کرو اور جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے اور تُو عرض گزار رہ کہ وہ تجھے اور مومنین، اور مومنات کو کسی بھی تخریبی اثرات سے محفوظ رکھے اور کہاں تمہارا مستقل قیام رہتا ہے اور معاملاتِ زندگی کے سلسلے میں تم کہاں کہاں سرگرداں رہتے ہو، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے (19)۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾

جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں کہ جہاد کے بارے میں کوئی سورۃ کیوں نازل نہ کی گئی۔ جب کوئی محکم سورۃ اتاری جاتی ہے اور اس میں جہاد کا ذکر بھی ہوتا ہے تو اے رسول ﷺ! تو ان کو جن کے دلوں میں منافقت کا

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ﴿21﴾

روگ ہے، دیکھے گا کہ تیری جانب اس طرح تک رہے ہوتے ہیں جیسے ایسا شخص دیکھتا ہے جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ تباہی ہے ان کے لیے (20)۔

مقصود تو یہ تھا کہ حکم کی تعمیل کرتے اور اچھے طریقے سے لبیکّ کہتے۔ پھر جب جنگ کے متعلّق حتمی فیصلہ ہو چکا تو اگر وہ اللہ کے حکم پر عمل کر کے اپنے ایمان کو سچ کر دکھاتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا (21)۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿22﴾

ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اگر تم، منافقت کو مخفی رکھنے والے، اپنے عہد سے پھر جاؤ تو تم زمین میں فساد برپا کرنے لگو اور اپنے خونی رشتوں تک کو بھی منقطع کردو (22)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿23﴾

ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی...... جو اللہ کی طرف سے زندگی کی انسانیت ساز شادابیوں سے محروم ہوجاتے ہیں۔ ان کی، حق کو قبول کرنے کی صلاحیّت اور ان کی بصیرت زائل ہوجاتی ہے (23)۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿24﴾

کیا یہ لوگ قرآن میں تدبّر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟ (24)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿25﴾

جو لوگ اپنے پاس واضح رہنمائی آجانے کے بعد الٹے پاؤں پھر گئے، ان کے جذبات نے انکے جہاد میں شامل نہ ہونے کے اس عمل کو صحیح اور پسندیدہ بنا کر دکھایا اور یوں انہیں گمراہ کر دیا اور انہیں جہاد میں جان گنوانے کی بجائے طویل زندگی کا لالچ دیا (25)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾

ایسا اس لیے کہ یہ منافقین ان یہودیوں سے جو اللہ کے نازل کردہ دین کے نظام کو ناپسند کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہم تمہاری کچھ باتوں کو مان لیں گے۔ اللہ ان کے دلوں میں چھپی باتوں کو جانتا ہے (26)۔

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾

ان کی حالت کیا ہوتی ہے جب فرشتے انہیں ان کے چہروں اور پشتوں پر ضربیں لگاتے ہوئے ان کو موت دے رہے ہوتے ہیں (27)۔

ع 3 9 7

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾

ان کا یہ انجام اس وجہ سے ہوُا کہ یہ ان باتوں کی پیروی کرتے رہے جو اللہ کے احکام کے مطابق نہیں اور جو باتیں اللہ کے احکام سے ہم آہنگ ہیں، یہ انہیں ناپسند کرتے رہے۔ سو، ان کے اعمال اکارت گئے (28)۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾

جن لوگوں کے دلوں میں منافقت کی بیماری ہے، کیا وہ یہ خیال کیے بیٹھے ہیں کہ اللہ ان کے بغض اور کینوں کو ظاہر نہیں کرے گا؟ (29)۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾

اگر ہم چاہیں تو اے رسول ﷺ! تجھے ہم اُن کی نشان دہی کر دیں تو تُو، اُن کی علامات سے پہچان جاتا۔ البتہ تُو، اُنہیں اُن کے طرز کلام سے ضرور پہچان سکتا ہے۔ اللہ تو تمھارے اعمال کو جانتا ہی ہے (30)۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾

ہم ایسے حالات پیدا کردیں گے کہ تمہاری حقیقی سیرت ظاہر ہوجائے یہاں تک کہ تم میں سے مجاہدین اور صابرین متمیّز ہوکر سامنے آجائیں اور تمہارے عمومی حالات سے

بھی تمہاری پرکھ ہوجائے گی (31)۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾

جن لوگوں نے وحی الٰہی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور وحی کی عطا کردہ ہدایت واضح ہوجانے کے بعد دوسروں کو اللہ کے راستے یعنی دین میں داخل ہونے سے روکتے اور رسول ﷺ کی مخالفت کرتے رہے، وہ اللہ ......دین کے نظام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ ان کی مخالفانہ کوششوں کو بے کار کر دیتا ہے (32)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾

اے اہلِ ایمان! اللہ اور رسول ...... دین کے نظام کی اطاعت کرتے رہو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ ہونے دینا (33)۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾

جن لوگوں نے دین کی اقدار سے انکار کیا اور اللہ کے دین کی طرف آنے سے دوسروں کو روکتے رہے اور مرگئے اور رہے کافر ہی، اللہ، انہیں ہرگز معاف نہیں کرتا (34)۔

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾

سو، تمہاری ہمتّ اور حوصلے میں کمی نہ آنے پائے اور فی الوقت پیغامِ صلح نہ دینا۔ تم ہی غالب رہو گے۔ اللہ کی نصرت تمہارے ساتھ ہے۔ وہ تمہارے اعمال میں ہر گز کمی نہیں کرے گا (35)۔

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ اُجُورَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾

دنیاوی زندگی تو ایسی ہے جو اصل مقاصدِ حیات سے توجہ کو ہٹا کر بے مقصد کاموں کی طرف منعطف کرادے اور ایسے کاموں میں لگا دے جن کا نتیجہ کچھ نہ نکلے

الانعام ۔32، الاعنکبوت ۔64۔ اگر تم اقدارِ وحی پر
ایمان رکھو اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ بھی رہو تو وہ
تمہارے اجر تمہیں عطا کرتا ہے، اور تمہارے مالوں میں
سے کچھ مانگتا نہیں (36)۔

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾

اگر وہ تم سے سائلین اور محرومین کے لیے زائد از
ضرورت باصرار مانگے المعارج ۔25-24،تو تم بخل
کرنے لگو۔ جو خیال، بخل کے نیچے تم دلوں میں چھپائے
ہوئے ہو، وہ اُسے ظاہر کر دیتا ہے (37)۔

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ
مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ
الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾ ع 4 10 8

ہاں، تم ایسے لوگ ہو جنہیں کہا جاتا ہے کہ اپنا زائد از
ضرورت مال ربوبیّت انسانیہ کے لیے نظام کی تحویل
میں دے دو تو تم میں سے کوئی بخل کرنے لگتا ہے۔ جو
کوئی بخل کرتا ہے تو اس بخل کا نقصان اس کی ذات کو
پہنچتا ہے اور اللہ تو تمہارا محتاج ہے نہیں، تم ہی محتاج ہو۔
اگر تم دین سے پھر جاؤ گے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم
لے آئے گا اور وہ لوگ تم جیسے نہیں ہوں گے (38)۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ (۴۸)

اٰیاتها ۲۹ — رکوعاتها ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾

اے رسول ﷺ! ہم نے صلحِ حُدیبیہ کی صورت میں تجھے
ایک واضح فتح عطا فرمائی ہے (1)۔

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ

تا کہ اللہ اس سے تیری ذات اور مشن پر ہجرت سے پہلے

نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ وَيَهۡدِيَكَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ۙ﴿۲﴾

اور ہجرت کے بعد، لگائے گئے اِتّہامات کے اثرات کو زائل فرمائے اور تیرے یہاں جس نعمت کی کمی ہو، اسے پورا کردے اور صراطِ مستقیم تیرے سامنے نمایاں اور روشن رکھے (2)۔

وَّيَنۡصُرَكَ اللّٰهُ نَصۡرًا عَزِيۡزًا ﴿۳﴾

اور تجھے اللہ، اس انداز سے نصرت بہم پہنچائے کہ تجھے قوتّ اور غلبہ حاصل رہے (3)۔

هُوَ الَّذِيۡۤ اَنۡزَلَ السَّكِيۡنَةَ فِيۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ لِيَزۡدَادُوۡۤا اِيۡمَانًا مَّعَ اِيۡمَانِهِمۡ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۙ﴿۴﴾

وہی ہستی ہے جس نے مومنین کے دلوں میں سکینت و اطمینان پیدا فرمایا کہ ان کے ایمان کو مزید تقویتّ بخشے۔ اور ارض وسما--- کائنات کی ہر شئے اور قوتّیں اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہیں اور اللہ کو اس سارے پروگرام اور اس کی حکمت، غرض و غایت، Rationale کا علم ہے (4)۔

لِّيُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِيۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَيُكَفِّرَ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنۡدَ اللّٰهِ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ۙ﴿۵﴾

تاکہ انسانوں کے اعمال صحیح صحیح نتائج مرتبّ کریں النّجم۔31، الجاثیہ۔22۔ اور اللہ مومنین اور مومنات کو ایسے باغاتِ جنّت میں داخل فرمائے سیرابی کے لیے جن کے زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا ہے، وہ خزاں نا آشنا ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کی ذات کی ناہمواریاں دور فرمادے گا اور اللہ کے یہاں یہ، ان کی عظیم کامیابی ہوگی (5)۔

وَّيُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ وَالۡمُشۡرِكٰتِ الظَّآنِّيۡنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوۡءِ ؕ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ

اور منافق مردوں، منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو مبتلائے عقوبت کردے جو اللہ کے

السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٦﴾

بارے میں بدگمانیاں رکھتے ہیں۔ تباہی اور بربادی ان پر ہر جہت سے محیط ہو جائے گی۔ اللہ کی طرف سے ان کی گرفت اور سزا ہے اور لعنت......زندگی کی انسانیت ساز شادابیوں سے محرومی، اور ان کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت بری جائے منزل ہے (6)۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٧﴾

کائنات کی تمام اشیاء اور قوتیں اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے مصروف عمل رہتی ہیں اور اللہ کا ان پر مبنی برحکمت غلبہ اور کنٹرول ہے (7)۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٨﴾

اے رسول ﷺ! ہم نے تجھے اُمّت کے افراد کے لیے اعمال کا نگران البقرہ۔143، غلط رَوِشِ زندگی کے عواقب سے متنبّہ کرنے اور صحیح راستے پر چلنے کے ثمرات کی خوش خبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے الاحزاب۔45 (8)۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۚ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٩﴾

تاکہ اے اہلِ ایمان! تم اللہ کے عطا کردہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاتھوں قیام پذیر ہونے والے نظام حیات پر ایمان رکھو، رسول ﷺ کی تقویت کا موجب بنو، اس کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اس کے پروگرام کی تکمیل کے لیے مصروف سعی و عمل رہو الاعراف۔157، الاحزاب۔42 (9)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۚ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٠﴾ ع 10 1 9

اے رسول ﷺ! جو لوگ تیری بیعت کر رہے ہیں، وہ یقیناً اللہ کے ساتھ معاہدۂ بیعت کر رہے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر تیرا نہیں، اللہ کا ہاتھ ہے، تائیدِ ایزدی ہے۔

جس نے بیعتِ رضوان کے اس عہد کو توڑا تو اس کا نقصان خود اسی کی ذات کو ہوگا اور جس نے اللہ کے ساتھ کیا ہوا یہ عہد ایفا کیا تو وہ اسے اجرِ عظیم عطا فرمائے گا (10)۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾

اے رسول ﷺ! عمرہ کے لیے سفرِ مکہ میں پیچھے رہ جانے والے بدّو تجھ سے کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے اموال اور قریبی رشتہ داروں نے اس طرح جذب و منہمک کر رکھا تھا کہ ہم آپ ﷺ کی معیّت میں نہ جا سکے۔ ہمارے لیے اللہ سے معافی طلب فرمائیے۔ یہ اپنی زبانوں سے جو کچھ کہہ رہے ہیں، وہ ان کے دلوں میں نہیں۔ ان سے پوچھ کہ اگر اللہ کا قانونِ مکافاتِ عمل تمھیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا فائدہ، تو کون ہے جو تمہارے معاملے میں اللہ کو روکنے کی طاقت رکھتا ہو۔ بلکہ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہوتی ہے (11)۔

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٢﴾

اصل بات تو یہ ہے کہ تم خیال کیے بیٹھے تھے کہ رسول ﷺ اور مومنین اب کبھی اپنے اہلِ خانہ کے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ یہ بات تمہارے دلوں کو بڑی اچھی لگ رہی تھی۔ بُرا خیال تھا جو تم لا رہے تھے۔ تم لوگ ہو ہی تباہ و برباد ہونے والے (12)۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

جو اللہ اور رسول...... دین کے نظام پر یقین نہ رکھے تو ایسے

سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾

انکار کرنے والوں کے لیے نارِ جہنّم تیار ہے (13)۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾

ارض وسماء...... کائنات پر اقتدار کامل اللہ ہی کا ہے۔ وہ سزا بھی اپنی مشیت ، قانون کے مطابق دیتا ہے اور تخریبی عناصر کے نقصانات سے حفاظت بھی اپنے قانون کے مطابق ۔ اللہ تو حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے البقرہ۔284، آل عمران۔129، المآئدہ۔40-18، الاعنکبوت۔21 (14)۔

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾

اے اہلِ ایمان! جب تم کسی مہم پر جانے لگو گے جہاں تمھیں مالِ غنیمت متوقّع ہوگا تو یہ، پیچھے رہ جانے والے اعرابی ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی اجازت دو ہم تمہارے پیچھے پیچھے آجائیں۔ اس طرح یہ اللہ کے اس حکم کو بدلنا چاہتے ہیں کہ صرف اہلِ بیعتِ رضوان ہی اس جہاد میں شرکت کریں گے۔ انہیں صاف طور پر بتا دے کہ جیسا اللہ پہلے فیصلہ فرما چکا ہے التّوبہ۔83، تم ہمارے پیچھے ہرگز نہیں آسکتے۔ پھر یہ فوراً کہہ دیں گے کہ تم ہم سے حسد کرتے ہو۔ ایسا قطعاً نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ اپنے غلط موقف کے متعلّق کم غور وفکر سے کام لیتے ہیں (15)۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾

ان پیچھے رہ جانے والے صحرانشینوں سے کہہ کہ تمھیں عنقریب ایک جنگجو قوم سے جنگ کرنے کے لیے کہا جائے گا۔ تم ان سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ وہ

Submit کر دیں۔ اگر تم نے حکم کی تعمیل کی تو اللہ تمہیں ایسا اجر عطا فرمائے گا جس سے تمہاری ذات میں حسن و اعتدال Balanced Development پیدا ہو جائے گی اور اگر پہلے کی طرح الفتح۔11، حکم سے منہ موڑو گے تو تمہیں دردناک سزا دے گا (16)۔

ع 2/7/10

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا
عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ
عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾

النصف

ہاں، اندھے شخص پر اس حکم کی عدم تعمیل کا کوئی گناہ نہیں، نہ لنگڑے پر نہ مریض پر۔ جو کوئی اللہ اور رسول...... دین کے نظام کے حکم کی تعمیل کرتا ہے، اللہ اسے ایسے باغاتِ جنّت میں داخل فرمائے گا جن کے زیرِ زمین سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ اور جو کوئی حکم سے اعراض برتے گا تو اللہ اسے دردناک عذاب دے گا (17)۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ
وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾

اے رسول ﷺ! جب مومنین درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے تو ان کا یہ عمل اللہ کے حکم سے ہم آہنگ تھا۔ ان کے دلوں میں جو کچھ تھا، اللہ نے جان لیا تھا۔ اللہ نے انہیں سکون و اطمینان عطا فرمایا اور ان کے اعمال کا ثمر قریبی فتح خیبر بھی الفتح۔1 (18)۔

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾

اور کثیر مالِ غنیمت بھی جو وہ اس فتح سے حاصل کریں گے۔ اللہ کا قانون غالب اور مبنی بر حکمت ہوتا ہے (19)۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ
هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً

اللہ نے تم سے کثیر مالِ غنیمت کا وعدہ فرمایا ہے جو تم حاصل کرو گے۔ ابھی ابھی صلح حدیبیہ کی صورت میں

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲۰﴾

تمہیں کامیابی عطا کی ہے اور تم پر لوگوں کی دست درازی روک دی ہے تا کہ تم مومنین کے لیے کامیابی کی ایک علامت Symbol بن جاؤ اور صراط مستقیم تمہارے سامنے واضح اور روشن رکھے (20)۔

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾

اور دوسری فتوحات پر ابھی تمہیں مقتدرت حاصل نہیں۔ اللہ نے انہیں قانون کے احاطے میں لے رکھا ہے۔ اللہ نے ہر شئے کے لیے قانون اور اندازے مقرر کر رکھے ہیں اور اس کی ازلی اور ابدی قدرت ہر معاملے کو محیط ہے (21)۔

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾

اگر کفّار تم سے جنگ چھیڑ لیتے تو وہ پیٹھ دکھا کر بھاگ جاتے۔ پھر انہیں دوست و دم ساز اور مدد دینے والا نہ ملتا (22)۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

یہ اللہ کا قانون ہے جو پہلے سے نافذ العمل چلا آتا ہے کہ مومنین کے سامنے کفّار جم نہیں سکتے آلِ عمران۔139۔ اور اللہ کے قانون میں تُو اے مخاطب! ہرگز تبدیلی نہیں پائے گا (23)۔

وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾

اور اللہ ہی ہے جس نے وادیٔ مکّہ میں اُنہیں تم پر اور تمہیں ان پر ہاتھ اٹھانے سے روک دیا تھا باوجودیکہ تم کو ان پر غالب کر دیا تھا۔ ورنہ جو کچھ تم لوگ کر رہے تھے، اللہ کو اس بصیرت Insight حاصل تھی (24)۔ یہی وہ کفّار ہیں جنھوں نے تمہیں مسجدِ حرام میں داخل

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ
مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ
فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ
رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾

ہونے سے روک دیا تھا اور قربانی کے جانور بھی مکہّ میں قربانی کے مقام پر پہنچنے سے روک دیئے گئے تھے۔ ہم نے تم کو تصادم سے روک دیا تھا کہ وہاں مکہّ میں مومن مرد اور مومن عورتیں بھی تھیں جنھیں تم، نہ جانتے ہوئے، پامال کرڈالتے اور تمہیں لاعلمی کے باعث ان کی وجہ سے عار اٹھانی پڑتی۔ یہ روکنا اس لیے بھی تھا کہ مکہّ والوں میں سے جو چاہتا، اللہ کے دامنِ رحمت میں آجاتا۔ اگر وہ مومن مرد و زن ان سے الگ ہوتے تو ہم ان میں سے کفّار کو دردناک سزا دیتے (25)۔

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ
الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا
وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ ع 3 9 11

جب کفّار نے دَورِ جہالت کی ضد اور غیرت اپنے دلوں میں جاگزیں کرلی تو اللہ نے رسول ﷺ اور مومنین کو اشتعال کے بجائے، اطمینان اور وقار عطا کردیا کہ وہ تقوٰی پر استقامت سے جم جائیں۔ وہ، اس سکینت و وقار کے لائق اور حق دار بھی تھے۔ اللہ کو ہر شئے کا علم ہوتا ہے (26)۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ
رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا
فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾

اللہ نے، رسول ﷺ کو خواب سچّا کر دکھایا کہ تم انشاءاللہ امن کے ساتھ مسجد الحرام میں داخل ہو گے، اپنے بالوں کو ترشواتے منڈواتے ہوئے، کچھ خوف محسوس نہ کرو گیا البقرہ۔144، بنی اسرائیل۔60۔ جس بات کا تمھیں علم نہیں ہوتا، اللہ اسے جانتا ہے۔ اُس نے اِس فتح کے علاوہ اور قریبی فتح مکہّ بھی عطا کردی (27)۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۲۸

اُسی اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو کتاب ہدایت اور مبنی برحق دین کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ انسانوں کے سارے خود ساختہ ادیان پر اسے غالب کر دے التّوبہ۔33۔ اللہ ہی اس پروگرام کا نگران کافی ہے (28)۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ
رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ٻ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۰ۣ
كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي
سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ ع 4 3 12
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا
عَظِيْمًا ۝ۧ۲۹ معانقة 15

محمّد رسول اللہ ﷺ اور ان کے رفقاء، کفّار کے مقابلے میں قوی اور سخت اور آپس میں رحم دل ہیں المآئدہ۔54۔تُو، انہیں دیکھے گا ذمّے داریوں کے بوجھ سے جھکے ہوئے اور اطاعت شعاری میں سرِ تسلیم خم کیے ہوئے؛ اللہ کے فضل اور اس کے قوانین سے ہر لحظہ ہم آہنگ رہنے کے آرزو مند؛ اللہ کے قوانین کے آگے جھکنے کے آثار ان کی پیشانیوں سے نمایاں۔ ان کی سیرت کی مثل تورات میں بھی مذکور ہے اور انجیل میں بھی۔ ان کی مزرعِ زندگی ایسی ہے کہ ان کی سعی و عمل پہلے ایک نازک کونپل کی مانند پھوٹتی ہے۔ پھر جڑ سے دبیز، سخت اور مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ پھر وہ اپنے تنے پر کھڑی ہو جاتی ہے جسے دیکھ کر سعی و عمل کے بیج بونے والا...... کاشتکار، مسرور ہو جاتا ہے اور حق و صداقت سے انکار کرنے والے کرب ناک ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے اُن لوگوں سے جو ایمان لاتے اور جو اعمالِ صالحہ سے اپنی صلاحیتوں کی بیداری و بالیدگی کے ساتھ ساتھ، معاشرے میں بھی حسن و توازن پیدا کر دیتے ہیں، اللہ کا، حفاظت اور اجرِ عظیم کا وعدہ ہے (29)۔

سُوۡرَۃُ الۡحُجُرٰتِ (۴۹)

اٰیَاتُھَا ۱۸ — رُکُوۡعَاتُھَا ۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۝۱

اے اہلِ ایمان! اللہ اور رسول ...... دینی مملکت کے احکام اور فیصلوں کے مقابلے میں اپنی رائے کو مقدّم نہ رکھا کرو اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو۔ یقیناً اللہ سن رہا، جان رہا ہوتا ہے (1)۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجۡھَرُوۡا لَہٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَھۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۝۲

اے صاحب ایمان لوگو! نبی ﷺ کی آواز سے اپنی آوازوں کو اونچا نہ کیا کرو اور نہ ان سے بلند آواز سے ہی بات کیا کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے بات کر لیتے ہو، مبادا تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں اس بات کا شعور بھی نہ ہو (2)۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَھُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَھُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَھُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۝۳

جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آوازوں میں جھکاؤ مدّ نظر رکھتے ہیں، وہی ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوٰی کے لیے نرم، کشادہ اور پاک وصاف کر دیا۔ ان کے لیے حفاظت اور اجرِ عظیم ہے (3)۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُھُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ۝۴

اے رسول ﷺ! جو لوگ تجھے حُجروں کے باہر سے ندا دیتے ہیں، ان میں اکثر ناسمجھ ہیں (4)۔

وَ لَوۡ اَنَّھُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰی تَخۡرُجَ اِلَیۡھِمۡ لَکَانَ خَیۡرًا لَّھُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝۵

اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تُو نکل کے اُن کے پاس آ جاتا تو یہ امر ان کے لیے بہتر ہوتا۔ اللہ تو درگزر فرمانے والا ہے کہ تمہاری ذات کی نشوونما ہوتی رہے (5)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَكُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوۡۤا اَنۡ
تُصِيۡبُوۡا قَوۡمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰى مَا فَعَلۡتُمۡ
نٰدِمِيۡنَ ۝٦

اے اہلِ ایمان! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو لاعلمی میں نقصان پہنچا دو اور تم اپنے کئے پر نادم ہونے لگو (6)۔

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ فِيۡكُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ؕ لَوۡ يُطِيۡعُكُمۡ فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنَ
الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيۡكُمُ الۡاِيۡمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِىۡ
قُلُوۡبِكُمۡ وَكَرَّهَ اِلَيۡكُمُ الۡكُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡيَانَ‌ؕ
اُولٰٓـئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوۡنَۙ ۝٧

اس امر کو پیشِ نظر رکھا کرو کہ اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔ اگر وہ اکثر امور میں تمہاری بات مان لیا کرے تو تم تکلیف اور مشقت میں پڑ جاؤ۔ حال آں کہ اللہ تو تمہارے ایمان کی حفاظت چاہتا ہے اور اس نے ایمان کو تمہارے دلوں میں مزیّن کر دیا ہے اور کفر وفسق اور نافرمانی کو قابلِ نفرت۔ یہی لوگ ہیں صحیح راستے پر جم جانے والے (7)۔

فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعۡمَةً‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝٨

یہ اللہ کا فضل اور احسان ہے۔ اللہ، علم رکھنے والا او صاحب حکمت ہے (8)۔

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا‌ۚ
فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰٮهُمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ تَبۡغِىۡ
حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ‌ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا
بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ۝٩

اگر مومنین میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دیا کرو۔ اگر ایک گروہ دوسرے کے معاملے میں میانہ روی سے تجاوز کرے تو زیادتی کرنے والے کے خلاف محاذ قائم کرلو یہاں تک کہ وہ اللہ کے صلح کرا دینے کے حکم کی طرف رجوع کرلے۔ اگر وہ رجوع کرلے تو ان دونو کے مابین عدل اور انصاف کے مطابق صلح کرادو۔ اللہ، یقیناً عدل کرنے اور دوسروں کے حقوق کو پورا پورا ادا کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے (9)۔

ع 10 1 13 الثلثة

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾

مومن، تو بھائی بھائی ہی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو اور اللہ کے قوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھا کرو تاکہ تمہاری ذات کی نشو ونما ہوتی رہے (10)۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا
خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا
مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ
الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾

اے ایمان والو! ایک جماعت دوسری جماعت کا تمسخر نہ اُڑایا کرے، ممکن ہے وہ ان سے افضل ہو اور، نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑایا کریں، ہوسکتا ہے وہ ان سے افضل ہوں اور، نہ آپس میں ایک دوسرے کی عیب چینی کیا کرو اور نہ ہی باہم ایک دوسرے کے تحقیر آمیز نام رکھا کرو۔ ایمان کے بعد بدترین صفت نافرمانی ہے۔ اور جو لوگ غلط راستہ چھوڑ کر صحیح رَوِش اختیار نہ کریں، وہی قانون شکن ہیں (11)۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ
بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم
بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا
فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾

اے اہلِ ایمان! شدّت کے ساتھ بدگمانیوں سے اجتناب کیا کرو۔ بعض بدگمانیاں، یقیناً گناہ کی ذیل میں آجاتی ہیں۔ اور ٹوہ نہ لگایا کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت ہی کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ اس سے تو تم نفرت کرو گے۔ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو۔ اللہ، رحمت سے متوجہّ ہونے والا اور نشو ونما عطا فرمانے والا ہے (12)۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ
شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ
أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾

اے انسانو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت کے اختلاط سے پیدا کیا اور تمہیں شعوب وقبائل کی ہیئت دی تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کرسکو۔ اللہ کے نزدیک، تم میں

واجب التّکریم تو وہ ہے جو تقوٰی شعار، اللہ کے احکام و قوانین سے ہم آہنگ رہتا ہے۔ اللہ، یقیناً باخبر اور علم رکھنے والا Ever-knowing ہے (13)۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۴

صحرانشین بدّو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ اے رسول ﷺ! انہیں سمجھا دے کہ تم ابھی ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہو کہ ہم نے اللہ کے احکام وقوانین کے آگے Surrender کر دیا ہے۔ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں جاگزیں نہیں ہوا ہے۔ اگر تم اللہ اور رسول دینی مملکت کے اطاعت شعار رہو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔ اللہ تو تخریبی قوتوں کے مُضرِ اثرات سے محفوظ رکھنے اور رحمت فرمانے والا ہے (14)۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۱۵

صاحب ایمان تو وہ ہیں جو اللہ اور رسول...... دینی مملکت پر یقین محکم رکھتے ہیں اور اس کی محکمیّت اور نتیجہ خیزی کے سلسلے میں شک میں نہیں پڑتے اور اللہ کے Cause کی خاطر اپنے مال اور جانوں کے ساتھ مصروفِ جہاد رہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے ایمان کو اپنے عمل سے سچ کر دکھانے والے ہیں (15)۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۶

اے نبی ﷺ! صرف زبانی دعویٰ ایمان کے مُدّعیوں سے دریافت کر کہ کیا تم صرف باتوں سے اللہ کی اطاعت وفرماں پذیری جتانا چاہتے ہو، حال آں کہ

تمہارے دل کی بات کیا، جو کچھ بلندیوں اور پستیوں میں ہے، اللہ کو اس کا بھی علم ہوتا ہے۔ اللہ ہر شئے کا علم رکھنے والا ہے (16)۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾

یہ لوگ تجھ پر احسان دھرتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے ہیں۔ انہیں بتا دے کہ تم مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ دھرو۔ بلکہ اگر تم اسلام لانے میں سچے ہو تو یہ بات جان لو کہ اللہ نے ایمان کی ہدایت عطا کر کے تم پر احسان فرمایا ہے (17)۔

ع 2 8 14

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

اللہ کو بلندیوں اور پستیوں کے غیب کا علم ہے۔ اور اللہ تمہارے اُن اعمال کے نتائج کی بھی بصیرت Insight رکھتا ہے جو تمہاری نگاہوں کے سامنے مرتّب ہو کر نہیں آئے ہوتے (18)۔

سُوْرَةُ قٓ (۵۰)

اٰيَاتُهَا ۴۵ — رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ ﴿۱﴾

ق اور بلند ترین شرف کا سرچشمہ، قرآن اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ یہ رسول ﷺ برگزیدۂ الٰہی ہے (1)۔

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۚ ﴿۲﴾

لیکن یہ لوگ تعجّب میں ہیں کہ انکے پاس انہی میں سے ایک ایسا شخص ﷺ آ گیا ہے جو اِن کے غلط طرزِ زندگی کے عواقب سے Warn کرنے والا ہے۔ تو اقدارِ وحی سے انکار کرنے والے کہنے لگے کہ یہ عجیب سی بات ہے (2)۔

ءَ اِذَا مِتۡنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجۡعٌۢ بَعِيۡدٌ ﴿۳﴾	جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے تو کیا دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ یہ بعید از فہم سی بات ہے بنی اسرائیل۔49، المومنون۔82-35، النمل۔67، الصّٰفّٰت۔53، (3)۔
قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡهُمۡ ۚ وَعِنۡدَنَا كِتٰبٌ حَفِيۡظٌ ﴿۴﴾	ہمیں علم ہے مٹّی ان کے جسموں کو آہستہ آہستہ کم کرتی جاتی ہے کہ جسم تو فانی ہیں، لیکن ہمارے پاس اعمال نامہ محفوظ ہے (4)۔
بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ فَهُمۡ فِىۡۤ اَمۡرٍ مَّرِيۡجٍ ﴿۵﴾	جب ان کے پاس وحی الٰہی آئی تو انہوں نے اس کو جھوٹا کہا، ضد پراڑتے ہوئے زبان سے جھوٹا کہہ تو دیا مگر قلباً حقیقت کو جانتے ہیں لہٰذا اب یہ اضطراب اور پریشانی کے عالم میں ہیں (5)۔
اَفَلَمۡ يَنۡظُرُوۡۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوۡقَهُمۡ كَيۡفَ بَنَيۡنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنۡ فُرُوۡجٍ ﴿۶﴾	کیا یہ اپنے اوپر فضائے کائنات کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے اسے کس طرح سایہ فگن کیا ہے اور کیسا مزّین کیا ہے الحجر۔16، الصّٰفّٰت۔6، حٰمٓ السّجدہ۔12، الملک۔5 اور اس میں کوئی خرابی اور نقص نہیں ہے (6)۔
وَالۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰهَا وَاَلۡقَيۡنَا فِيۡهَا رَوَاسِىَ وَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍۢ بَهِيۡجٍ ﴿۷﴾	اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے اور اس میں پہاڑ جما دیئے ہیں اور اس میں ہم نے طرح طرح کی خوش نما روئیدگی پیدا کی ہے (7)۔
تَبۡصِرَةً وَّذِكۡرٰى لِكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ ﴿۸﴾	یہ سب چیزیں ہر اُس بندے کے لیے بصیرت افروز اوَر اللہ کے قوانین کی بازآفرینی کا ذریعہ ہیں جو اس کے قوانین کی طرف رجوع کرتا اوَر انہی سے رہنمائی

لیتا ہے۔ (8)۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ﴿۹﴾

ہم نے بلندیوں سے پانی برسایا جو حیاتِ انسانی کی نشوونما، ثبات اور استحکام کا سرچشمہ ہے اور اس سے ہم نے باغات اگائے اور وہ اناج جس کی کھیتی تم کاٹ لیتے ہو (9)۔

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ﴿۱۰﴾

اور کھجور کے لمبے تناور درخت جن کے گچھے تہ بہ تہ گُندھے ہوئے ہوتے ہیں (10)۔

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾

یہ بندوں کے لیے رزق ہے اور اس پانی سے ہم مُردہ زمین کو حیاتِ نَو دے دیتے ہیں۔ تمہارا، زمین سے زندگی عطا کر کے نکالا جانا بھی اسی طرح ہوتا ہے الرُّوم۔19 (11)۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ﴿۱۲﴾

ان سے پہلے، نوح علیہ السّلام کی قوم، قومِ ثمود اور اصحاب الرّس یعنی قبیلۂ قوم ثمود نے اپنے رسولوںؑ کو جھٹلایا تھا (12)۔

وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ﴿۱۳﴾

اور قومِ عاد، فرعون اور لوط علیہ السّلام کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا (13)۔

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾

اور اصحاب الایکہ یعنی قوم شعیب علیہ السّلام اور تُبَّع کی قوم نے بھی۔ ان سب نے رسولوںؑ کی شخصیّت اور تعلیم کو جھٹلایا۔ سو، تباہی کی ہماری وعید حقیقت پر مُنتج ہوئی (14)۔

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؑ﴿۱۵﴾ ع 1 15 15

کیا ہم پہلی بار مخلوق کو پیدا کرنے کے عمل سے تھک گئے ہیں الاحقاف۔33، قٓ۔38۔؟ بلکہ یہ، ازسرِ نَو پیدا ہونے کے بارے میں Confusion میں ہیں (15)۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝١٦

ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم بخوب جانتے ہیں اس کا نفس جو وسوسے اس کے Mind میں ڈالتا رہتا ہے اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں (16)۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝١٧

اس کے دائیں اور بائیں دو ریکارڈ کنندہ تیار بیٹھے ہوتے ہیں (17)۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝١٨

جو بات وہ کہتا ہے، اس کے قریب ہی اسے محفوظ کرنے والا تیار اور حاضر رہتا ہے (18)۔

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝١٩

اور سچ مچ آن پہنچتی ہے موت کی بے ہوشی۔ اسے کہا جاتا ہے کہ یہ ہے وہ موت جس سے تو بِدکتا اور اِدھر اُدھر ہوتا رہتا تھا (19)۔

وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝٢٠

اور صور پھونکا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ہے وہ دوَر جس میں نتائج کے سامنے آجانے سے تمہیں Warn کیا جاتا تھا (20)۔

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝٢١

اور ہر شخص آن حاضر ہوتا ہے مع ایک ہانکنے والے اور ایک اعمال کے ریکارڈ کے گواہ کے (21)۔

لَقَدْ كُنْتَ فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝٢٢

اے شخص تُو اِس سے غفلت میں پڑا تھا۔ ہم نے تمہاری بصیرت اور اس دن میں حائل پردے کو اٹھا دیا۔ تیری بینائی اب اس قدر تیز ہے کہ پردے کے آر پار سب کچھ یعنی اعمال کے نتائج کو دیکھ لے (22)۔

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَىَّ عَتِيْدٌ ؕ ۝٢٣

اس کا ریکارڈر رکھنے والا ساتھی کہتا ہے کہ یہ ہے وہ اعمال نامہ جو میرے پاس بالکل تیار تھا (23)۔

أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝٢٤

حکم ہوتا ہے کہ ہر کافر و سرکش کو جہنم میں پھینک دو (24)۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ۝٢٥

حدود فراموش اور قانون کی نتیجہ خیزی سے شک میں پڑا ہوا، اچھے کاموں سے روکنے والا تھا (25)۔

الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝٢٦

جس نے اللہ کے ساتھ اور دوسرا الٰہ بھی بنا رکھا تھا، جھونک دو اسے شدید عذاب میں (26)۔

قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝٢٧

اس کا زندگی بھر کا ساتھی کہتا ہے کہ اے ہمارے ربّ! میں نے اسے سرکش نہیں بنایا۔ بلکہ یہ تو خود ہی گمراہی میں دور تک چلا گیا تھا (27)۔

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ۝٢٨

فرمان الٰہی ہوتا ہے کہ میرے سامنے مت جھگڑو۔ میں تمہیں پہلے ہی بُرے نتائج سے متنبّہ کر چکا ہوں (28)۔

ع 2 14 16 مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝٢٩

ہمارے یہاں قانون بدلا نہیں جاتا اور نہ ہم بندوں کی حق تلفی کرنے والے ہیں (29)۔

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ۝٣٠

اُس روز ہم جہنّم سے پوچھتے ہیں کہ کیا تو بھر گئی؟ وہ جواب دیتی ہے کیا کچھ اور بھی ہے؟ (30)۔

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝٣١

اور جنّت متّقیوں کے قریب کر دی جاتی ہے۔ وہ دور نہیں ہوتی (31)۔

هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝٣٢

یہ ہے وہ جنّت جس کا ہر اس شخص سے جو قانون کی طرف رجوع کرنے اور قانون کی نگہداشت کرنے والا ہے، وعدہ کیا گیا تھا (32)۔

مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ۝٣٣

جو رحمٰن کے قوانین کی خلافِ ورزی کے اُن نتائج سے ڈرتا رہے جو ابھی مشہود ہو کر سامنے نہیں آئے

	الانبیاء۔49، فاطر۔18، یٰسین۔11، الملک۔12 اور ہمارے قوانین کی طرف متوجّہ ہو نے والا Mind لے کرآ جائے (33)۔
اِدۡخُلُوۡهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُلُوۡدِ ۝٣٤	ارشادِ الٰہی ہوتا ہے داخل ہوجاؤ اس جنّت میں امن، سعادتوں اورخوش گواریوں کے جلو میں۔ یہ ہمیشگی کا دور ہے (34)۔
لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ فِيۡهَا وَلَدَيۡنَا مَزِيۡدٌ ۝٣٥	اس میں ان کے لیے وہ سب کچھ ہے جس کی وہ خواہش کرتے ہیں اور ہماری جناب سے، اس سے کچھ زیادہ بھی (35)۔
وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَشَدُّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا فَنَقَّبُوۡا فِى الۡبِلَادِ ؕ هَلۡ مِنۡ مَّحِيۡصٍ ۝٣٦	ہمارے قانونِ مکافات نے ان سے پہلے کتنی ہی اقوام کونیست ونابود کردیا جوان سے قوّت وشوکت میں کہیں بڑھ کرتھیں۔ وہ شہر شہر پھرتے رہے تو کیا انہیں کہیں جائے پناہ ملی؟ (36)۔
اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى لِمَنۡ كَانَ لَهٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَى السَّمۡعَ وَهُوَ شَهِيۡدٌ ۝٣٧	ان حقائق وقائع میں اُس شخص کے لیے سامان عبرت و موعظت ہے جوفہم وبصیرت اورعقل وفکر کا سرچشمہ...... قلب رکھتا ہو یا جو دوسرے کی بات کوسنتا ہےاوراس کی نگرانی کرتا ہے (37)۔
وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنۡ لُّغُوۡبٍ ۝٣٨	ہم نے زمین اور فضائی کُرّوں کو اور جو کچھ اُن کے مابَین ہے، چھے Eras میں پیدا کیا الاعراف۔54، یونس۔3، ھُود۔7، الفرقان۔59، السّجدہ۔5، الحدید۔4اورہمیں تکان نے چھوا تک نہیں (38)۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ﴿۳۹﴾

اے رسول ﷺ! جو باتیں یہ لوگ تیرے خلاف بنا رہے ہیں، ان سے تیرے عزم میں لغزش نہیں آنی چاہئے اور تُو صبح، طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے تک اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو وجہ حمد وستائش بنانے کے لیے سرگرمِ عمل رہ (39)۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾

اور رات کے آغاز سے اور آخری سجدوں تک میں بھی اُسی کی اطاعت میں مستعد رہ الطُّور۔49، (40)۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ﴿۴۱﴾

اے مخاطب! سن، ایک روز ندا دینے والا قریب سے پکارے گا (41)۔

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾

اُس روز ایک سخت آواز کو سنیں گے جو واقعتاً وقوع پذیر ہو کر رہی۔ یہی دن ہے حیاتِ نَو کے بعد قبروں سے باہر آنے کا (42)۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۙ﴿۴۳﴾

یقیناً، ہم ہی زندگی بخشتے ہیں اور ہم ہی موت سے ہمکنار کرتے ہیں اور ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہی سب پلٹ کر آتے ہیں (43)۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾

جس روز زمین ان پر سے سرعت کے ساتھ پھٹ جاتی ہے۔ یہی حشر ہے۔ اسے برپا کرنا ہمارے لیے بالکل آسان ہے (44)۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۟ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۧ﴿۴۵﴾ ع 3 16/17

اے نبی ﷺ! یہ لوگ جو باتیں بنا رہے ہیں، ہم بخوبی جانتے ہیں۔ تُو اِن پر جبر کر کے بات منوانے والا نہیں ہے۔ تُو اُسے جو ہماری وعید سے ڈرتا ہے، اِس قرآن کے ذریعے نصیحت وموعظت کرتا رہ (45)۔

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ (٥١)

اٰیَاتُھَا ٦٠ — رُکُوْعَاتُھَا ٣

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ۙ﴿۱﴾	ہوائیں جو اڑا کر پھیلا دیتی ہیں (1)۔
فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ﴿۲﴾	اور پانی سے بوجھل بادل (2)۔
فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ۙ﴿۳﴾	اور کشتیاں جو سامان معیشت و زیست لے کر آہستہ آہستہ چلتی رہتی ہیں (3)۔
فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۴﴾	اور قانون کو بطور دلیل وشہادت پیش کرنے والی کائناتی قوتیں اس امر پر شاہد ہیں (4)۔
اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾	کہ تم کو تمہارے غلط نظامِ زندگی کے غلط نتائج کی جو وعید دی گئی ہے، وہ سچّی ہے (5)۔
وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾	اور جزا اور سزا ضرور آ کر رہتی ہے (6)۔
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾	اور بلند فضائے کائنات جس میں اجرامِ فلکی اپنے اپنے لمبے راستوں پر مسلسل اور مستحکم طور پر چل رہے ہیں (7)۔
اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾	مگر تم مختلف خیالات اور روِشوں پر چلنے والے ہو (8)۔
یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾	اس صحیح راستے سے اُس کو پھیرا جاتا ہے جو خود اس سے پلٹ جاتا ہے الصّفّ۔5 (9)۔
قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾	ظن وقیاس پر چلنے والے تباہی سے دوچار ہوتے ہیں (10)۔
الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾	جو اپنی جہالت میں حقیقت سے بے خبر ہیں (11)۔
یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؕ﴿۱۲﴾	پوچھ رہے ہیں کہ یومِ مکافاتِ عمل کب ہے (12)۔
یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾	جس روز نارِ جہنم میں عذاب دیا جاتا ہے (13)۔

ذُوۡقُوۡا فِتۡنَتَكُمۡ‌ؕ هٰذَا الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۱۴﴾

ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنی سزا کا مزہ چکھو۔ یہ ہے وہ دن جس کے لیے تم جلدی مچاتے رہتے تھے (14)۔

اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍۙ ﴿۱۵﴾

البتہ متّقین، چشموں اور باغاتِ جنّت میں ہیں الدُّ خان۔ 52، الطّور۔17 (15)۔

اٰخِذِيۡنَ مَاۤ اٰتٰٮهُمۡ رَبُّهُمۡ‌ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُحۡسِنِيۡنَؕ ﴿۱۶﴾

ان کا نشوونما دینے والا انہیں جو کچھ عطا فرماتا ہے، وہ لے رہے ہوتے ہیں۔ کیوں کہ اس سے پہلے محسنین وہ دوسرں کی زندگی اور ذات کی کمیوں اور احتیاجات کو حُسنِ عمل سے پورا کر دیا کرتے تھے (16)۔

كَانُوۡا قَلِيۡلًا مِّنَ الَّيۡلِ مَا يَهۡجَعُوۡنَ ﴿۱۷﴾

وہ رات کو کم سوتے تھے (17)۔

وَبِالۡاَسۡحَارِ هُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾

اور صبح دم، ممکنہ تخریبی اثرات سے حفاظت کے طالب رہتے تھے (18)۔

وَفِىۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ ﴿۱۹﴾

اور اُن کے مالوں میں اُن ضرورت مندوں کا، جن کی ضروریات رک جائیں، حصہّ بطور اِستحقاق As of right تھا (19)۔

وَفِى الۡاَرۡضِ اٰيٰتٌ لِّلۡمُوۡقِنِيۡنَۙ ﴿۲۰﴾

اور یقین کرنے والوں کے لیے، زمین میں ہماری آیات، نشانیاں بکھری پڑی ہیں جو انسان کی توجہّ اللہ اور اس کے قوانین کی طرف منعطف کراتی رہتی ہیں (20)۔

وَفِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ‌ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۱﴾

اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی...... تم اس کی بصیرت Insight کیوں حاصل نہیں کرتے؟ (21)۔

وَفِى السَّمَآءِ رِزۡقُكُمۡ وَمَا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۲۲﴾

اور سماء'، کائناتی زندگی اور اس کے نظام میں تمہارے لیے رزق...... سامانِ زیست کی فراہمی کا انتظام موجود

ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے (22)۔

ع 1 23 18

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿٢٣﴾

کائنات کا ربّ اس پر شاہد ہے کہ یہ بات ایسی سچّی حقیقت ہے جیسی تمہارا اس وقت باتیں کرنا (23)۔

وقف لازم

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٤﴾

اے رسول ﷺ! کیا ابراہیم علیہ السّلام کے معزز مہمانوں کا تذکرہ تیرے علم میں آیا؟ (24)۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٢٥﴾

جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انہوں نے سلام پیش کیا۔ ابراہیم علیہ السّلام نے بھی جواب میں سلام عرض کیا۔ اُسے بالکل اجنبی سے لوگ لگے (25)۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿٢٦﴾

چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور ایک فربہ بچھڑے کا بھُنا ہوا گوشت لے آیا ھُود-69 (26)۔

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٧﴾

اور ان کے پاس رکھ دیا اور عرض کیا کہ کھا کیوں نہیں رہے (27)۔

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾

دل ہی دل میں ذرا خوف سا محسوس کیا۔ وہ بولے کہ گھبرایئے نہیں۔ اور اسے ایک صاحبِ علم بیٹے کی خوش خبری دی (28)۔

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿٢٩﴾

اس کی بیوی چیں بجبیں ہوتے ہوئے آگے آئی اور اپنے چہرے پر تعجبّ سے ہاتھ مارتے ہوئے کہنے لگی کہ میں تو ایک بانجھ بڑھیا ہوں۔ میرے یہاں بیٹا کیسے؟ (29)۔

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٠﴾

مہمان بولے تیرے ربّ نے فرمایا ہے کہ اُسی طرح قانون کے مطابق ہی ہوگا۔ وہ صاحبِ علم و صاحبِ حکمت ہے (30)۔

الجزء 27

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾	ابراہیم علیہ السّلام نے پوچھا کہ اے فرستادو! تمہیں کیا معاملہ درپیش ہے؟ (31)۔
قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾	انہوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں (32)۔
لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾	تا کہ ان پر عذاب کے پتھر Landslides برسائے جائیں (33)۔
مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾	اِن حد سے بڑھنے والوں کو گویا تیرے ربّ کی طرف سے مختص کردہ انہی مٹّی کے تودوں سے سزا دی جائے گی (34)۔
فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾	جو مومنین تھے اُنہیں ہم نے وہاں سے نکال لیا (35)۔
فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾	ہم نے وہاں سوائے ایک مسلم گھرانے کے، کسی کو نہ پایا (36)۔
وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾	اور دردناک عذاب سے ڈرنے والوں کے لیے تباہی کی Symbols چھوڑ دیں (37)۔
وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾	اور اسی طرح موسیٰ علیہ السّلام کی داستان میں بھی ایک علامتِ قانون ہے۔ جب ہم نے اسے فرعون کے پاس مضبوط، واضح دلائل Arguments دے کر بھیجا (38)۔
فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾	لیکن اس نے اپنی قوّت کے بل پر حقائق سے منہ موڑ لیا اور بولا کہ یہ شخص یا تو جھوٹا ہے یا جنوں زدہ (39)۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ؕ﴿۴۰﴾

ہمارے قانونِ مکافات نے اُسے اور اس کے لشکر کو گرفت میں لے لیا اور اسے قابلِ ملامت وعتاب دریا میں پھینک دیا (40)۔

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۚ﴿۴۱﴾

اور قومِ عاد کی بھی گرفت کر لی جب اُن پر ہمارے قانون کے مطابق ہلاکت خیز خشک ہوا چلی (41)۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ؕ﴿۴۲﴾

اس نے کسی چیز کو نہ چھوڑا۔ جس شئے پر چلتی تو اسے چُورا کر کے رکھ دیتی (42)۔

وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾

اسی طرح قومِ ثمود کو بھی سزا میں ماخوذ کر لیا۔ جب ہم نے انہیں کہا کہ تم ایک مدّت تک زندگی کا لطف اٹھالو (43)۔

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾

لیکن انہوں نے بھی اپنے نشوونما دینے والے کے حکم سے سرتابی شروع کر دی۔ لہٰذا، انہیں ایک زلزلے نے آن پکڑا اور وہ دیکھتے رہ گئے (44)۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۙ﴿۴۵﴾

نہ اُن میں اُٹھ کھڑے ہونے کی سکت تھی اور نہ کوئی ان کی مدد کو پہنچ سکا (45)۔

ع 2 23 1 وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۧ﴿۴۶﴾

اور اس سے پہلے قومِ نوح کا حال بھی ویسا ہی ہوا۔ وہ بھی ایسے ہی لوگ تھے کہ دائرہ دین سے نکل نکل جاتے تھے (46)۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾

ہم نے اجرامِ فلکی کو قوّت اور مہارت سے وجود بخشا اور ہم ان میں پھیلاؤ پیدا کرتے جا رہے ہیں We are

	expanding in space (47)۔
وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾	اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے۔ ہم کیا ہی اچھے آسائش اور جائے قیام مہیّا کرنے والے ہیں (48)۔
وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾	ہم نے ہر چیز کے جوڑے......ایک دوسرے کی مثل یا اس کے مقابل، ہیئت دے کر بنائے ہیں جو ایک دوسرے کی تکمیل کا موجب ہیں تا کہ تم ہماری حکمتِ تخلیق پر غور وفکر کرو (49)۔
فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ۚ	تم تیزی سے اللہ کے قوانین کی طرف رجوع کیا کرو۔ میں، تم سب کو اُس کے قوانین کی نتیجہ خیزی سے واضح طور پر متنبّہ کرنے والا ہوں (50)۔
وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾ۚ	تم اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ نہ بنا لیا کرو۔ میں تمہیں اس مشرکانہ رَوِش سے بھی واضح طور پر Warn کر رہا ہوں (51)۔
كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ۚ	جس طرح اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تیری بعثت ہوئی ہے، اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو رسولؑ آیا تو انہوں نے یہی کہا کہ یہ شخص جھوٹا ہے یا دیوانہ (52)۔
اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ۚ	کیا انہوں نے ایک دوسرے کو ایسا کہنے کی وصیّت کی تھی؟ نہیں، بلکہ یہ لوگ تھے ہی حدود فراموش (53)۔
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾	لہٰذا، تُو اِن سے توجّہ کو ہٹا لے۔ تجھ پر اس سلسلے میں کوئی الزام نہیں ہے (54)۔

وَّذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴿۵۵﴾

تُو اللہ کے قوانین کی طرف متوجّہ کرتا رہ۔ یہ عبرت و موعظت، انہیں نہیں تو، مومنین کے لیے تو منفعت بخش ہے ہی (55)۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴿۵۶﴾

میں نے جنّ و اِنس کو پیدا کیا ہے کہ یہ صرف میرے احکام وقوانین کے مطابق چلیں اور اپنی قوّتوں اور صلاحیتّوں کو اس راستہ Channel پر ڈال دیں جو میں نے متعیّن کیا ہے تاکہ ان کی ذات کی متوازن نشوونما Balanced Development ہوجائے الفاتحہ۔4 (56)۔

مَآ أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ أُرِيْدُ أَنْ يُّطْعِمُوْنِ﴿۵۷﴾

نہ میں، ان میں سے کسی سے رزق کا طلب گار ہوں اَور نہ اس کا کہ مجھے اسبابِ خُورونوش بہم پہنچائیں (57)۔

إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴿۵۸﴾

اللہ تو خود سامانِ پرورش ونشوونما بہم پہنچانے والا اور خود صاحبِ قوّت اور دوسروں کو قوّت واستحکام عطا کرنے والا ہے (58)۔

فَإِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ أَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ﴿۵۹﴾

سرکش اور قانون شکن لوگوں کا انجام، یقیناً ان ہی طرح کے دوسرے ساتھیوں جیسا ہوگا۔ یہ اس کے لیے جلدی نہ مچائیں (59)۔

ع 3 14 2 فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ﴿۶۰﴾ع

سو، ان لوگوں کے لیے جو اقدارِ وحی سے انکار کرتے رہے ہیں، وہ دن تباہی والا ہے جس سے انہیں خوف دلایا جاتا ہے (60)۔

(٥٢) سُوْرَةُ الطُّوْرِ

اٰيَاتُهَا ٤٩ — رُكُوْعَاتُهَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالطُّوْرِ ﴿١﴾	کوہ طور (1)۔
وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿٢﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿٣﴾	اور کھلے جھلّی کے ورق پر ضبطِ تحریر میں لائی ہوئی یہ کتاب......قرآن (3-2)۔
وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿٤﴾	اور آباد بَیتُ اللہ (4)۔
وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿٥﴾	اور بلند فضائے کائنات (5)۔
وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿٦﴾	اور بھرا ہوا سمندر (6)۔
اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾	یہ سب سلسلۂ کائنات، اس حقیقت پر شاہد ہے کہ تیرے ربّ کا عذاب واقع ہوکر رہے گا الواقہ۔1، الحاقہ۔15، (7)۔
مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿٨﴾	اُسے ٹالنے والا کوئی نہیں ہوگا (8)۔
يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿٩﴾	جس روز اجرامِ فلکی تھرتھرا رہے ہوں گے In a state of commotion (9)۔
وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾	اور پہاڑ حرکت میں آجائیں گے (10)۔
فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾	ایک روز اللہ کی وحی کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہی ہے (11)۔
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿١٢﴾ (وقف لازم)	جو حاصلِ زندگی سے محروم، فضول باتوں میں مشغول ہیں (12)۔
يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾	اُس روز انہیں جہنّم کی آگ کی طرف دھکیل کر لے جایا جائے گا (13)۔

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾	ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ آگ...... جہنّم جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (14)۔
اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾	کیا یہ جھوٹ ہے یا تمہیں یہ نظر ہی نہیں آ رہی (15)۔
اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾	داخل ہو جاؤ اس میں خواہ تم اسے برداشت کرو یا نہ کرو، تمہارے لیے یہ ایک ہی بات ہے۔ تم جو کچھ کرتے رہے ہو، اس کا عوض تمہیں دیا جائے گا (16)۔
اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِیْمٍ ﴿۱۷﴾	متّقین، یقیناً باغاتِ جنّت اور نعمتوں سے سرفراز ہوتے ہیں (17)۔
فٰكِهِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۱۸﴾	اُن نعمتوں کو پاکر جو ان کا ربّ انہیں عطا فرماتا ہے، مسرور و شاداں ہوتے ہیں کہ ان کے ربّ نے انہیں جحیم کے عذاب سے محفوظ رکھا جہاں ان کی ذات کی نشو و نما رک جاتی (18)۔
كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾	ان سے کہا جاتا ہے کہ خوشگواری سے کھاؤ پیو کیوں کہ تم اس کے لیے اعمال کیا کرتے تھے الحاقہ۔24، المرسلات۔43 (19)۔
مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۲۰﴾	برابر بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوتے ہیں اور ہم، پاکیزہ صفت of Pure, clean Intellect والوں کو اُن کے رفقاء و ہم نشین بنادیتے ہیں الدّخان۔54 (20)۔
وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۭ	اور جو لوگ اقدارِ غیر متبدّل پر ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں اُن کی پیروی کی، ہم اُن سے اُن

بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝٢١

کی اولاد کو ملا دیں گے اور ان کے اعمال میں ذرا بھی کمی نہیں کریں گے ۔ ہر شخص کی زندگی کا فیصلہ اس کے اعمال کے نتائج پر ہے (21)۔

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢٢

ہم انہیں ہر قسم کے پھل اور گوشت مہیّا کرتے رہیں گے جن کی انہیں طلب ہوگی (22)۔

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝٢٣

وہاں ایک دوسرے سے جامِ مشروب کی چھینا جھپٹی کریں گے ۔ اُس مشروب سے نہ کوئی لغو گوئی کرے گا اور نہ اُس سے، اس میں اضمحلال پیدا ہوگا (23)۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝٢٤

ان کے آس پاس خدمت گار لڑکے چل پھر رہے ہوں گے جیسے حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہوں الدّھر۔19، الواقعہ۔18-17 (24)۔

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝٢٥

وہ اہلِ جنّت ، ایک دوسرے سے متوجّہ ہوکر باہم بات چیت کریں گے (25)۔

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝٢٦

بتائیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے اہلِ خانہ میں اپنے انجام کے بارے میں سہمے رہتے تھے (26)۔

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝٢٧

اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں نارِ جہنّم کی تپش سے بچالیا (27)۔

ع 1 28 3 اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝٢٨ ع

اس سے پیشتر، ہم اس کے قانون کی اطاعت کرتے ہوئے اسی کو پکارا کرتے تھے ۔ وہ سچّا اور احسان اور رحمت فرمانے والا ہے (28)۔

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝٢٩ ط

سو، اے رسول ﷺ! تو انہیں اللہ کے قوانین کی طرف

متوجّہ کرتا رہ۔ تو اپنے ربّ کی طرف سے عمدہ ذہنی صلاحیّتیں عطا ہونے کی وجہ سے نہ تو کاہن ہے اور نہ دیوانہ القلم۔2(29)۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾

بلکہ یہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے اور ہم اس پر حوادثِ روزگار کے منتظر ہیں (30)۔

قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾

تُو کہہ دے کہ تم اس کے لئے انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں (31)۔

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾

کیا ان کی عقلیں انہیں ایسی باتیں کرنے کے لیے کہتی ہیں یا یہ لوگ ہیں ہی باغی صفت؟ (32)۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

یا یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے یہ پیغامِ وحی خود ہی گھڑ لیا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں، بلکہ یہ ایمان ہی لانے والے نہیں (33)۔

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾

اگر یہ اپنی بات میں سچّے ہیں تو اس وحی کی مثل کوئی بات بنا کر لے آئیں (34)۔

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

کیا وہ کسی شئے یعنی بغیر آب وگل کے پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں (35)۔

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾

یا انہوں نے ارض وسما۔۔۔ کائنات کو تخلیق کیا ہے؟ جواب میں یہ کیا کہیں گے بلکہ یہ تو کسی بات کو یقین سے جانتے ہی نہیں (36)۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

یا کیا ان کے پاس تیرے ربّ کے خزانے ہیں یا انہوں نے ان پر تسلّط جمایا ہوا ہے؟ (37)۔

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٨

کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس کے ذریعے یہ عالمِ بالا کی باتیں سن لیتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ان میں سے سُنی ہوئی باتوں کا کوئی واضح ثبوت تو لائے (38)۔

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝٣٩

یا کیا ان کا خیال ہے کہ اللہ کے تو بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے (39)۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝٤٠

یا اے رسول ﷺ! کیا تو اُن سے ابلاغِ وحی کا کوئی معاوضہ طلب کرتا ہے اور یہ مفت کے تاوان تلے دبے چلے جا رہے ہیں (40)۔

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝٤١

یا جیسے ہم تجھے غیب سے وحی لکھوا دیتے ہیں، کیا ان کے پاس بھی اسی طرح کا وحی کا علمِ غیب ہے جو یہ لکھ لیتے ہیں القلم۔47 (41)۔

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۗ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝٤٢

یا کیا یہ تیرے خلاف کوئی سازش کرنا چاہتے ہیں؟ یہ کفّار اپنی سازش کا خود شکار ہو جاتے ہیں (42)۔

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٤٣

یا کیا ان کا، اللہ کو چھوڑ کر، کوئی اور الٰہ ہے؟ جو شرک یہ اللہ کے ساتھ کر رہے ہیں، اللہ اس سے ارفع و منزّہ ہے (43)۔

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝٤٤

اگر یہ فضائی کُرّوں سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھ لیں تو کہیں گے کہ یہ تو تہ در تہ بادل ہے (44)۔

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝٤٥

اے رسول ﷺ! تو، انہیں ان کے حال پہ چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ وقت ان کے سامنے آ جائے کہ اُس میں یہ ہلاکت سے دوچار ہو جائیں (45)۔

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝٤٦

جس روز ان کی تدبیریں سازشیں ان کے کسی کام نہ

آئیں گی اور نہ ان کی مدد کو کوئی پہنچے گا (46)۔

وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾

اور سرکش و قانون شکن لوگوں کے لیے تو اس کے علاوہ بھی سزا ہے۔ لیکن ان کی اکثریت اس بات کو جان نہیں رہی (47)۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾

تُو اپنے ربّ کے حکم پر ثابت قدم رہ اور جب تک تُو نگران ہے، اپنے نشو ونما دینے والے کے نظامِ ربوبیّت کو استقامت سے وجہِ حمد و ستائش بنانے کے لیے سرگرمِ عمل رہ ق۔39۔ یقیناً تُو ہماری نگاہوں کے سامنے ہے (48)۔

ع 2 21 4 وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٤٩﴾

اور رات کے ابتدائی لمحات اور آخری سجدوں میں بھی اُسی کی اطاعت میں مستعد رہ ق۔40، (49)۔

(٥٣) سُورَةُ النَّجْمِ

آیاتھا ٦٢ — رکوعاتھا ٣

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿١﴾

وہ ستارہ جب وہ نیچے کی طرف جارہا ہو، اس امر پر مرئی Visible شاہد ہے کہ (1)۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿٢﴾

تمہارا رفیق، اب نہ تو تلاشِ حقیقت میں سرگرداں ہے اور نہ اسے کوئی دھوکا لگا ہے (2)۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾

یہ اپنے ذاتی خیالات و جذبات کا اظہار نہیں کر رہا (3)۔

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾

بلکہ یہ صرف وحی ہے جو اس کی طرف سے بھیجی جاتی ہے (4)۔

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰىۙ۝۵	زبردست قوّتوں اور اختیارات والی ہستی نے اسے یہ عطا کی ہے (5)۔
ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰىۙ۝۶	یہ رسولؐ صاحبِ عقل واصالت اور سیرت وکردار اور علم و بصیرت کے اعتبار سے اپنی ذات میں توازن واعتدال لیے ہوئے ہے (6)۔
وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰىؕ۝۷	اور وہ شرفِ انسانیّت اور علم وحقائق کے بلند ترین مقام پر فائز ہے (7)۔
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰىۙ۝۸	ان حقائقِ وحی کی گہرائیوں میں ڈوب گیا (8)۔
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰىۚ۝۹	اللہ کے قوانین سے اس درجہ ہم آہنگ جس طرح دو کمانوں والے ساتھیوں کی عہد بندی بلکہ ان سے بھی قریب تر (9)۔
فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰىؕ۝۱۰	لہٰذا، اللہ نے اپنے بندے کو جو وحی عطا کرنی تھی کردی (10)۔
مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى۝۱۱	نبیٔ اکرم ﷺ نے جو کچھ وحی سے Visualize کیا، دل Mind نے اس میں نہ افترا کیا نہ خلافِ حقیقت کوئی بات کی (11)۔
اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى۝۱۲	جو اس ﷺ نے Visualize کیا، کیا تم اس کی تکذیب کرتے ہو؟ (12)۔
وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰىۙ۝۱۳	نبیء اکرم ﷺ نے جس منظر وکیفیّت کو ایک بار دیکھا اسے بارِ دگر بھی Visualize کیا (13)۔
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى۝۱۴	عقلِ انسانی کے لیے یہ ایسا مقام تھا جہاں تحیّر اپنی انتہا

کو پہنچ جائے (14)۔

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ ۝۱۵

جو کچھ دیکھا، Visualize کیا وہیں طمانیّت کا مسکن جنّت بھی تھی (15)۔

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ ۝۱۶

انسانی آنکھ کے لیے ساری فضا پر تحیّر کی فراوانی چھائی ہوئی تھی (16)۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝۱۷

نہ تو آپ ﷺ کی نگاہ، حقیقت سے کسی اور طرف کو اُٹھی، نہ حق سے متجاوز ہوئی (17)۔

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝۱۸

رسول ﷺ نے اپنے ربّ کے عظیم قوانین اور نشانیوں Symbols کا مشاہدہ کیا (18)۔

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۙ ۝۱۹

کیا تم نے کبھی لات وعزّٰی کے متعلّق غور وفکر کیا ہے؟ (19)۔

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝۲۰

اور تیسرے، قبیلۂ ھُذیل وخزاعہ کا بت منات کے متعلّق بھی (20)۔

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝۲۱

ان کفّار سے پوچھا جائے کہ کیا تمہارے لیے تو بیٹے ہوں اور اللہ کے لیے بیٹیاں ہی (21)۔

تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝۲۲

تقسیم اگر یہ ہے تو یہ کس قدر ظالمانہ تقسیم ہے (22)۔

اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ ۝۲۳

یہ تو صرف نام ہی ہیں بتوں اور دیوتاؤں کے جو تم نے اور تمہارے آباء نے رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ نے تو ان کی کوئی سند نہیں بھیجی۔ یہ صرف ظنّی چیزوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں یا اُن کی پیروی کر رہے ہیں جن کو ان کے نفس چاہتے ہیں۔ حال آں کہ ان کے پاس اِن

	کے ربّ کی طرف سے رہنمائی آ چکی ہے (23)۔
اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾	کیا انسان کا اُس پر حق ہوتا ہے یا وہ اسے مل جاتا ہے جس کی وہ تمنّا کرے (24)۔
ع 1 25 5 فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾	ہر کام کا آغاز اور انجام، اللہ کے قانون کے مطابق ہی ہوتا ہے (25)۔
وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾	اور کائنات میں جتنے بھی فرشتے ہیں، ان کی معاونت وباہمگی کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی، سوائے اُس صورت میں کہ جسے اللہ اِجازت عطا فرمائے اور جس کی معاونت پر وہ راضی ہو (26)۔
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾	جو لوگ آخرت یعنی یومِ مکافاتِ عمل پر ایمان نہیں رکھتے، وہ ملائکہ، فرشتوں کے عورتوں کے سے نام رکھ لیتے ہیں (27)۔
وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾	حال آں کہ انہیں اس بات کا علم ہی نہیں۔ وہ صرف ظن وقیاس کی پیروی کرتے ہیں اور ظن، حق کے مقابلے میں کوئی فائدہ نہیں دیا کرتا (28)۔
فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾	اے رسول ﷺ! جو ہمارے قوانین سے رُوگرانی کرے اور صرف دنیاوی زندگی ہی چاہے، تُو اُن سے پہلوتہی کر (29)۔
ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾	ان کے علم کی آخری حد بس اتنی ہی ہے۔ جو شخص اس کی راہ سے بھٹکتا ہے، تیرا ربّ اسے خوب جانتا ہے۔ اور اسے اُس شخص کا بھی علم ہوتا ہے جو راہِ ہدایت پر ہوتا ہے

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾

القلم۔7 (30)۔

اورارض وسما میں جو کچھ بھی ہے، سب اُسی کے پروگرام کی تکمیل کے لیے مصروفِ عمل ہے تاکہ جنہوں نے اپنے اعمال کے باعث ناہمواریاں پیدا کیں انہیں اس کی سزا دے اور جنہوں نے پورے توازن واعتدال کے ساتھ حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کی، انہیں عمدہ اجر عطا کرے یونس۔4، الجاثیہ۔22، الاحزاب۔24 (31)۔

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ ع 2 7 6

جو لوگ بڑے جرائم اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں النسا۔31، الشورٰی۔37 ماسوائے ان غلطیوں کے جو کبھی کبھار بلا ارادہ سرزد ہو جائیں تو تیرا ربّ یقیناً حفاظت عطا کرنے میں وسیع الظّرف ہے۔ اسے تمہارے ان مراحل کا خوب علم ہے جب تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جب تم، انسانی پیکر میں آکر، اپنی ماؤں کے شکم میں جنین Embryos کی حالت میں ہوتے ہو۔ تم اپنی ذات کے تزکیہ کا اِدّعا نہ کیا کرو۔ تم میں سے کوئی اللہ کے قوانین سے کتنا ہم آہنگ ہے، اُسے اس کا اچھی طرح علم ہے (32)۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۙ﴿۳۳﴾

اے مخاطب! کیا تُو نے اس شخص کے متعلّق غور کیا جو اللہ کے احکام سے روگردانی کرتا ہے (33)۔

وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾

اور دوسروں کی ربوبیّت کے لیے تھوڑا سا دیتا ہے اور پھر پتھر کی طرح سخت ہو کر ہاتھ روک لیتا ہے (34)۔

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝٣٥	کیا اسے علمِ غیب حاصل ہے جس کے ذریعے وہ جان لیتا ہے کہ یہ دولت ہمیشہ اس کے پاس رہے گی جسے وہ بچا بچا کے رکھ رہا ہے (35)۔
اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝٣٦	کیا اسے ان قوانین سے آگاہی نہیں ہوئی جو صحائف موسیٰ علیہ السّلام میں دیئے گئے ہیں (36)۔
وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰۤى ۝٣٧	اور ابراہیم علیہ السّلام کے صحیفے میں بھی: وہ ابراہیمؑ جس نے اللہ کے احکام کی پوری پوری اطاعت کی (37)۔
اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝٣٨	کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا الانعام۔165، بنی اسرائیل۔15، فاطر۔18، الزُّمر۔7 (38)۔
وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝٣٩	اور یہ کہ انسان کا اس چیز پر کوئی حق Right نہیں جس کے لیے اس نے محنت Put in نہ کی ہو (39)۔
وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝٤٠	اور یہ کہ وہ اپنی محنت کا ثمر جلدی ہی دیکھ لیتا ہے (40)۔
ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝٤١	پھر اسے پورا پورا اجر دیا جاتا ہے (41)۔
وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝٤٢	فیصلے اور جزا کی فائنل اتھارٹی تو یقیناً تیرا ربّ ہے الفاتحہ۔3 (42)۔
وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝٤٣	ہنسنا اور رونا بھی اسی کے قانون کے مطابق ہے (43)۔
وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝٤٤	زندگی بھی وہی عطا کرتا ہے اور موت بھی (44)۔
وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝٤٥	اور مذکر ومؤنث کے جوڑے بھی وہی تخلیق کرتا ہے اَلْقِیٰمَۃ۔39 (45)۔
مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝٤٦	اُس نطفے سے جب وہ رحمِ مادر میں ٹپکایا جاتا ہے اَلْقِیٰمَۃ۔37 (46)۔

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾
اور نشأۃ ثانیہ بھی اسی کے اختیار میں ہے (47)۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿٤٨﴾
اور وہی غنی کرتا ہے اور اسے وہ کچھ دیتا ہے جس سے انسان کو سکون واطمینان حاصل ہو جائے (48)۔

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾
اور وہی شعریٰ ستارے کا ربّ بھی ہے (49)۔

وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ِۨالْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾
اور اسی کے قانونِ مکافات نے قومِ عاد اوّل کو نیست ونابود کیا (50)۔

وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿٥١﴾
اور قومِ ثمود کو بھی۔ ان میں سے کوئی باقی نہ رہا (51)۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿٥٢﴾
اور اس سے پہلے قومِ نوح کو بھی ہلاکت سے دوچار کیا۔ وہ ظالم وسرکش تھے (52)۔

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿٥٣﴾
اور ان کی تباہ شدہ بستیوں کو گرایا اور ویران کر دیا (53)۔

فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾
جو تباہی آئی، اس نے انہیں آلیا (54)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾
اے مخاطب! اپنے ربّ کی کس کس قدرت اور طاقت کو جھٹلائے گا (55)۔

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾
یہ رسول ﷺ پہلے متنبّہ کرنے والوں کی طرح ہی ایک Warn کرنے والا ہے (56)۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾
قریش کی قوّت کے اِنحطاط اور ہلاکت کی گھڑی آن پہنچی (57)۔

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾
اللہ کے سوا کوئی اسے ٹالنے والا نہیں (58)۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾
بھلا کیا تمہیں اس بات سے تعجّب ہو رہا ہے؟ (59)۔

وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾
اور ہنس رہے ہو اور اپنی حالت پر تمہیں رونا نہیں آرہا (60)۔

وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝٦١

اورتم اعمال کے نتائج سے غافل اور بے خبر ہو رہے ہو۔ الانبیاء۔1 (61)۔

ع 3 30 7 فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝٦٢ السجدة

لہٰذا، اللہ کے قوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کردو اور اسی کی محکومیّت میں آجاؤ تو اس تباہی سے بچ سکتے ہو (62)۔

السجدة 12

(٥٤) سُوْرَةُ الْقَمَرِ

اٰیَاتُھَا ٥٥ — رُکُوْعَاتُھَا ٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝١

حق و باطل کا فیصلہ کن تصادم قریب آ گیا ہے اور جاہل عربوں کے قمر کے نشان والا جھنڈا پھٹ جائے گا یعنی وہ شکست سے دوچار ہو جائیں گے (1)۔

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝٢

یہ اگر اس شکست کی کوئی Symbol، علامت دیکھتے ہیں تو حقائق سے منہ موڑتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے جو ہمیشہ سے بیان ہوتا چلا آ رہا ہے (2)۔

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝٣

یہ شکست کے آثار کو جھٹلا رہے ہیں اور اپنی خواہشات و جذبات کے پیچھے لگے ہوئے ہیں حال آں کہ ہر معاملے کا ایک منطقی انجام، منتھٰی ہوتا ہے جہاں اس کا نتیجہ سامنے آ جانا ہوتا ہے (3)۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝٤

ان کے پاس پہلی قوموں کے واقعات کی تفاصیل پہنچ بھی چکی ہیں جن کے پیشِ نظر یہ غلط رَوِش سے باز آ جائیں (4)۔

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝٥

ان واقعات میں حقیقت تک پہنچنے والی دانائی اور حکمت

	ہے، لیکن متنبّہ کرنے والوں کی Warning ان کے کسی کام نہیں آتی (5)۔
وقف لازم فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۙ (6)	اے رسول ﷺ ان سے اعراض برت۔ جس وقت بلانے والا، انہیں ایک سخت ناگوار چیز کی طرف بلاتا ہے (6)۔
خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۙ (7)	منتشر ٹڈیوں کی طرح وہ قبروں سے نکلتے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوتی ہیں (7)۔
مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ (8)	بلانے والے کی طرف، نگاہوں کو اِدھر اُدھر کیے بغیر، بدحواس ہوکر بھاگ رہے ہوتے ہیں۔ کفّار کہتے ہیں کہ یہ بڑا سخت دن ہے (8)۔
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ (9)	ان سے پہلے قومِ نوحؑ نے ہمارے بندےؑ کی شخصیّت اور تعلیم کو جھٹلایا۔ اُسے دیوانہ کہا اور، ڈانٹ کر اپنے یہاں سے نکال دیا (9)۔
فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (10)	اس نے اپنے ربّ سے التجا کی کہ میں مغلوب ہوگیا ہوں۔ میری مدد فرما اور ان سے مجھے محفوظ رکھ (10)۔
فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۖ (11)	ہم نے موسلا دھار بارش کے لیے بادلوں کے دروازے کھول دیئے (11)۔
وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۚ (12)	اور زمین سے چشموں کو جاری کردیا۔ دونو پانی مل گئے، اُس پیمانے کے مطابق جس کا اندازہ مقرّر کردیا گیا تھا (12)۔
وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۙ (13)	اور ہم نے اسے تختوں اور میخوں سے بنی کشتی میں سوار کرادیا (13)۔

تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾	وہ ہمارے سامنے چلتی جارہی تھی۔ جس شخصؑ کی نبوّت کا انکار کیا گیا تھا، یہ کشتی اسکی جزا، انعام تھی (14)۔
وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾	اِس داستان کو ہم نے عبرت کی ایک نشانی کے طور پر محفوظ کردیا ہے۔ ہے کوئی جو اس سے عبرت پکڑے؟ (15)۔
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٦﴾	سو، کیسا تھا میرا عذاب اور تنذیرات؟ (16)۔
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾	ہم نے غور وفکر کے لیے قرآن کو آسان کردیا ہے۔ ہے کوئی جو نصیحت حاصل کرے (17)۔
كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾	قومِ عاد نے بھی ہماری تعلیم کو جھٹلایا۔ تو کیسی رہی ہماری سزا اور تنبیہات؟ (18)۔
اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾	ہم نے مسلسل مصیبت کے دنوں میں ان پر تیز و تند خشک آندھی چلادی (19)۔
تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾	وہ لوگوں کو اکھاڑ پھینکتی تھی گویا وہ ایسی کھجوروں کے جڑ سے اکھڑے ہوئے تنے تھے جو گہرائی تک چلی گئی تھیں (20)۔
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾	سو ہمارا عذاب کیسا تھا اور ہماری تنذیرات بھی؟ (21)۔
ع 1 22 8 ۲ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾	ہم نے قرآن کو غور وفکر کے لیے آسان کردیا ہے۔ کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟ (22)۔
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾	قومِ ثمود نے بھی Warn کرنے والوں کو جھوٹا کہا (23)۔
فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾	کہنے لگے کہ کیا ہم اُس شخص کی اتباع کریں جو ہم میں سے ہی ایک انسان ہے؟ اگر ہم ایسا کریں تو ہم گمراہی اور تکلیف میں پڑ جائیں گے (24)۔

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۝٢٥

ہم میں سے کیا اِسی کو وحی ملی ہے؟ یہ بڑا جھوٹا اور خود پسند ہے (54/25)۔

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝٢٦

مستقبل میں انہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا اور متکبّر ہے (26)۔

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝٢٧

ہم ان کی آزمائش کی خاطر ایک اونٹنی کو کھلا چھوڑ رہے ہیں۔ اے صالح علیہ السّلام! تُو ذرا منتظر رہ اور استقامت سے کام لے (27)۔

وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝٢٨

اور انہیں آگاہ کردے کہ ان کے مابین پانی کی باری تقسیم کردی گئی ہے۔ ہر ایک باری پر پانی پر آئے گا (28)۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ۝٢٩

اہلِ ثمود نے اپنے ایک ساتھی کو بلایا۔ اس نے بڑی جسارت سے کام لے کر اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اَلشَّمس ۔14 (29)۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝٣٠

تو میں نے انہیں کس انداز سے Warn کیا اور میرا عذاب انہیں کیسا پہنچا؟ (30)۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ۝٣١

ہم نے یکبارگی زلزلے کا عذاب بھیجا۔ وہ، فرسودہ باڑ کے چُورے کی مانند ہو گئے (31)۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝٣٢

ہم نے قرآن کو غور وفکر کی خاطر آسان کر دیا ہے۔ کوئی ہے جو نصیحت وعبرت حاصل کرے؟ (32)

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ بِالنُّذُرِ ۝٣٣

قومِ لوط نے بھی غلط نظامِ زندگی سے متنبّہ کرنے والوں کی شخصیّت اور تعلیم کو جھٹلایا (33)۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۙ ۝٣٤

ہم نے ان پر آتش فشاں پہاڑ کی شعلہ آمیز وکنکر بار آندھی

چلادی ماسوائے لوط علیہ السّلام کے Followers کے، جنہیں ہم نے صبح کے وقت بچالیا (34)۔

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ۝35

یہ ہماری طرف سے ایک احسان تھا۔ جو نصیحت کی قدر کرتا ہے، ہم اسے ایسی ہی جزا دیتے ہیں (35)۔

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝36

لوط علیہ السّلام نے انہیں ہماری گرفت سے متنبّہ کر دیا تھا۔ وہ اس کی تنذیر کو جھٹلانے لگے (36)۔

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝37

اور لوط علیہ السّلام سے، اس کی مرضی کے خلاف، اس کے مہمانوں کو جنسی تسکین کی خاطر طلب کیا۔ ہم نے مٹّی و کنکر آمیز آندھی سے ان کی بصارت سلب کر لی کہ میری تنذیر اور عذاب کا مزہ چکھو (37)۔

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝38

اور صبح سویرے ایک ٹِک جانے والے عذاب نے انہیں آلیا (38)۔

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝39

لو، اب میری تنبیہ اور سزا کا مزہ چکھو (39)۔

ع 18 2 9 وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝40

اور ہم نے قرآن کو غور و فکر کی خاطر آسان کر دیا ہے۔ کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرے؟ (40)۔

وَلَقَدْ جَاۗءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝41

فرعون کی قوم کے پاس بھی انذار کرنے والے آئے (41)۔

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝42

اُن فرعونیوں نے ہماری ساری آیات کو جھٹلایا۔ لہٰذا ہمارے قانونِ مکافات نے انہیں ایسے پکڑا جیسے کوئی زبردست قدرت والا گرفت کرتا ہے (42)۔

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰۗىِٕكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَاۗءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝43

ہم نے قریشِ مکّہ سے پوچھا کہ بتاؤ کیا تمہارے یہاں کے منکرینِ حق ان پہلی اُمتوں کے فرعونیوں سے بہتر

ہیں کہ یہ یوں ہی چھوڑ دیئے جائیں گے یا کیا تمہیں وحی کے صحیفوں میں معافی لکھ دی گئی ہے؟ (43)۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾

یا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک مضبوط و طاقتور جمعیت ہیں؟ (44)۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾

حال آں کہ یہ جمعیت عنقریب بدر کے میدان میں شکست کھا کر پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑی ہوگی۔ (45)۔

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾

بلکہ فیصلہ کن تصادم کا وقت مقرّر ہو چکا اور وہ گھڑی اچانک اور حیرت انگیز طریق سے آئے گی اور وہ بڑی تلخ اور مصیبت والی ہوگی (46)۔

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ وقف لازم

مجرمین، یقیناً گمراہی اور پاگل پن میں ہیں (47)۔

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾

ایک روز آگ میں منہ کے بل گھسیٹ کر ڈالے جائیں گے کہ لو اب آگ میں جلنے کا مزہ چکھو (48)۔

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾

ہم نے ہر شئے کو اندازے کے مطابق بنایا ہے کہ اس کا نتیجہ، اس اندازے کے مطابق سامنے آتا ہے (49)۔

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾

ورنہ ہمارا قانون تو پلک جھپکنے میں نافذ ہوجاتا ہے (50)۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾

ہمارے قانونِ مکافات نے تم جیسوں کو نیست و نابود کر دیا۔ تو کوئی ہے جو ان سے عبرت حاصل کرے؟ (51)۔

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾

جو کچھ انہوں نے کیا وہ نامۂ اعمال میں موجود ہے۔ (52)۔

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾

ہر چھوٹی بڑی بات لکھی ہوئی ہے۔ (53)۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾

متّقین، یقیناً پُر فضا اور وسیع باغات میں ہوں گے۔

(54)۔

ع 3 15 10 فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝٥٥

کامل قوّتوں اور اختیارات کی مالک ہستی کے یہاں، ٹھہرنے کے ایسے مقام میں ہوں گے جہاں شرف وفضیلت اور زندگی کی Potentailities موجود ہیں (55)

آیاتہا ۷۸ (۵۵) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ۝١ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝٢

رحمٰن نے قرآن کی تعلیم عطا فرمائی (2-1)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝٣

انسان کو پیدا کیا (3)۔

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝٤

اظہار کی صلاحیّت ودیعت فرمائی Taught him speech (4)۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝٥

سورج اور چاند پورے پورے متعیّن Exactly computed راستوں پر چل رہے ہیں۔ الانعام۔97، یونس۔5 (5)۔

وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝٦

بغیر تنے کے، زمین پر پھیل جانے والے پودے اور درخت اسی کے قانون کے آگے سجدہ ریز ہیں اُسی کے قوانین کے مطابق نشوونما پا رہے ہیں (6)۔

وَالسَّمَاۗءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝٧

اس نے اجرامِ فلکی کو فضا میں بلند معلّق کیا اور ان کے مابین ایک توازن قائم کر دیا (7)۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝٨

تم بھی اپنی تمدّنی ومعاشی زندگی میں عدل وتوازن سے اِدھر اُدھر نہ ہٹو (8)۔

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝٩	اور وزن کو عدل کے ساتھ پورا رکھا کرو اور تول میں کمی، نقصان نہ دو (9)۔
وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝١٠	اور اس نے زمین کو مخلوق کے فائدے کے لیے بنایا (10)۔
فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝١١	اس میں ہر طرح کے پھل اور غلافوں میں لپٹی کھجوریں ہیں (11)۔
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝١٢	اور چھلکوں میں بند اناج اور خوشبودار پھول (12)۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٣	سو، تم اپنے ربّ کے کس کس عطیۂ نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (13)۔
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝١٤	انسان کو ٹھیکری جیسی کھنکنے والی خشک مٹّی سے پیدا کیا الحجر۔28، ص۔71 (14)۔
وَخَلَقَ الْجَاۗنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝١٥	جنّوں کو بھڑکتے ہوئے آگ کے شعلے سے of fieny temperament پیدا کیا (15)۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٦	تم اپنے ربّ کی کون کون سی قدرت اور طاقت کو جھٹلاؤ گے؟ (16)۔
رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝١٧	سورج کے، جاڑے اور گرمی میں، دو مختلف مقامات سے طلوع اور غروب کے ساتھ موسموں کا ظہور ہوتا ہے جن کے ساتھ منفعتِ ربوبیّتِ نوعِ انسانی وابستہ ہے۔ یوں، وہ تمام کرۂ ارض کی مخلوق کی نشوونما کرنے والا ہے (17)۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٨	تو تم اپنے ربّ کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ (18)۔
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝١٩	اس نے دو دریا اِس طرح جاری کر دیئے ہیں کہ وہ آپس

میں مل بھی جاتے ہیں اور اپنے خصائص شیریں و تلخ، کھاری الگ برقرار بھی رکھتے ہیں الفرقان۔53، فاطر۔12(19)۔

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝٢٠
ان، دونو میں ایک آڑ رہتی ہے اور وہ آپس میں گڈ مڈ نہیں ہو پاتے (20)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢١
تم اپنے ربّ کی کس کس قدرت اور طاقت کو جھٹلاؤ گے؟ (21)۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝٢٢
ان دونو میں سے موتی اور مرجان حاصل ہوتے ہیں (22)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٣
تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتکو جھٹلاؤ گے؟ (23)۔

النصف

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَـٰٔتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝٢٤
اور پہاڑوں کی طرح بلند، اونچے بادبانوں والی کشتیاں دریا میں اُسی کے قانون کے مطابق چل رہی ہیں (24)۔

ع 1 25 11
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٥
تو تم اپنے ربّ کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ (25)۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝٢٦
ہر شئے میں تغیّرات واقع ہوتے رہتے ہیں (26)۔

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝٢٧
جلالت وعظمت کی مالک، تیرے ربّ کی ذات کو ہی بقا ہے اور وہ تغیّرات سے ماورا ہے (27)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٨
تم اپنے ربّ کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ (28)۔

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝٢٩
کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کی ہر چیز، اپنی نشوونما کے لیے اسی کی ربوبیّت کی محتاج ہے۔ اس کی نشوونما کے تقاضے مختلف ادوار ومراحل میں بدلتے رہتے ہیں (29)۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾	تو، تم اپنے ربّ کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ (30)۔
سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾	اے ثقلان، گروہِ جنّ وانس! ہمارا قانونِ مکافات، اپنی نتیجہ خیزی کے قانون کے مطابق ہی تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے، نتیجہ مرتّب کر کے سامنے لاتا ہے (31)۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾	تم اپنے ربّ کی کون کون سی قدرت اور طاقت کو جھٹلاؤ گے؟ (32)۔
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾	اے گروہ جنّ وانس، مکافاتِ عمل سے بچنے کی خاطر To escape the grip of Allah اگر تم میں ہمّت ہے کہ فضائے کائنات کے کناروں سے باہر چلے جاؤ، تو نکل کر دیکھ لو۔ تم وحی کی رو سے حاصل شدہ قوّت کے بغیر باہر نہیں جا سکتے (33)۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾	تو تم اپنے ربّ کی کون کون سی قدرت اور طاقت کو جھٹلاؤ گے؟ (34)۔
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾	مکافاتِ عمل کا سامنا کرتے ہوئے تم پر آگ کے شعلے اور دھواں یعنی عذاب مسلط کر دیا جائے گا تو تم کسی سے مدد نہ مانگ سکو گے (35)۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾	تو تم اپنے ربّ کی کون کون سی قدرت اور طاقت کی تکذیب کرو گے؟ (36)۔
فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاۤءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾	جب اجرامِ فلکی پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائیں گے (37)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۸
تو،تم،اے گروہِ جنّ وانس! اپنے ربّ کی کون کون سی قدرت اورقوّت کی تکذیب کروگے؟ (38)۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝۳۹
اُس روز کسی جنّ و اِنس سے اس کے جرم کے متعلّق پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی (39)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۰
تم اپنے ربّ کی کس کس قدرت و قوت کو جھٹلاؤ گے؟ (40)۔

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝۴۱
مجرمین تو اپنے چہروں سے ہی پہچان لیے جائیں گے۔ وہ پوری گرفت میں ہوں گے (41)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۲
تم اپنے ربّ کی کس کس قدرت وقوّت کی تکذیب کرو گے؟ (42)۔

وقف لازم
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝۴۳
کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ جہنّم جس کا مجرمین انکار کیا کرتے تھے (43)۔

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝۴۴
وہ اُس میں،اورکھولتے ہوئے پانی کے درمیان سرگرداں رہیں گے (44)۔

ع 2 20 12
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۵
تو،اے گروہِ جنّ واِنس! تم اپنے ربّ کی کون کون سی طاقت وقدرت کوجھٹلاؤ گے؟ (45)۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝۴۶
اوراُس شخص کے لیے جواپنے ربّ کےقوانین کی خلاف ورزی کے احساس سے خوف بداماں رہتا اورمحتاط زندگی بسر کرتا ہے، دوجنّتیں ہیں: ایک حیاتِ ارضی میں اور دوسری اُخروی زندگی میں (46)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۷
توتم اپنے ربّ کی کس کس نعمت وعطا کوجھٹلاؤ گے (47)۔

ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍۚ (48)	جہاں مختلف علوم وفنون ہوں گے (48)۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (49)	تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمت وعطیہ کو جھٹلاؤ گے (49)۔
فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِۚ (50)	ان دونوں جنّتوں میں چشمے بہہ رہے ہوں گے (50)۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (51)	تم اپنے ربّ کی کون کونسی نعمت وعطا کو جھٹلاؤ گے؟ (51)۔
فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِۚ (52)	ان میں ہر طرح کے پھل، ذائقے اور تاثیر کے اعتبار سے متنوّع اقسام کے ہوں گے (52)۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (53)	تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت وعطیہ کو جھٹلاؤ گے؟ (53)۔
مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍؕ وَ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍۚ (54)	وہاں اُن بچھونوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور ان پر سونے کا کام کیا گیا ہوگا۔ دونوں جنّتوں کے پھل ان کی دسترس میں Within reach ہوں گے الحاقہ۔23 (54)۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (55)	تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (55)۔
فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِۙ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّۚ (56)	ان میں اپنی نگاہوں کو حیا سے سمٹا کر رکھنے والی عورتیں ہوں گی جن کو اس سے پہلے، جِنّ و اِنس میں سے کسی نے چھوا تک نہ ہو گا الصّٰفّٰت 48، ص۔ 52، الرّحمٰن۔74-72(56)۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِۚ (57)	تو تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (57)۔
كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُۚ (58)	گویا یاقوت اور مرجان جیسی ہوں گی (58)۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (59)	تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (59)۔
هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُۚ (60)	دوسروں کی ذات میں حسن واعتدال پیدا کرنے والے

	کا صلہ یہی ہے کہ خود اس کی ذات میں حسن و توازن پیدا ہو جاتا ہے (60)۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾	تو تم اپنے ربّ کی کون کون نعمت و قدرت کو جھٹلاؤ گے (61)۔
وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾	اس حسن و توازن کے علاوہ، اس کے لیے دو جنّتیں ہیں، ایک اس دنیا کی جنّتی زندگی اور دوسری اُخروی زندگی کی جنّت (62)۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾	تو تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (63)۔
مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾	ایسی جنّتی زندگی جس کی تازگی، شگفتگی اور شادابی انتہا کو پہنچی ہوئی ہو (64)۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾	تو تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (65)۔
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾	دونو جنّتی زندگی کے باغات میں ایسے چشمے ہوں گے جو جوشِ دروں سے اُبل رہے ہوں گے (66)۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾	تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کی تکذیب کرو گے؟ (67)۔
فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾	ان میں کھجوریں، انار اور میوہ جات ہوں گے (68)۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾	تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (69)۔
فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾	ان میں متناسب الاعضاء اور معتدل سیرت و کردار کی حامل عورتیں ہوں گی (70)۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾	تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (71)۔
حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾	پاکیزہ صفت عورتیں، خیموں میں بحفاظت قیام پذیر (72)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾

تو تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمت کی تکذیب کرو گے؟ (73)۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾

اس سے پہلے، انہیں کسی انسان نے چھوا ہوگا نہ کسی جِنّ نے الرحمٰن ۔56 (74)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾

تو تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (75)۔

مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾

اہلِ جنّت، حسین اور نادر فرشوں اور سبز مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے (76)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾

تو تم اپنے ربّ کی کون کون نعمت کی تکذیب کرو گے؟ (77)۔

ع 3 33 13 تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

جلالت وعظمت کے مالک، تیرے ربّ کی صفتِ ربوبیّت، استحکام اور نشو ونما کی ضامن ہے، اس دنیا کی اور اُخروی جنّتی زندگی کی بھی (78)۔

(۵۶) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

اٰيَاتُهَا ۹۶ | رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾

جب واقع ہونے والی قیامت برپا ہوگی (1)۔

لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ وقف لازم

اس کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں (2)۔

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾

حیاتِ ارضی میں پست کر دیئے جانے والوں کو رفعت دینے والی اور ظالمانہ ہتھکنڈوں سے Dominate کرنے والوں کو پستی و ذلّت سے ہم کنار کرنے والی (3)۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾	جب زمین متزلزل ہو جائے گی اَلزِلزال (4)۔
وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾	اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے (5)۔
فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾	اور غبار بن کر بکھر جائیں گے (6)۔
وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾	اور تم لوگ تین گروہوں میں منقسم ہو جاؤ گے (7)۔
فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۸﴾	ایک گروہ اہلِ سعادت کا الواقعہ۔27اور کیا شان ہو گی ان سعادت بخت لوگوں کی (8)۔
وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۹﴾	اور دوسرا گروہ سوختہ بخت لوگوں کا جن کی شامتِ اعمال ان کے لیے عذاب بن کر آ گئی ہو گی اور کتنی نحوست زدہ کیفیّت ہو گی ان کی (9)۔
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾	اور جو سابقون، Pioneers......دین کے نظام کے قیام میں اوّلیت، سبقت لے جانے والے ہیں تو ان کا مقام Pioneers ہی کا رہے گا (10)۔
اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾	وہی تو مقرّبین ہوں گے (11)۔
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾	نعمتوں والے باغاتِ جنّت میں (12)۔
ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾	ایک بڑی جماعت ان کی ہو گی جنھوں نے سب سے پہلے رسول ﷺ کی دعوت اور اقدارِ دین پر لبّیک کہا اور قربانیاں دیں (13)۔
وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾	اور قلیل تعداد ان کی جو دین کے نظام کے قیام کے بعد ایمان لائے (14)۔
عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾	جواہرات سے مرصّع پلنگوں پر (15)۔
مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾	ان پر آمنے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے (16)۔

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾	ان کے اردگرد، پیالے اور بہتے چشموں کے مشروب سے لبریز جام لئے ،لڑکے چل پھر رہے ہوں گے جن کے کانوں میں بالے پڑے ہوں گے اَلطُّور۔24، الدّھر۔9 (18-17)۔
لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾	ان سے اہلِ جنّت نہ بدمست ہوں گے اور نہ انہیں کوئی دماغی خلل ہوگا اَلصّٰفّٰت۔47(19)۔
وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾	اور میوہ جات بھی جن کو وہ پسند کریں گے (20)۔
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾	اور پرندوں کا گوشت جس کی انہیں اشتہا محسوس ہوگی (21)۔
وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾	اور صاحبِ عقل وفراست of pure and clean intellect پاکیزہ صفات عورتیں اَلطُّور۔20(22)۔
كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾	حفاظت سے رکھے ہوئے چمکدار موتیوں کی مانند (23)۔
جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾	جو اعمالِ صالحہ وہ کرتے رہے، اُن کی یہ جزا ہوگی (24)۔
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾	نہ اس میں کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اَلنَّبا۔35، الغاشیہ۔11، اور نہ ایسی باتیں جن سے انسانی ذات میں ضعف واضمحلال پیدا ہو (25)۔
اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾	انہیں صرف سلام'' سلام'' کی آواز آئے گی (26)۔
وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾	اور سعادت بخت، کیسے ہی خوش نصیب ہوں گے (27)۔
فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾	بے خار، پھلوں سے لدے گھنے سایہ دار درختوں کے سایوں میں (28)۔

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾
گچھے دار کیلے (29)۔

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾
اور لمبے سائے (30)۔

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾
اور آبشار دار پانی (31)۔

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾
اور بکثرت میوہ جات (32)۔

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾
نہ وہ ختم ہوں گے اور نہ ان سے ممانعت ہوگی (33)۔

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾
اور عالی مرتبت بیگمات (34)۔

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾
صحیح تعلیم وتربیت اور اعمالِ صالحہ سے ان میں ایسی تبدیلی ہوگی کہ وہ ہمارے یہاں ایک ایسی مخلوق بن جائیں گی (35)۔

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾
جن کی پہلے نظیر نہ ہوگی (36)۔

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾
شائستہ، مہذّب اور مزاج واطوار میں مماثل (37)۔

ع 1 38 14 لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾
سعادت بخت لوگوں کے لیے (38)۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾
ان میں Pioneers کی بھی ایک بڑی جماعت ہوگی (39)۔

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾
اور ایک بڑی جماعت بعد میں دینی اقدار پر ایمان لانے والوں کی بھی (40)۔

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾
اور اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیئے جانے والے اہلِ جہنّم، کیسے سوختہ ساماں ہوں گے اصحابِ شمال الواقعہ۔9 (41)۔

فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾
جھلستی ہوئی لُو اور سخت گرم پانی کے مابین (42)۔

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾
اور سیاہ، اذیّت ناک دھوئیں کے سائے میں (43)۔

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾
نہ ان کے لیے ٹھنڈک ہی ہوگی اور نہ کوئی Pleasantness

(44)۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿45﴾
یہاں آنے سے پہلے، یہ دوسروں کی کمائی پر عیش اڑاتے اور لذّات وشہوات میں بڑھتے چلے جاتے تھے (45)۔

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿46﴾
اور یہ بڑے بڑے سخت جرائم پر مُصر رہا کرتے تھے (46)۔

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿47﴾
اور کہا کرتے تھے کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹّی اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو کیا ہم زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے؟ المومنون۔82-35، النمل۔67، الصّٰفّٰت۔53-16، قٓ۔3 (47)۔

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿48﴾
اور کیا ہمارے پہلے آباء بھی؟ (48)۔

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۙ﴿49﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿50﴾
اے نبی ﷺ! انہیں بتادے کہ پہلے اور بعد میں آنے والے، یقیناً مقرّرہ دن کے مقرّرہ وقت پر جمع کیے جائیں گے (50-49)۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ﴿51﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿52﴾
پھر اے راہ گم کردہ اور مستقل اقدار کی تکذیب کرنے والو! تمہیں شجرۃ الزّقوم کھانا پڑے گا الدّخان۔44، الصّٰفّٰت۔62 (52-51)۔

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿53﴾
اسی سے اپنے پیٹ بھرو گے (53)۔

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿54﴾
اور کھولتا ہوا پانی پیو گے (54)۔

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿55﴾
اور ایسے اونٹ کی طرح پیو گے جس کی پیاس مرضِ استسقاء کی وجہ سے کسی طرح بجھتی نہ ہو (55)۔

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿56﴾
ظہورِ نتائج کے دن یہ ہوگی ان کی مہمان نوازی (56)۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾

ہم نے ہی تمہیں پیدا کیا ہے تو تم دوبارہ اٹھائے جانے کا یقین کیوں نہیں کرتے؟ (57)۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾

تم جو مادۂ منویہ رحم میں ٹپکاتے ہو تو کیا اس بات پر تم نے کبھی غور کیا ہے (58)۔

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾

کہ کیا اُس مادۂ منویہ سے تخلیق تم کرتے ہو یا ہم کرتے ہیں؟ (59)۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾
عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾

تخلیق ہی کیا؟ تمہارے لیے موت کا قانون بھی ہم ہی نے بنایا ہے اور اس امر کے لئے ہم عاجز نہیں ہیں کہ تم جیسے لوگوں کو تمہاری جگہ Replace کر دیں اور تمہیں اس انداز سے تخلیقِ نَو دے دیں جس کا تمہیں علم ہی حاصل نہیں (60-61)۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

تمہیں اپنی اوّلین بار پیدائش کا علم تو ہے ہی۔ تو تم غور و فکر کیوں نہیں کرتے (62)۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾

زمین میں جو تم تخم ریزی کرتے ہو، کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ کیا اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں (63-64)۔

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾

اگر ہم چاہیں تو اسے چوُرا چوُرا کر دیں۔ پھر تم تعجب ہی کرتے رہ جاؤ (65)۔

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

کہ ہم پر مفت کا تاوان پڑ گیا (66)۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾

بلکہ ہمارا تو سب کچھ جاتا رہا (67)۔

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾

تم جو پانی پیتے ہو کبھی اس کے متعلق بھی سوچا کہ اسے بادل سے تم اتارتے ہو یا ہم اتارتے ہیں؟ (68-69)۔

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾	اگر ہم چاہیں تو اسے سخت کھاری بنا دیں۔ تو تم احسان مند کیوں نہیں ہوتے؟ (70)۔
اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾	کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ جس آگ کو تم سلگاتے ہو یٰسین ۔80 (71)۔
ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾	اس کے لیے درخت کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں (72)۔
نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾	بارش کا پانی، اس سے اُگنے والی پیداوار اور درختوں سے جلانے والی لکڑی، یہ تمام چیزیں تمہارے لیے ذریعہ یاددہانی ہیں کہ یہ سارا پرورش کا سامان بھوکوں کے لیے ہم نے مہیّا فرمایا ہے حٰمٓ السّجدہ ۔10 (73)۔
ع 2 36 15 فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ الثلثة	اے مخاطب! اپنے ربّ کے عظیم نظامِ ربوبیّت کے قیام کے لیے مسلسل اور استقامت سے سرگرمِ عمل رہ۔ (74)۔
فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾	ہم وحی کے، آہستہ آہستہ، بالاقساط نزول کو بطور شہادت پیش کرتے ہیں (75)۔
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾	اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی شہادت ہے (76)۔
اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾	کہ یہ قرآن، یقیناً باشرف نفع بخشی کا سرچشمہ ہے (77)۔
فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾	ایک کتاب کے اندر محفوظ البرُوج ۔22-21 (78)۔
لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾	اس کے حقائق تک صِرف وہی لوگ پہنچ سکتے ہیں جو فکر و نظر اور قلب و دماغ کی پاکیزگی کے حامل ہوں (79)۔
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾	یہ ربّ العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے (80)۔
اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾	تم اس قرآن کو حقیقت اور سنجیدگی سے کیوں نہیں لے

رہے (81)۔

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝٨٢

اس کی تکذیب کو اپنے لیے ذریعہء معاش بناتے ہو (82)۔

فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝٨٣ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ۝٨٤

جب کسی کی جان اس کے حلق تک پہنچ جاتی ہے تو تم اسے واپس کیوں نہیں لوٹا لیتے حالانکہ تم اُس لمحے دیکھ رہے ہوتے ہو (84-83)۔

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ۝٨٥

اور ہم تمہاری نسبت اس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم دیکھ نہیں سکتے (85)۔

فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝٨٦
تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝٨٧

اگر تم کسی ہستی کے ماتحت نہیں اور اپنے زُعمِ مختاری میں سچّے ہو تو مرنے والے کی روح کو لوٹا کیوں نہیں لیتے (87-86)۔

فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝٨٨

اگر وہ مقرّبین میں سے ہوگا (88)۔

فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝٨٩

تو اُس کے لیے رزق اور راحت و رحمت ہوگی اور نعمتوں والی جنّت (89)۔

وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝٩٠

اور اگر وہ سعادت بخت گروہ میں سے ہوگا (90)۔

فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝٩١

تو اسے کہا جاے گا کہ تیرے لیے سلامتی ہے، تُو اصحابِ یمین میں سے ہے (91)۔

وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۝٩٢

اور اگر وہ دین کی اقدار کی تکذیب کرنے والے راہ گم کردہ لوگوں میں سے ہوگا (92)۔

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ۝٩٣

تو اس کی ضیافت کھولتے ہوئے پانی سے ہوگی (93)۔

وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۝٩٤

اور جحیم میں جھلسنا جہاں انسانی ذات کی نشوونما رک

	جاتی ہے (94)۔
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾	یہ انجام یقینی طور پر ایک حقیقت ہے (95)۔
ع 3 22 16 فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾	سو، اے مخاطب! تُو اپنے نشوونما دینے والے کی صفتِ ربوبیّتِ عظمیٰ کو عملاً متشکل کرنے کے لیے مسلسل اور شدّت سے سرگرمِ عمل ہو جا (96)۔

(۵۷) سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

اٰيَاتُهَا ٢٩ — رُكُوْعَاتُهَا ٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾	جو چیز بھی ارض وسما...... کائنات میں ہے، اللہ کے پروگرام کی تکمیل کی خاطر ہر وقت سرگرمِ عمل ہے البقرہ۔255، اَلْجُمُعَة۔1 الصّفّ۔1۔ یہ پروگرام آمریت کے برعکس مبنی برحکمت ہے اور اِس پر اُس کا غلبہ وکنٹرول ہے (1)۔
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢﴾	کائنات پر اقتدار Sovereignty اسی کی ہے۔ وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت سے ہمکنار کرتا ہے۔اس کی ازلی ابدی قدرت ہر معاملے کو محیط ہے (2)۔
هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٣﴾	اس کی ذات لامحدود Infinite اوّل، ازل سے ہے جس کی ابتدا بے کنار ہے اور وہ اُس زمانی انجام تک رہے گی جس کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ اپنی صفات اور کائنات کی مرئی اور مشہود اشیا اور مظاہر کی دلالت کے حوالے سے ظاہر ہو رہا ہے اور انسانی نگاہوں سے پوشیدہ ہے۔ وہ ہر

شے کا علم رکھنے والا ہے (3)۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۴

اسی نے کائنات کو چھے Eras الاعراف۔54، یونس۔3، ھُود۔7، الفرقان۔59، السّجدہ۔4، قٓ۔38، میں پیدا کیا اور اس کا اقتدار......مرکزی کنٹرول اپنی محکم گرفت میں لے لیا۔ اسے علم ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے خارج ہوتا ہے اور جو چیز بلندیوں سے نیچے آتی ہے اور جو اس میں عروج کرتی ہے۔ جہاں تم ہو وہ تمہارے پاس ہوتا ہے النسا۔108، اُلمجادلہ۔7۔ اللہ تمہارے اعمال کی، جو تم کرتے ہو بصیرت Insight رکھتا ہے (4)۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۵

ارض وسماء، ساری کائنات کا کنٹرول واقتدار اسی کے پاس ہے اور تمام امور اسی کے قانون کی طرف رجوع ہوتے ہیں (5)۔

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؕ وَهُوَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۶

رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں۔ وہ سینوں میں مستور باتوں کو بھی جانتا ہے (6)۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۷

تم اللہ اور رسول......دینی مملکت پر یقینِ محکم رکھو اور جن اشیائے زیست پر تمہیں تصرّف حاصل ہے، اُن میں سے زائد از ضرورت، دوسرے ضرورت مندوں کے لیے مملکت کی تحویل میں دے دیا کرو۔ لہٰذا، تم میں سے جو ایمان لے آئے اور انہوں نے یوں انفاق بھی کیا تو ان کے لیے اجرِ کبیر ہے (7)۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا
بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸

اگر تم یقین کرنے والے ہو تو اب کیا امر مانع ہے کہ تم اللہ کی دینی مملکت پر ایمان نہیں لاتے حال آں کہ رسول ﷺ تمہیں اپنے ربّ کے نظامِ ربوبیّت پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور وہ تم سے اس امر کا پختہ عہد بھی لے چکا ہے المآئدہ۔7، التوبہ۔111، (8)۔

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۹

وہی ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات نازل فرما رہا ہے تا کہ تمہیں ذہنِ انسانی کی پیدا کردہ توہّم پرستیوں اور غلط اندیشیوں کی تاریکیوں سے نکال کر وحی کی روشنی میں لے آئے۔ اللہ، یقیناً تمہاری نشوونما میں حائل اسباب و عناصر کو تو دور کر دینے والا اور وہ ساز و سامان بہم پہنچانے والا ہے جس سے تمہاری ذات کی نشوونما ہوتی جائے (9)۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ
الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ
اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۰ ع 1 10 17

کیا بات ہے کہ تم اللہ کی راہ یعنی نوعِ انسانی کی ربوبیّت کے لیے زائد از ضرورت مال دوسرے ضرورت مندوں کے لیے مختص نہیں کرتے حال آں کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کی میراث ہے۔ یہ رزق و مال بھی تمہاری ملکیّت نہیں، اللہ کا عطاء کیا ہوا ہے۔ تم میں سے اُن لوگوں کے برابر کوئی نہیں ہوسکتا جنہوں نے جنگ اور فتح سے پہلے انفاق کیا۔ ان کے مدارج ان لوگوں سے بلند ہیں جنہوں نے جنگ کے بعد اپنا مال اور توانائیاں دین کے نظام کی خاطر صرف کیں۔ البتہ اللہ کا وعدہ تو سب کے لیے حسین ہے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ کو اس کی خبر ہوتی ہے (10)۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۚ﴿۱۱﴾

کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ .... اللہ کے دین کے نظام کے قیام و استحکام کی خاطرِ جدّ وجہد اور ہر قسم کا جانی و مالی ایثار دل کی رضا مندی سے پیش کرتا ہے جسے قرآنی معاشرہ بہترین نتائج کی صورت میں کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ اس کے لیے ارفع اور باشرف اجر ہے البقرہ۔245، التّغابُن۔17 (11)۔

یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۚ﴿۱۲﴾

جس روز تُو (اے مخاطب!) مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھے گا کہ اُن کا نُور ان کے آگے اور دائیں جانب ضَوفشاں ہوگا التّحریم۔8۔ ان سے کہا جائے گا کہ آج تمہیں جنّت کے ایسے باغات کا مُژدہ ہو جن کے زیرِ زمین سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ تم ان میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی ہے عظیم کامیابی (12)۔

یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ﴿۱۳﴾

اس روز منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف بھی توجّہ کیجئے تا کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی لے لیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ پیچھے ارضی زندگی کی طرف پلٹ جاؤ اور وہاں نور تلاش کرو۔ سو، ان کے درمیان ایک شہر پناہ بنا دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر رحمت ہی رحمت اور باہر سامنے سے عذاب ہوگا (13)۔

یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰی

منافق، اہلِ ایمان کو پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں ہوا کرتے تھے؟ وہ جواب میں کہیں گے کہ

جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

ہاں، تھے تو سہی مگر تم نے اپنے آپ کو صحیح رَوِش سے ہٹا کر غلط راستے پر ڈال لیا تھا اور تم دین کے نظام کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے تھے اور اس انتظار میں رہتے تھے کہ یہ نا کام ہوا کہ ہوا۔ اور تمہاری جھوٹی آرزؤں اور اندازوں نے اللہ کے بارے میں تمہیں مبتلائے فریب کر رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ صادر اور مکافاتِ عمل کا قانون نافذ ہو گیا (14)۔

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

آج کے دن، نہ تو تم منافقوں سے اور نہ دین کی اقدار سے انکار کرنے والوں سے کوئی فدیہ ہی قبول کیا جائے گا۔ تمہارا ٹھکانا جہنّم کی آگ ہی ہے۔ تم اسی کے مستحق ہو اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے (15)۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

اُن لوگوں کے لیے جو اَب ایمان لائے ہیں، کیا اس بات کی پختگی کا وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کے قوانین اور جو حق کے ساتھ نازل کیا گیا ہے، کے سامنے جھک جائیں؟ اور ان کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں اس سے پہلے ضابطۂ زندگی دیا گیا تھا۔ ان پر لمبا عرصہ گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے۔ ان میں سے اکثر دائرہ دین سے نکل جانے والے تھے (16)۔

اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾

اس بات کو جان لو کہ اللہ ہی ہے جو زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد، حیاتِ نَو عطا کر دیتا ہے۔ ہم نے آیات کو تمہارے لئے کھول کر بیان کر دیا ہے تا کہ تم سمجھ لو (17)۔

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾

انسانوں کی ربوبیّت کے لیے اپنے ذمّے واجب سے زیادہ دے دینے والے مرد اور عورتیں اور جو اللہ کو قرضِ حسنہ دیتے ہیں۔۔۔دین کے نظام کے قیام کی خاطر ہر نوع کی جدّ وجُہد اور جانی و مالی ایثار کرتے ہیں الحدید۔11، التّغابُن۔17، دین کا نظام ان کے لیے کئی گنا بڑھا دیتا ہے البقرہ۔245، اور ان کو عزّت و توقیر کے ساتھ فراواں اجر ملتا ہے (18)۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ
وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ
ع 2 9 18 وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾

جو اللہ اور اس کے رسولوںؑ پر ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ ہیں جو اپنے قول واعتقاد میں سچّے ہیں اور اس کی تصدیق اپنے عمل سے کر دکھانے والے ہیں۔ وہ اپنے ربّ کے نزدیک، نظامِ ربوبیّت کے نگران ہیں النّساء۔69۔ ان کے لیے اُن کا اجر ہوگا اور نور بھی الحدید۔12۔ اور جنہوں نے ہمارے قوانین کو جھوٹا کہا، وہ اہلِ جحیم ہیں جہاں ان کی ذات کی نشو ونما رک جاتی ہے (19)۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾

اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ دنیا کی زندگی کھیل تماشا، الانعام۔22، العنکبوت۔64، محمد۔36۔ زیب و زینت، ایک دوسرے سے بڑا بننے التّکاثر۔1، مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے اور زندگی کے اصل مقاصد کو نظروں سے اوجھل کر دینے والی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش برسے اور کسانوں کو اپنی کھیتی کی سرسبزی و شادابی خوش کر دے۔ پھر وہ خشک

ہونے لگے۔ تُو دیکھے کہ وہ زرد پڑ گئی ہے۔ پھر وہ چورا چورا ہوجائے۔ یہ چیزیں Everlasting نہیں۔ انسان اگر اسی طرح دنیاوی مفاداتِ عاجلہ کی خاطر حیاتِ جاوداں کو نظروں سے اوجھل کرتا رہے تو اُخروی زندگی میں سخت عذاب سے ہی دوچار ہوگا اور اگر توجّہ کو اصل مقاصد پر رکھے تو اس کی تگ وتاز صحیح نتائج سے ہم آہنگ ہوجائے گی اور اللہ کی طرف سے حفاظت بھی ملے گی۔ دنیاوی زندگی کا ساز و سامان تو محض دھوکے میں ڈالنے والا ہے (20)۔

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾

تم اپنے ربّ کی طرف سے حفاظت اور اُس جنّت کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرو جس کی وسعت ،کائنات کی وسعت جیسی ہے آلِ عمران ۔133۔ یہ ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوںؑ پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل واحسان ہے۔ وہ اسے عطا فرماتا ہے جو لینا چاہے۔ اور اللہ تو بڑا ہی فضل واحسان فرمانے والا ہے (21)۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾ۚۖ

سرزمین میں اور تمہاری اپنی ذات میں کوئی حادثہ یا واقعہ رونما ہوتا ہے تو قبل اس کے کہ ہم اسے ظہور میں لائیں، اس کے لیے قانون موجود ہوتا ہے الشُّورٰی ۔30، التّغابُن ۔11۔ ایسا کرنا اللہ کے لیے بڑا آسان ہوتا ہے (22)۔

لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ﴿٢٣﴾

تا کہ تمہارے ہاتھ سے کوئی چیز جاتی رہے تو تم غم زدہ نہ ہو جایا کرو اور کوئی چیز تمہیں مل جائے تو اِترانے نہ لگو۔ اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور ایسی باتوں پر فخر کرے جو اُس کے جوہرِ ذاتی نہ ہوں (23)۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٤﴾

ایسے لوگ خود بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی سب کچھ سمیٹ کر اپنے پاس رکھ لینے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ جو کوئی انفاق سے منہ موڑے رکھے اور بخل پر اڑا رہے تو اس سے اللہ کا کیا بگاڑے گا۔ اللہ تو غنی Self-sufficient اور سزاوارِ حمد و ستائش ہے (24)۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢٥﴾ ع 3 6 19

ہم نے اپنے رسولوںؑ کو واضح، روشن دلائل دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اتاری اور معاشرہ میں توازن قائم رکھنے کا ذمّہ دار عملی نظام بھی تا کہ انسانی معاشرہ عدل پر قائم رہے اور نظام کے استحکام کے لیے فولاد۔۔۔قوّت نافذہ عطا کی جس میں شدّت کی سختی ہے اور انسانیّت کے لیے فوائدِ کثیرہ بھی اور، اللہ معلوم کرا دے کہ کون، ان دیکھے نتائج پر یقین رکھتے ہوئے، اس کے رسولوںؑ اور ان کے قائم کردہ نظامِ زندگی کی مدد کرتا ہے۔ اللہ صاحبِ قوّت اور غالب ہے (25)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِىْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٦﴾

ہم ہی نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو رسول بنا کر بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں نبوّت اور کتاب ودیعت کی۔ سو، ان میں کچھ

ہدایت پر بھی ہیں اور اکثر ان میں فاسق بھی (26)۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ
مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ٱِبْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا
عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ
رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ
مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

پھر ان کے بعد ان کے نقوشِ قدم پر ہم نے اور رسولؑ بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰؑ ابن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا کی اور جنہوں نے اس کی اتباع کی، ان کے دلوں میں نرمی اور جذباتِ رافت ورحمت ڈال دیے۔ اور رہی رہبانیّت Monasticism، تو اسے انہوں نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے خود وضع کیا۔ ہم نے ان پر یہ لازم نہیں کی تھی۔ تو، وہ اسے اس انداز سے نبھا نہ سکے جیسا نبھانے کا حق تھا۔ ان میں سے جنہوں نے اقدار وحی پر ایمان رکھا، ہم نے انہیں ان کا اجر عطا کیا۔ ان کی اکثریت دائرہ حق سے باہر نکل جانے والی تھی (27)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ
كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ ﴿۲۸﴾

اے اہلِ ایمان! اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھو۔ وہ تمہیں تواتر اور تسلسل سے اپنی رحمت سے نوازتا رہے گا اور تمہارے لیے وحی کا ایسا نور وجود میں لے آئے گا جس کی روشنی میں تم زندگی کی شاہراہوں پر چلتے جاؤ گے اور تمہیں حفاظت میں بھی رکھے گا۔ اللہ تو حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے (28)۔

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ
فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع 4 4 20

تا کہ اہلِ کتاب جان لیں کہ اللہ کے فضل واحسان پر انہیں کوئی Monopoly حاصل نہیں۔ فضل واحسان صرف اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ عطا کرتا ہے اُسے جو لینا چاہے۔ اللہ بڑے ہی فضل وکرم کا مالک ہے (29)۔

اٰيَاتُهَا ٢٢ (٥٨) سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ رُكُوْعَاتُهَا ٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ①

اللہ نے یقیناً اُس عورت کی بات سن لی جو، اے نبی ﷺ! تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں بار بار بالاصرار کہہ رہی تھی اور اللہ سے فریاد کررہی تھی اور اللہ تم دونوں کا سوال جواب سن رہا تھا۔ اللہ یقیناً سننے والا اور بصیرت Insight رکھنے والا ہے (1)۔

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ②

تم میں سے جولوگ اپنی بیویوں کو غصےّ یا جہالت کی وجہ سے ماں کہہ بیٹھیں تو وہ ان کی حقیقی مائیں نہیں بن جاتیں۔ ان کی مائیں تو صرف وہ ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہوا الاحزاب۔4۔ یہ لوگ جھوٹ اور ناپسندیدہ بات کہہ دیتے ہیں۔ اللہ یقیناً درگزر فرمانے اور لغزش کے مضراثرات سے حفاظت عطا فرمانے والا ہے (2)۔

وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ③

جولوگ اپنی بیویوں کو یوں مائیں کہہ بیٹھیں، پھر وہ اپنی کہی ہوئی بات سے پلٹنا چاہیں تو اس سے قبل کہ وہ ایک دوسرے کو چھوئیں، ایک غلام کو آزاد کرنا ہے۔ تم کو اس کا حکم دیا جاتا ہے۔ تم جو کچھ کرتے رہتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے (3)۔

فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ

جوشخص آزاد کرنے کے لیے کوئی غلام نہ پائے تو اس کے لیے لگا تار دو ماہ کے صوم ہیں پیشتر اس کے کہ وہ ایک

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٤

دوسرے کو ہاتھ تک لگائیں۔ جو شخص اس کی استطاعت بھی نہ رکھتا ہو تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یہ حکم اس لئے ہے تاکہ تم اللہ اور اس کے رسولؐ ...... دین کے نظام کے احکام پر ایمان رکھو۔ یہ اللہ کی مقرّر کردہ حدود Limitations ہیں اور ان احکام کو تسلیم نہ کرنے والوں کے لیے تو سخت عذاب ہی ہے (4)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٥

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ ...... دین کے نظام کے قیام و استحکام میں مزاحمتیں پیدا کرتے ہیں، انہیں ذلّت وخواری ہوگی جس طرح ان سے پہلے مخالف لوگ ذلیل وخوار ہوئے حالانکہ ہم نے تو واضح اور روشن احکام نازل فرمائے ہیں۔ ان احکام سے انکار کرنے والوں کے لئے ذلّت آمیز عذاب ہی ہوگا (5)۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ
اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝٦ ع 1 6 1

جس وقت، اللہ ان سب کو مرنے پر زندہ کر کے اٹھا کھڑا کرتا ہے پھر جو کچھ انہوں نے کیا، اس سے انہیں آگاہ کر دیتا ہے۔ اللہ نے ان کے اعمال کو احاطے میں لے کر محفوظ کر لیا ہوُا ہے حالآں کہ یہ انہیں بھول بھلا گئے ہیں۔ اللہ ہر شئے پر نگران ہے (6)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا
هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ
مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٧

کیا اے مخاطب! تُو نے اس پر غور نہیں کیا کہ کائنات میں جو کچھ ہے، اللہ اس کا علم رکھتا ہے۔ تین آدمیوں میں کوئی خفیہ سرگوشی ہوتی ہے تو ان کا چوتھا وہ ہوتا ہے اور اگر وہ پانچ ہوتے ہیں تو وہ اُن کا چھٹا ہوتا ہے۔ اس

سے کم ہوں یا زیادہ، جہاں کہیں وہ ہوں، وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ النساء۔108، الحدید۔4۔ جو کچھ وہ کرتے رہے، مرنے کے بعد یکبارگی ظہورِ نتائج کے لیے اٹھائے جانے پر اُنہیں بتا دیتا ہے۔ اللہ ہر شئے کا علم رکھنے والا ہے (7)۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا
نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ
الرَّسُوْلِ ۬ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ
وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ
حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۸

اے مخاطب! کیا تُو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں اس طرح کی خفیہ مشاورت سے روکا گیا تھا، وہ پھر وہی کچھ کرنے لگے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا۔ یہ رسول ﷺ کی مخالفت کی مشاورت کرتے ہیں اور ایسے جرم کا ارتکاب بھی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ ساتھ، دوسرے افرادِ معاشرہ کو بھی متأثر کرتا ہے۔ یہ، جب اے رسول ﷺ! تیرے پاس آتے ہیں تو یہ، ایسے لہجے اور الفاظ میں سلامتی کی دعا پیش کرتے ہیں کہ اللہ نے اس انداز میں تیری سلامتی نہیں چاہی۔ اور یہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس پر اللہ ہمیں سزا کیوں نہیں دے رہا۔ اصل بات یہ ہے کہ ان کے لیے جہنّم ہی کافی ہے۔ اس میں داخل ہوں گے۔ یہ بڑا بُرا ٹھکانا ہے (8)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹

اے اہلِ ایمان! جب تم خفیہ مشاورت کرو تو یہ گناہ اور بغاوت اور رسول ﷺ کی نافرمانی کے لیے نہ ہو۔ بلکہ یہ خفیہ مشاورت، کشادہ نگہی، حسنِ سلوک اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے کی خاطر ہو۔ تم اُس اللہ

کے قوانین کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا کرو جس کے یہاں تم سب اکٹھے کیے جاتے ہو (9)۔

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰

یہ خفیہ مشاورت نظامِ دین کی مخالف قوتوں کی طرف سے ہوتی ہے تاکہ وہ اہلِ ایمان کو غم اور پریشانی میں ڈال دیں حالآں کہ وہ انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے ماسوائے اُس کے جو اللہ کے قانون کے مطابق انہیں پہنچے۔ مومن تو اللہ کے قوانین پر ہی بھروسا رکھتے ہیں (10)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۱

اے اہلِ ایمان! جب تم سے کہا جائے کہ مجالس میں دوسروں کی خاطر وسعت اور کشادگی پیدا کر دیا کرو تو وسعت مہیا کر دیا کرو، اللہ تمہاری ذات میں وسعت وکشادپیدا فرمادے گا۔ اور مجلس کے اختتام پر اٹھ جانے کے لیے کہا جائے تو اُٹھ کھڑے ہوا کرو۔ اللہ تم میں سے صاحبِ ایمان، اور ان لوگوں کے درجات بلند کردے گا جن کو کتابِ وحی کا علم دیا گیا ہے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے (11)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲

اے اہلِ ایمان! جب تم رسول ﷺ سے مخفی مشاورت کرنا چاہو تو مشاورت سے پہلے، صدقہ دے لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر اور تمہاری ذات کی بالیدگی کا موجب ہے۔ اگر تمہیں یہ دستیاب نہ ہو تو اللہ درگزر فرمانے اور تمہاری ذات کی ظاہری اور باطنی کمیوں کی

تکمیل فرمانے والا ہے (12)۔

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع 2 7 2

کیا تم مخفی مشاورت سے پہلے صدقہ ادا کرنے میں کمزوری محسوس کرتے ہو؟ اگر تم ایسا نہ کر سکو تو اللہ نے تمہاری معذرت قبول فرما لی۔ لہٰذا، تم دین کا نظامِ صلوٰۃ قائم کرو اور زکوٰۃ۔۔۔ افرادِ معاشرہ کی ذات کی نشوونما کا سامان بہم پہنچاتے ہوئے اُن موانعات کو دور کردو جو افراد کی ذات کی نشوونما میں حائل ہوں۔ اور اللہ اور رسول...... دینی مملکت کی اطاعت کرتے رہو۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے (13)۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾

اے مخاطب! کیا تُو نے ان لوگوں کو دیکھا جنہوں نے اُس قوم سے دوستی کا رشتہ استوار کر لیا جس پر اللہ کا عذاب پڑا۔ نہ یہ لوگ تم میں سے ہیں اور نہ اُن میں سے۔ اور جھوٹ بول کر یقین دلانے کی خاطر قسمیں اٹھائے جا رہے ہیں۔ اس منافقت کو جانتے بھی ہیں (14)۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب مہیّا کر رکھا ہے۔ بُرے ہی کام ہیں جو یہ کرتے جا رہے ہیں (15)۔

اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾

انہوں نے اپنی قسموں کو منافقت کی آڑ بنا رکھا ہے۔ اسی آڑ میں اللہ کی راہ کی طرف آنے والوں کے لیے روک بنے ہوئے ہیں۔ ان کے لیے ذلّت آمیز عذاب ہی تو ہے (16)۔

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

ان کا مال و دولت اور اولاد، اللہ کے قانونِ مکافات

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

کے مقابلے میں، ان کے کسی کام نہ آئے گا۔ یہ اہلِ جہنّم ہیں، اسی میں ہمیشہ رہیں گے (17)۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾

مرنے پر جس وقت اللہ ظہورِ نتائج کے لیے یکبارگی ان سب کو اٹھا کھڑا کرتا ہے تو یہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھاتے ہیں جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صحیح موقّف پر ہیں۔ یقین مانو، یہ جھوٹے ہیں (18)۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

دین کی مخالف قوّتوں نے ان پر تسلّط جمایا ہوا ہے اور انہیں اللہ کے قوانین سے غافل و خود فراموش بنادیا ہے۔ یہ حزبُ الشّیطان ہیں۔ اچھی طرح جان لو کہ حزبُ الشّیطان یقیناً خسارہ اٹھانے والا ہے (19)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

جو لوگ اللہ اور رسول ...... دین کے نظام کے قیام واستحکام میں رکاوٹیں ڈالتے رہتے ہیں تو یہی لوگ ذلیل ترین ہیں (20)۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

اللہ کا قانونِ نافذہ ہے کہ میں، یعنی میرا قانون اور میرے رسولؑ ہی غالب رہتے ہیں۔ قوّت اور غلبہ واقتدار اللہ ہی کے پاس ہے (21)۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا

اے مخاطب! تجھے ایسی قوم نہیں ملے گی جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والی ہو اور وہ، اُن سے رشتۂ مودّت استوار کرلے جو اللہ اور رسولؐ ...... دین کے نظام میں مزاحمتیں پیدا کریں خواہ وہ، ان اہلِ ایمان

ع 3 9 3 عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی یا ان کا قبیلہ گھرانا التّوبہ۔ 24-23۔ اوّل الذّکر وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو پختہ کر دیا ہے اور اپنی وحی سے انہیں تائید وتقویّت بخشی ہے۔ انہیں جنّت کے ایسے باغات میں داخل فرماتا ہے جن کے زیر زمین سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ وہ خشک ہو کر خزاں زدہ نہیں ہوتے۔ اُن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ اللہ کے احکام وقوانین سے ہم آہنگ ہو گئے اور اللہ ان سے راضی ہو گیا البیّنہ۔8۔ یہ ہے حِزبُ اللہ۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ حزب اللہ ہی یقیناً، کامیاب وکامران ہوا کرتا ہے (22)۔

اٰیَاتُهَا ۲۴ (۵۹) سُوْرَةُ الْحَشْرِ رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾

پستیوں اور بلندیوں میں جو چیز بھی ہے، وہ اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرم عمل ہے۔ اس کا اس پروگرام پر اقتدار اور غلبہ ہے اور یہ اقتدار مبنی بر حکمت ہے الحدید۔1، الصَّفّ۔1، اَلْجُمُعَة۔1 (1)۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۲﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اُسی کے قانونِ مکافاتِ عمل نے اہلِ کتاب، یہود میں سے اُن لوگوں کو جنہوں نے دین کی Permanent Values کو تسلیم کرنے سے انکار کیا، اُن کے گھروں

سے، انکی پہلی جلاوطنی کے وقت، نکال باہر کیا۔ تمہارا یہ خیال نہیں تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ بھی گمان کرتے تھے کہ ان کی قلعہ جیسی محفوظ پناہ گاہیں انہیں اللہ کے قانون سے بچالیں گی۔ لیکن اللہ کا عِتاب اُن پر اُن جہتوں سے آن وارد ہوا جن کا انہیں سان گمان بھی نہ تھا۔ اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ وہ اپنے گھروں کو خود اور مومنین کے ہاتھوں توڑ پھوڑ رہے تھے۔ چشمِ بصیرت رکھنے والو! اس سے عبرت حاصل کرو (2)۔

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③

اگر ان کی جلاوطنی اللہ کے قانون کی رو سے نہ ہوتی تو وہ انہیں دنیا ہی میں ضرور سزا دیتا اور آخرت میں جہنّم کی آگ کا عذاب تو تھا ہی (3)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ④

یہ جلاوطنی اس وجہ سے ہوئی کہ یہ اللہ اور رسولؐ ...... دین کے نظام میں اختلاف وانتشار پیدا کر رہے تھے۔ اور جو اللہ کے دین کے نظام کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ سزا دینے میں بڑا سخت ہے (4)۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤

تم نے حربی تقاضوں کے تحت کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جن کو ان کی جڑوں پر کھڑے رہنے دیا تو یہ اللہ کے حکم سے تھا تا کہ وہ فاسقوں کو شرمناک رسوائی سے دوچار کرے (5)۔

وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ

اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو اُن کا جو مالِ فَے دلایا ہے تو

مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾

تم نے اس کے حصول کے لیے نہ تو کوئی گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ، البتہ، اللہ اپنی مشیّت کے مطابق اپنے رسولوںؑ کو غلبہ وتسلّط عطا کر دیتا ہے۔ اللہ، ہر شئے پر قدرت واقتدار رکھنے والا ہے (6)۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۷﴾ وقف لازم

اللہ نے اِن یہود کی بستی والوں سے جو مالِ فَے اپنے رسولؐ کو دلایا ہے تو یہ اللہ اور رسول ...... نظام کے بیتُ المال کے تصرُّف میں رہنے کے لیے ہے الانفال۔1 جو محتاجوں، اُن لوگوں کے لیے جن کا چلتا ہوا کاربار رک گیا ہو اور ان مسافروں کے لیے جو مملکت میں آ گئے ہوں اور ان کا زادِراہ ختم ہو گیا ہو، اور جنگ میں شہید ہو جانے والوں کے قرابت داروں کے لیے ہے تا کہ دولت، صاحبِ ثروت لوگوں کے مابین ہی گردش نہ کرتی رہے۔ لہٰذا رسولؐ بیت المال میں سے تمہیں جتنا کچھ دے، اسے لے لیا کرو اور جس امر سے منع کرے، رُک جایا کرو اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو ورنہ اللہ سزا دینے میں سخت بھی ہے (7)۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۸﴾

یہ مالِ فَے ان ضرورت مند مہاجرین کے لیے بھی ہے جن کو ان کے گھروں جائیدادوں سے نکال دیا گیا تھا۔ وہ اللہ کے یہاں معاشی خوش حالی اور اس کے قوانین سے ہم آہنگ زندگی کے طلب گار رہتے ہیں۔ وہ اللہ اور اس کے رسول ...... دین کے نظام کے قیام واستحکام

میں مدد دینے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے قول و عمل میں سچّے ہیں (8)۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑨

جن لوگوں نے اِن سے پہلے، مدینہ کو موافق و سازگار قیام گاہ بنالیا اور ایمان کو اپنے دلوں میں مستحکم کرلیا، وہ اُن سے محبّت رکھتے ہیں جو اُن کے پاس ہجرت کر کے آتے ہیں اور جو مالِ فَے بھی ان مہاجرین کو دیا جاتا ہے، وہ اس پر اپنے دلوں میں کوئی اضطراب وخلش نہیں پاتے۔ وہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود تنگی میں رہیں۔ جو شخص خود غرضی سے بچ گیا تو ایسے ہی لوگ کامران وکامیاب ہیں اَلتَّغابُن ۔16، (9)۔

ع 1 10 4 ربع

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ⑩

اور جو لوگ ان کے بعد ہجرت کر کے آئے، وہ آرزو کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی تخریبی قوّتوں سے محفوظ رکھ جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور اہلِ ایمان کے لیے ہمارے دلوں میں غِلّ ۔۔۔ حسد و قلبی کدورت نہ آنے دیجئے گا۔ اے ہمارے ربّ! یقیناً تو ہی مضرّتوں کو دور کرنے والا ہے تاکہ ہماری ذات کی نشوونما ہوتی رہے (10)۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ

اے مخاطب! کیا تُو نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا جو اہلِ کتاب میں سے، دین کی مستقل اقدار سے انکار کرنے والے اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ اگر

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴿۱۱﴾	تمہیں یہاں سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہم کبھی بھی تمہارے بارے میں کسی کی کوئی بات نہیں مانیں گے۔ اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے حال آں کہ اللہ دیکھ رہا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں (11)۔
لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ﴿۱۲﴾	اگر ان یہودیوں کو یہاں سے نکالا گیا تو یہ، ان کے ساتھ کبھی نہ نکلیں گے اور اگر ان یہود سے جنگ ہوگئی تو یہ ان کی مدد نہیں کریں گے۔ اگر انہوں نے ان کی مدد کی بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ پھر ان کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہوگا (12)۔
لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ﴿۱۳﴾	ان یہود کے سینوں میں تمہارا ڈر، اللہ کی نسبت زیادہ ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ لوگ محسوس اور Visible کے مشاہدے سے مجرّد حقائق Abstract truths اخذ نہیں کر پاتے (13)۔
لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَاۗءِ جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ۭ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ﴿۱۴﴾	یہ، تم سے باہر نکل کر متّحدہ جمیّعت کی صورت میں نہیں بلکہ قلعہ بند پناہ گاہوں یا دیواروں کی آڑ لے کر جنگ کریں گے۔ ان کے مابین سخت لڑائی رہتی ہے۔ تُو انہیں متّحدہ جمیّعت خیال کرتا ہے حال آں کہ ان کے دل ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔ کیوں کہ یہ ہیں ہی بے عقل لوگ (14)۔
كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ	یہ ان بنُو نضیر جیسے ہی ہیں جو ابھی ابھی اپنے اعمال کا

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾

وبال چکھ چکے ہیں الحشر۔ 2۔ ان کے لئے بھی دردناک عذاب ہے (15)۔

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

ان یہود کی مثال شیطان ......دشمنِ دین، منافق کی سی ہے جو انسان کو اکساتا ہے کہ حق سے انکار کردے۔ جب وہ حق سے منکر ہوجاتا ہے تو نتائج کو دیکھ کر کہہ دیتا ہے کہ میرا تجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تو ربُّ العالمین سے ڈرتا ہوں (16)۔

ع 2 7 5
فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِى النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾

ان دونوں، شیطان اور یہود کا انجام نارِ جہنّم ہی ہے جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ حدود شکن اور تجاوز کرنے والوں کی سزا ایسی ہی ہوا کرتی ہے (17)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

اے اہلِ ایمان! اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے مستقبل کے لیے کیا کچھ آگے بھیجا ہے۔ اس لئے اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے رہو۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے (18)۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾

تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود فراموش بنادیا التوبہ۔ 67۔ دائرۂِ دین سے باہر نکل جانے والے یہی لوگ ہیں (19)۔

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾

دوزخی اور اہلِ جنّت برابر نہیں ہو سکتے۔ اہلِ جنّت تو کامران لوگ ہیں (20)۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو اے مخاطب!

مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

تُو دیکھتا کہ وہ اللہ کے قوانین کے آگے سرِنگوں ہوتے ہوئے بھی قوانین کی خلافِ ورزی کے خوف کے احساس سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا۔ یہ صرف مثالیں ہیں جو ہم، انسانوں کے لیے بیان کررہے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں (21)۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾

اللہ وہ ہستی ہے کہ اس کے علاوہ اور کوئی صاحبِ اقتدار نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ وہ حاضر اور انسانی نگاہوں سے اوجھل حقائق و نتائج کا علم رکھتا ہے۔ وہ ہر شیئے کو عمومی طور پر مسلسل Progressive Evolution کے انداز سے، اور اسکے بدلتے ہوئے ہنگامی تقاضے کے پیشِ نظر، شدّت یعنی Emergent Evolution کے انداز سے سامانِ نشو ونما بہم پہنچانے والا ہے (22)۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾

اللہ وہ ہے جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل وادراک متحیّر رہ جاتے ہیں اور جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے۔ وہ صاحبِ قوّت واقتدار، ہر قسم کے نقائص واسقام سے منزّہ و دُور؛ جس سے دوسری چیزیں سلامتی حاصل کرتی ہیں اور جو انہیں اختلال وانتشار سے محفوظ رکھ کر اس کا نظام نہایت حفاظت وسیانت سے چلا رہا ہے؛ وہ امن کا ضامن؛ کائنات کی حفاظت کرنے والا؛ جس کا قانون، کائنات میں غالب ہے؛ ضرورتوں

سے بے نیاز کر دینے اور کائناتی نظام یا انسان کی ہر شکستگی کو اپنے قوانین کی Splints میں رکھ کر جوڑنے والا؛ تمام بڑائیوں اور عظمتوں کا مالک؛ جن طاقتوں کو لوگ اللہ کا ہمسر سمجھتے ہیں، وہ ان تصوّرات سے بہت ارفع اور دُور ہے (23)۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ
يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ؑ ۲۴

ع 3 7 6

یہ اللہ ہی ہے جو کائنات میں ملے جلے عناصر کو ایک نئی ترتیب دے کر اسے باقی عناصر سے الگ distinguish کر کے، ایک متعیّن ہئیت، Form عطا کر دیتا ہے۔ اس کی جُملہ صفات، اپنے پورے پورے تناسب و توازن کے ساتھ، انتہائی حسین انداز سے صرف اُسی کی ذات میں یکجا و جمع ہیں طٰہٰ۔8۔ کائنات کی ہر چیز اُسی کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کی خاطر سرگرمِ عمل ہے جس پر وہ غالب ہے اَلْـجُـمُـعَةِ۔1۔ یہ مبنی بر حکمت اقتدار و غلبہ اسی کے قانون کو حاصل ہے۔ (24)

اٰیَاتُهَا ۱۳ (۶۰) سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

معانقة 16

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ
تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ
الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ

السماع الوقف علی القیمة ج 12

اے اہلِ ایمان! میرے عطا کردہ نظامِ زندگی کے مخالفوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ آلِ عمران۔118۔ تم تو ان کو پیغامِ محبّت دیتے ہو اور وہ ہیں کہ اس وحی کے منکر ہیں جو تمہارے پاس اللہ کی طرف سے آئی ہے۔

مَرْضَاتِيْ ۖۗ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖۗ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①

انہوں نے تمہیں اور رسول ﷺ کو محض اس وجہ سے یہاں مکّہ سے نکالا ہے کہ تم اپنے نشو ونما دینے والے اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر تم میرے احکام وقوانین کی پوری پوری اور برضا و رغبت اطاعت کرتے ہوئے، میرے Cause کی خاطر مکّہ کی فتح کی مہم پر جہاد کے لیے نکل رہے ہو تو، تم دوسری طرف کفّارِ مکّہ کو در پردہ دوستی کا پیغام بھی دے رہے ہو اُلممتحنہ۔13-9۔حال آں کہ میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم خفیہ رکھتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔تم میں سے جو کوئی کفّار سے در پردہ دوستی کے رشتے استوار کرے گا تو سیدھی اعتدال کی راہ سے بھٹک جائے گا (1)۔

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ②

اگر وہ تم پر غلبہ پالیں تو تمہاری دشمنی پر اتر آئیں گے اور ہاتھوں اور زبان سے یعنی ہر طرح سے تمہیں اذیّت پہنچائیں گے اور چاہیں گے کہ تم بھی اقدارِ وحی کا انکار کردو (2)۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③

مرنے پر نتائج اِعمال کے سامنے لانے کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے پر، تمہاری اولاد اور تمہاری رشتہ داریاں کوئی فائدہ نہیں دیتیں المومنون۔101، عبس۔36-34۔ اللہ تمہارے درمیان فیصلہ فرما دیتا ہے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ دیکھ رہا ہوتا ہے (3)۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ

تمہارے لیے ابراہیم علیہ السّلام اور ان کے رفقاء کی

إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝٤

زندگی ایک بہترین نمونہ Best Model ہے۔ انہوں نے اپنے اہلِ قوم سے کہہ دیا کہ ہم تم سے، اور اُن سے جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہو، لاتعلق و بیزار ہیں الصّٰفّٰت ۔85-86۔ ہم تم سے بری الذمّہ ہیں۔ ہمارے اور تمہارے مابین بغض و عداوت ہمیشہ کے لیے ظاہر ہوگئی تا آں کہ تم اللہ واحد پر ایمان لے آؤ۔ ہاں! ابراہیم علیہ السّلام کا اپنے باپ سے یہ کہنا بجا کہ میں آپ کے لیے ضرور حفاظت طلب کروں گا التّوبہ۔114، مریم۔47۔ حال آں کہ اپنے طور پر مجھے اللہ کے یہاں تمہاری مدد کرنے کا کوئی اختیار ہی نہیں۔ پھر ابراہیم علیہ السّلام اور ان کے رفقاء دعا گو ہوئے کہ اے ہمارے ربّ! ہم تیرے ہی قوانین کی طرف رجوع کرتے اور انہی سے رہنمائی حاصل کرتے اور انہی پر بھروسا کرتے ہیں اور تیرے قانونِ مکافات کی طرف ہی ہم لوٹ کر جاتے ہیں (4)۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٥

اے ہمارے ربّ! ایسا نہ ہو کہ ہمیں کافروں کے ہاتھوں اذیّت پہنچے۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں لغزشوں کے نقصان سے حفاظت عطا فرما۔ یقیناً تیرے ہی قوانین کو غلبہ حاصل ہے اور تُو صاحبِ حکمت ہے (5)۔

ع 1 6 7 لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۭ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ

جو لوگ یومِ آخرت اور اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل کا سامنا کرنے کی اُمیّد رکھتے ہیں، اُن کے لیے ابراہیم

الْحَمِيْدُ ۶

علیہ السّلام اور اُن کے رفقاء کی شخصیّت بہترین نمونہ ہے اور جو شخص اس اُسوۂ حسنہ سے منہ پھیر لے گا تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اللہ تو سزاوارِ حمد و ستائش ہے۔ اُسے بندوں کی اطاعت و اعمالِ صالحہ کی احتیاج ہی نہیں (6)۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۷

ایسا ہوسکتا ہے کہ اللہ تم میں اور ان کے مابین جن سے تمہاری عداوت ہے، دوستی پیدا کردے۔ اللہ کا قانون غالب ہے اور اللہ کے قانون کے مطابق حفاظت بھی مل جاتی ہے اور ذات کی نشو ونما بھی (7)۔

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۸

جن لوگوں نے تم سے دین کے معاملے میں جنگ کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، اللہ تمہیں ان کے ساتھ حسنِ سلوک اور عدل و انصاف سے منع نہیں کرتا المآئدہ۔8۔ جو لوگ دوسروں کے حقوق و واجبات پورے پورے ادا کرتے ہیں، اللہ ان سے محبّت رکھتا ہے (8)۔

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۹

اللہ، تمہیں اُن لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے تمہارے ساتھ دین کے معاملے میں جنگ کی اور تمہیں، تمہارے گھر بار سے باہر نکالا یا تمہیں نکالنے میں اعانت کی۔ جو کوئی بھی انہیں دوست بنائے تو ایسے لوگ ہی قانون شکن ہیں (9)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ

اے اہلِ ایمان! جب تمہارے پاس صاحبِ ایمان

فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰

عورتیں ہجرت کر کے آجائیں تو ان کے ایمان کی جانچ پرکھ کر لیا کرو۔ اللہ کو تو ان کے ایمان کا علم ہوتا ہے۔ جب تم جان لو کہ وہ مومنات ہیں تو انہیں کفّار کے پاس واپس نہ بھیجو۔ نہ یہ ان کفّار کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کفّار ان کے لئے حلال ہیں۔ ان کفّار کو ادا کردو جو انہوں نے ان عورتوں پر حقِ مہر خرچ کیا۔ جب تم ان کے حقِ مہر ادا کردو تو تم پر کوئی حرج نہیں اگر تم ان سے نکاح کرلو۔ اسی طرح تم ان عورتوں کو جو ایمان نہیں لائیں، روکے نہ رکھو اور جو کچھ تم نے ان پر خرچ کیا ہو، کفّار سے طلب کرلو اور وہ کفّار بھی مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا ہو۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ وہ تمہارے مابین فیصلہ کر رہا ہے۔ اللہ ہر معاملے کا علم رکھنے والا ہے اور اس کا فیصلہ حکمت پر مبنی ہوتا ہے (10)۔

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱

اگر تمہاری بیویوں کے کفّار کے پاس چلے جانے کے ضمن میں ان کے ذمّے تمہارے کچھ Dues ہوں تو جب کفّار کی بیویاں انہیں چھوڑ کر تمہارے پاس آجائیں اور تمہاری ادائیگی، مہر کی باری آجائے تو جو کچھ انہوں نے ان پر خرچ کیا تھا اتنا ادا کردو اور جس اللہ پر تم ایمان رکھتے ہو، اس کے قوانین سے ہم آہنگ رہتے ہوئے انہیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھو (11)۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا

اے نبی ﷺ! جب تیرے پاس مومن عورتیں ہجرت

يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ
اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ
وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

کر کے اس عہد کے ساتھ بیعت کے لیے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی؛ چوری نہیں کریں گی اور نہ زنا کا ارتکاب کریں گی؛ اپنی اولاد کو زندہ درگور نہیں کریں گی اَلتَّکْوِیر۔9-8، اور اپنی طرف سے کسی نوع کا بہتان نہیں تراشیں گی اور مسلّمہ دینی اقدار میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی، تو ان سے بیعت لے لیا کر اور اللہ سے، ان کے لیے حفاظت طلب کر۔ اللہ، یقیناً ایسی حفاظت عطا فرمانے اور ذات کی نشوونما فرمانے والا ہے (12)۔

ع 2/7 8 النصف

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ
الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

جو لوگ اللہ کے عذاب کے مستوجب قرار پا چکے ہیں، اے اہلِ ایمان! تم انہیں دوست نہ بنانا۔ یہ یومِ آخرت کے منکر ہیں جس طرح قبروں میں مدفون کفّار منکر تھے (13)۔

اٰيَاتُهَا ١٤ (٦١) سُوْرَةُ الصَّفِّ رُكُوْعَاتُهَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

پستیوں اور بلندیوں...... کائنات کی ہر چیز اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے اَلْجُمُعَة۔1، الحدید۔1۔ اِس سارے پروگرام پر اس کا غلبہ و کنٹرول ہے اور وہ اُسے اُس کے ہر تقاضے کو ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت حسن و توازن کے ساتھ چلا رہا ہے (1)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝٢

اے ایمان والو! تم وہ بات کہتے کیوں ہو جو تم کرتے نہیں ہو (2)۔

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝٣

اللہ کے نزدیک یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے کہ وہ بات کہو جو تم نہیں کرتے (3)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝٤

اللہ اُن لوگوں سے محبّت رکھتا ہے جو اُس کے قوانین کی اطاعت اور اُس کے نظام کے قیام کی خاطر صف بستہ ہو کر اس طرح جنگ کرتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی دیوار ہوں (4)۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٥

جب موسٰی علیہ السّلام نے اُپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم میرے لئے اذیّت کا باعث کیوں بنے ہوئے ہو حال آں کہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسولؑ ہوں۔ مگر انہوں نے ٹیڑھی رَوِش اختیار کئے رکھی۔ اللہ کے قانونِ مکافات نے بھی ان کے دلوں کو کج روی پر چلنے دیا الذّاریات۔9، کیوں کہ فاسق لوگ اللہ کے یہاں سے ہدایت نہیں پا سکتے (5)۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٦

اور جب عیسٰی علیہ السّلام ابن مریم نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسولؑ ہوں اور تمہارے پاس موجود تورات کی تعلیم کو عملی نظام کے ذریعے سچّا ثابت کرنے والا ہوں اور ایک رسول ﷺ کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا؛ اس

کا نام احمد ﷺ ہوگا۔ لہٰذا، جب وہ روشن دلائلِ وحی کے ساتھ انکے پاس آ گیا تو وہ کہنے لگے کہ یہ تعلیم تو صریحاً جھوٹ ہے (6)۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٧

اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا اور کون ہے جو اللہ سے خود افترا کردہ جھوٹ منسوب کرے حال آں کہ اسے اسلام کی طرف دعوت دی جا رہی ہے۔ حدود شکن لوگ اللہ کی طرف سے ہدایت نہیں پا سکتے (7)۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝٨

یہ ظالم چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِ وحی کو پھونکوں سے بجھا دیں۔ حال آں کہ اللہ اپنے نور، نظامِ وحی کو مکمّل کر کے رہے گا خواہ، وحی کی اقدار سے انکار کرنے والوں کو سخت ناگوار ہی گزرے (8)۔

ع 1 9 9 هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝٩ ع

اُس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور حق پر مبنی نظامِ حیات کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ وہ اس نظام کو دوسرے خود ساختہ نظاموں Social orders پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ سخت ناپسند ہی ہو (9)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝١٠

اے اہلِ ایمان! کیا میں تمہیں ایسے کاربارِ حیات، اسلوبِ زندگی کی نشان دہی کروں جو تمہیں الم ناک عذاب سے محفوظ کر دے (10)۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝١١ۙ

تم اللہ اور اس کے رسول .... دین کے نظام پر پختہ یقین رکھو اور اس کے استحکام کی خاطر اپنی جانوں اور

مال کے ساتھ اپنی طاقت اور وسعت کو پورا پورا صرف کردو اور اس میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھو۔ اگر تم اس امر کو جانتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے (11)۔

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۙ۝۱۲

اللہ تمہاری لغزشوں کے مُضر اثرات کو دور کر کے حفاظت عطا فرمائے گا اور تمہیں ایسے باغات میں داخل فرمائے گا جن کے زیرِ زمین سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے اور راحت و آرام والے باغات میں رہنے کے لیے عمدہ قیام گاہیں اَلْبَیِّنَة۔8۔ یہ عظیم کامیابی Achievement ہے (12)۔

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۳

اور ایک اور چیز بھی جو تمہیں بڑی محبوب ہوتی ہے یعنی اللہ کی طرف سے نصرت و تائید اور جلد تر فتح۔ (اے رسول ﷺ!) مومنین کو یہ بشارت دے دیجئے (13)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ
الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ
اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي ع 2 5 10
عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝۱۴ۧ

اے اہلِ ایمان! اللہ کے دین کے نظام کے قیام واستحکام میں مددگار بن جاؤ جس طرح عیسیٰ علیہ السّلام ابنِ مریم نے اپنے حواریوں سے دریافت کیا تھا کہ اللہ کے دین کے نظام کے قیام کے لیے کون میرا معاون و مددگار بنے گا۔ حواریوں نے جواب میں کہا کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ سو، بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان پر رہا اور دوسرا گروہ منکر ہو گیا۔ پھر ہم نے اہلِ ایمان کی، ان کے دشمن کے مقابلے میں مدد فرمائی اور وہ غالب رہے (14)۔

سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ (٦٢)

اٰیَاتُھَا ١١ — رُکُوْعَاتُھَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ①

ارض و سماء میں ہر چیز اُس اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے الصَّفّ ۔ 1، الحدید ۔ 1 جواس کائنات کا مالک ہے؛ ہر قسم کے نقائص واسقام سے منزّہ اور دور ہے؛ اس نظام پر اس انداز سے مستولی وقادر ہے کہ اس کا نظم ونسق قاعدے اور قانون کے مطابق چلتا رہے اور ہر شے کو اس کی بنیادی ضروریات پہنچتی رہیں ؛اس کا یہ غلبہ واقتدار مبنی بر حکمت ہے۔ (1)۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ②

وہی ہے جس نے اِنہی لوگوں میں سے، ان کی طرف ایک رسولؐ بھیجا جن کو پہلے کوئی کتاب نہیں دی گئی تھی۔ وہ ان کے سامنے اس کی آیات پیش کرتا ہے، انہیں کتاب کی تعلیم دیتا اور اس تعلیم کی فلاسفی، غرض وغایت بھی بتا تا ہے اور یوں، موانعات کو دور کرکے ان کی ذات کی نشوونما Development کے لیے حالات کو مساعد بنا تا ہے۔ وہ، اس سے پہلے کھلی گمراہی میں چلے جارہے تھے۔ (2)۔

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③

اَور اِن میں سے دوسرے لوگوں کو بھی کتاب کی تعلیم اور اُن کا تزکیہ کرتا ہے جوابھی اِن سے آ کر نہیں ملے۔ وہ صاحبِ غلبہ اور صاحبِ حکمت ہے۔ (3)۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

وحی کی یہ عطا اللہ کا فضل ہے جسے وہ اپنی مشیّت کے مطابق عطا کرتا ہے۔ اللہ عظیم عنایات فرمانے والا ہے $\frac{2}{90}$ (4) ☆۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اُن لوگوں کی مثال جن پر تورات کے احکام کی بجا آوری کی ذمّہ داری ڈالی گئی تھی جو پوری نہ کی گئی، اُس گدھے کی سی ہے جس نے کتابیں اٹھا رکھی ہوں اور ان کتب کی تعلیم سے بے بہرہ ہو۔ یوں اللہ کی آیات کی تکذیب کرنے والے لوگوں کی نظیر بُری ہے۔ ظالم .... وحی کی تعلیم کے بجائے اپنے خود ساختہ نظریات کو رہنما بنانے والے، اللہ کی طرف سے ہدایت و رہنمائی نہیں پا سکتے (5)۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) ان سے کہہ کہ اے لوگو جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہو، اگر تمہیں یہ زُعم ہے کہ دوسرے انسانوں کے سوا، صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو تو اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو ذرا مرنے کی تمنّا تو کرو البقرہ۔94، (6)۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

جو اعمال وہ کر چکے ہیں ان کے پیشِ نظر، وہ یہ آرزو کبھی نہیں کریں گے۔ اللہ، سرکش و قانون شکن لوگوں کو خوب جانتا ہے (7)۔

☆ اَلْجُمُعَةِ۔4۔مُحمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہی نبوّت اور وحی کی تنزیل کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

ع 1 8 11 قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۠ ﴿۸﴾	انہیں بتا دے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو، تمہارا اس سے آمنا سامنا ہو کر رہے گا۔ پھر تمہیں اُس ہستی کے قانونِ مکافات کی طرف لایا جائے گا جو ہر غائب اور ظاہر شے کا علم رکھنے والی ہے۔ جو کچھ تم کیا کرتے تھے اس سے تمہیں آگاہ کر دے گی (8)۔
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾	اے ایمان والو! جب اجتماع کے وقت صلوٰۃ کے لیے بلایا جائے تو اللہ کے احکام وقوانین سُننے کے لیے دوڑ کر آجایا کرو اور کاروبارِ حیات چھوڑ دیا کرو۔ اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے (9)۔
فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾	جب صلوٰۃ مکمّل کر چکو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل .... تلاشِ معاش کرو اور اللہ کے قوانین کو شدّت سے پیشِ نظر رکھا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ (10)۔
ع 2 3 12 وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا اِنْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۠ ﴿۱۱﴾	(اے رسول ﷺ) جب یہ خرید و فروخت یا ایسے کاموں کو دیکھتے ہیں جو بے مقصد ہیں اور زندگی کے اصل مقاصد سے توجّہ کو ہٹا دینے والے ہیں تو تجھے تشریف فرما چھوڑ کر منتشر ہو کر چل دیتے ہیں۔ انہیں بتا دے کہ جو کچھ اللہ کے یہاں ہے، وہ اس کاروبارِ حیات اور کھیل تماشے سے کہیں بہتر ہے۔ اللہ بہترین سامانِ زیست، سامانِ نشو و نما عطا فرمانے والا ہے Allah is Best Provider، (11)۔

اٰیاتُھا ۱۱ — (۶۳) سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ — رُکُوعاتُھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وقف لازم

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ①

(اے رسول ﷺ!) جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ تُو یقیناً، اللہ کا رسول ﷺ ہے۔ اللہ تو جانتا ہی ہے کہ تُو اس کا بھیجا ہوا رسول ﷺ ہے۔ لیکن اللہ اس بات پر بھی شاہد ہے کہ ان کے دل تجھے رسول ﷺ نہیں مانتے۔ یہ منافقین جھوٹے ہیں (1)۔

اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ②

سچّا بننے کے لیے اپنی قسموں کی آڑ لیتے ہیں۔ یوں اللہ کے دین کی طرف آنے سے روکتے ہیں۔ بہت برا کام ہے جو یہ کررہے ہیں اَلمُجادلہ۔16 (2)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ③

وہ یوُں کہ یہ وحی کی اَقدارِ مطلقہ پر ایمان لائے پھر اس کے منکر ہو گئے۔ لہٰذا، ان کے دلوں پر مہر لگ گئی البقرہ۔7، اَلنّحل۔108 اور یہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت سے کام ہی نہیں لے سکتے (3)۔

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ④

جب تُو ان کی جسمانی ہیئت دیکھے تو تجھے خوشنما لگے اور اگر یہ باتیں کریں تو تُو سُنتا ہی رہ جائے۔ لیکن حقیقتاً یہ گویا گھُن خُوردہ، دیوار کے سہارے کھڑی لکڑیاں ہیں۔ نہ ان میں عقل وفکر ہے نہ زندگی کی تازگی اور نہ

قلبِ زندہ۔ نرے کندہ ناتراش ہیں۔ ان کا ظاہر بڑا خوشنما لگتا ہے۔ انہیں ہر لحظہ اپنے اوپر کسی آفت کا گمان رہتا ہے۔ یہ دشمن ہیں۔ ان سے محتاط Cautious رہنا۔ اللہ انہیں غارت کرے۔ یہ کدھر بہکے پھرتے ہیں (4)۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٥

جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ، اللہ کا رسول ﷺ تمہارے لیے حفاظت طلب کرے تو انکار میں سر پھیر لیتے ہیں۔ اور تُو انہیں دیکھے گا کہ یہ صحیح سمت میں پیش رفت کی بجائے رک جاتے ہیں اور متکبّرانہ انداز اختیار کر کے چل دیتے ہیں (5)۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦

تُو ان کے لیے حفاظت طلب کرے یا نہ کرے، برابر ہے۔ اللہ انہیں ہرگز حفاظت عطا نہیں کرے گا۔ فاسق لوگ، اللہ سے ہدایت پا ہی نہیں سکتے $\frac{9}{80}$ (6)۔

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ط وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٧

یہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ کے جلو میں جو لوگ ہیں انہیں، ان کی ضروریات کے لیے مت دو یہاں تک کہ وہ مفلوک الحال ہو کر خود ہی تتّر بتّر ہو جائیں۔ حال آں کہ اللہ کے یہاں تو ارض وسماء ہیں رزق کے خزانے موجود ہیں؛ تمہاے ہاتھ روک لینے سے کیا ہوگا۔ مگر منافقین اس حقیقت کو سمجھتے نہیں (7)۔

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا

یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ میں واپس لوٹے تو دیکھنا،

ع 1 8 13

الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۧ ⑧

زور آور کس طرح کمزوروں، زیر دستوں کو نکال باہر کرتے ہیں۔ حال آں کہ غلبہ واقتدار تو اللہ اور اس کے رسولؐ...... دین کے نظام اور مومنین کو حاصل ہے۔ لیکن منافقین کو اس حقیقت کا علم ہی نہیں ہے (8)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑨

اے اہلِ ایمان! دیکھنا تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے قوانین سے غافل نہ کر دیں۔ جو کوئی ایسا کرے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہوں گے (9)۔

وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑩

جو سامانِ زیست ہم نے تمہیں دیا ہے، اس میں سے دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیا کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ لے تو وہ کہنے لگے کہ اے میرے ربّ! تو نے مجھے تھوڑی سی اَور مہلت کیوں نہ دی کہ میں بھی دین کے نظام کے لیے صدقات دیتا جس سے میں صالحین میں شامل ہو جاتا (10)۔

ع 2 3 14

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۧ ⑪

جب کسی شخص کی قانون کے مطابق مقرّرہ موت کا وقت آن پہنچتا ہے الاعراف۔34، الرعد۔38، فاطر۔11، تو اللہ اسے ہرگز مؤخر نہیں کیا کرتا۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے (11)۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ (٦٤)

اٰیَاتُهَا ١٨ — رُکُوْعَاتُهَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ①

پستیوں اور بلندیوں میں جو چیز بھی ہے، اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کی خاطر سرگرمِ عمل ہے الجُمُعَة ۔1، الحدید۔1، الصَّفّ ۔1۔اقتدار اور Sovereignty اسی کی ہے اور حمد و ستائش بھی اسی کے لیے۔ اور اس کی ازلی ابدی قدرت ہر معاملے کو محیط ہے (1)۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ②

وہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا ہے۔ تمہی میں سے بعض ہیں جو اُس کے نافذ کردہ قوانین پر ایمان رکھتے ہیں اور تم میں سے بعض ان کے منکر ہیں۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اُس کی بصیرت Insight رکھنے والا ہے (2)۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ③

اس نے کائنات کو قانونِ حفظ و بقا اور حکمت کے تقاضوں کے عین مطابق تخلیق کیا ہے یونس ۔5۔ اور تمہاری صورت گری بھی حسین اور متوازن انداز سے کی اور اسی کے قانونِ مکافات کی طرف ہی تم لوٹ کر جاتے ہو (3)۔

یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④

پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے، اسے اس کا علم ہے۔ وہ جانتا ہے تم جسے پوشیدہ رکھتے اور جسے ظاہر کرتے ہو البقرہ ۔77، النَّحل ۔23-14۔ اللہ تمہارے

سینوں میں پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے ھُود۔5، الحدید۔6(4)۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤

کیا تمہارے پاس ان لوگوں کے حالات و واقعات نہیں پہنچے جنہوں نے پہلے وحی کی مستقل اقدار کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ سو، انہوں نے اپنے اعمال کی سخت سزا کا مزہ چکھ لیا اور ان کے لئے الم ناک عذاب بھی ہے (5)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑥

ایسا اس وجہ سے ہوا کہ ان کے رسولؑ، ان کے پاس روشن و واضح دلائلِ وحی لے کر آتے رہے۔ مگر وہ کہتے کہ کیا انسان ہمیں راہِ ہدایت دکھائے گا؟ انہوں نے دلائلِ وحی کو ماننے سے انکار کر دیا اور منہ پھیر کر چل دیے۔ اللہ نے بھی ان کی طرف سے توجّہ کو ہٹا لیا۔ اللہ تو انسانوں کی اطاعت و ایمان کا محتاج ہی نہیں۔ اس کی ذات تو سزاوارِ حمد وستائش ہے (6)۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑦

ان کافروں کو زُعم ہے کہ انہیں دوبارہ زندہ کر کے نہیں اٹھایا جائے گا۔ اے رسول ﷺ! تُو بتادے کہ کیوں نہیں۔ میرا ربّ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ تم ضرور زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔ پھر تمہیں بتا دیا جائے گا جو کچھ تم کرتے رہتے تھے۔ اللہ کے لیے ایسا کرنا بڑا آسان ہے (7)۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝8

لٰہذا، تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور اُس کتاب پر ایمان لاؤ جو سراپا نور ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے (8)۔

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝9

جس روز وہ تمہیں جمع ہونے کے وقت اکٹھا کرتا ہے، وہ ظہورِ نتائج کا دن ہوتا ہے جب اندازوں کے برعکس، ایک دوسرے کے اعمال و ذات کی نشوونما کی کمی نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہیں۔ جو کوئی اللہ پر ایمان لے آیا اور ایسے کام کرتا رہا جن سے اس کی مضمر صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے کی ناہمواریاں دور ہو کر حسن و توازن قائم ہو جائے تو اللہ اس کی ذات کی ناہمواریاں دور کر دیتا ہے اور اسے ایسے سدا بہار باغات میں داخل فرماتا ہے جن کے زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا ہے۔ ان میں وہ ہمیشہ رہتے ہیں۔ یہ عظیم کامیابی Achievement ہے (9)۔

ع 1 10 15 وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝10ع

الثلثة

جن لوگوں نے اقدارِ وحی سے انکار کیا اور ہماری آیات کو جھوٹا بتلایا تو یہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہتے ہیں اور یہ بری جائے قیام ہے (10)۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝11

کوئی واقعہ یا حادثہ پیش آتا ہے تو صرف اللہ کے قانون کے مطابق۔ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لے آئے تو وہ اس کے قلب Mind کو ہدایت کی راہ پر ڈال دیتا ہے۔ اللہ تو ہر شئے کا علم رکھنے والا ہے (11)۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾

اللہ اور اس کے رسول...... دینی مملکت کی اطاعت کرتے رہو۔ اگر تم رُوگردانی کرو گے تو رسولؐ کے ذمّے تو صرف واضح ابلاغ Explicit communication ہی ہے (12)۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾

اللہ تو وہ ہے جس کے سوا اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں؛ جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے اور جس کے قانون کی اطاعت ضروری ہے۔ مومنین کو چاہیے کہ اللہ پر ہی بھروسا رکھیں (13)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾

اے اہلِ ایمان! تمہاری بیویاں، تمہاری اولاد تمہارے دشمن ۔۔۔ تمہارے درمیان حائل ہوجانے والی مفاد پرستیوں کی Wedges ہیں جو فکری یگانگت و آئیڈیالوجی کی یک نگہی کے بجائے تشتّت وافتراق او ردوری پیدا کر دیتی ہیں۔ ان سے، اس معالمے میں محتاط Ever careful رہا کرو۔ اگر تم درگزر سے کام لو اور اعراض برت جاؤ اور پردہ پوشی کر جاؤ تو اللہ بھی حفاظت عطا فرمانے والا ہے تاکہ تمہاری ذات کی نشوونما ہوتی رہے (14)۔

اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾

تمہارا مال اور تمہاری اولاد، تمہارے لیے بمنزلہ آزمائش کے ہیں کہ اللہ کے قوانین سے غافل کر دیتے ہیں المنافقون۔9 اور تم ان کی خاطر تکاثر میں پڑ جاتے ہو

اَتَّکاثُر ۔1۔ حال آں کہ اللہ ایسی ہستی ہے جس کے پاس اجرِعظیم ہے (15)۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝١٦

لہٰذا، تم محتاط رہتے ہوئے جہاں تک بھی تم سے ہو سکے اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو۔ اللہ کے احکام کو سنو اور ان کی اطاعت کرو اور اپنی ضروریات سے زائد، دوسرے ضرورت مندوں کے لیے مختص رکھو۔ یہ تماری ذات کے لیے بہتر ہے۔ اور جو شخص اپنی ذات کے بخل، خودغرضی سے بچ گیا تو ایسے ہی لوگ کامران ہیں الحشر۔9 (16)۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۙ۝١٧

اگر تم اللہ کو قرض یعنی اس کے دین کے نظام کے استحکام کی خاطر اپنی جدّ وجُہد اور جانی و مالی ایثار بطیبِ خاطر پیش کرو گے تو نظام استحکام پذیر ہو کر، نتائج کی صورت میں، کئی گنا تمہیں واپس لوٹا دیتا ہے اور تمہیں ہر نوع کی حفاظت عطا کرتا ہے البقرہ۔245، الحدید۔18-11، المزمّل ۔20۔ اللہ، انسانوں کی محنت کے بھرپور نتائج عطا کرنے والا، بڑا بُردبار اور ہمیشہ اصول اور قانون کے مطابق کام کرنے والا ہے (17)۔

ع 2/8/16 عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١٨ ع

وہ ظاہر اور اُن نتائج کا بھی علم رکھنے والا ہے جو ابھی مشہود ہو کر سامنے نہیں آئے ہوتے۔ اسے ہر امر پر غلبہ واقتدار حاصل ہے جو حکمت پر مبنی ہے (18)۔

اٰیَاتُهَا ١٢ (٦٥) سُوْرَةُ الطَّلَاقِ رُكُوْعَاتُهَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ
وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ
بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ
نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِىْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ①

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب تم عورتوں کوطلاق دے دوتو عدّت کوملحوظ رکھ لیا کرو اور عدّت کی مدّت کا شمار کرو۔ اُس اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو جو تم سب کی ربوبیّت کرنے والا ہے۔ انہیں اپنے گھروں سے نکالو بھی نہیں اور وہ خود بھی نہ نکلیں ماسوائے اس کے کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ یہ اللہ کے قوانین کی حدود ہیں۔ جو کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا تو گویا وہ اپنی ذات کا نقصان کرلے گا۔ تجھے کیا پتا کہ اللہ کے قانون کے مطابق کوئی اور معاملہ معرض وجود میں آجائے البقرہ۔231 (1)۔

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا
الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۙ۬ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ ②

جب وہ اپنی میعادِ عدّت پوری کرلیں تو انہیں قاعدے اور قانون کے مطابق اپنی زوجیّت میں روک لو یا قانون کے مطابق انہیں جدا کردو اور اپنوں میں سے دو صاحبِ عدل آدمیوں کو بطورِ گواہ مقرّر کرلو۔ اور گواہی اللہ کے لیے دو المائدہ۔8۔ ان باتوں کی تاکید ہر اُس شخص کو کی جاتی ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ جو کوئی بھی اللہ کے قوانین کو پیشِ نظر رکھتا ہے تو اللہ اس کے لیے مشکل امور میں Way out بنا دیتا ہے (2)۔

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝3

اور اسے وہاں سے سامانِ زیست عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے سان گمان بھی نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ کے قوانین پر بھروسا رکھتا ہے تو اللہ، اس کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اللہ کا قانون اپنے منطقی انجام تک پہنچ کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر شئے کے لیے ایک اندازہ مقرّر کر رکھا ہے (3)۔

وَالّٰۗىِٕيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰۗىِٕيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝4

تمہاری مطلّقہ عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی مدّتِ عدّت تین ماہ ہے البقرہ۔228۔ جنہیں حیض آیا ہی نہ ہو، ان کی مدّت بھی اتنی ہے۔ اور حاملہ عورتوں کی مدّتِ عدّت ان کے بچّہ کو جنم دینے تک ہے۔ جو شخص اللہ کے احکام و قوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھتا ہے تو اللہ اپنے قانون کے مطابق، اس کے لیے آسانی پیدا فرما دیتا ہے (4)۔

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝5

یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ جو کوئی بھی اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے، اللہ اس کی ذات کی ناہمواریوں کو دور فرما دیتا ہے اور اسے بھاری اجر عطا فرماتا ہے (5)۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَاۗرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝6

تم اپنی مطلّقہ عورتوں کو اپنی استطاعت کے مطابق سکونت مہیّا رکھو جہاں تم رہائش پذیر ہوتے ہو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ دو۔ اگر وہ حاملہ ہوں تو بچّہ کو جنم دینے تک ان کے نان نفقہ کا خرچ اپنے ذمّہ لو البقرہ۔233۔ اگر وہ تمہارے بچّے کو دودھ پلائیں تو

انہیں ان کی اُجرت دو۔ اجرت اخراجات کے بارے میں قاعدے دستور کے مطابق آپس میں مشاورت کرلیا کرو۔ اگر تم ایک دوسرے سے تنگی محسوس کرو تو کوئی دوسری عورت اسے دودھ پلا دے (6)۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ
فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ
ع 1 7 17 اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۧ ﴿۷﴾

صاحبِ استطاعت، اپنی ہمّت کے مطابق خرچ کرے اور جس کا رزق نپا تُلا ہو تو جتنا اسے اللہ نے عطا فرما رکھا ہے، اسی میں سے خرچ کرے۔ اللہ کسی شخص کو اتنا ہی مکلّف ٹھیراتا ہے جتنا اسے اس نے دے رکھا ہے۔ اللہ، جلد ہی تنگی کے بعد، فراخی پیدا فرما دیتا ہے (7)۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ
فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾

کتنی ہی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے ربّ اور اس کے رسولوںؑ کے حکم کی نافرمانی کی تو ہمارے قانونِ مکافات نے ان کا بڑی سختی سے محاسبا کیا اور انہیں سخت سزا دی (8)۔

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾

اُنہوں نے اپنے اعمال کی سخت سزا کا مزہ چکھا۔ ان کے اعمال کا انجام تھا ہی سراسر خسارہ (9)۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى
الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿۱۰﴾

ان کے لیے اللہ نے شدید عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے صاحبانِ عقل وبصیرت جو وحی کی اقدار پر ایمان لائے ہو! اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو۔ اللہ نے تمہارے پاس یہ ذکر، قرآنِ حکیم بھیجا ہے (10)۔

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ
يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

رسولؐ، اللہ کی روشن واضح آیات تمہارے سامنے پیش کر رہا ہے تاکہ ایمان لانے والوں اور صلاحیّت پرور کام کرنے والوں کو انسانوں کی پیدا کردہ توہّم پرستیوں

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾

اور غلط اندیشیوں کی تاریکیوں سے نکال کروحی کی روشنی میں لے آئے ابراہیم۔1۔ جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتا ہے، اللہ اُسے جنّت کے ایسے باغات میں داخل فرماتا ہے جن کے زیرِ زمین سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے؛ وہ خزاں ناآشنا ہوتے ہیں۔ان میں وہ ہمیشہ رہتے ہیں۔ جتنا واجب، Due ہوتا ہے، اللہ اس کو اس سے زیادہ رزق عطا فرماتا ہے (11)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ۬ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع 2/5/18

اللہ ہی وہ ہستی ہے جس نے لاتعداد اجرامِ فلکی پیدا کیے اور ان کی مانند زمین بھی۔ ان کے لیے الگ الگ قوانین کا صدور ہوتا رہتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ نے ہر شئے کے لیے قوانین کا نفاذ کر رکھا ہے۔ ہر شئے اللہ کے احاطۂ علمی میں ہے (12)۔

آیاتہا ۱۲ (۶۶) سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱﴾

اے نبی ﷺ! جس چیز کو اللہ نے تیرے لیے حلال قرار دیا ہے، تُو اُسے حرام کیوں ٹھیراتا ہے۔تُو، اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتا ہے۔اللہ، اس کے قانون کی طرف رجوع کرنے پر حفاظت عطا فرمانے والا اور ذات کی نشوونما کا سامان بہم پہنچانے والا ہے (1)۔

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۲

اللہ نے تمہاری قسموں کا کفّارہ ادا کرنا مقرّر کر دیا ہے البقرہ۔225، المآئدہ۔89۔ اللہ ہی تمہارا نگران و کارساز ہے۔ وہ ہر بات کی حکمت اور اس کا علم رکھنے والا ہے (2)۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۳

جب نبی ﷺ نے کسی ایک بیوی کو کوئی بات رازداری سے بتائی، اس نے وہ بات دوسری کو بتادی۔ اللہ نے اس بات کو نبی ﷺ پر ظاہر فرما دیا۔ نبی ﷺ نے اُس پہلی بیوی کو کچھ بات جتادی اور کچھ سے چشم پوشی کر لی۔ جب نبی ﷺ نے اسے معاملے سے آگاہ کیا تو وہ کہنے لگی کہ آپ ﷺ کو یہ بات کس نے بتائی؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے علیم و خبیر ہستی نے بتائی ہے (3)۔

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝۴

اللہ نے نبی ﷺ کی ان دو بیویوں سے فرمایا کہ اگر تم دونوں، اللہ کے یہاں توبہ کرلو تو گویا تم دونو کے دلوں میں جھکاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اگر تم دونو نے ایکا کر لیا تو نبی ﷺ کا رفیق و دمساز اللہ ہے اور جبریل یعنی وحی کی قوّت جو نبی ﷺ کے قلب پر القا ہوتی ہے، صالح مومنین، اور مادی کائنات میں کارفرما ملکوتی قوّتیں جو اللہ کے قوانین کے مطابق تدبیراتِ الٰہیہ کو بروئے کار لاتی ہیں، اس کی مددگار رہیں (4)۔

عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

اگر نبی ﷺ تم سب کو طلاق دے دے تو کچھ بعید نہیں

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا۝۵

اللہ، تمہاری جگہ، اسے تم سے بہتر بیویاں عطا فرما دے جو صاحبِ ایمان، اللہ کے قوانین کے آگے جھکنے والیاں؛ اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو نہایت احتیاط اور استقامت سے محفوظ رکھتے ہوئے اللہ کے قوانین کے مطابق صرف کرنے والیاں؛ توبہ کرنے والیاں؛ اپنی صلاحیتوں کو اس راستے Channel پر ڈال دینے والیاں جو اللہ کے قانون نے متعیّن کیا ہے؛ اللہ کے فرمان کے تقاضوں کے مطابق، عقل وفہم اور عبرت حاصل کرنے کے لیے سفر کرنے والیاں ہوں گی، خواہ وہ بیوہ ہوں یا ناکتخدا (5)۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۝۶

اے اہلِ ایمان! تم اپنے آپ اور اُن کو جو ایک دین کے رشتے میں پروئے ہوئے ہوں، جہنّم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن عام انسان ہوں گے اور ایسے پتھر دل انسان بھی جن پر وحی کی تعلیم کا اثر نہیں ہوتا البقرہ۔24۔ اُس جہنّم پر سخت اور دُرشت مزاج ملائکہ، فرشتے مقرّر رہیں۔ جو حکم انہیں اللہ دے، اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور ہر حکم کی تعمیل کرتے ہیں جو انہیں ملتا ہے النَّحل۔50 (6)۔

ع 1 7 19

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝۷ؑ

اے کافرو! آج اپنے گناہوں کے عذر نہ تراشو۔ تمہیں اسی کا بدلہ دیا جاتا ہے جو کچھ تم کرتے رہے ہو (7)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى
رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑧

اے اہلِ ایمان! نصوحی توبہ کیا کرو۔۔۔اللہ کے راستے کی طرف اس طرح آجاؤ کہ اس کے ساتھ کسی غلط رَوِش کی آمیزش نہ ہو۔ لازم اور یقینی بات ہے کہ تمہارا ربّ تمہاری ذات کی ناہمواریاں دور کردے اور تمہیں جنّت کے ایسے باغات میں داخل فرمائے جن کے زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا ہے یعنی وہ سدا بہار رہتے ہیں۔ اُس روز اللہ، نبی ﷺ اور اُن کو جو اُس ؐ کے ساتھ ایمان لائے، زندگی کی شادابیوں سے دور نہیں رکھتا۔ ان کے ایمان کا نور ان کے آگے آگے اور دہنی جانب چل رہا ہوتا ہے الحدید۔12۔ وہ التجا کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے اس نور کی تکمیل فرمادے۔ اس میں کوئی کمی نہ رہے اور ہمیں خطرات سے مامون فرما۔ تُو، یقیناً ہر بات پر قدرت رکھتا ہے (8)۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ
وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑨

اے نبی ﷺ! منافقین اور کفّار کے خلاف پوری پوری قوّت برائے کار لائے رکھو اور ان کے مقابلے میں اپنے آپ میں چٹان سی سختی اور مضبوطی رکھو التّوبہ۔73۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہی ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے (9)۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ
لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا

کفّار کے لیے اللہ نے نوحؑ کی بیوی اور لوط علیہم السّلام کی بیوی کی مثال بیان کی ہے۔ دونوں خواتین ہمارے دو صالح بندوں کے نکاح میں تھیں۔ ان دونوں

النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ۝۱۰

نے ان پر ایمان نہ لا کر ان کے اعتماد اور بھروسے کو ٹھیس پہنچائی۔ دونوں انبیاء ہی، اللہ کے مقابلے میں ان بیویوں کے کچھ کام نہ آ سکے۔ اور دونو عورتوں کو حکم ملا کہ دوسرے جہنّمیوں کے ساتھ تم بھی جہنّم میں داخل ہو جاؤ (10)۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۝۱۱

وقف لازم

اور اہلِ ایمان کے لیے اللہ نے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی ہے جب اس نے التجا کی اے میرے ربّ! جنّت میں اپنے یہاں میرے لیے ایک گھر بنا اور فرعون اور اس کی کرتُوتوں سے مجھے محفوظ رکھ اور قانون شکن لوگوں سے مجھے بچالے (11)۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ۝۱۲ ع

2 5 20

اور مریم بنتِ عمران کی مثال بھی جس نے اپنی عِفّت و عِصمت کی حفاظت کی۔ ہم نے اسے اپنی طرف سے الوہیّاتی توانائی Divine Energy یعنی اختیار و ارادہ کی قوّت کی حامل ذات Personality عطا کی الانبیاء۔91۔ اس نے اپنے ربّ کے قوانین اور اس کی کتابوں کی تعلیم کی، اپنے قول اور عمل سے تصدیق کی؛ انہیں سچّا ثابت کر دکھایا اور وہ اپنی قوّتوں اور صلاحیّتوں کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھتے ہوئے صرف اللہ کے قوانین کے مطابق صرف کرنے والی تھی (12)۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ (٦٧)

اٰیَاتُهَا ٣٠ — رُكُوْعَاتُهَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجزء 29

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُۙ ۝١

وہ ذات ثبات، نشو ونما اور استحکام کا سرچشمہ ہے جس سے کائنات کی ہر شے ثبات و قیام اور خیر و فلاح حاصل کرتی ہے اور اقتدارِ کامل اسی کو حاصل ہے؛ اور اس نے ہر شے کے لیے پیمانے، قوانین بنا دیے ہیں (1)۔

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُۙ ۝٢

جس نے حیات کے ساتھ اس کا اختتام، موت اس لیے بنائی تاکہ تم اپنی پرکھ کرتے رہو کہ تم میں سے کون ہے جس کے اعمال اپنی ذات اور معاشرے میں حسن و توازن پیدا کرنے والے ہیں ھُود۔7، الکہف۔7۔ اُسے اس سارے نظام پر غلبہ حاصل ہے اور وہ اسے ہر تخریب سے محفوظ بھی رکھے ہوئے ہے (2)۔

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝٣

اس نے ایک دوسرے سے گردشی موافقت و مطابقت رکھنے والے لاتعداد اجرامِ فلکی تخلیق کیے۔ (اے مخاطب!) تجھے رحمٰن کی اس تخلیق میں کوئی عدمِ مطابقت اور عدمِ تناسب نظر نہیں آئے گا۔ ذرا پھر نظر اُٹھا کر دیکھ، تجھے اس مطابقت میں کوئی رخنہ، خلل دکھائی دیتا ہے؟ (3)۔

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ۝٤

تو بار بار دیکھ، تمہاری نگاہ عاجز و درماندہ ہو کر کاشانۂ چشم میں لوٹ آئے گی (4)۔

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝٥	ہم نے قریبی فضائے کائنات کو چراغوں ، اجرامِ فلکی سے مزیّن کیا ہے اور انہیں اس طرح کی ہیئت عطا کی ہے کہ کاہن، نجومی، حقیقت کے برعکس، صرف قیاس آرائیاں کرتے رہتے ہیں۔ہم نے ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیّار کر رکھا ہے الحجر۔17-16، الصّٰفّٰت۔9-6 (5)۔
وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٦	اور اپنے ربّ کے نظامِ ربوبیّت کو ماننے سے انکار کرنے والوں کے لیے بھی جہنّم کا عذاب ہے اور وہ نہایت بری منزل ہے (6)۔
اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ۝٧	جب وہ اس میں جھونکے جاتے ہیں تو وہاں زور سے چیخنے چلّانے کی آوازیں سنتے ہیں اور وہ جوش مار رہی ہوتی ہے (7)۔
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِىَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝٨	ایسا لگتا ہے جیسے یہ جہنّم چیخ وپکار کے شور کے غضب سے پھٹ پڑ رہی ہے ھُود۔106، الانبیاء۔100، الفرقان۔12۔ جب اس میں کسی گروہ کو ڈالا جاتا ہے تو دوزخ کے محافظ ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا تمہارے پاس، تمہیں غلط طرزِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرنے والے نہیں آئے تھے؟ (8)
قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ڏ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَىْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩	وہ کہتے ہیں کہ ہاں ، ہمارے پاس ایسے warn کرنے والے آئے تو تھے۔لیکن ہم نے ان کی شخصیّت اوران کے پیغامِ وحی کی تکذیب کی اور یہ بھی کہا کہ اللہ

نے کوئی شے نازل نہیں کی۔ تم تو صرف بہت بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو (9)۔

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠

وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کاش! ہم ان کی بات سنتے اور سمجھتے تو ہم جہنّمیوں میں سے نہ ہوتے (10)۔

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١١

اپنے جرائم کا اعتراف کرتے ہیں۔ لہٰذا، اہلِ جہنّم کے لیے محرومی ہی محرومی ہے (11)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١٢

جن لوگوں کو غائبانہ اپنے ربّ کے قوانین کی خلاف ورزی کا احساس دامن گیر رہتا ہے ان کے لیے اجرِ کبیر ہے اور لغزشوں کے نقصانات سے حفاظت بھی (12)۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١٣

تم اپنی بات کو مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو، وہ سینوں میں موجود ہر بات کا علم رکھنے والا ہے المآئدہ۔ 7، ھُود۔5، لقمان۔23، فاطر۔38 (13)۔

ع 14 1 1 اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝١٤

جسے اس نے تخلیق کیا ہے، کیا وہ اس کے متعلّق کچھ جانتا ہی نہیں؟ وہ باریک بیں ہے۔ کائنات میں تغیّرات و ارتقاء اور انسانی اعمال جس غیر محسوس انداز سے نتیجہ خیز ہوتے رہتے ہیں، وہ اس سے واقف ہوتا ہے (14)۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝١٥

اس نے زمین کو تمہارے لیے نرم، ہموار اور ضرورت کے تابع ever-manageable بنا دیا ہے۔ اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اس کے عطا کردہ رزق میں سے کھاؤ۔ حیاتِ نَو کے بعد، اُسی کے قانونِ مکافات کی طرف ہی جانا ہوتا ہے (15)۔

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾

کیاتم کائناتی زندگی اوراس کے نظام سے اپنے آپ کو محفوظ و مامون سمجھ رہے ہو کہ وہ تمہیں زلزلے سے زمین میں دھنسا دے اور زمین لرزنے لگے (16)۔

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾

یاتم کائناتی زندگی اوراس کے نظام سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ مٹی اور کنکر بار آندھی تم پر چلادے۔ پھر تمہیں جلد ہی پتا چل جائے گا کہ میری Warning کیسی ہوتی ہے (17)۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾

ان سے پہلے لوگوں نے بھی وحی کو جھٹلایا تھا۔ سو کیسی تھی میری سزا (18)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ڤ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾

وقف منزل
وقف لازم
وقف غفران
اختلافی

کیا انہوں نے اپنے اوپر اڑتے پرندوں کو کبھی نہیں دیکھا، کبھی بغیر حرکت کے پر پھیلائے ہوئے اور کبھی پر سمیٹ بھی لیتے ہیں۔ انہیں سوائے رحمٰن اپنی مخلوق کے ہر ہنگامی تقاضے سے باخبر اپنی ہر مخلوق کے ہر ہنگامی تقاضے سے باخبر۔۔۔ کے کوئی تھامے ہوئے نہیں ہوتا۔ اسے یقیناً، ہر شے کی بصیرت Insight حاصل ہے (19)۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾

بھلا، تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو رحمان کے سوا تمہاری مدد کر سکے۔ منکرینِ حق تو صرف دھوکے میں مبتلا ہیں (20)۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾

اگر وہ اپنا رزق روک لے تو کون سی ایسی ہستی ہے جو تمہیں رزق بہم پہنچائے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے بجائے، یہ سر

کشی اور نفرت میں آگے ہی بڑھتے جاتے ہیں (21)۔

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴿۲۲﴾

کیا وہ شخص زیادہ ہدایت یافتہہے جو شاہراہِ حیات پر اُوندھی عقل سے، قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتے ہوئے چلے یا وہ شخص جو صراطِ مستقیم پر متوازن انداز سے گامزن رہے (22)۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ﴿۲۳﴾

(اے نبی ﷺ!) انہیں بتا دے کہ وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہیں سمع، بصر اور فوأد Mind عطا کئے۔ بہت تھوڑے ہیں جو ان صلاحیتوں کو اللہ کے قوانین کے مطابق صرف میں لاتے اور اپنی مضمر صلاحیتوں کی پوری پوری نشوونما کرتے ہیں (23)۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ﴿۲۴﴾

انہیں بتا دے کہ وہی ہے جس نے تم سب کو زمین میں بڑھایا پھیلایا اور تم اسی کے قانونِ مکافات کی طرف جمع کئے جاتے ہو المومنون۔79 (24)۔

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴿۲۵﴾

یہ پوچھتے ہیں کہ اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو بتاؤ کہ وہ تباہ ہونے کی دھمکی کب پوری ہوگی الانبیاء۔38، سبا۔29، یٰسین۔48 (25)۔

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ﴿۲۶﴾

انہیں بتا دے کہ اس بات کا علم تو اللہ کو ہی ہے اور میں تو صرف واضح طور پر Warn کر دینے والا ہوں (26)۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ﴿۲۷﴾

پھر جب اس تباہی کو قریب آتے دیکھتے ہیں تو کافروں کے چہرے غمگین ہو جاتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ ہے وہ تباہی جس کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے (27)۔

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ اَہۡلَکَنِیَ اللّٰہُ وَ مَنۡ مَّعِیَ اَوۡ رَحِمَنَا ۙ فَمَنۡ یُّجِیۡرُ الۡکٰفِرِیۡنَ مِنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۲۸﴾

ان سے کہہ کہ ذرا غور کرو اگر اللہ مجھے اور میرے رفقاء کو منظرِ ہستی سے ہٹا دے یا دامنِ رحمت میں لیے رہے، اس سے تمہاری ذات کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ سوال تو یہ ہے کہ عذابِ الیم سے کافروں کو کون بچائے گا (28)۔

قُلۡ ہُوَ الرَّحۡمٰنُ اٰمَنَّا بِہٖ وَ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡنَا ۚ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ ہُوَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۹﴾

انہیں بتا دے کہ رحمٰن ہی وہ ہستی ہے جس پر ہم ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی کے قوانین پر ہم بھروسا رکھتے ہیں۔ مستقبل قریب میں ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون صریحاً گمراہی میں ہے (29)۔

ع 2 16 2 قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ اَصۡبَحَ مَآؤُکُمۡ غَوۡرًا فَمَنۡ یَّاۡتِیۡکُمۡ بِمَآءٍ مَّعِیۡنٍ ؏ ﴿۳۰﴾

ان سے پوچھو کہ کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ اگر تمہارا پانی نیچے تہ میں اتر جائے تو کون ہے جو اس پانی کو بہا کر تمہارے پاس لے آئے گا (30)۔

اٰیَاتُہَا ۵۲ (۶۸) سُوۡرَۃُ الۡقَلَمِ رُکُوۡعَاتُہَا ۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نٓ وَ الۡقَلَمِ وَ مَا یَسۡطُرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾

تلوار یعنی قوّتِ نافذہ اور قلم جس سے ضابطۂ قوانین ضبطِ تحریر میں لاتے اور نافذ کرتے ہیں، اس حقیقت پر شاہد ہیں☆ (1)۔

☆ مومناں را تیغ با قرآں بس است　　تُربتِ مارا ہمیں ساماں بس است
اِیں دو قوّت حافظِ یک دیگر اند　　کائناتِ زندگی را محور اند
اقبال-جاوید نامہ
حکمرانے بُود وسامانے نداشت　　دستِ اُوجز تیغ و قرآنے نداشت
پیامِ مشرق

مَآ اَنۡتَ بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ بِمَجۡنُوۡنٍ ۚ﴿۲﴾	تُو، اے رسول ﷺ! اپنے ربّ کی طرف سے عمدہ ذہنی صلاحیتوں کے عطا کئے جانے کے باعث جنوں زدہ نہیں ہے الطُّور۔29 (2)۔
وَاِنَّ لَكَ لَاَجۡرًا غَيۡرَ مَمۡنُوۡنٍ ۚ﴿۳﴾	اور تیرے لیے ایسا اجر ہے جو منقطع نہیں ہوگا (3)۔
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ ﴿۴﴾	تُو، بلاشبہ، اخلاق کے اعلیٰ تر مقام پر ہے (4)۔
فَسَتُبۡصِرُ وَيُبۡصِرُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ بِاَيِّٮكُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ ﴿۶﴾	جب، مستقبل قریب میں تیرے قائم کردہ دین کے نظام کے خدوخال نمایاں ہوں گے تو معلوم ہوجائے گا کہ تم دونوں میں سے دیوانہ کون ہے؟ (6-5)۔
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۷﴾	تیرا ربّ خوب جانتا ہےجو راستے سے بھٹک گیا ہے اور انہیں بھی جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں (7)۔
فَلَا تُطِعِ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۸﴾	تُو وحی کی اقدار کو جھٹلانے والوں کی بات نہ مان (8)۔
وَدُّوۡا لَوۡ تُدۡهِنُ فَيُدۡهِنُوۡنَ ﴿۹﴾	یہ چاہتے ہیں کہ تُو اگر اپنے مؤقف سے ذرا ہٹ جائے تو یہ بھی اپنے رویّے میں نرمی پیدا کرلیں گے (9)۔
وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍ ۙ﴿۱۰﴾	تو کسی بھی ذلیل، جھوٹی قسمیں کھانے والے کے پیچھے نہ لگ (10)۔
هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيۡمٍ ۙ﴿۱۱﴾	جو جماعت میں فساد اور تفرقہ پیدا کرنے کی خاطر چغلیاں کھاتا رہتا ہے (11)۔
مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ۙ﴿۱۲﴾	سرکش ہے، بھلائی کے کاموں سے روکتا ہے اور خود ایسے اعمال میں پڑ جاتا ہے جن سے انسانی ذات میں ضعف و اضمحلال اور قوتِ عمل میں کمزوری واقع ہوجائے اور وہ نشو ونماءِ ذات میں دوسرے افراد معاشرہ سے پیچھے رہ

جائے (12)۔

عُتُلٍّۢ بَعۡدَ ذٰلِكَ زَنِيۡمٍۙ ﴿۱۳﴾

درُشت مزاج اور اُجڈ ہے۔ اس کے علاوہ کمینہ صفت ہے اور جس کے نسب میں تہمت ہے (13)۔

اَنۡ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيۡنَؕ ﴿۱۴﴾

اس کی سرکشی اس لیے کہ یہ مال دار اور کثرتِ اولاد والا ہے (14)۔

اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۵﴾

جب اسے ہماری آیات پیش کی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کے قصّے کہانیاں ہیں (15)۔

سَنَسِمُهٗ عَلَى الۡخُـرۡطُوۡمِ ﴿۱۶﴾

ہم، عنقریب اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے یعنی اس کی ذات پر ذلّت کا انمٹ نشان چھوڑ دیں گے (16)۔

اِنَّا بَلَوۡنٰهُمۡ كَمَا بَلَوۡنَاۤ اَصۡحٰبَ الۡجَـنَّةِ ۚ اِذۡ اَقۡسَمُوۡا لَيَصۡرِمُنَّهَا مُصۡبِحِيۡنَۙ ﴿۱۷﴾

خوش حالی اور آسائش کے وقت، ہم نے ان مکّہ والوں کی اصل ذہنیّت کو ظاہر کر دیا جس طرح باغ والوں کی حقیقی سیرت ظاہر کر دی تھی جب انہوں نے عہد کیا تھا کہ وہ صبح سویرے ضرور پھل توڑ لیں گے (17)۔

وَلَا يَسۡتَثۡنُوۡنَ ﴿۱۸﴾

اور انہوں نے دوسرے مسکینوں کا حق نکال کر الگ نہ رکھا (18)۔

فَطَافَ عَلَيۡهَا طَآئِفٌ مِّنۡ رَّبِّكَ وَهُمۡ نَآئِمُوۡنَ ﴿۱۹﴾

تیرے ربّ کے قانونِ مکافات کی رو سے، کوئی آفت اُن پر پھر گئی جب کہ وہ سو رہے تھے (19)۔

فَاَصۡبَحَتۡ كَالصَّرِيۡمِۙ ﴿۲۰﴾

تو باغ ایک کٹے ہوئے کھیت کی طرح ہو کر رہ گیا (20)۔

فَتَنَادَوۡا مُصۡبِحِيۡنَۙ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغۡدُوۡا عَلٰى حَرۡثِكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰرِمِيۡنَ ﴿۲۲﴾

انہوں نے تڑکے ہی ساتھیوں کو بلایا کہ اگر پھل توڑنا چاہتے ہو تو صبح سویرے باغ میں چلو (22-21)۔

فَانۡطَلَقُوۡا وَهُمۡ يَتَخَافَتُوۡنَۙ ﴿۲۳﴾

سو، وہ چل پڑے اور چپکے چپکے کہتے جاتے تھے (23)۔

اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ عَلَیْكُمْ مِّسْكِیْنٌ ﴿۲۴﴾

کہ آج کے دن، باغ میں کوئی مسکین نہ آنے پائے (24)۔

وَّ غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ ﴿۲۵﴾

وہ صبح سویرے چلے کہ وہ باغ میں مسکینوں کو آنے سے سے روکنے کی طاقت رکھتے تھے (25)۔

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾

جب انہوں نے باغ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم ضرور راستہ بھول گئے ہیں (26)۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾

نہیں نہیں، بلکہ ہمارا تو سب کچھ جاتا رہا (27)۔

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْ لَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾

ان میں سے ایک معتدل سیرت Of balanced personality والے نے کہا کہ میں نے تمہیں سمجھایا نہیں تھا کہ تم اللہ کے قوانین کی پوری پوری اطاعت کیوں نہیں کرتے (28)۔

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾

کہنے لگے ہمارا ربّ تو ہمارے تصوّرات سے بہت دور، بلند اور ارفع ہے۔ ہم ہی حقوقِ انسانیّت میں کمی کرنے، دوسروں کے واجبات کو پورا پورا ادا نہ کرنے اور اپنی ذات کی نشو ونما میں کمی کرنے والے ہیں (29)۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

پھر ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر لگے ایک دوسرے کو ملامت کرنے (30)۔

قَالُوْا یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾

کہنے لگے ہائے ہماری بدنصیبی، ہم ہی حدود شکن ہیں (31)۔

عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾

اُمّید ہے ہمارا ربّ ہمیں اس سے بہتر عوض دے دے گا۔ ہم اب یقیناً اپنے ربّ کی طرف رجوع کر رہے

ہیں (32)۔

ع 33 1 3 كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝33

ایسی ہوتی ہے سزا، اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کاش یہ سمجھ لیتے (33)۔

وقف لازم

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝34

متّقین کے لیے یقیناً، اپنے ربّ کے یہاں، نعمتوں اور آسائشوں والے سرسبز وشاداب باغات ہیں (34)۔

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۭ ۝35

کیا ہم مسلمین کو مجرمین جیسا قرار دے دیں؟ ص ـ 28 (35)۔

مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝36

تمھیں کیا ہو گیا ہے، کیسے فیصلے کرتے ہو؟ (36)۔

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝37

کیا تمہارے پاس کوئی ضابطۂ قانون ہے جس میں یہ لکھا ہوا پڑھ لیتے ہو؟ (37)۔

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝38

کہ اس میں وہ کچھ لکھا ہے جسے تم پسند کرتے ہو (38)۔

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝39

یا ہم نے تم سے قیامت تک کے لیے کوئی عہد و پیمان باندھا ہوا ہے کہ تمھیں وہی کچھ ملے گا جس کا تم خود فیصلہ کرو گے؟ (39)۔

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝40

اے نبی ﷺ! ان سے پوچھ کہ تمہارے ان فیصلوں کا ضامن کون ہے؟ (40)۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكَاۗءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝41

کیا ان کے شریک اس کے ضامن ہیں؟ اگر وہ اپنی بات میں سچّے ہیں تو لے آئیں اپنے شریکوں کو (41)۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝42

جس روز ہلاکت و تباہی آ کھڑی ہوگی تو لوگ ان سے کہیں گے کہ اللہ کے قانون کے آگے جھک جاؤ تا کہ تباہی سے بچ جاؤ مگر اُس وقت بچنا ان کی ہمت سے

باہر ہوگا (42)۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝۴۳

ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلّت ان پر چھا رہی ہوگی۔ حال آں کہ ان سے کہا گیا تھا کہ اللہ کے قانون کے آگے اپنے آپ کو جھکا دو اور اُس وقت وہ ہر طرح کے خطرات، آفات اور حوادث سے محفوظ تھے (43)۔

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۴

اے نبی ﷺ جو تنذیر و قانونِ مکافات کو جھٹلا رہے ہیں، ان کا معاملہ میرے حوالے کر دے۔ ہم عنقریب ہی ان کی گرفت کر کے ان کو اس طرح آہستہ آہستہ ختم کر دیں گے کہ ان کو پتا بھی نہیں چلے گا کہ یہ تباہی کہاں سے آ گئی (44)۔

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝۴۵

انہیں میری طرف سے مہلت ملی ہوئی ہے۔ میری تدبیر، یقیناً بڑی مضبوط اور شدید ہوا کرتی ہے (45)۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝۴۶

کیا تُو ان سے تبلیغِ رسالت کا کوئی معاوضہ طلب کر رہا ہے کہ یہ مفت کے تاوان سے گراں بار ہو رہے ہیں؟ الطُّور۔40، (46)۔

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝۴۷

یا انہیں غیب سے پتا چل جاتا ہے کہ جس تباہی سے تُو انہیں متنبّہ کر رہا ہے، وہ واقع ہی نہیں ہوگی؟ اور یہ بات، یہ لکھ کر رکھ لیتے ہیں الطُّور۔41، (47)۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝۴۸ ؕ

لہٰذا، اے رسول ﷺ! تُو اپنے ربّ کے بتائے ہوئے پروگرام پر استقامت سے، مسلسل عمل پیرا رہ اور مچھلی والے یونسؑ کی طرح نہ کرنا الانبیاء۔87، الصّٰفّٰت۔140،

جب وہ اپنے لوگوں سے ناراض ہوکر چلا گیا تھا حال آں کہ اسے وہاں سے ہجرت کر جانے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔اس نے ہمیں پکارااور وہ سخت غمگین تھا (48)۔

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾

اگراس کے ربّ کا فضل واحسان اس کے شاملِ حال نہ رہتا تو وہ کھلے میدان میں ہی پڑا رہ جاتا اور وہ اس صورتِ حال سے نکل نہیں سکتا تھا (49)۔

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾

اُسے، اُس کے ربّ نے برگزیدگی میں لے کر زُمرۂ صالحین میں شامل فرمالیا تھا (50)۔

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾

اے رسول ﷺ! ایسا لگتا ہے کہ یہ کفّار تجھے غضب ناک نظروں سے دیکھتے ہیں گویا تنگ دل کر کے تجھے تیرے مشن سے پھسلا دیں بنی اسرائیل۔73۔ جب یہ قرآن سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ شخص تو یقیناً، جنوں زدہ ہے (51)۔

ع 2 19 4 وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾

حال آں کہ یہ قرآن تو تمام اقوامِ عالم کے لیے سرچشمۂ شرف وعزّت اور عبرت وموعظت ہے (52)۔

الربع وقف لازم

اٰیَاتُهَا ۵۲ (۶۹) سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ رُکُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾

حقیقتِ ثابتہ بن کر سامنے آجانے والی، ظہورِ نتائج کی ساعت (1)۔

مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾

کیا ہے وہ ساعت؟ (2)۔

وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡحَآقَّةُ ؕ﴿۳﴾	(اے مخاطب) تُو کیا سمجھے کہ ظہورِ نتائج کی ساعت کیا ہے (3)۔
كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ وَعَادٌۢ بِالۡقَارِعَةِ ﴿۴﴾	وہ مصیبت اور تباہی کی گھڑی ہے جسے قومِ ثمود اور قوم عاد نے جھٹلایا (4)۔
فَاَمَّا ثَمُوۡدُ فَاُهۡلِكُوۡا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾	لہذا، قومِ ثمود کی ہلاکت بجلی کی کڑک اور مہیب طوفان سے ہوئی (5)۔
وَاَمَّا عَادٌ فَاُهۡلِكُوۡا بِرِيۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ﴿۶﴾	اور جو عاد ہیں، تو انہیں تند، سرد طوفان سے ہلاک کیا گیا (6)۔
سَخَّرَهَا عَلَيۡهِمۡ سَبۡعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوۡمًا ۙ فَتَرَى الۡقَوۡمَ فِيۡهَا صَرۡعٰى ۙ كَاَنَّهُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِيَةٍ ۚ﴿۷﴾	اللہ نے جڑوں سے اکھیڑ دینے والی آندھی کو ان پر سات راتوں اور آٹھ دن تک چلائے رکھا۔ تُو (اے مخاطب) دیکھتا کہ وہ گویا کھجور کے کھوکھلے تنوں کی طرح گرے پڑے ہیں (7)۔
فَهَلۡ تَرٰى لَهُمۡ مِّنۡۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾	کیا تُو ان کی کوئی چیز بھی اپنے مقام پر دیکھتا ہے؟ (8)۔
وَجَآءَ فِرۡعَوۡنُ وَمَنۡ قَبۡلَهٗ وَالۡمُؤۡتَفِكٰتُ بِالۡخَاطِئَةِ ۚ﴿۹﴾	ان سے پہلے، فرعون اور اُن باسیوں نے جن کی بستیوں کو الٹ دیا گیا تھا ظلم و سرکشی اختیار کئے رکھی (9)۔
فَعَصَوۡا رَسُوۡلَ رَبِّهِمۡ فَاَخَذَهُمۡ اَخۡذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾	لہذا، انہوں نے اپنے ربّ کے پیغامبر کی نافرمانی کی تو اللہ کے قانونِ مکافات نے انہیں سختی سے گرفت میں لے لیا (10)۔
اِنَّا لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ حَمَلۡنٰكُمۡ فِى الۡجَارِيَةِ ۙ﴿۱۱﴾	نوح علیہ السلام کے وقت جب پانی کی طغیانی حد سے بڑھی تو ہم نے انہیں کشتی میں سوار کر دیا یونس۔73، الشعرا۔119، العنکبوت۔15، الصّٰفّٰت۔76 (11)۔

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝١٢	تاکہ ان واقعات کو تمہارے لیے عبرت کی چیز بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں (12)۔
فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ ۝١٣	جب یکبارگی صور پھونکا جائے گا (13)۔
وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ ۝١٤	زمین اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا کر دفعتاً ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے (14)۔
فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ ۝١٥	اُس روز ہونے والا واقعہ وقوع پذیر ہوگا (15)۔
وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ ۝١٦	اُس روز اجرامِ فلکی بودہ و بوسیدہ ہو کر پھٹ جائیں گے (16)۔
وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ؕ ۝١٧	اور فرشتے اوپر سے نیچے تک ہر جگہ موجود ہوں گے اور اس روز یہ لاتعداد فرشتے اپنے ربّ کے اقتدار و اوامر کو بروئے کار لا رہے ہوں گے (17)۔
يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝١٨	تم سب، اس روز Accountability کے لیے پیش کئے جاؤ گے۔ تمہاری کوئی بات مخفی نہ رہے گی (18)۔
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۚ ۝١٩	جس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ دوسروں سے کہے گا کہ لو، پڑھ لو میرا اعمال نامہ (19)۔
اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۚ ۝٢٠	مجھے یقین تھا کہ میرا حساب میرے سامنے آجائے گا (20)۔
فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ ۝٢١	اُس شخص کی زندگی اُس کی اُمنگوں سے ہم آہنگ ہوگی (21)۔
فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ ۝٢٢	بلند درجات والی جنّت میں (22)۔
قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝٢٣	جس میں انگوروں کے خوشے جھکے ہوئے ہوں گے (23)۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾

اِذن ملے گا کہ خوش گواری سے کھاؤ پیو بغیر مشقت اور برائی کے، کیوں کہ یہ اُن اعمال کا اجر ہے جو تم نے گزشتہ زندگی میں کیے تھے الطّور۔19، المرسلٰت۔43، (24)۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ۚ

اور جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش! مجھے یہ اعمال نامہ نہ ہی دیا جاتا (25)۔

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ۚ

اور نہ میں جان پاتا کہ میرا حساب کیا ہے (26)۔

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ۚ

اے کاش! موت ہی میرا کام تمام کر دیتی (27)۔

مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ۚ

میرا مال میرے کسی کام نہ آیا الّیل۔11، اللّھب۔2، (28)۔

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ۚ

میری قوّت وشوکت بھی جاتی رہی (29)۔

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ۙ

حکم ملے گا کہ پکڑ لو اسے اور دونوں ہاتھ پاؤں گردن میں ڈال کر جکڑ دو (30)۔

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ۙ

پھر اسے جہنّم میں پھینک دو (31)۔

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ؕ

پھر اسے ستّر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو (32)۔

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ۙ

یہ، عظمتوں کے مالک اللہ پر ایمان نہیں لاتا تھا (33)۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ؕ

اور ایسا انتظام نہیں کرتا تھا جس میں مسکین کو سامانِ پرورش ملتا رہے الماعون۔3 (34)۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ۙ

سو آج اس کا کوئی غمخوار دوست نہیں المعارج۔10 (35)۔

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ۙ

اور نہ کوئی کھانے پینے کی چیز سوائے دھوون کے (36)۔

ع 1 37 5 لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ۚ

اسے صرف خطا کار ہی لیں گے (37)۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝٣٨ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝٣٩ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝٤٠

میں، اس نظام کو جو متشکل ہو کر تمہارے سامنے ہے اور جسے تم دیکھ رہے ہو اور، اس کے وہ خدو خال جو ابھی تمہارے سامنے نہیں آئے، شہادت کے طور پر پیش کر رہا ہوں کہ یہ قولِ وحی، رسول کریم ﷺ کی طرف سے بیان Narrate ہو رہا ہے (40=38)۔

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝٤١

اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔تم بہت کم اس بات کو تسلیم کرتے ہو (41)۔

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٤٢

اور یہ کسی کاہن کا کلام بھی نہیں۔تم بہت کم غور وفکر کرتے ہو (42)۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٣

یہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی طرف سے نازل کردہ ہے (43)۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝٤٤

اگر یہ رسول ﷺ، اپنی طرف سے گھڑ کر کچھ باتیں ہماری طرف منسوب کر دیتا (44)۔

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝٤٥

تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے (45)۔

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝٤٦

پھر اس کی رگِ دل کاٹ ڈالتے (46)۔

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝٤٧

پھر تم میں سے کوئی بھی اس سے ہمیں روکنے والا نہ ہوتا (47)۔

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٤٨

یہ قرآن، اُن لوگوں کے لئے جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں، سرچشمۂ شرف و عزّت اور عبرت وموعظت ہے (48)۔

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝٤٩

تم میں سے جو اس ضابطۂ قوانین کو جھٹلاتے ہیں، ہم انہیں خوب جانتے ہیں (49)۔

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾

یہ جھٹلانا کافروں کو حسرت میں ڈال دے گا (50)۔

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۵۱﴾

اور یہ یقینی بات ہے جو ایک ٹھوس حقیقت بن کر سامنے آجائے گی (51)۔

ع 15 2 6 فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۵۲﴾ ع

اے رسولؐ! تو اپنے ربّ کی عظیم صفتِ ربوبیّت کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے سرگرمِ عمل رہ (52)۔

اٰیَاتُهَا ۴۴ (۷۰) سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾

کسی پوچھنے والے نے اُس عذاب کے بارے میں دریافت کیا ہے جو واقع ہو کر رہتا ہے (1)۔

لِّلْكٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾

کفّار کے لیے، جسے کوئی ٹالنے والا نہیں (2)۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾

اُس اللہ کی طرف سے جو اپنی ہر سکیم کو بتدریج اور مرحلہ وار ارتقائی مدارج کی طرف لے جانے والا ہے۔ وہ عذاب یا سزا کو فوراً نہیں لے آتا الحج۔47 (3)۔

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾

ملکوتی قوّتیں النّٰزعات۔5 اور الوہیّاتی توانائی اس کے پروگرام کو آگے بڑھاتے اور بلندیوں کی طرف لے جاتے ہوئے Progressive and Ascending ایسے مراحل میں سے گزارتے ہوئے متعیّن کردہ تکمیل کی جانب لے جاتی ہیں جن کے ایک مرحلہ کی مدّت پچاس پچاس ہزار سال ہوتی ہے السّجدہ۔5 (4)۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝٥	اے رسول ﷺ! تو اپنے نصب العین ...... دین کے نظام کے قیام کے لیے استقامت، ثابت قدمی اور حسن کارانہ انداز سے عمل پیرا رہ (5)۔
اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝٦	یہ کفار، اس عذاب کو بہت دور خیال کر رہے ہیں (6)۔
وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝٧	حال آں کہ ہم اسے قریب ہی دیکھ رہے ہیں (7)۔
يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝٨	جس دور میں یہ فضائی کُرّے، پگھلی ہوئی دھات کی مانند ہو جائیں گے (8)۔
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝٩	اور پہاڑ رنگین اُون کی طرح ہو جائیں گے القارعۃ۔5 (9)۔
وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝١٠	اور کوئی جگری دوست کسی دمساز کا حال بھی نہ پوچھے گا الزُّخرف۔67، الحاقہ۔35 (10)۔
يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۢ بِبَنِيْهِ ۝١١ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝١٢ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُــْٔوِيْهِ ۝١٣ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝١٤	وہ، ان کو دکھا دیئے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کہ اس روز عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بھائی کو اور اپنے خاندان کو جو اُسے پناہ دیتا تھا اور زمین میں سب کچھ، فدیہ میں دے سکے تا کہ اسے عذاب سے بچالے (11-14)۔
كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ۝١٥	ہرگز نہ ہو سکے گا۔ بلاشبہ، آگ بھڑک رہی ہو گی (15)۔
نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝١٦	وہ، ہاتھ پاؤں، کھوپڑی اور سر کی کھال کو نوچ ڈالے گی (16)۔
تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝١٧ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝١٨	جس نے حق سے پسپائی اختیار کی اور اس کی اطاعت نہ کی اور گریز کی راہیں نکالتا رہا؛ مال جمع کرتا پھرا اسے بند

	کر کے رکھ لیتا؛ اُسے آوازیں دے رہی ہوگی (18-17)۔
اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝١٩	انسان خِلقی اعتبار سے بے صبرا اور بخیل واقع ہوا ہے (19)۔
اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝٢٠	جب اسے تکلیف پہنچے تو ہمّت ہار جانے والا ہے (20)۔
وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝٢١	اور جب اسے مال دولت مل جائے تو اسے روک کر بیٹھ جاتا ہے (21)۔
اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝٢٢	ان خصائص سے وہ لوگ مُبرّیٰ ہیں جو اللہ کی کتاب سے پوری پوری وابستگی رکھتے ہوئے اپنے تمام معاملات کو وحی کے تابع رکھتے اور اقامتِ دین کرتے ہیں (22)۔
الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝٢٣	جو دین کے نظام پر استقامت سے قائم رہتے ہیں (23)۔
وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝٢٤ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝٢٥	اور جن کے مالوں میں سائلین اور محرومین کا Recognized & Determined حق ہے الذّاریات۔19 (25-24)۔
وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝٢٦	اور جو ظہورِ نتائج کے دن کو برحق مانتے ہیں (26)۔
وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝٢٧	اور اپنے ربّ کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں (27)۔
اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝٢٨	ان کے ربّ کا عذاب ایسی چیز نہیں جس سے نڈر ہو جانا چاہیے (28)۔
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝٢٩	وہ اپنی عِصمت کی حفاظت کرتے ہیں المومنون۔5 (29)۔

ترجمہ	آیت
ماسوائے اپنی بیویوں یا اپنی کنیزوں کے۔ ان کے بارے میں ان پر کوئی الزام نہیں المومنون۔6(30)۔	إِلَّا عَلٰٓى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿٣٠﴾
جو کوئی ان جائز صورتوں کے علاوہ کوئی اور جنسی تسکین کی صورت اختیار کرے تو ایسے ہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں المومنون۔7(31)۔	فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿٣١﴾
اور جو اپنے ہاں کی امانتوں کی حفاظت کرتے اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرتے ہیں المومنون۔8(32)۔	وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿٣٢﴾
اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں (33)۔	وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۙ﴿٣٣﴾
اور جو دین کے نظام کی محافظت کرنے والے ہیں (34)۔	وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۗ﴿٣٤﴾
یہی لوگ، جنّت کے باغات میں عزّت و اکرام سے رہتے ہیں (35)۔	أُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۗ﴿٣٥﴾ ع 1 35 7
اے رسول ﷺ! ان کافروں کا کیا معاملہ ہے کہ دائیں اور بائیں سے، گروہ در گروہ، اِدھر اُدھر دیکھے بغیر، بدحواس ہو کر، نظریں سامنے جمائے، تیری طرف بھاگے آ رہے ہیں (37-36)۔	فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۙ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾
کیا ان میں سے ہر ایک اُمید لگائے بیٹھا ہے کہ اسے آسائشوں اور نعمتوں والی جنّت میں داخل کر دیا جائے گا (38)۔	أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۙ﴿٣٨﴾
قطعاً نہیں۔ ہم نے ان کی تخلیق اس چیز سے کی ہے جسے یہ جانتے ہیں اَلطّارق۔6-5(39)۔	كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾
مشرقوں اور مغربوں......کل کائنات کی ربوبیّت کرنے	فَلَآ أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ إِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۙ﴿٤٠﴾

عَلٰۤی اَنۡ نُّبَدِّلَ خَیۡرًا مِّنۡهُمۡ ۙ وَمَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِیۡنَ ﴿۴۱﴾

والا شاہد ہے کہ ہم اس بات پر قادر ہیں کہ ہم ان سے بہتر لوگ ان کی جگہ لے آئیں اور ہم ایسا کرنے سے عاجز نہیں ہیں (41-40)۔

فَذَرۡهُمۡ یَخُوۡضُوۡا وَیَلۡعَبُوۡا حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَهُمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿ۙ۴۲﴾

اے رسول ﷺ! انہیں بے کار اور لاحاصل کاموں میں الجھا رہنے دے حتّٰی کہ وہ دن ان کے سامنے آجائے جس سے ان کو Warn کیا گیا ہے (42)۔

یَوۡمَ یَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ سِرَاعًا کَاَنَّهُمۡ اِلٰی نُصُبٍ یُّوۡفِضُوۡنَ ﴿ۙ۴۳﴾

اُس روز یہ جلدی جلدی اپنی قبروں سے نکلیں گے گویا بتوں کے استھانوں کی طرف دوڑے جا رہے ہیں (43)۔

ع 2 9 8

خَاشِعَۃً اَبۡصَارُهُمۡ تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّۃٌ ؕ ذٰلِکَ الۡیَوۡمُ الَّذِیۡ کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۴۴﴾

آنکھیں ان کی جھکی ہوئی اور ذلّت ان پر چھائی ہوئی ہوگی القلم-43۔ یہ ہوگا وہ دن......ظہورِ نتائج کا دن، جس سے ان کو متنبّہ کیا جاتا تھا (44)۔

سُوۡرَۃُ نُوۡحٍ (۷۱)

اٰیَاتُهَا ۲۸ — رُکُوۡعَاتُهَا ۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱﴾

ہم نے نوح علیہ السلام کو اسکی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو غلط طرز زندگی کے تباہ کن عواقب سے متنبّہ کر دے پیشتر اس کے کہ دردناک عذاب انہیں آلے (1)۔

قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿ۙ۲﴾

اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! میں تمہیں واضح طور پر غلط طرزِ زندگی سے Warn کرنے والا ہوں (2)۔

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۳﴾

کہ تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو، اس کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرو اور مجھے Follow کرتے چلے جاؤ (3)۔

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ وقف لازم

وہ، تمہیں تمہارے جرائم کے نقصانات سے محفوظ کردے گا اور، قانون کے مطابق مقرّرہ مدّت تک الاعراف۔ 34، یونس۔ 49، الرّعد۔ 38 تمہیں مہلت عطا فرمادے گا۔ جب اللہ کی مقرّرہ مدّت آجاتی ہے تو اسے مؤخّر نہیں کیا جاسکتا الحجر۔ 5، المنافقون۔11۔کاش! تم یہ بات جان لیتے (4)۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّ نَهَارًا ۙ﴿۵﴾

نوح علیہ السلام نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! میں نے شب وروز، اپنی قوم کو حق کی طرف بلایا (5)۔

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىْۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾

میں نے جتنا انہیں حق کی طرف بلایا، وہ اتنا ہی مجھ سے دور بھاگے (6)۔

وَ اِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِىْۤ اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ﴿۷﴾

میں نے جب بھی انہیں وحیِ حق کی طرف آنے کو کہا تاکہ تیری طرف سے انہیں لغزشوں کے نقصانات سے حفاظت مل جائے تو انہوں نے گویا کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور اپنی شخصیّت کو پردوں میں ڈھانپ لیا ھُود۔5 کہ اس پر کوئی اثر ہی نہ ہوسکے حٰمٓ السّجدہ۔5۔ اپنی رَوِش پر اڑ گئے، اور انتہائی سرکشی پر اتر آئے (7)۔

ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ﴿۸﴾

پھر میں نے زیادہ وضاحت سے انہیں کھول کر بات سمجھانے کی کوشش بھی کی (8)۔

ثُمَّ اِنِّىْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ﴿٩﴾

اُنہیں کھلم کھلا اور علاحدگی میں بھی بات سمجھائی (9)۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿١٠﴾

انہیں سمجھایا کہ وقت ہے، اپنے ربّ سے، اپنی غلط طرزِ زندگی کے نقصانات سے حفاظت طلب کرو۔ یقیناً وہ حفاظت عطا فرمانے والا ہے (10)۔

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿١١﴾

وہ بلندیوں سے تمہارے لیے بھرپور بارش برساتا ہے (11)۔

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿١٢﴾

مال اور اولاد سے تمہیں قوّت دیتا ہے اور تمہارے لیے باغات اگاتا ہے اور نہریں جاری کر دیتا ہے (12)۔

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ﴿١٣﴾

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت وجلال سے خوف محسوس نہیں کرتے (71/13)۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿١٤﴾

اس نے تمہاری خِلقت، مختلف ارتقائی مراحل سے گزار کر کی ہے Created you in different stages, forms, measures and environments. فاطر۔11، المومن۔67، المومنون۔14-12 (14)۔

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿١٥﴾

کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ نے لاتعداد فضائی کُرّوں کو اس طرح تخلیق کیا کہ وہ گردش میں باہم Mutual موافقت ومطابقت رکھتے ہیں (15)۔

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾

اور چاند کو وجود میں لایا جس میں نور ہے اور سورج کو روشن چراغ بنایا (16)۔

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ﴿١٧﴾

اللہ نے تمہیں زمین سے اس طرح خِلقت بخشی اور مختلف مراحل سے گزار کر پروان چڑھایا ہے جس طرح

	نباتات نمو پذیر ہوکر پروان چڑھتے ہوئے تکمیل تک پہنچ جاتے ہیں ص۔71 (17)۔
ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝۱۸	پھر تمہیں اسی زمین میں لوٹا دیتا ہے، اور اسی سے تمہیں نکال لیتا ہے المعارج۔43 (18)۔
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝۱۹	اور اللہ نے زمین کو تمہارے لئے فرش کی طرح وسیع پھیلی ہوئی بنایا (19)۔
ع 1 20 9 لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝۲۰	تاکہ تم اُس کے کشادہ راستوں میں چلو پھرو (20)۔
قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۝۲۱	نوح علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے ربّ! انہوں نے میری بات نہیں مانی اور ایسے لوگوں کے نقشِ قدم پر چلتے رہے جن کے مال اور اولاد نے ان کے نقصان میں اضافہ ہی کیا (21)۔
وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝۲۲	اور نظام کے خلاف بڑی بڑی سازشیں کرتے رہتے ہیں (22)۔
وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝۲۳	اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ اپنے خداؤں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ودّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر سے قطعاً قطع تعلق نہ کرنا (23)۔
وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝۲۴	انہوں نے اکثریت کو گمراہ کیا ہے اور تُو بھی ان ظالموں کو ہلاکت میں ہی آگے بڑھا (24)۔
مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝۲۵	وہ اپنے جرائم میں دھنستے چلے گئے اور انہیں جہنّم کی آگ میں جھونک دیا گیا۔ انہوں نے دیکھ لیا کہ اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں (25)۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾	نوح علیہ السلام نے عرض کی کہ اے میرے نشوونما دینے والے ! زمین پر، کافروں میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیئے گا (26)۔
اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾	اگر تُو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کے یہاں صرف فاجر اور کفّار ہی جنم لیں گے (27)۔
ع 2 8 10 رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾	اے میرے ربّ ! میری اور میرے ماں باپ اور ہر اُس صاحبِ ایمان شخص کی جو میرے گھر میں داخل ہو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کی حفاظت فرما۔ قانون شکن اور سرکشوں کی صرف ہلاکت وتباہی ہی میں اضافہ فرما (28)۔

النصف

اٰیَاتُهَا ۲۸ (۷۲) سُوْرَةُ الْجِنِّ رُکُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾	اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! تُو بتا دے کہ مجھے بذریعہ وحی مطلّع کیا گیا ہے کہ جنّوں کے ایک گروہ نے قرآن کو سنا اور تدبّر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے الاحقاف۔30 (1)۔
يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾	صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ ہم کسی کو بھی اپنے ربّ کا ہمسر ہرگز نہ بنائیں گے (72/2)۔

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾

ہمارے ربّ کی عظمت بہت بلند ہے۔ نہ اس نے کسی کو بیوی بنایا ہے اور نہ بیٹا الانعام۔101 (3)۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾

ہم میں سے بعض احمق، ایسی خلافِ حق باتیں، اللہ کے ساتھ منسوب کرتے رہے (72/4)۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿۵﴾

ہمارا یہ خیال تھا کہ انسان اور جنّ، اللہ کے ساتھ ایسی جھوٹی باتیں منسوب نہیں کر سکتے (5)۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾

اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ افراد، جنّوں کے بعض افراد سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ ایسے لوگوں نے اِن جنّوں کی جہالت وحماقت میں اور اضافہ کیا (6)۔

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾

اور جیسا تم خیال کرتے ہو، جنّوں کا بھی یہ گمان تھا کہ اللہ ہرگز کسی کو دوبارہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے گا (72/7)۔

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ﴿۸﴾

اور ہم نے فضا کی وسعتوں کو ٹٹولا تو اسے سخت محافظوں اور آگ کے انگاروں سے بھرا ہوا پایا (8)۔

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾

اور ہم سننے کے لیے اس کے بعض مقامات پر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ مگر جو کوئی سننے کی کوشش کرتا ہے تو اپنی گھات میں آگ کے شعلے کو پاتا ہے الصّٰفّٰت۔9-6، الملک۔5 (9)۔

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِى الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾

ہم سمجھ نہیں پائے کہ اس انگار باری سے آیا اہلِ زمین کے لئے کسی نقصان یا غصّے کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے ربّ نے ان کے لیے صحیح راستے کی نشاندہی چاہی ہے (10)۔

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾

ہم میں سے بعض صالح کردار کے حامل بھی ہیں اور، کچھ اورطرح کے۔ہم بھی تو مختلف مسالک رکھتے ہیں (11)۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾

ہمیں یقین ہوگیا ہے کہ ہم زمین میں اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہم بھاگ کر ہی اسے ہرا سکتے ہیں (12)۔

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾

ہم نے جب پیغامِ ہدایت سنا، اس پر غور و تدبّر کیا تو اس پر ایمان لے آئے۔ جو کوئی بھی اپنے ربّ پر ایمان لے آئے گا تو نہ اسے ظلم کا خوف ہوگا نہ حق تلفی کا (13)۔

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾

ہم میں ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ کے قوانین کے آگے جھکا دیا Surrender کر دیا ہے اور ایسے بھی جو حق سے منحرف ہوگئے ہیں۔ جس نے اپنی ذات کو اللہ کے قوانین کے آگے Submit کر دیا ہے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے رُشد و ہدایت کے حصول کی خاطر عزیمت مندانہ قصد کر لیا (14)۔

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿۱۵﴾

اور جو حق سے منحرف ہونے والے ہیں، وہ جہنّم کا ایندھن ہیں (15)۔

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾

اگر وہ صحیح راستے پر استقامت سے قائم رہتے تو ہم انہیں رزقِ فراواں عطا کرتے اور آسودگی اور خوش حالی کی زندگی بسر کراتے (16)۔

لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۷﴾

تا کہ اس زندگی میں ان کی حقیقی سیرت کی نمود ہو جائے کہ وہ شکر گزار ہوتے ہیں یا ہمارے قوانین سے رو گردانی کرتے ہیں۔ اور جو کوئی اپنے ربّ کے قوانین

سے اعراض برتتا ہے اسے، وہ سخت عذاب میں ڈال دیتا ہے طٰہٰ ۔124(17)۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ۝۱۸

مسجدیں اللہ کی ہیں لہٰذا، اللہ کے ساتھ کسی اور ہستی کو مت پکارو، اس سے اپنی طلب وابستہ نہ کرو (18)۔

ع 1 19 11 وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ؕ۝۱۹

جب اللہ کا بندہ، رسول ﷺ، اس کی طرف آنے کی دعوت دینے کے لیے کھڑا ہوا تو ایسا لگا کہ مخالفت میں اس پر ہجوم کر کے ٹوٹ پڑیں گے الجن ۔72(19)۔

قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ۝۲۰

اے رسول ﷺ! بتادے کہ میں تو صرف اپنے نشوونما دینے والے سے اپنی طلب وابستہ کرتا ہوں اور اس کی اطاعت میں کسی اور کے قانون کی اطاعت شامل نہیں کرتا (20)۔

قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝۲۱

ان پر واضح کردے کہ میں کوئی اختیار نہیں رکھتا کہ تمہیں کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکوں (21)۔

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۙ۝۲۲

انہیں بتادے کہ مجھے اللہ کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور نہ ہی میں اس کے بغیر، کوئی جائے پناہ پا سکتا ہوں (22)۔

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ۝۲۳

ہاں، میرا فریضہ تو یہ ہے کہ میں اللہ کے احکام Messages کا ابلاغ کردوں اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول...... دین کے نظام کی نافرمانی کرتا ہے، اس کے لیے جہنّم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا (23)۔

حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝۲۴

اور جب وہ اسے دیکھیں گے جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے، تو جلد ہی جان جائیں گے کہ کس کے حمائتی کمزور

ہیں اور کس کی تعداد تھوڑی ہے (24)۔

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾

اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ میں نہیں جانتا کہ جس چیز سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے وہ قریب ہی at hand ہے یا میرا ربّ اس کی مدّت دراز کردے گا (25)۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب سے کسی کو مطلّع نہیں کرتا (26)۔

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

بجز اُس رسولؐ کے جس کو وہ منتخب فرمالے۔ تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ مقرّر فرما دیتا ہے (27)۔

ع 2 9 12 لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

تاکہ ان کے ربّ کے پیغامات Messages پہنچا دینا سب کے علم میں آجائے حالانکہ اس کے قانون مکافات نے لوگوں کے حالات کا احاطہ کیا ہوا ہے اور ہر شیئ کا شمار کر رکھا ہے الکہف۔49، یٰسین۔12، المجادلہ۔6، النّبا۔29 (28)۔

اٰیاتھا ۲۰ (۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ رُکُوْعَاتُھَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾

اے رسول ﷺ کہ تجھ پر بارِ رسالت کے علاوہ، اپنے مشن کی خاطر، ذہنی وقلبی ہم آہنگی کے حامل رفقا کے انتخاب کی ذمّہ داری ہے (1)۔

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾

قرآنِ حکیم کے پروگرام اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے اپنے رفقا کی تعلیم و تربیّت کی خاطر رات کو قیام کیا

کر مگر تھوڑا المزمل۔20 (2)۔

نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾

نصف رات یا اس میں کچھ کم کرلیا کر (3)۔

اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿۴﴾

یا اس میں کچھ بڑھا دیا کر اور قرآن کو جس حُسنِ تناسب کے ساتھ ہم نے مربوط و مرتّب کر کے نازل کیا ہے الفرقان۔32، تُو بھی اسے اسی طرح حُسنِ نظم اور تناسب کے ساتھ عمل میں لاتا جا (4)۔

اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ﴿۵﴾

ہم، عنقریب تجھ پر ایک بھاری ذمہ داری ڈالنے والے ہیں (5)۔

اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیۡلِ ہِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّ اَقۡوَمُ قِیۡلًا ؕ﴿۶﴾

رات کو اٹھنا اور قیام کرنا یقیناً، جذبات کو مغلوب اور گفتار میں موافقت، نرمی، ٹھیراؤ اور اعتدال پیدا کرتا ہے (6)۔

اِنَّ لَکَ فِی النَّہَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلًا ؕ﴿۷﴾

دن کو تیرے لیے جدّ وجہّد کا طویل پروگرام ہوتا ہے (7)۔

وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلۡ اِلَیۡہِ تَبۡتِیۡلًا ؕ﴿۸﴾

اپنے نشوونما دینے والے کی صفتِ ربوبیّت کو معاشرے میں نافذ العمل کرنے کے لیے ہمیشہ پیش نظر رکھ اور سب سے کٹ کر صرف اسی ربّ کی طرف متوجّہ رہ، اس کے مشن کے لیے وقف ہو جا (8)۔

رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَاتَّخِذۡہُ وَکِیۡلًا ﴿۹﴾

وہ مشرق اور مغرب .... تمام روئے زمین کا ربّ ہے۔ اس کے سوا کوئی اور ہستی نہیں جس سے خطرات میں پناہ حاصل کی جائے؛ جس کا غلبہ واقتدار قبول کیا جائے؛ جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ اسی

کے قانون پر پورا پورا بھروسا رکھ (9)۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿١٠﴾

یہ مخالفین جو نکتہ چینیاں کر رہے ہیں، ان کی پروا نہ کر؛ ان سے حسن کارانہ انداز سے الگ ہو جا اور اپنے پروگرام پر استقامت سے عمل پیرا رہ (10)۔

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿١١﴾

پیغامِ رسالت کو جھٹلانے والے ان صاحبِ ثروت لوگوں کو تھوڑی سی مہلت دے اور ان کا معاملہ میرے سپرد کر دے (11)۔

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿١٢﴾

ہمارے پاس تو ان کے لیے سخت بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی جہنّم کی آگ ہے (12)۔

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٣﴾

اور کھانا جو حلق میں اٹک جائے اور دردناک عذاب بھی (13)۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿١٤﴾

جس دن زمین اور پہاڑ لرز اٹھیں گے اور پہاڑ ریت کا ٹیلہ بن کر رہ جائیں گے جو خود بخود پھسل کر نیچے گرتے چلے جائیں طٰہٰ ۔105، المرسلٰت ۔10 (14)۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾

اے اہلِ مکّہ! ہم نے تمہاری طرف، تمہارے اوپر نگران بنا کر ایک رسول بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسولؑ بھیجا تھا (15)۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿١٦﴾

فرعون نے رسولؑ کے فرمان کو نہ مانا، لہٰذا، ہمارے قانونِ مکافات نے اس کی سختی سے گرفت کر لی (16)۔

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿١٧﴾

تم بھی اگر پیغامِ وحی کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہے تو اُس دن کیسے بچو گے جو ایسا سخت ہوگا کہ اس کی سختی

بچّوں کے اعصاب کو بھی بوڑھوں کی طرح پژ مُردہ کر دینے والی ہوگی (17)۔

اِلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾

کائناتی زندگی اور اس کا نظام سختی سے ٹوٹ پھوٹ جائے گا۔اس کا قانون، برسرِ عمل آکر نتیجہ خیز ہو کے رہتا ہے (18)۔

ع 1 19 13 اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ ع

یہ ذکر.....قرآن،سرچشمۂ عبرت وموعظت ہے۔جس کا جی چاہے اپنے ربّ کے نظامِ ربوبیّت کے قیام کا راستہ اپنالے الفرقان۔57،الدّھر۔29(19)۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ
وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ
يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ
مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ
فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ
فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ
ع 2 1 14 خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

اے رسول ﷺ! تیرا ربّ جانتا ہے کہ تُو قریب دو تہائی رات، کبھی نصف شب اور کبھی تہائی رات قیام کرتا ہے اور تیرے ہمراہ رفقاء کی ایک جماعت بھی ہوتی ہے۔ اور اللہ تو دن رات کو گھٹاتا بڑھاتا رہتا ہے۔اسے پتا ہے کہ تم پابندی کے ساتھ ایسا کرنے کی طاقت نہیں رکھ سکو گے۔اُس نے تمہاری سہولت کو قبول فرمالیا ہے۔تو تُم، جتنا آسانی سے ہو سکے، قرآن پڑھ لیا کرو۔اسے یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے بعض بیمار بھی ہوں گے اور کچھ اللہ کا فضل یعنی معاش کے لیے زمین میں دوڑ دھوپ کر رہے ہوں گے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے۔سو، قرآن میں سے جتنا سہولت سے ممکن ہو، پڑھ لیا کرو اور دین کے نظام کا قیام عمل میں لاتے جاؤ اور زکٰوۃ ..... انسانیّت کی نشوونما Growth یا

Development کا سامان بہم پہنچانے کا انتظام کرتے رہو جس میں انسان کی طبیعی زندگی کی پرورش اور ذات کی نشوونما ہوتی رہے اور اللہ کو قرضِ حسنہ۔۔۔ دین کے نظام کے قیام واستحکام کی خاطر ہر قسم کا جانی و مالی ایثار جو درکار ہو، بطیبِ خاطر پیش کرتے جاؤ اور جو عملِ صالح تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اللہ کے یہاں سے اسے پالو گے۔ یہ بہتر اور بہت بڑا اجر ہوگا۔ اللہ سے ممکنہ لغزشوں کے مُضر اثرات سے حفاظت طلب کرتے رہا کرو۔ یقیناً، اللہ ایسی حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے (20)۔

اٰیاتُھَا ۵۶ (۷۴) سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ رُکُوْعَاتُھَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱

اے نبّوت کی ذمّہ داریوں کو اٹھانے، انسانیّت کے معاملات کو سلجھانے اور چمنِ عالم پر نئے برگ و بار لا کر باطل کے ہر تصوّر اور نظریئے پر چھا جانے والے (1)۔

قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲

دعوتِ انقلاب کو لے کر اٹھ اور غلط نظریۂ زندگی پر چلنے والوں کو اس کے تباہ کن عواقب سے متنبّہ کر دے (2)۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳

اور اپنے ربّ کے نظامِ ربوبیّت کو قائم Establish کر کے اس کی عظمت قائم کر دے (3)۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴

اور اپنی ذات کو تمام پست خیالات سے بلند رکھتے

	ہُوئے پاکیزگیٔ قلب ونگاہ کا پیکر بن جا (4)۔
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥	اور ممکنہ کمزوری کو جو رفقاء کے عزم واستقلال میں لغزش کا موجب بنے اوراس تحریک کے اُبھرنے میں لڑکھڑاہٹ پیدا کرے جھٹک کر الگ کردے (5)۔
وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝٦	زیادہ لینے کی نیّت سے کسی پر احسان نہ کر (6)۔
وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝٧	ثابت قدمی اور استقامت سے اپنے ربّ کے نظامِ ربوبیّت کا قیام عمل میں لاتا چلا جا (7)۔
فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝٨	جس گھڑی صُور پھونکا جاتا ہے (8)۔
فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝٩	وہ دَور سختی کا ہوتا ہے (9)۔
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝١٠	اقدارِ وحی سے انکار کرنے والوں پر آسان نہیں ہوتا (10)۔
ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝١١	جسے میں نے اکیلا، بے سروسامان پیدا کیا ہے، اس کا معاملہ میرے سپرد کردے (11)۔
وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝١٢	جسے میں نے مال کثیر دیا [1] (12)۔
وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝١٣	اور بیٹے بھی جو اس کے پاس، اس کی معیّت میں ہیں (13)۔
وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝١٤	میں نے اسے مال وجاہ میں فراخی عطا کی (14)۔
ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝١٥	وہ پھر بھی اس کی توقّع رکھتا ہے کہ میں اسے اور بڑھاتا جاؤں (15)۔
كَلَّا ۗ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝١٦	ہرگز نہیں، یہ دانستہ ہماری آیات کو رد کرتا اور ان کی مخالفت کرتا ہے (16)۔

[1] ولید بن مغیرہ

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿١٧﴾
میں اسے مشقّت میں مبتلا کر دوں گا (17)۔

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾
اس نے صورتِ حال پر غور کیا اور غلط اور صحیح، دونوں پہلوؤں کو نظر میں لا کر ایک اندازہ لگایا (18)۔

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾
اس کا ستیا ناس! اس نے کیسا اندازہ لگایا (19)۔

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾
وہ غارت ہو، اس نے یہ کیا اندازہ لگایا (20)۔

ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾
اس نے پھر غور کیا (21)۔

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾
پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بسُور لیا (22)۔

ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾
پھر اکڑ گیا اور پیٹھ پھیر کر چل دیا (23)۔

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿٢٤﴾
اور بولا کہ یہ وحی...... قرآن، ایسا جھوٹ ہے جو پہلے سے بیان ہوتا چلا آتا ہے (24)۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾
یہ صرف انسانی کلام ہی تو ہے (25)۔

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾
میں اسے عنقریب جہنّم میں پھینک دوں گا (26)۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾
اے مخاطب! تو کیا جانے یہ جہنّم کیا ہے (27)۔

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾
یہ، نہ کچھ چھوڑتی ہے اور نہ باقی رہنے دیتی ہے (28)۔

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾
یہ جلد کو جھلسا کر اس کا رنگ ہی متغیّر کر دینے والی ہے (29)۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾
اس پر انیس (۱۹) فرشتے مقرّر رہیں (30)۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا
عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ

ہم نے صرف ملائکہ کو ہی جہنّم کے داروغے مقرّر کیا ہے۔ ہم نے ان کی تعداد کافروں کی آزمائش Trial کے لے بتائی ہے؟ تاکہ اہلِ کتاب یہود و نصارٰی یقین کر لیں اور اہلِ ایمان کا ایمان اور بڑھ جائے؛ اور مومنین اور اہلِ

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ
ع 1 31 15 كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا
يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿31﴾

کتاب، کسی نفسیاتی الجھن اور اضطراب میں نہ پڑ جائیں اور کفّار، اور جن کے دلوں میں نفسیاتی روگ ہے، کہنے لگیں کہ اللہ کی، اس مثال Similitude سے مراد کیا ہے؟ یوں، جو کج روی اختیار کرنا چاہے، اللہ کی طرف سے صحیح راستہ کھو دیتا ہے الصّفّ۔5 اور جو ہدایت لینا چاہے، اسے ہدایت دے دیتا ہے۔ اے رسول ﷺ! کائنات میں تیرے ربّ کی جملہ اشیاء اور قوّتوں کا علم، سوائے اس کے کسی کو نہیں۔ اس تمثیلی بیان Similitude میں انسان کے لیے تدبّر کا سامان Lesson ہے (31)۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿32﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿33﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿34﴾
اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿35﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿36﴾

حقیقت یہ ہے کہ چاند، اور رات جب وہ انجام کو پہنچ رہی ہوتی ہے اور صبح، جب وہ روشن ہو جاتی ہے الشّمس۔3 یہ سب اس امر پر شاہد ہیں یہ جہنّم، بہت بڑی مصیبتوں میں سے ایک آفت ہے اور انسان کے لیے ایک انتباہ Warning کی حیثیت رکھتی ہے (32-36)۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿37﴾

تم میں سے ایسے انسان کے لیے، جو چاہے تو زندگی کے ارتقائی سفر میں آگے بڑھ جائے یا پیچھے رہ جائے (37)۔

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿38﴾

ہر شخص کی زندگی کا فیصلہ اس کے اعمال کے نتائج پر ہوتا ہے (38)۔

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿39﴾

ہاں، البتہ سعادت بخت لوگ (39)۔

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿40﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿41﴾

جنّت کے باغات میں ہوتے ہیں اور مجرموں سے پوچھ رہے ہوتے ہیں (40-41)۔

مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾	کس جرم نے تمہیں جہنّم میں ڈال دیا (42)۔
قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾	جواب دیتے ہیں ہم کتاب اللہ کے ساتھ پوری پوری وابستگی اور دین کا نظام قائم کرنے والوں میں سے نہیں تھے (43)۔
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾	اور مسکینوں کی روٹی کا انتظام نہیں کرتے تھے الماعون۔3-1 (44)۔
وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىِٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾	اور بے کار باتیں کرنے والوں کے ساتھ ہم بھی فضول باتوں میں مشغول رہتے تھے (45)۔
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾	اور ظہورِ نتائج کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے (46)۔
حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾	یہاں تک کہ موت نے ہمیں آلیا (47)۔
فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾	لہٰذا، سفارش کرنے والوں کی سفارش نے انہیں کچھ فائدہ نہ پہنچایا (48)۔
فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾	انہیں کیا ہوگیا ہے کہ اس سرچشمہ شرف وعزّت، قرآن سے منہ پھیرے ہوئے ہیں؟ (49)۔
كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾	گویا بِدکے ہوئے گدھے ہیں (50)۔
فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾	شیر سے بھاگ رہے ہیں (51)۔
بَلْ یُرِیْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾	ایسا نہیں، بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا یہ ہے کہ اسے الگ الگ صحیفۂ وحی دیا جائے (52)۔
كَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾	ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ یومِ آخرت Phase of accountabiltiy سے ڈرتے ہی نہیں (53)۔

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۵۴﴾	ہاں، یہ قرآن سرچشمہ عبرت وموعظت ہے (54)۔
فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ﴿۵۵﴾	جو شخص چاہے، اس سے عبرت ونصیحت حاصل کر لے (55)۔
وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۧ﴿۵۶﴾	یہ اس سے ایسی ہی عبرت حاصل کرتے ہیں جو اللہ چاہتا ہے کہ حاصل کریں الدّہر۔30، اَلتَّکوِیر۔29، وہی اس شان کا مالک ہے کہ جس کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کی جائے۔ وہی اس صفت سے متّصف ہے کہ تخریبی عناصر کے نقصانات سے حفاظت عطا کرے (56)۔

ع 2 25 16 الثلثة

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ (۷۵)

اٰيَاتُهَا ۴۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ﴿۱﴾	نہیں، ایسا نہیں کہ تمہیں موت کے بعد زندہ کرنا ممکن نہ ہوگا، میں قیامت کے اُس دور کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں (1)۔
وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ﴿۲﴾	اور، احساس ندامت پر ملامت کرنے والے نفس کو بطور شہادت پیش کرتا ہوں (2)۔
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؕ﴿۳﴾	کہ کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو یکجا نہ کر سکیں گے۔ النمل۔67، المومنون۔82، یٰسٓ۔78، الصّٰفّٰت۔53-16، الواقعہ۔47 (3)۔
بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾	ہاں، ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کے ہاتھ پیر، تمام اعضا

	کو مکمل کر دیں (4)۔
بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ اَمَامَهٗ ۚ﴿۵﴾	بلکہ اس کے برعکس، انسان چاہتا ہے کہ وہ آئندہ بھی علی الاعلان گناہ کرتا رہے (5)۔
یَسۡـَٔلُ اَیَّانَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَةِ ؕ﴿۶﴾	پوچھتا بھی ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا (6)۔
فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۙ﴿۷﴾	اسے کیا معلوم کہ جب قیامت برپا ہوگی تو آنکھ، دہشت سے متحیّر رہ جائے گی (7)۔
وَ خَسَفَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۸﴾	اور چاند بے نور ہو جائے گا (8)۔
وَ جُمِعَ الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۹﴾	اور چاند اور سورج ، باہم معدوم ہو جائیں گے اَلتَّکۡوِیر ۔1، (9)۔
یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ﴿ۚ۱۰﴾	اس روز، انسان پوچھے گا کہ کوئی ہے جائے فرار؟ (10)۔
کَلَّا لَا وَزَرَ ﴿ؕ۱۱﴾	قطعاً نہیں! کوئی جائے پناہ نہ ہوگی (11)۔
اِلٰی رَبِّکَ یَوۡمَئِذِ ۣالۡمُسۡتَقَرُّ ﴿ؕ۱۲﴾	اُس روز، مُنتہیٰ صرف تیرے ربّ کا قانونِ مکافات ہی ہوگا (12)۔
یُنَبَّؤُا الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿ؕ۱۳﴾	اس روز انسان کو بتا دیا جائے گا جو کچھ وہ پیچھے چھوڑ آیا ہے اور جو کچھ اس نے اپنے لیے آگے بھیجا ہوگا (13)۔
بَلِ الۡاِنۡسَانُ عَلٰی نَفۡسِهٖ بَصِیۡرَةٌ ﴿ۙ۱۴﴾	بلکہ انسان اپنی ذات کے خلاف خود دلیل ہوگا (14)۔
وَّ لَوۡ اَلۡقٰی مَعَاذِیۡرَهٗ ﴿ؕ۱۵﴾	خواہ یہ اصل حقیقت پر پردے ڈالے اور بہانے بناتا رہے (15)۔
لَا تُحَرِّکۡ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعۡجَلَ بِهٖ ﴿ؕ۱۶﴾	اُسے کہا جائے گا کہ تو تیز تیز زبان نہ چلا کہ اس طرح عُجلت میں تیرے اعمال کا معاملہ رفع دفع ہو جائے۔ قطعاً نہ ہوگا (16)۔

اِنَّ عَلَيۡنَا جَمۡعَهٗ وَقُرۡاٰنَهٗ ۚۖ ﴿۱۷﴾	تمہارے نامئہ اعمال کو جمع کرنا اور اسے محفوظ کر لینا ہمارے ذمّے ہے (17)۔
فَاِذَا قَرَاۡنٰهُ فَاتَّبِعۡ قُرۡاٰنَهٗ ۚ ﴿۱۸﴾	جب ہم اسے محفوظ کرلیں تو جدھر اعمال کے نتائج لے جائیں،ان کے پیچھے پیچھے چل (18)۔
ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ ؕ ﴿۱۹﴾	انہیں کھول کر بیان کردینا بھی ہمارے ذمّے ہے بنی اسرائیل۔14-13(19)۔
كَلَّا بَلۡ تُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَةَ ۙ ﴿۲۰﴾	حقیقت یہ ہے کہ تمہارا ان حقائق کی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ تمہیں تو مفادات عاجلہ عزیز ہیں (20)۔
وَتَذَرُوۡنَ الۡاٰخِرَةَ ؕ ﴿۲۱﴾	اور مستقبل کی زندگی کو فراموش کئے ہوئے ہو (21)۔
وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ ﴿۲۲﴾	اُس دَور میں، کچھ چہرے تر و تازہ، ہشّاش بشّاش ہوں گے (22)۔
اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ ﴿۲۳﴾	اپنے ربّ کی نوازشات اور نعما کا نظارہ کر رہے ہوں گے (23)۔
وَوُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۙ ﴿۲۴﴾	اور کچھ چہرے اس روز، بگڑے ہوئے ہوں گے (24)۔
تَظُنُّ اَنۡ يُّفۡعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ ﴿۲۵﴾	خیال کرتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ سلوک ہوگا (25)۔
كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِىَ ۙ ﴿۲۶﴾	ہاں! جب جان سینے کے اوپر کے حصّے تک آن پہنچتی ہے (26)۔
وَقِيۡلَ مَنۡ ٜ رَاقٍ ۙ ﴿۲۷﴾	اور کہتا ہے کہ ہے کوئی جو جھاڑ پھونک سے اس کی جان بچالے (27)۔
وَّظَنَّ اَنَّهُ الۡفِرَاقُ ۙ ﴿۲۸﴾	اور اسے یقین ہوجاتا ہے کہ اب جدائی کا وقت آن

پہنچا (75/28)۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾

اور جان شدید مصیبت میں پھنسی ہوتی ہے (29)۔

ع 1 30 17 اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ࣙالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾

اُس روز، تیرے ربّ کے قانونِ مکافات کی طرف ہانک کرلایا جاتا ہے (30)۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾

یہ وہ انسان ہے جس نے نہ وحی حق کو سچا کہا اور نہ اسے Follow کیا بلکہ اسے جھوٹا کہا اور منہ پھیر کر چل دیا (32-31)۔

ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾

پھر اتراتا ہوا اپنے ہم مسلک ساتھیوں کی طرف چلا گیا (33)۔

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾

اے انسان! تیری خرابی اور تباہی تیرے قریب پہنچ چکی ہے۔ پھر کہے دیتے ہیں کہ تیری تباہی قریب آ لگی ہے (35-34)۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے یوں ہی شُتر بے مہار رہنے دیا جاتا ہے بلکہ اس کے لیے ہم نے وحی کا ضابطہ بھیجا اور قانونِ مکافات کی کڑی گرفت رکھی (36)۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾

اپنی حقیقت پر ذرا غور کرے کہ کیا ابتداً، یہ ٹپکائی جانے والی منی کا ایک قطرہ ہی نہ تھا؟ (37)۔

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾

پھر ایک لوتھڑا بنا۔ الحج۔5، المومن۔67، العلق۔2، پھر اسے حشو و زوائد دور کرکے، اندازے اور پیمانے کے مطابق بنایا، پھر اس کی ذات میں پورا پورا اعتدال اور ہر قوّت کا صحیح صحیح تناسب پیدا کیا الاِنفطار۔7، (38)۔

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ﴿٣٩﴾	پھر اسے دو انواع، نر اور مادہ کی ہیئت عطا کی (39)۔
ع 10 2 18 أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾	یوں عدم سے وجود میں لا کر زندگی عطا کرنے والی ہستی، کیا اُس پر قادر نہیں کہ مُردوں کو زندہ کردے (40)۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ (٧٦)

اٰیاتُها ٣١ — رکوعاتُها ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا ﴿١﴾	یقیناً، انسان پر زمانے میں ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے جب یہ کوئی قابل ذکر شئے نہ تھا، کوئی وجود نہیں رکھتا تھا Not existing by himself (1)۔
إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٢﴾	ہم نے انسان کی پیدائش کی ابتدا ایک ایسے ملے جلے نطفہ سے کی کہ رحم مادر میں ارتقائی مراحل سے اس کے مضمر جوہروں کی نشو ونما ہوتی جائے حتیٰ کہ وہ سننے اور دیکھنے والا انسان بن جائے (2)۔
إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ﴿٣﴾	ہم نے اسے اپنا متعیّن کردہ راستہ دکھا دیا ہے۔ چاہے تو اسے اختیار کرکے اپنی مضمر صلاحیتوں کی نشو ونما کرلے، چاہے تو ایسا کرنے سے انکار کردے (3)۔
إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ﴿٤﴾	ہم نے دین کی اقدار سے انکار کرنے والوں کے لیے زنجیریں، ہتھکڑیاں اور جہنّم کی بھڑکتی ہوئی آگ تیار رکھی ہوئی ہے (4)۔
إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ﴿٥﴾	ابرار...... حُسنِ سلوک، وسعت ظرف اور کشادگیٔ نگاہ کے حامل لوگ ایسا مشروب پیتے ہیں جس میں مشتعل

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ⑥

ہو جانے والے جذبات میں سکون پیدا کرنے والے کافور کی آمیزش ہوتی ہے (5)۔

یہ مشروب ایک ایسے چشمے سے ملتا ہے جس سے عباد اللہ...... صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کرنے اور اپنی تمام قوّتوں اور صلاحیّتوں کو اس Channel پر جو اس کے قانون نے متعیّن کیا ہے، ڈال دینے والے، پیتے ہیں۔الغاشیہ۔12۔وہ اسے تیزی سے بہا کر اس کا رخ جدھر چاہیں، موڑ دیتے ہیں (6)۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ⑦

یہ ایسے لوگ ہیں جو اپنے اوپر واجب قرار دیئے گئے امور کو پورا کرتے ہیں اور اس وقت کے شر سے ڈرتے رہتے ہیں جو پھیل کر ساری فضا کو متاثر کر دیتا ہے (7)۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ⑧

اور اللہ کی محبّت میں اسیروں، معاشرے میں تنہا اور بے سہارا رہ جانے والوں اور مسکینوں......ایسے لوگوں کے لیے جن کا چلتا ہوا کاروبار رُک جائے، رزق کا انتظام کرتے ہیں (8)۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ⑨

اور کہتے ہیں کہ ہم اُس مقصد کے حصول کی خاطر تمہارے کھانے کا انتظام کرتے ہیں جو اللہ نے مقرّر کر رکھا ہے۔ہم، تم سے کسی جزا کے خواہاں ہیں نہ کسی شکریئے کے (9)۔

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ⑩

ہم، اپنے ربّ کی طرف سے ایسے بھیانک دن سے ڈرتے ہیں جس میں لوگوں کے چہرے بگڑ کر رہ جائیں (10)۔

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الۡيَوۡمِ وَلَقّٰىهُمۡ نَضۡرَةً وَّسُرُوۡرًا ۚ﴿۱۱﴾

اللہ، انہیں ایسے دن کے شر سے بچا لیتے ہے اور ان کو قلبی مسّرت وفرحت اور چہروں کی شادابی وتروتازگی سے ہم کنار کر دیتا ہے (11)۔

وَجَزٰىهُمۡ بِمَا صَبَرُوۡا جَنَّةً وَّحَرِيۡرًا ۙ﴿۱۲﴾

اور انہیں جنّت اور باریک ریشمی ملبوس عطا فرماتا ہے کیوں کہ وہ اپنے نصبُ العین کے حصول کی خاطر استقامت اور ثابت قدمی سے مصروفِ عمل رہے (12)۔

مُّتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآٮِٕكِ ۚ لَا يَرَوۡنَ فِيۡهَا شَمۡسًا وَّلَا زَمۡهَرِيۡرًا ۚ﴿۱۳﴾

وہاں، وہ گدّے دار تختوں پر تکیہ لگائے ہوتے ہیں۔ اس میں نہ انہیں سخت سردی محسوس ہوتی ہے اور نہ دھوپ کی حدتّ (13)۔

وَدَانِيَةً عَلَيۡهِمۡ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُهَا تَذۡلِيۡلًا ﴿۱۴﴾

جنّت کے درختوں کے سائے اُن پر جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور انگوروں کے خوشے جھک کر لٹک رہے ہوتے ہیں (14)۔

وَيُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِاٰنِيَةٍ مِّنۡ فِضَّةٍ وَّاَكۡوَابٍ كَانَتۡ قَوَارِيۡرَا۠ ۙ﴿۱۵﴾

قرء حفص بغیر اللف فی الوصل فیھا و وقف علی اللول بالف و علی الثانی بغیر اللف 12

چاندی کے ظروف اور آبگینوں کا دَور اُن پر چل رہا ہوتا ہے (15)۔

قَوَارِيۡرَا۠ مِنۡ فِضَّةٍ قَدَّرُوۡهَا تَقۡدِيۡرًا ﴿۱۶﴾

بلّوریں آبگینے بھی چاندی کے بنے ہوئے جنہیں خدّام نے اہلِ جنّت کی تشنگی وطلب کے اندازے کے مطابق بھرا ہوا ہوگا (16)۔

وَيُسۡقَوۡنَ فِيۡهَا كَاۡسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنۡجَبِيۡلًا ۚ﴿۱۷﴾

انہیں، وہاں ایسا مشروب پلایا جاتا ہے جس میں مناسب قوّت اور حِدّت پیدا کرنے والے زنجبیل کی آمیزش ہو گی (17)۔

عَيۡنًا فِيۡهَا تُسَمّٰى سَلۡسَبِيۡلًا ﴿۱۸﴾

اس میں ایک ایسا چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے

الغاشیہ۔12(18)۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾

کانوں میں بالے پہنے ہوئے لڑکے ان کے اردگرد چل پھر رہے ہوتے ہیں۔الواقعہ۔17،جب،اے مخاطب! تُو انہیں دیکھے تو یوں سمجھے گویا بکھرے ہوئے چمک دار موتی ہیں(19)۔

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾

تو وہاں جدھر بھی دیکھے گا، نعمتیں ہی نعمتیں ہوں گی اور ایک عظیم القدر مملکت A Realm Magnificent (20)۔

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ
مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾

ان کے زیب تن اعلیٰ باریک سبز اور دبیز ریشم کا لباس ہوتا ہے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جاتے ہیں۔ اور ان کا ربّ، انہیں پینے کے لیے پاکیزہ مشروب عطا فرماتا ہے(21)۔

ع 1 22 19 اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ ع

کہا جاتا کہ یہ ہے تمہارا صلہ، اور تمہاری محنتیں بھرپور انداز سے ثمر بار اور نتیجہ خیز ہوگئیں(22)۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ ۚ

یقیناً، اے رسول ﷺ! ہم نے تجھ پر قرآن، آہستہ آہستہ اور ایک ترتیب کے ساتھ اتارا ہے(23)۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ ۚ

تُو، اپنے ربّ کے حکم کی بجا آوری میں استقامت اور ثابت قدمی سے مصروفِ عمل رہ اور ان میں سے کسی ایسے شخص کی بات نہ مان جس کی اپنی توانائیاں پژمردہ اور مضحل ہو چکی ہوں اور وہ نشو ونماءِ ذات میں دوسروں سے پیچھے رہ گیا ہو اور نہ ایسے شخص کی، جو اللہ کے عطا

	فرمودہ ابدی حقائق کو پسِ پردہ رکھے اور دوسروں کی صلاحیتوں کو بروئے کار نہ آنے دے (24)۔
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾	اور اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کے قیام کو صبح شام ....۔ ہمہ وقت پیشِ نظر رکھ (25)۔
وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾	رات کے کچھ حصّے میں اسی کے آگے سر بسجود رہ۔ المزمّل ۔3-1 اور بقیہ طویل شب میں اپنے آئندہ پروگرام کی منصوبہ بندی Planning کر المزمّل ۔7 (26)۔
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾	یہ لوگ تو دنیا کے مفاداتِ عاجلہ ہی کے چاہنے والے ہیں اور ان کے علاوہ اُس سخت دور کے تقاضوں اور مضمرات کو پسِ پشت ڈالے ہوئے ہیں اَلْقِیٰمَۃ۔21-20 (27)۔
نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾	ہم ہی نے ان کی تخلیق کی، ان کی ذات کا توازن و تناسب درست کیا اور ان کی ہیئتِ جسمانی کو مضبوط بنایا اور جب ہم چاہیں تو ان کی جگہ، ان جیسے اور لوگ بدل کر لے آئیں ۔محمد۔38 (28)۔
اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾	یہ قرآن، ایک یاددہانی، سرچشمۂ عبرت وموعظت ہے۔ سو، جس کا جی چاہے اپنے ربّ کا راستہ اختیار کرلے۔ المدثر ۔55-54، اَلتَّکْوِیر ۔29 (29)۔
وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾	تم صرف وہی چاہو جو اللہ چاہتا ہے۔ المدثّر۔ 56-55-54، اَلتَّکْوِیر ۔29۔ اللہ، ازلی وابدی علم رکھنے والا ہے اور اس کا یہ علم مبنی برحکمت ہے (30)۔

ع 2 9 20

يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖؕ وَالظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝٣١

جو شخص چاہے، اسے سایۂ رحمت میں داخل فرما لیتا ہے اور رہے ظالمین...... قانون شکن اور حدود فراموش، تو ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (31)۔

(٧٧) سُوۡرَةُ الۡمُرۡسَلٰتِ

اٰیَاتُھَا ٥٠ — رُکُوۡعَاتُھَا ٢

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ۝١

ہموار، پے بہ پے اور مسلسل چلائی جانے والی ہوائیں (1)۔

فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ۝٢

تیز و تُند ہوائیں جو غبار اور خس و خاشاک اڑا کر لے جاتی ہیں (2)۔

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشۡرًا ۝٣

ابر کو پھیلا کر، اٹھا کر بارش کی بشارت دینے والی ہوائیں (3)۔

فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ۝٤

حق کو باطل سے جدا کرنے والی قرآنِ حکیم کی آیات (4)۔

فَالۡمُلۡقِيٰتِ ذِكۡرًا ۝٥

اللہ کی وحی انبیاء کو پہنچانے والے ملائکہ (5)۔

عُذۡرًا اَوۡ نُذۡرًا ۝٦

حُجت قائم کرنے یا زندگی کی غلط رَوِش کے نقصانات سے متنبّہ کرنے والے...... انبیاء اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ! (6)۔

اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَوَاقِعٌ ۝٧

جس قیامت سے تم کو متنبّہ کیا گیا ہے، وہ واقع ہو کر رہے گی (7)۔

فَاِذَا النُّجُوۡمُ طُمِسَتۡ ۝٨

جب ستارے بے نور ہو جائیں گے (8)۔

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾	اور اجرامِ فلکی پھٹ جائیں گے (9)۔
وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾	اور پہاڑ، جڑ بنیاد سے اکھیڑ کر ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔طٰہٰ ۔105، النمل ۔88، الواقعہ ۔5، الحاقہ ۔14، اَلتَّکوِیر ۔3 (10)۔
وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۱﴾	اور جب رسولوںؑ کو مقرّر کردہ وقت پر بلایا جائے گا کہ ان سے رسالت، اور اپنی اقوام کے رَدِّعمل Response کے بارے میں پوچھا جائے۔الاعراف ۔6 (11)۔
لِاَیِّ یَوۡمٍ اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۲﴾	اے مخاطب! کیا تجھے معلوم ہے کہ اس معاملے کو کس دن تک کے لیے مؤخّر کیا جا رہا ہے؟ (12)۔
لِیَوۡمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾	فیصلے والے دن تک کے لیے (13)۔
وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوۡمُ الْفَصْلِ ؕ﴿۱۴﴾	تجھے کیا پتا کہ فیصلے کا دن کیسا ہے (14)۔
وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیۡنَ ﴿۱۵﴾	ہمارے پیغامِ وحی کو جھٹلانے والوں کے لیے، اُس دن رسوائی اور تباہی ہوگی (15)۔
اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیۡنَ ؕ﴿۱۶﴾	کیا ہمارے قانونِ مکافات نے سابقہ مجرموں کو ہلاک نہیں کیا؟ (16)۔
ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۷﴾	پھر ہم ان کے پیچھے دوسری قومیں لے آئے (17)۔
كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیۡنَ ﴿۱۸﴾	ہم مجرمین کے ساتھ ایسا ہی معاملا کیا کرتے ہیں (18)۔
وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیۡنَ ﴿۱۹﴾	اُس روز اقدارِ وحی کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی اور ہلاکت ہی ہوگی (19)۔
اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیۡنٍ ۙ﴿۲۰﴾	کیا ہم نے تمہاری تخلیق حقیر سے پانی سے نہیں کی؟ (20)۔

فَجَعَلۡنٰہُ فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ ۙ﴿۲۱﴾	پھر اسے ہم نے ایک محفوظ جگہ پر ٹھیرایا۔ المومنون۔13 (21)۔
اِلٰی قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۙ﴿۲۲﴾	ایک مقرّرہ Determined وقت تک کے لیے (22)۔
فَقَدَرۡنَا ٭ۖ فَنِعۡمَ الۡقٰدِرُوۡنَ ﴿۲۳﴾	سو، ہم نے نطفے سے جیتا جاگتا بچہ بننے تک کے مراحل کا ایک اندازہ ٹھیرایا۔ ہم کتنے بہترین اندازہ ٹھیرانے والے ہیں؟ (23)۔
وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۴﴾	ہمارے اندازوں، پیمانوں کو جھٹلانے والوں کے لیے اُس روز ہلاکت اور تباہی ہوگی (24)۔
اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ کِفَاتًا ﴿ۙ۲۵﴾ اَحۡیَآءً وَّ اَمۡوَاتًا ﴿ۙ۲۶﴾	کیا ہم نے زمین کو، جاندار اور بے جان اشیاء اپنے اندر سمیٹے ہوئے تیزی سے چلنے والی نہیں بنایا؟ (25-26)۔
وَّ جَعَلۡنَا فِیۡہَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسۡقَیۡنٰکُمۡ مَّآءً فُرَاتًا ﴿ؕ۲۷﴾	اور اس میں، ہم نے بہت بلند اور جمے ہوئے پہاڑ بنا دیئے اور تمہیں تسکین بخش شیریں پانی پینے کے لیے فراہم کیا (27)۔
وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۸﴾	ان حقائق کو جھٹلانے والوں کے لیے اُس روز تباہی و ہلاکت ہے (28)۔
اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی مَا کُنۡتُمۡ بِہٖ تُکَذِّبُوۡنَ ﴿ۚ۲۹﴾	ان سے کہا جائے گا کہ اُس جہنّم کی طرف چلو جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے (29)۔
اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿ۙ۳۰﴾	جہنّم کے اُس سہ شاخہ دھوئیں کے سائے کی طرف چلو (30)۔

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ؕ﴿۳۱﴾	جس کی نہ چھاؤں ہوگی اور نہ یہ شعلے کی تپش سے بچائے گا (31)۔
اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۚ﴿۳۲﴾	جہنّم محل جیسے بلند انگارے پھینک رہی ہوگی (32)۔
كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ؕ﴿۳۳﴾	گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہوں (33)۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾	اُس روز ہمارے قوانین کی تکذیب کرنے والوں کے لیے تباہی ہوگی (34)۔
هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۙ﴿۳۵﴾	یہ ہوگا وہ دن۔ وہ اپنے جرائم کے بارے میں کچھ نہ بولیں گے (35)۔
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾	نہ ہی انہیں عذر تراشی کی اجازت ہوگی (36)۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾	اُس روز ان وحی کی اقدار کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہوگی (37)۔
هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾	ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے فیصلے کا دن Day of Judgement۔ ہم نے تمہیں، اور پہلے لوگوں کو اکٹھا کرلیا ہے(38)۔
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾	اگر میرے خلاف تمہارے پاس بچنے کے لیے کوئی تدبیر ہے تو کرلو (39)۔
ع 1 40 21 وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۧ﴿۴۰﴾	اُس روز ہمارے پیغامِ وحی کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی اور ہلاکت ہی ہوگی (40)۔
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿۴۱﴾	متّقین، یقیناً، چشموں اور باغات کے سایوں میں ہوں گے۔الدّخان۔52،الذّاریات۔15 (41)۔

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾	اور اُن میوہ جات کے پاس جن کی وہ خواہش کریں گے (42)۔
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾	ان سے کہا جائے گا کہ خوش گواری سے کھاؤ پیؤ جس کے لیے نہ کوئی مشقت ہے نہ برائی۔ یہ تمہارے اعمال کا صلہ وثمر ہے الطّور۔19 (43)۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٤٤﴾	ہم، حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (44)۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٥﴾	ہمارے قوانین کی تکذیب کرنے والوں کے لیے اُس دن تباہی وہلاکت ہوگی (45)۔
كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٤٦﴾	اے جرائم پیشہ لوگو! کھاؤ پیؤ اور قلیل سی زندگی میں مزے اڑالو۔ ہوتو تم مجرم ہی (46)۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٧﴾	اُس روز ہمارے قوانین کی تکذیب کرنے والوں کے لیے ہلاکت وتباہی ہوگی (47)۔
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿٤٨﴾	جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کردو، تونہیں کرتے (48)۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾	اُس روز ہمارے قوانین کو جھٹلانے والوں کے لے تباہی ہوگی (49)۔
ع 2 10 22 فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٠﴾	ان تمام حقائق اور تنذیرات کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے (50)۔

(۷۸) سُوْرَةُ النَّبَاِ

اٰيَاتُهَا ۴۰ | رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الجزء 30

عَمَّ يَتَسَآءَلُوۡنَ ۚ۝۱

اے رسول ﷺ! یہ لوگ کس بات کے متعلّق ایک د وسرے سے دریافت کررہے ہیں؟ (1)۔

عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِيۡمِ ۙ۝۲

یہ اُس تمدّنی، تہذیبی اور معاشرتی انقلاب کے بارے میں چہ مہ گوئیاں کررہے ہیں جو دین کے نظام کے قیام و استحکام کے نتیجے میں رونما ہورہا ہے جس کے بعد کفّار کے خودساختہ استحصال پرمبنی نظام کوتلپٹ ہوجانا ہے (2)۔

الَّذِىۡ هُمۡ فِيۡهِ مُخۡتَلِفُوۡنَ ؕ۝۳

اس بارے میں ان میں اختلافِ رائے بھی ہے (3)۔

كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ ۙ۝۴

حقیقت یہ ہے کہ انہیں جلد ہی اس کے متعلّق معلوم ہوجائے گا (4)۔

ثُمَّ كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ ۝۵

پھر سن لو، یہ عنقریب ہی اس انقلاب کے متعلّق جان لیں گے (5)۔

اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا ۙ۝۶

یہ انقلاب ہمارے قوانین کے مطابق ہی معرضِ وجود میں آئے گا۔ کیا ہم ہی نے اس زمین کو وسیع بچھی ہوئی، نرم اور ہموار نہیں بنایا؟ (6)۔

وَّالۡجِبَالَ اَوۡتَادًا ۙ۝۷

اور پہاڑوں کو محکم جمے ہوئے کھونٹے الرّعد۔3، الانبیاء۔31، لنّزٰعات۔32 (7)۔

وَّخَلَقۡنٰكُمۡ اَزۡوَاجًا ۙ۝۸

اور ہم نے ہی خود تمہیں نر و مادہ کے جوڑے جوڑے بنایا (8)۔

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿9﴾	اور تمہاری نیند کو ہم نے باعثِ سکون وراحت بنایا (9)۔
وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿10﴾	اور ہم نے رات کو سکوں بخش و پردہ پوش بنایا (10)۔
وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿11﴾	اور ہم نے دن کو تلاشِ معاش کے لیے وجود بخشا (11)۔
وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿12﴾	اور تمہارے اوپر ہم نے لاتعداد، مضبوط ومحکم اجرامِ فلکی پھیلا دیئے (12)۔
وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿13﴾	اور ہم سورج کو وجود میں لائے جو روشنی اور حرارت بہم پہنچانے والا ہے (13)۔
وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿14﴾	اور ہم ہی نے برسنے والے بادلوں سے زوردار پانی برسایا (14)۔
لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿15﴾	تاکہ اس سے ہم اناج غلّہ اور زمین سے اگنے والا سبزہ، روئیدگی پیدا کریں (15)۔
وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿16﴾	اور گھنے باغات بھی عَبَس ۔30(16)۔
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿17﴾	اعمال کے فیصلے کا دن، یقیناً، معیّن ہے (17)۔
يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿18﴾	جس روز صُور پھونکا جائے گا تو تم گروہ درگروہ چلے آؤ گے الزلزال ۔6، یٰسٓ ۔53(18)۔
وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿19﴾	اور فضائے کائنات ...... کائناتی زندگی اور اس کا نظام درہم برہم کردیا جائے گا (19)۔
وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿20﴾	اور پہاڑ اکھیڑ کر ہلا دیئے جائیں گے اور وہ سراب بن جائیں گی طٰہٰ ۔105، الواقعہ ۔5، المرسلٰت ۔10، التکویر ۔3(20)۔

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾	اور جہنّم گھات میں ہے (21)۔
لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾	سرکش وحدود شکن لوگوں کا مقام (22)۔
لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾	اس میں غیر متعیّن مدّت تک پڑے رہیں گے (23)۔
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾	نہ اس میں خنکی اور نہ پینے کی کسی خوش گوار چیز کا ذائقہ چکھ سکیں گے الواقعہ۔44 (24)۔
اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾	ماسوائے نہایت گرم الواقعہ۔ 4 5اور شدید ٹھنڈے بدبُو دار پانی کے جوسُن کر کے رکھ دے ص ۔57 (25)۔
جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾	یہ ان کے جرائم کی پوری سزا ہوگی...... جتنے جرم، اتنی ہی سزا المومن ۔40، الشوریٰ ۔40 (26)۔
اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾	انہیں اعمال کے حساب کا بھی کوئی خوف نہیں تھا (27)۔
وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾	الٹا ہماری آیات......قوانین کو جھوٹا کہتے تھے (28)۔
وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾	ہم نے ہر چیز کو شمار کر کے اسے اعمال نامے میں محفوظ کر لیا تھا الکہف ۔49، مریم ۔94، یٰسین ۔12 (29)۔
ع 1 30 1 فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾	کہا جائے گا کہ عذاب کا مزہ چکھو۔ ہم تمہارے عذاب میں اضافہ ہی کرتے جائیں گے (30)۔
اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾	متّقین، یقیناً، کامیاب وکامران ہوں گے (31)۔
حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾	ان کے لیے باغات اور انگوروں کی بیلیں ہوں گی (32)۔
وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾	اور نوخیز شباب لڑکیاں (33)۔
وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾	اور مُصفّٰی چھلکتے ہوئے جام (34)۔
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾	وہاں نہ کوئی بے ہودہ اور بے معنی بات سنیں گے اور نہ

کوئی جھوٹ الواقعہ۔25، الغاشیہ۔11 (35)۔

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

تیرے ربّ کی طرف سے یہ ایسی جزاء ہے جس کے بعد کسی اور عطا کی ضرورت ہی نہ رہے (36)۔

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾

بلندیوں اور پستیوں اور جو چیز بھی ان کے مابین ہے، اس کی نشو ونما کرنے والے رحمٰن سے کوئی مخاطب ہونے کی ہمّت نہ پائے گا (37)۔

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ صَفًّا لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

اُس روز، روح الامین اور ملائکہ، فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔کوئی بات بھی نہ کر سکے گا ماسوائے اُس شخص کے جسے رحمٰن اجازت فرمائے اور وہ درست اور ٹھیک بات کہے (38)۔

ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

یہ ہے وہ دوَر...... اعمال کے نتائج کو سامنے لے آنے والا دوَر۔سو، جس کا جی چاہے اپنے نشو ونما دینے والے کے یہاں اپنی منزل، اپنا مقام بنالے (39)۔

ع 2 10 2 اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۚ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَیَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

ہم تمہیں نزدیکی Near at hand عذاب سے متنبّہ کر رہے ہیں۔جس روز، ہر شخص اُن اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے مستقبل کی زندگی کے لیے آگے بھیجے ہوں گے اور ابدی و مستقل اقدار سے انکار کرنے والا کہے گا، اے کاش! میں، صاحبِ اختیار و ارادہ انسان ہونے کے بجائے، مٹی کا ایک تودہ ہوتا (40)۔

(۷۹) سُوۡرَۃُ النّٰزِعٰتِ

اٰیَاتُھَا ۴۶ — رُکُوۡعَاتُھَا ۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالنّٰزِعٰتِ غَرۡقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشۡطًا ۙ﴿۲﴾

شاہد ہیں اس حقیقت پر وہ انقلابی جماعتیں جو انسانیّت کی اُن صلاحیّتوں اور قوتوں کو، جو دب کر رہ گئی ہوں، کھینچ کر اوپر لاتی، انہیں بروئے کار لاتی ہیں۔ اس طرح انسانیّت کی ترقّی میں پڑ جانے والی رکاوٹوں کی گرہیں کھول کر ان رکاوٹوں کو دور کر دیتی ہیں (2-1)۔

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا ۙ﴿۳﴾

جو اپنے مشن کی تکمیل کی خاطر پوری پوری تگ وتاز کرتی، ہر وقت سرگرمِ عمل رہتی ہیں (3)۔

فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ۙ﴿۴﴾

اس جدّ وجُہد میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والی ہیں (4)۔

فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ۘ﴿۵﴾ وقف لازم

مقامِ تکمیل یعنی انجام کو سامنے رکھتے ہوئے نظم ونسق کرنے والی ؛ معاملات کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے تدبیرِ امور کرنے والی اس حقیقت پر شاہد ہیں (5)۔

یَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۙ﴿۶﴾

کہ ایک دوَر آئے گا جس دوَر میں ارض وسما کی ہر چیز لرز اٹھے گی النمل۔87، الزّمر۔68، (6)۔

تَتۡبَعُہَا الرَّادِفَۃُ ؕ﴿۷﴾

اس کے پیچھے، جزا اور سزا، اللہ کا قانونِ مکافات آئے گا (7)۔

قُلُوۡبٌ یَّوۡمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ ۙ﴿۸﴾

اُس وقت دل مضطرب وپریشان ہوں گے (8)۔

اَبۡصَارُہَا خَاشِعَۃٌ ۘ﴿۹﴾ وقف لازم

آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی (9)۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝١٠

کفّار کہیں گے کیا ہم پہلی حالت پر واپس لائے جائیں گے یعنی پھر زندہ کر دیئے جائیں گے ق۔3 (10)۔

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١

جبکہ ہم بوسیدہ ہڈیاں بن چکے ہوں گے المومنون۔82، اَلنّمل۔67، الصّٰفّٰت۔53-16، الواقعہ۔47 (11)۔

وقف لازم

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝١٢

یہ بھی کہیں گے کہ ایسا ہوا تو یہ واپسی تو ہلاکت ہے (12)۔

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣

ایسی واپسی یعنی دوبارہ زندہ کرنے کے لیے فقط جھڑک والی ایک زوردار آواز ہوگی الصّٰفّٰت۔19، (13)۔

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝١٤

سو، وہ نشاۃِ ثانیہ کے بعد ایک میدان میں ہوں گے جس میں بیداری ہی بیداری ہے (14)۔

وقف لازم

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝١٥

اے رسول ﷺ! کیا موسیٰ علیہ السلام کی داستان تیرے علم میں آئی ہے؟ (15)۔

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٦

جب اُس کے ربّ نے اسے اس وادی میں پکارا جہاں اس کے سفر کی مسافتیں سمیٹ دی گئی تھیں طٰہٰ۔12 (16)۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝١٧

اسے حکم ہوا کہ فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ بڑا سرکش بنا ہوا طٰہٰ۔24 (17)۔

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝١٨

اس سے پوچھو کہ کیا تُو اپنی ذات کا تزکیہ Development چاہتا ہے؟ (18)۔

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝١٩

اور میں تیری راہنمائی تیرے ربّ کی طرف کردوں تاکہ تُو، اس کے قوانین کی خلاف ورزی کے عواقب ونتائج سے خوف محسوس کرے (19)۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾	لٰہذا، موسیٰ علیہ السلام نے اسے بڑی نشانیاں دکھائیں طٰہٰ۔23(20)۔
فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾	مگراس نے انہیں جھوٹ قرار دیا اور ماننے سے انکار کردیا(21)۔
ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾	تیزی سے واپس پلٹا(79/22)۔
فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾	اس نے اپنے لوگوں کوجمع کیا اَوران سے بلند آوز میں مخاطب ہوا(23)۔
فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾	اس نے کہا کہ میں ہی تمہارا سب سے برتر، ربّ ہوں (24)۔
فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾	سو،اللہ نے اسے سزا میں ماخوذ کرکے اگلوں اورپچھلوں کے لیےموجبِ عبرت بناڈالا البقرہ۔66(25)۔
ع 1 26 3 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾	اس داستان میں ،اُس شخص کے لیے سامانِ عبرت lesson ہے جواللہ کے قانون کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج Consequences سے ڈرمحسوس کرے(26)۔
ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾	کیاتم سب کی تخلیق زیادہ مشکل ہے یافضائی کُرّوں کی الصّٰفّٰت۔11؟ اُسی اللہ نے اِنہیں وجودعطاکیا(27)۔
وَرَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾	وہ فضائے سماوی کو بہت بلندی تک لے گیا، پھران فضائی کُرّوں میں ٹھیک ٹھیک اعتدال پیدا کردیا کہ باہم متصادم نہ ہوں(28)۔

وَاَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰٮهَا ﴿۲۹﴾	اس فضائے کائنات میں اس کی رات کو تاریک بنایا الانبیاء۔33، اَلشَّمس۔4 اور اسی میں دن کی روشنی پھیلا دی الانبیاء۔33، اَلشّمس۔3 (29)۔
وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِكَ دَحٰٮهَا ﴿۳۰﴾	بعد ازاں، زمین کو باہم دگر ہیولیٰ سے، گوپئیے سے پتھر پھینکنے کے انداز سے الگ کیا الانبیاء۔30، اور ہموار پھیلا دیا اَلشَّمس۔6 (30)۔
اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰٮهَا ﴿۳۱﴾	اس میں سے اس کا پانی اور گھاس چارہ پیدا کیا الاعلیٰ۔4 (31)۔
وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰٮهَا ﴿۳۲﴾	اور اس میں پہاڑ جما دیئے اَلرّعد۔3، الانبیاء۔31، اَلنَّبا۔7 (32)۔
مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ﴿۳۳﴾	پانی اور روئیدگی ...... یہ، ضرورت کے مطابق سامانِ زیست ونشوونما ہے تمہارے لیے اور تمہارے مال مویشیوں کے لیے بھی (33)۔
فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى ﴿۳۴﴾	پھر جب بہت بڑی آفت......ساعتِ قیامت آئے گی عَبَس۔33 (34)۔
يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾	اُس وقت، انسان نے جو کچھ کیا ہوگا، اسے یاد کر کے Memory میں لائے گا (35)۔
وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِمَنۡ يَّرٰى ﴿۳۶﴾	اور مضمر او جھل جہنّم ظاہر ہو کر ہر اُس شخص کے سامنے آجائے گی الزُّمر۔48 جو دل سے دیکھے اور غور کرے One who perceives (36)۔
فَاَمَّا مَنۡ طَغٰى ﴿۳۷﴾	جس نے سرکشی اختیار کی (37)۔

وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾

اور دنیا کی زندگی کو فوقیت دی (38)۔

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾

تو اس کی منزل و مسکن جہیم ہی ہوگی (39)۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾

اور جو اپنے ربّ کے رُوبرُو احتسابِ اعمال کے لیے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے Fears of facing for accountability اور اس نے اپنے آپ کو ان جذبات اور ناجائز خواہشاتِ نفسانی سے جو انسان کو شرفِ انسانیّت کی بلندیوں سے حیوانی سطح کی پستیوں کی طرف لے جائیں، روکا (40)۔

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

تو اس کی منزل، یقیناً، جنّت ہوگی الرّحمٰن۔46 (41)۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾

اے رسول ﷺ! تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کب اس کا وقوع ہوگا الاعراف۔187 (42)۔

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾

جس کے متعلّق تُو یاد دہانی کراتا رہتا ہے (43)۔

اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾

اے رسول ﷺ! اس کے انجام، انتہا کا علم تیرے ربّ کو ہے الاحزاب۔63 (44)۔

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾

تُو تو ہر اُس شخص کو Warn کرنے والا ہے جو اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتا ہو فاطر۔18، یٰسین۔11 (45)۔

ع 2 20 4 كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

گویا جس روز وہ قیامت کو برپا دیکھیں گے تو کہیں گے کہ وہ ایک شام یا اگلے دن نصف النہار تک دنیا میں رہے ہوں گے (46)۔

سُوْرَةُ عَبَسَ (۸۰)

اٰیاتُھا ۴۲ — رُکُوعُھا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤیۙ ۝۱ اَنۡ جَآءَهُ الۡاَعۡمٰی ۝۲

قریش کے سردار نے اس وجہ سے کہ رسول ﷺ کے پاس ایک غریب نابینا دین کی رہنمائی کے لیے آ گیا ہے، چہرے پر تیوری ڈال لی ہے اور منہ پھیر لیا ہے ھُود۔27، الشّعرا۔111، المدثّر۔23-22 (2-1)۔

وَمَا یُدۡرِیۡكَ لَعَلَّهٗ یَزَّکّٰۤیۙ ۝۳

اے رسول ﷺ! اسے بتا دے کہ تجھے کیا پتا، ہوسکتا ہے اس کی ذات کا تزکیہ Development ہو جائے، اس کی زندگی سنور جائے (3)۔

اَوۡ یَذَّکَّرُ فَتَنۡفَعَهُ الذِّکۡرٰی ۝۴

اگر یہ غور و فکر کرے تو اسے اس نصیحت سے فائدہ پہنچے اَلشّعرا۔114، الانعام۔53-52، الکہف۔28 (4)۔

اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰیۙ ۝۵ فَاَنۡتَ لَهٗ تَصَدّٰی ۝۶

البتہ جو شخص اپنے آپ کو وحی کی تعلیم سے مستغنی سمجھتا ہے اس کی طرف تُو زیادہ توجّہ دے رہا ہے (6-5)۔

وَمَا عَلَیۡكَ اَلَّا یَزَّکّٰی ۝۷

اے رسول ﷺ! گر یہ بے پروائی برتنے والا وحی کی طرف نہیں آتا تو اس کے تزکیے کی ذمّہ داری تجھ پر نہیں (7)۔

وَاَمَّا مَنۡ جَآءَكَ یَسۡعٰیۙ ۝۸

یہ سردارِ قریش چاہتا ہے کہ جو شخص لپک کر تیری طرف آیا (8)۔

وَهُوَ یَخۡشٰیۙ ۝۹

اور غلط طرزِ زندگی کے نقصان کا احساس بھی رکھتا ہے (9)۔

فَاَنۡتَ عَنۡهُ تَلَهّٰى ۚ﴿۱۰﴾	تو اُس کی طرف سے بے رُخی برتے (10)۔
كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذۡكِرَةٌ ۚ﴿۱۱﴾	ہرگز ایسا نہ کرنا۔ یہ قرآن تو ضابطۂ ہدایت ہے الاعراف۔158، الانبیاء۔107 (11)۔
فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ﴿۱۲﴾ وقف لازم	جو چاہے، اس سے نصیحت حاصل کر لے (12)۔
فِىۡ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ﴿۱۳﴾	یہ ایسی آیات میں منضبط ہے جو باشرف نفع بخشی کا سر چشمہ ہیں (13)۔
مَّرۡفُوۡعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ﴿۱۴﴾	بلند مرتبت، ذہنِ انسانی کے تعصّبات سے منزّہ اور پاکیزہ نظریاتی تعلیم کی حامل (14)۔
بِاَيۡدِىۡ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ؕ﴿۱۶﴾	جو واجب التّکریم، صداقت شعار اور کشادہ ظرف کاتبوں کے ہاتھوں سے لکھی ہوئی ہیں (16-15)۔
قُتِلَ الۡاِنۡسَانُ مَاۤ اَكۡفَرَهٗ ؕ﴿۱۷﴾	ستیاناس ایسے انسان کا جو اس پر ایمان لانے سے انکار کرتا ہے (17)۔
مِنۡ اَىِّ شَىۡءٍ خَلَقَهٗ ؕ﴿۱۸﴾	اس سے ذرا پوچھو کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے (18)۔
مِنۡ نُّطۡفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ﴿۱۹﴾	اسے بتاؤ کہ مادۂ منویہ کی ایک بوند سے اسے پیدا کیا المرسلٰت۔20 اور اُسے اس Pattern کے مطابق بنا دیا جو اس کے لیے متعیّن کیا گیا تھا اور اُس کی ممکنات Potentialities کو Actualise مشہود کر دیا (19)۔
ثُمَّ السَّبِيۡلَ يَسَّرَهٗ ۙ﴿۲۰﴾	پھر صحیح شاہراہِ حیات پر چلنا اس کے لیے آسان کر دیا (20)۔

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾	پھر اسے زندگی کے مراحل سے گزار کر موت دے دی اور قبر میں پہنچا دیا (21)۔
ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾	پھر اپنی مشیّت کے مطابق، اسے حیاتِ نَو بھی دے دیتا ہے (22)۔
كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾	جو حکم اسے دیا گیا تھا، یہ اسے بجا نہیں لایا (23)۔
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾	انسان ذرا اپنی غذا خوراک کے متعلّق تو غور کرے (24)۔
اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾	ہم نے خوب پانی برسایا ق۔9 (25)۔
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾	پھر زمین کو شق کیا (26)۔
فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾	پھر اس میں سے غلّہ اگایا (27)۔
وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾	اور انگور کی بیلیں اور سبزیاں ترکاریاں (28)۔
وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾	اور زیتون اور کھجور کے درخت (29)۔
وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾	اور گھنے باغات النّباء۔16 (30)۔
وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾	ہر قسم کے پھل میوہ جات اور گھاس چارہ الواقعہ۔64-63 (31)۔
مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾	یہ ضرورت کے مطابق سامانِ زیست تمہارے لیے اور تمہارے مویشیوں کے لیے ہے (32)۔
فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾	جب ہیبت زدہ کرنے والی مصیبت ---- قیامت برپا ہوگی النّزٰعات۔34 (33)۔
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾	اُس دن آدمی، اپنے بھائی کو چھوڑ کر بھاگے گا (34)۔
وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾	اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے (35)۔
وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾	اور اپنی بیوی اور بچّوں سے (36)۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾

اُس روز، ہر شخص ایسی فکر میں ہو گا جو اسے دوسروں سے بے توّجہ کر دے گی (37)۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾

اُس روز، کچھ چہرے چمک رہے ہوں گے (38)۔

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾

ہنستے ہوئے خوش وخُرمّ (39)۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾

اور کچھ چہرے غبار آلوُ دہوں گے (40)۔

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾

اُن کے چہروں پر ذلّت اور سیاہی چھائی ہو گی یونس۔27 (41)۔

ع 1 42 5 أُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

یہی ہوں گے اَلفَجَرة...... دین کی ابدی اقدار سے انکار کی رَوِش اختیار کرنے والے اور انسانیت میں تشتّت وانتشار پیدا کر کے اسے ٹکڑیوں میں تقسیم کر دینے والے (42)۔

(۸۱) سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

اٰیَاتُھَا ۲۹ | رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾

کائنات کے اختتام پر جب سورج بے نور کر کے لپیٹ دیا جائے گا (1)۔

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾

اور ستارے گدلا کر بکھیر دیئے جائیں گے (2)۔

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾

اور پہاڑوں کو اکھیڑ دیا جائے گا الکھف۔47،طٰہٰ۔105، المرسلٰت۔10 (3)۔

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾

اور دس ماہ کی حاملہ Pregnant اونٹنیاں مالکوں کی گھبراہٹ اور عدم توجّہی سے بے مہار ہو جائیں گی (4)۔

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾

اور جب صحرائی جانور نفسا نفسی اور، مارے دہشت کے

اکٹھے ہوجائیں گے (5)۔

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦
اور جب سمندر خالی کردیئے جائیں گے (6)۔

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝٧
اور جب جانیں، جسدوں سے ملادی جائیں گی (7)۔

وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝٨
اور جب زندہ درگور کی گئی بچّی سے پوچھا جائے گا (8)۔

بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝٩
کہ تجھے کس گناہ کی پاداش میں ماردیا گیا (9)۔

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠
اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے (10)۔

وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝١١
اور جب فضائی کُروں کو ان کی جگہ سے ہٹا کر لپیٹ دیا جائے گا الانبیاء۔104 (11)۔

وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝١٢
اور جب جہنّم بھڑکادی جائے گی (12)۔

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝١٣
اور جب جنّت قریب ترلے آئی جائے گی (13)۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝١٤
ہر شخص جان لے گا جو عمل اس نے یہاں پیش کیا ہوگا (14)۔

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝١٥
میں شہادت میں پیش کرتا ہوں ان ستاروں کو جو آہستگی سے چلتے چلتے چھپ جائیں (15)۔

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝١٦
اور ایسے ستاروں کو جو چلتے چلتے، دن کے نمودار ہونے پر نظروں سے اوجھل ہوجائیں اَلنَّجم۔1 (16)۔

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝١٧
اور رات کو، جب اندھیرا چھاجانے کے بعد صبح کے وقت چھٹ جائے (17)۔

وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝١٨
اور صبح کو، جب روشن ہوجائے، پَو پھٹ جائے (18)۔

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝١٩
کہ یقیناً، یہ قرآن ایک معزّز رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا کلام ہے (19)۔

ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ﴿۲۰﴾	یہ رسول ﷺ اُس ہستی کے نزدیک جو زبردست قدرت اور منزلت والی ہے اور جس کے ہاتھ میں کائنات کا مرکزی کنٹرول ہے اعلیٰ منصب کا حامل ہے (20)۔
مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ﴿۲۱﴾	جس رسول کی اطاعت کی جائے اور قابل اعتماد امانت دار بھی ہے (21)۔
وَ مَا صَاحِبُکُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۲﴾	اور اے مخاطب! تمہارا یہ رفیق دیوانہ نہیں ہے (22)۔
وَ لَقَدۡ رَاٰہُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲۳﴾	اس نے اپنے آپ کو نہایت بلند مرتبہ پر پایا ہے (23)۔
وَ مَا ہُوَ عَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ ﴿۲۴﴾	جو وحی اُسے غیب سے ملتی ہے، اسے دوسروں تک پہنچانے میں وہ بخل سے کام نہیں لیتا (24)۔
وَ مَا ہُوَ بِقَوۡلِ شَیۡطٰنٍ رَّجِیۡمٍ ﴿۲۵﴾	اور یہ قرآن، سرکشی یا جہالت کی طرف مائل کرنے والے جذبات کی باتیں نہیں (25)۔
فَاَیۡنَ تَذۡہَبُوۡنَ ﴿۲۶﴾	تو یہ جاننے کے باوجود، تم کدھر چلے جا رہے ہو (26)۔
اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۷﴾	یہ تو صرف اقوامِ عالم کے لیے باعثِ شرف و عزّت اور سرچشمۂ عبرت و موعظت ہے (27)۔
لِمَنۡ شَآءَ مِنۡکُمۡ اَنۡ یَّسۡتَقِیۡمَ ﴿۲۸﴾	تم میں سے ہر اُس شخص کے لیے جو سیدھی اور توازن بدوش راہ پر چلنا چاہے (28)۔
ع 1 29 6 وَ مَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۹﴾	اور تم صرف وہی چاہو جو اللہ ربّ العلمین --- تمام Physical worlds کی ربوبیّت کرنے والا چاہتا ہے المدثّر۔56، الدّھر۔30 (29)۔

(۸۲) سُوۡرَۃُ الۡاِنۡفِطَارِ

اٰیَاتُهَا ۱۹ رُکُوۡعُهَا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۙ﴿۱﴾

کائنات Dissolve ہونے پر جب اجرامِ فلکی پھٹ جائیں گے الانبیاء۔104، اَلتّکویر۔11 (1)۔

وَ اِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ ۙ﴿۲﴾

اور، جب ستارے منتشر ہو جائیں گے اَلتّکویر۔2 (2)۔

وَ اِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۙ﴿۳﴾

جب سمندر بہا دیئے جائیں گے اَلتّکویر۔6 (3)۔

وَ اِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ۙ﴿۴﴾

جب قبریں اُلٹ پلٹ کر کھول دی جائیں گی العادیات۔9 (4)۔

عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَ اَخَّرَتۡ ؕ﴿۵﴾

ہر شخص اُن اعمال کو جان لے گا جو اس نے آگے بھیجے اَلتّکویر۔14 اور ان اعمال کے نتائج و اثرات بھی جو وہ پیچھے چھوڑ آیا ہے (5)۔

یٰۤاَیُّهَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الۡکَرِیۡمِ ۙ﴿۶﴾

اے انسان! تجھے اپنے رَبِّ کریم کے مقابلے میں جو انسانیت کی، بغیر کسی ذاتی غرض و منفعت کے، ربوبیّت کئے جاتا ہے کس چیز نے فریب میں ڈالا ہوا ہے؟ (6)

الَّذِیۡ خَلَقَکَ فَسَوّٰىکَ فَعَدَلَکَ ۙ﴿۷﴾

اور جس نے تجھے متخالف عناصر کی ترکیب سے پیدا کیا اور تجھے ایسا تناسب و توازن عطا کیا جیسا حکمت و اعتدال کا تقاضا تھا اَلتّین۔4 (7)۔

فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ؕ﴿۸﴾

پھر جس صورت میں چاہا، ترکیب دے کر تیری صورت گری کر دی (82/8)۔

کَلَّا بَلۡ تُکَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِ ۙ﴿۹﴾

نہیں اتنا ہی نہیں، بلکہ تو ظہورِ نتائج کے دن ہی کو جھٹلا رہا

	ہے (9)۔
وَاِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحٰفِظِيۡنَ ۙ﴿۱۰﴾	حال آں کہ تم پر نگران ملائکہ مقرّر رہیں (10)۔
كِرَامًا كَاتِبِيۡنَ ۙ﴿۱۱﴾	جو بڑے معزّز لکھنے والے ہیں (11)۔
يَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾	جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، وہ جان رہے ہوتے ہیں الزُّخرف۔80،قٓ۔18 (12)۔
اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ ۚ﴿۱۳﴾	ابرار ..... زندگی میں وسیع القلبی، کشادہ ظرفی اور حسنِ سلوک سے پیش آنے والے راحت وآسائش میں ہوتے ہیں (13)۔
وَاِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِىۡ جَحِيۡمٍ ۖ﴿۱۴﴾	تشتّت وانتشار کی حامل شخصیّت والے اور انسانوں میں بھی انتشار پیدا کرنے والے جہنّم میں ہوتے ہیں (14)۔
يَّصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ الدِّيۡنِ ﴿۱۵﴾	جزا اور سزا کے دن، وہ اس میں داخل ہوتے ہیں (15)۔
وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَآئِبِيۡنَ ؕ﴿۱۶﴾	وہ جہنّم سے اوجھل نہیں ہیں الاعنکبوت۔ 54، النّزٰعات۔36 (16)۔
وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ۙ﴿۱۷﴾	(اے انسان!) تجھے کیا معلوم کہ ظہورِ نتائج کا دن کیسا ہوگا (17)۔
ثُمَّ مَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ؕ﴿۱۸﴾	پھر سن لے کہ تجھے کیا پتا کہ جزا اور سزا کا دن کیسا ہوگا (18)۔
ع 1/19/7 يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـئًا ‌ؕ وَالۡاَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾	اُس دن کسی انسان کو دوسرے انسان پر کوئی اقتدار حاصل نہیں ہوگا اور اُس دور میں حکم sovereignty صرف اللہ کی ہوگی؛ کوئی انسان اللہ کے حکم کو پسِ پشت نہیں ڈال سکے گا (19)۔
رکوع	

(٨٣) سُوۡرَةُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ

اٰيَاتُهَا ٣٦ — رُكُوۡعُهَا ١

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ۙ‏ ١	ناپ اور تول میں کمی کرنے، انسانوں کی صلاحیتوں کو زنجیروں میں جکڑنے اور شرفِ انسانیت میں کمی کرنے والوں کے لیے تباہی ہے (1)۔
الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ۖ‏ ٢	جب یہ لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں (2)۔
وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوْ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ؕ‏ ٣	اور جب لوگوں کو ناپ اور تول کر دیتے ہیں تو کمی کر دیتے ہیں (3)۔
اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓـئِكَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ‏ ٤	کیا وہ خیال نہیں کرتے کہ انہیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھا یا جائے گا (4)۔
لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۙ‏ ٥	ایک بڑے دن کو (5)۔
يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ‏ ٦	جس روز سب انسان ربّ العلمین کے رُوبرو جواب دہی Accountability کے لیے کھڑے ہوتے ہیں (6)۔
كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِىۡ سِجِّيۡنٍ ؕ‏ ٧	یقیناً ان لوگوں کا اعمال نامہ، جنہوں نے انسانیت کو پارہ پارہ کیا ہوگا اور ان کی اپنی شخصیت بھی تشتّت وانتشار کا شکار ہوگی، ان کی ذات کی نشو ونما روک دے گا (7)۔
وَمَاۤ اَدۡرٰكَ مَا سِجِّيۡنٌ ؕ‏ ٨	اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ سجّین کیا ہے (8)۔
كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ؕ‏ ٩	لکھا ہوا اعمال نامہ ہے (9)۔
وَيۡلٌ يَّوۡمَـئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۙ‏ ١٠	اس روز، اقدارِ مُطلقہ کی تکذیب کرنے والوں کے لیے

تباہی ہے (10)۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝١١

جو ظہورِ نتائج کے دن کو جھٹلاتے ہیں (11)۔

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٢

اُس کی تکذیب صرف وہی کرتا ہے جو حدود شکن اور مجرم ہے (12)۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣

جب ہماری آیات اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کے قصّے کہانیاں ہیں (13)۔

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤

نہیں، بات یہ نہیں بلکہ ان کے اعمال کے باعث ان، کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے (14)۔

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝١٥

اُس روز وہ یقیناً، اپنے ربّ کی عطایا سے محروم Debarred ہوتے ہیں (15)۔

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝١٦

پھر وہ جہنّم میں داخل ہو جاتے ہیں (16)۔

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝١٧

کہا جاتا ہے کہ یہ ہے وہ جہنّم جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (17)۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝١٨

ان کے برعکس، ابرار ...... نگاہ میں فراخی، قلب میں کشادگی اور ذات میں وسعت کے حامل لوگوں کا اعمال نامہ انہیں بلندیوں پر لے جاتا ہے الانشقاق۔19 (18)۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝١٩

اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ علیّون کیا ہے؟ (19)۔

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٢٠

یہ لکھا ہوا اعمال نامہ ہے (20)۔

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝٢١

مقرّبین .... صفاتِ الٰہی کو اپنی ذات میں منعکس کر لینے والے اُس کو دیکھ لیتے ہیں (21)۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝٢٢

ابرار، یقیناً، راحت اور آسائشوں میں ہوتے ہیں

	الا نفطار-13(22)-
عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾	گدّے دار تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں (23)-
تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾	تُو انہیں، ان کے تر و تازہ اور شگفتہ چہروں سے ہی پہچان لے گا (24)-
يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾	انہیں، سربمُہر خالص مشروب پلایا جاتا ہے (25)-
خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾	اس کی مہر Seal مشک کی ہوگی اور چاہیے کہ سبقت کرنے والے، اس کے حصول کے لیے، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں (26)-
وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾	اس میں خنک وشیریں تسنیم کی آمیزش ہوتی ہے (27)-
عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾	یہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرّبین پیتے ہیں الدّھر-6 (28)-
اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾	جو مجرم ہیں، وہ اہلِ ایمان پر ہنسا کرتے تھے (29)-
وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾	جب ان کے قریب سے گزرتے، تو آپس میں ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارہ کیا کرتے (30)-
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾	اور جب اپنے ساتھیوں کی طرف واپس آتے تو اتراتے ہوئے آتے (31)-
وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَضَاۗلُّوْنَ ﴿۳۲﴾	اور وہ جب مومنوں کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ یقیناً راہ گم کردہ لوگ ہیں (32)-
وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾	حالانکہ وہ مجرم لوگ ان اہلِ ایمان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے (33)-

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾

آج، اہلِ ایمان کفّار پر ہنس رہے ہیں (34)۔

عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٣٥﴾

مسہریوں پر آمنے سامنے بیٹھے دیکھ رہے ہیں الحجر۔47، الصّٰفّٰت۔44(35)۔

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ ع 1 36 8

کفّار کو ان اعمال کا بدلہ دے دیا گیا جو وہ کیا کرتے تھے (36)۔

سُورَةُ الْإِنْشِقَاقِ (٨٤)

آیاتها ٢٥ — رکوعها ١

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ﴿١﴾

جب اجرامِ فلکی پھٹ جائیں گے الانبیاء۔104، التّکویر۔11، الانفطار۔1 (1)۔

وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾

ایسا، یہ اپنے ربّ کے قانون کے مطابق کریں گے۔ انہیں بنایا ہی اس قانون کے مطابق گیا ہے (2)۔

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾

اور زمین کھل کر پھیل جائے گی (3)۔

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾

اور جو کچھ اس کے اندر ہے، اسے باہر ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی الزلزال۔2، العادیات۔9 (4)۔

وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾

یہ اپنے ربّ کے قانون کے مطابق عمل کرے گی اور اسے بنایا ہی اس کے مطابق گیا ہے (5)۔

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿٦﴾

اے انسان! تُو اپنے ربّ کے نظامِ ربوبیّت کے لیے جتنی بھی جگر پاش مشقّتیں اٹھاتا رہتا ہے، تُو اس کے نتائج اپنے سامنے دیکھ لے گا (6)۔

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴿٧﴾

سو، جس کو اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا

جائے گا (7)۔

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾

تو اس کا حساب بموجب ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُه' الاعراف۔8، القارعہ۔7، المومنون۔102 آسان لیا جائے گا (8)۔

وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾

اور وہ اپنے ساتھیوں کی طرف خوش و خُرمّ واپس آئے گا (9)۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾

اور جس کو اس کا اعمال نامہ پشت کے پیچھے سے دیا جائے گا کہ وہ بائیں ہاتھ سے اعمال نامہ لینے سے انکار کرتے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے لے جائے گا الحاقہ۔25 (10)۔

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾

تو وہ اپنی ہلاکت کو دعوت دے گا (11)۔

وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾

اور بھڑکتی ہوئی جہنّم میں داخل ہوگا (12)۔

اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾

وہ دنیا میں اپنے ساتھیوں میں بہت خوش وخُرمّ رہا کرتا تھا (13)۔

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۛۚ﴿۱۴﴾

اسے گمان تھا کہ وہ ہرگز قانونِ مکافاتِ عمل کی طرف لوٹ کر نہیں جائے گا (14)۔

معانقة 17

بَلٰٓى ۛۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿۱۵﴾

کیوں نہیں! وہ اپنے ربّ کی نگاہوں کے سامنے تھا (15)۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾

سو، میں شہادت میں پیش کرتا ہوں غروبِ آفتاب کے وقت، دن کی روشنی کے رات کی تاریکی میں ملنے کو (16)۔

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾

اور رات کو، اور جسے وہ اپنے دامن میں چھپا لے (17)۔

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾

اور چاند کو جب وہ نور سے بھر جائے، کامل ہو جائے (18)۔

لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾	کہ تم ایک حالت سے دوسری حالت پر پہنچتے ہوئے، درجہ بدرجہ اوپر کو اُٹھتے جاؤ گے، ارتقائے ذات حاصل کرتے جاؤ گے (19)۔
فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾	لہٰذا، ان کفّار کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے (20)۔
وَاِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ﴿۲۱﴾ السجدة	جب ان کے سامنے قرآن پیش کیا جاتا ہے تو وہ اس کے احکام وقوانین کے آگے جھکتے نہیں (21)۔
بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ﴿۲۲﴾	بلکہ یہ کفّار وحی کو جھٹلاتے ہیں (22)۔
وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُوۡعُوۡنَ ﴿۲۳﴾	حال آں کہ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ جمع کر کے محفوظ کر رہے ہیں (23)۔
فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۲۴﴾	اے رسول ﷺ! تو انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دے (24)۔
اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۲۵﴾	البتہ جن لوگوں نے ایمان لانے کے ساتھ حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے، صلاحیّت پرور کام کئے، ان کے لیے ایسا اجر ہے جو منقطع نہیں ہوتا (25)۔

السجدة 21

ع 1 25 9

اٰيَاتُهَا ۲۲ (۸۵) سُوۡرَةُ الۡبُرُوۡجِ رُكُوۡعُهَا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ﴿۱﴾	اس حقیقت پر شاہد ہے ستاروں سے بھری ہوئی یہ فضائے کائنات (1)۔
وَالۡيَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ﴿۲﴾	اور قیامت کا دن جس کا انسانیت سے وعدہ کیا گیا ہے (2)۔

وَشَاهِدٍ وَّمَشۡهُوۡدٍ ؕ﴿۳﴾	اور نگران و فیصلہ کرنے والی ہستئی باری تعالیٰ، اور وجود میں آ کر محسوس شکل میں مشہود ہونے والی یہ ساری کائنات (3)۔
قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ﴿۵﴾	کہ ایندھن سے بھری آگ کی خندق والے ڈُونواس کا سرکش لشکر غارت ہوا (5-4)۔
اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ﴿۶﴾	وہ آگ والی خندق کے کنارے بیٹھے رہتے (6)۔
وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ﴿۷﴾	اور مومنین کے ساتھ آگ میں جھونکے جانے کا جو سلوک کیا جارہا تھا، اسے دیکھتے رہتے تھے (7)۔
وَمَا نَقَمُوۡا مِنۡهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ﴿۸﴾	یہ مومنین کو صرف اس جرم کی سزا دیتے تھے کہ وہ کائنات میں غلبہ و اقتدار کے مالک اور سزاوارِ تحسین و ستائش اللہ پر ایمان لائے ہوئے تھے المآئدہ۔59، الحج۔40 (8)۔
الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ؕ﴿۹﴾	جو کائنات پر کامل اقتدار کا مالک ہے۔ اللہ ہر شئے پر نگران ہے (9)۔
اِنَّ الَّذِيۡنَ فَتَـنُوا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِيۡقِ ؕ﴿۱۰﴾	جن لوگوں نے مومنین اور مومنات کو ایذا پہنچائی اور پھر باز نہ آئے، ان کے لیے جہنّم کا، سب کچھ جلا کر رکھ دینے والا عذاب ہے (10)۔
اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡكَبِيۡرُ ؕ﴿۱۱﴾	جو لوگ وحی کی مستقل اقدار پر ایمان لائے اور صلاحیّت پرور کام کرتے رہے، ان کے لیے ایسے سدا سرسبز و شاداب باغات ہیں جن کے زیرِ زمین سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے (11)۔
اِنَّ بَطۡشَ رَبِّكَ لَشَدِيۡدٌ ؕ﴿۱۲﴾	اے مخاطب! تیرے ربّ کی گرفت بڑی سخت ہوا کرتی

آیۃ حصصیۃ 12

	ہے (12)۔
اِنَّهٗ هُوَ يُبۡدِئُ وَيُعِيۡدُ ﴿13﴾	وہی تخلیق کی ابتدا Initiate کرتا ہے اور وہی اسے مختلف ارتقائی مراحل میں سے گزارتے ہوئے تکمیل تک پہنچاتا ہے (13)۔
وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ ﴿14﴾	وہ تخریبی عناصر کے مُضِر اثرات سے محفوظ رکھنے والا، بہت زیادہ محبتّ کرنے والا ہے (14)۔
ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِيۡدُ ﴿15﴾	اقتدارِ اعلیٰ، مرکزی کنٹرول کا مالک اور فراوانی و کثرت سے سامانِ ربوبیّت دینے والا ہے (15)۔
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيۡدُ ﴿16﴾	جس بات کا ارادہ کرتا ہے، اسے کر گزرنے والا ہے الحج۔14 (16)۔
هَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ الۡجُـنُوۡدِ ﴿17﴾ فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَ ﴿18﴾	اے نبی ﷺ! کیا تجھے فرعون اور ثمود کے قوّت والے لشکروں کا حال معلوم ہوا؟ (18-17)۔
بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ تَكۡذِيۡبٍ ﴿19﴾	واقعہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے Permanent Values سے انکار کیا، وہ انہیں جھٹلانے میں مصروف ہیں (19)۔
وَّاللّٰهُ مِنۡ وَّرَآٮِٕهِمۡ مُّحِيۡطٌ ﴿20﴾	حال آں کہ اللہ کا قانونِ مکافات، ان کو ہر طرف سے احاطہ کیے ہوئے ہے (20)۔
ع 22 1 10 بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ﴿21﴾ فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿22﴾	یہ قرآن، رفعت و عظمت کا حامل، اللہ کے صحیفہ علمی میں محفوظ ہے الواقعہ۔78-77 (22-21)۔

(۸۶) سُوۡرَةُ الطَّارِقِ

اٰیَاتُھَا ۱۷ · رُکُوۡعُھَا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾
فضائے بسیط اور طارق بطورشہادت موجود ہیں (1)۔

وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾
اور اے مخاطب! تو کیا جانے کہ طارق کیا ہے (2)۔

النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾
وہ ایک چمکنے والا روشن ستارہ ہے (3)۔

اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾
کہ ہر فرد پر اس کے اعمال کو محفوظ کرنے والا محافظ مقرّر ہے (4)۔

فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾
انسان ذرا اس بات پر غور تو کرے کہ اس کی تخلیق کس چیز سے ہوئی ہے (5)۔

خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾
اسے، تیزی سے اچھل کر گرنے والے مادۂ منویہ سے پیدا کیا گیا ہے (6)۔

يَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾
یہ، پُشت اور سینے کے درمیان میں سے خارج ہوتا ہے (86/7)۔

اِنَّهٗ عَلٰى رَجۡعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾
وہ، اللہ یقیناً اس انسان کو دوبارہ زندگی عطا کرنے پر قادر ہے (8)۔

يَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾
جس دن، چھپی ہوئی باتوں کی اصلیّت ظاہر ہوجاتی ہے (9)۔

فَمَا لَهٗ مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾
اس میں نہ اِتنی طاقت ہوتی ہے کہ سامنے آجانے والے نتائج کی نفی کردے اور نہ اس کا کوئی مددگار ہوتا ہے کہ ان نتائج سے اسے بچالے (10)۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾	یہ فضائے بلند بطورِ شہادت موجود ہے جو پانی کو بارش کی شکل میں لوٹا دیتی ہے...... یا...... یہ فضائی کُرّے بطورِ شہادت موجود ہیں جو پلٹ کر پھر اسی مقام پر آجاتے ہیں (11)۔
وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾	اور زمین بھی کہ پودوں کے اگنے کے وقت پھٹ جاتی ہے (12)۔
اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾	یہ قرآن، بلاشبہہ، قولِ فیصل Decisive word ہے (13)۔
وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾	اور یہ کوئی مذاق کی چیز نہیں جسے سنجیدگی سے Seriously نہ لیا جائے (14)۔
اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿١٥﴾	اے رسول ﷺ! یہ مخالفین، دین کے نظام کے خلاف خفیہ سازشیں سوچ رہے ہیں (86/15)۔
وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾	اور میں بھی ایک تدبیر رُوبعمل لا رہا ہوں (16)۔
17 ع 1/11 فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾	تو، اُن کافروں سے نرمی کا برتاؤ کر اور انہیں تھوڑی سی مہلت دے دے (17)۔

اٰیاتھا ۱۹ (۸۷) سُوْرَةُ الْاَعْلٰى رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾	اے رسول ﷺ! اپنے عظیم نشوونما دینے والے کی صفتِ ربوبیّت کو رُوبعمل لانے، عملی صورت دینے کے لیے پوری پوری تگ و تاز کرتا رہ الواقعہ۔96 (1)۔

الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی ۪ۙ﴿۲﴾	جس نے ہر شے کو پیدا کیا، پھر اُس میں تناسب و اعتدال پیدا کیا (2)۔
وَ الَّذِیۡ قَدَّرَ فَهَدٰی ۪ۙ﴿۳﴾	اُسی نے ان کے لیے پیمانے اور اندازے مقرّر کیے پھر ان کی رہنمائی اُس راستے کی طرف کردی جس پر چل کر وہ ان پیمانوں اور قوانین کے مطابق بن جائیں (3)۔
وَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۪ۙ﴿۴﴾	اسی نے زمین سے گھاس چارا پیدا کیا (4)۔
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ﴿۵﴾	پھر اسے ان پیمانوں اور قوانین کے مطابق سیاہی مائل خس وخاشاک بنا دیا (5)۔
سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۙ﴿۶﴾	اے رسول ﷺ! ہم اس وحی کو اس طرح محفوظ رکھیں گے کہ تو اُس میں سے کچھ بھی چھوڑ یا بھول نہیں سکے گا (6)۔
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَ مَا یَخۡفٰی ؕ﴿۷﴾	اللہ نے ایسا چاہا ہی نہیں کہ تو اس میں سے کچھ بھول جائے۔ وہ یقیناً جانتا ہے ظاہر کو بھی اور مخفی کو بھی (7)۔
وَ نُیَسِّرُكَ لِلۡیُسۡرٰی ۚ﴿ۖ۸﴾	تیرے پیشِ نظر مشن کی تکمیل کے لیے ہم تیرے لیے آسانیاں پیدا کرتے رہتے ہیں (8)۔
فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰی ؕ﴿۹﴾	تُو، اِس ذِکر۔۔۔ ضابطۂ حیات، قرآن کو پیش کرتا رہ۔ یقیناً، نصیحت وموعظت منفعت بخش ہوا کرتی ہے (9)۔
سَیَذَّكَّرُ مَنۡ یَّخۡشٰی ۙ﴿۱۰﴾	وہی شخص ہر قدم پر اللہ کے قوانین کو پیشِ نظر رکھتا ہے جو ان قوانین کی خلاف ورزی کے احساس سے خوف بداماں رہتا ہے (10)۔
وَ یَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَی ۙ﴿۱۱﴾	اور جو سوختہ بخت ہے وہ اس ضابطۂ حیات سے دور رہتا ہے (11)۔

الَّذِیۡ یَصۡلَی النَّارَ الۡکُبۡرٰی ﴿ۚ۱۲﴾	جو جہنّم کی عظیم آگ میں داخل ہوگا (12)۔
ثُمَّ لَا یَمُوۡتُ فِیۡہَا وَ لَا یَحۡیٰی ﴿ؕ۱۳﴾	اس میں نہ وہ مرتا ہی ہے اور نہ جیتا ہے ابراہیم۔17، طٰہٰ۔74 (13)۔
قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ﴿ۙ۱۴﴾	جس نے اپنی ذات کی Development تزکیہ کرلیا وہ یقیناً کامیاب ہوگیا (14)۔
وَ ذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ﴿ؕ۱۵﴾	اس نے اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا اور اس سے متمسّک رہا (15)۔
بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ﴿۫ۖ۱۶﴾	لیکن، اس کے برعکس، تم لوگ دنیاوی زندگی کے مفاداتِ عاجلہ کو ترجیح دیتے ہو (16)۔
وَ الۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ﴿ؕ۱۷﴾	حال آں کہ آخرت کی زندگی بدرجہا بہتر ہے، بقا کی مظہر اور تغیّر نا آشنا ہے (17)۔
ع 1 19 12 اِنَّ ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی ﴿ۙ۱۸﴾ صُحُفِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ مُوۡسٰی ﴿٪۱۹﴾	یہ حقائق و اقدار پہلے صحیفوں میں بھی موجود ہیں، ابراہیم اور موسیٰ علیہما السّلام کو ملنے والے صحیفوں میں بھی (18/19)۔

(۸۸) سُوۡرَۃُ الۡغَاشِیَۃِ
اٰیَاتُہَا ۲۶ — رُکُوۡعُہَا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہَلۡ اَتٰىکَ حَدِیۡثُ الۡغَاشِیَۃِ ؕ﴿۱﴾	اے رسول ﷺ! کیا تجھے ہر طرف سے چھا جانے والی مصیبت ......اعمال کے اُن نتائج کے ظہور کا حال معلوم ہوا جو انسان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہوں (1)۔

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَىٕذٍ خَاشِعَةٌ ۙ﴿۲﴾	جس روز کتنے ہی چہرے اُفسُردہ وپژمُردہ ہوتے ہیں (2)۔
عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ﴿۳﴾	بظاہر سخت مشقّت کرنے والے، بے مقصد مشقّت کے باعث تھکے ماندے (3)۔
تَصۡلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ﴿۴﴾	دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوتے ہیں القارعہ۔11 (4)۔
تُسۡقٰى مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ ؕ﴿۵﴾	انہیں، کھولتے ہوئے گرم چشمے سے پانی پلایا جاتا ہے (5)۔
لَيۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِيۡعٍ ۙ﴿۶﴾	اُن کی غذا صرف بدبُودار گھاس ہوتی ہے (6)۔
لَّا يُسۡمِنُ وَلَا يُغۡنِىۡ مِنۡ جُوۡعٍ ؕ﴿۷﴾	نہ اُس سے بدن کی نشوونما ہوتی ہے Not Nourishing اور نہ ہی وہ بھوک مٹاتی ہے (7)۔
وُجُوۡهٌ يَّوۡمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾	اُس روز، کئی چہرے شگفتہ وشاداب اور تروتازہ ہوتے ہیں (8)۔
لِّسَعۡيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ﴿۹﴾	اپنی اُس محنت کی وجہ سے جو اُن کے ثمرات سے ہم آہنگ ہوگئی ہوتی ہے (9)۔
فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۱۰﴾	جنّتِ عالی مقام میں ہیں (10)۔
لَّا تَسۡمَعُ فِيۡهَا لَاغِيَةً ؕ﴿۱۱﴾	اُس میں کوئی لغو بات نہیں سنتے الواقعہ۔25، النّبا۔35 (11)۔
فِيۡهَا عَيۡنٌ جَارِيَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ وقف لازم	اُس میں چشمۂ رواں ہے (12)۔
فِيۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾	اس میں اونچے تخت ہیں (13)۔
وَّاَكۡوَابٌ مَّوۡضُوۡعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾	اور ساغر رکھے ہیں (14)۔

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾
اور قطار در قطار گاؤ تکیے لگے ہیں (15)۔

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾
اور قیمتی غالیچے بچھے ہیں (16)۔

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۟ وقفة ﴿۱۷﴾
اے مخاطب! کیا تُو نے کبھی بادلوں کے بارے میں غور کیا ہے کہ انہیں کس طرح پیدا کیا گیا ہے (17)۔

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۟ وقفة ﴿۱۸﴾
اور فضائی کُرّے کہ کیسے بلندیوں میں معلّق کیے گئے ہیں (18)۔

وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۟ وقفة ﴿۱۹﴾
اور پہاڑ کہ کس طرح مضبوط جمائے گئے ہیں الرّعد۔3 (19)۔

وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۟ وقفة ﴿۲۰﴾
اور زمین کہ کس طرح ہموار بچھائی گئی ہے (20)۔

فَذَكِّرْ ۟ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؕ﴿۲۱﴾
اے رسول ﷺ! تُو ضابطۂ زندگی، قرآن کو پیش کرتا رہ، تیرا مشن اسے پیش کرنا ہی ہے (21)۔

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۙ﴿۲۲﴾
لیکن تیرا منصب ان پر مسلّط داروغہ کا نہیں (22)۔

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۙ﴿۲۳﴾
ہاں! جو کوئی قرآن کے پیغام کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے اور منہ پھیر کر چل دے (23)۔

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ؕ﴿۲۴﴾
تو اللہ، اُسے سخت سزا دے گا (24)۔

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۙ﴿۲۵﴾
انہیں ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے (25)۔

ع 1 26 13 ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۧ﴿۲۶﴾
پھر، ان کا حساب لینا ہماری ہی ذمہ داری ہے الرّعد۔40 (26)۔

النصف

(۸۹) سُوۡرَةُ الۡفَجۡرِ

اٰيَاتُهَا ۳۰ — رُكُوۡعُهَا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالۡفَجۡرِۙ‏ ﴿۱﴾
اِس امر کی شہادت کے لیے موجود ہے محسوس و مرئی فجر (1)۔

وَلَيَالٍ عَشۡرٍۙ‏ ﴿۲﴾
اور رمضان کے مہینے کی آخری دس راتیں البقرہ۔185 ۔(2)۔

وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِۙ‏ ﴿۳﴾
اور ہر مخلوق کی زوجیّت جو مختلف النّوع ہونے کے باوصف، جوڑا جوڑا ہے الرّعد۔3، الذّاریات۔49، الرّحمٰن۔52 اور اللہ کی احدیت الِاخلاص۔1 (3)۔

وَالَّيۡلِ اِذَا يَسۡرِ‌ۚ‏ ﴿۴﴾
اور رات جب وہ چلنے لگے (4)۔

هَلۡ فِىۡ ذٰ لِكَ قَسَمٌ لِّذِىۡ حِجۡرٍؕ‏ ﴿۵﴾
ان امور میں اہلِ عقل کے لیے دلیل وشہادت موجود ہے (5)۔

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍۙ‏ ﴿۶﴾
کیا، اے مخاطب! تُو نے غور نہیں کیا کہ تیرے ربّ نے قومِ عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا (6)۔

اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِۙ‏ ﴿۷﴾
اور اونچے ستونوں والی بلند عمارات میں رہنے والی قومِ ارم کے لوگوں کے ساتھ بھی (7)۔

الَّتِىۡ لَمۡ يُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِى الۡبِلَادِۙ‏ ﴿۸﴾
جس کی، دیگر بستیوں میں نظیر نہیں ملتی تھی (8)۔

وَثَمُوۡدَ الَّذِيۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِۙ‏ ﴿۹﴾
اور قومِ ثمود کے ساتھ بھی جو وادی میں چٹانوں کو تراش کر گھر بناتے تھے الحجر۔82 (9)۔

وَفِرۡعَوۡنَ ذِى الۡاَوۡتَادِۙ‏ ﴿۱۰﴾
اور بڑی محکم قوتوّں کے مالک، فرعون کے ساتھ بھی (10)۔

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۪ۙ﴿۱۱﴾	جنہوں نے شہروں میں قانون شکنی اور سرکشی اختیار کر رکھی تھی (11)۔
فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۪ۙ﴿۱۲﴾	اور وہاں کے نظام کو درہم برہم Chaotic کر دیتے تھے (12)۔
فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚۙ﴿۱۳﴾	تیرے ربّ کے قانونِ مکافات کے مطابق، اُن پر عذاب آیا (13)۔
اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ﴿۱۴﴾	تیرے ربّ کا قانون، یقیناً گھات میں رہتا ہے الاعنکبوت۔53 (14)۔
فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾	جب انسان کو اُس کے ربّ کی طرف سے خوش حالی اور آسائش بہم پہنچے کہ اُس کے مضمر جوہروں اور حقیقی سیرت کی نشوونما اور نمود ہوتی جائے تو اُس کے نتیجے میں، اُسے شرف وعزّت اور نعمائے زندگی سے نواز جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے ربّ نے مجھے عزّت بخشی (15)۔
وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ﴿۱۶﴾	اور جب وہ مشکلات ومصائب میں سے گزرتا ہے اور اسے تنگی سے نپا تُلا رزق ملنے لگتا ہے تو گلہ کرنے لگتا ہے کہ میرے ربّ نے مجھے ذلّت سے دوچار کر دیا (16)۔
كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۱۷﴾	بات یوں نہیں، بلکہ تم، معاشرے میں تنہا رہ جانے والے کی تکریم ملحوظ نہیں رکھتے (17)۔
وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ﴿۱۸﴾	اور جن لوگوں کا چلتا ہوا کاروبار رک جائے، ان کے لیے سامانِ پرورش کا انتظام کرنے کی ایک دوسرے کو

ترغیب نہیں دیتے ہوالماعون۔3(18)۔

وَتَأْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾

اورتم میراث کے مال کو سارے کا سارا کھا جاتے ہو (19)۔

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾

اور مال ودولت سے تم حد درجہ محبّت رکھتے ہو (20)۔

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾

یہ صورتِ حال ہرگز نہ رہے گی بلکہ جب یہ زمین کُوٹ توڑ کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی (21)۔

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

اور جب بے اندازہ کائناتی قوتوں کے جلو میں تیرے ربّ کا امر...... حتمی فیصلہ...... آجائے گا اور انہیں ان کے اعمال کی سزا ملے گی البقرہ۔210، النّحل۔33، الفرقان۔22(22)۔

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾

اور جس روز جہنّم ان کے رُوبرو لائی جائے گی، اس دن، انسان کو سمجھ آجائے گی، لیکن اُس وقت سمجھنے کا کیا فائدہ؟(23)۔

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿٢٤﴾

کہے گا کہ اے کاش! میں نے اپنی اس حقیقی زندگی کے لیے کچھ آگے بھیج لیا ہوتا (24)۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾

سو، اُس دن، جیسی سزا اللہ دے گا ویسی سزا دینے والا کوئی نہیں (25)۔

وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٦﴾

اور جس گرفت کی جکڑن اللہ کی ہوگی، کسی کی نہ ہوگی (26)۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾

اے وہ انسان، جس نے اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرکے ذات کی نشوونما اور اطمینانِ قلب

حاصل کر لیا ہے الرّعد-28، الشّمس-9 (27)۔

ارْجِعِىْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ﴿۲۸﴾

اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کی طرف متوجہ ہو اور دیکھ کہ تیری زندگی، اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہے Corresponds to the Laws of Allah اور تیرے اعمالِ صالحہ کے نتائج اُن وعدوں کے مطابق ہیں جو اللہ نے تیرے ساتھ کئے تھے (28)۔

فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ۙ﴿۲۹﴾

لٰہذا، آج تُو میرے اُن بندوں میں شامل ہو جا جو میرے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرتے اور اپنی قوّتوں اور صلاحیتوں کو میرے پروگرام کے مطابق صرف کرتے رہے ہیں (29)۔

ع 1 30 14 وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ﴿۳۰﴾

اور میری جنّت میں داخل ہو جا (30)۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ (۹۰)

اٰیَاتُھَا ۲۰ — رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾

میں اس شہرِ مکّہ کی حرمت کو بطورِ شہادت پیش کرتا ہوں (1)۔

وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جس شہر میں تُو رہائش پذیر ہے (2)۔

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾

اور سلسلۂ تولیدِ نسلِ انسانی بھی بطورِ شہادت موجود ہے (3)۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِىْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾

ہم نے انسان کی تخلیق اس انداز سے کی ہے کہ اس میں پورا پورا تناسب اور اعتدال ہے اور یہ مشکلات و موانع

کا مقابلہ کرسکتا ہے الانفطار۔ 7، التّین ۔ 4 (4)۔

وقف لازم

اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ يَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ اَحَدٌ ۘ‏۝٥

کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی ہستی کا ہرگز اقتدار واختیار نہیں ہے (5)۔

يَقُوۡلُ اَهۡلَكۡتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ‏۝٦

کہتا ہے کہ میں نے دین کی مخالفت میں بہت مال ضائع کرڈالا (6)۔

اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ‏۝٧

یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کی نظر نہیں تھی (7)۔

اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ عَيۡنَيۡنِۙ‏۝٨ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيۡنِۙ‏۝٩

کیا ہم نے اسے دو آنکھیں اور دو ہونٹ اور زبان نہیں دی، یعنی دیکھنے اور اظہار کی صلاحیتیں عطا نہیں کیں؟ (8-9)۔

وَهَدَيۡنٰهُ النَّجۡدَيۡنِ‌ۚ‏۝١٠

اور اس کے سامنے صحیح اور غلط دونو راستے واضح کر دیئے (10)۔

فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَةَ ۖ‏۝١١

یہ محنت طلب اور صبر آزما راستے کی طرف دوڑ کر نہیں آتا جو پہاڑ کی دشوار گزار گھاٹی پر چڑھنے کے مترادف ہے (11)۔

وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡعَقَبَةُ ؕ‏۝١٢

اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ وہ دشوار گزار گھاٹی ہے کیا (12)۔

فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ‏۝١٣

وہ دِقّت طلب کام، انسان کو انسان کی غلامی / اس کے خود ساختہ باطل عقائد ونظریات کے سلاسل سے آزاد کرانا ہے (13)۔

اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِىۡ يَوۡمٍ ذِىۡ مَسۡغَبَةٍ ۙ‏۝١٤

یا ایسے حالات میں اُن انسانوں کی خوراک کا انتظام

	کرنا ہے جو دولت کی Un-even تقسیم کے باعث بھوک سے دوچار ہوں (14)۔
يَّتِيۡمًا ذَا مَقۡرَبَةٍ ﴿۱۵﴾	ہوں تمہارے قریب، مگر معاش کے سلسلے میں بے سہارا ہوں (15)۔
اَوۡ مِسۡكِيۡنًا ذَا مَتۡرَبَةٍ ﴿۱۶﴾	یا وہ خاک آلود، معاشرہ کے ہاتھوں مٹی میں مل جانے والا بے وقعت حاجت مند جس کا چلتا ہوا کاربار رک جائے (16)
ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَةِ ﴿۱۷﴾	پھر ایسا کرنے والا دین کی مستقل اقدار Permenent Values پر ایمان رکھنے والوں میں سے ہو اور دوسروں کو اپنے نصب العین کے حصول کے لیے استقامت اور ثابت قدمی سے سرگرمِ عمل رہنے اور ضرورت مندوں کے لیے سامانِ پرورش ونشوونما کا انتظام کرنے کی تلقین کرے (17)۔
اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ﴿۱۸﴾	یہی لوگ ہیں خوش بخت (18)۔
وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا هُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـئَمَةِ ﴿۱۹﴾	اور جو لوگ ہمارے قوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں، وہ سوختہ بخت ہیں جن کی شامتِ اعمال ان کے لیے عذاب بن کر آ جائے (19)۔
ع 1 20 15 عَلَيۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ﴿۲۰﴾	یہ جہنّم کی آگ میں ہوتے ہیں جس سے نکلنے کی راہیں مسدود ہوتی ہیں اَلۡهُمَزَة ۔8 (20)۔

سُوْرَةُ الشَّمْسِ (۹۱)

اٰیاتُھا ۱۵ — رُکُوْعُھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝۱	اس حقیقت پر شہادت کے طور پر موجود ہے: سورج اور اس کی روشنی (1)۔
وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝۲	اور چاند، جب وہ اقتباسِ ضیا کے لیے سورج کے پیچھے پیچھے چلتا ہے (2)۔
وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝۳	اور دن، جب وہ تاریکی کو دور کر کے ہر چیز کو واضح اور نمایاں کر دیتا ہے (3)۔
وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝۴	اور رات، جب وہ تاریکی سے ہر چیز کو ڈھانپ لیتی ہے (4)۔
وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝۵	اور اجرامِ فلکی، جس طرح انہیں بنایا اور معلّق رکھا ہوا ہے (5)۔
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝۶	اور زمین، جس انداز سے اسے مختلف مراحل و ادوار سے گزار کر الانبیاء۔30، الغاشیہ۔20 ہموار پھیلا دیا اور قیام کے قابل بنا دیا (6)۔
وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝۷	اور انسانی ذات، جس انداز سے اس میں توازن واعتدال پیدا کیا (7)۔
فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝۸	کہ اس ذات، Personality میں Dis-integration، انتشار اور Integration مجتمع و مستحکم رہنے کی دو ممکنات رکھ دیں (8)۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۙ﴿۹﴾

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ؕ﴿۱۰﴾

یہ سلسلہ کائنات اِس حقیقت پر شہادت کے طور پر موجود ہے کہ وہ کامرانی سے ہمکنار ہوا جس نے استحکام Integration پیدا کر کے اپنی ذات کی نشوونما Development کر لی اور، وہ خاسر و ناکام رہا جس کی صلاحیتیں دب کر رہ گئیں (9-10)۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۙ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۙ﴿۱۲﴾

قومِ ثمود نے اپنی سرکشی کی بنا پر حق کی تکذیب کی، جب ان میں سے ایک بڑا بدبخت و نامراد سرکشی کے جذبے سے اُٹھ کھڑا ہوا (11-12)۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ؕ﴿۱۳﴾

اس سے پہلے، اللہ کے رسولؑ نے انہیں ہدایت کی تھی کہ یہ اونٹنی اللہ کی جانب سے ایک Symbol ہے۔ اسے اس کی باری پر پانی پینے دینا الاعراف۔73، الشّعرا۔155 (13)۔

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۪ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۙ﴿۱۴﴾

لیکن انہوں نے جانتے بوجھتے ہوئے رسولؑ کے فرمان کو پسِ پُشت ڈال دیا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں۔ لہٰذا، ان کے ربّ کے قانونِ مکافات نے انہیں اس طرح ہلاک و برباد کر دیا کہ ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہا (14)۔

ع 1 15 16 وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

ان کے ربّ نے ان کے اس انجام کی ذرا پروا نہ کی کہ یہ ان کے اعمالِ بد کا مآل تھا (15)۔

(٩٢) سُوْرَةُ الَّيْلِ
اٰیَاتُهَا ٢١ رُکُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ①	رات، جب وہ ہر چیز کو تاریکی میں ڈھانپ لیتی ہے اَلشّمس۔4 (1)۔
وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ②	اور دن، جب روشن ہو جاتا ہے اَلشّمس۔3 (2)۔
وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ③	اور نر اور مادہ کی تخلیق (3)۔
اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ④	یہ Visible Contrast اس حقیقت پر شاہد ہے کہ تمہاری جِدّ وجُہد اور تنگ وتازِ زندگی الگ الگ سمتوں میں ہوتی ہے (4)۔
فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ⑤	لہٰذا، جس نے دوسرے ضرورت مندوں کی ربوبیّت کے لیے مال دیا اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ بھی رہا اَلَّیل۔18 (5)۔
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ⑥	اور معاشرے میں حسن وتوازن کے قیام کو اپنے عمل سے سچ کر دکھایا (6)۔
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ⑦	تو ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے، اس کے لیے زندگی میں آسانیاں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں (7)۔
وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ⑧	اور جس نے سب کچھ سمیٹ کر اپنے لیے رکھ لیا اور اپنے آپ کو Self Sufficient اور دوسروں سے مستغنی سمجھا (8)۔
وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ⑨	اور یوں، معاشرے کے حسن وتوازن کی تکذیب کی (9)۔
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ⑩	تو ہمارا قانونِ مکافات اس کی راہوں کو دشوار بنا دیتا

	ہے (10)۔
وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى ﴿١١﴾	اور جب وہ تباہیوں کے جہنّم میں گرتا ہے تو اس کا جمع کردہ مال اس کے کسی کام نہیں آتا الحاقہ۔28، اللّھب۔2 (11)۔
إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى ﴿١٢﴾	بذریعہ وحی رہنمائی عطا کرنا ہمارا ذمّہ ہے (12)۔
وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَى ﴿١٣﴾	اور دنیا، حال اور حیاتِ آخرت، مستقبل کی زندگی میں بھی تصرّفِ تام ہمارا ہے (13)۔
فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى ﴿١٤﴾	لہٰذا، میں نے تمہیں جہنّم کی شعلہ انگیز آگ سے Warn کر دیا ہے (14)۔
لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿١٥﴾	اس میں صرف بدبخت ہی گرتا ہے (15)۔
الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى ﴿١٦﴾	جس نے وحیٔ الٰہی کو جھوٹ جانا اور منہ پھیر کر چل دیا (16)۔
وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿١٧﴾	البتہ جس نے اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کی، اُسے اس شعلہ بار جہنّم سے دور رکھا جاتا ہے (17)۔
الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ﴿١٨﴾	جو اپنا مال دوسرے ضرورت مندوں کو نظام کے توسّط سے دے دیتا ہے تاکہ اس کی ذات کی نشوونما Development ہو جائے (18)۔
وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَى ﴿١٩﴾ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ﴿٢١﴾ ع 1 21 17	اللہ کے یہاں سے کسی کے لیے، جزائے فضل و احسان ہے تو صرف یہ کہ وہ، ربِّ غالب و برتر کی متعیّن کردہ منزلِ مقصود کو پالے اور اس کی محنت، بڑی جلدی نتائج سے ہم آہنگ ہو جائے (21-19)۔

سُوْرَۃُ الضُّحٰی (۹۳)

اٰیَاتُہَا ۱۱ — رُکُوْعُہَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾
روشن دن (1)۔

وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾
رات جب اس کی تاریکی اور فضا میں اس کا سکوت بڑھ جائے ، یہ مرئی Visible مظاہر اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ (2)۔

مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾
اے رسول ﷺ! نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑ دیا ہے اور نہ ہی وہ تجھ سے ناراض ہے (3)۔

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ؕ﴿۴﴾
تیری جدّ وجُہد کا مآل، تیرے مشن کے آغازِ کار سے بہتر ہے (4)۔

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ؕ﴿۵﴾
عنقریب ہی تیرا ربّ تجھے اتنا کچھ عطا فرمادے گا کہ تو راضی ہوجائے گا۔ (5)۔

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾
جب تک تو جوان بالغ نہیں ہوگیا، کیا تجھے ہم نے حفاظت اور پناہ عطا نہیں کی؟ (6)۔

وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ۪﴿۷﴾
اور تجھے رہنمائی وحقیقت کا متلاشی پایا، تو تجھے وحی سے ہدایت عطا فرمائی (7)۔

وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ؕ﴿۸﴾
ضرورت مند پایا تو تجھے اتنا عطا فرمایا کہ تجھے Self Sufficient کر دیا، کسی کی احتیاج نہ رہی (8)۔

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْہَرْ ؕ﴿۹﴾
لہٰذا معاشرے میں تنہا اور بے سہارا رہ جانے والے پر سختی نہ کی جائے (9)۔

وَاَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ؕ﴿۱۰﴾ | اور ضرورت مند و صاحبِ احتیاج کو حقیر سمجھ کر جھڑ کا نہ جائے (10)۔

ع 1 11 18 وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾ | اور اپنے ربّ کی عطا فرمودہ نعمتوں اور آسائشوں پر اظہارِ تشکّر کرتے رہیئے (11)۔

ایاتھا ۸ (۹۴) سُوۡرَةُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ رکوعھا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۙ﴿۱﴾ | اے رسول ﷺ! کیا ہم نے شرحِ صدر۔۔۔ تجھے وسعتِ قلب و نگاہ اور رفعتِ عزم و ہمّت عطا نہیں کی؟ (1)۔

وَوَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۙ﴿۲﴾ | اور تیری ذمّہ داریوں کا بوجھ اتار دیا (2)۔

الَّذِىۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۙ﴿۳﴾ | جس نے تیری کمر کو بوجھل کر رکھا تھا (3)۔

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ؕ﴿۴﴾ | اور تیرے شرف و مجد کو بلند کر دیا (4)۔

فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ | یقیناً، ہر مشقّت کے ساتھ سہولت ہوتی ہے (5)۔

اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ؕ﴿۶﴾ | بلاشبہہ، ہر مشکل کے ساتھ آسودگی ہوتی ہے (6)۔

فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ | اب جب کہ مزاحمتوں اور مشکلات کا ایک Phase ختم ہوگیا ہے تو تُو، اگلے مرحلے کے لیے جِدّ وجُہد کا آغاز کر (7)۔

ع 1 8 19 وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾ | اور، ارادے کی وسعت کے ساتھ، اپنے ربّ کے نظامِ ربوبیّت کو مستحکم کرنے میں لگ جا (8)۔

اٰيَاتُهَا ۸ — سُوْرَةُ التِّيْنِ (۹۵) — رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾

نوح علیہ السلام کی تعلیم جنہوں نے تین کی پہاڑی سے دین کی دعوت کا آغاز کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ جو زیتون کی پہاڑی سے دعوتِ دین کا نقطۂ آغاز بنی؛ شام میں سینا کا پہاڑ جہاں موسیٰ علیہ السلام کو نبوّت سے سرفراز کرنے کے لیے پکارا گیا؛ یہ امن والا شہر مکّہ جہاں سے محمد رسول ﷺ اللہ نے دینِ اسلام کو انسانیّت کے سامنے پیش کیا اس حقیقت پر شاہد ہیں (1-3)۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۡ﴿۴﴾

کہ ہم نے انسان کی تخلیق بہترین توازن اور اعتدال کے ساتھ کی (4)۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾

پھر اپنی شخصیّت میں تشتّت وانتشار پیدا کر لینے پر ہمارا قانونِ مکافات اسے انسانیّت کی پست ترین سطح پر گرا دیتا ہے (5)۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۭ﴿۶﴾

بجز، اُن لوگوں کے جو وحی کی ابدی اقدار پر ایمان رکھیں اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے رہیں، اُن کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا (6)۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۭ﴿۷﴾

اے رسول ﷺ! دین .... ضابطۂ قوانین کے آجانے کے بعد جو انسانی اعمال کے غلط اور صحیح ہونے کا معیار ہے، تیری تکذیب کون کرسکتا ہے؟ (7)۔

ع 8/1 20 اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ﴿۸﴾

کیا اللہ سب سے بڑھ کر حاکم، حتمی فیصلہ کرنے والا The Best of the judges نہیں ہے؟ (8)۔

سُوۡرَۃُ الۡعَلَقِ (۹۶)
اٰیَاتُھَا ۱۹ — رُکُوۡعُھَا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ﴿۱﴾

اے رسول ﷺ! تُو اپنے اُس ربّ کی صفت ربوبیّت کا عام اعلان کردے اَلۡمُدَّثِّر۔3-2 جس نے ہر شئے کو وجود بخشا اور اس کی نشوونما اور تکمیل کا سامان بھی بہم پہنچایا (1)۔

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ﴿۲﴾

اُس نے خون کے لوتھڑے Clot سے انسان کی تخلیق کی ابتدا کی الحج۔5، المومنون۔14، المومن۔67، اَلۡقِیامَۃ۔38 (2)۔

اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ﴿۳﴾

اپنے اُس ربّ کے نظامِ ربوبیّت کا اعلان کردے جو انسانیّت کو فراواں اور عزّت وتوقیر کے ساتھ باشرف سامانِ زیست بہم پہنچانے والا ہے (3)۔

الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ﴿۴﴾

جس نے انسان کو بذریعہ تحریر، اظہار کی صلاحیّت و دیعت فرمائی (4)۔

عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ﴿۵﴾

انسان کو وہ علم دیا جو وہ نہیں جانتا تھا (5)۔

کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ﴿۶﴾ اَنۡ رَّاٰہُ اسۡتَغۡنٰی ﴿۷﴾

حقیقت یہ ہے کہ انسان جب یہ خیال کرتا ہے کہ وہ کسی کی مدد کا محتاج نہیں، وہ Self Sufficient ہے، تو سرکشی پر اتر آتا ہے (7-6)۔

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۸	اُسے، اے مخاطب! تیرے ربّ کے نظامِ ربوبیّت کی طرف ہی آنا ہے (8)۔
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۹ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۱۰	اے مخاطب! تُو نے ایسے شخص کے متعلّق کبھی غور کیا ہے جو خود تو حکم کی Violation کرتا ہے، اس شخص کو بھی روکتا ہے جو اللہ کے قوانین کی اتباع کرتا ہے (10-9)۔
اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۱۱ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۱۲	کیا تو نے دیکھا جس کو وہ روکتا ہے اگرچہ وہ راہِ ہدایت پر ہو اور دوسروں کو بھی تقوی شعاری کی تلقین کرتا ہو (12-11)۔
اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۱۳	کیا تو نے دیکھا کہ خود تو وحی کی تعلیم کو جھٹلاتا ہے اور اس سے منہ موڑے ہوئے ہے (13)۔
اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۱۴	کیا وہ جانتا نہیں کہ وہ اللہ کی نگاہ میں ہے (14)۔
كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۱۵	حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ اس طرزِ عمل سے باز نہ آیا، ہم ضرور اسے پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے (15)۔
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۱۶	جھوٹی، خطاکار پیشانی سے (16)۔
فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۱۷ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۱۸	لہٰذا، وہ اپنے اہلِ قبیلہ کو مدد کے لیے بلالے، ہم بھی حق کی مدافعت کے لیے نکلنے والے مجاہدین کو لے آئیں گے (18-17)۔
ع 1 19 21 كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۱۹ (السجدة)	خبردار! اے رسول ﷺ تُو ان کی بات مت مان۔ تو اللہ کے قوانین کے سامنے اپنی شخصیّت کو جھکائے رکھ اور اپنے آپ کو اپنے مشن، Goal سے قریب تر کرتا جا (19)۔

السجدة 14

اٰيَاتُهَا ٥ (٩٧) سُوْرَةُ الْقَدْرِ رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١

ہم نے اِس قرآن کو اُس رات میں البقرہ۔185 نازل کرنا شروع کیا جب ہم نے قوانین کو منضبط کیا اور انسانیّت کو نئی اقدار عطا کیں (1)۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢

اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ لیلۃ القدر......نئی اقدار والی رات کی اہمیّت کیا ہے؟ (2)۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ڏ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝٣

لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے افضل ہے (3)۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝٤

اس رات میں اپنے ربّ کے اِذن سے نزول ہوتا ہے ملائکہ کا اور ہر طرح کے احکام وقوانین پر مشتمل وحی کا الشُّعرا۔193 (4)۔

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

جو سرتا سرامن، سلامتی اور حسن وتوازن کا سرچشمہ ہے۔ ایک دور آیا کہ جہالت کی تاریکیوں کو پھاڑ کر علم ونور کی صبح طلوع ہوگئی (5)۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم — معانقۃ 18 — الثالثۃ

اٰيَاتُهَا ٨ (٩٨) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝١

مشرکین اور اہلِ کتاب میں سے کافر، اپنے باطل عقائد ورسوم کی خودساختہ زنجیروں کو چھوڑ نہیں سکتے تھے جب تک ان کے پاس یہ واضح ضابطۂ قوانین نہ آجاتا (1)۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝٢

اللہ کا رسول علیہ السلام لکھی ہوئی آیاتِ قرآنی پیش کرتا ہے جو

ہر نوع کے تضادات واسقام اور ذہنِ انسانی کی آمیزش سے منزہ ہیں (2)۔

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝٣

ان میں وہ متوازن قوانین ہیں جو حق کو باطل سے واضح کر دیتے ہیں (3)۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝٤

اہلِ کتاب نے، ان کے پاس واضح ضابطۂ ودلائل آجانے کے بعد ہی تفرقہ پیدا کر لیا (4)۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝٥

انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کے لیے مختص ہو کر اپنی صلاحیتوں کو اللہ کے دیئے ہوئے پروگرام کی خاطر صرف کریں۔ ہر غلط نظریۂ زندگی سے منہ موڑ کر یکسو ہوتے ہوئے دین اور زکوٰۃ کے نظام کا قیام عمل میں لائیں۔ صرف یہی محکم نظامِ زندگی ہے (5)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝٦

مشرکین اور اہلِ کتاب میں سے وہ لوگ جنہوں نے دین کی ابدی اقدار کو تسلیم کرنے سے انکار کیا، جہنّم کی آگ میں ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی لوگ بدترین خلائق ہیں (6)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧

جو لوگ اقدارِ دین پر ایمان لائے اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے رہے، یہی بہترین خلائق ہیں (7)۔

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا

ان کے ربّ کی طرف سے ان کی جزاء، راحت وآرام والے سدا بہار باغاتِ جنّت ہیں جن کے زیرِ زمین ان کی

عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّهٗ ۟ ع 1/8 23

سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی سعی ومحنت کے نتائج اللہ کے قانونِ مکافات سے ہم آہنگ ہوگئے اور اللہ ان سے مطمئن وراضی ہوئے۔ یہ نتائج اسی کو ملتے ہیں جو اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے عواقب سے ڈرتا ہو۔ (8)

سُوۡرَةُ الزِّلۡزَالِ (۹۹) اٰیاتُھا ۸ رُکُوعُھا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۟ۙ

جب زمین اپنی پوری شدّت سے ہلا کر رکھ دی جائے گی (1)۔

وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۟ۙ

اور زمین اپنے بوجھ باہر ڈال دے گی (2)۔

وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا ۟ۚ

اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہوگیا؟ (3)۔

یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۟ۙ

اُس روز وہ اپنے سارے احوال بیان کردے گی (4)۔

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰی لَهَا ۟ؕ

کیوں کہ تیرے ربّ نے اسے یوں امر کیا، Inspired her (5)۔

یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۬ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ ۟ؕ

اُس روز انسان متفرّق انداز میں گروہ در گروہ نکل پڑیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں (6)۔

فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَیۡرًا یَّرَهٗ ۟ؕ

لہٰذا، جس نے ذرّہ برابر بھی عملِ خیر کیا ہوگا، اسے موجود پالے گا (7)۔

ع 1/8 24 وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۟ع

اور جس نے چھوٹی سی برائی بھی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا (8)۔

اٰیَاتُهَا ١١ (١٠٠) سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿١﴾	وہ گھوڑے جب وہ تیز دوڑتے ہوئے ہانپنے کی آواز نکالیں (1)۔
فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿٢﴾	جن کے ٹاپ مارنے سے چنگاریاں نکلیں (2)۔
فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿٣﴾	صبح کے وقت دشمن کی صفوں میں اندر تک گھس جانے والے (3)۔
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿٤﴾	پھر اس سے وہ گرد و غبار چھوڑتے ہیں (4)۔
فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿٥﴾	وہ دشمن کی صفوں کے اندر، درمیان تک چلے جاتے ہیں (5)۔
	اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ:
اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿٦﴾	انسان بڑا ناقدرا ہے؛ اپنے ربّ کے عطا کردہ سامانِ رزق میں کسی اور کو شریک نہیں کرتا؛ جس کی ذات سے ربوبیّتِ عامہ کی کونپلیں نہیں پھوٹتیں (6)۔
وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿٧﴾	اس ناقدری اور تنہا خوری پر خود اس کی اپنی ذات گواہ ہے (7)۔
وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۗ﴿٨﴾	اور یہ مال و دولت کی محبّت میں بڑا حریص و بخیل واقع ہوا ہے (8)۔
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ﴿٩﴾	کیا اسے معلوم نہیں کہ جب جو کچھ قبروں میں ہے، اسے باہر نکالا جاتا ہے الانفطار۔ 4 (9)۔

1241

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿١٠﴾

اور جو کچھ سینوں میں مستور ہے اسے اس طرح نکال کر باہر لے آیا جاتا ہے جیسے چھلکے سے مغز کو نکال لیا جاتا ہے (10)۔

إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿١١﴾ ع 1 11 25

ان کا ربّ تو آج بھی ان کے اعمال کے نتائج اور سینوں میں مستور باتوں سے باخبر ہے (11)۔

اٰیاتُھا ۱۱ (۱۰۱) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ رُکُوْعُھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَارِعَةُ ﴿١﴾

(1) نا گہاں آجانے والی ساعتِ مصیبت۔

مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾

(2) وہ ساعتِ مصیبت کیا ہے؟

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾

(3) اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ وہ ساعتِ مصیبت کیا ہے؟

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿٤﴾

(4) اُس دن انسانوں کی حالت ایسی ہوگی جیسے منتشر پروانے

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿٥﴾

(5) اور پہاڑ دُھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ریزہ ریزہ ہوجائیں گے المعارج۔9۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٦﴾

(6) لہٰذا، جس کے اعمالِ صالحہ کا پلڑا بھاری ہوگا۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾

(7) اس کی زندگی اس کی آرزوؤں اور محنت کے نتائج سے ہم آہنگ اور خوش آئند ہوگی لاعراف۔8۔

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٨﴾

(8) اور جس کے اعمالِ حسنہ کا پلڑا ہلکا ہوگا؟

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۙ﴿۹﴾ (9) اس کا مرجع ،ٹھکانا ھاویہ ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۙ﴿۱۰﴾ (10) اے مخاطب ! تجھے کیا معلوم کہ ھاویہ کیا ہے؟

ع 1 11 26 نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾ (11) دہکتی ہوئی نار جہنّم ہے الغاشیہ۔4

اٰیَاتُهَا ۸ (۱۰۲) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ (1) ایک دوسرے سے زیادہ مال و دولت حاصل کرنے کی ہوس نے تمہیں زندگی کے اصل مقاصد سے غافل کر رکھا ہے الحدید۔20،

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۙ﴿۲﴾ (2) یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچتے ہو۔

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ (3) ہاں، تم جلد ہی جان لوگے۔

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴﴾ (4) ہاں ہاں! تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۵﴾ (5) ہاں کاش، تمہیں یقین کی حد تک اس بات کا علم ہوتا۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾ (6) تم ضرور تصوّر کی آنکھ سے جہنّم کو دیکھ لیتے الانفطار۔16،العنکبوت۔54،النّزِعات۔36۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾ (7) جب جہنّم تمہارے سامنے ہی آجائے گی پھر تو تم اسے یقین کی آنکھ سے بھی دیکھ لوگے۔

ع 1 8 27 ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ (8) اُس روز تم سے نعما کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ انہیں کس طرح حاصل کیا اور کس طرح استعمال کیا۔

سُوۡرَۃُ الۡعَصۡرِ (١٠٣)

اٰیَاتُھَا ٣ — رُکُوۡعُھَا ١

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾	انسانیّت کے سفر کا مظہر وقت، یہ صبح وشام، اس حقیقت پر شاہد ہیں (1)۔
اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾	کہ انسان وحی کے عطا کردہ نظام سے ماورا، اپنے وضع کردہ نظاموں Social Systems کو اپنا کر خسارے میں ہے (2)۔
اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ٪﴿۳﴾	ماسوائے اُن کے جو اقدارِ وحی پر ایمان رکھیں اور ایسے کام کریں جن سے ان کی نہ صرف صلاحیتیں بیدار ہوجائیں بلکہ معاشرتی نظام بھی حسن وتوازن کا مظہر بن جائے اور......اللہ کی طرف سے ملنے والے اصول و اقدار کے نفاذ کی تاکید کریں؛ اور حق کی راہ میں آنے والے مصائب وتکالیف میں ثابت قدم رہنے؛ عزم میں ضعف وکمزوری اور پاؤں میں لغزش نہ آنے البقرہ۔177، آلِ عمران۔146 ؛اور باہم ہمدردی اور نرم دلی اَلبلد۔17، الفتح۔29، کی تلقین کرتے رہیں (3)۔

ع 1 3 28

سُوۡرَۃُ الۡھُمَزَۃِ (۱۰۴)

اٰیَاتُھَا ۹ | رُکُوۡعُھَا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۙ﴿۱﴾	(1)	ہر اُس شخص کے لیے تباہی ہے جو ہر چیز میں عیب چینی کرنے والا ہے اور کائنات کے حسن کی Appreciation کا جذبہ نہیں رکھتا ہے۔
الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ۙ﴿۲﴾	(2)	جو مال جمع کرتا اور اسے گنتا رہتا ہے۔
یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ ۚ﴿۳﴾	(3)	سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے حیاتِ جاویداں عطا کر دے گا۔
کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِ ۫﴿۴﴾	(4)	ہرگز نہیں، اُس کا یہ مال وہ ضرو حطمة میں پھینک دیا جاتا ہے جس میں انسانیت کچلی جاتی ہے۔
وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحُطَمَۃُ ؕ﴿۵﴾	(5)	اے مخاطب! تجھے کیا پتا کہ حطمة کیا ہے؟
نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ ۙ﴿۶﴾	(6)	وہ اللہ کے قانونِ مکافات کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔
الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ ؕ﴿۷﴾	(7)	جو دلوں تک پہنچ جاتی ہے۔
اِنَّہَا عَلَیۡہِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌ ۙ﴿۸﴾	(8)	یہ آگ ، یقیناً اُن تک محدود رہتی ہے البلد-20۔
ع 1 9 29 فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ٪﴿۹﴾	(9)	اس کے شعلے، ستونوں کی طرح، بلند ہوتے رہتے ہیں۔

اٰیَاتُھَا ۵ — سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ (١٠٥) — رُکُوۡعُھَا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ؕ﴿۱﴾	(1) اے مخاطب! کیا تُو نے اِس بات پر غور نہیں کیا کہ تیرے ربّ نے ہاتھی والوں کے لشکر کے ساتھ کیا کیا؟
اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ۙ﴿۲﴾	(2) کیاان کی خفیہ تدبیر کونا کام نہیں بنادیا؟
وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡہِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۙ﴿۳﴾	(3) اوراُن پر جھنڈ در جھنڈ پرندے بھیج دیئے۔
تَرۡمِیۡہِمۡ بِحِجَارَۃٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۪ۙ﴿۴﴾	(4) اُن پرندوں کی موجودگی سے تم دشمن کا سراغ پاتے ہوئے اُن پر پتھر برساتے تھے۔
ع 1 5 30 فَجَعَلَہُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ٪﴿۵﴾	(5) اس طرح ان کو کھائے ہوئے بھُس کی طرح بناڈالا۔

اٰیَاتُھَا ۴ — سُوۡرَۃُ قُرَیۡشٍ (١٠٦) — رُکُوۡعُھَا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾	قریش کے، سردی اور گرمی کے موسم میں یعنی سارے سال کے محفوظ تجارتی سفروں کی خاطر ہمسایہ ممالک کی حکومتوں سے عہد و پیمان کرادیئے تاکہ قریش کے تجارتی قافلوں کوکوئی لوٹے نہیں (2-1)۔
ع 1 4 31 فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ٪﴿۴﴾	لہٰذا، قریش کو چاہئے کہ اِس گھر، خانۂ کعبہ کے ربّ کی محکومیّت اختیار کیے رکھیں جس نے انہیں بھوک میں سامانِ پرورش عطا کیا اور تجارتی سفروں میں ہمسایہ

ممالک کے ممکنہ حملوں سے خوف کی صورت میں امن بھی (4-3)۔

اٰیاتُھا ۷ (۱۰۷) سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١	(1) اے مخاطب! کیا تُو نے اُس شخص کے بارے میں غور کیا جو دین ...... نظامِ زندگی، نظامِ ربوبیّت کی تکذیب کرتا ہے؛ اسے تسلیم نہیں کرتا؛
فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢	(2) یہ وہی ہے جو یتیم...... معاشرے میں تنہا، بے سہارا رہ جانے والے کو دھکے دیتا ہے
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣	(3) اور جس کا چلتا ہوا کاربار زندگی رُک جائے؛ اس کے لیے وہ نہ خود سامانِ پرورش مہیا کرتا ہے نہ دوسروں کو ایسا کرنے کی ترغیب ہی دیتا ہے الحاقہ۔34، الفجر۔18۔
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥	(4-5) ایسے، صلوٰۃ...... نماز پڑھنے والوں کے لیے تباہی ہے جو اپنی نمازوں کے مقصد اور غایت سے ہی غافل ہیں۔
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٦	(6) یہ، دین کے نظام سے غیر ہم آہنگ، ایسی نمازوں کا دکھاوا کرتے ہیں۔
ع 1/7/32 وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧	(7) اور یہ رزق کے سرچشموں کو روک لیتے ہیں اور

انہیں ضرورت کے مطابق دوسروں تک پہنچنے
نہیں دیتے۔

(۱۰۸) سُوۡرَۃُ الۡکَوۡثَرِ

اٰیَاتُهَا ۳ — رُکُوۡعُهَا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾

اے رسول ﷺ! ہم نے تجھے کوثر---- کثرت اور فراوانیوں کا منبع وسرچشمہ، قرآنِ حکیم عطا فرمایا (1)۔

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾

نظام کے نفاذ، اس کے عملی پروگرام سے اپنے ربّ، کائنات کو نشوونما دینے والے کی عظمت کو اُجاگر کر اَلْمُدَّثِّر۔ 3 اور اپنی زندگی کو ایثار کی مظہر بنائے رکھ Devote your life for the good of humanity (2)۔

اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾ ع 1/3 33

تیرے مشن کے مخالفین کی قوّت وشوکت جس کی بنا پر وہ اس قدر مخالفت کرتے ہیں، سب ختم ہوجائے گی۔ (3)

(۱۰۹) سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ

اٰیَاتُهَا ۶ — رُکُوۡعُهَا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾

(1) اے رسول ﷺ! بتادے کہ اے کافرو، وحی کی اقدار سے Deviate کرنے والو!

لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾

(2) جس ہستی کی خاطر تم اپنی صلاحیتیں اور

توانائیاں صرف کرتے ہو، میں اس کی محکومیّت اختیار نہیں کرتا۔

وَلَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝۳

(3) اور نہ تم اُس ہستی کی محکومیّت اختیار کرنے والے ہو جس کے قوانین کی اطاعت میں کرتا ہوں۔

وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۝۴

(4) اور نہ میں اپنے آپ کو اس کا محکوم مانتا ہوں جس کے احکام کی تعمیل میں تم اپنی صلاحتیں اور توانائیاں ضائع کرتے رہتے ہو۔

وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝۵

(5) اور نہ تم اُس ہستی کی محکومیّت میں آؤ گے جس کے احکام وقوانین کے تابع میں ہوں۔

ع 1 6 34 لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ۝۶

(6) تمہارے لیے تمہارا نظامِ زندگی، میرے لیے میرا نظامِ حیات Social System۔

اٰیاتُہا ۳ (۱۱۰) سُوۡرَةُ النَّصۡرِ رُکُوۡعُہا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۝۱

جب اللہ کی نصرت آجائے؛ مشکلات اور رکاوٹیں دور ہوجائیں اور فتح حاصل ہوجائے (1)۔

وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۝۲

اے رسول ﷺ! تو دیکھے کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہورہے ہیں (2)۔

ع 1 3 35 فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳

تو تُو، اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو وجۂ حمد وستائش بنانے کے لیے پوری پوری تگ وتاز کرتارہ اور تخریبی

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قوّتوں کی شر انگیزیوں سے اللہ کی حفاظت طلب کرتا
رہ۔ وہ رجوع برحمت ہونے والا ہے۔ (3)

اٰیاتُھا ۵ (۱۱۱) سُوْرَۃُ اللَّھَبِ رُکُوْعُھَا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَھَبٍ وَّتَبَّ ۝۱	اُبولہب کی مخالفت کی ساری قوّت ٹوٹ گئی، ختم ہوگئی اور وہ سخت نقصان میں رہا، تباہ ہوگیا (1)۔
مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ۝۲	اس کا مال جو اس نے کمایا اور جمع کیا اس کے کسی کام نہ آیا الحاقہ۔28، الّیل۔11 (2)۔
سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ ۝۳	عنقریب بھڑکتے ہوئے شعلوں والی آگ میں پھینک دیا جائے گا (3)۔
وَّامۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ۝۴	اور اس کے ساتھ اس کی جورو بھی کہ لگائی بجھائی کرنے والی، مخالفت کی آگ بھڑکانے والی تھی (4)۔
ع 1 5 32 فِیۡ جِیۡدِھَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ۝۵	وہ قانونِ مکافات کی سخت گرفت میں ہوگی (5)۔

اٰیاتُھا ۴ (۱۱۲) سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ رُکُوْعُھَا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝۱	(1) اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بتادے کہ اللہ وہ ہستی ہے، جو یگانہ، Unique ہے۔ اس کی ذات میں اور کوئی شریک نہیں۔ اپنی انفرادیّت میں مخلوق سے بے ہمگی Transcendence کی

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾

مظہر ہے۔

(2) اللہ، جس کی طرف ضروریات کے لیے رجوع کیا جائے؛ جو دوسروں کی تمام ضروریات کو پوار کرے لیکن خود ان سب سے مستغنی ہو۔ مخلوق کی ایک ایک سانس اس کی ربوبیّت سے وابستہ ہے جس کی نوازشات غیر منقطع ہیں Shall never be cut off یوں، وہ ذات باہمہ Immanent بھی ہے۔

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾

(3) نہ اس نے کسی کو عملِ تولید سے پیدا کیا اور نہ وہ خود عملِ تولید سے وجود پذیر ہوا۔

ع 1/4 37 وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ﴿۴﴾

(4) اور نہ ہی کوئی اس کی مثل ونظیر ہے۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ (۱۱۳) اٰیَاتُھَا ۵ رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾

اے رسول ﷺ! عرض کیجئے کہ میں اُس ربّ کی پناہ، حفاظت میں آتا ہوں جو مخلوق کی ربوبیّت کرنے اور مشکلات کے بعد حق کو واضح کر دینے والا ہے۔ (1)۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾

اس کی تخلیق کردہ ہر چیز کے شر کے پہلو سے، جب انسان اُسے شر بنالیں (2)۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾

ٹھنڈک کی شدّت کے شر، نقصان رساں پہلو سے، جب وہ اس قدر حاوی ہو جائے کہ اس سے اُن چیزوں

کی نشو ونمارک جائے جو ہماری نشو ونما کے لیے ضروری ہیں۔ضروریاتِ زندگی کے نہ ہونے کے نقصانات ان سے محفوظ رہنے کے لیے قانونِ الٰہی کی پناہ میں آتا ہوں کہ ہمیں سامانِ نشو ونما ملتا رہے (3)۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤

اُن لوگوں کے شر سے جولوگوں کے دلوں میں وسوسہ اندازی سے ان کے عزمِ راسخ ،یقینِ محکم کو کمزور کردیں (4)۔

ع 1 5 38 وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥

اور،حسد کرنے والے کے حسد کے شر سے جب وہ حسد کرے (5)۔

سُوْرَةُ النَّاسِ (۱۱۴)

اٰیاتُھا ۶ — رُکُوْعُھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١

اے رسول ﷺ! عرض کیجیے کہ میں اُس ربّ کی پناہ،حفاظت میں آتا ہوں جو جُملہ انسانیّت کی اس انداز سے ربوبیّت کرنے والا ہے کہ نشو ونما کرتے ہوئے نقطۂ آغاز سے تکمیل کی طرف لے جائے Nourisher by degrees to perfection الفاتحہ۔1(1)۔

مَلِكِ النَّاسِ ۝٢

کائنات میں تمام اختیار واقتدار کے مالک؛ کائنات کی بنیاد محکم اور کائنات، Physical worlds کے نظم ونسق کوٹھیک قاعدے اور قانون کے مطابق چلانے اور اسے بنیادی ضروریات بہم پہنچانے والے کی پناہ میں آتا ہوں (2)۔

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

بلند و بالا، نگاہوں سے پوشیدہ ہستی، جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے اور جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل و ادراک متحیّر رہ جاتے ہیں اور جس کے قانون کی اطاعت ضروری ہے (3)۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾

دبے پاؤں چھپ کر دلوں میں وسوسے، بُرے خیال ڈالنے والے کے شر سے (4)۔

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾

جو انسانوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے (5)۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾ ع 1 6 39

وہ جنّوں میں سے ہو، نگاہوں سے اوجھل جذباتِ انسانی ہوں یا انسانوں میں سے تخریبی نتائج پیدا کرنے والے، دین کے نظام کے مخالف گروہ اور سرغنے ہوں (6)۔